नक्शे कोकण मासिक NAQSHE KOKAN - MONTHLY

نقشِ کوکن

ممبئی

جنوری ۱۹۹۷ء

اللہ تعالیٰ سالِ نو سنہ ۱۹۹۷ء میں قارئین **نقشِ کوکن** کی اُمیدوں، ارادوں اور کوششوں کو ثمر یاب فرمائے۔

اشاعت کا ۳۵ رواں سال

ماہنامہ **نقش کوکن** بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ...۳۵... شمارہ ۱ ۱۲ ماہ، جنوری ۱۹۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: نقیر محمد مستری

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم

چیرمن: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر۔
اراکین: ایچ بی مقدم۔ نقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔
اقبال کوارے ــ داؤد چوگلے۔

اعزازی نمائندے

محمد سعید علی (یو اے ای)
ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سیقولے (بحرین)
محمد علی مقدم (جدہ)
آئی وائی سوکر عبدالمجید مجگاؤنکر (رتناگری)

شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
وانگڑے برادران (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
مختار مروڈکر (دارالسلام)
ایم، ایس پرکار (آسٹریلیا)
محمود حسن قاضی۔ (نئی ممبئی)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پٹوی۔ ندیم صالح، اعجاز ملک۔
شوکت حاجی عبداللہ عبداللطیف حاجی

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ / اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم جنوری ۱۹۹۷ء ....

کتابت: جاوید ندیم اور حافظ زبیر احمد

وفا پارک
WHERE LIVING IS PLEASURE
کوسہ کی تاریخ کا جدید ترین وحسین ترین رہائشی کمپلیکس۔
۵۰ ہزار مربع گز سے زائد رقبے
پر پھیلے ہوئے اس پروقار کمپلیکس کا تعمیری
کام تیزی سے جاری ہے اور یہیں سے ۔۔۔
کوسہ کی تعمیراتی دنیا ایک نیا موڑ لے گی !
ایک ایسا موڑ جو کوسہ کو بمبئی کے سارے
مضافات میں ممتاز ترین مقام دلائے گا۔
کیوں کہ وفا پارک کا مطلب
ہے :—— اعلیٰ معیار کے گھر، اعلیٰ معیاری ماحول میں اعلیٰ ذوق کے افراد کے لئے !
خصوصیات ★ سوئمنگ پول ★ کلب ہاؤس ★ انڈور گیمس ★ کمیونٹی ہال ★ جوگنگ ٹریک ★ جمنا شیم
★ مسجد و لائبریری ★ مشترکہ ٹی وی اینٹینا ★ ٹائلس و گرینائٹ ★ سرد و گرم پانی کا مکسر وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔۔
آئیے اس جدید ترین وحسین ترین کمپلیکس کا باوقار مکین بن جائیے ! غیر مقیم بھارتی [N.R.I] بھائیوں کیلئے ایک باوقار ماحول میں
اعلیٰ معیاری گھر حاصل کرنے کا سنہری موقع !
بکنگ کیلئے فوری رابطہ قائم کیجئے
PRIME
GROUP OF COMPANIES
OFFICE : ACCORD COMPLEX,
KAUSA, MUMBRA.
TEL.: 535 1037 535 2947
FAX : (022) 535 2947
PRIME
پرائم گروپ آف کمپنیز
اکارڈ کمپلکس، دارالفلاح مسجد کے سامنے
کوسہ، ممبرا (ضلع تھانے)

"پادری کا قبولِ اسلام"

○ برادر مکرم جناب حسین لوکاتبلو مرکز توعیۃ الجالیات (القصیم) کی طرف سے داعی ہیں، نومسلم ہیں، نومسلموں کے کیمپ میں شرکت کر چکے ہیں، فی الحال اپنے آبائی وطن شہر "کسومو" کی ایک مسجد کے امام ہیں — موصوف ایک دن ہم سے ملنے آئے اور دورانِ گفتگو بتایا کہ ہمارے ہاں ایک نومسلم مسلمان کا انتقال ہوا مسلمانوں نے اسلامی طریقہ پر غسل دلایا، کفنایا اور قبرستان لے گئے، دفن کے بعد میں نے جنازہ کے ساتھ آئے ہوئے مجمع کو خطاب کیا، عقیدہ اسلامی کی وضاحت کی، قبر سے متعلق جو احادیث آئی ہیں ان کی تشریح کی اور بتایا کہ قبر تو جنت کا ایک باغ ہے، یا جہنم کا ایک گڑھا، اور وہاں کی نعمتوں اور اسی طرح عذاب کے متعلق بتایا میت کو دفنانے میت کے عیسائی رشتے دار بھی آئے تھے جن میں پادری جاکتون بھی تھے، موصوف میت کے سگے بھائی ہیں انہوں نے اسلام کے طریقہ غسل اور کفن دفن کا بغور معائنہ کیا تو اس کی سادگی سے بہت متاثر ہوا، اور جب برادر عزیز حسین لوکاتبلو اپنے بیان سے فارغ ہوئے تو پادری جاکتون ان کی طرف لپکے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اسلام دینِ فطرت ہے پھر انہوں نے پادری کو کلمہ شہادت کی تلقین کی اور اس نے اسلام قبول کیا۔ نعمتِ اسلام سے کر جب گھر لوٹے تو بیوی کو بھی اسلام کی دعوت دی، بیوی نے بھی اسلام قبول کر لیا، انہوں نے اپنا نام نوح رکھا ان کی عمر اس وقت پچاس سال ہے۔

نقش کوکن

پادری موصوف داعیوں سے مناظرہ کرتے تھے۔ ان علمی بحث ومناظرہ سے ان کو فائدہ ہوا اور جب اپنے مسلمان بھائی کو دفنانے آیا تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور اپنے اسلام کا اعلان کیا۔

پادری ڈیویڈ انکیلا نے حاجی علی ردیوندو کے ساتھ دو ماہ کے مسلسل مناظرہ وگفت وشنید کے بعد آخرکار اسلام قبول کر لیا۔

حاجی علی مرکز توعیۃ الجالیات (القصیم مملکۃ العربیۃ السعودیۃ) کے ماتحت داعی اور نومسلم ہیں، متعدد کیمپوں میں شرکت کر چکے ہیں اور فی الحال برنٹ فارسیٹ کی مسجد کے امام ہیں اور اس علاقے کے داعی بھی، موصوف سے پہلے ان کے دست مبارک پر بہت سارے لوگ اور سرکاری اسکول کے طلبا کی ایک جماعت اور انجمن کنیسا کے ذمہ دار اسلام قبول کر چکے ہیں۔

پادری ڈیویڈ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام داؤد رکھا ہے، ان کی عمر اس وقت ۴۰ سال ہے۔ ان کی دو بیویاں اور پانچ بچے ہیں، وہ قبیلہ لوؔ سے تعلق رکھتے ہیں، اسلام قبول کرنے کے بعد ان کے لئے وہ زمین تنگ ہو گئی جہاں وہ قیام پذیر تھے، حالات سے مجبور ہو کر اپنے آبائی وطن بوسیا، یوغنڈا چلے گئے ہیں وہاں جاکر اپنے والدین کو قبولِ اسلام کی خبر دی والدین نے ان کا پرجوش استقبال کیا اور کہا کہ ہم بھی اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہیں، ان کی ماں نے مزید کہا کہ داؤد میرے لئے پردہ کا کپڑا عبا خرید لاؤ میری خواہش ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد گھر سے بغیر حجاب شرعی کے بغیر نہیں نکلوں گی۔

اور جہاں تک انجمن کلیسا کے صدر کے قبولِ اسلام کا تعلق ہے جنہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا
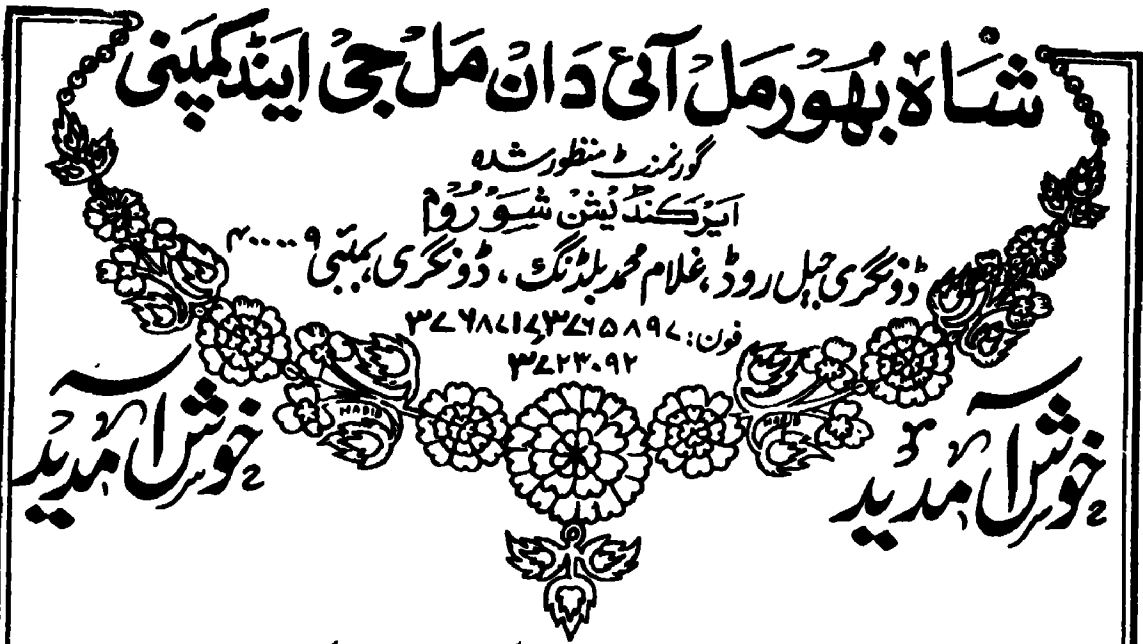
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۹ ۴۰۰۰۰
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۶
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے - ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی ، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۹ ۴۰۰۰۰
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں :-

علم

از:۔ ایس نظام الدین سعد
ای۔ ایس۔ انگلش اسکول، اوکر تو ڑیل، رائیگڑھ

علم کی روشنی جہاں بھی ہوئی
ظلمتِ جہل کو مٹا کے گئی
عالموں کے کرم کا صدقہ ہے
جس سے یہ دنیا روشناس ہوئی

علم حاصل کرو کہ دولت ہے
علم دراصل اک عبادت ہے
یہ وسیلہ ہے حق کی قربت کا
یہ نبوت ہے یہ رسالت ہے

علم انجیل، علم قرآں ہے
علم یوسف ہے، زہد داماں ہے
علم حضرت بلالؓ کا ایماں
جس پہ یہ کائنات نازاں ہے

ابنِ آذر کی شان بھی ہے یہ
ابنِ مریم کی آن بھی ہے یہ
نسلِ آدم کے حوصلوں کی قسم
سچ ہے جانِ جہان بھی ہے یہ

علم نے دیں ہمیں سکھایا ہے
سچا انساں ہمیں بنایا ہے
جب کوئی قوم بن گئی فرعون
بن کے موسیٰ بھی کوئی آیا ہے

دورِ ظلمت میں مصطفٰے آئے
اور پیغام کبریا لائے
جبر ظلم و ستم کی دنیا میں
محسنِ قوم آپ کہلائے

علم صدق و صفا سکھاتا ہے
راہِ امن و بقا دکھاتا ہے
زورِ ظلم و ستم کے بدلے یہ
سعدؔ الفت کے گل کھلاتا ہے

شبلی و صحبت ہائے رنگین جزیرہ

از: ابراہیم احمد سندیلکر

علامہ شبلی نعمانی مرحوم کو بمبئی سے خاص دلچسپی تھی اور وہ اس کے لئے ہر وقت بے چین رہتے تھے۔ کہتے ہیں:

> نثار بمبئی کن ہر متاع کہنہ و نو را
> طرازِ مسندِ جمشید و فرِ تاجِ خسرو را

شبلی لکھنؤ میں مجلس علماء کے صدر تو بمبئی پہنچ کر وہ شاعر تھے۔

> شاعری از من مجو دوراز از سوادِ بمبئی
> حالیا شبلی شدم رندِ غزل خواں ہستم

شبلی کے سواد بمبئی میں جس خاندان سے خصوصی مراسم تھے وہ خاندان نواب سیدی احمد خان والیٔ ریاست جنجیرہ اور ان کی بیگم رفیعہ نازلی بیگم کا تھا۔ نازلی بیگم کی دو بہنوں عطیہ بیگم اور زہرا بیگم کے نام شبلی کے خطوط کافی مشہور ہیں خصوصاً عطیہ بیگم کے نام۔ نواب صاحب اور نازلی بیگم کی دعوت پر شبلی اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء میں جنجیرہ آئے اور شاہی مہمان کی حیثیت سے کئی دنوں تک اپنے کرم فرماؤں اور دوستوں کے ساتھ مقیم رہے۔ شبیر حسین قدوائی بھی ساتھ تھے۔ شبلی کی آمد پر شاہی محل میں ہر سو کافی چہل پہل تھی۔ اور شعر و شاعری و ادبی محفلوں سے ایک پُرکیف فضا بن گئی تھی۔ اس مسحور کن فضا میں شبلی نے غزلیں کہیں۔ شبلی اپنے ایک خط میں جزیرہ (جنجیرہ) کی صحبتوں کو یاد کر کے کہتے ہیں "جزیرہ کا خواب بیداری میں بھی نظر آتا ہے" جنجیرہ سے رخصت ہوئے تو واپسی پر ایک قطعہ لکھا جس میں جنجیرہ کی صحبت ہائے رنگین کو یاد کر کے کہا۔

> یادِ صحبت ہائے رنگیں جو جزیرہ میں رہیں
> وہ جزیرہ کی زمین تھی یا کوئی میخانہ تھا
> لطف تھا ذوقِ سخن تھا صحبت احباب تھی
> مطرب و رود و سرود و ساغر و پیمانہ تھا
> سبزہ و گل سے بھرا تھا دامنِ کہسار سب
> غیرتِ خلدِ بریں ہر گوشۂ ویرانہ تھا
> غنچۂ گل کا تبسم تھا ہر اک دم برق ریز
> عندلیبوں کی زباں پر نالۂ مستانہ تھا
> نشہ آور تھی نگاہِ مست ساقی اس قدر
> خود بخود لبریز مے ہر ساغر و پیمانہ تھا
> اب نہ وہ صحبت نہ وہ جلسے نہ وہ لطف سخن
> خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔
مکہ حج کارپوریشن (ممبئی)
گذشتہ برسوں کی پرخلوص وقابل اعتماد خدمات کی عوامی سند کے ساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔
ہماری وہ خصوصیات جن کی وجہ سے مکہ حج کارپوریشن کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاج کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں:
حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کرسکیں۔
تجربہ کار ومخلص رہنما ہمہ وقت آپکی خدمت ورہنمائی کے لئے کمربستہ رہتے ہیں۔ ● ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پرکیف سفر۔ ● گھریلو ماحول جس میں آپ اجنبیت بالکل محسوس نہیں کریں گے۔ ● بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے۔ ● مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئرکنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی بھی سہولیات حاصل ہوتی ہیں۔ ● مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کے لئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے۔ ● طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ رہتے ہیں۔ ● جدہ، مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا۔ ● حج وعمرہ کے ارکان ومسائل سکھانے کیلئے علماء دین ساتھ رہتے ہیں ● مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں۔ ● حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کرسکتے ہیں۔
خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں۔ ● بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کیلئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔
● ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام واطمینان سے حج کریں ●
نوٹ
ہر سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، معلم فیس یا فارین ایکس چینج کے شرح میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
شرح ٹکٹ
ڈیلکس حج ٹور
۳۵/۴۰ روزہ سفر
67,500/-
عمرہ
ماہ اکتوبر/نومبر میں
۱۵ روزہ سفر
28,000/-
عمرہ ماہ رمضان المبارک ۱۸ روزہ سفر 36,000/-
ضمیر احمد قادری
مکہ حج کارپوریشن
۷۹، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
3765969
3719231
3738449 FAX
خالد پرکار
پرکار ایجنسی
۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
3436979
3432466
3442344
3428271 FAX
شکیل، شفیق، فرید، ۵۶، تیسرا نظام پورا بھیونڈی (ضلع تھانہ)
(02522) 30693/36551

روایات کے طلسم اور رسومات کے سم سم

کوکن میں خرافات کے طلسم کدے

محمد سعید علی (دبئی)

انسان کا یہ عقیدہ عہدِ جہالت ہی سے چلا آرہا ہے کہ اس کی قسمت ستاروں سے وابستہ ہے۔ اس عقیدہ نے مصر، یونان، شام، فلسطین، حجاز، ہندوستان اور یورپ میں کاہنوں، جوگیوں، جوتشیوں اور دست بینوں کو جنم دیا۔ ان لوگوں نے فریب کے جال بچھا کر بھولے بھالے لوگوں کو لوٹنا شروع کیا۔ اسی طرح سحر (جادو) کی شعبدہ بازیاں عروج پر آگئیں جن کا کوئی وجود نہیں ہے (سحر کا مضمون آگے آئے گا) حجاز میں خاص کر خیبر اور مدینہ میں حاملِ تورات یہودی علماء نے جادو، ٹونے، ٹوٹکے، جن، بھوت، پلیت، خبیث ارواح وغیرہ قسم کے خرافات کے طلسم قدم قدم پر سجائے تھے۔ ایام جاہلیت میں عرب ان یہودیوں کے پاس جاکر ان خرافات کا علاج کیا کرتے تھے اور یہودی کاہنوں کی تجوریاں گرم کرتے تھے۔ قرآن آیا تو ان فریبیوں کے بارے میں اعلان کیا کہ "وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ" ٥ (سورہ الجاثیہ آیت ۲۴) "(اے محمدؐ) ایسی باتوں کیلئے ان لوگوں کے پاس کوئی علم نہیں ہے، یہ محض ظن وقیاس اور اٹکل بازیاں کرتے ہیں"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ گئے تو ان یہودی کاہنوں نے عربوں میں یہ شوشہ چھوڑا کہ محمد بن عبداللہ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔ وہ اس لئے ایسی حرکتیں کرتا ہے کہ اس پر کسی نے سحر (جادو) کر دیا ہے۔ آپؐ کو یہودیوں کی یہ سازشیں معلوم ہوئیں تو آپ بے حد دکھی ہوئے۔ اپنے محبوبؐ کو دکھی دیکھ کر اللہ نے یہ دلاسا دیا کہ "إِذْ يَقُولُ الظّٰلِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا" ٥ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۴۷) "یہ ظالم مومنوں سے (صحابہ کرام) سے کہتے ہیں کہ تم لوگ ایسے آدمی کی اتباع کرتے ہو جو مسحور ہے (جس پر جادو کیا گیا ہے)" ان آیاتِ پاکیزہ سے صاف عیاں ہے کہ سحر کا کوئی وجود نہیں اور حضورؐ پر کسی نے کوئی سحر نہیں کیا تھا۔ صحابہؓ کے زمانے میں ایسی خرافات نہیں تھی۔ قرآن پاک بنی نوع انسان کو دلائل و براہین سے آواز دے رہا ہے۔ وہ انسان کی عقل و دانش سے اپیل کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے بعد جب حدیثیں مرتب ہوئیں تو یہ یہودیوں کی سازش سے وضع کردہ سحر کی حدیث بھی کسی طرح حدیث میں داخل ہوئی۔

یہ مبدأ فیض کی کرم گستری ہے کہ ہماری مسلم بہنیں (خاص کر کوکنی بہنیں) فطرتاً بھولی بھالی اور سیدھی سادی ہیں۔ ان میں علم کی بھی کمی ہے۔ انہی وجوہات کی بناء پر وہ خرافات، روایات اور رسومات

کے طلسم کدوں میں الجھ کر رہ گئیں ہیں۔ ذرّۂ خاک کا مشاہدہ ہے کہ گذشتہ ۱۵۔ ۲۰ برسوں میں غیر کوکنی کاہن، نجومی، دست بین، انجم شناس اور نام نہاد "روحانی علاج کے" دعوے داروں نے اور ان کے زر خرید حواریوں نے بالکل یہودیوں کی طرح اس پاکیزہ خطہ میں فریب کے جال پھیلائے ہیں۔ (یہاں حضورؐ کی جوتی والی حدیث یاد رہے) - چونکہ کوکن میں خلیج کی دولت کی ریل پیل ہے اس لئے ان فریبیوں اور کذّابوں کی چاندی بنی ہے۔ "آپ پر آپ کے رشتہ داروں نے جادو کیا ہے، آپ پر کرنی کی گئی ہے، آپ کے قریبی آپ کی ترقی دیکھنا نہیں چاہتے اس لئے کالے علم سے آپ کے خاندان کو برباد کرنے کی تجویز کی گئی ہے، آپ کے گھر میں جن یا بھوت کو براجمان کیا گیا ہے اور وہ آپ کو خوابوں میں ستاتا ہے وغیرہ فریب دیکر بے تحاشا پیسے لوٹ رہے ہیں اور آپس میں رشتہ داری میں دشمنیاں بڑھا کر معاشرہ کا امن برباد کر رہے ہیں۔ قیامت تو یہ ہے کہ یہ غیر کوکنی بعض ایسے بھی ملیں گے کہ کوکن کے اردو کالجوں یا مدرسوں میں ٹیچرس کا کام بھی کرتے ہیں اور "سائیڈ بزنس" نجومی اور کہانت کا پیشہ کرکے دولت جمع کر رہے ہیں۔ اس سے قوم کے بچّوں کا مستقبل کیا بنیگا۔ کوکنی اہلِ دانش و بینش غور کریں۔ میرے ہی ایک رشتہ دار کی آٹھ سال کی بچی کو "بلڈ کینسر" ہوا تھا۔ بمبئی کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے کہا کہ پندرہ دن کے اندر اس کی موت یقینی ہے۔ وطن میں گھر لانے کے بعد ان فریبیوں میں سے ایک نے بچّی کی والدہ سے یہ کہہ کر چھ ہزار روپے نکال لئے کہ بچی پر جادو کیا گیا ہے۔ اور وہ اسے آٹھ دن کے اندر شفایاب کرے گا۔ آخرکار وہ بچّی پندرہ دن کے اندر ہی فوت ہوئی ایسے ہزاروں واقعات مشاہدہ اور سننے

میں آ رہے ہیں۔ اسی لئے گزشتہ دس برسوں سے میں ان فریبیوں اور ان کے زر خرید کذّابوں سے برسرِ جہاد ہوں۔ صحابہ کرامؓ بھی اس قسم کی خرافات کو مٹانے کے لئے یہودیوں کے سامنے مجاہد بن کر میدان میں شیرِ یزداں کے روپ میں اُتر گئے تو وہ غوغائے سگاں سے دوچار ہوئے تھے۔

ذرۂ خاک کو قرآن سے بصیرت ملی ہے کہ ایک مجاہد و داعی کے سامنے متصادم اور متحارب قوتوں کا آنا بجید ضروری بھی ہے اور فائدہ مند بھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی ایک جوئے رواں ہے، لیکن اس کی راہ میں پتھروں کے "ء//ہ ے" اگر نہ آئیں تو اس کی پر سکوت روانی آہستہ آہستہ مبدل بہ سکون ہو کر جمود و تعطل کا تالاب بن کر رہ جائے۔ یوں سمجھئے کہ شمشیر کی دھار میں آب و تاب پیدا ہو ہی نہیں سکتی جبتک کہ اسے سنگِ فساں پر صیقل نہ ہونا پڑے، چقماق کو شعلہ فشاں ہونے کے لئے پتھر سے رگڑ جانا ہی پڑتا ہے، بربط کے تاروں کو مضراب سے ٹکرانا ہی ضروری ہے تب کہیں ان کے مضمر نغمے بیدار ہوں گے، صندل سے معطر ہونے اور اسے حاصل کرنے کے لئے سانپوں کی پھنکاروں سے گزرنا ہی لازمی ہے، قلزم کی گود کا موتی حاصل کرنا ہے تو پہلے راہ کے اژدر اور نہنگ سے مقابلہ آرائی ضروری ہے۔ بالکل اسی طرح "حق" کے استحکام کیلئے یہ یقیناً ضروری ہے کہ اس کے سامنے "باطل" رہے۔ ۲۵ سال قرآن پر تدبر کرنے کے بعد یہ بصیرت ملی ہے کہ اگر حق کے سامنے باطل کی متصادم اور متقابل قوتیں نہ ہوں تو پھر سارا ہنگامۂ کائنات سرد پڑ جائے، بزمِ ہستی کی ساری رنگینیاں ہی بے کیف ہو جائیں۔

جی ہاں! آدم کے سامنے ابلیس کو لا کھڑا کیا گیا ہے اس کی حکمت بھی یہی ہے کہ یہ جہانِ رنگ و بو مٹی کا گھروندا

بن کر نہ رہ جائے لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ "پھر تو باطل کا دنیا میں باقی رہنا مناسب ہی ہے" نہیں! بلکہ زمین کو فردوس بداماں بنانے کے لئے ابلیس کو مٹانا ضروری ہے اور اسی لئے اس کے ساتھ جہد مسلسل بھی ضروری ہے اور جنگ بھی تاکہ فساد باقی نہ رہے۔ فرمان ہے کہ

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ (سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳) "اے حق کے علمبردارو! ایسے لوگوں سے جنگ کرو تاکہ فتنہ باقی نہ رہے اور اللہ کا دین قائم ہو۔"

لہٰذا ، اکیلا چنا بھاڑ نہیں پھوڑتا کے مصداق ذرۂ خاک کی کوئی دانشوروں، مفکروں، عالم فضیلت اور ڈاکٹر حضرات ۔ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بہنوں کو جادو، ٹونے، ٹوٹکے، بھوت وغیرہ جیسے سم سم کے ظلمت کدوں سے نکال کر تسنیم و کوثر و زعفران و عنبر سے دھلے قلبِ اطہر پہ نزول شدہ نور کی طرف لائیں اور زکوٰۃ کی دولت کا مصرف صحیح اور راہِ الٰہی میں ہو۔ یہی جہاد فی سبیل اللہ ہے یہ کار خیر رضائے الٰہی بھی ——

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

روزہ کیا ہے

روزہ خود انضباطی کی مشق ہے۔ روزہ کے دنوں میں آدمی خود اپنے ارادہ اور فیصلے سے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد جب شام کا وقت آتا ہے تو دوبارہ وہ خود اپنے ارادہ اور فیصلے سے کھانا کھاتا ہے پانی پیتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو خود انضباطی کی زندگی گزارنے کیلئے تیار کرتا ہے۔ سال کے ایک مہینہ میں کھانے پینے کے معاملہ میں روزہ دار بنکر وہ اپنے آپ کو اس قابل بناتا ہے کہ سال کے بقیہ مہینوں میں وہ اپنے ہر معاملہ میں روزہ دارانہ زندگی گزار سکے۔

اسی خود اختیار کردہ پابندی کی تربیت کیلئے روزہ کا نظام مقرر کیا گیا ہے۔ روزہ کوئی سالانہ رسم نہیں، وہ ایک سالانہ تربیت ہے۔ روزہ وقتی طور پر بھوک پیاس برداشت کرنے کا نام نہیں۔ روزہ مستقل طور پر صبر و برداشت کی زندگی گزارنے کا ایک سبق ہے —— روزہ میں آدمی کے سامنے کھانا اور پانی ہوتا ہے مگر بھوک پیاس کے باوجود وہ ان کو نہیں لیتا۔ اسی طرح یہ مطلوب ہے کہ آدمی کو خدا کی مرضی کیخلاف چلنے کا موقع ہو مگر خواہش کے باوجود وہ ایسے راستہ پہ نہ جائے۔ آدمی کیلئے گھمنڈ کرنے کا امکان پوری طرح موجود ہو، مگر چاہنے کے باوجود وہ گھمنڈ کو چھوڑ کر تواضع کا طریقہ اختیار کرے۔ آدمی کے لئے بے انصافی کے دروازے کھلے ہوئے ہوں مگر طبیعت کے تقاضے کے باوجود وہ زیادتی اور بے انصافی سے دور رہے۔

انسان سے یہ مطلوب ہے کہ وہ اس دنیا میں خود عائد کردہ پابندی کی ایک زندگی گزارے۔ روزہ میں یہ پابندی کھانے پینے کے معاملہ میں ہوتی ہے اور بقیہ زندگی میں یہ پابندی اخلاقی سلوک کے معاملہ میں۔

غنیمت سمجھو

- غنیمت سمجھو زندگی کے دروازے کو جبتک کہ وہ کھلا ہوا ہے اور عنقریب بند کر دیا جائے گا۔
- غنیمت سمجھو توبہ کے دروازے کو جبتک وہ کھلا ہوا ہے۔
- غنیمت سمجھو اپنے دیندار بھائیوں کی روک ٹوک کے دروازے کو کہ تمہارے لئے کھلا ہے پھر کوئی بداعمالیوں سے روکنے والا یا نصیحت کرنے والا نہیں۔

—— سائرہ بانو کے۔ سوداگر

غزلیں

حسام الدین شعلہ

زندگی دے کے ستانے کی ضرورت کیا تھی
ایک کٹھ پتلی نچانے کی ضرورت کیا تھی

تو نے بادل تو بنائے تھے برسنے کے لیے
خواہ مخواہ مجھ کو رُلانے کی ضرورت کیا تھی

جب یہ چاہت تھی کہ بن جائیں سبھی دوست ترے
آئینہ سب کو دکھانے کی ضرورت کیا تھی

لے کر اب خاک ہوئی، تو نے جو کی تھی نیکی
یوں سرِ عام بتانے کی ضرورت کیا تھی

میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ وفا ختم ہوئی
اپنے تیور کو چڑھانے کی ضرورت کیا تھی

گو خزاں آنے ہی والی تھی، ذرا دم لیتے!!
آگ گلشن میں لگانے کی ضرورت کیا تھی

آپ میں رنگ بھی، خوشبو بھی تبسم بھی ہے
پھول بالوں میں لگانے کی ضرورت کیا تھی

کلیم ضیاؔ

آسماں والو! زمیں پر تو اُتر کے دیکھو
ظلم و آفت کی ہواؤں میں ٹھہر کے دیکھو

اس کی آواز بھی آتی ہے تو کہتا ہے شعور
کتنے انگارے برستے ہیں نظر کے دیکھو

درد ہو، رنج و اَلم ہو کہ تمنّا کا ہجوم
خاص ساتھی ہیں مرے اپنے سفر کے دیکھو

ٹوٹ جائے نہ کہیں حسن کی گرمی سے غریب
آئینہ یوں بھی للہ سنور کے دیکھو

میرے ہٹتے ہی فضاؤں سے حمیت بھی گئی
اب تو حالات بھی اچھے ہیں نگر کے دیکھو

تم نے گلشن کو بھی صحرا کی طرح کر ڈالا
یہ شرارے ہیں کسی دیدۂ تر کے دیکھو

اپنی آواز سے بھی اب تو لرزتا ہے ضیاؔ
کتنے دن اور جیئے گا یوں ہی ڈر کے دیکھو

عمرانِ عظیم (ایڈوکیٹ)

کام آئی ہے بڑے بوڑھوں کی راحت اور کیا
ہم کو آخر مِل گئی دستارِ عظمت اور کیا

کھو گئی راہِ اَنا میں گھر کی راحت اور کیا
مجھ کو حاصل ہو گیا ہے رنگِ عبرت اور کیا

ایسا برانگیختہ دِل نے خرِد کو کر دیا
ہو گیا ملزم رِہا کرتی عدالت اور کیا

میں نے سارا ماجرہ سیج کے حوالے کر دیا
ڈھونڈتی ہے مجھ میں جانے چشمِ حیرت اور کیا

ہم تو عشق عقل کی سرحد سے آگے ہیں عظیم
چاہتی ہے ہم فقیروں سے محبّت اور کیا

وارث تو طیلوی

جب بھی کسی کی یاد ستاتی چلی گئی
آنکھوں سے میرے خون رُلاتی چلی گئی

اس کے حسین وعدوں پہ کرتے رہے یقین
یوں رسمِ التفات نبھاتی چلی گئی

تنہائیوں نے زیست کو رسوا ہی کر دیا
محفل میں اس کی یاد ستاتی چلی گئی

خود تو شہید ہو گئی میدانِ جنگ میں[1]
تشنہ لبوں کی پیاس بجھاتی چلی گئی

جب بھی کسی کی یاد ستاتی ہے شامِ غم
آنکھوں سے میرے خون رُلاتی چلی گئی

[1] فاطمہ بنت عبداللہ جو طرابلس کی جنگ میں پانی پلاتے ہوئے شہید ہو گئیں۔

تعلیم کے فروغ کیلئے حکومت مہاراشٹر کے انقلاب آفریں اقدامات

از : غنی غازی

حکومت مہاراشٹر نے گزشتہ برس ریاست کی نئی تعلیمی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ اس پالیسی کو جون ۱۹۹۶ء میں نافذ کیا جائے گا۔ چند ایک معاملات کو چھوڑ دیا جائے تو واقعی سرکار نے اس پالیسی پر عمل در آمد شروع کر دیا ہے اور حالیہ بجٹ میں اس کے لئے رقم بھی مختص کر دی ہے یہاں پر ہم وزیر تعلیم سدھیر جوشی کے اس بیان کے اہم نکات پیش کر رہے ہیں جو انہوں نے ریاستی اسمبلی کے مانسون اجلاس میں محکمۂ تعلیم کے مطالبات پر طویل بحث کے جواب میں دیا تھا۔

پرائیویٹ اسکولوں کو گرانٹ : کانگریس سرکار کے عہد میں پرائیویٹ ہائی اسکولوں کو ۱۹۹۳ء سے کوئی مالی گرانٹ نہیں دی گئی تھی کبھی خشک سالی و قحط کبھی زلزلہ تو کبھی مالی وسائل کی کمی کا بہانہ کرکے ٹال دیا جا رہا تھا لیکن گٹھ جوڑ سرکار نے اقتدار سنبھالتے ہی ۹۴-۱۹۹۳ء کی ۶۰۵ سیکنڈری اسکولوں کے ۱۳ کروڑ ۸۴ لاکھ ۴۱ ہزار روپے ۹۵-۱۹۹۴ء میں ۵۵۳ ہائی اسکولوں کا ۱۱ کروڑ ۸۶ لاکھ ۶۷ ہزار روپے کی گرانٹ منظور کر کے ادا کر دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۵ء تک سیکنڈری اسکولوں کی زائد جماعتوں کو بھی منظوری نہیں دی گئی تھی، سرکار نے ۱۹۹۶ء سے ۱۹۹۵ء کے لئے ۲۶۵۱ زائد جماعتوں کو بھی منظوری دی ہے۔

لیڈی ٹیچرس کے لئے ایوارڈ : سماجی مصلح مہاتما جوتی با پھلے کی اہلیہ ساوتری بائی پھلے کے یوم پیدائش یعنی ۳ جنوری کو ریاست بھر کی سات لیڈی ٹیچرس کو ان کی تدریسی و سماجی خدمات کے عوض "مثالی لیڈی ٹیچرس" کا ایوارڈ دینے کا سرکاری فیصلہ کیا ہے۔ ریاست کے سات ڈویژنوں سے ان سات ٹیچروں کا انتخاب کیا جائے گا حکومت نے نہ صرف اعلان کیا بلکہ سالانہ ایک لاکھ روپے کا اس کے لئے بجٹ بھی منظور کر لیا ہے۔ ۵ ستمبر یوم اساتذہ کے موقع پر ریاست بھر کے منتخبہ اساتذہ و معلمات کو دیا جانے والا اسٹیٹ ایوارڈ بھی حسب روایت جاری رہے گا۔

ہر ضلع میں ٹریننگ سینٹر : زمانہ کی تیز رفتاری کے ساتھ تعلیمی نظریات اور تدریسی طریقوں میں بھی نمایاں تبدیلیاں آ رہی ہیں لیکن ہمارے اساتذہ کی تربیت وہی پرانی ہے جس سے ہم تعلیم کے معاملہ میں زمانہ کی تیز رفتاری کا مقابلہ نہیں کر پا رہے ہیں ۔ حکومتِ مہاراشٹر نے اس ضمن میں مثبت قدم اٹھایا ہے تعلیم و تربیت کے مراکز قائم کئے جا رہے ہیں۔ اب ۱۴ ضلعوں میں ۱۴ ایسے ادارے قائم ہو چکے ہیں اور باقی پندرہ ضلعوں میں سال رواں کے دوران یہ ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ سینٹرس قائم کئے جائیں گے جس کے لئے سات کروڑ

بیاسی لاکھ بیاسی ہزار روپے کا تخمینہ بھی منظور کیا جا چکا ہے۔

لڑکیوں کیلئے ۵۰ فیصد ریزرویشن:

ریاست میں ممبئی عظمیٰ کے دو ضلعوں سمیت کل ۳۱ اضلاع ہیں ان میں سے ۹ ضلعوں کے ۱۰۳ بلاکس میں لڑکیوں کی تعلیم قومی تعلیمی شرح سے کم ہے گویا یہ ۹ ضلعوں کے ۱۰۳ بلاکس لڑکیوں کی تعلیم کے معاملہ میں پچھڑے ہوئے ہیں۔ یہاں لڑکیوں کی تعلیم پر خاص توجہ دی جارہی ہے حکومت مہاراشٹر نے فیصلہ کیا ہے کہ ان ضلعوں کی ٹریننگ کالجوں میں لڑکیوں کے لئے ۵۰ فیصد نشستیں محفوظ رکھی جائیں تاکہ تعلیم و تربیت کے معاملہ میں لڑکیوں کو زیادہ سے زیادہ داخلہ مل سکیں۔

مزدوروں کے بچوں کے لئے اسکول:

ممبران و اسمبلی کونسل برسہا برس سے مطالبہ کر رہے تھے کہ گنّا توڑنے والے مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کا معقول بندوبست کیا جائے کیونکہ یہ مزدور گنّا کاٹنے کے لئے سال میں تقریباً ۸ ماہ اپنی خاندان سے ساتھ منتقل ہوجاتے ہیں اس دوران ان کے بچے تعلیم سے محروم ہوجاتے ہیں۔ سرکار نے اس سال شکر کے سارخانوں کے آس پاس ۲۵ رہائشی اسکول قائم کرنے کی منظوری دے دی ہے جہاں مزدوروں کے بچے گنّے کے سیزن میں تعلیم حاصل کریں گے اور پھر سیزن ختم ہونے کے بعد اپنے والدین کے ساتھ اپنے وطن جائیں گے تو وہاں بھی انہیں داخلہ مل جائے گا اس مقصد کیلئے شکر کارخانوں کے ذمہ اسکولی کمروں کی تعمیر ہے جب کہ سرکار نے ۱۵ لاکھ ۲۲ ہزار چھ سو روپے بجٹ میں مختص کر دیئے ہیں۔

نقش کوکن

۴۳ لاکھ بچوں کو اسکول میں ناشتہ:

مرکزی سرکار نے ۹۶-۱۹۹۵ تعلیمی سال سے دیہی علاقوں کے اسکولوں کے بچوں کو ناشتہ یا ماہانہ تین کلوگرام اناج دینے کی پالیسی شروع کردی ہے۔ جس کے تحت مہاراشٹر کے ۳۱ میں سے ۲۵ ضلعوں میں گزشتہ برس ہی سے اول تا پنجم درجوں کے بچوں کو اس سے فائدہ پہنچ رہا ہے۔ ۹۷-۱۹۹۶ء یعنی سال رواں کے دوران لڑکیوں کی تعلیم کے سلسلہ میں پسماندہ دو ضلعوں میں بھی اس اسکیم کا نفاذ ہوگا گویا رواں تعلیمی سال میں ریاست کے ۲۷ ضلعوں کے ۲۰۰ بلاکس کے اسکولوں کے ۴۳ لاکھ بچوں کو دوپہر کا ناشتہ یا پھر اس کے مساوی یعنی فی طالب العلم تین کلو اناج مرکزی سرکار کی جانب سے دیا جارہا ہے۔ بشرطیکہ طالب العلم کی ماہانہ حاضری ۸۰ فیصد ہو۔

خواندگی مہم ۲۶ ضلعوں میں:

ریاست کے ۲۶ ضلعوں میں خواندگی مہم جاری وساری ہے اور رواں سال کے دوران دھولیہ، آکولا، جلگاؤں اور بھنڈارہ ضلعوں میں بھی یہ مہم جاری کی جائے گی۔ اب ضلع کلکٹر یا ضلع پریشد کے چیف ایگزیکیٹیو آفیسر کی صدارت میں خواندگی مہم کی ضلعی سطح کی کمیٹی تشکیل دیجاتی ہے جس کے تحت اس مہم پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ فی الحال ریاست میں ۱۲ لاکھ ۶۸ ہزار ۲۳۱ بالغوں کی خواندگی مہم کے تحت پڑھایا جارہا ہے۔

ہر ضلع میں ایک آرمی اسکول:

نئی نسل کو نظم وضبط کا پابند بناکر صالح معاشرہ کے قیام کی سمت مثبت قدم کے طور پر سرکار نے ہر ضلع میں ایک آرمی اسکول اس طرح ریاست بھر میں ۳۰ آرمی اسکولس قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا ۱۹۹۷-۱۹۹۶ء تعلیمی سال کے دوران دس تعلیمی اداروں کو آرمی اسکول جاری کرنے کی

منظوری دی گئی ہے جن میں عثمان آباد، دھولیہ، امراوتی، چندرپور، ناگپور اور ناندیڑ میں آرمی اسکول شروع ہوچکے ہیں سرکار نے اس کے لئے ۴ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے کی رقم مختص کردی ہے۔

بدعنوانی کی جانچ کیلئے گشتی دستہ :

اسمبلی وکونسل کے اجلاس میں یا پھر ایوانوں کے باہر عوامی نمائندے ہمیشہ اسکولوں میں نظم وضبط کے فقدان، اور بدعنوانیوں کی شکایت کرتے رہتے ہیں سرکار نے اب فیصلہ کیا کہ ایسی شکایتوں کی فوری جانچ اور کارروائی کے لئے منترالیہ کی سطح پر ایک "گشتی دستہ" تشکیل دیا جائے جو شکایت ملتے ہی فوری طور پر حرکت میں آئے گا۔ اور اچانک ہی اسکول پہنچکر شکایت کی جانچ پڑتال کرکے اپنی رپورٹ پیش کرے گا تاکہ فی الفور کارروائی کی جاسکے بعض تعلیمی اداروں میں جاری بوگس کاروبار، بدعنوانیوں اور سرکاری رقوم کی لوٹ مار کو روکا جاسکے۔

درسی کتب سستے داموں پر :

اول تا دسویں کی درسی کتب اسکولیں شروع ہوجانے کے ایک آدھ مہینہ بعد مارکیٹ میں دستیاب ہوتی تھیں لیکن اس سال یہ نصابی کتب تین ماہ قبل ہی مارکیٹ میں آچکی ہیں۔ کاغذ اور سیاہی کی قیمتوں میں ۴۰ فیصد اضافہ کے باوجود سرکار نے نصابی کتب کی قیمتوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے بلکہ مہنگائی کا سارا بوجھ سرکار نے اپنے خزانہ سے پورا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وقت پر کتابوں کی چھپائی اور بازار میں دستیابی کے لئے پاٹھیہ پشتک منڈل قابل ستائش ہے۔ ٭٭

گیت

از: وارث نور ٹیلوی

چپ چپ بیٹھا سوچ رہا ہوں کس کو دوں آواز بھلا
تنہا تنہا میرا جیون تنہائی کا ساز بھلا

ہجر میں ناگن جیسی ڈسنے والے لمبی راتیں
کیسے بھولوں اس ظالم کی پیار کی اجلی راتیں
کہلاتے ہیں اہلِ وفا جو کیونکر ان کا ناز بھلا

پیار تیرا جب مل نہ سکا تو دل کی کایا ٹوٹ گئی
تو کیا چھوٹا او بیدردی ساری دنیا چھوٹ گئی
ہوش و خرد جو کھو بیٹھے ہیں ان کا بھی ہے راز بھلا

وارث دیکھ بھنور میں تیری نیّا ڈوبی جائے
میں بھی بے بس تو بھی بے بس موت کا پنچھی آئے
کیوں ہنستا ہے اس حالت پر وہ بُتِ طنّاز بھلا

کرنی کا پھل

وقار قادری

یہ زندگی دو چار دن کی ہے
اسے ضائع نہ کر
مُفسِد نہ بن
یہ لگائی اور بجھائی چھوڑ دے
کسی کی یوں سنی باتوں میں پڑ کر
ٹوٹے دل کی بد دعائیں تو نہ لے
ورنہ اک دن
لوٹ کر تاراج ہو جائے گا تو

پیار کا دشمن

وقار قادری

شاعر بن کر شعر کہے ہے
لیکن پیار کا دشمن بن کر
دل توڑے ۔ اترائے ہے
ناداں اتنی بات نہ جانے
ٹوٹے دل کی ہائے لگے تو
پانی بھی جل جائے ہے

محلِ وقوع اور آب و ہوا: بحرِ ہند میں تیرتے ہوئے ہرے بھرے خوشگوار اور دلکش سبزہ زاروں کا مجموعہ جن میں میٹھے پانی کی جھیلیں اور ان کے کنارے قسم قسم کے درختوں کی زمیں بوس شاخوں اور ٹہنیوں کا ایک لامتناہی سلسلہ، سکون سے بھرپور و اطمینان و آلودگی سے پاک و صاف ماحول جمہوریہ اسلامیہ مالدیپ کی ایک ہلکی سی جھلک ہے جو سری لنکا کے مغربی ساحل سے ۶۵۰ کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ ۸۰۰ کلومیٹر لمبا اور ۱۱۵ کلومیٹر چوڑا یہ ملک ۱۱۹۲ جزیروں پر مشتمل ہے جن میں صرف ۲۰۲ جزیرے قابلِ رہائش ہیں یہ جزیرے سوائے میٹھے پانی کی جھیلوں کے پہاڑ اور ندیوں سے بالکل خالی ہیں۔ ان میں سب سے بڑے جزیرے کی لمبائی ۱۲ کلومیٹر اور چوڑائی پانچ کلومیٹر ہے۔

مالدیپ کی آب و ہوا سال بھر معتدل اور سرد رہتی ہے، یہاں کا متوسط درجۂ حرارت ۲۵ سینٹی گریڈ ہے، یہاں کی راجدھانی "مالے" ہے جس میں وزارتیں سرکاری محکمے نشر و اشاعت کے مراکز اور ٹیلی ویژن اسٹیشن ہیں۔

راجدھانی سے تین کلومیٹر دوری پر ایک جزیرہ ہولوی واقع ہے جہاں بین الاقوامی ایرپورٹ پایا جاتا ہے۔

بقیہ ۷۷۔

مالدیپی عوام: مورخین کا خیال ہے کہ مالدیپی عوام آریہ قوم کی طرف منسوب ہیں جن کی بعض جماعتیں ماقبل مسیح شمالی ہندوستان سری لنکا اور پڑوسی ملکوں کی طرف چلی گئی تھیں، لیکن بعد میں چل کر مالدیپی عوام مشرقی افریقی اور عربی عنصر سے گھل مل گئے۔

زبان: مالدیپ کی قومی اور اساسی زبان دیفیہی ہے دخولِ اسلام کے ساتھ ہی مالدیپی زبان پر بھی عربی اور فارسی زبان کا اثر پڑا، پہلے مالدیپی رسم الخط بڑی حد تک سنہالی رسم الخط کے مشابہ تھا جو بائیں سے دائیں کی جانب لکھا جاتا تھا جبکہ موجودہ رسم الخط "تانا" کہا جاتا ہے دائیں سے بائیں لکھا جاتا ہے جو تقریباً دو سو سال سے رائج ہے، مزید یہ کہ مالدیپی زبان کے بعض حروف عربی حروف کے مشابہ ہیں۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ دیفیہی ملک کی قومی زبان ہے، جبکہ انگریزی زبان کو ثانوی حیثیت حاصل ہے یہاں کے بعض اسکولوں کا ذریعہ تعلیم بھی انگریزی ہے۔

مالدیپ کا عام پیشہ مچھلیوں کا شکار ہے جو ملک کے اقتصادیات کا اہم ستون ہے، تقریباً یہاں کی آدھی آبادی اسی پیشہ سے منسلک ہے، چونکہ مالدیپی سمندر بھی طرح طرح کی مچھلیوں سے بھرا پڑا ہے اور خاص طور پر

"قونا" نامی مچھلی کافی مقدار میں پائی جاتی ہے جو مکمل
جاپان کو برآمد کر دی جاتی ہے اور دیگر مچھلیاں کافی
مقدار میں پائی جاتی ہیں، جنہیں سکھا کر بیرونی ممالک کو
برآمد کیا جاتا ہے ـــ مالدیپ کی اہم مارکیٹ ہندوستان،
سری لنکا، جاپان اور ہانگ کانگ ہے۔

اس کے علاوہ پیکنگ کے بہت سارے
کارخانے قائم کئے گئے ہیں، جہاں مچھلیوں کو صفائی اور حفاظت
سے ڈبوں میں بند کر کے برآمد کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ناریل
کے پتوں سے رسیاں بنانے میں بھی یہ ملک کافی مشہور ہے،
ملک کی ایک بڑی آبادی تجارت پیشہ بھی ہے، نیز مالدیپ
بڑے بڑے تجارتی بحری جہازوں کا بھی مالک ہے جو مغرب
میں افریقہ کی بندرگاہ سے لیکر مشرق میں جاپان کی
بندرگاہ سے لیکر مشرق میں جاپان کی بندرگاہ تک پھیلے
ہوئے ہیں۔

سیاحت قومی آمدنی کا دوسرا بڑا ذریعہ
ہے گزشتہ دس سالوں کے درمیان سیاحت کے میدان میں
بھی کافی ترقی ہوئی۔ حکومت نے تقریباً ۳۲ جزیروں کو
یورپ امریکا اور جاپان سے آنیوالے سیاحوں کیلئے مزین
کر رکھا ہے تاکہ یہاں کی خوبصورتی، نظافت صاف ستھری
ہواؤں، نیلگوں سمندر مسحور کن ساحلوں اور رنگ برنگی
چڑیوں کی چہچہاہٹ سے لوگ لطف اندوز ہو سکیں۔

ملک کی آمدنی کا تیسرا اور آخری ذریعہ
زراعت ہے یہاں کی اہم پیداوار ناریل، اناناس، کیلا اور
آم ہے ـــ

مالدیپ مکمل اسلامی ملک: مالدیپ کی آبادی تقریباً
ڈیڑھ لاکھ ہے اور سب کے سب سُنی مسلمان ہیں۔ مالدیپی عوام

نقش کہن

سختی سے اپنے دین پر عمل پیرا ہیں اس میں مالدیپ کے دستور کا
بھی دخل ہے جس کے مطابق کوئی غیر مسلم مالدیپ میں مستقل
سکونت اختیار نہیں کر سکتا، اسی طرح رمضان میں بلا عذر
شرعی افطار ایک ناقابل معافی جرم تصور کیا جاتا ہے، نیز
نشہ آور مشروبات کا استعمال یا اس کا بنانا سختی سے ممنوع قرار
دیا گیا ہے ـــ

حکومت اور ادارے: مالدیپ ایک آزاد اسلامی ملک
ہے جو سنہ ۱۹۶۵ء میں آزاد ہوا اور سنہ ۱۹۶۸ء میں یہاں پر
جمہوری نظام نافذ ہو گیا، اب ملک کا قانونی نام اسلامی
جمہوری مالدیپ ہے جبکہ آزادی سے پہلے جزائر مالدیپ کے
نام سے جانا اور پہچانا جاتا تھا۔

دستور کے مطابق ملک کی زمام اقتدار
مکمل طور پر عوام کے ہاتھوں میں ہے، رئیس جمہوریہ ہی
بیک وقت ملک کا رئیس اور انتظامیہ کا صدر ہوتا ہے۔

موجودہ صدر جمہوریہ: صدر کے ہاتھوں میں مجلس
وزارت کی تشکیل و تحلیل کا پورا اختیار ہوتا ہے، صدر کی
نامزدگی قومی مجلس کی قرعہ اندازی کے ذریعہ ہوتی ہے، مدت
کار پانچ سال ہے۔ ایک ہی شخص کو بار بار منتخب کیا جا سکتا
ہے۔ دستور سازی کا حق قومی مجلس کے ہاتھ ہوتا ہے جس کے
۴۸ ممبران ہوتے ہیں جن میں سے ۸ کو صدر اپنی صوابدید کے
مطابق خود منتخب کرتا ہے اور بقیہ کا چناؤ عام انتخابات کے
ذریعہ ہوتا ہے، نیا انتخاب ہر پانچ سال بعد ہوتا ہے البتہ
یہاں سیاسی پارٹیاں نہیں ہیں۔

مالدیپ میں اسلام کی آمد: مالی کی جامع مسجد میں

عربی زبان میں ایک تختی پر یہ جملے کندہ ہیں۔
"سلطان دوریس محمد بن عبداللہ اور
ان کے بھائی سری کلو رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اللہ کی
رضا کی خاطر اس مبارک مسجد کی تعمیر کا حکم دیا، وزیر شنوارہ
رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی تعمیر کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نے
اس کی تعمیر کی اور اسے آباد کیا، اس ملک میں ابوالبرکات
یوسف البربری تشریف لائے اور سلطان نے ان کے
ہاتھوں پر ربیع الآخر سنہ ۵۴۸ھ میں اسلام قبول کیا۔"
اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مالدیپ
میں سب سے پہلے سنہ ۵۴۸ھ مطابق سنہ ۱۱۵۳ء میں
اسلام داخل ہوا ـــــ اور پھر انہیں ابوالبرکات یوسف
البربری اور ان کے ہاتھ پر اسلام لانے والے بادشاہ
محمد بن عبداللہ کی کوششوں کے نتیجے میں پورا مالدیپ
اسلام کی آغوش میں آگیا، انہوں نے اپنے اطراف و
جوانب کے جزیروں میں اپنے مبلغین بھیجے جن کی دعوت
سے سارے کے سارے مسلمان ہوگئے۔

مالی کی جامع مسجد: مالدیپ کی تاریخ کی پہلی جامع
مسجد وہی ہے جسے سلطان مذکور دوریس محمد بن عبداللہ نے
تعمیر کیا، جب یہ مسجد بوسیدہ ہو کر انہدام کے قریب ہوگئی
تو سلطان احمد شہاب الدین نے سنہ ۷۳۸ھ میں اس کی
اصلاحی تعمیر کی اس کے بعد سلطان ابراہیم اسکندر نے
سنہ ۱۰۶۷ھ میں نہ صرف اس کی توسیع کی بلکہ اسے ڈھا کر
از سر نو تعمیر کیا، اس میں مرجانی پتھر لگوائے، اوپری حصہ
کو مختلف قسم کی مضبوط لکڑیوں سے آراستہ کیا جس میں
نوع بہ نوع نقش و نگار اور خوبصورت عربی رسم الخط میں
قرآنی آیات اور احادیث کندہ ہیں۔
نقش کوکن

سلطان ابراہیم اسکندر کا نام مالدیپ
کی تاریخ میں سنہرے حرفوں میں لکھے جانے کے قابل ہے
کیونکہ اس نے اپنے دور حکومت میں مالدیپ کو بڑی
ترقی دی۔
پھر سنہ ۱۲۲۲ھ میں سلطان محمد شمس الدین
نے نئے طرز تعمیر کے مطابق لوہے کے ذریعہ مضبوط چھت بنایا۔

جامع مسجد کا مینارہ: جامع مسجد کے باہر جنوبی گوشے
میں موجودہ مینارہ بھی سلطان ابراہیم اسکندر کی یادگار ہے
اس نے ہی اسے بھی تعمیر کیا اور سنہ ۱۰۸۵ھ میں جامع مسجد
کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد اس کے لئے ایک خاص موذن
متعین کیا اور اس کا معقول مشاہرہ رکھا۔
سلطان محمد شمس الدین کے زمانے میں
اس منارے کی تعمیر کی تجدید ہوئی اور ناریل کے پتوں
سے بٹی ہوئی رسیوں کو تانبے کی پٹیوں سے تبدیل کر دیا
گیا۔

اسلامی مرکز: اس جگہ پر جامع مسجد کی تعمیر نو اور
توسیع کا خیال سابقہ حکومت کے ذمہ داران کے ذہن میں
پیدا ہو چکا تھا جہاں آج جامع مسجد اور اسلامی مرکز
کی پر شکوہ اور فلک بوس عمارت کھڑی ہے، لیکن یہ کام
سر انجام نہ دیا جا سکا اور نہ ہی ان سے کوئی عملی اقدام ہوا۔
مگر جدید حکومت نے سنہ ۱۹۷۹ء میں اسلامی مرکز کا
تعمیری منصوبہ تیار کیا جو ایک بڑی مسجد، لیکچر ہال، اسلامی
لائبریری اور مدرسگاہ پر مشتمل ہے۔
سنہ ۱۹۸۰ء میں بحکم صدر جمہوریہ انجینئروں
نے جامع مسجد کا نقشہ تیار کیا اور اس کی تعمیر کے لئے حکومت

مالدیپ نے دیگر اسلامی ممالک سے رابطہ قائم کیا۔ سعودی عرب، برونائی اور ملیشیا نے اسلامی مرکز کی تعمیر میں زبردست مالی امداد کی نیز کویت متحدہ عرب امارات، مصر اور پاکستان نے اس کی تعمیری جہت کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا، اور وہ سنہری موقع بھی آگیا جب مالدیپ تاریخ نے ایک نیا رُخ اختیار کیا یعنی مالدیپ کے جشن جمہوریت کے دن ۱۱ نومبر ۱۹۸۳ کو اسلامی مرکز کا سنگ بنیاد بڑے پُرسکون ماحول میں رکھا گیا۔ بڑی تیزی سے اس کا تعمیری کام شروع ہو کر اختتام کو پہنچا، اور ۱۱ نومبر سنہ ۱۹۸۴ کو اس کے افتتاح کیلئے ایک کانفرنس کا انعقاد بھی ہوا جس میں مختلف ممالک کی اہم شخصیتوں نے شرکت کی۔ مسجد کے اندرونی ہال کے نقش و نگار اور اس کی تزئین مالدیپ کے ماہر فنکاروں نے کی اور صدر مامون عبدالقیوم نے بذاتِ خود مسجد کے محراب پر قرآنی آیات لکھیں۔

اسلامی مرکز کی شاندار سہ منزلہ عمارت

ایک شاہکار اور مالدیپ کی سب سے بڑی خوبصورت عمارت ہے۔ اس کے پہلے منزلے کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو تعلیم قرآن، دینی تعلیم، اسلامی لائبریری اور ایک بڑے لیکچر ہال پر مشتمل ہے، اسی منزلے میں ادارتی دفاتر اور رئیس المرکز کے دفتر ہیں اور زنانہ و مردانہ وضو خانے موجود ہیں اور بقیہ دو منزلے نماز کے لئے مخصوص ہیں۔ اس مسجد میں مردوں اور عورتوں کی نماز کیلئے الگ الگ انتظام ہے بطور تبرک اس مسجد کا نام "مسجد السلطان محمد تکرفان الاعظم" رکھا گیا ہے کیونکہ اس عظیم مجاہد نے مالدیپ کے باشندوں کو پندرھویں صدی عیسوی میں پرتگال کی سولہ سالہ سامراجیت سے آزادی دلوائی تھی۔

مالدیپ میں تعلیم: جمہوریہ مالدیپ نے اپنے بچوں کی تعلیم کا انتظام رفتار زمانہ کے مطابق شروع کیا اور ان کو اقتصادی ترقیات کے اسرار و رموز اور سرکاری معاملات کے فہم و ادراک کے سارے گر بتائے تاکہ وہ بین الاقوامی اور عالم اسلام کی محفلوں میں اپنا مقام پیدا کر سکیں۔

بچوں کی اخلاقی و مذہبی تربیت عقیدۂ ایمان اور توحید کی بنیاد پر کیا۔ ساتھ ہی ان میں حب الوطنی اور ایک صالح سوسائٹی کا مزاج پیدا کرنے پر خصوصی توجہ اور محنت صرف کی تاکہ مالدیپ کا ہر فرد اپنے وطن مالوف اور عالم اسلام کی ذمہ داریوں کو سمجھ سکے۔

تعلیمی و تہذیبی ترقیات: ان مقاصد اور منصوبوں کی تکمیل کیلئے مالدیپ نے تعلیمی میدان میں قلیل عرصے میں ایک لمبی مسافت طے کر لی۔ نتیجتاً سنہ ۱۹۵۰ میں مالدیپ میں چند مدارس نظامیہ کا قیام عمل میں آیا جس کا واحد مقصد یہ تھا کہ ان مدارس سے جسمانی اور دماغی طور پر تندرست جیالے اور باعزم افراد پیدا کئے جائیں جو حکومت کے معاملات کی سرکردگی کر سکیں۔

چنانچہ سنہ ۱۹۶۰ میں نظام تعلیم میں بنیادی تبدیلی لائی گئی اور انگریزی کو لازماً داخل نصاب کیا گیا تاکہ مالدیپی طالب علم ان مدارس سے ڈگریاں حاصل کر کے برطانوی یونیورسٹیوں میں مزید تعلیم کے لئے داخلہ لے سکیں۔ اب حکومت اس بات کی کوشش میں ہے کہ تربیتی منصوبوں کی راہ میں حائل مشکلات جو با صلاحیت مدرسین کی کمی کی شکل میں ہے کو ختم کیا جائے۔

اکثر و بیشتر مالدیپی عوام کا تعلیم یافتہ ہونا

مالدیپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ سنہ ۱۹۷۷ کے اعداد و شمار کے مطابق وہاں کے ۸۲ فیصد افراد لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم کی توسیع و تحسین کے سلسلے میں مالدیپ اس وقت توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔

صرف سنہ ۱۹۸۰ میں ۲۱ ہزار طلبہ اور طالبات نے تعلیم کے ابتدائی مرحلے میں داخلہ لیا تھا جو وہاں کی کل آبادی کا ۲۰ فیصد ہے اور ثانوی تعلیم کا انتظام صرف راجدھانی "مالے" ہی میں ہے۔

اسلامک انسٹیٹیوٹ: یہ ایک اہم تعلیمی ادارہ ہے جس کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ مالدیپ میں اسلامیات پر اعلیٰ معیاری تحقیقی کام کی شروعات کی جائے اور اس ملک کو عربی اور اسلامی تعلیم کے جدید تقاضوں سے روشناس کرایا جاسکے۔

اس کا افتتاح پندرہویں صدی ہجری کے آغاز محرم سنہ ۱۴۰۱ھ میں ہوا تھا۔

معہد کے اہم اغراض و مقاصد: (۱) چھوٹے بڑے باشندگان مالدیپ میں عربی تعلیم کی ترویج و اشاعت: (۲) ایسے طلبہ کو تیار کرنا جو عرب ممالک میں اسلامی تعلیمات و تحقیقات کیلئے بھیجے جائیں۔ (۳) اسلامی تربیت اور عربی زبان کے ماہر مدرسین کا پیدا کرنا اور ائمہ مساجد اور محکمۂ قضا کے قاضیوں کیلئے ٹریننگ کورس کا اہتمام کرنا۔ (۴) ناظرہ قرآن اور حفظ قرآن کا انتظام کرنا۔

حکومت مالدیپ اس معہد کی توسیع و ترقی میں ہمہ تن مصروف ہے اور اس بات کی طرف اشارہ خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ عرب ممالک اور دیگر اسلامی ملکوں مثلاً سعودی عرب، کویت، عراق، مصر اور لیبیا سے مبعوث نفس کرکن

مدرسین اس معہد میں تعلیمی فرائض انجام دے رہے ہیں، جو اس بات پر شاہد عدل ہے کہ ان اسلامی ممالک سے مالدیپ کا کتنا مضبوط اور گہرا رشتہ ہے۔۔۔

حق اور حصار

محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

حق کے سامنے کوئی حصار، حصار نہیں فرمان ہے کہ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (سورہ روم ۴۷) یعنی مومنین کی (حق کی) نصرت فرمانا ہم پر حق (فرض) آتا ہے"۔

یہی وجہ ہے کہ حق کی بقا کیلئے خود حق نے آتش کے بھیانک آگ کے جال نسل الا کے حصار میں گھرے سارے حصار کو توڑ دینے والا "بَرْدًا وَّسَلٰمًا" کا سامان تسکین پہنچایا اور حق پر سائبان کیا۔ اور حق کی بقا کیلئے حق نے راستے کے سارے حصار کو توڑ کر زم زم کو پھوٹ پڑنے کا فرمان جاری کیا۔

اور حق کی بقا کیلئے ہی حق نے نیل کی طغیانیوں کے حصار سے باہر نکلنے کیلئے حصار پر کاری ضرب لگائی اور سلامتی کا راستہ بنانے میں حق کی مدد فرمائی۔

اور حق کی بقا کیلئے ہی جب باطل نے حق کو گھرے اندھیرے کنوئیں میں دھکیلا تھا حق نے ہوش ربا حصار کو توڑ کر حق کو باہر نکالنے کیلئے راہ گیر قافلہ کی وہاں تک رسائی کی۔

اور حق کی بقا کیلئے قیصر و کسریٰ کے حصار توڑ کر ان کے ایوانوں کو پاؤں تلے روندنے کا حق کو حکم فرمایا۔ اور حق کی بقا کیلئے تو حق نے باطل کے سارے حصار توڑ کر ظلم و ستم کا خیبر فتح کرنیکا جذبہ حق میں ابھارا۔ اور حق کی بقا کیلئے ہی حق نے ابابیل کی ننھی چونچوں میں حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ (آسمانی بم) بھیج کر باطل کے حصار کو نیست و نابود کردیا۔ حق کا فرمان ہے کہ حق کو چاہیئے کہ وہ باطل کے حصار میں نہ رہے بلکہ باطل کو اپنے نرغے میں لے حق کی نصرت بہرحال حق کو ہی رہیگی چاہے دیر ہی لگے۔

ابراہیم بغدادی (یوکے)

جون ۱۹۹۶ء کے شمارہ میں مولوی عبدالمنعم نظیر صاحب کا خط نظر سے گزرا جو حقیقت سے کچھ تضاد کھاتا ہے ورنہ کسی بھی عقیدہ کے بزرگوں، دانشوروں اور مفکروں کے اقوال اور اوصاف بیان کرنے میں اپنوں کو درسِ عبرت، جذبۂ عمل اور جہد کاوش پیدا کرتا ہے۔ جو ادیب کا وسیع مطالعہ، احول، موزونیت اور فراخدلی کی آئینہ دار ہوتی ہے ممکن ہے یہی جذبہ اور یہی طرزِ عمل اوروں کو بھی حاصل رہا ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں ہر چیز کی منتقلی ازل سے چلی آ رہی ہے جو تقلیدی اور تالیفی روپ میں اجاگر ہوتی ہیں جسکی واضح مثال ترقی پذیر ممالک میں صنعتی، تعلیمی اور تجارتی بڑھتا ہوا رجحان ہے اور چونکہ اسی کا ہی یہ ردِعمل ہمارے بھارتی میزائیل پرتھوی، اور آشو کا وغیرہ کے معروف سائنسدان، اور تخلیق کار عبدالکلام کی کارکردگی، اور پاکستان کے نوبل انعام یافتہ عبدالسلام کی کارگزاریوں نے عالمِ انسان کو ایک نیا موڑ دیا ہے۔ مزید اسپورٹ کی دُنیا میں بھارتی کرکیٹر محمد اظہرالدین، اور پاکستانی عمران خان کی مقبولیت کو اسی تقلیدی کڑی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

بہر نوع انسان کو اپنے طور راہِ راست پر لاتے اور انہیں عملی زندگی سے روشناس کرانے میں مذاہب و عقائد کے پیروکاروں کا خاصا رہا ہے۔ حوالہ کے طور پر بھارت کے معروف سماجی رہنما، بھودان تحریک" کے علمبردار ونوبا بھاوے نے اپنے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے گیتا اور بائیبل کے ساتھ قرآن کریم و حدیث کی مقدس تعلیم و مساوات کا درس دے کر ملک کے بڑے بڑے جاگیرداروں سے فاضل زمینیں حاصل کیں اور تقریباً ڈھائی لاکھ ایکڑ اراضی غریبوں میں تقسیم کرنے میں کامیاب ہوئے تھے۔

خود گاندھی جی نے ایک جلسۂ عام میں کہا تھا کہ " اس دور میں حضرت عمرؓ جیسے رہبروں کی دنیا کو ضرورت ہے"۔ اور بقول مغربی مفکر ایچ، ایم، ویلیس " محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ دنیا میں ایک ایسی طاقت وجود میں آئی تھی وہ آپؐ کی طاقت سے کہیں زیادہ تھی اور وہ ہے اسلام کی عظیم طاقت"۔ علاوہ سکھ مذہب کے داعی بابا گرونانک حج بیت اللہ کی سعادت میں انکی عقیدت و روحانی زندگی کا پتہ لگتا ہے۔ اور آستانہ غوث پاک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زیارت میں انکی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ نیز " سانے گروجی" کی مراٹھی کتاب "اسلامی سنسکرتی" میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ چنانچہ اگر کسی کی تعریف و توصیف میں سینہ پھولنے کا سوال ہوتا تو " محمد بن ابراہیم الفزاری" نے ۷۷۳ء میں ہندی کی شہرہ آفاق کتاب " سدھانت " ([illegible]) کا عربی میں ترجمہ کر کے عرب دنیا، بلکہ پورے عالمِ انسانی کو طریقۂ کتابت

اعداد، اور صفر سے متعارف نہیں کراتا۔ اب اسی صفر
کی بدولت دنیا دہائی کی چلن سے ہنوز مستفید[1] ہے۔
اور کیمیا کا محقق جسے لاطینی زبان میں گیبر GEBAR
کہا جاتا ہے دراصل وہ یہی جابر بن حیّان ہے۔ نیز
یوروپی[2] تاریخ میں علماء دین اور سائنسی دنیا کی افق
پر جگمگانے والے معروف ستارے (۱) ابن سینا
(۲) الرازی (۳) ابن زہر (۴) ابن اشعری (۵) البتانی
(۶) ابوالقاسم الزہراوی (۷) ابن ماجہ (۸) ابن الہثیم
(۹) الکندری (۱۰) الفارابی) بالترتیب (۱) AVICENUKI
AVERROES (۴) AVENZOAR (۳) RHAZES (۲)
ALBETIVIV (۶) ALZAHRAWISALBUCASIS (۵)
(۹) ALHAZEN (۸) AVEMPACE (۷)
ALKINDUS (۱۰) FRABAUS وغیرہ ان ناموں
سے پہچانے جاتے ہیں۔ البتہ اس کے باوجود ہمیں آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کا زیادہ استعمال کرنا ہم سبھوں
کا فرض بنتا ہے مگر کسی کی تعریف سے کترانا تنگدلی
ہوگی۔ لہٰذا انسان کے کارنامے کبھی نہیں مرتے وہ
ہمیشہ زندہ رہتے ہیں جبکی رو سے خواہ کوئی شاعر ہو یا
ادیب، عالم ہو یا عابد، فنکار ہو یا موجد اور محقق کا
تعلق کسی قوم یا خطہ سے محدود نہیں ہوتا بلکہ اس
کا کام نوع انسانی کی بھلائی ہوتی ہے اور بلا تامل
ہونی بھی چاہیئے۔ چنانچہ ایسے ہی مخلص اور خیر خواہ
لوگوں کے متعلق ارشاد باری ہے کہ "زمین پر اسے رنگِ
دوام حاصل ہوتا ہے جو دنیا کے لئے مفید ہو" (سورہ
الرعد ۱۲) "اور جن لوگوں کو علم دیا گیا وہ صاحب درجات
ہیں" (پ ۲۸ ع ۳) ۰ اب کہئے کہ اندھا اور بینا کہیں
برابر ہو سکتے ہیں" (سورۂ انعام) وغیرہ واللہ اعلم

نقش نگر کیو

۱ بحوالہ کتاب (ہندی) मनुष्य का विकास १९६
از: آنند کمار۔ ۲۔ بحوالہ کتاب اسلامی سائنس
(پس منظر پیش منظر) از ڈاکٹر عطیش دُرّانی ۳ ایضاً
۴ کتاب زیور معلومات ۔ ٭٭

تیسری سب سے بڑی مسجد

دنیا کی تیسری سب سے بڑی مسجد کی تعمیر
متحدہ عرب امارات کی راجدھانی ابوظہبی میں شروع
ہوگئی ہے۔ اٹلی کی ایک تعمیراتی کمپنی کے تعاون سے
بننے والی اس مسجد کی لاگت چالیس کروڑ ڈالر ہوگی
اور اسمیں چار بلند مینار ہوں گے۔ اس عالیشان مسجد
کے اصل گنبد کے نیچے ساٹھ ہزار لوگ بیٹھ سکیں گے۔
اس مسجد کا رقبہ ۹۲ ہزار مربع میٹر ہے۔ اس مسجد
میں سنگِ مرمر کا سفید پتھر لگایا جائے گا۔ یہ مسجد
تین یا چار سال کے عرصہ میں بن کر تیار ہو جائے گی
اور نمازیوں کے لئے کھولدی جائے گی۔ سعودی عرب
اور مراکش کی دو عظیم مسجدوں کے بعد ابوظہبی میں تعمیر
ہونیوالی یہ دنیا کی تیسری سب سے بڑی مسجد ہوگی۔ ٭٭

روتا ہوا مینار

کہتے ہیں کہ ترکی کی ایک مسجد میں ایک ایسا
مینار موجود ہے جس کی چوٹی سے گھنٹوں پانی کے
قطرے گرتے رہتے ہیں۔ وہاں کے لوگ اس مینار کا پانی
اپنے گھر لے جاتے ہیں۔ گزشتہ پانچ صدیوں
سے یہ پانی مسلسل گر رہا ہے۔ ہنوز اس مینار
سے پانی گرنے کا راز معلوم نہ ہو سکا
واللہ اعلم

بابر کا دور

از: نور جہاں سعید دلوی (بی اے، بی ایڈ)

ظہیر الدین محمد بابر: کی ولادت ۱۴۸۳ء میں فرغانہ میں ہوئی۔ ان کے والد عمر شیخ مرزا ایک مشہور حکمراں تھے۔ بابر کو بچپن ہی سے پڑھائی لکھائی کے علاوہ حکومت کے دیگر کاموں میں دلچسپی تھی۔

ان کی والدہ قتلغ نگار خانم تاشقند کے حکمراں یونس خاں چغتائی کی بیٹی تھی پڑھائی لکھائی کا حد درجہ شوق تھا۔ بابر کو پڑھائی لکھائی کا شوق وماحول انکی والدہ کی طرف سے ورثہ میں ملا ان کی پرورش وتربیت بہترین اساتذہ اور والدہ کے زیر سایہ ہوئی۔

بابر کی مادری زبان ترکی تھی۔ صرف ونحو کی باقاعدہ معلومات رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنی سوانح عمری تزک بابری کے نام سے لکھی جسمیں انہوں نے اپنے اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔ جن میں شیخ مرزا بیگ۔ باباقلی۔ فدائی بیگ۔ مولانا قاضی عبداللہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

بابر نے ایرانی وترکی ادب کے علاوہ امیر خسرو کی مثنویوں سے لوگوں کو آشنا کرایا انہوں نے جب سن بلوغ میں قدم رکھا تو پایا کہ شہنشاہیت دراصل ادب و تہذیب کا گہوارہ ہے لہٰذا انہوں نے شاعروں اور ادیبوں کو ہمیشہ اپنے قریب رکھا۔ وہ خود بھی اس کے شائق تھے۔

نقش کوکن

انہوں نے اپنا خاصا تعاون مذہبی کام کرنے والے مصنفین کی طرف دیا جنمیں مولانا جامی۔ شیخ الاسلام صیف الدین احمد۔ میر جمال الدین محدث وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

ان کے دور کے دیگر شعراء میں شیخ بیگ نوائی کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔ جنہوں نے چھ مثنویوں پر مشتمل ایک دیوان مرتب کیا۔ ایک مشہور مثنوی بھی لکھی جو کہ "لسان الطیر" کے نام سے جانی جاتی ہے۔

ویسے دیکھا جائے تو سہیلی۔ آصفی۔ عاتفی اور شیخ زین الدین وغیرہ کا نمبر بھی مشہور شعراء کی فہرست میں آتا ہے۔ عبدالرحیم خانخاناں جیسے نامور شاعر نے "تزک بابری" کا فارسی میں ترجمہ کیا جس کا ذکر ابوالفضل نے اپنی کتاب "آئین اکبری" میں ان الفاظ میں کیا ہے:

"دو واقعات خود را از ابتدائے سلطنت خود تا اجل ارتحال از قرار واقع بعبادت فصیح وبلیغ نوشتہ اند"

انگریزی اور فرانسیسی ادبا نے بھی بابر کے کام کی تعریف کی ہے۔ بابر کا انتقال ۱۵۳۰ء میں ہوا۔ جن کو جمنا کے کنارے دفنایا گیا لیکن چھ ماہ بعد ان کے پرپوتے شاہ جہاں نے ان کا مزار کابل میں منتقل کیا۔

بقیہ "پادری کا قبول اسلام"

سلامی نام حسن رکھا ہے ان کی عمر ۲۳ سال ہے، ان کی ایک بیوی اور ایک بچہ ہے وہ قبیلہ ترکانا سے تعلق رکھتے ہیں ان کا عیسائی نام بیٹر لوکوی تھا وہ مجلس کلیسا کے ایک اہم رکن بھی تھے۔ اللھم صل علی محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین وسلم۔"

(ماخوذ از البلاغ جون ۱۹۹۶ء)

"مگر اتنی بے رُخی کیا کہ سلام تک نہ پہنچے"

میں اس بات سے متفق ہوں کہ ماہنامہ نقش کوکن صرف اخبار ہی نہیں بلکہ تحریک بن گیا ہے اسمیں شائع ہونیوالے مضامین اپنی قوم خفتہ کو جھنجھوڑنے بالخصوص کوکن کے دیہی علاقوں میں بیداری کی لہر دوڑانے کی سعیٔ بلیغ کر رہے ہیں اور اس خیال سے میں نے کوشش کی کہ اضلاع رتناگری، سندھودرگ، رائے گڈھ اور تھانہ کے گاؤں دیہاتوں میں یہ پرچہ پہنچے۔ میں نے تقریبًا ۹۰ خطوط بھیجے جو اس علاقہ کے متولیان دیہات، مسجدوں کے امام صاحبان اور ہائی اسکولوں کے سربراہان کے نام تھے اور میری دانست میں یہ اوّلین کوشش تھی جو اس سمت میں کی گئی مگر میری حیرت کی انتہا کہ ان ۹۰ خطوط میں سے دو خطوط نامکمل پتہ کی وجہ سے واپس آئے مگر باقی ماندہ ۸۸ میں سے کسی ایک نے بھی اسکا جواب نہیں دیا۔

احمد علی قاضی، لوکھنڈوالا کمپلکس ممبئی

نقش کوکن کا نومبر کا شمارہ باصرہ نواز ہوا۔ جناب محمد سعید علی ڈالکر صاحب کا مضمون روایات کے طلسم اور رسومات کے ستم سہم بے حد پسند آیا۔

جناب ڈالکر صاحب کے مضامین نقش کوکن کے ذریعے لوگوں تک بجلی کے شاک کا کام کرتے ہیں۔ جزاک اللہ۔

منوّر وزیر پلوکار (جدّہ سعودی عربیہ)

نقش کوکن کے تازہ شمارے دستیاب ہوئے۔ یہ پرچہ ہر لحاظ سے صحتمند ہے۔ خصوصًا کاغذ، سرورق، مواد کے اعتبار سے معیار تعلیم، رفتار تعلیم و حوصلہ افزائی کے لئے انعامی اسکیم سب قابل ستائش ہے۔

خصوصًا تحریر جلی قلم سے تاکہ کم بینائی والے بھی پڑھ سکیں اس کی خصوصیت ہے۔۔۔

شیخ وزیر ارنڈول (جلگاؤں)

کون معشوق ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

بعض اوقات ہمارے بہی خواہ خط لکھ کر ہماری کوششوں کو سراہتے ہیں۔ کسی غلطی پر ٹوکتے ہیں اور اصلاح کے لئے سودمند مشورے بھی پیش کرتے ہیں مگر خط میں اپنا نام نہیں لکھتے۔

حال ہی میں ایک خط ہمیں موصول ہوا ہے جس میں N.K.T.F کی کارگزاری پر بھرپور تبصرہ ہے کچھ مشورے بھی دئے ہیں مگر نام ندارد۔ یہ خط ۱۲ ردسمبر ۹۶ء کو چپلون سے سپرد ڈاک کیا گیا ہے سمجھ میں نہیں آتا جب لوگ اچھی رائے دیتے ہیں تو پھر چھپتے کیوں ہیں اس طرح ان کی محنت اکارت جاتی ہے

اس لئے کہ بے نامی خط کو کسی مجذوب کی بڑ ہی سمجھا جاتا ہے ۔۔۔

★ نقش کوکن کے قیمتی صفحات اموات[1] اور شادی[2] کی خبروں میں ضائع ہو رہے ہیں، جس کا مجھے دکھ ہے۔ کاش ان صفحات پر اصلاحی، معاشرتی اور معلوماتی مضامین شائع ہوں تو قاری کو بہت کچھ مواد حاصل ہو سکتا ہے۔ آج کل ٹیلیفون کی وساطت سے خبریں ایک منٹ میں دنیا کے کونے کونے تک پہنچتی ہیں پھر انہیں باسی روپ دیکر لواحقین کے غم کو تازہ کرنا کیا وجہ ہے۔
معاف کرنا میری جانب سے بھی موت کی خبریں آپ کو بھیجی جاتی ہیں مگر یہ سراسر میری مجبوری ہے ورنہ مجھے اسمیں کوئی دلچسپی نہیں۔

ابراہیم بغدادی (بلیک برن)

---

[1] اموات کی خبریں بغرض اشاعت بھیجنا آپ کی مجبوری ہوگی اور آپ اپنی مجبوری کو خوب سمجھتے ہوں گے مگر شائع کرنا ہماری ضرورت ہے۔ آپ کا رابطہ فون کے ذریعے دنیا بھر میں مربوط ہوگا مگر یقین جانئے کہ دور دراز کے ممالک ہی نہیں شہر میں بھی اموات کی خبریں لوگوں تک نقش کوکن نے پہنچائی ہیں۔ رہ گیا سوال ان کے باسی ہونے کا تو اس کی ذمہ داری مرسل پر ہے۔ (ادارہ)

[2] شادی کی خبروں کے لئے ہم عطیہ DONATION طلب کرتے ہیں یہ اور بات ہے کہ آپ ہمارے نمائندۂ خصوصی ہیں اور دیرینہ کرمفرما بھی اس لئے آپ کی بھیجی ہوئی شادی کی خبر کے لئے ہم ڈونیشن نہیں مانگتے اس لئے آپ کو اس کا اندازہ نہیں ہے ورنہ پرچے میں جگہ جگہ دیکھئے ڈونیشن کے مطالبہ کے لئے چوکھٹے لگے ہوئے نظر آئیں گے۔ (ادارہ)

★ نقش کوکن ہر ماہ پابندی سے مل رہا ہے اسے پڑھنے سے دل کو سکون اور راحت ملتی ہے۔ خاص طور پر جناب محمد سعید علی ڈاکٹر صاحب کے مضامین کوکن کی خواتین پڑھ لیں تو اچھا رہے گا مگر ان بیچاریوں کو اپنے رسم و رواج سے فرصت ملے گی تو وہ پڑھ لیں گی ۔۔۔

حوّا بی داؤد پرکار (ممباسہ مشرقی افریقہ)

این سی سی کا قومی سطح پر بیک لیڈرشپ B.L.C کا ۱۲ روزہ کیمپ ۲۷ر اکتوبر ۹۶ء تا ۷ر نومبر ۹۶ء دہلی میں منعقد ہوا جس میں READING-OBSTICLE اور FIRING MAP کے مقابلے ہوئے ملک کی کل سولہ ۱۶ ریاستوں نے ان میں حصہ لیا جس میں کیڈیٹ کی کل تعداد چھ سو چالیس ۶۴۰ تھی۔

ریاست مہاراشٹر سے بھی ۴۰ چالیس طلبہ نے حصہ لیا تھا جن میں شہر ممبئی سے مہاراشٹر کالج کی آرمی ونگ ممبئی بی گروپ کی مہاراشٹر بٹالین کے سی ایس جو کمیٹی کے سینئر آفیسر عابدین عثمان چیویلکر بھی شامل تھے۔ آپ نے کیمپ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اس سے قبل بھی موصوف نے ریاستی سطح پر منعقدہ کیمپ میں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا جو ۳۱ر اگست ۹۶ء تا ۱۱ر ستمبر ۹۶ء پونہ میں منعقدہ ہوا تھا مجموعی طور پر ریاست مہاراشٹر نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

اس موقعہ پر مہاراشٹر کالج این سی سی انچارج سیکنڈ لیفٹننٹ اے اے دلوی اور پرنسپل آئی اے حوالدار نے موصوف کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

نقش کوکن

نذیر فتحپوری (مدیر اسباق پونہ) اور ڈاکٹر محبوب راہی کے اعزاز میں ادبی نشست

ممتاز شاعر اور مدیر اسباق پونہ نذیر فتحپوری کی اورنگ آباد تشریف آوری پر اور آکولہ سے معروف شاعر و نقاد ڈاکٹر محبوب راہی کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان دونوں حضرات کے اعزاز میں معروف افسانہ نگار متین قادری کے دولتکدے پر ایک ادبی نشست کا انعقاد عمل میں آیا۔ صدارت مرزا آغا بیگ نے فرمائی جبکہ مدیر اعلیٰ مشاورت قاضی شہر بطور مہمان خصوصی شریک رہے۔ نظامت معروف افسانہ نگار عظیم راہی نے کی۔

مبین حاجی کا استقبال

جگگاؤں ڈاک کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی کی پلیٹنم جوبلی مورخہ ۱۹ر دسمبر ۹۶ء رویندر ناٹیہ مندر پربھادیوی بمبئی میں منائی گئی اس موقعہ پر سوسائٹی کے سابق وائس چیرمین جناب مبین عبداللطیف حاجی اور جناب عثمان بلبلے کا بھی پھولوں سے استقبال کیا گیا نیز جگگاؤں ڈاک کے گنوت گامگار ایوارڈ یافتہ جناب عبدالصمد [illegible] کا بھی خصوصی استقبال کیا گیا۔ ۱۰ر جنوری، انقلاب ممبئی

وسط میں سیلیکون انجینیرنگ کے سید محمد سید ابراہیم رفاعی امتیازی شان کا حامل تحسینی سفارشات کا سرٹیفکٹ نارویب کمیٹی کے چیرمین جناب مالکم فولکنر کے ہاتھوں سے وصول کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جو بائیں طرف ہیں اور یونائیٹیڈ یوٹیلیٹیز کے چیف ایکزیکیٹو جناب برائن اسٹیل داہنی طرف ساتھ ہیں۔

یو.کے انگلستان کے معاشرہ میں پلنے والے اور خصوصاً مقامی انگریزی زبان میں دسترس حاصل ہونے کے بدولت ہمارے بعض کوکنی نوجوان اب ہر محکمہ میں بڑی تیزی سے ترقی کرتے نظر آرہے ہیں۔ اللہ کرے یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔

آمین

ایسے ہی ایک قابلِ ذکر ۳۲ سالہ نوجوان سید محمد سید ابراہیم رفاعی ہیں جنہوں نے بلیک برن انگلینڈ کی معروف فرم سیلکون SILICONE میں اپنی بے لوث قیادت میں ٹیم کے ساتھ مل کر جو بجلی توانائی میں بچت کارنامہ انجام دیا ہے وہ قابل ستائش امر ہے اس تخفیف کی بدولت کمپنی کو ہر سال ہزاروں پاؤنڈ کا فائدہ ہوگا۔ گزشتہ سال کمپنی نے جو پندرہ ہزار (تقریباً آٹھ لاکھ روپئے) پاؤنڈ کی خطیر رقم خرچ کی تھی وہ صرف ایک سال میں وصول ہوچکی ہے اس کے پذیرائی کرتے ہوئے مذکورہ کمپنی کی طرف سے سفارشی COMMENDATION سرٹیفکٹ حاصل ہوکر شمالی مغرب (NORTH WEST) انگلینڈ کی ایلکٹرک کمپنی (NORWEB) نورویب کے چیرمین نے بھی کافی سراہنا کی۔ موصوف کا آبائی وطن مہسلہ ضلع رائے گڑھ ہے اور مذکورہ ہذا فرم جوکہ ڈومسٹک اپلینس DOMESTICS APPLIANCES. انڈسٹری INDUSTRY ایرسولیڈ RUBBER SOLID باڈی آرمر BODY ARMOUR اور ایروسپیس اینڈ اسپیس AEROSPACE & SPACE چیزیں بنانے میں مہارت رکھتی ہے میں آپ سائٹ (SITE) منیجر کے عہدے پر فائز ہوکر آپ کے ذمہ سائٹ مینٹننس کالٹی آسورس رکنٹرول ڈیزائن اینڈ ڈیولپمنٹ آف پروڈکٹس اینڈ فیکٹری جیسے متعدد عہدے سپرد ہیں۔

دعا ہے کہ اس نوجوان کو مزید ترقی وکامرانی عطا فرمائے

آمین

مرسلہ:۔ ابراہیم بغدادی
یو.کے

ماہنامہ ملی مشاورت ادبی میگزین اورنگ آباد کی تقریب اجراء

اورنگ آباد سے مشہور افسانہ نگار اور مدیر رہبر قاضی مشیر کی ادارت میں ایک ادبی جریدے ماہنامہ ملی مشاورت (ادبی میگزین) کے پہلے شمارے کا اجراء عمل میں آیا تقریب کی صدارت کہنہ مشق شاعر اور ماہر اقبالیات اخترالزماں ناصر نے فرمائی جبکہ پرنسپل ڈاکٹر محبوب راہی نذیر فتح پوری مدیر اسباق پونہ، شاعر و نقاد بشر نواز، مولانا ریاض فاروقی اور میر ہاشم جیسی مقتدر شخصیتیں بطور مہمان خصوصی جلوہ افروز تھیں۔ شرکاء میں ڈاکٹر ڈاکٹر یوسف عثمانی، رفعت نواز محمود شکیل، جلیل الہ آبادی، ولی سعید، اشرف فاروقی، عارف خورشید، سمیع الدین اظہر، قدیر سیفی۔ جے۔ پی سعید اور ابوبکر رہبر جیسی قد آور ہستیاں موجود تھیں۔ مولانا آزاد ہائی اسکول کا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ نظامت کے فرائض عظیم راہی نے انجام دیئے۔

پروفیسر طاہر محمود قومی اقلیتی کمیشن کے چیئرمین

مرکزی حکومت نے قومی اقلیتی کمیشن کی از سر نو تشکیل کی ہے اور جسٹس سردار علی خان کی بجائے معروف قانون داں پروفیسر طاہر محمود کو قومی اقلیتی کمیشن کا نیا چیئرمین مقرر کیا ہے۔ باوا سنگھ اس کے نائب چیئرمین نامزد کئے گئے ہیں جب کہ کملا شنکر بتین ظفر علی نقوی، جیمس میسی، مرزبان پترا والا اور نیمی ناتھ بطور رکن کمیشن میں نامزد کئے گئے ہیں۔
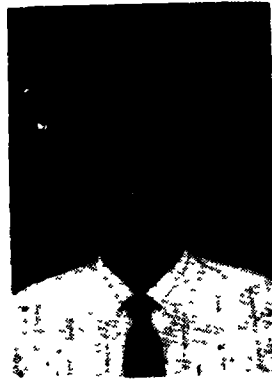
جناب محمد اسحاق غیاث الدین مقدم متوطن کوستھرا داپولی

جنکی سماجی خدمات سے نہ صرف بمبئی میں کوکن برادری نے فیض پایا بلکہ پاکستان کے کو شہر کراچی جاکر بھی آپ نے اپنی سماجی کارگزاریوں سے لوگوں کا دل جیت لیا ہے آپ کے پوتے حامد علی ولد محمد علی مقدم نے ڈی ایم ایس بوائز سکنڈری اسکول شہید ملت روڈ کراچی سے ٹیکنیکل بورڈ کے سالانہ امتحان میں (منعقدہ سنہ ۱۹۹۶ء) کراچی میں پہلی پوزیشن اور پورے سندھ ریاست میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس شاندار کامیابی پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ہندوستانی فوج نے اُردو کا ایک گیت اپنا لیا

آزاد ہند فوج کے ایک نغمے قدم قدم بڑھائے جا خوشی کے گیت کے گیت گائے جا یہ زندگی ہے قوم کی قوم پر لٹائے جا کو ہندوستانی فوج نے فوجی گیت کے طور پر اپنا لیا۔ ایک سرکاری ریلیز میں کہا گیا ہے کہ حالانکہ یہ آزادی سے پہلے کا گیت ہے مگر آج کے دور میں بھی اسکی کافی معنویت ہے اس لئے ہندوستانی فوج نے اسے مکمل شکل میں اپنا لیا

اسکی موسیقی آزاد ہند فوج کے ہیڈ ماسٹر رام سنگھ نے تیار کی تھی یہ گیت اس قدر جوشیلا ثابت ہوا تھا کہ اس سے تحریک پاکر بڑی تعداد میں نوجوان فوج میں شامل ہو گئے تھے۔ آزاد ہند

مولانا ابوالکلام آزاد ہائی اسکول، پانگلولی سائنسی نمائش میں اول

امسال بھی رائیگڈھ ضلع کے مہسلہ تعلقہ میں سطح پر سائنسی نمائش و مقابلۂ استہفام کا انعقاد ۳ اور ۴ دسمبر سنہ ۱۹۹۶ کو ہوا۔ اسکول ہذا نے اس مقابلہ میں شرکت کی اور جماعت دہم کے طلباء ظہیر محمود صاحب دھنشے و عمران عبدالعزیز دھنشے نے برقی ریل گاڑی کی نمائش کر کے ہائی اسکول گروپ میں اول نمبر حاصل کیا۔ ساتھ ہی ہائی اسکول گروپ کے مقابلۂ استہفام میں دہم جماعت کے مالک اختر رفیق اللہ انصاری و سجاد محمد صاحب دھنشے نے اول نمبر حاصل کیا۔

مراسلہ:- عبدالحق و منیر انصاری
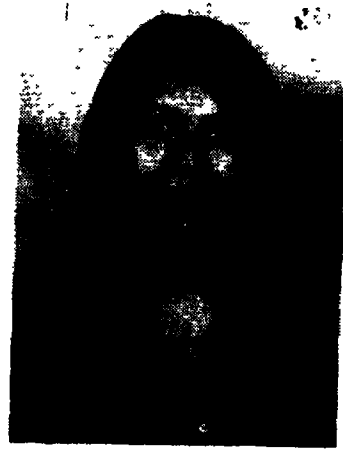
بعض کورسیز ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں معاشی کفالت کے ساتھ قوم اور ملک کی تعمیر و ترقی کے راز بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ مثلاً ہمارا ملک ٹیکسٹائیل کی صنعت میں ممتاز سہی! لیکن لباس کی بین الاقوامی ڈیزائن اور ترتیب دینے کیلئے یوروپ اور امریکہ کی تقلید کرنے پر مجبور ہیں غالباً یہی احساسِ عمل مس ثمینہ احمد سالوٹیلکر صاحبہ کی دل میں جاگزین ہو کر انہوں نے حال ہی میں کرویڈن کالج آف آرٹ اینڈ ڈیزائن، سری، انگلینڈ) سے فیشن ڈیزائن اینڈ مینجمنٹ میں ہائیر نیشنل ڈپلومہ (H.N.D) حاصل کر چکی ہیں۔ مزید سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے مذکورہ کالج میں بی، اے (B.A) کی تعلیم میں مصروف ہیں۔ مزید انہیں مضامین میں ماسٹر (MA) کی سند حاصل کرنے کی ارادہ رکھتی ہیں تاکہ وہ اپنے طور خصوصاً زنانہ ملبوسات کے نت نئے ڈیزائن ایجاد کر کے انہیں ترتیب بھی دے سکیں۔

موصوفہ کی پیدائش نیروبی کینیا میں ہوئی لیکن بچپن میں ہی یہ فیملی ولایت آکر آباد ہوئی تھی سبب مقامی اسکول لیسٹر میں ابتدائی تعلیم مکمل ہو کر لگسبرو کالج میں آرٹ اینڈ ڈیزائن کی تعلیم جاری رکھی تھی۔ تعلیمی قابلیت کے ساتھ موصوفہ امورِ خانہ داری کے علاوہ پولٹری فوٹوگرافی، کمپیوٹر گرافک، کیپ فٹ KEEP FIT اور میوزک سے بھی دلچسپی رکھتی ہیں۔

موصوفہ کا تعلق راقم الحروف کے وطنِ مالوف ساکن گونڈگھر، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ سے ہونے کے سبب دوہری خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اور ان کے

اوران کے والد جوکہ
برٹش ریلوے میں "دیگن انجینئرنگ
سوپر وائزر رہیں" کی وسیع نظری
قابلِ قدر ہے۔ ہماری دعا ہے
اس اُبھرتی ہوئی دوشیزہ کو ہر
قدم پر کامیابی وکامرانی نصیب
ہو۔ آمین

مرسلہ :- ابراہیم بغدادی یو، کے

مُبارکباد

زوجۂ کر محلہ اڑکھل تری
بندر تعلقہ داپولی کے ایک
نوجوان سوشل ورکر ادرالہدیٰ
سوشل ویلفیر سوسائٹی کے چیرمین
جناب بدرالدین قاضی
کی چچا زاد بہن شنار بنت
قاضی محمد نے امسال قرآن شریف
پڑھنے کا آغاز کیا ہے جسکی
عمر کا پانچواں سال جاری ہے۔
نامہ نگار :- بدرالدین قاضی

ثمینہ عبداللہ ساکھرکر کی شاندار کامیابی

ثمینہ (حمیرہ) عبداللہ ساکھرکر
متوطن ساکھرکر، رتناگیری نے
امسال (S N D T) ایس، این
ڈی، ٹی یونیورسٹی ممبئی سے
(DIETETIES) (ڈائیٹیکس)
میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ
کے امتحان میں فرسٹ کلاس میں
کامیابی حاصل کی۔ اس سے پہلے
ثمینہ نے سنہ ۹۵ء میں اسی یونیورسٹی
سے فوڈ اینڈ نیوٹریشن کے مضمون
کے ساتھ بی، ایس، سی (آنرز)
درجہ اول میں پاس کیا تھا۔ ثمینہ
کا تعلیمی کریئر شروع ہی سے
اچھا رہا ہے۔ انہوں نے S.S.C
انڈین اسکول کویت سے ۷۴
فی صد نمبر لیکر پاس کیا تھا
اور H.S.C کے امتحان میں
فرسٹ کلاس میں پاس ہوئی تھیں
ثمینہ کی طبیعی ذہانت کے ساتھ
ساتھ انکی محنت، تعلیم سے لگاؤ
اور حوصلہ مندی کا نتیجہ ہے کہ ان
کی تعلیمی زندگی شاندار کامرانی
سے ہمکنار رہی ہے۔
ثمینہ کے والد جناب
عبداللہ فقیر محمد ساکھرکر جو گروپ
گرام پنچایت کا سر دیلی ساکھر کے
سرپنچ اور ساکھر اسکول کمیٹی
کے چیرمین ہیں اور جنہوں نے اپنی
ہونہار بچی کی حوصلہ افزائی اور
رہنمائی کرتے ہوئے اسکو اعلیٰ
تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیا
مبارکباد کے مستحق ہیں۔

شجرکاری کرنے پر گرام پنچایت کو ایک لاکھ کا انعام دیا جائے گا

ریاستی حکومت نے ضلع رتناگیری
کی اس گرام پنچایت کو ایک لاکھ
روپے بطور انعام دینے کا اعلان

کیاہے جو ۱۹۹۷ء تا ۲۰۰۰ء کے
درمیان اپنی حدود میں زیادہ سے
زیادہ درخت لگاکر ان کی کامیاب
دیکھ بھال کرے گی حکومت نے
فضائی آلودگی سے بچنے اور ماحول
کو پاک وصاف رکھنے کیلئے
شجرکاری کی مہم شروع کی ہے جسے
کامیابی سے ہمکنار کرنے والی گرام
پنچایت کو محکمہ جنگلات کی جانب
سے دیاجائے گا۔ رتناگیری ورتے
وبھاگ کے ڈپٹی ڈائرکٹر سے
مزید معلومات حاصل کی جاسکتی
ایک ہیکٹر میں ۷۵۰ درخت لگانا
ضروری ہے اس اسکیم کا نفاذ ۱۴
نومبر ۱۹۹۶ء سے عمل میں آچکا ہے
مقابلے میں حصہ لینے والی گرام پنچایتوں
کی کارکردگی کا ستمبر ۱۹۹۹ء میں جائزہ
لیاجائے گا۔

شارجہ میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کی شاندار فتح

۱۹۹۶ء کے شارجہ یو۔اے
ای ، سنگر ٹورنامنٹ میں
پاکستانی کرکٹ ٹیم نے سری لنکا
اور نیوزی لینڈ کو شکست دیکر
شاندار فتح حاصل کی ۔ اس ٹورنامنٹ
کیلئے انڈیا کی ٹیم شاندار لائی نہیں
گئی اس لئے یہاں کے انڈو پاک
شائقین بے حد مایوس نظر آئے
شاہد آفریدی جس کینیا میں صرف
۳۷ گیندوں میں ۱۰۲ رنس بناکر
عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا انہیں
اوران کا کھیل دیکھنے کیلئے انڈو
پاک کے شائقین کا ہجوم رہا
کینیا میں شاہد کی بلے بازی کی طلماتی
خوشبو نے شائقین ومشاہدین کے
مشام جان کو جسطرح معطر کیا تھا ان
کے فن بلے بازی کے دلفریب جمال
اور مسحورکن حسن نے جس طرح متاثر
کیا وہ بات شارجہ میں دیکھنے نہیں
ملی ۔ البتہ فائنل میں شاہد نے نیوزی
لینڈ کے آخری دو بلے بازوں کو
لگاتار دو گیندوں میں آؤٹ
کرکے پاکستانی ٹیم کو فتح سے
ہمکنار کیا۔

محمد سعید علی۔ نمائندہ یو۔اے
ای (دبئی)

امتیاز عبدالغنی مستری کو اول انعام

امتیاز عبدالغنی مستری گورے گاؤں
کرکٹ ٹورنامنٹ کے مربی جناب
عبدالغنی مستری کے صاحبزادے
ہیں جو انجمن خیرالاسلام اردو ہائی
اسکول گورے گاؤں ، رائے گڑھ
میں نویں جماعت کے طالب علم
ہیں۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
کیجانب سے سری وردھن میں
منعقدہ ضلعی سطح کے تقریری
مقابلے میں امتیاز نے قوم مذہب
سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
تقریر کیلئے اول انعام حاصل کیا
اس کے بعد شگفتہ اور پرجوش انداز
بیان پر حاضرین نے اسے ترغیبی
انعامات سے بھی نوازا۔ اسکے
استاد جناب ساجد انصاری کو بھی

اسکی کامیابی کے محرک کی حیثیت سے انعام سے نوازا گیا۔

رائے گڈھ ضلع مسلم فلاحی تنظیم

ضلع رائے گڈھ کے کچھ نوجوان، مصطفیٰ پونجیکر، ایوب تانبولی اور تحسین شیخ کے ساتھ کھپولی کے عثمان کھوت، اسمٰعیل مُلّا آئی اور ہردل عزیز میونسپل کاؤنسلر محمد دودوکے کے شوق خدمت کا نتیجہ رائے گڈھ ضلع مسلم فلاحی تنظیم کا وجود ۲۴/ جنوری ۱۹۹۵ء کو عمل میں آیا۔ کرجت کے بزرگ سید یوسف مدنی، مرزا صاحب اور بشیر شیخ صاحب ساتھ ہولئے۔

صدارت کے لئے کھپولی کے بصیرت افروز بابو سیٹھ ملّا کی نظر پنویل کے سعید مُلّا پر پڑی۔ سعید ملّا پنویل بلدیہ کے صدر رہ چکے ہیں حلیم الطبع اور سنجیدہ مزاج کے حامل ہیں آپ کو تنظیم کا صدر چنا گیا

سرکاری ضابطہ کے مطابق دستور تیار ہوا، رجسٹریشن حاصل کیا گیا۔ پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے سابق کامیاب صدر عالی جناب ایم۔ اسحاق خان جیسی ذی اثر ہستی کا ساتھ ملا۔ الحاج عبدالغفور پٹیل حاجی اللہ رکھا بھائی کو ساتھ جوڑ کر تھانہ دیہی تنظیم کے روح رواں جنرل سکریٹری محترم عبدالحمید ناچن صاحب کی رہبری رائے گڈھ مسلم فلاحی تنظیم کا کارواں جڑتا گیا بزرگ محترم ایچ۔ بی۔ مقدم اور ایڈوکیٹ ہارون سولکر صاحب کی سرپرستی ملی رائے گڈھ ضلع کے چودہ تعلقوں میں ۲۲۲ بستیاں ہیں جن میں مسلمان

میں ۲۲۲ بستیاں ہیں جن میں مسلمان آباد ہیں۔ مقامی تنظیمیں انجمنیں اور ادارے اپنے اپنے حلقوں میں سرگرم عمل ہیں ان میں انجمن خیر مرڈ اپنے وسیع حلقہ میں ایک مدت سے کامیابی کے ساتھ ملّی خدمات انجام دے رہی ہے مگر ضلع گیر ایسی کوئی تنظیم نہیں جو مسلمانوں کو کسی نسبت پر متحد کرلے۔ مقامی تنظیموں کے طریقہ کار میں کسی قسم کا دخل نہ دیتے ہوئے غیر سیاسی اور غیر مسلکی اصول کو اپناتے ہوئے اپنے دائرۂ عمل میں یہ تنظیم کام کیا کرے گی۔

متعدد دورے کرکے ضلع
تنظیم کا پیغام ہر مسلم بستی میں پہنچانے
کی کوشش کی گئی ہے۔

عوام اس میں شامل ہونے
پر آمادہ ہیں۔ مہسلہ، شریوردھن
مہاراشٹرا اور پولادپور اِن چار تعلقوں
کی رپورٹ ابھی حاصل نہ ہو سکی
مگر باقی تمام تعلقوں میں کم و بیش
ضلع تنظیم کا کام شروع ہو چکا ہے۔

اس کے وجود کو ابھی ۲ دو سال
بھی پورے نہیں ہوئے تاہم تعلیمی،
سماجی، اقتصادی، اسلامی اخوت
کے خیر خواہانہ جذبے کے تحت باہمی
میل جول اور ناگہانی حادثات
وغیرہ میدانِ عمل میں کئی خدمات
انجام دے چکی ہے۔

۲۶؍ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو پین کے
فرقہ وارانہ فساد کے موقع پر تنظیم
نے عہدیداران فساد کے فوراً بعد
تو پہنچے ہی تھے، مگر ۳۰ اکتوبر ۹۶ء
کو مسجد کی صفائی کرکے اذان
دلا کر جماعت کے ساتھ ظہر کی نماز
ادا کی گئی۔ عصر میں جب لاؤڈ سپیکر
پر اذان ہوئی تو سہمے ہوئے لوگ
گھروں سے نکل کر مسجد پہنچے۔

تنظیم کے عہدیداران مظلومین
کی اعانت کاروبار اپنے معمول
پر لانے اور روزمرہ کی زندگی
حسب سابق چلانے کیلئے کوشش
کرتے رہے۔ حکومت سے رابطہ
قائم کرکے جائز حقوق اور انصاف
دلانے کی بھی کوشش جاری رہی
ساتھ ہی یہاں کے مسلمانوں کو مستحکم
بنانے کے سلسلہ میں ایک منصوبہ
زیر غور ہے۔

قوم کو اقتصادی بحران سے
نجات دلانے کی غرض سے روہا
کے نثار ایرونکر کی سرپرستی میں
رائے گڈھ ضلع مسلم کریڈیٹ
کو آپریٹو سوسائٹی کا وجود عنقریب
میں آرہا ہے۔

رائے گڈھ ضلع کے مسلم بھائیو!
آئیے ضلع تنظیم کے استقامت اور ترقی
کی دعا کریں صرف اٹھارہ روپے
دے کر تین سال یا ڈھائی سو روپے
دے کر تاحیات رکنیت حاصل کریں
رکنیت کی فیس ادا کرکے رسید لینا
اور ضلع تنظیم کے لئے اپنا نمائندہ
بھیجنا نہ بھولیئے۔

خدا حافظ
محمد شریف منڈے سیکریٹری

کوثری بانو منیر کو مثالی معلمہ کا اعزاز
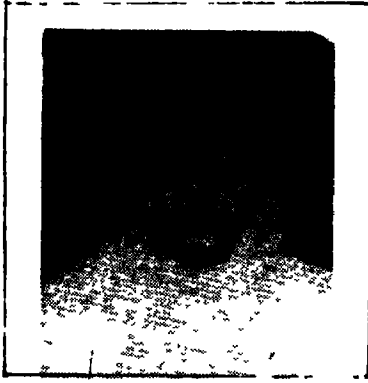
کوثری بانو احمد منیر متوطن
مرود جنجیرہ کو انکی تدریسی
اور سماجی خدمات کی قدر دانی
کرتے ہوئے ضلع پریشد رائیگڈھ
نے ۹۷-۱۹۹۶ء کی مثالی معلمہ
(آدرش شکشیکا) کا اعزاز
بخشا ہے۔ موصوفہ تقریباً بیس
سال سے تدریسی خدمات انجام
دے رہی ہیں اور اس وقت
وہ ضلع پریشد اردو پرائمری
اسکول، راجپوری میں معلمہ
کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔
انکی تدریسی کارکردگی اور سماجی
خدمات کے لئے وہ مبارکباد کے
مستحق ہیں۔

اپیل

پیوے سوشل اینڈ ایجوکیشن سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام جون ۱۹۹۲ء میں موضع: پیوے (تعلقہ گہاگر، ضلع رتناگری) میں اردو سکنڈری اسکول کا قیام عمل میں آیا۔ یہ اسکول قرب و جوار کے دیہاتوں میں واقع تقریباً ۱۴ پرائمری اُردو اسکول کے طلباء اور طالبات کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوا ہے۔ الحمدللہ اب تک ایس ایس سی کے دو بیچ BATCHES مارچ ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۶ء میں بھیجے جاچکے ہیں۔ اور دونوں سال نتیجہ ۶۷٪ رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ برسہا برس سے، گاؤں اور قرب و جوار میں واقع پرائمری اُردو اسکولوں میں تعلیم مکمّل کرنے کے بعد معاشی طور پر پسماندہ طلباء اور طالبات اپنا تعلیمی سلسلہ منقطع کرنے پر مجبور تھے۔ اب جبکہ سکنڈری اسکول قائم ہوگیا ہے، طلباء میں تعلیم جاری رکھنے کا شوق بڑھ گیا ہے۔ حیرت انگیز طور پر طالبات میں کافی جوش و خروش ہے اور وہ امتحانات میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں۔

اسکول میں تربیت یافتہ اساتذہ کی موجودگی، اعلیٰ معیارِ تعلیم اور اچھے نتائج کے باعث پڑوسی دیہاتوں کے طلباء بھی متوجہ ہو رہے ہیں۔ آمد و رفت کی سہولیات اور آسانیوں (بذریعہ ایس۔ٹی بس اور موٹر لانچ) نے اس گاؤں میں اسکول کو زیادہ پرکشش بنا دیا ہے۔ لیکن گرانٹ ان ایڈ کی غیر موجودگی میں بڑھتے ہوئے اخراجات انتظامیہ کے بس کے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔ ہر ماہ کم و بیش ۲۵ ہزار روپیہ اساتذہ اور دیگر اسٹاف کی تنخواہوں کی شکل میں ادا کرنا ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ گزشتہ ساڑھے چار برسوں سے جاری ہے ——— علاوہ ازیں تقریباً ۱۵ یتیم و نادار طلباء زیرِ تعلیم ہیں اور ان کے جملہ اخراجات ——— قیام و طعام، یونیفارم اور کتابیں کاپیاں، سوسائٹی برداشت کرتی ہے اس مد میں سوسائٹی تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہر سال خرچ کرتی ہے ——— اس وقت صورتحال یہ ہے کہ اسکول کا سارا کام کاج ——— کلاسیں، دفتر، سائنس روم، لائبریری، اسٹاف روم ——— اسکول کی اپنی عمارت نہ ہونے کے باعث گاؤں کی مسجد کی جگہ سے انجام پا رہا ہے اور جس کے لئے سوسائٹی مسجد کو کرایہ ادا کرتی ہے۔ اسکول کیلئے ایک موزوں اور مناسب عمارت کا مسئلہ بھی فوری توجہ کا طالب ہے۔ ——— خدا کے فضل سے اب تک ہونیوالے سارے اخراجات سوسائٹی اہلِ خیر حضرات کے تعاون سے پورا کر رہی ہے اور مستقبل میں بھی ان کے تعاون کی اشد ضرورت ہے ——— لہٰذا تمام قارئین نقش کوکن سے مؤدبانہ التماس ہے کہ کوکن ہی کے ایک علاقہ کی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے لئے اس مہم میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کریں یوں بھی یہ علاقہ مشہور تاریخی بندرگاہ دابھول سے بہت قریب ہے جہاں اب انیرون پروجیکٹ شروع ہو رہا ہے اور اس اعتبار سے یہ علاقہ مستقبل میں کافی اہمیت کا حامل ہوگا۔

ہمیں قوی امید ہے کہ آپ اس کارِ خیر میں تعاون کرکے قوم و ملک کی تعمیر میں اپنا حصّہ ادا کریں گے۔

آپ اپنے عطیات "پیوے سوشل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی" کے نام بذریعہ چیک / ڈرافٹ بھیج سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ زکوٰۃ و صدقات کی مد میں بھی رقوم روانہ کی جاسکتی ہیں جنہیں نادار یتیم طلباء کی کفالت کیلئے استعمال کیا جائے گا۔

خط و کتابت کے لئے ہمارا ممبئی کا پتہ حسبِ ذیل ہے۔

جناب اے جی ایف سرگروہ / اعزازی جوائنٹ سکریٹری، فلیٹ نمبر ۳۰۲ سعیدہ ولا، بی ونگ، ممبرا دیوی روڈ، ممبرا، ضلع :- تھانہ - ۴۰۰۶۱۲

نیازمند: صدر، سکریٹری اور اراکین سوسائٹی۔

عکسِ کوکن
دستیابی کے لئے حاضر ہے
کوکن کے مناظر، تاریخ، کلچر، معاشرت، واقعات اور شخصیات کا خوبصورت شعری احاطہ
کرتے ہوئے منفرد لہجہ کے شاعر جناب اختر راہی نے ایک شاندار اور جاندار مثنوی "عکس کوکن" تصنیف کی ہے۔
مثنوی قدیم صنفِ سخن ہے اور بلاشبہ تمام اصنافِ سخن میں مشکل صنف ہے مگر "اختر راھی"
نے اس مشکل صنف کو برتنے میں اپنی تمام فنی صلاحیتوں اور سلیقہ کا بہترین ثبوت دیا اور کامیاب رہے ہیں۔
مثنوی عکس کوکن" کے منصۂ شہود پر آتے ہی اس کے نسخے ہاتھوں ہاتھ لئے گئے
اور پھر لوگ اس کتاب کو ڈھونڈتے رہے۔ خریداروں کے اصرار پر اب اس کا تازہ
ترین اسٹاک دفتر "نقش کوکن" میں حاضر ہے۔ جہاں مبلغ سو روپے میں اسے حاصل
کر سکتے ہیں۔
اسے خرید کر آپ نہ صرف اپنے مطالعہ میں لائیں بلکہ اردو ہائی اسکولوں کے
لائبریریوں کو نذر کریں تاکہ طلباء کلاسیکی ادب اور اردو مثنوی کے نئے مزاج و معیار سے
بھی کماحقہ واقف ہو سکیں۔
نقش کوکن میں اس کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم فلاحی سرگرمیوں میں
صرف ہوگی اسطرح خریدار بھی اس کے اجر و ثواب میں شامل ہوں گے۔
منیجر
نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درون ہند خریدار

نام	مقام
جناب نواز علی سیٹھ چودھری	تھانہ
" حاجی عبدالرزاق حسن فہا	سورت
" ریاض ٹی موکاشی	واشی
" نعیم شریف حسوارے	مہسلہ
" عبدالرزاق آدم بھاردے	کولمانڈلہ
" یعقوب آدم کالسیکر	اندھیری
" سلیم سیف اللہ دیشمکھ	اپر توڑیل
" نصیر احمد خان	جوگیشوری
" محمد فرحان مقبہ	ماہم
محترمہ اختری سراج کردیکر	گورنگاؤں
محترمہ سلطانہ مظفر املکر	"
محترمہ شبانہ چاند ڈونگرے	"
جناب عبداللہ کردیکر	"
" عباس ٹول	"
" اسمٰعیل ڈاورے ٹیلر	"
اردو پرائمری اسکول	"
جناب فاروق خطیب	پڈار
" عبدالقیوم خطیب	"
جناب عبدالستار ہرزک	پڈار
" محمد شفیع	جوہو
" عبدالرشید بوبیرے	حاجی علی پارک
" مشتاق ابراہیم روحانے	کرلا ممبئی
محترمہ یسمین سراج الدین موڈک	واشی
جناب ریاض محمد ٹھاکور	وکھرولی
جناب این اے واحد	وہور
ڈاکٹر ایم۔ آر مرچکر	سانتاکروز
پروفیسر ابن محمد اقبال	کرنول
جناب عبدالعزیز اسماعیل ملکہ نکر	کھیڈ
" مشتاق قاسم حمدولے	کھیڈ
" عبدالمجید زکریا مقدم	رتناگری
" ایچ اے قادری	ممبئی ۹
محترمہ صفیہ عبداللہ پٹیکر	ورسوا
فاروق ہائی اسکول	جوگیشوری
جناب محمد رفیع عمر چوگلے	باندرا
محترمہ رقیہ محمد فاروق	باندرا
جناب امام الدین خیرڈی	کرلا، ممبئی

بیرون ہند خریدار

نام	مقام
جناب شعیب ایچ ایم کوردے	جدہ
ڈاکٹر عبدالواحد	کینیڈا
جناب ایچ جے حمدولے	لندن
" شبیر علی	دمام

حج
ایشین
ٹورز اینڈ ٹراویلس
عمرہ
حرم شریف سے قریب ترین عمارتوں میں رہائش
روزانہ عمدہ اور لذیذ ہندوستانی طرز کے کھانے
قدم قدم پر تجربہ کار عالم دین کی مناسک میں رہنمائی
مدینہ منورہ میں مقامات مقدسہ کی زیارت
رقوم کی ادائیگی چار آسان قسطوں میں
حج ٹریننگ کیمپ کے ذریعہ حج کی تفصیلی معلومات
سفر حج میں تجربہ کار عملہ کی خدمات
دارالسلام
مکہ رہائش۔ ہوٹل دارالسلام
مسفلہ۔ شارع ابراھیم خلیل
فون نمبر ۔ ۵۷۴۷۴۷ - ۵۷۴۷۷۰
حرم شریف سے پیدل ۳ منٹ کی دوری پر
مدینہ رہائش۔ ہوٹل قصر الجمال
السمانیہ۔ مدینہ اوبرائے کے سامنے
فون نمبر ۔ ۸۲۲۶۱۲۲ - ۸۲۲۵۳۰۴
مسجد نبوی سے پیدل ۲ منٹ کی دوری پر
ASIAN
TOURS & TRAVELS
21-Crystal Sagar Malkani Complex, S V Road,
Jogeshwari (West), Mumbai - 400 102 INDIA.
Tel.: 6244017, 6703677, 6703678, 6705728
Fax : 6242903
اکنامی کلاس
روانگی
مدت
58,000
ڈی لکس کلاس
روانگی
مدت
68,000
مزید معلومات اور بکنگ کے لئے مندرجہ ذیل آفسوں سے رابطہ قائم کریں
ہیڈ آفس :۔ جوگیشوری (ویسٹ) ایس وی روڈ
حیدرآباد آفس :۔ سیف آباد 597633 596332
کالینہ نور محمد حسن 5143886 6102238
اورنگ آباد ظہیر الدین صدیقی 331921 336902
گلبرگہ شیخ سلیم الدین 20372
بمبئی شاہ زیب خان 3001688 3719768
پربھنی علی شاہ خاں 45440
دہلی سلیم دہلوی 4620861 4644724
بھیونڈی نصیر احمد مومن 30999 30613
بیڑ منشی اظہر علی 23003
لکھنؤ جواد حسین 210746 212994
مالیگاؤں مختار احمد انصاری 421567 420382
لاتور مولانا اسمٰعیل قاسمی 42202
ممبرا جہانگیر مستری 5350969
دہاڑ عبدالحکیم 24106
شولاپور شیخ محمد صادق 621778 27139
ساکی ناکہ جمشید احمد 8521711 8523593
پونا سید فیاض سیلس بری پارک
امراوتی نعیم احمد 76208 76209
وسئی مولانا محمد سلطانپوری
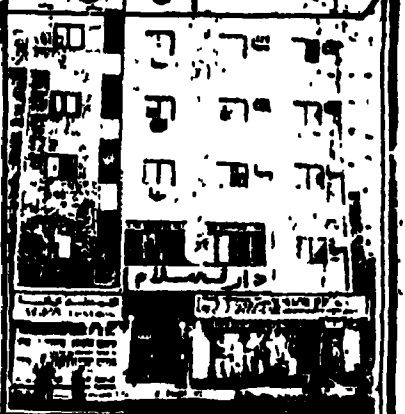
سماج وادی پارٹی ممبئی کے صدر ابو عاصم اعظمی نے ملائم سنگھ یادو یوتھ بریگیڈ کے کنوینئر کے عہدہ پر کوکن میں سیاسی افق پر ابھرتے ہوئے نوجوان حنیف حسین پرکار کو مقرر کیا ہے

ناسا نے مسلم نوجوان کی تعریف کی

نئی ممبئی کے ودیا پیٹھ کالج کے ۱۲ ویں جماعت کے ایک طالبعلم جاوید نثار شیخ نے امریکہ کی نیشنل ارونائکس اینڈ اسپیس ایڈمنسٹریشن ناسا نے کے سوالات کا صحیح جواب دیا جس سے متاثر ہو کر اپنے ہیڈ کوارٹر واشنگٹن سے ستائش نامہ بھیجا ہے جس میں جاوید کی صلاحیت اور قابلیت کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔

دراصل سیارہ مریخ کا ایک پتھر... ۱۳ سال قبل انٹارکیٹا کے برفیلے علاقہ میں گرا جس کی تلاش ۱۲ برس سے جاری ہے اور دنیا بھر کے بڑے بڑے سائنسداں اس پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ جاوید نے یہ بات ایک سائنسی میگزین میں پڑھی اور ایک صلاح امریکہ میں ناسا کو بھیج دیا جس سے امریکی سائنسداں کافی متاثر ہوئے ہیں اور جاوید نثار شیخ کے ستائش میں ایک خط لکھا ہے۔

ہومیوپیتھ ڈاکٹر عزیز مقدم داؤد نرسنگ ہوم سے منسلک

الرجی، نزلہ زکام، گردے کی پتھری، جوڑوں کا درد، سلپ ڈسک، بواسیر، جلدی امراض وغیرہ کے علاج کے لئے ہومیوپیتھک کے ماہر ڈاکٹر عبدالعزیز یوسف مقدم متوطن ماندیولی ضلع رتناگری مریضوں کے پیہم اصرار پر اب ناگپاڑہ ممبئی ۸ ڈمٹمکر روڈ کے ناکہ پر واقع داؤد نرسنگ ہوم سے منسلک ہو گئے ہیں جہاں وہ سہ پہر میں ۳ بجے سے شام ۵ بجے تک مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔

صبا کریم ہندوستانی ٹیم میں شامل

مغربی بنگال کے کپتان وکٹ کیپر صبا کریم حیرت انگیز طور پر ساؤتھ افریقہ کے دورے پر ہندوستانی ٹیم میں شامل کر لئے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ پنجاب کے وکرم راٹھور کرناٹک کے فاسٹ بالر ڈی گنیش کو ٹیم میں شامل کر لیا ہے۔

ساؤتھ افریقہ جانے والی ہندوستانی ٹیم میں سے نریندر ہروانی، سنیل جوشی اور آشیش کپور کو نکال دیا گیا ہے۔

مہاراشٹر میں بوڑھوں کے پہلے ہوم کا افتتاح

پنڈھرپور میں مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ والدین کی دیکھ بھال پر بچوں کو مجبور کرنے کے لئے ایک قانون بنایا جائے۔ ریاست میں میں بوڑھوں کے لئے بنائے گئے پہلے ہوم کا افتتاح کرتے ہوئے مسٹر جوشی نے کہا کہ ہماچل پردیش میں پہلے سے ایسا قانون موجود ہے اور مہاراشٹر بھی ایسا قانون بنائے گا۔

مسٹر جوشی نے کہا کہ ہر ضلع میں ایسا ہوم بنایا جانا چاہئے۔

۱۹۰۰ اسکوائر میٹر رقبہ پر بنائے گئے اس ہوم پر اب تک ۸۰ لاکھ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔

حج کی تمام درخواستیں منظور

حج کمیٹی کے صوبائی حج کمیٹیوں سے آئی تمام درخواستوں کو منظور کر لیا ہے۔ اس کی اطلاع حج کمیٹی کے ایک پریس اعلامیہ میں دی گئی ہے۔ کمیٹی کے ایگزیکیٹو افسر شبیہہ احمد کے مطابق کوٹے سے زیادہ درخواستیں منظور کر لی گئی ہیں اور اب قرعہ اندازی کی ضرورت نہیں ہے۔

تعلیمیافتہ بے روزگاروں کو معاوضہ

محکمہ اطلاعات و رابطہ عامہ کے ایک اعلامیہ کے ذریعہ پتہ چلا ہے کہ مہاراشٹر سرکار کی جانب سے تعلیم یافتہ بے روزگاروں کو مالی امداد دی جاتی ہے اس کے تحت ممبئی ضلع کے لئے ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ڈگری یافتہ گریجویٹ، انڈر میجیٹ امیدواروں کو ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں اپنا نام درج کرنے اور تاریخ سے ایک برس کی مدت گذر جانے کے بعد ہر ماہ تین سو روپیہ معاوضہ تین برسوں کے لیے یا نوکری ملنے کی مدت تک کے لیے دیا جاتا ہے اس کے بدلے میں بے روزگار امیدواروں کو مہینے میں ۱۵ دن روزانہ کم سے کم چار گھنٹے کا جزوی قسم کا کام دیا جاتا ہے۔ اسکول اور اس کے متبادل امتحان پاس کرنے والے تعلیم یافتہ بیروزگاروں کو ایک برس کی مدت کے بعد ماہانہ سو روپے معاوضہ تین برسوں کے لیے یا نوکری کے ملنے تک دیا جاتا ہے اس کے لئے ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے مندرجہ بالا شرائط پر قائم بے روزگاروں کو درخواستیں بھیجی گئی ہیں جنہیں درخواستیں موصول ہوئی ہوں وہ انہیں بھر کر سیٹھ گاندھی یوجنا یونٹ کلکٹر ممبئی شہر، ضلعی دفتر اولڈ کسٹم ہاؤس، شہید بھگت سنگھ پتھ، فورٹ ممبئی ۱۔۔۔۔۔۴۰ سے رابطہ قائم کریں جنہیں درخواستیں موصول نہ ہوئی ہوں وہ فوراً ایمپلائمنٹ ایکسچینج سے رابطہ قائم کریں۔ یہ اطلاع ممبئی کلکٹر نے دی ہے۔

سید عبدالغفور پر قاتلانہ حملہ

واشی نئی ممبئی کی معروف شخصیت اور تلوجہ گرام پنچایت کے سرپنچ جناب حاجی سید عبدالغفور ۱۴ دسمبر ۹۲ء کی صبح واشی میں اپنی بیوی اور ایک دوست کے ساتھ چہل قدمی کر کے گھر لوٹ رہے تھے کہ موٹر سائیکل پر سوار نامعلوم حملہ آوروں نے ریوالور سے ان پر گولیاں چلائیں اور فرار ہو گئے۔ زخمی حالت میں انہیں ایم جی ایم ہسپتال واشی میں داخل کیا گیا جہاں ان کا آپریشن کیا گیا اب وہ خطرے سے باہر ہیں۔

لاٹون میں الوداعی تقریب

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈنگڑھ ضلع رتناگری کے ٹیچر ظہیر احمد عبدالغنی شاہ کی ملازمت سے سبکدوشی پر ۳۰ نومبر ۹۶ء کو شاندار الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت اسکول انتظامیہ کے صدر عثمان علی مالگنڈ کر نے فرمائی۔ صدر جلسہ کے ہاتھوں صاحب اعزاز کو تحائف سے نوازا گیا۔ پروگرام میں نہ صرف اسکول کے اساتذہ اور طلباء شریک تھے بلکہ گاؤں کی معزز شخصیتوں نے کثیر تعداد میں شریک ہو کر صاحب اعزاز کے تئیں اپنی محبت کا ثبوت دیا صدر مدرس قمر اعظم قریشی نے ریٹائر ہونے والے معلم کی تدریسی خدمات

نقش کوکن

کی سراہنا کی۔ جلسہ کی نظامت انصاری محمد رفیق سر نے انجام دی۔

۶ دسمبر ۹۶ء کو ہائی اسکول صدر مدرس جناب قمر اعظم صاحب نے پلس پولیو مہم سے متعلق لوگوں کو اس کی افادیت سے آگاہ فرمایا اور تعاون کی اپیل کی۔

جدّہ سعودی عربیہ میں
(درج ذیل اسامیاں درکار ہیں)

(۱) کوالیٹی کنٹرول (۶)

قابلیت (علمی لیاقت)

ایم ایس سی یا بی اے پولیمر سائنس کیمسٹری۔ بی ایس سی کے ساتھ تجربہ ضروری ہے پلاسٹک انڈسٹری میں تجربہ ہو تو بہتر ہے

تنخواہ:۔

دو ہزار سے ڈھائی ہزار سعودی ریال

سہولت:۔

رہنے کا انتظام، میڈیکل، ٹرانسپورٹیشن کمپنی کے ذمہ۔ وطن سے آنے اور واپسی کا ٹکٹ دو سال میں ایک بار دیا جائے گا۔

(۲) کوالیٹی کنٹرول

Colour in Plastic

جو ماسٹر بیچیز میں سینیئر ہوں ان کے لیے دو جگہیں خالی ہیں۔

قابلیت:

1) B.E. 2) M. Sc.
3) Ph.D. in Polymer
4) Chemistry in Dyer
5) Colour for Plastic

تنخواہ:۔

تین ہزار سے چار ہزار سعودی ریال

سہولت:۔

رہنے کا انتظام، میڈیکل اور آمدو رفت کمپنی کے ذمہ۔ وطن سے آنے جانے کا ٹکٹ، دو سال میں ایک مرتبہ فیملی ساتھ رکھنے کی سہولت۔

خواہشمند حضرات اپنی درخواست مکمل کوائف کے ساتھ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

Mr. Mohamed Ali Mukadam
or
Mr. Khalil Wangde
Youth Welfare Association
P. O. Box 8929
Jeddah - 21492
Kingdom of Saudi Arabia

یو۔اے۔ای کا "عید الوطنی"

یو۔اے۔ای کو آزادی ملے ۲ دسمبر ۹۶ء کو پچیس ۲۵ سال مکمل ہوئے یوم آزادی کے لیے یہاں "عید الوطنی" اصطلاح ہے۔ ہفتہ بھر تقریب سعید کے طور پر یو۔اے۔ای کے ساتوں صوبوں کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ اس خطۂ ارض پر ۲۵ سال پہلے جہاں دھول کے غبار اڑتے تھے۔ اب وہاں قدم قدم پر ہفت رنگ کے آبی فوارے پھوٹ پڑے ہیں۔ ویران ریگستان خوشبودار گلستان میں بدل چکے ہیں کہ خیموں کی جگہ فلک بوس عمارتیں کھڑی ہیں۔ ہر فرد کے دروازے پر BUICK یا TOYOTA جیسی قیمتی کاریں کھڑی ہیں۔ کھجوروں کے گٹھیلوں پر پلی یہ قوم شاداب ہوں سے مسرور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امسال یو۔اے۔ای کے بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کے انگ انگ میں نئی ترنگ اور انوکھی امنگ ہویدا تھی۔ یقیناً اس کے لئے یو۔اے۔ای کے صدر محترم شیخ زائد بن سلطان ال نہیان سزاوار ہزار تحسین و تبریک ہیں جنہوں نے ۲۵ سال کے عرصہ میں اپنی قوم کی حیات بدوی کو زیست حضری میں بدل دیا ہے۔ اب اس قوم میں عمرانیات و معاشیات کے معاملات سے متعلق فہم آچکا ہے۔ اگر برادران یو۔اے۔ای اسلامی اقدار پر گامزن رہیں گے تو ان کا یہ حسن کارانہ عمل رائیگاں نہیں جائے گا اور انہیں اللہ کے

نصرت اور حکومتیں نصیب ہوں گی
اللہ انہیں عید الوطنی مبارک کرے۔
(آمین) محمد سعید علی
(نمائندہ یو۔ اے۔ ای۔ دوبئی)

شمالی کیپ (افریقہ) کے وزیرِ خزانہ غلام حسین اخروارے کا دورۂ رتناگری

جنوبی افریقہ کی صنعتی ترقی میں ہندوستان کے تاجروں کا تعاون نیز مال کی درآمد اور برآمد کے سلسلے میں تعلقات استوار کرنے سے متعلق ایک وفد کے ساتھ ناردن کیپ ریاست کے وزیرِ خزانہ وسیاحت جناب غلام حسین اخروارے ہندوستان آئے تھے اپنے قریبی رشتہ داروں سے ملاقات کے لیے وہ رتناگری میں بھی قیام پذیر رہے۔

انہوں نے تلایا کہ جنوبی افریقہ میں شمالی کیپ ریاست میں ہیرے نقش کرکے اور میگنیز کے بڑے پیمانے پر خائن ہیں۔ حکومت کھیتی باڑی اور باغبانی کے لیے فوقیت دیتی ہے۔ انگور کی کاشت میں شمالی کیپ فارغ البال ہے۔ جنوبی افریقہ میں یہ ریاست فی کس آمدنی (پر کیپیٹا انکم) کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے۔

جو ہندوستانی معاشی یا صنعتی مقاصد کو مدِ نظر رکھ کر افریقی شہری بن چکے ہیں۔ ان کی تعداد کافی ہے سرکاری ملازمتوں میں اہم عہدوں پر فائز ہیں۔ جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ کے معزز چیف جسٹس اسمٰعیل محمد ہیں مرکزی حکومت میں ایک ہندو اور ایک مسلم فرد وزارت میں شامل ہے۔ ریاستی وزارت میں تین ہندو اور ایک مسلم وزیر کو شامل کیا جاتا ہے۔

جنوبی افریقہ کے مختلف شعبوں میں خواتین کی نمائندگی قابلِ رشک ہے۔ پارلیمنٹ میں ان کی تعداد زیادہ ہے۔ نیشنل پارلیمنٹ کی صدارت محترمہ فرینی جینن والا کر رہی ہیں

لسانی طور پر حکومت کا رجحان آزادانہ ہے۔ افریقی زبان کے ساتھ ہی ملک میں نو زبانوں کو آئین نے منظوری دی ہے۔ جن میں اردو ہندی اور کوکنی کو اقلیتوں کی محفوظ زبانوں میں شمولیت کی ہے۔

جنوبی افریقہ (شمالی کیپ) کے وزیرِ خزانہ وسیاحت جناب غلام حسین اخروارے ہندوستانی ہیں۔ آپ کے والدِ محترم مہاڑ تحصیل کے کیمبورلی گاؤں اور والدہ چانڈوہ گاؤں سے متعلق ہیں۔

وزیرِ موصوف نے قانون میں گریجویشن کر کے دس سال وکالت کی اس کے علاوہ شہری تحریکوں میں شمولیت کر کے سماجی سرگرمیوں میں پیش پیش رہے۔ اسلامک ریلیف ایجنسی اس سماجی تنظیم کے توسط سے انہوں نے سیلاب زدگان کی مدد کر کے انہیں معاشی طور پر بحال کرنے کی کوشش کی

ان کے اس کام کا لحاظ رکھتے ہوئے عوام نے انہیں پروونشیل پارلیمنٹ کے ممبر کے طور پر منتخب کیا بعد ازاں وہ ریاستی پارلیمنٹ کے لیڈر بھی ہیں

رتناگری ضلع کے قدرتی حسن و مناظر سے وزیرِ موصوف کافی محظوظ رہے۔

نارون کیپ کا صدر مقام

کیمبرلے ہے۔ لیکن انہوں نے
کیمبورلی ہندوستان تا کیمبرلے
(جنوبی افریقہ) کا جو طویل سفر
طے کیا ہے وہ ان کی محنت اور ترقی
کا نتیجہ ہے

نمایاں کامیابی

اینگلو اردو ہائی اسکول
جلگاؤں کی جماعت بارہویں آرٹ
کی طالبہ حلیمہ سعدیہ بنت محمد نصیرالدین
قاسمی نے کل ہند سیرت النبیؐ کے
تحریری مقابلے میں تیسرا مقام
اور ضلع جلگاؤں میں اول مقام
حاصل کرکے نہ صرف اپنا بلکہ اپنی
اسکول و اساتذہ کا بھی نام روشن
کیا ہے یہ مقابلہ بزم یاران قہقہہ
فروش ضلع جلگاؤں کے زیر اہتمام
ہر سال الحاج قاضی جاہت علی
کی یاد میں منعقد کیا جاتا ہے امسال
سنہ ۱۹۹۶ء کا کل ہند تیسرا انعام
حلیمہ سعدیہ نے حاصل کیا۔
دعا ہے کہ اللہ انہیں مزید ترقی
عطا فرمائے۔

ہرنئی میں سائنس نمائش

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی
میں تعلقہ داپولی کے تمام ہائی
اسکولوں اور پرائمری اسکولوں
کی سائنس نمائش و مقابلے ۱۰، دسمبر
سنہ ۹۶ کو منعقد ہوئے۔ ضلع پریشد
کی طرف سے منعقدہ اس نمائش کی
افتتاحی تقریب بلاک ایجوکیشن آفیسر
شری بی پی گنگلے کی صدارت میں
ہوئی۔ افتتاح ۸ محلہ جماعت المسلمین
ہرنئی کے صدر جناب قاسم میرکر صاحب
کے بدست انجام پایا۔ اسکول ہذا
کے صدر مدرس جاوید عابدی نے
مہمانان و حکام کا استقبال کیا اور
بچوں کے ذریعے تیار کیے گئے آلات
اور ماڈل نے ناظرین کی کثیر تعداد
کو متاثر کیا۔ نمائش کے پرائمری
سیکشن کا افتتاح جناب ابراہیم
سارنگ کے ہاتھوں انجام پایا۔ سائنس
کے عنوانات پر مراٹھی اور اردو میں
تقریریں بچوں کے حوصلے اور صلاحیت
کا مظہر تھیں۔ سائنس کے عنوانات
پر مختلف اسکولوں کے طلباء نے
مضمون نویسی کے مقابلے میں بھرپور
حصہ لیا سائنس کوائز کا مقابلہ کافی
دلچسپ اور معلوماتی تھا۔
اختتامی اجلاس یونس
پاؤسکر کی صدارت میں ۷ دسمبر ۹۶ء کی
شام کو ہوا۔ اس جلسے کے مہمان خصوصی
ضلع پریشد رتناگری کے راجا بھاؤ لیمے
تھے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ داپولی
تعلقہ میں ۲۳۱ پرائمری اسکولیں
اور ۴۴ ہائی اسکولز ہیں۔ مگر
نمائش میں کئی اسکول کی غیر حاضری
(خصوصاً اردو اسکولوں کی) محسوس
ہورہی تھی۔
نیشنل ہائی اسکول ہرنئی
کو III انعام کا حقدار قرار دیا گیا
سائنسی تقریری مقابلے میں اسی
اسکول کے شاہ خالد ساٹولکر جماعت
دہم نے تیسرا انعام حاصل کیا تو
مضمون نویسی کے مقابلے میں نہم
جماعت کے طالب علم مختار قاضی (انجرلا)
نے دوسرا انعام و سند حاصل کیا۔
۸ دسمبر ۹۶ء بروز پیر
طلباء کی ان کامیابیوں پر مبارکباد
پیش کرنے کے لئے ایک خصوصی پروگرام
منعقد ہوا۔ اسی موقع پر نقش کوکن
ٹیلنٹ فورم کے ضلعی مقابلے میں
اول آنے والے طالب علموں کے
کوششوں کو بھی (تاخیر سے ہی سہی)
سراہا گیا۔

بی ایڈ کے لئے داخلے

انجمن اسلام اکبر پیر بھائی
کالج آف ایجوکیشن پلاٹ نمبر ۱۵
سیکٹر ۱۲، واشی، نئی ممبئی ۴۰۰۷۰۳

بی۔ایڈ کورس ۹۸-۱۹۹۷ء میں داخلے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔
کالج کے دفتر میں صبح ۱۰تا ۱ بجے فارم دستیاب ہیں۔
(صرف اقلیتی امیدواروں کیلئے)

اتحاد ملت ٹرسٹ (میرا روڈ) کی ایمبولنس سروس کا افتتاح

میرا روڈ بالخصوص شانتی نگر کے مسلمانوں میں ۱۹۹۳ء میں اتحاد ملت ٹرسٹ کا قیام عمل میں آیا۔ ٹرسٹ کے منصوبوں کے مطابق جنوری ۱۹۹۶ء میں مدرسہ وعبادت گاہ کا قیام سیکٹر ۱۱۔ شانتی نگر میرا روڈ میں عمل میں آچکا ہے جہاں پنج وقتہ نماز اور نماز جمعہ وعیدین کے علاوہ دینی تعلیم کا اہتمام کیا جاتا ہے
۱۳ر دسمبر ۱۹۹۶ء کو بعد نماز جمعہ سیکٹر نمبر ۱ میدان شانتی نگر میں ایمبولنس سروس کے افتتاح کیا گیا جس میں ممبئی ومضافات کے مقتدر سماجی شخصیات نے شرکت فرمائی۔ شاہد قریشی
اتحاد ملت ٹرسٹ میرا روڈ

زرعی یونیورسٹی داپولی

کوکن کرشی ودیا پیٹھ
نقش کوکن

داپولی میں ڈاکٹر شری کابنت کا بطور وائس چانسلر تقرر ہوا ہے

کینسر۔ سرطان

عنوانِ بالا کے تحت ڈاکٹر وسیم خطیب کا ایک مضمون نقش کوکن میں اشاعت کے لیے آیا تھا مگر وہ جگہ نہ پاسکا لہٰذا ہم اس موذی مرض سے جانکاری حاصل کرنے والوں کی اطلاع کے لئے گذارش کرتے ہیں کہ ڈاکٹر موصوف سے ڈاکیارڈ روڈ مجگاؤں ممبئی ۱۰ (ایس اکنار ابینک سے قریب) رابطہ قائم کریں۔

مہسلہ میں سائنسی نمائش

شاہین اردو اسکول مہسلہ رائےگڈھ میں گذشتہ دنوں مہسلہ تعلقہ سائنسی نمائش کا انعقاد عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب کی صدارت جناب عبدالرحمٰن دفعدار سرپنچ مہسلہ نے کی۔ پروگرام کا افتتاح ایس ڈی شندے صاحب سبھاپتی پنچایت سمیتی مہسلہ کے ہاتھوں ہوا بحیثیت مہمانانِ خصوصی ڈی جی تمرے اور وی ایچ واگھمارے موجود تھے دو دنوں تک جاری اس نمائش میں مہسلہ اور اطراف کی مراٹھی اردو اور انگلش اسکول کے طلبہ وطالبات نے حصہ لیا۔ اس موقع پر مختلف سائنسی ماڈل کے علاوہ مضمون نویسی مقابلہ، سائنس کوئیز کانٹیسٹ اور تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔
تقسیم انعامات کے پروگرام کی صدارت جماعت المسلمین مہسلہ کے صدر نذیر حسن قادری صاحب نے کی۔ بحیثیت مہمانانِ خصوصی سلبھا تیبورام رانجے، ایس۔ این پاٹل تحصیلدار مہسلہ۔ وی۔ این سانگڑے اور ڈاکٹر مشتاق مقدم صدر ادارہ حفظانِ صحت مہسلہ موجود تھے۔ سائنسی ماڈلس کی نمائش میں پرائمری گروپ سے شاہین اردو اسکول مہسلہ اور ہائی اسکول گروپ سے مولانا ابوالکلام آزاد ہائی اسکول پانگلولی نے اول مقام حاصل کئے۔ شکیل شاہجہاں
مہسلہ۔ رائےگڈھ

آزاد تعلیمی امدادیہ کمیٹی کی انعامی تقریب

کرلا۔ رتناگری سے قریب ساحلی علاقے میں کرلا نامی ایک بستی ہے جہاں آزاد تعلیمی امدادیہ نامی

ایک ادارہ ہے جو اپنی خدمات کے
۲۵ سال پورے کر چکا ہے ۱۴ دسمبر
کو کرلا اردو گرلز اسکول میں اس
ادارے کی طرف سے انعامی تقریب
منعقد کی گئی تھی جس میں ابتدائی
مدارس میں سالانہ امتحان میں
نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے
بہترین طلباء وطالبات کو تقریباً
پانچ ہزار روپئے مالیت کے انعامات
دیئے گیے۔

صدارت جناب عبداللطیف
یوسف مرکر (شالی مدرس بیکدرشی
صدر مدرس) نے فرمائی۔ مہمان
خصوصی جناب عبدالمجید یوسف
مجگاؤنکر (شالی سیکدرشن مدرس)
کو ملا۔ اس تقریب میں دیگر معزز
حضرات میں جناب شوکت قاضی،
جناب قاسم مجگاؤنکر، جناب یوسف
بھاٹکر جناب اسمٰعیل بھاٹکر اور دیگر
حضرات شامل تھے

طلباء وطالبات کی حوصلہ
افزائی کرتے ہوئے جناب اسمٰعیل
بھاٹکر، یوسف مہسکر، جناب اسمٰعیل
سولکر۔ محترمہ خاتون ناکاڑے نے
اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا۔
کمیٹی ہذا کے صدر جناب عبدالمجید
ہوڑیکر نے کمیٹی کو تعاون دینے کی
اپیل کی۔ جناب عبدالمجید مجگاؤنکر نے
نقد دو سو روپئے کے عطیے سے نوازا
نظامت کے فرائض عبدالمجید ہوڑیکر
نے بحسن وخوبی انجام دیئے۔

عبدالمجید مجگاؤنکر
نمائندہ نقش کوکن۔ رتناگری

آزاد تعلیمی امدادیہ کرلا کا انتخاب نو

۱۱ دسمبر ۹۶ء کو آزاد تعلیمی
امدادیہ کرلا کی سالانہ نشست جناب
یوسف حسین مہسکر کے زیر صدارت
عمل میں آئی جس میں جناب عبدالمجید
علی ہوڑیکر کو اتفاق رائے سے صدر
منتخب کیا گیا۔

موصوف یکم مئی ۱۹۸۰ء سے
نائب صدر کے عہدے پر فائز تھے
حال ہی میں کمیٹی کے صدر جناب قاسم
سولکر کا انتقال ہو گیا۔ لہٰذا نئی تشکیل
شدہ کمیٹی کے عہدیدار اسطرح ہیں۔

صدر: جناب عبدالمجید ہوڑیکر
نائب صدر: حسین میاں ابراہیم سولکر
نائب صدر: یوسف حسین مہسکر
نائب صدر: خلیل حسن میاں سولکر
سکریٹری: اسمٰعیل اسحاق سولکر
سکریٹری: امیر حسین سولکر
صلاح کار: قاسم فقیر ہوڑیکر
نامہ نگار: عبدالمجید مجگاؤنکر

عبدالرزاق قاضی

سماجی وسیاسی رہنما عبدالرزاق
قاضی کو سماج وادی پارٹی نے ممبئی
کے ساؤتھ سنٹرل حلقہ کا صدر
نامزد کیا ہے۔ قاضی صاحب امریکن
ایکسپریس بینک کی جنرل سروس
میں ایک ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔ وہ
مہاراشٹر حکومت کے ذریعہ تشکیل شدہ
ویجلینس کمیٹی کے ممبر اور اسپیشل
ایکزیکیٹو مجسٹریٹ رہے ہیں۔ انہیں تعلیم سے
دلچسپی رہی ہے اور وہ ممبئی کے کئی
تعلیمی ادبی، دینی اور ثقافتی اداروں
سے وابستہ ہیں اور نمایاں خدمات
انجام دے رہے ہیں۔

انجمن اسلام میں جناب مبارک کاپڑی کا لکچر

۴ دسمبر ۹۶ء کو انجمن اسلام
سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول
بلاسس روڈ ممبئی ۸ میں جناب
مبارک کاپڑی کا اوکیشنل گائڈنس
یعنی پیشے کے تعلق سے رہنمائی پر
ایک مفصل اور جامع لکچر ہوا۔ شرکت
کرنے والوں میں اسکول کمیٹی کی
چیرمین مسز ذکیہ خطیب، پرنسپل
محترمہ نجمہ قاضی، وائس پرنسپل مسز عزیزہ حبیب

دسویں اور بارہویں جماعت کی معلمات، طالبات اور ان کے والدین تھے۔ موصوف نے بڑے سہل اور پُراثر انداز میں والدین اور طالبات کی رہنمائی کی۔

شافعی مسجد موربہ کا افتتاح

۱۵ دسمبر ۹۶ء کو مغرب کی نماز کے ساتھ الجامعۃ الشافعیہ موربہ کی شاندار شافعی مسجد کا افتتاح ہوا اور بعد نماز عشاء جامعہ ہذا کے چھ فارغ التحصیل طلبہ کے اعزاز میں جلسۂ دستار بندی جونیئر کالج موربہ کے احاطہ میں بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ دونوں اجلاس کی صدارت حضرت الحاج حامد اشرف صاحب صدر علماء کونسل نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی و مقررین کے طور پر اہالیان موربہ مقیم ساؤتھ افریقہ جماعت کے صدر محترم الحاج احمد بڑے صاحب، مولانا نعیم الدین صاحب اشرفی، مولانا خطیب و امام حنیف صاحب، بانیٔ جامعہ الحاج محمد شفیع ناڈکر صاحب اور علاقۂ کوکن کے ہزاروں معززین موجود تھے۔

فارغ التحصیل طلبہ نے

نقش کوکن

قرأت قرآن، خوش الحان حمد سرائی اور نعت خوانی کے بعد اپنی سحر انگیز تقاریر سے حاضرین کو محوِ حیرت کر دیا۔ جامعہ کے ناظم اعلیٰ جناب منظور الحسن کرناکر صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا۔

عملی علم ہندسہ اور رہنمائے تصویر کشی

اے ٹی ٹی ہائی اسکول مالیگاؤں میں ڈرائنگ کے استاد جناب انصاری مختار احمد محمد اسحاق نے اردو ذریعۂ تعلیم کے بچوں کو ڈرائنگ کی دشواری کو ملحوظ رکھتے ہوئے متذکرۂ بالا دو کتابیں شائع کی ہیں۔ ڈرائنگ کے امتحان میں شریک ہونے والے طلبہ کو اس سے استفادہ کرنا چاہیئے۔

مروڈ ضلع رائے گڑھ میں انجمن کا جشن

۲۹ دسمبر ۹۶ء کو انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول اور جونیئر کالج کا سالانہ جشن (سوشل گیدرنگ اور تقسیم انعامات) انعقاد پذیر ہوا جس میں ڈاکٹر آدم شیخ پرنسپل ہریانی کالج کے وائس پرنسپل اور محترمہ زہرہ موڈک بطور مہمانانِ خصوصی شریک محفل تھیں۔ جشن کی صدارت انجمن کے صدر غلام محمد پیش امام نے فرمائی۔

مستری ہائی اسکول میں سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات و اسناد

۲ نومبر کی صبح دس بجے مستری ہائی اسکول رتناگری کے حاجی داؤد اسمٰعیل مستری آڈیٹوریم میں سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات و اسناد کا انعقاد ہوا۔ پرنسپل ابراہیم خان طالب چیف ایگزیکیٹیو افسر، تعلیمی امدادیہ کمیٹی رتناگری ممبئی ــــ صدارت پر فائز رہے۔ جناب عبدالحمید داؤد مستری رکن کمیٹی ہذا، جناب محمود مستری اور جناب نثار مستری نے بحیثیت مہمانِ خصوصی شرکت فرما کر جلسے کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیا۔

مارچ سنہ ۹۶ء کے ایس۔ ایس سی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات جماعت پنجم تا نہم کے سالانہ امتحانات میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ، مختلف مضامین اور کھیلوں کے مقابلوں

میں امتیازی پوزیشن حاصل
کرنے والے طلبہ وطالبات کو
صدر جلسہ پرنسپل ابراہیم خان
طالب، مہمانِ خصوصی جناب
عبدالحمید مستری، جناب تنویر مستری
اور نثار مستری صاحبان کے دستِ
مبارک سے انعامات اور اسناد سے
سرفراز کیا گیا۔

ایس ایس سی امتحان میں
ہر مضمون میں اول نمبر حاصل کرنے
طلبہ اور طالبات میں مس نکہت
عبدالحمید بھاٹکر مس زیبا ابراہیم
ہوڑیکر اور ماسٹر نور محمد بشیر ہوڑیکر
کو خصوصی انعامات سے نوازا ۔

ایس ایس سی امتحان میں ۹۰٪
سے زائد نتیجہ دینے والے تمام
مضامین کے معلمین کو بھی انعامات
پیش کرکے ان کی خدمات کو سراہا
ان انعام یافتہ معلمین میں صدر معلم
جناب مقدم، معلم جناب فضو یکنہ
بڑھیے، سید معین الدین اور محترمہ
ملکہ سید شامل ہیں۔ اسی تقریب
میں امسال ضلع پریشد کی جانب
سے "مثالی مدرس" اعزاز یافتہ
معلم جناب سراج احمد خان صاحب
کو ان کی تعلیمی، سماجی اور ثقافتی
خدمات کو سراہتے ہوئے انتظامیہ
نقش کوکن
کی طرف سے خوبصورت تحفہ پیش کیا گیا
نظامت کے فرائض محترمہ
فریدہ مستری، محترمہ سنجیدہ مہسکر اور
جناب سراج خان نے بحسن وخوبی انجام
دیئے۔ بالآخر اسکول کے نگران معلم
جناب عبدالقادر بڈھے صاحب نے
تمام مہمانان اور حاضرین کا شکریہ ادا
کیا اور جلسہ تزک و احتشام اختتام
پذیر ہوا۔

سراج احمد خان : اسٹاف سکریٹری
مستری ہائی اسکول ۔ رتناگری

ایم کیو دلوی واگھیورے اردو ہائی اسکول نئی عمارت میں

دی ینگ مسلم ایجوکیشن
سوسائٹی واگھیورے تعلقہ چپلون
ضلع رتناگری کے زیر اہتمام جاری
مذکورہ بالا ہائی اسکول کی نئی
عمارت تعمیر ہوئی اور اس کا افتتاح
۲۸ر دسمبر ۹۶ء کو عزت مآب جسٹس
شفیع پرکار صاحب کے ہاتھوں
عمل میں آیا۔ پروگرام کی صدارت
عالی جناب علی ایم شمسی صاحب نے
فرمائی۔ معزز مہمانوں میں حلقہ کی
معروف شخصیت اور سیاسی وسماجی
رہنما جناب حسین خان مصری خان صاحب
دلوائی، محترمہ ڈاکٹر میمونہ دلوی صاحبہ
جناب شرف کمالی، پروفیسر خالد
آگاسکر، کیپٹن فقیر محمد مستری رونق
افروزئ محفل ہوئے۔ بین الاقوامی
ادارۂ نقل وحمل کے چیف ایڈوائزر
فخر کوکن ڈاکٹر ایم کیو دلوی صاحب
جوان دنوں بمبئی میں تعمیر ہونے
والی زیر زمین ریلوے لائین کے
معائنہ اور مشورہ کے لئے ہندوستان
آئے ہوئے ہیں اور جن کے نام سے یہ
ہائی اسکول موسوم ہے بنفس نفیس اس
پروگرام میں حاضر تھے اس تقریب سعید
کے لئے قرب وجوار کے کئی گاؤں قصبوں
سے کئی ممتاز ہستیاں شریک محفل ہوئیں
ہائی اسکول کے بچوں نے تلاوت حمد اور
نعت پڑھنے کے بعد۔ جنرل سکریٹری
جناب قاسم بجلے نے مہمانوں کا تعارف
فرمایا اور صدر سوسائٹی حاجی حسن داؤد
رومانی نے خیر مقدم فرمایا۔ کیے بعد دیگرے
تمام ٹرسٹیان کے ہاتھوں مہمانوں کی
گلپوشی کی گئی اس موقعہ پر ایک خوبصورت
مجلہ SOUVENIR کا اجراء عمل میں آیا
جس کی نقاب کشائی عالیجناب ایچ ایم
دلوی صاحب کے ہاتھوں ہوئی۔ مہمانوں
کی تقاریر کے بعد ہائی اسکول
کے پرنسپل جناب ایچ بی ویلیے نے اظہار تشکر
فرمایا جناب اقبال بٹنی کی مسحور کن نظامت نے
پروگرام میں جان ڈالدی۔ ظاہرانہ پر اس پروگرام

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کا شاندار جلسۂ تقسیم انعامات

سرما کی چھٹیوں کے فوراً بعد تمام تعلیمی وعلمی حلقوں میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سالانہ جلسۂ تقسیم انعامات واسناد کا انتظار رہتا ہے۔ اضلاعِ کوکن کے تقریباً ۸۵ اُردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکول (اور وہ غیر اردو میڈیم ہائی اسکول جہاں اردو ایک مضمون ہے) کے مابین ضلعی سطح کے تعلیمی مقابلے امسال سرما کی چھٹیوں سے قبل ہی منعقد ہو چکے تھے۔ امسال رتناگری وسندھودرگ ضلع کے مقابلے کرجی میں منعقد ہوئے تھے جس کے کفیل جناب عبدالغنی ملّاجی صاحب تھے۔ رائے گڈھ ضلع کے مقابلے شریوردھن میں ہوئے جس کے کفیل تھے غلام محمد پیش امام اور تھانے ضلع کے مقابلے کرلا ممبرا میں منعقد ہوئے اور اس کے کفیل تھے الحاج عبدالسلام راول صاحب۔

۲۲ دسمبر ۹۶ء کو ان تمام تعلیمی مقابلوں کا فائنل منعقد ہوا۔ نیز ہر سال کی طرح ایس ایس سی کے نتائج کی بنیاد پر اضلاعِ کوکن کے اردو میڈیم ہائی اسکولوں میں ہر مضمون کے لئے بہترین استاد اور بہترین طالب علم کے اعزاز بھی دیئے جاتے تھے۔ اس پروگرام کی کفالت جناب ہارون رکھانگی صاحب نے فرمائی۔ جناب رکھانگی صاحب ممبئی میں اُردو مدارس کے تعلیمی معیار کے لئے کوشاں آئیڈیل ایجوکیشنل موومنٹ کے روحِ رواں ہیں اور تعلیمی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ اس پروگرام کی صدارت ڈاکٹر اختر رضوی صاحب نے فرمائی جو ممبئی میں تیزی سے ترقی کرتے ہوئے رضوی کالج اور باندرہ ٹکنک وغیرہ کے روحِ رواں ہیں۔ اس کے علاوہ انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام اور آدرش ہائی اسکول کرجی کے چیئرمن جناب عبدالغنی ملاجی صاحبان بطور مہمانانِ اعزازی اسٹیج پر جلوہ افروز تھے۔

جناب جاوید ندیم (کاتب نقش کوکن) کی تلاوتِ کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ جس کے فوراً بعد اردو تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلے کے جج صاحبان تھے پروفیسر عبدالشکور قادری، پرنسپل این، اے، واحد اور جناب انجم عباسی۔ امسال سے ہم نے ہمارے بچوں میں مراٹھی میں بھی دلچسپی پیدا ہو اس غرض سے مراٹھی کے تقریری مقابلے بھی منعقد کئے۔ اس کے فائنل مقابلے کے جج صاحبان تھے۔ پروفیسر یوسف خان، ایڈوکیٹ اودے تلک اور جناب محمود الحسن ماہر۔

تقریری مقابلوں کے بعد جنرل نالج، انگریزی زباندانی اور ریاضی کے مقابلے شروع ہوئے۔ اردو ذریعۂ تعلیم کے بچے دوسرے بچوں سے کسی صورت میں پیچھے نہ رہیں اور مقابلہ آرائی کے اس دور میں احساس کمتری کا شکار نہ ہو اس مقصد سے یہ مقابلے اردو دنیا میں سب سے پہلے جناب مبارک کاپڑی نے شروع کئے جس کا خاطر خواہ نتیجہ یہ نکلا کہ اب اُردو اسکولوں میں جنرل نالج اور انگریزی زباندانی کی کتابیں بھی لائبریریوں میں اِشو کی جاتی ہیں۔

جناب مبارک کاپڑی کے ان چاروں مقابلوں (جنرل نالیج ہائی اسکول، جنرل نالیج پرائمری، انگریزی و ریاضی) نے حسب معمول سبھوں کو سحر زدہ کر دیا تھا۔ خصوصاً حالاتِ حاضرہ پر ان کے دلچسپ سوالات، نیز بچوں کی کوششیں سبھوں کے لئے دلچسپی کا باعث بنی رہیں۔ ان دلچسپ مقابلوں کے بعد جناب فقیر محمد مستری نے ایس ایس سی کے نتائج کی بنیاد پر منتخب کئے ہوئے بہترین اساتذہ و طلبہ کے نام کا اعلان شروع کیا اور مہمانانِ خصوصی کے دست مبارک سے انہیں اعزاز، سند، ٹرافی وغیرہ پیش کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ امسال مندرجہ ذیل اساتذہ و طلبہ بہترین قرار پائے:

بیسٹ ٹیچر:

اردو: محترمہ رضوانہ سید احمد انصاری
(عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول، کوسہ)

سوشل سائنس: جناب اے۔ ایم۔ شاہ
(بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول، رتناگری)

ہندی/مراٹھی: محترمہ ثریا عثمان قاضی
(عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول، کوسہ)

مراٹھی: جناب اے۔ جے۔ کدم
(مجندار ہائی اسکول، وہور)

ریاضی: جناب وائے۔ ڈی۔ سولکر اور جناب اے۔ ای۔ قاضی
(بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول، رتناگری)

سائنس: جناب این کے پانچ بھائی اور محترمہ ڈی ایم شیخ
(بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری)

انگریزی: جناب آر۔ اے۔ شیخ
(بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری)

عربی: جناب مسعود الرحمٰن
(نیشنل ہائی اسکول ہرنئی)

بیسٹ اسٹوڈنٹس:

اردو: ہنوزرے امام جعفر بادشاہ
(آدرش ہائی اسکول کرجی) ۹۰٪ مارکس
(یہ طالب علم کولہاپور ڈویژن میں اردو میں اول رہا)

انگریزی: گلناز سلطان مستری
(مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون) ۸۵٪ مارکس

مراٹھی: ساحر شرف الدین بہاؤ الدین
(رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول، بھیونڈی) ۸۶٪ مارکس

مراٹھی: (ENTIRE) نوری اشفاق اسماعیل
(مجندار ہائی اسکول، وہور) ۸۹/۱۰۰ مارکس

ریاضی: شیخ افضل فضل کریم
(نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان) ۱۹۸/۲۰۰ مارکس

سائنس: شیخ افضل فضل کریم
(نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان) ۱۴۵/۱۵۰ مارکس

سوشل سائنس: اکبر یوسف ساکھرکر
(انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، شری وردھن) ۸۴٪ مارکس

مراٹھی۔ ہندی: دھنشے رخسانہ حسن
(این ای ایس اردو اسکول، ناگوٹھنے) ۸۲٪ مارکس

بیسٹ بوائے / بیسٹ گرل آف کوکن

ایس ایس سی ۱۹۹۶ء کے رزلٹ کی بنیاد پر پورے کوکن کے اردو اسکولوں میں سب سے زیادہ نمبر

نقش کوکن

(۶۹۸/۷۰۰) مارکس حاصل کرنیوالے انجمن اسلام
جنجیرہ، ہائی اسکول، شریوردھن کے طالب علم
اکبر یوسف ساکھرکر کو بیسٹ برائے اور سب سے
زیادہ مارکس (۶۲۶/۷۰۰) حاصل کرنے والی طالبہ
سیدہ شاذیہ قطب الدین کو بیسٹ گرل آف کوکن
کے ایوارڈ واسناد سے نوازا گیا۔

۲۵ سالہ تدریسی خدمات:

ایسے ہیڈ ماسٹر صاحبان جو گزشتہ
ربع صدی سے تدریسی خدمات انجام دے رہے
ہیں کی خدمات کے اعتراف میں دیا جانے والا خصوصی
ایوارڈ آدرش ہائی اسکول کرجی کے ہیڈ ماسٹر
جناب عبداللہ داؤد حمدولے صاحب کے حصے میں آیا۔

فریدہ نائیک و ثمینہ دوست

اسی جلسۂ تقسیم انعامات واسناد
میں آئی اے ایس امتحان میں کامیابی حاصل
کرنی والی دختر کوکن فریدہ نائیک اور
اقوام متحدہ میں لیگل آفیسر کے اہم رتبے پر تقرر
پانے والی محترمہ ثمینہ دوست جو بھیونڈی کی معروف
سماجی ہستی جناب مرتضیٰ فقیہہ کی نواسی بھی ہیں کی
نمایاں کامیابیوں پر فورم کی جانب سے خصوصی
سپاسنامہ اور اسناد عطا کیے گئے۔

جلسۂ تقسیم اعزازات کے بعد
جناب ہارون رکھانگے اور جناب غلام محمد پیش امام
صاحب نے اظہار خیال فرمایا اور نقش کوکن ٹیلینٹ فورم
کی گرانقدر خدمات کو سراہا۔

نقش کوکن

آخر میں تعلیمی مقابلوں کے نتائج کا اعلان کرنے
جناب مبارک کاپڑی مائک پر آئے جس کا سامعین
صبح ۹ بجے سے لے کر دوپہر ۲ بجے تک انتظار کر رہے
تھے ان فائنل مقابلوں کا نتیجہ یوں رہا۔

تقریری مقابلہ (اردو)

اوّل: امتیاز عبدالغنی مستری (انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گورے گاؤں)

دوم: نسیم انصار پرکار (حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ)

سوم: فیاض عبدالعزیز پرکار (آدرش ہائی اسکول، کرجی)

اول انعام حاصل کرنیوالے ہائی اسکول کو فقیر محمد مستری ٹرسٹ کی جانب سے ڈاکٹر ایم او شیخ میموریل ٹرافی بھی دی گئی ہے)

تقریری مقابلہ (مراٹھی)

اوّل: عمر ماپکر (فجندار ہائی اسکول، دہور)

دوم: عشرت محمود عالم (انجمن اسلام اردو ہائی اسکول مہاگری)

سوم: آصف چوگلے (انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول، بینہالے)

(اس مقابلے کے لیے جناب عبدالغنی ملاجی نے ٹرافی کا اعلان فرمایا ہے)

جنرل نالج (ہائی اسکول)

اوّل: محسن اقبال سید اور مبشر شمس القمر ہاشمی (مہاراشٹر اردو ہائی اسکول، کرڈکی)

دوم : سیف اللہ اقبال انتوئے اور رضوان عبدالکریم

(اردو ہائی اسکول، پنڈریکا)

سوم : سعدیہ دفعدار اور ترنم گولندانہ

(این ای ایس اردو ہائی اسکول، ناگوٹھنہ)

اول انعام حاصل کرنیوالے اسکول کو جناب آدم نور کی ٹرافی دی گئی۔

جنرل نالج (پرائمری)

اول : فیض موسیٰ مُلّا

(مہاراشٹر اردو ہائی اسکول، کڑوئی)

دوم : ثمینہ حبیب

(انجمن خیرالاسلام، اردو ہائی اسکول، مہاگری گرلز)

سوم : فاطمہ محمد حسین وانگڑے (مہاراشٹر اردو ہائی اسکول چپلون)

اول انعام حاصل کرنیوالے اسکول کو رحمانی فاؤنڈیشن ٹرافی بھی دی گئی۔

انگریزی زباندانی کامقابلہ

اول : نسیم انصار پرکار

(حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالستہ)

دوم : شیخ نائلہ عبدالرزاق

(عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول، کوسہ)

سوم : ذاکر حسین ساجد حسین انصاری

(انجمن خیرالاسلام اُردو ہائی اسکول، گوریگاؤں)

اول انعام حاصل کرنے والے اسکول کو جناب محمد علی مقدم (مقیم جدّہ) کی ٹرافی عنایت کی گئی۔

ریاضی کامقابلہ :

اول : نسیم انصار پرکار

(حاجی داؤد امین ہائی اسکول، کالستہ)

دوم : شیخ احمد مسعود

(نیشنل اردو ہائی اسکول، کلیان)

سوم : سہیم عبدالستار شیخ

(انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول، مہسلہ)

اول انعام حاصل کرنیوالے اسکول کو حوا بائی میموریل ٹرافی دی گئی۔

ان انعامات واسناد کے علاوہ ایس ایس سی میں سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنیوالے طالب علم کو انجمن اسلام کی جانب سے ایک خصوصی ٹرافی دی گئی۔

اس پروگرام میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تمام اراکین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، جناب ایچ بی مقدم، کیپٹن فقیر محمد مستری، جناب ابراہیم سندیلکر اور جناب اقبال کواسے کے علاوہ کارکنین جناب عبدالمطلب ٹھوی اور ندیم صالح پیش پیش تھے۔

شادی کی خبریں

شادی کی خبر کی اشاعت کے لئے عطیہ دے کر شادی کی خوشی میں اس ادارہ کو بھی شامل کیجئے۔

شادی خانہ آبادی

عرفان مجگاؤنکر ۔ گلناز ڈانگرکر

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے بہی خواہ اور رتناگری میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی جناب عبدالمجید مجگاؤنکر متوطن کرلا کے فرزند عرفان کی شادی گلناز بنت عبداللہ سلیمان ڈانگرکر کے ساتھ یکم دسمبر ۹۶ء کو بحسن وخوبی انجام پائی۔

فرحت ـــــ مبین

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کی بھانجی محترمہ ممتاز اقبال جو یونو پاکستان میں پبلک ریلیشن افسر ہیں ان کی دختر فرحت کی شادی جناب مبین منیار کے ساتھ ۲۷ اگست ۹۶ء کو انجام پائی۔

دلنواز ـــــ مجاہد

گوولکوٹ تعلقہ چپلون کی مینارہ مسجد محلہ کے سابق صدر وبیز وظیفہ یافتہ مدرس جناب عبدالرزاق محمد علی گوٹھے کی دختر نقش کوکن دلنواز کی شادی گوولکوٹ کے جناب محمد جعفر عمر میئر کے فرزند مجاہد کے ساتھ اتوار ۱۷ نومبر ۱۹۹۶ء کو مینارہ مسجد میں باہتمام انجام پائی۔

ندیم ـــــ عرشیہ

جناب اقبال محمود قاضی متوطن مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ کے فرزند ندیم کی شادی سید ظہور عیدروس (مروڈ) کی دختر عرشیہ سے منگل ۲۶ نومبر ۱۹۹۶ء کو کوکنی کمیونٹی ہال ممبئی میں انجام پائی۔

شمیم ـــــ اعجاز

شیریوردھن (ضلع رائیگڈھ) کی مشہور شخصیت اور انجمن اسلام جنجیرہ کے جوائنٹ سکریٹری جناب اسمٰعیل املکر کی دختر شمیم کی شادی جناب محمد شفیع چرفرے (متوطن نیگڈی) کے صاحبزادے اعجاز کے ساتھ جمعرات ۲۱ نومبر ۹۶ء کو شریوردھن میں انجام پائی۔

بینا فقیہہ ـــــ منصور ٹھانگے

شعری تصنیف "مشور حیات" کے مصنف جناب تاج الدین خطیب شہابی کے حقیقی بھتیجے جناب منصور احمد کی شادی بھیونڈی کے مشہور تاجر جناب محمد صاحب فقیہہ کی دختر بینا (B.A.) کے ساتھ ۲۳ نومبر ۱۹۹۶ء کو بھیونڈی کے رئیس ہائی اسکول گراؤنڈ میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ انجام پائی۔ بعد از نکاح تناول طعام کا بھی انتظام تھا۔ اس کاروائی میں بڑی تعداد میں لوگ شامل تھے۔

دوسرے روز ۲۴ نومبر ۹۶ء کو دولہے والوں کی طرف سے اندھیری کے ملت نگر گراؤنڈ میں اور دعوت ولیمہ کا اہتمام تھا۔

دولہے میاں منصور احمد کے والد شمس الدین تقریباً بیس سال پہلے ریل کے حادثے کا شکار ہو گئے تھے۔

مرحوم کی بیوہ نورجہاں نے تکلیفیں اٹھا کر بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی اور اچھی تربیت کی۔ آج اس کا ثمرہ مل رہا ہے کہ تینوں بیٹے ترقی کر کے امریکہ میں کمپیوٹر انجینئر ہیں

ہیں اور اللہ نے انہیں بہت کچھ نوازا ہے۔

بقیہ صفحہ دیگر

سیف اللہ بھاروے ـــ رابعہ مقدم
نفیسہ ـــ بدرالدین
امان اللہ بھاروے ـ شائستہ خان

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور سرپرست نیز ابوظہبی متحدہ عرب امارات کے بحری پائیلٹ کیپٹن الحاج محمد اسحاق بھاروے (جن کا آبائی وطن سارنگ تعلقہ داپولی ضلع رتناگری ہے) کے فرزند سیف اللہ کی شادی رابعہ بنت داؤد شیخ احمد مقدم کے ساتھ اور دختر نفیسہ کی ان کے چچازاد بھائی عبدالجبار کے فرزند بدرالدین کے ساتھ اور ان کے بھائی عبدالحمید کے فرزند امان اللہ کی شادی شائستہ خان بنتِ یوسف خان کے ساتھ بروز جمعہ ۲۰ر دسمبر ۹۶ء کو کراچی میں بتزک واحتشام انجام پائی۔

دولہا اور دولہنوں کو امریکہ کے حقوقِ شہریت حاصل ہیں اور اس عقد خوانی کے لیے بطور خاص وہ کراچی پاکستان تشریف لائے تھے بلکہ ان کے اعزا و شادی کی دعوتیں بھی ہم بھانے کے لیے ہندوستان بھی آئے تھے۔

نقش کوکن

ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نو بیاہتا جوڑوں کو ازدواجی زندگی کی ساری خوشیاں، خوبیاں، کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب فرمائے۔ آمین

مبین ـــ میناز

کرلا۔ رتناگری کے باشندے جناب عباس محمد مہسکر کے صاحبزادے جناب مبین کا عقد مسعود راجیوڑا رتناگری کے جناب داؤد بھاٹکر کی صاحبزادی میناز کے ساتھ یکم دسمبر ۹۶ء کو بحسن وخوبی انجام پائی۔ اس موقع پر کرلا، راجیوڑا رتناگری کے مضافات رتناگری اور بمبئی کے دوست احباب، متعلقین اور بہی خواہوں کی کافی تعداد امڈ پڑی تھی۔

گلنار ـــ عرفان

کرلا رتناگری کے سبکدوش شالی صدر مدرس اور سماجی خدمتگار عالی جناب عبدالمجید یوسف مجگاؤنکر کے صاحبزادے جناب عرفان کی شادی خانہ آبادی کرلا رتناگری کے باشندے اور بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے ملازم جناب عبداللہ سلیمان ڈونگرکر کی صاحبزادی گلنار کے ساتھ یکم دسمبر ۹۶ء کو باتزک واحتشام وقوع پذیر ہوئی۔ اس موقع سعید پر کرلا، نیا کرلا۔ بمبئی اور مضافاتِ رتناگری کے بیش تر سربرآوردہ حضرات بہ شمول ہندو بھائی بھاری پیمانے پر حاضر تھے۔

مقصودہ ـــ صلاح الدین

کرلا۔ رتناگری کے جناب زکریا حسین مرکر کے فرزند جناب صلاح الدین کی عقد خوانی راجیوڑا رتناگری کے جناب عبدالکریم سوورندرگ کر کی صاحبزادی مقصودہ کے ساتھ یکم دسمبر ۹۶ء کو بحسن وخوبی انجام پائی اس موقع پر کرلا اور راجیوڑا بلکہ مضافات رتناگری کے مقتدر حضرات بڑی تعداد میں حاضر تھے۔

عبدالمجید مجگاؤنکر۔ نمائندہ نقش کوکن رتناگری

فوزیہ ـــ شاہد

بمبئی کے ادبی حلقہ میں اردو کے معروف شاعر جناب یعقوب راہی کے فرزند شاہد کی شادی فوزیہ بنت اسلم خان کے ساتھ ۲۱ر دسمبر ۹۶ء کو قدوائی باغ اندھیری میں انجام پائی۔

شاہین واحد ۔ کامل قریشی

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے دیرینہ معاون اور انجمن دار جونیئر کالج کے ریٹائرڈ پرنسپل آدرش شکشک اور اسٹیٹ ایوارڈ یافتہ صدر مدرس عالی جناب این اے واحد صاحب کی دختر شاہین جو انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ میں معلمہ ہیں کا عقد سعید بھیونڈی کے جناب کامل ادیب قریشی کے ساتھ ۲۷ر دسمبر ۹۶ء بروز جمعہ شب برات کے مبارک موقعہ پر مسجد نور واشی میں انجام پایا اور گورو ہال واشی میں استقبالیہ کی تقریب منعقد ہوئی ۔ واحد صاحب کے خلف اکبر نوجوان سائنسداں ڈاکٹر عبدالواحد جو کینڈا امریکہ میں سرگرم عمل ہیں ۔ بطور خاص اس تقریب سعید کے لیے ہندوستان تشریف لائے تھے ۔ واحد صاحب کے دیگر اعزاء و اقارب بھی خاصی تعداد میں (آندھرا پردیش سے ، جو واحد صاحب کا وطن ہے) شریک تقریب ہوئے ۔

کامل ادیب قریشی A F (؟) میں برسرِ روزگار ہیں ۔

نقش کوکن

تسنیم شاہد ۔ خلیل الرحمٰن

نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ اور مکتبہ جامعہ نئی دہلی کے منیجر جناب شاہد علی خان کی دختر تسنیم کا نکاح ۱۵ر دسمبر ۹۶ء کو خلیل الرحمٰن کے ساتھ جامعہ ملیہ اسلامیہ میں انجام پایا ۔

ڈاکٹر ندیم ۔ ڈاکٹر رضیہ

کوکن کے ابھرتے ہوئے شاعر عبداللہ ساجد (جو کویت میں برسر روزگار ہیں) متوطن پمپلولی منڈنگڈھ کے فرزند ڈاکٹر ندیم کی شادی کینیڈا کی معروف ڈاکٹر نورالدین پالیکر اور محترمہ ڈاکٹر نور جہاں پالیکر کی دختر ڈاکٹر رضیہ کے ساتھ ۲۹ر دسمبر ۹۶ء کو اندھیری ممبئی میں انجام پائی ۔

محمد جاوید ۔ راشدہ نور

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور ریٹائرڈ آنریبل جج آفیسر گورنمنٹ آف کرناٹک ممبئی جناب محبوب شیخ احمد یرمال کے فرزند محمد جاوید کا عقد مسنون سید مبشر احمد بنگلور کی دختر راشدہ نور کے ساتھ ۱۱ر دسمبر ۹۶ء کو بنگلور میں ہوا اور ۲۲ر دسمبر ۹۶ء کو نور باغ میں دعوت ولیمہ اور استقبالیہ کی تقریب انجام پائی ۔

شاہد احمد خطیب ۔ شگفتہ ویلیے

کوکن بینک ممبئی میں شعبہ تخمینہ کے افسر جناب دادا میاں خطیب کے فرزند شاہد احمد کی شادی بھابھا اٹامک ریسرچ سینٹر کے جناب اسمٰعیل ویلیے کی دختر شگفتہ کے ساتھ ۲۹ر دسمبر ۹۶ء کو ممبئی میں انجام پائی ۔

خبر کیوں نہیں چھپی ؟

ہمارے کچھ کرم فرما مہینہ کی ۲۰ تاریخ کے بعد اپنے مضامین ، رپورٹ ، خبریں دفتر پہنچاتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ (اخبار کی طرح) آج خبر دی ہے کل چھپ کر آجائے گی مگر رسالہ میں ایسا نہیں ہوتا ۔ ۲۰ تاریخ کے بعد ملنے والی خبریں اگلے ماہ کیلئے روک دی جاتی ہے ۱۴ تاریخ سے پہلے کتابت کے مرحلے سے گذر کر کاپی ۲۵ تاریخ کو پریس میں جاتی ہے تاکہ پہلی تاریخ کو ہم سپرد ڈاک کریں آپ کی مرسلہ خبریں نہیں چھپی تو ناراض مت ہوئیے سمجھ لیجئے کہ اب وہ اگلے ماہ میں چھپیگی ۔ پرچہ آپکا ہے اس سے تعاون کیجئے ۔

انتقالِ پُرملال

عمر موسیٰ کا انتقال

بھیونڈی کی ایک معروف سماجی شخصیت محمد عمر موسیٰ میمن کا ۱۱ر دسمبر ۹۶ء کو ۶۲ سال کی عمر میں ممبئی کے سیفی اسپتال میں انتقال ہوگیا وہ سابق کونسلر تھے۔

حسن محمد طاہر دلوی متوطن پنگاری چل بسے

پنگاری گوہاگر ضلع رتناگری کی بزرگ شخصیت جناب حسن محمد طاہر دلوی بعمر ۸۰ سال سنیچر ۷ر دسمبر ۹۶ء کو اس دارِفانی سے رحلت کر گئے۔ مرحوم گاؤں کی اصلاح کے کاموں میں کافی دلچسپی لیتے رہے۔ گاؤں کی امن کمیٹی کے سرگرم رکن اور انجمن ترقی پنگاری کے ۱۵ سال تک سکریٹری رہے۔

انور سولکر کو صدمہ

بندر محلہ ہرنی کے نوجوان انور سولکر کے شیر خوار برخوردار نقش کوکن کا مقام پونہ میں ۲۵ر نومبر ۹۶ء کے دن انتقال ہوگیا۔ تدفین اسی دن ہرنئی میں عمل میں آئی۔

مشتاق گونڈی کو صدمہ

کوکن لائن کے مسافر بردار جہاز کے اولین کوکنی کپتان مرحوم اسمٰعیل گونڈی کے فرزند اور مشتاق گونڈی کے والد شریف گونڈی متوطن بازار محلہ ہرنئی کا طویل علالت کے بعد ۲۰ر نومبر ۹۶ء کو ہرنئی میں انتقال ہوا۔

مرسلہ: عبدالغنی پاؤسکر

انجینئر عبدالسلام آل بابا کو صدمہ

نہا (NIHA) ٹریڈرس تھانہ کے مالک انجینئر عبدالسلام آل بابا کے خسر اور ڈایما اسٹریٹ ڈاکیارڈ روڈ کے جناب وقار نائیک کے والد عباس عبدالرحمٰن نائیک مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم کا تعلق موضع امبرگھر تعلقہ داپولی۔ رتناگری سے تھا۔

شریکِ غم:۔ طاہر دبیر کوکنی منامہ بحرین

آدم عباس بامنے کی رحلت

دابھول مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر اور دابھول ضلع رتناگری کے سماجی و تعلیمی اداروں سے وابستہ عوامی خدمتگار جناب آدم عباس بامنے ۱۰ دسمبر ۹۶ء کو رحلت فرماگئے۔ مرحوم بامنے محلہ مسلم جماعت کے صدر تھے دابھول میں ہوئے فرقہ وارانہ فساد ۱۹۹۲ء کے چل رہے عدالتی مقدمات کی رہبری کر رہے تھے۔ دابھول کے مسلمان اس عظیم سانحہ سے مرحوم کی کمی کو ہمیشہ محسوس کریں گے جلوس جنازہ میں ہزاروں ہندو مسلم افراد شریک تھے۔ ان کے سوگ میں دابھول کا بازار ایک روز بند تھا۔

ڈاکٹر انور دبیر کو صدمہ

ڈونگری ممبئی کھڑک پر جن کا دواخانہ ہے ڈاکٹر انور دبیر متوطن ہومبرگھر کی اہلیہ کا ۶ر دسمبر ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

داؤد قاضی مرحوم

نور باغ ممبئی میں جناب داؤد اسمٰعیل قاضی متوطن کونڈے تر راجہ پور سابق آرٹی او ممبئی کا ۲۷ر نومبر ۹۶ء کو بعمر ۸۰ سال

انتقال ہوا۔ مرحوم مرین انجینئر
عبداللطیف قاضی کے بھائی اور
بینک آف انڈیا کے برانچ منیجر
جناب انور مجگاؤنکر کے خسر تھے
بے لوث سماجی خادم اور نورباغ
مسجد ممبئی کے کئی برسوں تک
ٹرسٹی تھے۔

امین پٹیل کو صدمہ

راحت کیمسٹ کے جناب
امین پٹیل کے والد محمد یوسف
پٹیل کا ۲۶ ر نومبر ۹۶ء کو انتقال
ہوا وہ روزری ہاؤس مجگاؤں میں
قیام پذیر تھے۔

محمد صاحب ٹھاکور کو صدمہ

ترلوٹ ضلع رتنا گیری
سندھودرگ کے جناب محمد صاحب
ٹھاکور کی زوجۂ محترمہ کا پچھلے مہینہ
انتقال ہوگیا۔

عبدالرزاق زری والے کو صدمہ

سوپارہ میں ۴ ر دسمبر ۹۶ء
کو نقش نواز عبدالرزاق بھائی سے
زری والے کی والدہ فاطمہ سیمین
کا بعمر ۷۲ سال انتقال ہوگیا۔

مرسلہ: عبدالطلب پٹوی

محمود چھاپڑا نہیں رہے

چھاپڑا ٹمبر ٹریڈنگ
نقش کوکن

کے پارٹنر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک
صاحب کے ہم زلف اور شہر ممبئی
میں ادبی حلقہ کی معروف شخصیت
جناب محمود چھاپڑا ۱۸ دسمبر ۹۶ء کی
شب میں رحلت فرما گئے۔ وہ
باندرہ میں قیام پذیر تھے۔ مینارہ
مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور
بڑے سوناپور میں تدفین عمل میں آئی
پسماندگان میں دو بیٹے ڈاکٹر ہیں
اور بڑا بیٹا کاروبار سنبھالے ہوئے ہے۔

ڈاکٹر وحید اختر کا انتقال

علی گڈھ میں ۱۳ ر دسمبر ۹۶ء
کو ممتاز نقاد، دانشور اور شاعر ڈاکٹر
وحید اختر کا ان کی رہائش گاہ حرکت
قلب بند ہونے سے انتقال ہوگیا وہ
۶۳ سال کے تھے۔
ڈاکٹر وحید اختر گذشتہ سال
ہی علی گڈھ مسلم یونیورسٹی میں ڈین کے
عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے۔

احمد چماڈکر کا انتقال

ہرنئی تعلقہ داپولی میں منتشنگ ٹرالرز
کے ڈیزل سپلائر احمد چماڈکر کا اچانک
حرکتِ قلب بند ہونے سے ۳ ر دسمبر ۹۶ء
کو ممبئی میں انتقال ہوگیا۔

مولانا اعجاز کامٹوی مرحوم

سنی عالم دین حضرت مولانا
اعجاز احمد صاحب کامٹوی دارالعلوم
غریب نواز ملاڈ کے جلسہ دستار
فضیلت میں شرکت کے لئے ممبئی تشریف
لائے تھے دورانِ تقریر آپ کو قلب
کا دورہ پڑا اور ۲۳ ر دسمبر ۹۶ء کو آپ
کا وصال ہوگیا آپ کے جسد خاکی کو
آپ کے آبائی وطن کامٹی کے لیے بذریعہ
ہوائی جہاز سے جایا گیا ہے۔

شجاعت علی سندیلوی کا انتقال

۲۲ ر دسمبر ۹۶ء کو لکھنؤ کے
بزرگ مجاہد آزادی اور اردو کے مشہور
ادیب ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی
کا ایک پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں
انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۷۲ سال
تھی۔ ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی نے
مہاتما گاندھی کی ترغیب پر لکھنؤ میں
قیدیوں کو اردو پڑھائی تھی وہ
لکھنؤ یونیورسٹی میں شعبہ اردو سے
وابستہ رہے انہوں نے چند کتابیں
بھی لکھیں۔

مس زبیدہ حنیف حسوارے کا انتقال

قصبۂ بانکوٹ کے جناب
حنہ ۲،۲،۹۷

حنیف حسوارے کی دختر زبیدہ جو جماعت دسویں کی ہونہار طالبہ تھی۔ معمولی سی خرابیٔ صحت کے بعد ۱۳؍ دسمبر ۹۶ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔

مرسلہ: ریشماں دروے

داؤد خان دیشمکھ صاحب کا انتقال

موت اسکی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس

۱۶؍ دسمبر ۹۶ء کو ضلع رائیگڈھ کے مثالی استاد اور ماہر تعلیم جناب داؤد خان دیشمکھ سابق سبکدوش معاون ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر نے بعمر ۸۵ سال مختصر سی علالت کے بعد دل کا دورہ پڑنے سے داعیٔ اجل کو لبیک کہا کوکن کے تعلیمی میدان میں دیشمکھ صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ رتناگری۔ رائے گڈھ ضلع میں آپ نے بائیس سال اور کل ۴۱ سال محکمۂ تعلیم میں خدمات انجام دیں اپنے وطن لوئر توڑیل جیسے چھوٹے دیہات میں اردو ہائی اسکول کی بنیاد ڈالی اور نو کمروں کی عمارت تعمیر کرانے میں جان. مالی قربانیاں پیش کر کے اس ادارے کو بام عروج پر پہنچایا آج یہ ہائی اسکول جونیئر کالج بن کر S. S. C کا سنٹر بن گیا ہے۔

شریک غم: عمر ابراہیم کالشیکر

ایڈوکیٹ ہارون سولکر کو صدمہ

شری کرشنا کمیشن میں

جمعیۃ العلماء مہاراشٹر کی نمائندگی کرنے والے ممبئی کے ماہر قانون داں جناب ہارون سولکر (متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائیگڈھ) کے بھائی یونس سولکر صاحب کا ۱۸؍ دسمبر ۹۶ء کی شام ان کے وطن میں انتقال ہوگیا۔

شاکر سوپاروی کو صدمہ

شاعر، صحافی اور شوسل ورکر جناب شاکر سوپاروی کی والدہ فاطمہ بی زوجہ المرحوم عبدالحمید بوٹکے کا ۱۸؍ دسمبر ۹۶ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔

عبدالستار پڈویکر کا انتقال

سابق سکریٹری جماعت المسلمین رتناگری (شہر) جناب عبدالستار پڈویکر کا ۳۰ دسمبر ۹۶ء کو ناگہانی طور پر حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔۔

عبدالکریم مُلّا مرحوم

جناب عبدالکریم مُلّا جو ماڈرن میکانیکل ورکس اُمّٹ گری میں کیشیئر تھے) ۲۷ دسمبر ۹۶ء کو ممبئی میں انتقال کر گئے۔

مرحوم ماضی کے معروف قوّال ابراہیم اقبال کے بھائی تھے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون
صدق اللہ العظیم

سالِ نو کی پرخلوص مبارکباد
منجانب :-
مہاراشٹرا الیکٹروپلیٹنگ ورکس
۲۴/اے پرانی انجیر باڑی ماونٹ روڈ، مجگاؤں
بمبئی : ۴۰۰۰۱۰ ●●●● فون : ۳۷۲۳۲۷۳

WINNER vs LOSER

The Winner - is always part of the answer,
The Loser - is always part of the problem,
The Winner - always has a programme,
The Loser - always has an excuse,
The Winner - says "Let me do it for you,"
The Loser - says "that is not my job,"
The Winner - sees an answer for every problem;
The Loser - sees a problem for every answer,
The Winner - says, "It may be difficult but it's possible,"
The Loser - says, "It may be possible but it's too difficult"

Be a Winner !

ZAKAH

Zakah is one of the fundamental institution in Islam In importance, it is placed next to prayer. The Commandment of Zakah is often coupled with the commandment of salah in the Holy Qur'an.

OBITUARY

A well-known Travel Agent from Fordsburg, South Africa Mr. Hamid Chotia died on 30 08 96 at the age of 72 yrs. He was the Qur'an Hafiz and a very good social worker and was also interested in sports especially in cricket

Mr Mehmood Chapra the son of Late Ummar Chapra & the Father of Mr Ayaz, Dr Imtiyaz & Dr Ajaz passed away peacefully at his Bandra Resi on 18 12 96 aged 64 yrs

Sarfaraz Fakhi s/o Siddiqui Ahmed Fakhi and Nephew of Siraj Fakhi died on 21 12 96 He died of Heart Attack in Pune at the age of 57 yrs.

Mohammed Yusuf Patel Father of Mr Amin Patel of M/s Rahat Chemist died on 26 11 96 at Rosary House, 10th Floor, Mumbai-10

Mohammed Saheb Thakur's wife of Tirlot died recently

Anwar Dabir's wife from Dongri died on 6 12 96

Abdul Sattar Padvekar a business man socio-religious worker and former secretary of Jamatul Muslimeen Ratnagiri died of massive Heart Attack on 30 12 96 aged 70 years

Mrs Fatima mother of Shakir Suparvi of Nala Sopara died on 18 12 96 at the age of 80 years in Nala Sopara, Dist Thane

Dawood Ismail Kazi of Noorbaug who was religious, honest & dedicated social worker died on 27 11 96 in Mumbai at the age of 78 years.

Abdul Karim Mulla of Mazagaon, Badruddin Building, died on 27 12 96

WEDDING

Saifullah and Nafisa Son & Daughter of Mohammed Ishaq Bharde got married to Rabia D/o Dawood Mukadam & Badruddin s/o. Abdul Jabbar Bharde respectively on 20 12 96 at Karachi

Amanullah S/o Abdul Hameed Bharde got married to Shaista D/o Yousuf Khan on 20.12.96 at Karachi

Mahjaben D/o. Isbat Alam Khan got married to Alimiya S/o Shaikh Osman Munge on 28 12 96 at Tanzania.

Tasneem D/o. Zakaullah Siddiqui (FOURWAYS TRAVEL) got married to Daud Ally S/o Khalid Ally on 28 12 96 at Islamabad

Abdul Hakeem and Mukhlis nephews of Bilal Mohd Husain Madoo got married to Farah Deeba D/o Nazim Patel & Humaira D/o Abdul Jaleel Madoo respectively on 08 12 96 at Bhiwandi

Beena D/o Mohammed Fakih got married to Mansoor S/o Late Shamsuddin Thange on 23 11 96 at Bhiwandi

AtifAli & AsifAli sons of Jafarali Kasam Shaikh got married to Anjumara D/o. Younus A. Meer & Fouzia D/o. Fazlul K Khan respectively on 30.11 96 at Jogeshwari and 1 12 96 at Byculla

Kausar D/o Ahmedi Begum H A Rahim Fruitwala got married to Iqbal S/o I M Dabhoiwala on 17 11 96 at Juhu

Shaheen D/o N A Wahid got married to Kamil S/o. Late Adib Qureshi on 27 12 96 at Vashi

Mohammed Javed S/o Mehboob Shaikh Ahmed (Yermal) got married to Raashida Noor D/o Syed Mubasshir Ahmed on 11.12 96 at Bangalore

Wasiq & Ilyas sons of A. Rehman D Khatib got married to Mehjabeen D/o Syed S Kadiri and Parveen D/o A Wahab Khatib respectively on 1 12.96 at Khed

Shagufta D/o Ismail Dawood Walile got married to Shahid Ahmed S/o. Dadamiyan N. Khatib on 29.12.96 at Mazagaon

Farhana D/o. Taher Vilaity got married to Sarosh S/o. A. Wahab Saifi on 22 12.96 at Mumbai.

Nargis D/o A U Kardekar will be getting married to Atique S/o. Late Alhaj Mohd U Shaikh on 5.1 97 at Goregaon

HAPPY AND PROSPEROUS NEW YEAR & RAMZAAN MUBARAK TO ALL OUR READERS, PATRONS & THEIR FAMILIES.

IQUAMAT-E-DEEN CONFERENCE (A STRUGGLE TO ESTABLISH DEEN IN TOTO)

IQUAMAT-E-DEEN CONFERENCE was held by Jamaat-e-Islami Hind (Mumbai) at Kaiser Baug, on 8 12 96 Maulana Mohammed Jafer, Maulana Prof Fareed, and Maulana Jalaluddin Ansar spoke on the above subject The main theme of the speakers was that it is the obligatory upon every Muslims to strive for the supremacy of Islam in all walks of life

K.M.E.S. BHIWANDI

Kokan Muslim Education Society Zilla Thana held the Conference & Seminar on Education and Socio-Economical problem in Bhiwandi on 30 11 96 Dr Ali Mohammed Khushroo, former Vice-Chancellor and the Chairman of the Aga Khan Foundation was the Chairman of the Function & the Chief Guest Speaker Other important speakers were Adv, Rafiq Dada, additional Solicitor General of India, Dr Malik Zada Mansoor Ahmed Ex Prof of Lucknow University, Haroon Rashid, the editor of Inquilab, Adv Yusuf Muchala & Sarfaraz Arzoo, editor of Hindustan Daily President of the society Mr Aslam Fakhi thanks the Guest & also appeals the audience to help his big projects of the Medical College to be establish shortly in Bhiwandi

ALL INDIA MUSLIM WOMEN'S EDUCATION CONFERENCE

All India Muslim Women's Education Conference was held at Crescent School Campus, Vandalur, Chennai - 600 048 on 21 12 96 to 23 12 96 under the auspicious of the Chairman, Founder and Members of the Seethakathi Trust and The All India Islamic Foundation

ADVICE TO UMMAH

- Read Holy Quran with meaning & act on it
- Present ISLAAM to those with whom you come in contact,
- Acquire knowledge and try to remove ignorance and prejudice about ISLAAM from the minds of the people living in your area or locality,
- Give personal example This is very important and a publicity by itself,
- There should be zest & zeal in our efforts,
- There should be consistency & dedication,
- There should be patience and perseverance;
- Pay Zakath
- And above all, we should not be wanting in practicing ISLAAMIC teachings ourselves

felicited on 19 12 96 at Ravindra Natya Mandir, Prabhadevi, Mumbai by the hand of Commodore P K Mukherjee, President and general manager (SB) Mazagaon Dock Ltd Gunwant Kamgar Awardee Mr A Samad Mukaddam, Mr A U Khan & Usman Balbale also felicited in this function On behalf of Kokan Muslim welfare Assn Andheri, Congratulation to all of them *(Altaf H Chougule)*

ROAD NAMING CEREMONY

Inaugration of Road Naming Ceremony of Dockyard Road Mumbai - 400 010 as Late Alhaj M D Naik Marg (wellknown Industrialist & Social Worker of Ratnagiri & Mumbai) on 5 1 97 by the Hand of Mr Sharad Pawar, Ex Chief Minister of Maharashtra

BAHRAIN NATIONAL DAY

The National day of The State of Bahrain was celebrated in Mumbai on 16 12.96 at Taj Mahal Hotel, Mumbai under the auspicious of H E Yacoob Yusuf Abdulla the Consul General of the state of Bahrain, VIP's & Consular core were present at the function

KARACHI NEWS

Naqshe Kokan Congratulates Master Hamid Muhammad Ali s/o Muhammad Ali Mukaddam on getting 1st Position throughout Karachi and 2nd Position throughout Sindh in Technical Board Examination (1996) which was conducted by the SBTE

Congratulation !

Dr Taher Mehmood Dean of law faculty of Delhi University & the educationalist & Islamic Scholar has been appointed as a minority commission chairman by the Govt of India

K.M.W.Y.O. (U.K.)

Kokni Muslim Welfare & Youth Organisation England has arranged the Eid celebration programme & also the variety programme exhibition of Arts & Crafts & Musical show on 16 02 1997 at Kingsbury High School, Kingsbury, London NW9 The president of KMWYO Mr Jaffer Hamdulay visited N.K Office & his message was to all the N.K. readers that all the organisation of Kokan should be united "We (K M W Y O) are doing our atmost for the unity of all the Kokni organisation & the Kokni community" He could not attend N K T F annual programme on 22 12 96 He was supposed to be our Guest of Hounour

BRAVO ! CHIVELKAR

Congratulation to Mr Chivelkar Abidin Usman of Maharashtra Battalion Army Wing Mumbai 'B' Group and a Cadet of Maharashtra College for showing his best performance in the camp, which was held in Delhi at National Level from 27 10 96 to 07 11 96 There were 640 Cadets Mr Chivelkar also received a Gold Medal in a State Level Camp held at Pune in Sept 1996 The overall position of Maharashtra State was 2nd Credit & Congrats to the Principal Hawaldar

MINISTER MUNDE IN MAHARASHTRA COLLEGE

University Grand Commission has sanctioned project "The Position of Persian in Maharashtra from the Maratha period to the present times" to Maharashtra College The Project was inaugurated by Hon Shri Gopinath Munde, Deputy Chief Minister of Maharashtra State on 07 12 96 at College Auditorium Prof J V Naik and Mr Ali Sardar Jaffry spoke on the importance and relation of Persian with Marathi language Mr Palizdar, Director of Iran culture House spoke on the Historical and Cultural relations of Iran & India Dr Rafiq Zakaria presided over the function and Munde gave thought provoking lecture Dr N S Akhtar, head of the Persian Dept is the Projector Investigator & Principal I A Hawaldar of Maharashtra College will look after the project

not a single authentic Hadith (sayings and deeds of the Holy Prophet) that encourages wife-bashing? Instead how come there are undisputed Hadiths that discourage this beastly behaviour ?

"What does the Holy Quran, the only completely authentic Divine Work, has to say on the subject ? That will be the basis of my research " Recently Mr Kays published a folder on "Why and How Should Iddah be Observed" Iddah is the period of mourning for a Muslim widow The response to this folder was tremendous More than 25,000 copies were distributed free throughout South Africa, through the generosity of Mr Kays' sponsors

If anybody requires more copies of the folder, they should send a self-addressed stamped envelope to Al-Ilmu Nur Knowledge is Light, P O Box 4664, Vereenging 1930

NAMAZ : THE MEDICAL ASPECTS

New Delhi The health aspects of namaz, performed five times a day by muslims, will be probed by doctors with the help of Islamic organisation

Special Friday prayers (namaz-e-juma) were performed at the on-going perfect health mela here in the context of an invincible connection between the mind and the body and the dominance of spirit for a healthy living, according to organisers

The special namaz was attended by nearly 500 persons

In a release issued here, Heart Care Foundation of India vice president K K Aggarwal and secretary general of Delhi Rajya Nature Cure Parishad B Islam, said they were going to do further research on medical aspect of namaz

Saying that the namaz was related to health, Dr Islam said the person forms a habit of rising early in the morning and sleeing fully relaxed at night Physical exercise and deep breathing are also taught

All body movements during namaz tone up the mind, body and the soul and the exercise of abdomen, shoulders, neck and thighs was a part of certain body movements during namaz

DR. YUSUF MATCHESWALA A WELLKNOWN PSYCHIATRIST

Dr Yusuf Matcheswalla was born on August 4th 1958 brought up in Bombay He is both an academician & an Practioner He is one of the most eminent Psychiatrist of today He is a Honorary Psychiatrist and Assistant Prof at J J Hosp and Grant Medical College He is attached to various Hospitals like Habib, Noor, Kothari and Chabdi Bazar

He is Honorary Psychiatrist at Masina Hospital Developed a Psychiatrist Department with specialised in-patient facilities Recently a degree of M D in Forensic Medicine was added to his academic credentials He has been honoured the post of Honorary Deputy Coroner of Greater Bombay by the Government of Maharashtra in the year 1995 He is a doctor with Philanthropic heart doing a lot of work for humanity at large

● Mrs Abeda Inamdar the chairman of B Ed College Pune informs N K that the admission forms for the ladies B Ed College will be issued from Jan 1997 write to Principal (Mrs) Abeda Inamdar B Ed College, Azam Campus, H B Modikhana Road, Pune

FELICITED

On the auspicious day of the Platinum Jubilee celebration of Mazagaon Dock Emp. Co-op Credit Society Ltd among the other Mr Mubeen A Hajee charge Hand and noted social worker, Ex-Chairman of M D Emp Co-op Credit Society has been

> If a person to whom God has given wealth does not give Zakat (alms), he will find that, on the Day of Judgement, his wealth turns into a poisonous snake with two black spots on its head. It will be like a yoke around his neck. Then it will seize him by the jaws and declare, 'I am your wealth. I am your treasure.' *(HADITH OF AL-BUKHARI)*

ISLAMIC SCHOLAR'S BOOK ON DEALING WITH IDDAH

Lenasia Times March 1996 A VEREENIGING Islamic scholar has published an informative leaflet dealing with Iddah, the Islamic practice for women following their husband's death or on being divorced Mr A Kays, who has several works to his credit , said unfortunately many non- Islamic practices have crept into the process, causing undue hardship to Muslim sisters His leaflet alerts women on the issue

"The evil tendency is exposed in this leaflet and the relevant Quranic commands explained," he said "Havoc is created in the lives of these helpless women, disturbing them mentally and unbalancing their social and economic lifestyle This happens when they are bombarded with old wives tales and so-called Fatwas, by relatives and friends who tell them what they should and should not do during Iddah

"In contrast, the Quranic Iddah process is consoling, remedial and much needed psychological therapy during the stressful time "The leaflet explains the widow's Iddah, and behaviour of the bereaved, pregnancy factor, divorcee's Iddah, Iddah itself when Iddah restrictions are not applicable and other vital aspects for the women Throughout the leaflet, Mr Kays quotes authentic Quranic passages to substantiate his statements

Persons interested in obtaining free copies of the leaflet can do so by enclosing standard stamped self-addressed envelope to Al-ilmu Nur/Knowledge is Light, P O Box 4664, Vereeniging 1930 Mr Kay's other informative eight-page booklet, "Marriage, Talaq and Reconciliation" is also available from the above organisation

WIFE BASHING A BEASTLY BEHAVIOUR

Islamic scholar Kays publishes new booklet

Lenasia Times July 1996 A GAUTENG author and scholar has begun collating data on wife-bashing in Muslim society Mr A Kays of the Vereeniging-based Al-ilmu Nur (Knowledge is Light) said apart from collating information on the controversial subject, in depth research is also being under-taken on the Quranic perspective His findings will be published in a simple booklet format

"There appears to be a perception in the media that the Holy Quran actually sanctions wife-beating " Mr Kays said "Research NGOs and university scholars have established that wife-beating or wife-battering in Muslim societies is as commonplace as in other communities However, they show some remarkable differences non-Muslims shy away from claiming wife bashing is permitted in their religions In fact their priests condemn it

"On the other hand, most conservative Muslim theologians - Sunnis and Shias alike - openly claim the Holy Quran allows it In support they quote one verse, with a word that has several meanings "Did the Holy Prophet, who lived a life modelled in the Holy Quran, allow wife-bashing ? Or, did he actually dislike it ? Why is there

یہ پرچہ آپ کو پیش کیا گیا ہے۔۔

ماہنامہ **نقش کوکن** بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۵..... | شمارہ ۲..... | ماہ فروری ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر : نقیب محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نوانگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم فروری ۹۷ء ....
کتابت: حماد سید ندیم، حافظ زبیر ...

اسلام کا تیسرا رکن زکوٰۃ

اے حمید دھوری
پچھور، ممبئی

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں نماز کے بعد سب سے زیادہ اہمیت زکوٰۃ کو حاصل ہے۔ قرآن مجید میں اس کے لئے واضح اور صریح احکامات موجود ہیں۔ نماز اور زکوٰۃ یہ اسلام کے دو بڑے ستون ہیں۔ جن پر اسلام کی بنیاد کھڑی ہے اگر ان دو ستون کو ہٹا دیا جائے تو اسلام قائم نہیں رہ سکے گا۔ خدا کی دی ہوئی دولت سے چند مقررہ اصول پر معینہ شرح سے بعض حصہ مال کو نکال کر وہ حاجت مندوں غریبوں اور مسکینوں کو دینے کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ اور یہ صرف مسلمانوں کا حق ہے اسے غیر مسلموں میں تقسیم نہیں کی جا سکتی۔ اللہ کے حکم کے مطابق اپنی دولت و مال کی زکوٰۃ ادا کرنے سے اپنی دوسری دولت و مال پاک ہو جاتا ہے۔ دولت و مال میں زیادتی اور برکت ہوتی ہے اور جن لوگوں کو زکاۃ دی جاتی ہے ان کی دعاؤں سے نیکی میں زیادتی ہوتی ہے بھلے کاموں کی توفیق ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔ بصورت دیگر اگر کوئی شخص شرع کے مطابق اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے تو اس مال کے تلف اور برباد ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اور صدقے کے دوسرے معنی ہیں اپنی دولت و مال کے خرچ کرنے میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔ دنیا میں نام کمانے کے لئے اپنی بڑائی شہرت یا کسی پر احسان جتانے کے لئے خرچ نہ کریں اور جن لوگوں کو کچھ دیا جائے ان کے ساتھ ایسا برتاؤ یا بات چیت میں لینے والے کو ذرہ برابر احساس نہ ہو اور نہ اس کے دل کو تکلیف پہنچے۔ کسی کو کچھ دینے کا بہتر طریقہ یہ ہونا چاہیئے کہ ایک ہاتھ سے دے تو دوسرے ہاتھ کو اس کی خبر نہ ہو۔

قرآن مجید کہتا ہے کہ "تم جو کچھ خدا کی راہ میں صرف کرتے ہو یہ اللہ کے ذمہ قرض حسنہ ہے" گویا تم اللہ تعالیٰ کو قرض دے رہے ہو اور اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا قرض اپنے اوپر باقی رکھے۔ اپنا مال اپنا پیسہ دوسروں پر خرچ کرنا باعث برکت ہے دوسروں کے مال پر پیسوں کی طمع کرنا بے برکتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے، کن چیزوں کی نکالی جائے، کن لوگوں کو دی جائے اور کس حساب سے دی جائے۔ شوافع حضرات کے لئے زکوٰۃ کے تعلق سے مختصر معلومات شافعی مسلک کی مستند کتاب "المبسوط" سے لی گئی ہے۔ جو ذیل میں لکھی جا رہی ہے۔

زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے! (۱) اسلام! یعنی زکوٰۃ ادا کرنے والا مسلمان ہو (۲) حریت! یعنی آزاد ہو (۳) ملکیت! یعنی زکوٰۃ میں نکالا

نقش کوکن ۱۵

جانے والا مال اپنی ملکیت کا ہو اس میں کوئی نقص نہ ہو۔

(۴) نصاب ! مال اسی تعدادِ مقررہ میں ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو۔ (۵) حول ! ایک برس کی مدت گزرنے کو کہتے ہیں (۶) سوم : اس کی شرط مویشی میں ہے۔ مویشی کے لئے مفت چراگاہ ہو یا ایسی چراگاہ جس کی قیمت بہت کم ہو اور اگر چارہ کی مقدار مقابلۃً قلیل ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔

کن اشیاء میں زکوٰۃ فرض ہے :

مال میں سونا چاندی، مویشی میں اونٹ، گائے، بکری، بھینس۔ پیداوار میں غلّہ جو آدمیوں نے بویا ہو اور غلّہ کھانے کا ہو اور جمع کیا جا سکے۔ پھلوں میں کھجور، انگور اور مالِ تجارت۔

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے :

(۱) فقراء ! جن کے پاس نہ مال ہو نہ ہنر۔ تنگدستی میں گزر بسر کرتے ہو اور کسی سے مانگتے نہ ہو۔ (۲) مساکین ! مسکین ایسے شخص کو کہتے ہیں جو بوجہ فلاکت و افلاس بیٹھ گیا ہوں۔ جو بہت ہی تباہ حال ہو، جس کے پاس اپنے تن کی ضرورت بھی پوری کرنے کے لئے کچھ نہ ہو۔

(۳) عاملین ! یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اسلامی حکومت زکوٰۃ و صدقات کے وصول کرنے اور مستحقین پر تقسیم کرنے کے لئے مامور کئے گئے ہوں۔

(۴) مولفین ! ان نو مسلموں کو کہتے ہیں جن کو تالیفِ قلوب کے لئے زکوٰۃ دی جاتی ہے اور وہ لوگ جن سے مسلمانوں کو ایذا پہنچنے کا خطرہ ہو انہیں یہ مال دیکر ان کے ہاتھوں مسلمانوں کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

نقش کوکن

(۵) رقاب ! اس سے مراد غلام کے ہیں۔ غلاموں کو غلامی سے رہائی دلانے کے لئے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ (۶) مقروضین : یہ وہ لوگ ہیں جن کے اوپر کسی کا قرض ہوتا ہے اور ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہو تو ان کو ادائے قرض کے لئے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ (۷) غزات : یہ وہ لوگ ہیں جو کسی عوض یا تنخواہ کے بغیر کافروں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں ان کی امداد کر سکتے ہیں۔ (۸) مسافرین ! راستہ چلنے والے کو مسافر کہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا سفر اگر معصیت کے لئے نہ ہو۔ اگر وہ تنگدست ہو اور جن کے پاس اپنے منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے سفر خرچ کا انتظام نہ ہو تو اس طبقہ کے لوگوں کو اتنی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے جو ان کو منزلِ مقصود تک پہنچائے۔

مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ ایک برس نہ گزرلے اگر ایک برس کی مدت میں کمی ہو تو زکوٰۃ نہیں۔

نصاب ! اس مقدارِ مقررہ میں مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ سونے اور چاندی پر زکوٰۃ واجب ہے۔ لیکن دونوں کا نصاب جداگانہ ہے چاندی کی زکوٰۃ سونے کی طرح ہر سال نکالی جائے گی جب تک کہ نصاب باقی رہے۔

سونے کا نصاب بیس مثقال سے شروع ہوتا ہے۔ اس کا چالیسواں حصہ نصف مثقال زکوٰۃ ہے اگر بیس مثقال میں تھوڑی بھی کمی ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ ہندوستان کے اوزان کے لحاظ سے بیس مثقال کا وزن ساڑھے سات تولہ ہے۔ ایک ہی سونے

کی مقدار سے ہر سال زکوٰۃ نکالی جائے گی جب تک کہ نصاب باقی رہے۔ سونے اور چاندی کے زیورات جن کا استعمال مباح ہے اور جو استعمال کیے جاتے ہیں یا کم از کم جن کے استعمال کا ارادہ ہے۔ ان پر زکوٰۃ نہیں ہے لیکن ان زیورات پر جن کا استعمال مباح نہیں ہے یعنی مکروہ یا حرام ہے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ وہ زیورات متعدد پہننے کے لئے نہیں بلکہ بطور مال محفوظ جمع کیے جائیں ان پر زکوٰۃ واجب ہے صرف اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جو زیور مباح ہو استعمال کی نیت ہو اور اسراف نہ ہو۔

چھینے ہوئے یا چرائے ہوئے گمشدہ مال میں بھی زکوٰۃ کا حق قائم رہے گا واجب اسی وقت ہوگا جب دستیاب ہو جائے۔

نقدی کی زکوٰۃ تجارت کے مال و متاع کی زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ چنانچہ اس وقت ممبئی کے چلن کے پچاس روپیے جو ایک برس کامل اپنی ملک میں رہے ہو اس چلن کا سوا روپیہ زکوٰۃ دینا پھر جتنا زیادہ ہو اسی موجب ان کی زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ زکوٰۃ کے اخراج کے وقت دلی پر زکوٰۃ کی نیت واجب ہے۔

زراعت کی پیداوار اور درخت سے ملنے والے پھل اور ثمرہ کے لئے حول کی شرط نہیں ہے۔ اگر برس کے اندر نصاب کا مال یا بعض حصہ فروخت یا منتقل کرے تو مدت منقطع ہو گی اور اس کے بعد پھر دوبارہ خریدے تو جدید ملکیت ہو گی اور اس تاریخ سے مدت شمار ہو گی۔

فائدہ کی غرض سے مال کے ردّ و بدل کرنے کو تجارت کہتے ہیں۔ مالِ تجارت میں نصاب کے لئے مالیت کا تعین برس کے آخر میں خریدی ہوئی قیمت پر ہوگا۔ اور قیمت کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی۔ اگر ہر سال کے آخر میں مالِ تجارت کی قیمت نصاب کے موافق ہو تو زکوٰۃ قیمت سے ادا کی جائے گی۔ ائمہ شافعیؒ، مالکؒ، اور حنبلیؒ سے مباح زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے پاس مطلق زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کے لئے ہم کو طبعاً کوئی پس و پیش نہ ہونی چاہیئے — جب کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے جس مال سے زکوٰۃ وغیرہ کا مطالبہ کرتا ہے وہ اپنے ہی دئے ہوئے کچھ رزق کا حصہ وہ بھی ڈھائی فیصد جیسی قلیل و حقیر مقدار ہم سے مانگتا ہے — ❊ ❊

قارئینِ نقش کوکن اور فرزندانِ توحید کو عیدالفطر
کی دلی مبارکباد
کوسموس انٹرنیشنل
ہارون بی میمن
ایکسپورٹس
امپورٹرس
مین پاور کنسلٹنٹس
منسٹری آف لیبر حکومت ہند کے تحت رجسٹریشن نمبر 00203/BOM/84
۱۰۔ ایس وی پی روڈ، پاٹکا منزل، پہلا منزلہ
بھنڈی بازار جنکشن ممبئی ۳
فون آفس:۔ ۳۷۲۷۷۷۲ — ۳۷۶۱۲۴۹ رہائش:۔ ۳۰۹۵۳۲۴

عید اُس پری وش کی

از: عبدالاحد ساز

پھوٹی لبِ نازک سے وہ اک شوخ سی لالی
تھوڑی سی شفق عارضِ تاباں نے چرا لی
پھر بام کی جانب اُٹھے ابروئے ہلالی
اور چاند نے شرما کے کہا۔ عید مبارک

چھیڑا وہ حسیں شب نے تمناؤں کا جادو
لہرا گئی خلوت کدۂ ناز میں خوشبو
ہولے سے سنورنے لگے احساس کے گیسو
دی کس نے درِ دل پہ صدا۔ عید مبارک

جھلکا رُخِ روشن پہ حسیں صبح کا پرتو
گلنار ہتھیلی پہ حنا دینے لگی لَو
زلفوں سے چلی نکہتِ وارفتہ کی اِک رَو
پیغام لئے آئی صبا۔ عید مبارک

سکھیوں نے خیالوں کے حسیں رنگ اُبھارے
جاگے کئی خوابیدہ سے جذبات کے دھارے
پھوٹے وہ نگاہوں سے تبسم کے پھوارے
ماحول ہوا نغمہ نوا۔ عید مبارک

صدقے ترے اے روحِ ادا، پیکرِ لطافت!
راس آئے ترے حسن کو یہ کیف کی ساعت
یہ تحفۂ اشعار ہے نذرانۂ اُلفت
اے جانِ حیا، جانِ وفا۔ عید مبارک
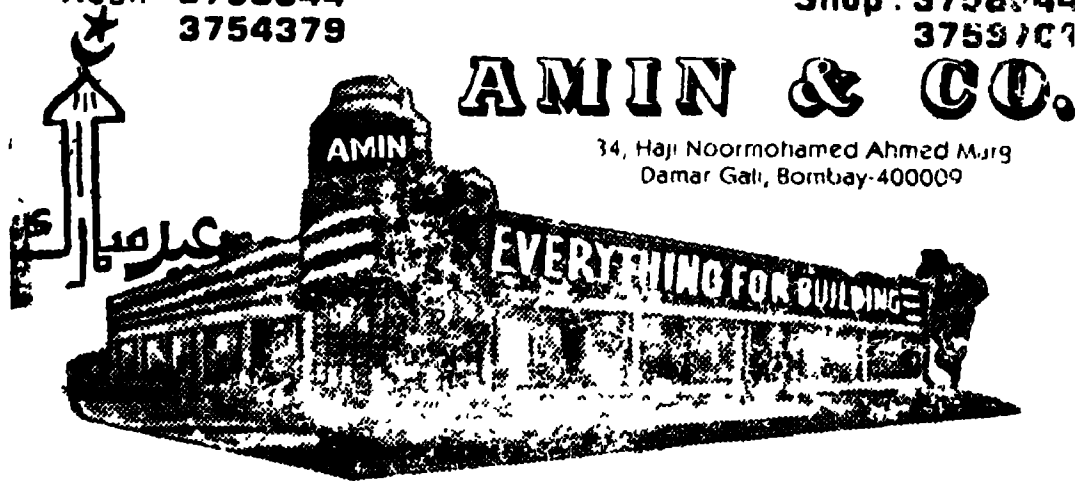
Establish 1956

Authorised Stockist of Birla Super Cement, Birla White Cement, Rajashree Cement & Dealers of Narmada Cement, L&T Cement, and All Kinds of Building Material Suppliers.

اعتکاف اور اس کے احکام

مولانا عزیز الرحمٰن فتحپوری

رمضان المبارک کے مخصوص اعمال میں سے ایک عمل اعتکاف بھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اعتکاف کیا ہے اور اس کی ترغیب بھی اُمت کو دی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے ایک سال اس کی پابندی کسی سے نہ ہوسکی تو اگلے سال دو عشرے کا اعتکاف کیا۔ اس لفظ اعتکاف کا مادہ عکف (ع۔ک۔ف) ہے جس کے معنی قیام پذیر ہونے اور ٹھہرنے کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں اعتکاف نام ہے ثواب کی نیت سے مسجد میں مستقل قیام کا اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ واجب۔ مسنون اور نفل۔ انسان اگر سنّت وغیرہ کے ذریعے اپنے اوپر اعتکاف کو لازم کرے تو یہ اعتکاف واجب کہلائیگا۔ اور اس کا پورا کرنا ضروری ہے نہ پورا کریگا تو گنہگار ہوگا۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف "مسنون" ہے اس کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے وہ نفل شمار ہوگا۔ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف سنّت علی الکفایہ ہے کہ اگر کسی ایک نے بھی کر لیا تو سب کی ذمّہ داری ختم ہوگئی بستی محلّے میں ورنہ محلّے بستی کے تمام لوگ گنہگار ہوں گے۔

اعتکاف کی شرائط: مسجد میں ٹھہرنا • بہ نیت اعتکاف ٹھہرنا چنانچہ بے مقصد و بلا ارادہ مسجد میں ٹھہرے رہنا اعتکاف شمار نہ ہوگا • مسلمان ہونا • عاقل ہونا۔ (بلوغ اعتکاف کی شرائط میں سے ہیں) • حیض ونفاس سے خالی اور جنابت سے پاک ہونا۔ سب سے افضل وہ اعتکاف ہے جو مسجد حرام میں کیا جائے اس کے بعد مسجد نبوی کا پھر بیت المقدس کا اس کے بعد مسجد جامع پھر محلہ کی مسجد کا پھر اس مسجد کا اعتکاف افضل ہے جہاں جماعت زیادہ ہوتی ہو اعتکاف واجب اور مسنون کے لئے روزہ شرط ہے مسنون میں روزہ ہی کا وقت ہوتا ہے غیر رمضان میں واجب اعتکاف کرنیوالے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ روزہ بھی رکھے یہی وجہ ہے کہ صرف رات کے وقت اعتکاف کی نیت لغو ہے کیونکہ رات روزے کا محل نہیں ہے۔ اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن رات کا ہوسکتا ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں جس قدر کی نیت کرے۔ اعتکاف افضل کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں ہے۔

اعتکاف کی حالت میں دو قسم کے افعال حرام ہیں ان کے ارتکاب سے اول الذکر دونوں اعتکاف (واجب اور مسنون) فاسد ہوجائیں جب کہ اعتکاف فضل مستحب ختم ہوجائے گا۔ ممنوع افعال میں سے ایک ہے بے ضرورت مسجد سے باہر نکلنا۔ یہاں ضرورت عام ہے اس میں طبعی ضرورت بھی داخل ہے۔ مثلاً پاخانہ، پیشاب، غسل اور کھانا وغیرہ اور ضرورت شرعی بھی اس میں داخل ہے جس کی مثال جمعہ کے لئے اس مسجد میں جانا جہاں جمعہ ہوتا ہو (بشرطیکہ

نقش کوکن

اعتکاف والی مسجد میں جمعہ کا کوئی نظم نہ ہو) ضرورت
کی بنا پر مسجد سے باہر جائے تو ضرورت پوری ہونے
کے بعد وہاں رُکے نہیں بلکہ بلا تاخیر فوراً مسجد واپس
آجائے ضرورت پوری کرنے کے لئے جب سب قریبی
جگہ ہو وہاں جائے جو عذر عام نہ ہوں ان کے لئے اعتکاف
والی جگہ کو چھوڑ دینا اعتکاف کے منافی ہے لہٰذا معتکف
مریض کی عیادت وغیرہ کے لئے مسجد سے نکل کر نہیں
جاسکتا ہے کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے یا آگ وغیرہ
کو بجھانے کے لئے یا مسجد کے انہدام کے خوف سے اگر
مسجد سے باہر آنا پڑا تو یہ باہر آنا پڑا تو یہ باہر نکلنا حرام
اور ناجائز نہیں بلکہ بعض حالات میں ضروری ہے لیکن
اعتکاف قائم نہیں رہ سکے گا لہٰذا اس کی قضا بعد میں
ادا کرلے۔

ضرورتِ شرعی یا طبعی کے لئے باہر گیا

اور اس دوران کہیں رُکے بغیر چلتے ہوئے مریض کی عیادت
وغیرہ بھی کر لی تو درست ہے معتکف کو نماز جمعہ کے لئے
دوسری مسجد میں جانا پڑے تو ایسے وقت پر جائے کہ
وہاں جاکر خطبہ سے پہلے تحیۃ المسجد اور جمعہ کی سنتیں
وغیرہ پڑھ سکے۔ جمعہ کی نماز کے بعد والی سنتوں کے لئے بھی
وہاں ٹھہر سکتا ہے ان سے فراغت کے بعد فوراً اپنی
اعتکاف والی مسجد میں واپس آجائے۔

زبردستی کسی کو مسجد سے باہر نکال دیا گیا

اس صورت میں بھی اعتکاف ختم ہو گیا۔ اعتکاف میں
جماع (ہمبستری) وغیرہ بھی ناجائز ہے عمداً یا سہواً ہر
صورت میں اعتکاف باطل ہو جائے گا جو افعال جماع
کے تابع ہیں جیسے بوسہ وغیرہ بھی حرام ہیں البتہ جب
تک انزال نہ ہو جائے ان سے اعتکاف کے باطل ہونے
نقش کرکوسے

کا حکم نہ کیا جائے گا۔ اعتکاف کی حالت میں بے ضرورت
دنیوی کاموں میں مشغول رہنا بھی مکروہ تحریمی ہے مثلاً
خرید و فروخت اور صناعی (مثلاً گھر میں کھانے کو نہیں
اور لانے والے بھی کوئی بھروسے کا نہیں ایسی صورت میں
گھر کی ضرورت کا سامان خرید سکتا ہے لیکن جس کے گھر میں
یہ سب موجود ہو یا دوسرے لانے والے حضرات ہوں وہ مسجد
سے باہر نہیں جاسکتا۔ معتکف بوقت ضرورت مسجد
میں بھی سودا کر سکتا ہے لیکن مبیع کو مسجد میں ہرگز نہ
لائے حالت اعتکاف میں بے ضرورت دنیا کی باتیں
کرنا بھی مکروہ ہے اس طرح مکمل خاموشی اپنے اوپر
طاری کر لینا یہ بھی مکروہ ہے صحیح طریقہ یہ ہے کہ بقدر
ضرورت ہی کوئی بات کہے اور بس غیبت، جھوٹ،
چغلی اور فضول باتوں سے اجتناب کرے اور جتنا
زیادہ ہو سکے اپنا وقت دینی کتابوں کے مطالعے
اور مسائل کے تذکرے میں صرف کرے۔ نوافل پڑھے۔
قرآن کی تلاوت کرے اور علم دین کو پڑھنے پڑھانے
میں وقت صرف کرے عورت اگر اعتکاف کرے تو
اپنے گھر میں جہاں نماز کے لئے جگہ مقرر کر رکھی ہے اس
جگہ پابندی سے جم کر بیٹھے اگر ایسی کوئی جگہ مقرر
نہ ہو تو مقرر کرلے۔ پھر صرف پیشاب پاخانہ وغیرہ کیلئے
وہاں سے اٹھے باقی وقت وہیں گزارے ......
عورت کو حالت اعتکاف میں حیض و نفاس آگیا
تو اعتکاف ختم ہو گیا۔۔

عید کا دن ہے گلے آج تو مل لو صاحب
رسمِ دُنیا بھی ہے موقع بھی ہے دستور بھی ہے

فون: ۳۸۶۲۷۳۲ / ۳۵۷۷۹۷
دہلی دربار
جس کی بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کھچڑا ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ، بمقابل نیو روشن سنیما، بمبئی ۴۰۰۰۰۴
ایئرکنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص و عام کی پہلی پسند
فون: ۲۰۲۰۲۳۵ / ۲۰۲۸۰۳۱
۱۵، ہالینڈ ہاؤس، شہید بھگت سنگھ روڈ، نزد ریگل سینما، بمبئی ۴۰۰۰۳۹
ڈونگری برانچ
عبداللہ مینشن، ڈونگری، بمبئی نمبر ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۹۳۳۸ / ۳۷۶۹۳۵۰

امینہ فشریز
AMINA
FISHERIES
امینہ منزل، پڈویکر کالونی، ادھیم نگر، رتناگیری
ٹیلی فون نمبر
رتناگیری: ۲۱۹۱ - بمبئی: ۳۷۶۹۷۶۲

خدایا تو خاوند سب سے بڑا

شرف کمالی

عید آیلی ہے ساندن دے
نوّی ازار دے پیرن دے
لوکاں نا مُٹّا پن دے
آملا اچھا بچپن دے
مُنگلی لا زر اک کن دے
ہحقّی لا گنڈیری نومن دے
اللہ دربارات تجھیا!
شکن ایوں پٹکن دے
پور فرشو ہے تیالا،
اپرا سرکھی دلہن دے
تیا سنپا شادت لا آملا
بریانی چا جیون دے
ڈیگ ولیمہ چی اُترول
ڈیگ اُپسیا سرین دے
پاکھر ناس مُنکو دھانات
اللہ آملا چالن دے

اللہ شرف لا دولت پن
موپ نکو سادھارن دے

قطعات

خطیب شہالجی

①

ازل سے مجھ وفاؤں نے آزمایا ہے
قدم قدم پہ جفاؤں نے آزمایا ہے
جہادِ زیست میں ہمّت کبھی نہیں ہاری
اگرچہ کتنی بلاؤں نے آزمایا ہے

②

کیا سنائیں اپنے زخموں کی حکایت ہم تمہیں
جو تلاشِ گل میں ہم کو خارزاروں سے ملے
کچھ تو راہِ زندگی کے حادثوں نے دے دیے
اور کتنے گفتگو میں ہم اپنے یاروں سے ملے

③

جو لوگ دیکھتے آئے ہیں اک زمانے سے
وہی سمجھ نہ سکے مجھ کو میرے جلنے سے
وہ لوگ آج بھی بدظن ہیں میرے بارے میں
جو جانتے ہیں مجھے صرف میرے چہرے سے

④

جو مل رہا ہے مجھے زہر اس زمانے سے
ٹپک نہ جائے کہیں وہ مرے دہانے سے
ملے جو غم مجھے اپنی حیات میں اب تک
عیاں نہ ہوں وہ کہیں اب مرے فسانے سے

●●●●●●

صدقۂ فطر

اسلام ایک نظامِ رحمت ہے۔ وہ پوری انسانیت کے لئے رحمت بن کر آیا ہے اور جو لوگ اسے پورے طور پر اپناتے ہیں۔ ان کے لئے وہ سراپا رحمت ثابت ہوتا ہے وہ انسان کی اخلاقی و روحانی، معاشرتی و اقتصادی، سیاسی و تمدنی غرضیکہ پوری زندگی کو خیر و برکت اور رحمت سے بھر دیتا ہے۔

اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بیک وقت فرد اور سماج دونوں کی اصلاح کرتا ہے وہ مادی اور روحانی دونوں ترقی چاہتا ہے اور دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی کی ضمانت دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے سارے فرائض و احکام اور اس کے مقصد و فوائد میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔

روزہ کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ معاشرہ کے خوش حال افراد میں غریب بھائیوں کی تکلیف و مصیبت کا احساس ہو۔

ماہ مبارک میں روزہ جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی اور دیگر عبادات و احکام کی بجا آوری پر بطور شکرانہ صدقۂ فطر عام مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اس کے دو فائدے ہیں ایک یہ کہ روزہ کی ادائیگی میں جو نقص اور خامیاں رہ جاتی ہیں وہ دور ہو جاتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ معاشرہ کے غریب بھائیوں کی مدد ہو جاتی ہے تاکہ وہ بھی ہنسی خوشی عید منا سکیں۔

۞ ۞

صدقۂ فطر کی فرضیت: صدقۂ فطر چونکہ جان کا صدقہ ہے اس لئے اسلامی معاشرہ کے تقریباً ہر فرد پر فرض ہے خواہ وہ آزاد ہو یا غلام ہو یا عورت، چھوٹے یا بڑے اس کے لئے صاحب نصاب ہونا شرط نہیں ـــ صدقۂ فطر کی ادائیگی گھر کا ذمہ دار اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال اور ان تمام افراد کی طرف سے کرے جن کی وہ کفالت کر رہا ہے۔

مقدار صدقۂ فطر: صدقۂ فطر کی مقدار کسی غلّہ یا خشک پھل مثلاً گیہوں، جو، کھجور اور کشمش سے ایک صاع ہے۔

حدیث میں جن اجناس (غلّہ) کا ذکر ہے ان کے علاوہ دوسرے اجناس بھی دیئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً چاول، مکئی، باجرہ وغیرہ۔ جبکہ وہ گھر والوں کی غذا ہو ـــ صدقۂ فطر کی مقدار موجودہ بین الاقوامی وزن کے مطابق ۲ کلو ۶ سو گرام ہے۔

صدقۂ فطر میں اجناس (غلّہ) کی جگہ اس کی قیمت بھی روپے بھی دئے جا سکتے ہیں کیونکہ فطرہ کا مقصد فقیروں کی حاجت روائی اور عید کے دن ان کو سوال کی زحمت سے بچانا ہے اور یہ مقصد قیمت کی ادائیگی سے حاصل ہو جاتا ہے۔

وقت وجوب فطر: عید کی رات غروب آفتاب کے بعد صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے اس طرح اگر کوئی غروب آفتاب سے قبل فوت ہو گیا تو اس پر صدقۂ فطر واجب نہیں اور اگر غروب آفتاب کے چند منٹ بعد انتقال کر گیا تو اس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔

وقت ادائیگی صدقۂ فطر: صدقۂ فطر کی ادائیگی کا افضل وقت عید کی صبح سے لے کر نماز

نقش کوکن سے

عید سے قبل تک ہے۔

لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے بھی نکالنا جائز ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر عید سے ایک یا دو دن قبل صدقۂ فطر نکال کر تقسیم کر دیتے تھے (بخاری)

اس طرح بلا عذر صدقۂ فطر کی ادائیگی میں تاخیر کرنے سے اس کی حیثیت صدقۂ فطر کی نہیں ہوگی بلکہ اسے عام صدقہ میں شمار کیا جائے گا۔ صدقۂ فطر کے مستحقین وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحقین ہیں یعنی فقراء و مساکین وغیرہ۔ لیکن سب سے زیادہ مستحق فقراء اور مساکین ہی ہیں۔ صدقۂ فطر کی فرضیت میں ایک حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ غریبوں کے لئے روزی مہیا ہو (ابوداؤد) اور دوسری حدیث میں ہے کہ انہیں اس دن چکر کاٹنے سے بچاؤ۔۔۔

سوچ سمجھ کر

1۔ قلم .... ہمیشہ سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہیئے کیونکہ اس کی نوک سے سلطنتیں الٹ سکتی ہیں اور اس کی غلطی سے آپ کو سزا بھی ہو سکتی ہے۔

2۔ قسم .... ہمیشہ سوچ سمجھ کر کھاؤ جب تم کو اس کے پورے ہونے کا یقین ہو ورنہ مت کھاؤ۔

3۔ قدم .... ہمیشہ سوچ سمجھ کر اٹھاؤ کیوں کہ اٹھے ہوئے قدم لوٹ کر نہیں آتے اور قدم اپنے نشان پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔

4۔ شرم .... ہمیشہ سوچ سمجھ کر اس سے دامن چھڑاؤ کیوں کہ یہ زیور ہے جو ایک بار کھو جائے تو دوبارہ نہیں ملتا۔ اس زیور کو ہمیشہ پہنے رہنا چاہیئے۔

فرزانہ کوثر فواد نادر جھٹام - وھو

مجاہد ٹول وی (دبئی)

کوکنی شاعری

(یہ اصلاحی غزل مرود، روہا، مورب، وڈولی، ونی پرار، ناندوی، چھوٹا ٹول، بڑا ٹول، وہور، مہاڈ اور اجیواڑی ان شہروں کی کوکنی زبان میں ہے جو ضلع رائے گڈھ کے شہر ہیں)

محرم آیلا پلٹی زہیلی گاؤں چی آمچا ایکدم نشان

حسین رض چا غم ور خوشی نی ناچایت پورا بالا بابا جان

کالے عبدل وہلتے نی تومار نیس نمازی بائیکو لا

ملا ساب چا فتوی لہے نا بائیکو ہے پایات چی وہان

محمون ساب نی بنگلا باندھ لان شانو ساٹھی شان دار

رنگ ہان لات ہے تی نی بھتیا ہچکیا ٹاکون کھاؤن پان

پورریا حیات شیخ مھمن نی پوٹ بھر دھان نائے کھلان

چالیس ویالا تیا جا آئیلیت چالیس گاؤں کھلائے لا دھان

غیر مسلم شی مسلم زہیلا شراب سوٹے نائے شرک ہٹے

تری پن شر پیا دعوی کرتے کہ سچ ہے سچا مسول مان

چہرہ ور سوتیا چی زردی ماتھا زہیلا چاندی چا

شادی کرنا زندگی پر لئے آمچی بائے ہے آجون نہان

بولس ٹھانا بات رفیق نی زاؤن کرت کرت ہی رپوٹ دلان

واشنشی چا چلو بھر پانیات بابا ساب نی دے لان جان

جمعرات چی تہلیل مولود سکرات نامہ روزانہ

ڈھانڈ سگلیا نا ہے مجاہد غلافات ہے بند قرآن

منجانب
پیرامائونٹ
سلک ملس
پرائیویٹ لمیٹیڈ
کی جانب سے مسلمانانِ عالم کو عید الفطر
کی مبارکباد
کیلاش نگر، گورے گاؤں (ایسٹ)، ممبئی ۶۳
ٹیلیفون فیکٹری:
۸۷۴۲۲۰۴ - ۸۷۵۱۲۹۴ - ۸۷۵۲۰۸۳

غزلیں

نعیم الدین نعیم (مرحوم)

جہاں میں مسکراتا اب کہیں آنگن نہیں ملتا
شباب آتا نظر ہر سو مگر بچپن نہیں ملتا

کروں کیسے بیاں اب وارداتِ قلب کو اپنے
وفورِ غم میں مجھ کو صبر کا دامن نہیں ملتا

یہ بدبختی نہیں تو اور کیا ہے دوستو اپنی
نظر ملتی ہے لیکن اب کسی کا من نہیں ملتا

پریشاں ہے زمیں اور آسماں بھی غمزدہ یارو
اب عشقِ مضطرب کو اک حسیں خرمن نہیں ملتا

ترنم میں چھپاؤ گے جو نقصِ شاعری اپنا
ملے گی عارضی شہرت عروضی فن نہیں ملتا

بہت جی چاہتا ہے میں کروں ذکرِ وفا لیکن
خیالوں کو مرے لفظوں کا پیرہن نہیں ملتا

سیاست کی فصاحت میں صداقت کی بلاغت میں
کجا یاری نعیم ان میں تو اپنا پن نہیں ملتا

شفیع اللہ خان راز آبادی

کسے بتائیے گلستاں کا حال کیسا ہے
روش روش پہ بہاروں کا جال کیسا ہے

کسی مقام پہ دم بھر ٹھہر نہیں سکتا
مزاجِ قافلۂ ماہ و سال کیسا ہے

تمہیں نے قتل کیا بے قصور لوگوں کو
اب اس کے بعد یہ رنج و ملال کیسا ہے

نظر کے سامنے اقوام کی ہیں تصویریں
بتاؤ رنگِ عروج و زوال کیسا ہے

زباں میں طاقتِ اظہارِ دل نہیں باقی
اب ہم سے پوچھنے آئے ہو حال کیسا ہے

جفا و جور کے عفریت منہ چڑاتے ہیں
نہ پوچھ آئینۂ ماہ و سال کیسا ہے

عروسِ فصلِ بہاراں اداس ہے اے رازؔ
نہ جانے اہلِ گلستاں کا حال کیسا ہے

عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)

ہم سے کچھ لوگ ایسے ملائے گئے
راز بھی اُن کے ہم سے چھپائے گئے

خوف و دہشت سے بھی کانپتے دیکھے لوگ
شہر کے تھانے میں جب بُلائے گئے

کتنے معصوم بے بس ہوئے ہیں شکار
ان پہ الزام جھوٹے لگائے گئے

کس قدر وہ نکل آئیں گے جال سے
جو سلاخوں کے اندر دبائے گئے

اُن کی آنکھیں ہیں پُرنم اور دل ہیں اداس
جو ہیں کوٹھوں پہ جبراً بٹھائے گئے

کس قدر پُرسکوں بچے لگتے ہیں وہ
لوریاں دے کے جو ہیں سُلائے گئے

جن کو محفل کی رونق بنایا گیا
ان کو آدابِ محفل سکھائے گئے

محفلوں میں ظہور رنگ و مستی سرور
جو بلائے گئے وہ بجلائے گئے

مہر دریابادی اشرفی (مرحوم)

جس میں خلوص اور محبّت کی خو نہ ہو
یارب وہ اس جہاں میں کبھی سرخرو نہ ہو

دیکھے اگر خود اپنے گریباں میں جھانک کر
اوروں کے عیب دیکھ کے مسرور تو نہ ہو

دو گز کفن ہی ہوگا پسِ مرگ زیبِ تن
مغرور اپنے جامۂ زریں پہ تو نہ ہو

ہر آرزو نے لوٹ لی تسکینِ زندگی
اب آرزو یہی ہے کوئی آرزو نہ ہو

کیوں ہے فریب و مکر پہ مسرور اس قدر
مجھ کو ڈبونے والے کہیں غرق تو نہ ہو

سر دے کے اپنا دامنِ عزت بچائیے
ورنہ تمام عمر یہ دامن رفو نہ ہو

شایانِ گلستاں نہیں زاغ و زغن کے راگ
تو ننگِ گلستاں ہے اگر خوش گلو نہ ہو

اے مہرؔ راہبر سے امیدِ کرم تو ہے
لیکن یہ ڈر بھی ہے کہ غمِ آرزو نہ ہو

حقیقت ''سورۂ انفال''

از: محمد سعید علی (دبئی)

نقش کوکن اگست ۹۶ء سے اب تک محترم ساقی توڑیلوی کی سورۂ انفال کی شرح کی اقساط کا مطالعہ کرنے سے یوں محسوس ہوا کہ انہیں پڑھ کر قارئین کے لئے جگر سوز جانکاہ حدیثِ الم ہے، اس لئے نقش پر عکس ڈالنا ضروری ہوا۔ ساقی صاحب کی سورۂ انفال کی منظوم شرح میں جن نظریات اور تصورات کا ذکر ہوا ہے، مثلاً "اسیر گمرہی" "بشیتر حیلہ کن، دین سے غفلت برتنے والے، معرکۂ تبوک، شاہِ روم، اہلِ روم، شاہِ روم کے نام حضورؐ کا خط، قوم غسانِ شام، بعض صحابہؓ کا جنگ کرنے سے انکار اور جہاد پر جانے کے لئے حیلہ سازی وغیرہ ان تمام نظریات کا تعلق اور ربط سورۂ انفال میں کہیں بھی مذکور نہیں ہے۔

حقیقتِ سورۂ انفال: اللہ تعالیٰ نے سورۂ انفال میں جنگِ بدر کے اُن احوال و کوائف کا ذکر کیا ہے کہ جب سردارانِ قریش فنونِ حرب کے ماہر اور با اسلحہ وافر ایک لشکرِ جرّار لے کر مٹھی بھر مسلمانوں کو مٹانے کے لئے مدینہ کی جانب امنڈ آئے تھے اور اس لشکرِ جرّار کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ کا رسولؐ (اپنے ۳۱۳ جانباز مجاہدین کے ساتھ) باہمی مشاورت کے بعد سربکف میدان بدر میں نکل پڑے تھے (دلیل سورۃ انفال آیت ۵-۶ اور ۴۲) اس کے ماسوا سورۂ انفال میں خصوصًا مالِ غنیمت کی تقسیم کا خاص اصول بیان فرمایا گیا ہے (آیت ۱ اور ۴۱)، مومنین کی خصوصیات کا ذکر ہے (آیت ۲-۳-۴ اور ۶۴)، جنگ کا نمایاں مقصد درج ہے (آیت ۷-۸) صحابۂ کرام کے لئے ایک ہزار فرشتوں کی مدد کا مژدہ ہے (آیت ۹)، جنگ کے دوران دشمن کو پیٹھ دکھانے پر عذاب سے آگہی ہے (آیت ۱۵-۱۶)، مشرکین مکہ کو کعبہ کے متولی رہنے کا کوئی حق نہیں یہ اعلان ہے (آیت ۳۴-۳۵)، فتنہ ختم ہو کر اللہ کا دین قائم ہونے تک دشمنوں سے لڑنے کا حکم ہے (آیت ۳۹)، منافقین کی نفسیات کا خاص ذکر ہے (آیت ۴۹-۵۰-۵۱)، خارجی انقلاب لانے کے لئے مومنین کو نفسیاتی تغیر کی ضرورت پر ہدایت اور تلقین ہے (آیت ۵۳)، سو مجاہدرضؓ ایک ہزار کفّار پر غالب آئیں گے یہ صحابہؓ کے لئے خوشخبری ہے (آیت ۶۵-۶۶) جنگی قیدیوں سے حُسنِ سلوک کی خاص تاکید ہے (آیت ۷۰-۷۱) اور مخالف (دشمن) قوم کے ساتھ معاہدہ کی نوعیت کا خاص ذکر ہے (آیت ۷۲)،

یہ ہیں وہ تمام اہم باتیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۂ انفال میں کیا ہے۔ ان میں سے ایک بات کا ذکر بھی محترم ساقی صاحب کی منظوم شرح میں نہیں ہے۔

صحابۂ کرامؓ ایسے جانثار مجاہد تھے کہ جو نوائے حق و صداقت کے سائے میں اپنے دعوئے ایمان کی شہادت کے لئے میدانِ بدر کی جانب چل دئے تھے۔ ان کے شوقِ شہادت کا یہ عالم تھا کہ ایک کم عمر بچے (عمیرؓ بن ابی وقاص) سے اللہ کے رسولؐ نے کہا کہ تم ابھی چھوٹے ہو اور واپس چلے جانا تو وہ بے تحاشا رونے لگے اور آخرکار رسولؐ کو مجبورًا انہیں اجازت دینا پڑی۔ اجازت ملنے پر ان کے بھائی (سعدؓ بن ابی وقاص) جوشِ مسرت سے جھوم گئے اور اپنے ہاتھوں اپنے بھائی کے گلے میں تلوار حمائل کی۔ یہی وہ اسلام کے دلیر مجاہد تھے جن کے بارے میں اللہ نے وحی کے ذریعہ یہ پیغام بھیجا کہ آپؐ سو مجاہد بھی ایک ہزار کفار پر غالب آؤ گے (آیت ۶۵) ایسے جانباز اور جانثار مجاہدینؓ کے لئے ساقی صاحب نے "حکمِ جہاد اور حق پر اعتماد نہ کرنے والے اور ان کے لئے بزدلی کا تمغہ پیش کیا ہے (نقش کوکن اگست ۹۶ء صفحہ ۹) نیز انہیں حیلہ ساز قرار دیا ہے (نقش کوکن دسمبر صفحہ ۲)

صد ہزار افسوس! ساقی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ توراۃ اور انجیل کی اسی طرح کی تلبیسِ حق و باطل اور کتمانِ حقیقت کی ٹیکنک اور غلط تاویلات پیش کرنے پر ہی عدالتِ صمدیت کی جانب سے ایسے سنگین جرم پر یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان پر سخت تنبیہ آئی ہے (سورۃ البقرہ آیت ۴۲)۔ اللہ نے مسلمانوں کو قرآن پر تدبر کرنے کی خاص تاکید اسی لئے کی ہے (سورۃ محمدؐ آیت ۲۴)۔ ••

صدقۂ فطر

مرسلہ: محمود حسن قاضی، واشی نئی ممبئی

شافعی مسلک کے ایک معزز استاد مولوی نثار احمد دردگے کی کتاب معرفۃ الارکان کے مطابق صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے چار شرائط ہیں (۱) مسلمان ہونا۔ (۲) آزاد ہونا (۳) رمضان کے آخری دن سورج غروب ہوتے وقت زندہ رہنا (۴) عید کے دن اپنے اور اپنے بال بچوں کے نفقہ سے زیادہ غلّہ موجود ہونا۔

مسلمان کے لئے لازمی کہ وہ صدقۂ فطر ہر اس فرد کی طرف سے دے جن کی پرورش اس کے ذمّہ ہو۔

شہر یا گاؤں میں عمومًا لوگ جو غلّہ استعمال کرتے ہیں وہ اناج ہر چھوٹے بڑے کی طرف سے ایک صاع یعنی آج کے حساب سے تقریبًا ڈھائی کلو سو گرام اناج دیا جائے۔ شوافع کے نزدیک روپئے پیسے سے صدقۂ فطر ادا نہیں ہوتا اناج دینا لازم ہے۔

رمضان کے آخری روز سورج کے غروب سے فطرہ واجب ہوتا ہے اور عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا سنّت ہے۔ عید کی شام تک بھی دیا جائے تو ادا ہوگا۔ لیکن ایسا کرنا ٹھیک نہیں بہتر ہے کہ عید کی نماز کو جانے سے پہلے ہی صدقۂ فطر ادا کرے۔۔

نیک خواھشات کیساتھ
عیدالفطر کی پُرخلوص مبارکباد
مارکو
انجینیئرنگ ورکس
پتہ
۷، سیتا پھل واڑی مجگاؤں ممبئی ۔ ۴۰۰۰۱۰
فون : ۳۷۲۴۶۳۳

عید کی پر خلوص مبارکباد

منجانب :-

اسمٰعیل قاسم دادن

دادن الیکٹریکل انجینئرنگ ورکس

پلاٹ نمبر ۳۹ سیکٹر 1 اے ایرولی
سروس انڈسٹریز تھانہ، بیلاپور روڈ ایرولی
ضلع تھانہ ۴۰۰۷۰۸

فون آفس : ۷۶۹۲۲۹۵ رہائش : ۵۳۴۲۴۵۲

NOORANI MECHANICAL WORKS
MANUFACTURERS OF LANTERNS STOVES & SPARE PARTS
69 AMIN BUILDING IBRAHIM REHMATULLA RD, BOMBAY-400 003.
PHONE

EID MUBARAK

From

RUMANI TRAVELS

Manpower Consultants Approved
by Govt of India

FOR PASSPORT, VISA, STAMPING,
TICKETING AND IMMEGERATION

ADD -
15/2, UMERKHADI CROSS LANE,
DONGRI, BOMBAY - 400 009
PHONE - 3726803/3743520
FAX - 373 4997 ATTN RUMANI

از: عبدالسلام سمیع پٹھان

ملک کے چند ممتاز رہنما

رہنماؤں کے نام	سن ولادت	جائے پیدائش	سن وفات	مقام وفات
لوکمانیہ بال گنگادھر تلک	۱۸۵۶	رتناگیری مہاراشٹر	۱۹۲۰	ممبئی شہر مہاراشٹر
دادا پنڈت موتی لال نہرو	۱۸۶۱	آگرہ (یوپی)	۱۹۲۸	لکھنو اترپردیش
مسیح الملک حکیم اجمل خاں	۱۸۶۳	دہلی	۱۹۲۷	دہلی
امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد	۱۸۸۸	مکہ شریف	۱۹۵۸	دہلی
جوہر قابل مولانا محمد علی جوہر	۱۸۷۸	رامپور یوپی	۱۹۳۱	لندن
حریت مولانا حسرت موہانی	۱۸۸۰	قصبہ موہان ضلع آباد یوپی	۱۹۵۱	لکھنو اترپردیش
مولانا برکت اللہ بھوپالی	۱۸۵۹	بھوپال مدھیہ پردیش	۱۹۲۷	امریکہ
باپو موہن داس کرمچند گاندھی	۱۸۶۹	کاٹھیاواڑ قصبہ پوربندر	۱۹۴۸	دہلی
راجن بابو ڈاکٹر راجندر پرساد	۱۸۸۴	ہردولی سارن بہار	۱۹۶۳	صوبہ بہار
میڈیم بھیکاجی کاما	۱۸۶۱	ممبئی شہر مہاراشٹر	۱۹۳۹	ممبئی شہر مہاراشٹر
راجاجی راجگوپال آچاریہ	۱۸۷۷	ضلع سلیم صوبہ تاملناڈو	۱۹۶۱	صوبہ تاملناڈو
ڈاکٹر سیف الدین کچلو	۱۸۵۶	پنجاب	۱۹۶۳	پنجاب
سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خان	۱۸۸۷	پشاور	۱۹۸۷	پشاور
ڈاکٹر سر تیج بہادر	۱۸۷۵	علیگڈھ اترپردیش	۱۹۴۹	دہلی
سردار ولبھ بھائی پٹیل	۱۸۷۵	گجرات	۱۹۵۰	ممبئی شہر مہاراشٹر
ڈاکٹر مختار احمد انصاری	۱۸۸۰	یوسف پور اترپردیش	۱۹۳۹	دہلی
چاچا پنڈت جواہر لال نہرو	۱۸۸۹	الہ آباد اترپردیش	۱۹۶۴	دہلی
کماری کملا کول نہرو	۱۸۸۹	اترپردیش	۱۹۳۶	سوئٹزرلینڈ
نیتاجی سبھاش چندر بوس	۱۸۹۷	بنگال	۱۹۴۵	طیارہ حادثہ میں
بیرسٹر آصف علی		دریاگنج دہلی	۱۹۵۵	دہلی
بلبل ہند سروجنی نائیڈو		حیدرآباد آندھرا	۱۹۴۸	حیدرآباد
ارونا گنگولی آصف علی		دہلی	۱۹۹۶	دہلی
رفیع احمد قدوائی		بجنور	۱۹۵۴	دہلی
نادر المثال آچاریہ ونوبا بھاوے		ضلع قلابہ مہاراشٹر	۱۹۸۲	پونے مہاراشٹر

منظور صاحب ملاحظہ فرمائیں!

از: محمد سعید علی ٹولکر

اکتوبر ماہ کے شمارہ میں صفحہ ۵ پر محترم منظور صاحب ناظم اعلیٰ الجامعۃ الشافعیہ، موربہ، ضلع رائے گڈھ لکھتے ہیں کہ

" (شاعر) جائسی یہ اچھی طرح جانتا تھا کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غیر مسلم ہیں جن کی زبان وادب میں براہِ راست ایک خدائے واحد کا تصور پیش کرنا ایسا ہی مشکل ہے جس طرح حضورؐ کے لئے تین سو ساٹھ بتوں کو باطل قرار دے کر ایک خالق کائنات کا تصور یا عقیدہ پیش کرنا دشوار تھا" نیز صفحہ ۱۰ پر رقم طراز ہیں کہ "قدیم پُرآن (قرآن) میں اس کا بیان لکھا گیا ہے"

محترم منظور صاحب کا مذکورہ بالا کوئی بھی نظریہ، کسی بھی سچے مسلمان مفکّر، مفسر، مدبّر اور مفکّر اور مذکر کو کبھی بھی قطعی تسلیم نہیں ہوگا۔ اول تو یہ کہ اللہ کے رسولؐ جیسے عظیم پیغمبرؐ کو ایک ادنا شاعر جائسی جیسے کہ صف میں لا کھڑا کرنا گویا اللہ کے رسولؐ کو مقامِ محمود سے کھینچکر بہت نیچے لے آنا ہے۔ راقم الحروف کا یہ ایمان اور راسخ عقیدہ ہے کہ

"محفلِ کائنات میں کوئی بھی ایسی شمع جلوہ فگن نہیں جو اس سراجِ منیرؐ کی ہمسری کرے"

منظور صاحب کا یہ نظریہ صحیح نہیں کہ جس طرح حضورؐ کے لئے تین سو ساٹھ بتوں کو باطل قرار دیکر ایک خالق کائنات (اللّٰہ) کا تصور یا عقیدہ پیش کرنا، دشوار تھا۔ یہ نظریہ اس لئے غلط ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کے اوپر وحی نازل کرکے آپ کے زبانِ مبارک سے بڑے بلیغ مگر لطیف انداز میں تین سو ساٹھ بتوں کو باطل قرار دیا ہے۔ مثلاً یہ کہ ① وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ (سورہ فاطر آیت ۱۳) ترجمہ: (اے محمدؐ) یہ مشرکین، اللہ کے سوائے جن (بتوں سے) سے دعا مانگتے ہیں (اپنا مدعا پیش کرتے ہیں) وہ تو (تمام کے تمام) ایک قطمیر (کھجور کی گٹھلی پر لپٹا ہوا پردہ) کے بھی مالک نہیں ہیں (اور نا ہی کھجور کی گٹھلی پر لپٹا ہوا پردہ تخلیق کر سکتے ہیں) ② اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ (سورہ الحج ۷۳) (یہ مشرکین) اللہ کے سوائے جن کے پاس دعائیں مانگتے ہیں وہ (ان کے تمام بت) ایک مکھی تخلیق نہیں کر سکتے۔ نیز دیکھئے سورہ العنکبوت آیت ۴۱ میں فرمایا کہ "ان کا سہارا مکڑی کے گھر کی طرح کمزور ہے" ایسی سینکڑوں آیتیں دلیل

نقشۂ ہوکوں ـــ

کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں۔

ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ اللہ کی راہ نمائی میں حضورؐ نے تین سو ساٹھ بتوں کو باطل قرار دیا ہے اور ایک ہی خالق کائنات (اللہ) کا تصور یا عقیدہ بھی بغیر دشواری کے پیش کیا ہے یہ آپؐ کے لئے کچھ دشوار نہ تھا۔

آپؐ کے لئے مشرکین قریش اور کفارِ مکہ کے سرداروں، زرداروں اور زمینداروں کا رویہ تھا، ان کا نسلی تفوق، ان کا خاندانی زعمِ ارفع، ان کا کبر و نخوت اور ان کا پندار نفس دشوار معاملہ تھا۔ اس کی سب سے عظیم مثال یہ ہے کہ حضورؐ خود اپنے گھر میں اپنے ہی چچا ابوطالب کو بار بار ایک ہی خالق کا تصور پیش کرتے تھے اور وحدانیت کو تسلیم کرنے کا بار بار اصرار کرتے تھے تو ابوطالب کا یہی جواب ملتا "کیا کروں، بزرگوں کے مذہب کو کیسے چھوڑ دوں؟ حتیٰ کہ جب آپ نے چچا کی زندگی کے آخری ایام میں دعوتِ توحید پیش کی تو اللہ کے رسولؐ کو ابو طالب کا یہ جواب تھا کہ "بھتیجے، میرے لعل! جو کچھ تم کہتے ہو وہ کہہ کر میں تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرتا مگر کیا کروں، قریش کہیں گے کہ ابوطالب موت سے ڈر کر مسلمان ہو گیا اس لئے بھتیجے مجھے اپنے باپ دادا کے مذہب پر ہی مرنے دو" یہ تھی قریش والوں کی نسلی تفوق کی اور خودی کی بد لگامی جو دشوار بنی تھی۔ محمدؐ کے پیش کردہ وحدانیت کے عقیدہ سے اہلِ قریش کی سیادت، قیادت، امارت، سیاست، امتیازات اور مفادات سب ختم ہونے والے تھے اس لئے سرمایہ دار اور مفاد پرست قوم کے لئے اس کے پیمانوں اور معیار کے مطابق ایک خالق کائنات کا تصور (اللہ کی زمین پر حکمرانی) قبول کرنا یقیناً اور سراسر نقصان کا سودا تھا اور اسی لئے آگے چل کر انہوں نے حضورؐ اور مٹھی بھر مسلمانوں کے خلاف بدر، احد، حنین اور یہودیوں سے ساز باز کر کے خیبر اور تبوک کے معرکے وجود میں لائے۔ یہ تھیں دشواریاں نہ کہ بتوں کو باطل قرار دینا دشوار تھا۔

اب رہا منظور صاحب کا یہ جملہ کہ "قدیم پُران (قرآن) میں اس کا بیان لکھا گیا ہے" (اکتوبر کا شمارہ صفحہ ۱)

یہ جملہ ایسا مضحکہ خیز ہے کہ ایک چوتھی جماعت کا مسلم طالب العلم بھی اسے برداشت نہیں کر سکیگا اور اس کی بھی دل آزاری ہوگی۔ دراصل ہندوؤں کے ہاں کل اٹھارہ "پُران" (पुराण) ہیں جو پرانے زمانے میں رشیوں نے اور بعض ہندو دانشوروں نے تصنیف کئے ہیں۔ لفظ پُران (पुराण) کو منظور صاحب نے "پُران" لکھ کر "قرآن" کے برابر لے آئے ہیں۔ یہ ان کے شاعرانہ ذہن کی پیداوار ہے تاکہ پُران کا توازن قرآن کے برابر رہے۔ (ذرہ خاک ان اٹھارہ پُرانوں کے نام درج کر سکتا تھا مگر پورا ایک صفحہ درکار ہوگا)

ان اٹھارہ پُرانوں میں ہندوؤں کے ہاں بھاگوت پُران اور کلکی پُران مشہور ہیں۔ اللہ کی اعلیٰ و ارفع کتاب "قرآن" کو پُران کی سطح پر لے آنا ایسا ہی ہے جیسے گمراہ لوگ رحیم کو رام کی سطح پر لے آتے ہیں اور یہ امر غیر مذہب کا پرچار

(تبلیغ) کرنے کا اقدام اور اُمّتِ مسلمہ کے نونہالان کا
غسلِ ذہن (BRAINWASH)
کرنے کے برابر ہے۔
صحابۂ کرامؓ کے بعد کے مسلمانوں کی یہی
روش اور ایسے تصورات بھانپ کر ہی بے چارہ
اقبال چلّایا تھا کہ

یا وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل
یا خاک کی آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہبِ مردانِ خود آگاہ و خدا مستؓ
یہ مذہبِ مُلّا و جمادات و نباتات

———— x x x x ————

ایک ضرورت
جو آپ کی توجّہ کی طالب ہے

از: سلطانہ کردمے

شرپور دھن ضلع رائے گڈھ میں
ایک میّت میں شریک ہو کر ہم ممبئی واپس لوٹ رہے تھے کہ ناگوٹھنہ میں ہماری گاڑی کو حادثہ پیش آیا۔ اور گاڑی میں سوار نو انسانوں کی جان کو خطرہ لاحق ہو گیا۔ گاڑی کے گاڑی کے ٹوٹکڑے ہو گئے مگر انسانوں کی بھی ٹوٹ پھوٹ ہو گئی۔ مولانا عبد السلام تبلیغی کا ہاتھ کندھے سے نیچے ٹوٹ کر دور جا گرا۔ دوسری عورتیں بیہوش ہو گئیں مولانا کی اہلیہ کی حالت بہت ہی نازک تھی اور طبی امداد فوراً نہ ملنے سے وہ جانبر نہ ہو سکیں۔ خدا انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ راستہ میں کوئی سرکاری اسپتال نہ ہونے کی وجہ سے سخت مصیبتوں کا سامنا تھا۔ زخمیوں کو جے جے اسپتال ممبئی تک لانا اتنا لمبا سفر اور جان لیوا ثابت ہوا خدا ایسا دن کسی کو نہ دکھائے۔
ہم ہندوستانی شہری اور گاؤں والے بھی حکومت کا ہر ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ انکم ٹیکس بھرتے ہیں مگر افسوس ہم حکومت سے مانگ نہیں کرتے کہ راستہ میں ایسے اسپتال ہوں جہاں ہر وقت طبّی امداد ملے۔ خون مہیّا ہو سکے اس لئے کہ زخمیوں کا زیادہ خون بہہ جانے سے اور وقت پر خون نہ ملنے کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور جس سانحہ سے ہم دوچار تھے یہ اس کا بیّن ثبوت ہے۔

نقش کوکن

اب ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ہم سب مل کر وزیر اعلیٰ حکومت مہاراشٹر سے مانگ کریں اور اس راستہ پر اسپتال بنوا کر ہی دم لیں تاکہ آئندہ کسی کو ایسے حالات سے گزرنا نہ پڑے۔ خدا کے فضل سے ہم میں ہماری قوم میں ایسے بااثر اور مقتدر لوگ ہیں جو چاہیں تو اپنا مطالبہ فوراً منوا سکتے ہیں اور میں ان سے گزارش کرتی ہوں کہ وہ اس طرف توجہ دیں اور سب مل کر ایک ہسپتال تعمیر کروائیں۔ موجودہ وزیر اعلیٰ مہاراشٹر شری منوہر جوشی بھی اسی کوکن علاقہ کے باشندہ ہیں اور اسی راہ کے راہی ہیں۔ سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر بیرسٹر عبد الرحمٰن انتولے ہیں۔ ڈاکٹر عبد الکریم نائیک، ڈاکٹر عبد الرحیم انڈرے، ڈاکٹر دلیشکھ، ڈاکٹر راؤت، ندیم سیفی، شمسی صاحب اور ہماری قوم کے دیگر حضرات جو قوم کے خیر خواہ ہیں وہ کمر بستہ ہوں اور حکومت سے مانگ کریں تو کوئی ہسپتال تعمیر کروا سکتے ہیں۔ بے غرض عمل جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنا عمل شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ شامل ہوگا۔ میں دعا کرتی ہوں۔

خیر خواہ قوم
سلطانہ کردمے

अल अमिन को-ऑपरेटिव
क्रेडीट सोसायटी मर्यादित
शानदार मुस्तक़बिल की ज़मानत व ख़ूबसूरत ताबीर के ख़्वाब की
شاندار مستقبل کی ضمانت و خوبصورت تعمیر کے خواب کی
تعبیر ہمارے پاس ہے۔ آپکی معاشی خوشحالی کا سنہرا موقع
الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹیڈ
مہاڈ۔ ضلع: رائے گڈھ ۴۰۲۳۰۱
میں ہے عمدہ، پائیدار اور محفوظ مستقبل کی ضمانت کیلئے تشریف لائیے
تفصیلات کیلئے رجوع کریں "الامین کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی
لمیٹیڈ مہاڈ" نیز ایک اور تحفہ پیش کرتی ہے۔
الامین ایمبولنس کا تحفہ
"ضرورتمند مریضوں کیلئے ہنگامی حالات میں ایمبولنس حاضر ہے"
فون نمبر: 22186 / 22346 / 74180 / 22603
شیخ حسین قاضی، غلام محمد پٹیل، آدم انتولے
(چیئرمین) (منیجنگ ڈائرکٹر) (منیجر)

سہارا یونٹ کا افتتاح

انجمن اسلام ممبئی کے زیر اہتمام کوسہ ممبرا ضلع تھانہ میں بے سہارا خواتین کو "سہارا" یونٹ کے نام سے ایک ادارہ کا قیام ۴ جنوری ۹۷ء کو عالیجناب ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا نے فرمایا۔ انجمن اسلام قوم وملت کے تعلیمی و معاشی مسائل کو حل کرنے کے لیے ممبئی کے ساتھ ممبرا کوسہ، نئی ممبئی میں ٹیکنیکل کالج کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کورسیس شروع کرنا چاہتا ہے جس سے ہماری قوم کے بچے خود کفیل ہوجائیں۔ کوسہ میں سہارا یونٹ کا قیام اس کی ایک کڑی ہے۔ سہارا یونٹ کے قیام سے ممبرا کوسہ کی غریب معاشی طور پر پسماندہ بیوہ بہنوں اور یتیم بیٹیوں کو فیض پہونچے گا۔ ان خیالات کا اظہار انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے اپنی صدارتی تقریر میں کیا۔ کوسہ میں انجمن اسلام کے زیر اہتمام سہارا یونٹ کا افتتاح مشہور صنعتکار ابو بھائی ملکانی کے ہاتھوں کیا گیا۔ موصوف نے کوسہ کا فلیٹ سہارا یونٹ کے لیے عطیہ میں دیا۔ اس اقدام کی ڈاکٹر جمخانہ والا نے ستائش کی۔
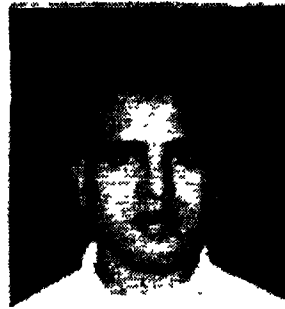
عبدالغفار بھاردے

بی۔ ای

نفیس نواز عبدالستار بھاردے جن کا آبائی وطن سارنگ تعلقہ دابولی ضلع رتناگری ہے اپنی صغیر سنی سے ہی کراچی میں رہے اور پاکستانی شہری بن کر امریکہ چلے گئے جہاں کے حقوق شہریت بھی انہیں حاصل ہیں۔ ابھی پچھلے مہینہ آپ اپنے عزیزوں سے ملنے ہندوستان آئے تھے تو آپ کے ساتھ آپ کا فرزند عبدالغفار بھی تھا جس نے حال ہی میں کلمسون یونیورسٹی یو۔ ایس۔ اے سے میکانیکل انجینئرنگ کا ڈگری امتحان "اے" گریڈ میں پاس کیا ہے عبدالغفار ابھی نوجوان ہے اور زندگی میں اور کئی امتحانات سے انہیں اپنی زندگی بنانی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ اسے ہر منزل پر سرفرو ئی عطا فرمائے۔ آمین

مجلس مشاورین کا انتخاب نو

کلیان ضلع تھانے کے مساجد کی انتظامیہ "مجلس شاورین" مساجد اوقاف کے ۵ شافعی کوکنی اور ۲ حنفی کوکنی سیٹوں کے لیے ۵ جنوری ۱۹۹۷ء بروز اتوار بذریعہ خفیہ رائے دہی انتخاب عمل میں آیا مندرجہ ذیل حضرات متولی منتخب ہوئے۔

(۱) مناف ڈولارے (۲) مصدق فالکے (۳) شفیع فرید (۴) سہیل فرید (۵) شرف الدین کرتے (۶) عصمت چودھری (۷) معین الدین ملا

مرسلہ : متین ڈولارے

اقبال حسین پٹویکر آدرش شکشک

اردو سیکنڈری اسکول

بال بزرگ ضلع رائے گڈھ کے صدر مدرس جناب اقبال حسین پٹویکر کو امسال ضلع پریشد رائے گڈھ نے آدرش شکشک کے اعزاز سے نوازا ہم پٹویکر صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ایم ڈی نائیک مارگ

ڈاکیارڈ روڈ اسٹیشن کے سامنے سے سیلس ٹیکس آفس کی طرف جانے والے روڈ کو کوکن کے بالخصوص شہر رتناگری کے مایۂ ناز سپوت مرحوم ایم ڈی نائیک صاحب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے

دفتر نقش کوکن اب ایم ڈی نائیک روڈ پر واقع ہو گیا ہے۔

نقش کوکن

مرحوم محمود نائیک صاحب کی خدمات اس قابل ہیں کہ ان کی شہر بمبئی میں بڑی یادگار قائم کی جانی چاہئے تھی بہر طور یہ ادنیٰ سی کوشش بھی ان کی یاد دلاتی رہے گی اللہ مرحوم ایم ڈی نائیک کو غریقِ رحمت کرے۔

ڈاکٹر عبد الرحیم نشتر کی کتاب "کوکن میں اردو تعلیم"

اردو کے معروف ادیب اور شاعر ڈاکٹر عبد الرحیم نشتر صاحب کی ایک نئی کتاب "کوکن میں اردو تعلیم" شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں ۱۹۰۳ء سے ۱۹۹۵ء تک کی کوکن میں اردو تعلیم کی ترویج و ترقی کے لیے جو تحریکیں اٹھیں ان کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے اور ان تعلیمی تحریکوں، اداروں اور درسگاہوں سے وابستہ شخصیتوں اور کوکن میں اردو تعلیم کے لئے مختلف افراد کی کوششوں کا تاریخی حقائق کے ساتھ تحقیق و تنقید کی روشنی میں تفصیل سے احاطہ کیا گیا ہے اس طرح کوکن میں اردو تعلیم و تہذیب کی بکھری ہوئی سرگرمیوں کو یکجا کر کے ایک مستند کتابی صورت میں محفوظ کرنے کی ڈاکٹر نشتر صاحب کی یہ کامیاب کوشش لائق تحسین ہے۔ یہ کتاب

اس صدی کی کوکن کی تعلیمی تاریخ کی دستاویزی حیثیت رکھتی ہے۔ خطۂ کوکن کے تعلیمی اداروں سے وابستہ اور تعلیم سے دلچسپی رکھنے والے افراد کے لیے یہ کتاب قابل قدر تحفہ ہے اور ہر گھر میں خریدی اور پڑھی جانی چاہئے ۱۲۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب جس کی قیمت ساٹھ روپئے ہے نشتر پبلیکیشنز امبیت ضلع رائے گڑھ (۴۰۲۱۰۱) سے حاصل ہو سکتی ہے۔

بورلی پنچتن کے مشاعرہ میں دلیپ کمار کی صدارت

رائیل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام ۴ جنوری ۱۹۹۷ء کی شب صغریٰ جعفر ہال ڈاکٹر اے آر اندرے انگلش ہائی اسکول و جونیئر کالج بورلی پنچتن ضلع رائے گڑھ میں منعقدہ مشاعرہ کا آغاز اسکول ہذا کے طالبعلم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ طلباء وطالبات نے حمد و نعت انگریزی اردو اور عربی میں تقریریں پیش کر کے داد و تحسین حاصل کی۔ بچوں کے پروگرام سے متاثر ہو کر دلیپ کمار نے انہیں ہار کباد دی۔ سوسائٹی کے چیرمین ڈاکٹر اے آر اندرے نے دلیپ کمار اور ان کے ساتھی علم اسٹار مقری کی گلپوشی کی ڈاکٹر صاحب نے رائل ایجوکیشن سوسائٹی کی سرگرمیوں اور اس کے تعلیمی معیار پر مختصر اً روشنی ڈالی۔ بعد ازاں میڈیم ریحانہ اندرے نے دلیپ کمار کی خدمت میں منظوم سپاس نامہ پیش کیا۔

رات ٹھیک ۱۲ بجے مشاعرہ کا آغاز ہوا۔ جس کی نظامت کے ڈاکٹر ملک زادہ منظور احمد نے انجام دیئے۔

مشاعرہ کا آغاز سنبل فیضانی کی نعت شریف سے ہوا۔ راحت اندوری اکرشن بہاری نور، والی عاصی نظر بھوپالی، شمیم جے پوری، شاہد کبیر انجم رہبر، لتا حیا، ملک زادہ منظور احمد قیصر الجعفری، حسن کمال، افتخار امام ظفر گورکھپوری، سعید راہی، شاہد لطیف، ندیم صدیقی، عبدالاحد ساز اقبال پٹنی، خلیق شہابی، اشرف کمال عارف سیمابی، مختار احسن انصاری، خوامخواہ حیدرآبادی و دیگر شعراء وشاعرات نے کلام پیش کیا۔ یہ شاندار مشاعرہ صبح ساڑھے ۴ بجے تک جاری رہا۔

ممبئی کے شعراء مشاعرہ ختم ہوتے ہی خصوصی بس سے بمبئی واپس آگئے۔

دعائے صحت کی درخواست

غلام دستگیر قدری کے داماد محمد محتشم قدری (۲۷ سالہ) ناڑہ ڈونگری (ضلع تھانہ) میں شدید علیل ہیں اور انہیں جین اسپتال گائے واڑی ممبئی میں بغرض علاج رکھا گیا ہے ان کے علاج پر ½ ۱ لاکھ روپے خرچ کا اندازہ ہے۔

قریبی حضرات اور واقف کار توجہ دیں۔ شاکر سوپاری سدھاری کمیٹی۔ سوپارہ، ضلع تھانہ

ماجری میں ادبی نشست

ماجری مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڑھ کے جناب مبین عیدروس کی شادی کی خوشی میں ۴ جنوری ۹۷ء کو خاتون خانہ کے داماد جھٹام سر کی رہنمائی میں بچوں کے ادبی ذوق کو پروان چڑھانے کے خیال سے جناب عبدالحق ہرزک کی صدارت میں ایک شعری نشست کا اہتمام کیا گیا جس کی نظامت

جناب ریاض انصاری نے فرمائی۔
ریاض صاحب کے علاوہ
جناب حفیظ الرحمٰن، جناب نعیم الدین
شیخ، اسعد صاحب، بشیر پنگارکر
مشتاق ہلدے، نعیم پنگارکر
قاضی عبدالستار، راشد فہیم،
علی میاں شیخ، عبدالرشید ہرزک
اور ریاض جمعدار نے اس نشست
میں شرکت کی یہ شاندار پروگرام
ماجری میں پہلا پروگرام تھا۔
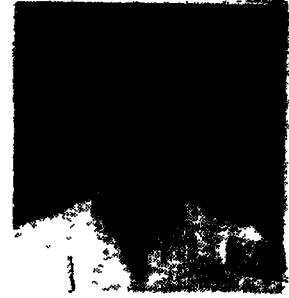
محمد حسین تاتلی کو مبارکباد

بھونڈی نظام پورہ ضلع
تھانہ کے طالب علم روشن محمد حسین
تاتلی نے امسال B.A. کے امتحان
میں فرسٹ کلاس میں کامیابی
حاصل کی۔

روشن تاتلی نے رئیس ہائی
اسکول سے ایس ایس سی
(اردو میڈیم) پاس کرنے کے بعد
الفنسٹن کالج بمبئی میں داخلہ لیا
اور بی۔اے میں بمبئی یونیورسٹی کی
آرٹس فیکلٹی میں سٹاٹسٹک
(STATISTIC) کے چھ پرچوں
میں ٹاپ کیا۔ ایس ایس سی اور
ایچ۔ایس۔سی میں بھی روشن اول
درجے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

روشن تاتلی نے سی اے
C.A. کے اس امتحان میں
COSTING کاسٹنگ مضمون
میں ۷۰ فیصد مارکس کے ساتھ
شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔

ہم اس ہونہار طالب علم
کے شاندار مستقبل کے لیے
دعاگو ہیں۔

شاہنواز کرارکی۔ سوپاری (تھانہ)

انجمن شریوردھن کا سالانہ جلسہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی
اسکول شریوردھن کا سالانہ
جلسۂ تقسیم انعامات واسناد جناب
احمد صاحب عرفان شاہ کی صدارت
میں ۶ جنوری ۱۹۹۷ء کو بڑے
تزک واحتشام سے ہوا۔ مہمانِ
خصوصی جناب نذیر بشیر کردمے
تھے اور معزز مہمان میں مولانا
علی میاں بیوناک، محمد اقبال آرائی
سعید اللہ کردمے، ڈاکٹر صادق
سرکھوت، تاج الدین خطیب
شہابی اور صادق عبدالغفور سرکھوت
تھے۔ پرنسپل ایم۔ اے علوی
نے اپنی سالانہ رپورٹ پیش کی۔

امسال ایس۔ ایس سی
کا رزلٹ ۸۳ فیصد ہے۔ اکبر یوسف
ساکھرکر نے ۸۷ فیصد مارکس
لے کر رائے گڑھ کے اردو اسکولوں
میں ٹاپ کیا۔ یہ اساتذہ کی محنتوں
کا ثمرہ ہے۔

مہمانِ خصوصی کے ہاتھوں
S.S.C اور H.S.C میں نمایاں
کامیابی پانے والے طلباء کو انعامات
دیئے گئے۔ سال رواں کے لیے
بنت انجمن مہ جبیں سلیم سرکھوت
ابن انجمن۔ مبین احمد صاحب عرفانشہ
بہترین سوشل ورکر اصید امان اللہ
بروڈ اور عنبرین اقبال آرائی کو
سند اور انعام دیا گیا۔ بلیو ہاؤس
کو سال کا اسپورٹس ایوارڈ
دیا گیا۔

کپتان عنبرین آرائی اور
عبدالرحیم افتخار کھمکر کو شیلڈ دی گئی۔
مراٹھی کا بہترین رزلٹ دینے
پر جناب افضل خان پٹھان نیز
جغرافیہ کے لیے مظہر حسین سر اور
سائنس کے لیے جناب خضر ابشیر کردمے
کی سرہنا کی گئی۔

۱۹۱۲ء سے عوامی رہنمائی کا فرض انجام دے رہی ہے
ESTD 1912
پرکار ایجنسی
حکومتِ ہند سے تسلیم شدہ ٹریول ایجنٹس
اضلاع کوکن، گجرات، کیرالا اور مدراس کے باشندوں کا قابلِ اعتماد ادارہ۔
بیرونِ ملک سفر کرنے اور ملازمت چاہنے والوں کی رہنمائی کے لئے۔
پاسپورٹ، امیگریشن، ٹکٹوں کی بکنگ اور غیر ممالک میں سفر نیز ملازمت و روزگار کیلئے ہماری خدمات حاصل کیجئے۔
پارکر ایجنسی بومبئی
PARKAR AGENCY
TRAVEL AGENTS
(Recognised by Govt of India)
Ministry of Labour
REGD No BOM/PART/100/3/560/84
31, SHARIF DEVJI STREET, BOMBAY-400 003
حج اور عمرہ ادا کرنے والوں کے لئے سفر کا خصوصی انتظام
پتہ :- ۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۳
فون نمبر: فون رہائش:

حافظ نوشاد احمد

جناب حافظ نوشاد عبدالستار دلوی صاحب نے مقامی سیکنڈری اسکول بلیک برن انگلینڈ سے G.C.S.E (جی سی ایس ای) تک حاصل کر کے حفظِ قرآن میں داخلہ لیا اور ڈیڑھ سالہ ڈیوزبری دارالعلوم یو۔کے اور ایک سال مسجد المومنین بلیک برن (جو کہ کوکنی مسلم ادارہ ہے) میں مکمل حفظِ قرآن کر کے یکم نومبر ۹۶ء میں حافظ کی سند حاصل کر چکے ہیں۔ مزید سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے سات سالہ عالم کا کورس مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ دورانِ تعلیم آپ مذکورہ مسجد میں گذشتہ سال ۱۹۹۶ء میں اور امسال بھی تراویح پڑھانے کی خدمات انجام دیتے آرہے ہیں۔

موصوف کا آبائی وطن ساکن بھاواں، تعلقہ شریور دھن ضلع رائے گڈھ ہے۔ ہم موصوف کی حالیہ کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے مستقبل کے اقدام کے لئے نیک دعائیں کرتے ہیں۔ موصوف ان کے آبائی گاؤں میں حافظِ قرآن ہونے والے پہلے نوجوان ہیں۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)

مہاراشٹر اردو ہائی اسکول گروی کی شاندار کامیابی

F.T.K.N کے رتناگری ضلعی سطح کے مقابلوں میں اول نمبر پانے کے بعد درسگاہ ہٰذا کے ہونہار طالب علموں نے ممبئی میں منعقدہ M.T.K.N کے فائنل مقابلوں میں کوکن کے چاروں ضلعوں کے طلبہ میں اول نمبر حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

پرائمری سطح سے فیض موسیٰ ملّانے عام معلومات کا اول مقام حاصل کیا۔ سیکنڈری سطح پر دہم جماعت کے طالب علم مبشر شمس القمر ہاشمی اور محسن اقبال سید نے عام معلومات کا اول مقام حاصل کیا اور اس شاندار کارکردگی کے اعزاز میں کامیاب طلبہ کو سند، نقد انعام اور اسکول کے لیے گشتی ٹرافیاں پیش کی گئیں اس کامیابی کے پس پردہ رہنما اساتذہ ہیڈ ماسٹر جناب شمس القمر ہاشمی، جناب سراج مومن اور جناب رفیق پٹیل کی کاوشیں ہیں۔

مسعود عبدالستار کوہاری

بدلاپور (ضلع تھانے) میونسپل کونسل کے چناؤ میں جناب مسعود عبدالستار کوہاری کامیاب ہوئے ہیں جو ۲۷ کونسلرس میں واحد مسلم نگرسیوک ہیں۔

جمعہ مسجد ٹرسٹ بدلاپور کے صدر بھی ہیں اس وقت ۱۱۴ سالہ پرانی مسجد کی تعمیرِ نو کا کام جاری ہے جس پر اب تک ۱۶ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں مزید دس لاکھ روپے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ بدلاپور میں تقریبات کے لیے ہال کی تعمیر، عیدگاہ کے لیے زمین کا حصول اور اس کی تعمیر ان کے پیشِ نظر ہے۔ انشاء اللہ عوام کے مخلصانہ تعاون سے اس میں ضرور کامیابی ملے گی۔

آصف علی چوگلے کی کامیابی

انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول پنہالجہ تعلقہ کھیڈ کے دسویں جماعت کے طالب علم نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے منعقدکردہ تقریری مقابلے میں دوسرا نمبر حاصل کیا تھا۔

یہ تقریری مقابلے رتناگری اور سندھودرگ دو ضلعوں کے درمیان رکھے گئے تھے

۲۲ دسمبر ۹۶ء کو داؤد فضل بھائی آڈیٹوریم میں رکھے گئے مقابلے میں آصف علی چوگلے نے تیسرا نمبر حاصل کیا ہے۔ مقابلے کے لئے "آج کا طالب علم" یہ مضمون دیا گیا تھا۔ اس طالب علم کی رہنمائی اسکول کے معزز اساتذہ صلاح الدین قاضی اور بشیر مجاور نے کی تھی۔

قاضی شیخ حسین

تعلیمی ادارہ نویوگ ودیا پیٹھ ٹرسٹ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے لیے علاقہ کی معروف شخصیت جناب شیخ حسین قاضی صاحب کو نئے چیرمین کی حیثیت سے منتخب کیا گیا ہے۔ قاضی صاحب اپنے کارناموں غریبوں و ضرورتمندوں کی مدد و فلاح کے باعث ہر طبقہ میں مشہور ہیں وہ نویوگ ودیا پیٹھ ٹرسٹ کے بانی ٹرسٹی ہیں۔

نقش کوکن

آپ الامین کوآپریٹیو سوسائٹی کے بھی بانی چیرمین ہیں آپ کے سرگرم شخصیت نے الامین کو نئے جہتیں اور نئی وسعتیں دی جن سے الامین کو پانچ برس کے عرصے میں قابلِ فخر ترقی حاصل ہوئی ہے جھوٹے پیمانے پر کام دھندا کرنے والوں اور بیرونی ملک برسر روزگار جانے والوں کے لیے الامین نے کھلے دل سے مالی اعانت کر کے ان کی زندگیوں میں اجالے بکھیرے ہیں اس کو آڈٹ میں ہر سال "اے گریڈ" حاصل ہوا ہے۔

قاضی صاحب مہاڈ پولادپور تعلقہ مسلم امن کمیٹی سے بحیثیت نائب صدر وابستہ ہیں۔

نویوگ ٹرسٹ کے تحت

(۱) نویوگ مراٹھی میڈیم اسکول ہے (۲) قاضی صاحب کی شریک زندگی کے نام سے عائشہ شیخ حسین قاضی انگلش میڈیم اسکول ہے (۳) ڈی فارمیسی ہے (۴) زہرہ بی انتولے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ ہے (۵) جیجاماتا کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی ہے (۶) ہاؤسنگ فائننس کوآپریٹیو سوسائٹی ہے (۷) نویوگ مہیلا کوآپریٹیو سوسائٹی ہے (۸) شیتکری سینک بازار (۹) الامین ویلفیر ٹرسٹ مہاڈ وغیرہ اداروں سے وابستہ ہیں اب اس عظیم نویوگ ٹرسٹ کے چیرمین کی ذمہ داری کو بھی قاضی صاحب نے قبول فرما کر لوگوں کی آرزوؤں کو اور ارادوں کو جِلا بخشی ہے۔

مرسلہ
عبدالرشید احسانی

مشعلِ راہ

۳ جنوری ۱۹۹۷ء کو کوکن ہائیر ایجوکیشن یونٹ کے زیر اہتمام یعقوب بیگ ہائی اسکول اینڈ جونیر کالج پنویل میں ووکیشنل گائیڈنس کیمپ منعقد ہوا جس کی صدارت پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب خالد تو صاحب نے کی۔ اسکول ہذا کے پرنسپل جناب شبیر احمد سلوتری صاحب نے مہمانوں کا تعارف کرایا۔ اس پروگرام میں پنویل، تلوجہ، بارہ باڑا۔ اورن کے اردو مدارس کے طلباء و طالبات اساتذہ، ہیڈ ماسٹرس، والدین اور شہر کی دیگر معزز شخصیتوں نے

فروری

شرکت کی۔ پروگرام کا مقصد طلباء وطالبات کی دسویں اور بارہویں کی جماعت کی کامیابی کے بعد کی صحیح رہنمائی کرنا۔ نئی ٹکنالوجی سے آگاہ کرنا۔ ان کی صلاحیتوں کو ابھارنا حوصلہ افزائی کرنا۔ والدین کے سرپرستی میں بچوں کی دلچسپی کو اہمیت دینا وغیرہ شامل تھے جناب سعید جلگاؤنکر صاحب اور پروفیسر غیاث الدین شیخ صاحب نے تقریباً ۳۰۰ طلباء و طالبات کی رہنمائی کی۔ یونٹ کے چیئرمین جناب شبیر احمد سلوتری صاحب اور سکریٹری جناب وہاب دھنشے صاحب نے پروگرام کو ترتیب دیا۔

اسی طرح کا ایک اور پروگرام ۲۸ دسمبر ۹۶ء کو ٹیمپالہ میں زیرِ صدارت جناب ایچ بی۔ مقدم صاحب انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں پونہ سے آئے ہوئے جناب شیخ صاحب ریسورس پرسن تھے۔

الحاج زکریا اگاڑی گجرات حج کمیٹی کے چیرمین

گجرات کے وزیراعلیٰ سے شنکر سنگھ واگھیلا نے مشہور نقش کوکن صنعت کار شری زکریا اگھاڑی کو حج کمیٹی گورنمنٹ آف گجرات کا دوبارہ چیرمین مقرر کیا ہے۔ شری زکریا اگھاڑی اس سے پہلے بھی گجرات حج کمیٹی کے چیرمین رہ چکے ہیں اور انہوں نے حج ہاؤس احمد آباد کی تعمیر میں ہر ممکن حصہ لیا ہے۔

شری زکریا اگھاڑی نے حج کمیٹی کا چارج لینے کے بعد حج ہاؤس کا افتتاح یکم مئی ۱۹۹۷ء کو کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ شری اگھاڑی کو گجرات گورنمنٹ کی طرف سے ساری سہولتیں سرکاری مہیا ہوں گی جیسے بنگلہ، گاڑی وغیرہ اور ان کا رتبہ ایک ریاستی وزیر مملکت کے برابر ہوگا۔

کوکن میں ضلع پریشد اور پنچایت سمیتیوں کے چناؤ

اضلاع کوکن میں تھانے رائے گڈھ، رتناگری اور سندھودرگ کے ساتھ ساتھ مہاراشٹرا کی کل ۲۹ ضلع پریشدوں اور ۳۱۹ پنچایت سمیتیوں کے چناؤ ۲ مارچ ۹۷ء کو ہوں گے۔ جبکہ ریاست کی نو (۹) میونسپل کارپوریشن کے چناؤ ۲۳ فروری کو ہو رہے ہیں ریاست کے چیف الیکشن کمشنر شری ڈی۔ این چودھری نے تمام کلکٹر صاحبان کو چناؤ کی تفصیل اور دیگر ضروری انتظامات کرنے کی ہدایت جاری کی ہے۔

نثار لامبے ممبر نامزد

شری وردھن میونسپل کونسل کے چناؤ میں نثار لامبے کو بحیثیت نامزد کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے جبکہ شاہنواز غلام محمد کھامکر کو اکرائے کمیٹی اور صادق حسین علی صاحب پالکر کو ہیلتھ کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا۔ یہ دونوں مجلس قائمہ (اسٹینڈنگ کمیٹی) کے بھی ممبر ہیں۔

نابیناؤں کے لئے روشنی

نابینا افراد کی باز آباد کاری NAB کا شعبہ کنگ جارج اسپتال کے احاطہ میں واقع سوناپور قبرستان مہالکشمی کے قریب) بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے۔

یہ ۴ ماہ کا کورس ہے ۱۸ تا ۵۰ سال عمر کے افراد کے لئے بمبئی سے باہر کے آنے والے امیدواروں کے لیے قیام وطعام کا مفت اور بہترین انتظام ہے ہر فرد کو اسٹائپنڈ STIPEND بھی دیا جاتا ہے

جنوری، مئی اور ستمبر کی
۱۴ تاریخ کو کورس شروع ہوتا
ہے۔ داخلہ کے لیے ایک ماہ قبل
رابطہ قائم کرنا ضروری ہے۔
یہاں سفید لکڑی کی
مدد سے آزادانہ اور اعتماد کے ساتھ
چلنا، سکول کی پہچان، کھانا پکانا
سائیکل، موم بتی، اگربتی، ہار،
گلدستہ، وائر کرسی، تھیلیاں
پاپ کارن، کھاری سینگ، صابن
وغیرہ بنانا سکھایا جاتا ہے۔
ضرورتمندوں کو اس سہولت
سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

متین مُولارے
چودھری محلہ، بندر روڈ، کلیان
ضلع تھانہ

لاٹون کی سائنس نمائش میں کامیابی

نیشنل ہائی اسکول لاٹون کے
الودے تعلقہ منڈنگڈھ ضلع رتناگری
میں منعقدہ رتناگری ضلع سائنس
نمائش میں شاندار کامیابی پر
نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں
تہنیتی جلسۂ اعزاز کا انعقاد ۲۳ دسمبر
۱۹۹۶ء کو عمل میں آیا۔
اسکول ہذا کے معاون
مدرس جناب انصاری اشفاق
سر نے تعلیم آبادی ماڈل پیش کیا
تھا۔ اس کو ضلع رتناگری میں سوم نمبر
کے انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ سائنس
ماڈل کے پیش کرنے پر اسکول
کے طلبہ و مدرس جناب رضوان
عبدالقادر پریلکر کو شرکتی اسناد
سے نوازا گیا۔ اسکول کی تاریخ میں
یہ پہلا اعزاز ملا۔

کرجی میں سالانہ کھیلوں کے مقابلے

۱۶ تا ۱۸ دسمبر ان دنوں
حسب سابق آرٹس ہائی اسکول
کرجی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری میں
سالانہ کھیلوں کے مقابلے تزک
واحتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا
کرجی کی پہلی مسلم خاتون نے
سرپنچ فاطمہ عبدالغنی پرکار نے اپنی
نیک خواہشات کے اظہار کے ساتھ
کھیلوں کے مقابلے میں والی بال
کھو کھو، کبڈی، ٹیبل ٹینس، کرکٹ
مقابلوں کے ساتھ ساتھ رننگ
ہائی جمپ، لانگ جمپ، گولہ پھینک
تھالی پھینک وغیرہ اتھلیٹ کے
مقابلے بھی لیے گئے ان مقابلوں
کو دیکھنے کے لیے گاؤں کے بہت
سارے لوگ جمع تھے
فضل الدین حمدولے، مسعود
چوگلے اور واثق خطیب نے طلبہ
کی ہمت افزائی کے لیے فائنل جیتنے
والی ٹیم اور انفرادی مقابلوں
میں اول آنے والے طلبہ کے لیے
تقریباً دو ہزار کے نقد انعامات دیئے
جو ۱۹ دسمبر ۹۶ء کو منعقدہ تقریب
میں دیئے گئے۔

پنویل میں جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات

امسال بھی یعقوب
بیگ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج
پنویل میں سالانہ جلسۂ تقسیم
اسناد و انعامات کے پروگرام
کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت پنویل
ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب
خالد تو صاحب نے کی۔ مہمانِ
خصوصی پنویل میونسپل کونسل
کی صدر شریمتی انورادھا ٹھوکل
تھیں۔ تقریب میں شہر کی دیگر
معزز شخصیتیں شریمتی اوشا نانڈیل
جناب عبدالستار، جناب سلیمان
کچھی، جناب عتیق کھوت اور جناب
عظیم سلوتری نے شرکت کی۔
اسکول ہذا کے پرائمری سے

سکشن اور سیکنڈری سیکشن کے طلباء وطالبات نے مختلف کھیلوں کے مقابلوں میں اچھی کارکردگی پر انعامات و اسناد حاصل کیے۔ شریمتی انورادھا ٹھوکل نے نگر پالیکا کی جانب سے ہر ممکن تعاون دینے کا وعدہ کیا صدارتی خطبہ میں صدر صاحب نے طلباء وطالبات کی صلاحیتوں اور خوبیوں کو سراہا۔ بعد ازاں طلباء وطالبات نے مختلف تفریحی پروگرام میں ادبی ڈرامے، گیت اور مزاحیہ مشاعرہ پیش کیا۔ جس میں قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے پروگرام اور ہندوستانی تہذیب کی عکاسی کی گئی۔ پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے فرائض جناب شیخ سر اور جناب سیّد سر نے انجام دیئے۔

مصطفےٰ افقیہ ہائی اسکول کا جشن سالانہ

۴ جنوری ۹۷ء

سنیچر کی سہ پہر میں واشی نئی ممبئی میں قائم کردہ انجمن اسلام ممبئی کا مصطفےٰ افقیہ ہائی اسکول اور زبیدہ طالب پرائمری اسکول کا نقش کرکن جشن سالانہ بڑے تزک و اہتمام سے منایا گیا۔

عالی جناب ڈاکٹر جھانہ والا صدر نشین تھے اور جسٹس شفیع پرکار مہمان خصوصی کے طور پر رونق افروزِ محفل ہوئے دیگر مہمانوں میں پولس کمشنر امبیڈکر اور حلقہ کے کونسلر شری ڈی آپاٹل نے شرکت فرمائی۔ بچوں نے جس مہارت کے ساتھ اپنے تفریحی آئٹم پیش کیے۔ اسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوا کہ" ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی،" قابل مبارکباد ہیں وہ ٹیچرز جنہوں نے ان بچوں میں جوہر تلاش کیا ہے۔ اس موقع پر سال گذشتہ میں اپنی اپنی جماعت میں اول، دوم اور سوم آنے والے بچوں کو انعامات دیکر ان کی ہمت افزائی کی گئی۔ ہائی اسکول کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر سراج پرکار نے مہانوں کا تعارف پیش کیا اور گلپوشی فرمائی۔ لوکل کمیٹی کے سربراہ ایڈوکیٹ عظیم کھنکھٹے صاحب نے انجمن (واشی) کی کارگذاریوں کی رپورٹ پیش کی اور ڈاکٹر احمد عمر چوگلے نے شکریہ ادا کیا پچھلے سالوں کے مقابلوں میں امسال پروگرام بھی اچھے پیش کیے گیے اور حاضرین بالخصوص والدین اور سرپرستوں کی تعداد بھی کثیر تھی۔

کرجی میں سوشل گیدرنگ

آدرش ہائی اسکول کرجی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری جس کا امسال سلور جوبلی سال ہے ۴ جنوری ۹۷ء کو اس نے اپنی سوشل گیدرنگ منعقد کی جس کی صدارت گاؤں کے ابھرتے ہوئے صنعتکار جناب رکن الدین تامبے (چیرمین آلیس آر گروپ اینڈ سٹریز) نے فرمائی۔ حلقہ کے معروف سرجن ڈاکٹر ابراہیم چوگلے بطورِ مہمانِ خصوصی شریک تھے جناب ناصر سروے اور ڈاکٹر اسمٰعیل پرکار بھی مہانوں میں شامل تھے اس موقعہ پر بچوں نے تفریحی پروگرام بھی پیش کیا

سعید ملا نیویل کونسل میں نامزد

نیویل کونسل میں جو ۲۶ ممبران پر مشتمل ہے تین ممبران نامزد کیے جاتے ہیں نیویل میونسپل کونسل میں سابق کونسلر اور کانگریس کے سرگرم مسلم رہنما سعید ملا کو نامزد کیا گیا ہے۔ ہم اس انتخاب پر سعید ملا کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۴
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

انسان کي زندگي ميں هر طرح کے دور آتے هيں. خوشي کے بھي، رنج کے بھي. خوشي کے موقع پر تقريبات هوتي هيں. شادي بياه، عقيقه، ختنه، بسم الله، ختم قرآن، امتحان ميں کاميابي، بيرون ملك روانگي، وطن ميں آمد، حج وزيارت ... ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں. اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے. رنج کے موقع پر سوگ هوتا هے، وفات، چهلم، فاتحه، قرآن خواني ... ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے.

ايک موسم آتا هے، دوسرا جاتا هے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بهار. ان سب سے یادیں جُڑی هوتی هيں اور ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کی یاد وابسته هوتي هے. تهواروں کا دور مدام چلتا هے: عيد، بقرعيد، محرم، شب براءت، ميلاد النبي، ماهِ رمضان ... ان سب سے يادیں جُڑي هوتي هيں اور هر ياد کے ساتھ کسي مٹھائي کي ياد وابسته هوتي هے.

بھائي کي شادي ميں تو تمام طرح کي مٹھائیاں تھیں. دوست کے هني مون پر افلاطون. قرآن خواني ميں نان خطائي. باراں ميں برفي، سرما ميں گاجر کا حلوه. رمضان ميں مالپوه، عيد ميں شير خُرما.

اور هر مٹھائي سے لُطف اندوز هونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا هے که "بھئي مٹھائي کهاں سے خريدي؟" تو

سليمان مٹھائي والے کا نام بے ساخته زبان پر آجاتا هے. يعني هر مٹھائي کے ساتھ سليمان مٹھائي والے کي ياد جُڑي هوتي هے اسي لئے جب کبھی مٹھائي کا ذکر چھڑتا هے، سليمان مٹھائي والے کي بات هوتي هے. سليمان مٹھائي والے هر اقسام، همه اصناف، همه رنگ، همه اشکال، همه اجناس اور همه مواقع مٹھائیاں بناتے هيں.

آيئے، اپني يادوں کي ياد ميں کوئي مٹھائي نوشِ جان فرمايئے.

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاهوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/حجی محمد علي روڈ، بمبئی ۰۳ ۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸۱/۸۵۵۳۲۲۳

۱۲۲

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے

درونِ ہند خریدار

جناب عابدین عثمان چوبلکر — کرلا. ممبئی
" ابراہیم وہاب بوبیرے — ممبئی ۹
محترمہ بی بی صاحبہ فقیر محمد دروے — نیرول
انجمن اتحاد المستقیم — دابھول
جناب امام الدین شیخ — پونہ
جناب عثمان ایچ خان — ممبئی ۱
محترمہ نرگس عارف تابے — مالدولی
جناب مقبول عبدالحمید تبلے — کرلا ممبئی
جناب فداحسین آئی انتولے — کرلا ممبئی
ایس کے بلک کیریئر — چمبور
جناب حسین اسمٰعیل کھوت — ماجری
محترمہ عالیہ صادق گیرکر — ملاڈ
محترمہ اصغری سجاد مایاری — کوسہ
انجمن اسلام مصطفےٰ فقیہ ہائی اسکول — واشی

جناب اسمٰعیل ابوبکر ملا نے اپنی جانب سے زرِ مبادلہ ادا کر کے دس خریدار عطا فرمائے

محترمہ نورجہاں رضوی — آگری پاڑہ
ڈاکٹر نرگس شعیب — چرچ گیٹ
جناب شعیب ادریس مغل — واشی
ڈاکٹر عبدالرؤف خان دیشمکھ — وانگاؤں

بیرونِ ہند خریدار

جناب محمد علی مقدم — کراچی
" محمد حسین مقدم — لندن

ڈاکٹر اے آر اندرے صاحب نے اپنی جانب سے زرِ مبادلہ ادا کر کے کراچی میں ایک خریدار بنوایا

مولوی خالد احمد کی کامیابی

زوئیکر محلہ اڑکھل تری بندر تعلقہ داپولی کے جناب احمد داؤد خان کے برخوردار خالد بن احمد نے مدرسہ حسینیہ شریوردھن ضلع رائے گڑھ کے مہتمم حضرت مولانا امان اللہ عبدالرحیم کے زیرِ تربیت ۴ سال پہلے کلامِ پاک حفظ کر لیا اور ۱ سال عالم کی سند حاصل کی۔

۱۶ / دسمبر ۹۶ء کو مدرسہ حسینیہ میں منعقدہ جلسہ میں انہیں دستار بندی کی فضیلت سے نوازا گیا۔

اسکے آنے سے بہت خوش ہیں میرے گاؤں کے لوگ
اک دیا ہو تو ہزاروں دیا جل جاتے ہیں

نامہ نگار! احمد ندیم

سرسید اُردو ایوارڈ

سرسید ادبی سنگم

سوپارہ ضلع تھانے (۴۰۱۲۰۳) اس اعلان پر مسرت کا اظہار کرتا ہے کہ سرسید اردو ایوارڈ برائے اردو ادب کا جلسۂ تقسیم انعامات یکم مارچ ۱۹۹۷ء کو سوپارہ میں ہوگا۔

اس تقریب میں مہاراشٹر کے ممتاز ادیب و دانشور مدعو کیے گیے ہیں ان کی موجودگی میں مہاراشٹر کے ادیبوں، شاعروں اور صحافیوں کو نقد انعامات سے نوازا جائے گا۔ جنہوں نے اردو ادب کے گیسو سنوارے ہیں اور اردو زبان کے فروغ کے لیے کوشاں رہے ہیں انعام یافتگان کی قسمت کا فیصلہ جج حضرات کریں گے۔

شاکر سوپاروی۔ جنرل سکریٹری

کوکنی پکوان

کوکنی پکوانوں کا بھی اپنا ایک الگ ذائقہ ہے روز مرہ کے کھانوں سے لے کر میٹھے، سلونے نیز مختلف تہواروں کے موقعوں پر پکائے جانے والے پکوان اپنی ایک خاص کشش اور رغبت رکھتے ہیں اگر کسی صاحبِ قلم نے اسی طرف توجہ دی ہو اور کوئی کتاب یا کتابچہ شائع کیا ہو تو نقش کوکن کے ایک کرمفرما جناب ھارون رکھانگی صاحب اس کی متعدد کاپیاں خریدنے کے خواہشمند ہیں یا کوئی صاحب نئے سرے سے کتاب شائع کرنا چاہتے ہوں تو رکھانگی صاحب اسے زیورِ طبع سے آراستہ کرنے میں ہر ممکن تعاون دینے کے لیے تیار ہیں۔

اس سلسلہ میں دفتر نقش کوکن میں منیجر سے رجوع فرمایئے۔

جناب عبدالرحمٰن موٹلیکر،

پرنسپل محمدیہ ہائی اسکول بمبئی ۳، تعلیمی میدان میں جدوجہد کرنیوالی ایک فعال شخصیت ہے۔ علمِ ریاضی، اور سائنس کے بہترین استاد انگریزی سے خصوصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ درس وتدریس میں ۳۰ سال کا تجربہ رکھتے ہیں جس میں گزشتہ ۲۸ سالوں سے بہ حیثیت پرنسپل فرائض انجام دے رہے ہیں۔

جناب موٹلیکر صاحب نے تعلیمی میدان میں درپیش اکیڈمک نیز ایڈمنسٹریٹیو مسائل کا حل ڈھونڈنے میں تعاون کا وعدہ کیا ہے۔

مسائل "نقش کوکن" کے دفتر میں موصول ہونے پر ان کے حل "نقش کوکن" میں شائع کیے جائیں گے (ادارہ)..

مدرسہ محمدیہ مہسلہ کا سالانہ جلسہ

مدرسہ محمدیہ مہسلہ رائیگڈھ کا سالانہ جلسہ مولانا عبدالخالق ریاضی امام و خطیب جامع مسجد مہسلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مدرسہ کے مہتمم محمد یوسف دردگے صاحب نے مدرسہ کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس موقع پر ۱۴ طلبہ وطالبات نے مختلف دینی، علمی اور تہذیبی موضوعات پر تقریریں کیں۔ جماعت المسلمین مہسلہ کے زیرِ اہتمام اور جامعہ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی ممبئی کے زیرِ سرپرستی جاری مدرسہ محمدیہ میں دینوی وعصری تعلیم کا انتظام ہے۔ مدرسہ میں اول و دوم آنے والے طلبہ وطالبات کو انعامات تقسیم کیے گیے۔

روپ قادر کی نئی فلم

۴ر جنوری ۹۷ء کو ہوٹل سینٹور جوہو میں کو کنی فلم ساز جناب روپ قادر متوطن بانکوٹ کی نئی فلم **بلا نمبر ۳۰۲** کا مہورت انجام پایا۔ جس میں فلمی دنیا کی کئی ممتاز شخصیتیں موجود تھیں ـــــ نانا پاٹیکر اور جوہی چاولہ سے بننے والی اس فلم کی ہدایت کاری کے فرائض شرادنی دیو دھر انجام دے رہے ہیں اور میوزک جتین للت کا ہے نغمے جناب مجروح سلطانپوری صاحب کے ہیں۔

روپ قادر ہندی اور مراٹھی کے معروف کامیاب پروڈیوسر ہیں۔ ⁂

اساتذہ کی تربیت

محمدیہ ہائی اسکول، بمبئی ۲ میں آٹھویں جماعت میں نئے نصاب کے تحت انگریزی مضمون پڑھانےوالے اساتذہ کے لئے محکمۂ تعلیم بمبئی عظمیٰ کی جانب سے ۱۰ر اور ۱۱ر جنوری کو پرنسپل جناب موٹلیکر صاحب کی نگرانی میں دو روزہ تربیت کا اہتمام کیا گیا۔ خاص طور سے تربیت یافتہ اساتذہ نے رہنمائی کی۔ اردو کے اساتذہ کے علاوہ ہندی اور گجراتی میڈیم کے انگریزی (ENGLISH. L. L) پڑھانےوالے تقریباً ۱۵۰ اساتذہ اس تربیت سے مستفید ہوئے۔ آخری سیشن میں ورک شاپ ہوا اور تربیتی مرکز میں شریک اساتذہ نے نئی ٹیکنک کے مطابق سوالی پرچے مرتب کئے۔ ⁂

انتقال پُرملال

دادن خاندان کو صدمہ

نوانگر مجگاؤں ممبئی کے جناب فقیر محمد دادن کا ۱۴ جنوری ۱۹۹۷ء کو بعمر ۹۷ سال انتقال ہوگیا۔

نظام الدین سعد کو صدمہ

انگلش اسکول نورتورل ضلع رائے گڈھ کے مدرس جناب نظام الدین سعد کی والدہ محترمہ ان کے آبائی وطن مورگی جونپور (اتر پردیش) میں ۲۸ دسمبر ۹۶ء کو انتقال ہوگیا۔

مرتضٰی سکندر نہیں رہے

الحاج عصمت عبدالحمید بوبکے (جج کمیٹی ممبئی) کے برادر نسبتی مرتضٰی سکندر بھورے کا ۴۲ سال کی عمر میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے ناڑہ وڈولی (تھانہ) میں ۸ جنوری ۹۷ء کو انتقال ہوگیا۔

شاکر سوپاری

حسن دلوائی کو صدمہ

گوریگاؤں ممبئی کے زمیندار اور وکیل جناب حسن شریف دلوائی متوطن مرزولی چپلون کے بھائی جیب خان شریف خان دلوائی کا ۳۰ دسمبر ۹۶ء کو بعمر ۷۰ سال انتقال ہوگیا

نقش کوکن

ظہیر جناب کو صدمہ

ضلع پریشد رائے گڈھ کے ریٹائرڈ مدرس اور دہور کی معروف شخصیت جناب ظہیرالدین چرفرے کی خالہ کا ۲۳ دسمبر ۹۶ء کو تلا تعلقہ مانگاؤں میں انتقال ہوگیا۔

حسن پٹھان کا روڈ حادثہ میں انتقال

جناب حسن پٹھان متوطن نادگاؤں تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری ۲۹ دسمبر ۹۶ء کو کھیڈ سے ممبئی آرہے تھے کہ رات کے وقت ان کی گاڑی بین بنویل سے قریب سامنے سے آنے والی گاڑی سے ٹکرا گئی اور ان کی جانے حادثہ پر ہی موت واقع ہوگئی۔

ابھی یہ غم تازہ ہی تھا کہ ان کا صغیرسن فرزند اظہر جس کی عمر ۸ / ۱۰ سال کی رہی ہوگی ۵ جنوری ۹۷ء کو داغ مفارقت دے گیا۔

وفا راجیواڑی کو صدمہ

کوکن کے ابھرتے ہوئے شاعر جناب وفا راجے واڑی تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے برادر نسبتی جناب عبدالرحمٰن دررے خان کا پچھلے مہینہ انتقال ہوگیا وہ ۶۲ سال کے تھے۔

حاجی عبدالرحمٰن بانکوٹکر کا انتقال

ہرنئی نوانگر محلہ کی ممتاز ہستی جناب حاجی عبدالرحمٰن بانکوٹکر کا مختصر سی علالت کے بعد ۲۷ دسمبر ۹۶ء کی شب میں انتقال ہوگیا۔ آپ تاحیات جماعت المسلمین نوانگر کے متولیان میں سے ایک تھے اور بلا معاوضہ امامت کے فرائض انجام دیئے۔ گاؤں کے علاوہ اطراف سے کثیر تعداد میں آکر لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔

مرسلہ: عبدالغنی پاؤسکر

مناف پاؤلے کو صدمہ

واجی محلہ پنویل میں رہنے والے مناف پاؤلے کے والد محترم حسن میاں پاؤلے کا جمعہ ۳ جنوری ۹۷ء

کو انتقال ہوگیا۔ ان کی تدفین
مقامی قبرستان میں سینکڑوں
افراد کی موجودگی میں عمل میں آئی۔

قادر بانگی کو صدمہ

ممبئی پورٹ ٹرسٹ کے
ریٹائرڈ ٹوئنگ ماسٹر جناب عبدالقادر
بانگی متوطن سارنگ تعلقہ
داپولی ضلع رتناگری کی زوجۂ
محترمہ کا ۱۵ جنوری ۹۷ء کو پورٹ ٹرسٹ
ہسپتال وڈالا میں انتقال ہوگیا
تدفین ناریل واڑی قبرستان
میں عمل میں آئی۔

حمید کھوت کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ کرمفرما
ادارہ حافا بائسٹ کے پارٹنر
جناب حمید کھوت متوطن ماکھجن
تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری
کی نانی اور کیپٹن محمد علی کھوت
(ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈاک ماسٹر
ممبئی پورٹ ٹرسٹ) کی والدہ کا
۱۲ جنوری ۹۷ء کو ان کے وطن
میں ضعیف العمری میں انتقال ہوگیا۔

فوانگر میں مقیم یوسف دلادن متوطن پندلہ
راجہ پور کا ۲۸ جنوری ۹۷ء کو حرکت قلب
بند ہو جانے سے بعمر ۵ سال انتقال
ہوگیا۔۔۔

شادی خانہ آبادی

ڈاکٹر نرگس کرڈیکر۔ ڈاکٹر عتیق شیخ

کوکن بینک کے
جنرل منیجر جناب امیرالدین کرڈیکر
کی دختر ڈاکٹر نرگس کی شادی
وسئی ضلع تھانہ کے نوجوان ڈاکٹر
عتیق ابن الحاج محمد عمر شیخ۔
(جناب اقبال نیازی کے بھانجہ)
کے ساتھ ۵ جنوری ۹۷ء کو کامتھ
کلب ہال گورے گاؤں ممبئی میں
تزک و احتشام انجام پائی۔ اس
تقریب سعید میں عمائدینِ شہر
کوکن کی ممتاز ہستیاں اور
ریزروبینک و دیگر بنکوں کے
افسران کثیر تعداد میں شریک تھے

عبدالرحیم قادری۔ خدیجہ قادری

نیروبی مشرقی افریقہ
میں جناب سید ظفر قادری کے
فرزند عبدالرحیم کی شادی خدیجہ
بنت سید عبدالرزاق قادری کے
ساتھ ۱۴ دسمبر ۹۶ء کو انجام
پائی۔

رفیق پالیکر۔ مسرت پرکار

مشہور شاعر اور کوکن اردو
رائٹرز گلڈ کے روح رواں جناب
شاحر شیوی کے فرزند رفیق پالیکر
(مقیم لندن) کی شادی نیروبی
کے جناب عبدالرشید پرکار صاحب
کی دختر مسرت کے ساتھ ۱۵ دسمبر
۹۶ء کو نیروبی کینیا مشرقی افریقہ
میں انجام پائی۔

جاوید حسن سروے۔ منور بیگم

نقش نواز نسیم بانو
عبدالناصر سروے کے بھائی جاوید
حسن کی شادی یکم جنوری ۹۷ء
کو منور بیگم کے ساتھ سونس
تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری میں
انجام پائی۔

شادی کی خبریں

شادی کی خبر کی اشاعت
کے لئے عطیہ دے کر شادی کی
خوشی میں اس ادارہ کو بھی
شامل کیجئے۔

SARDAR PATEL AND INDIAN MUSLIMS

Bharatiya Vidya Bhavan's new publication "Sardar Patel and Indian Muslims" by Dr Rafiq Zakaria was released on 3-1-97 at Bharatiya Vidya Bhavan, Mumbai Prime Minister Shri H D Deve Gowda was the Chief Guest Dr P C Alexander, Governor of Maharashtra presided over the function Sarva Dharma Prayers including the recitation of Surah Fateha were offered by the students of A H Wadia High School Mr P V Ghandi Vice President of the Bhavan gave the welcome speech Deve Gowda unveiled Sardar Patel's portrait and released the book of Dr Rafiq Zakaria Mr N A Palkhiwala, Vice President of the Bhavan, Begum Aizaz Rasul, Ex-M P, Shri I K Gujral, Minister for External Affairs and Shri C M Ibrahim, Minister for Information & Broadcasting and Civil Aviation, spoke on Sardar Patel and his Book Dr Rafiq Zakaria gave vote of thanks The function was a grand success and it was jampacked with the audiences

KOKAN MEIN URDU TALIM

Dr Abdul Rahim Nashtar's book "Kokan Mein Urdu Talim" was inaugurated at Islamic Research Foundation Auditorium, Tandel Street, Dongri, Mumbai - 9 on 26-1-97 Mr Gulam Peshimam, President of Anjuman-i-Islam, Murud Janjira presided over the function Mr Ali M Shamsi, Mr Mubarak Kapdi and the author Dr Nashtar spoke on the book Capt F M Mistry compered the function In thoughtful presidential address Mr Gulam Peshimam ask the audience to realise the hurdles crossed by Naqshe Kokan and Naqshe Kokan Talent Forum to bring the literary propagation especially in Urdu language to this stage Tasleem Pawaskar of I R F recited the Quranic Ayat with meaning at the beginning of the function Mr Ibrahim Sandilkar General Secretary of Naqshe Kokan Talent Forum gave the vote of thanks The book cost only Rs 60/- & is available at Naqshe Kokan Office

WHAT IS LIFE ?

Life is a Challenge	Meet it
Life is a Gift	Accept it
Life is an adventure	Dare it
Life is a struggle	Overcome it
Life is a tragedy	Face it
Life is a duty	Perform it
Life is a game	Play it
Life is a puzzle	Solve it
Life is a song	Sing it
Life is an opportunity	Take it
Life is a journey	Complete it
Life is a promise	Fulfil it
Life is a love	Enjoy it
Life is a beauty	Praise it
Life is a sorrow	Fight it
Life is a God	Realise it

Mr. Shaukat A. Haji

MUSLIM OBC CONFERENCE

All India Muslim OBC organisation had held the All India Conference on 8-1-97 at New Haj House Mumbai from 1 p m to 11 p m Delegates had come from all the states of India and the house was so much full that many had to stand in the gangways Quite good number of Women had also attended The conference was held in 2 sessions with a recess of one hour from 5 to 6 p m It was a historical meeting in a sense that 1st time all sections of other Backward classes (OBC) were represented Among many speakers the prominent speakers were chief guest Honourable Railway Union Minister Mr Ram Vilas Paswan, Dilip Kumar, Hasan Kamal, Kapil Patil, Vilas Sonawane, Haroon Rashid, Sarfaraz Arzoo, Shabbir Ansari, Founder President of All India Muslim OBC organisation Most of them spoke on just demands and the National and Constitutional rights and they pointed out the negligence of the Muslim in OBC and emphasised the importance of education in Muslim OBC In the reception committee Chairman Alhaj Yusuf Lakdawala, President, All India Ghanchi Federation, Babu Bhai Qureshi, Johny Walker, Prof Haji N Kalani, Dildar A Siddiqi, Saeed Ahamed, Shamim Qureshi, Dr Zaheer Kazi, Dr Azhar Qureshi, Murtuza Ali Achwa, Dr A Karim Naik and other members were present

BOMBAY MERCANTILE CO-OP BANK ELECTION

In recent election following members were elected for Bombay Mercantile Co-op Bank Ltd

1) Mr E H Turel	Chairman
2) Dr Ashiq A Raval	Vice-Chairman
3) Mr W A Azmi	Member
4) Mr Ghulam Ghouse	"
5) Mr Qasam Saleh	"
6) Mr Rashid Matadar	"
7) Dr Shiraj Mamuzi	"
8) Mr Nasir Pathan	"
9) Mr Maulana Mustaquim	"

SEMINAR ON ZAKAT

AICMEU (Bait-Al-Zakat) organised the seminar on Zakat at Islamic Research Foundation Auditorium, Tandel Street, Dongri, Mumbai - 9 on 4-1-97 The main speakers were Maulana Shams Peerzada, Dr Rehmatullah and Janab Haroon Mojawala After the speeches Question and Answer Session was held All the speakers were applauded by the crowd and there were lively discussions and many doubts were cleared

ANJUMAN-I- ISLAM'S ACTIVITIES

* Mustafa Fakih Urdu High School & Zubeida Talib Urdu Primary School celebrated their annual day function on 4-1-97 Dr Ishaq Jamkhanawala presided over the function and Justice S S Parkar was the Chief Guest

* Building for "Sheltering Distressed Women" of Anjuman-I-Islam's Sahara Unit was inaugurated on 4-1-97 by Janab Abu Bhai Malkani, the donor of the Building and Dr Ishaq Jamkhanawala presided over the function

WEDDINGS

Abdul Rahim s/o Syed Zafar Kadri married to Khadija (Samina) d/o Syed Abdul Razak Kadri on 14 12-96 at Nairobi

Rafid s/o well-known poet Abdullah Sahir Shivi of England married to Musarat d/o Abdul Rashid Parkar of Kenya on 15-12 96 at Nairobi

Shahid s/o Yacoob Rahee married to Fauzia d/o Aslam Khan on 21-12-96 at Andheri, Mumbai - 58

Dr Razia d/o Dr Nuruddin Palekar married to Dr Nadeem s/o Abdullah Petkar on 29-12-96 at Andheri, Mumbai - 53

Dr Seema d/o Waseemuddin Azmi married to Ashraf s/o Late Haji Ali Hasan Khan on 5-1-97 at Kurla, Mumbai - 70

Zulekha Niece of Usman D Sawant married to Aftab Alam s/o Hamid Alam on 3-1-97 at Bandra Mumbai - 50

Dr Shirin d/o Mrs Aisha A Surve married to Dr Moharam Ali s/o Gulam Mohd Chaudhary on 5-1-97 at Morland Road Mumbai - 8

Saleha d/o A Majeed Z Mukadam married to Ashfaque s/o Kasam H Naik on 4-1-97 at Ratnagiri

OBITUARY

A Majeed Khan grand father of Mrs Mehjabeen Zubair Naik died on 20-12-96 at Dandeli, Zilla Karwar He died at his old age

SELF EMPLOYMENT COURSES

Rehmani Foundation has launched socio-economic upliftment courses with practical training here to school drop-outs destitutes widows and to poor illiterates in Fruit and Vegetable preservation, Bakery Products, Candle making, Screen Printings Mosquito repellent matrecharger etc Rehmani Foundation Staff will provide project reports and send their technical staff to demonstrate and train persons in any part of India Organisations and social workers willing to hold these courses may write for details to Mrs Shaheen Hamza Virani Course Co-ordinator B-19 Parmeshwar Darshan 2nd Hasnabad Lane Santacruz (W) Mumbai-400 054 Tel No 649 73 98

POLYTI CLINICS FOR MINORITIES

The Andhra Pradesh Government has recently allocated Rs 25 crores for various development schemes for minorities This was disclosed by Mr Basheeruddin Babu Khan A P Minister for Major Industries He was speaking at the all India Muslim Women's Education Conference on 23 12-96

LARAKI IS NEW OIC CHIEF

Azzeddine Laraki a former Prime Minister of Morocco was elected unanimously as the new Secretary General of the Organisation of Islamic Conference (OIC) at the conference of the foreign minister of the OIC members He replaces Hamid Al Gabid who completed his tenure

CONFERENCE OF MINORITIES

A conference of Minorities was organised on the 25-12-96 at Saharanpur in the Darbar Hall of Hotel Punjab with the co-operation of the Minorities Educational Institution Association, U P A very large number of delegates and intellectuals participated in this conference A Hall was full with several dignitaries of National Status

The conference was inagurated by Secretary General M E I A U P & Famous Educationist Dr Mohd Ishtiaq Husain Quraishi (Lucknow) It was presided by our beloved secular leader and well known thinker B P Deshbhakt The Chief Guests was renowned Psychiatrist & Educationist Dr Abdul-Karim Mohd Naik (Mumbai) Dr Z A Khan, Scientist in B A R C (Mumbai) The star guests famous Maulana Wahiduddin Khan Editor Al-Risala (New Delhi) Good Speaker Maulana Dr Kalbe Sadiq (Lucknow) were honoured with the award of "Fakhre Mulk" The function was a grand success Principal Sayyeda Sultana Naqvi was the President of the Reception Committee and Dr Mohd Aslam Khan was the Zonal Convener

MUSLIM WOMEN

Mr K M Arif, the President of United Economic Forum and General Secretary of All India Muslim Education Society has submitted us a very good thougnt provoking article of 6 pages on 'Higher Education Employment and Entrepreneurship in Muslim Women" for favour of publication in our esteemed magazine Articles being lengthy could not be published, we regret Those who are interested can have it on request from Naqshe Kokan Office

DR M Q DALVI SCHOOL

The inauguration ceremony of new Building for Dr M Q Dalvi Waghiware Urdu High School was held on 28-12-96 at the hands of Honourable Justice Shri Shafi Parkar Shri Husain Dalwai Ex M P was the Chief Guest & Shri Ali M Shamsi presided over the function

> Fasting is like a shield. When one of you is observing a fast, neither should you indulge in indecent talk nor should you create an uproar. And if someone talks ill of you, or fights with you, you should just say, 'I am observing my fast.'
>
> *Hadith of Al Bukhari*

LOOKING BEYOND 34TH YEAR

We started Naqshe Kokan in January 1962 and 34 years in the life of an institution is a period to judge its worth We went through hurdles we crossed them but we don't know whether we achieved the goal It is upto the readers to let us know their judgement we thank all our readers, sympathisers, subscribers and advertisers who were responsible for our survival as our paper does not belong to any political or secterial group and we don't publish the spicy yellow scandal or controversial news We get less number of subscribers and readers and this was our real test to continue Naqshe Kokan continously for 34 years The credit goes not to the Chief Editor but to the Associate Editors and other staff members who take all the troubles to run Naqshe Kokan objectively according to our policy We insist on educational and informative articles, news, views and reviews

We thank Almighty Allah for keeping Naqshe Kokan going regularly and also improving in standard year after year We thank the readers whose unstinct support helped us to make our Naqshe Kokan an International organ for the community We invite the suggestions from you all for its further improvement Naqshe Kokan wishes you all a very Happy Ramadaan Eid Mubarak

KOKNI AWAAZ (LONDON)

The news and views magazine for community is interested in any news you think will be of interest to the community Send in your news items and your articles to be considered for publication to Mr Sattar Herwitker, Media Secretary, Kokni Muslim Welfare and Youth Organisation, 279A, High Road, Willesden, London NW 10 2JY, U K

MINORITIES - NINTH PLAN

The religious minorities constitute nearly 17 percent of the total population of the country Even after 50 years of Independence the minorities, particularly the Muslims, remained the most backward in the society Muslim MP's cutting across the party lines have demanded allocation of Rs 1,000 crores for minorities welfare and educational schemes in the forthcoming ninth plan

CALL FOR MUSLIM WOMEN'S UNIVERSITY AT CHENNAI

The first ever Muslim Women's Education conference that concluded here on 23-12-96, called for setting up a Muslim Women's University at Chennai on the pattern of Aligarh Muslim University Dr Tahir Mahmood, chairman, National Commission for Minorities, in his valedictory address said Prophet Muhammad (PBUH) gave women rights which led to their emancipation He said the concept of the confining women at home was alien to Islam In reply to Mrs Bader Sayeed's plea for allowing women to pray in mosques, Dr Mahmood said Muslim women did not need permission from the Muslim menfolk and cited Islamic Precedents whereby Muslim women could be qazis and muthawallis 50 papers on different aspects related to Muslim women's education were received Noted among the participants were Prof Abeda Samiuddin, Dept of Political Science, Aligarh Muslim University, Dr Majida Iqbal of Jamia Milia Islamia, New Delhi Mrs Mamdooha Majid, Secretary Muslim Women's Welfare Organisation, New Delhi, Dr Zeenath Shaukath Ali, St Xavier's College, Mumbai, Dr Salma Salahuddin, Dept of Psychology JBAS College, Mumbai Dr Taj Shaukath Secretary, Al-Ameen Women's wing, Bangalore Demographer Malika B Mistry, Pune, Dr Shaukath Parveen, Ministry of Education United Arab Emirates, Nasira Khanum, Jamaat-e-Islami Hind, Hyderabad Dr Zeenath Kausar, International Islamic University, Kuala Lumpur Mr S A Rahman, Founder of the Seethakathi Trust and the All India Islamic Foundation, sponsored the conference Convener Dr Nafeesa Kaleem focussed attention on women's employment, education and entrepreneurship

ماہنامہ
نقش کوکن بمبئی
اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۲۵..... | شمارہ ۳..... | ماہ. مارچ ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: فقیر محمد مستری

دررون ہند سالانہ: سَو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک: چار سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۳، اے نواگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

...ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم مارچ ۹۷ء.........
کتابت: حماد سید ندیم، حافظ سید...

وفا پارک
WHERE LIVING IS PLEASURE
کوسہ کی تاریخ کا جدید ترین و حسین ترین رہائشی کمپلیکس۔
۵۰ ہزار مربع گز سے زائد رقبے
پر پھیلے ہوئے اس پروقار کمپلیکس کا تعمیری
کام تیزی سے جاری ہے اور یہیں سے۔۔۔
کوسہ کی تعمیراتی دنیا ایک نیا موڑ لے گی !
ایک ایسا موڑ جو کوسہ کو ممبئی کے سارے
مضافات میں ممتاز ترین مقام دلائے گا۔
کیوں کہ وفا پارک کا مطلب
ہے :— اعلیٰ معیار کے گھر، اعلیٰ معیاری ماحول میں اعلیٰ ذوق کے افراد کے لئے !
خصوصیات ★ سوئمنگ پول ★ کلب ہاؤس ★ انڈور گیمس ★ کمیونٹی ہال ★ جوگنگ ٹریک ★ جمناشیم
★ مسجد و لائبریری ★ مشترکہ ٹی وی اینٹینا ★ ٹائلس و گرینائٹ ★ سرد و گرم پانی کا مکسر وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔۔
آئیے اس جدید ترین و حسین ترین کمپلیکس کا باوقار مکین بن جائیے ! غیر مقیم بھارتی [N.R.I] بھائیوں کیلئے ایک باوقار ماحول میں
اعلیٰ معیاری گھر حاصل کرنے کا سنہری موقع !
بکنگ کیلئے فوری رابطہ قائم کیجئے
PRIME
GROUP OF COMPANIES
OFFICE : ACCORD COMPLEX,
KAUSA, MUMBRA.
TEL.: 535 1037 535 2947
FAX : (022) 535 2947
PRIME
پرائم گروپ آف کمپنیز
اکارڈ کمپلکس، دارالفلاح مسجد کے سامنے
کوسہ، ممبرا (ضلع تھانے)

اداریہ

امتحان

تکمیلِ ماہِ صیام پر عید الفطر اللہ تعالےٰ کا انعام ہے فرزندانِ توحید اور برادرانِ اسلام نے ماہِ صیام میں روزے رکھے اور اپنا انعام پالیا۔ اب ہمارے بچوں کے سامنے امتحانات کا سیزن ہے۔ ماہِ مارچ میں ایس ایس سی اور ایچ ایس سی میں زیرِ تعلیم بچے امتحان دیں گے ان امتحانات میں جب وہ کامیاب ہوں گے تو ان کی زندگیوں کو ایک نیا رُخ ملیگا۔ کچھ اعلیٰ تعلیم کی طرف آگے بڑھیں گے تو کچھ زندگی کے عملی میدان میں قدم رکھیں گے اور اپنی روزی روٹی تلاش کرنے میں لگ جائیں گے۔

ماہِ اپریل میں پرائمری اور سیکنڈری کے بچے اپنے سالانہ امتحانات سے گزریں گے اور سال بھر کی محنت کا صلہ پائیں گے الغرض یہ سیزن زندگی بنانے کا سیزن ہے اپنے بزرگوں کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کرنے کا موسم ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ بچے اپنے مقاصد پالیں، سرخرو ہو جائیں اور ملک و قوم کا نام روشن کریں۔

ماہنامہ نقش کوکن جو رجسٹرڈ ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام پچھلے پینتیس (۳۵) سالوں سے اُردو زبان و ادب اور قوم کوکن کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ احتساب اور گوشوارے کی جانچ پڑتال کے مہینے اس کے سامنے ہیں اور یہ ظاہر ہوا ہے کہ پرچہ خسارے میں چل رہا ہے۔

اگر یہ پرچہ کسی کی ذاتی ملکیت ہوتی تو خسارے کا سودا کوئی پسند نہیں کرتا پرچہ فوراً بند کردیا جاتا مگر نقش کوکن ٹرسٹ کی امانت ہے اس لیے سوچنا پڑتا ہے کہ خسارہ کس طرح کم ہوجائے۔ خسارے سے بچنے کی دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں (۱) آمدنی بڑھائی جائے (۲) خرچ کم کیا جائے۔ آمدنی بڑھانے کے لیے خریدار بڑھانے ہوں گے، اشتہارات جمع کرنے ہوں گے اور خرچ کم کرنے کیلئے طویل مضامین کو شریکِ اشاعت کرنے سے احتراز کرنا ہوگا۔ آجکل لوگ طویل مضمون دیکھ کر ہی پڑھنے سے گریز کرتے ہیں۔ اختصار آج کے عہد کی مانگ ہے۔ ہمارے قلمکاروں کو چاہیئے کہ مضامین مختصر مگر پُر اثر، مجمل مگر جامع اور چھوٹے مگر دل پذیر بنا کر لکھیں اسی طرح انگریزی سیکشن کا سپلیمنٹ الگ کرنا ہوگا تاکہ اُردو سیکشن کا بوجھ کم ہوجائے۔ انگریزی سے دلچسپی رکھنے والوں کو اگر وہ سبسکرائب SUBSCRIBE کریں تو انگریزی کا الگ سپلمنٹ نکال کردیا جائے گا۔

پرچے کے بیشتر خریدار گاؤں دیہات میں ہیں اور ہمارا منشاء بھی یہی ہے کہ یہ گاؤں گاؤں پھیلے لہٰذا انگریزی کا سپلمنٹ اردو کے ساتھ جڑا رہنا ان کے لیے سود مند نہیں ہے۔ اسے پسند کرنیوالوں کے لیے علاحدہ طور پر اضافی زرِ خریداری کی وصولیابی کے ساتھ بھیجنا ہی بہتر ہوگا۔

ہمیں امید ہے کہ ہمارے موقر قارئین اس صورتحال پر اپنی گرانقدر آراء سے ہمیں نوازیں گے۔۔
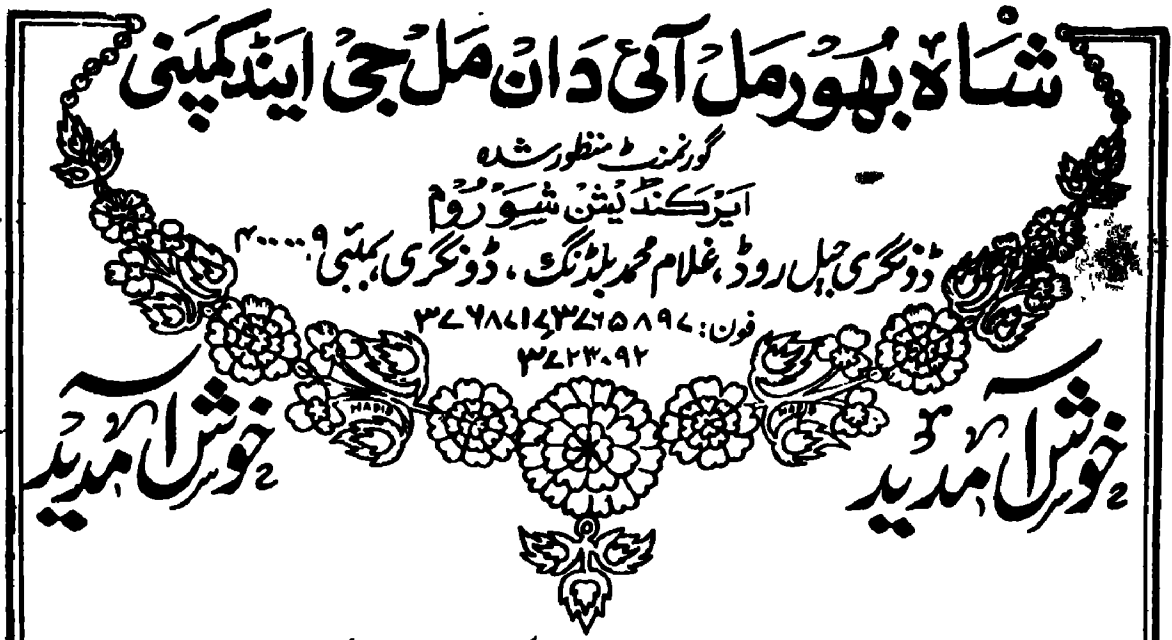
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شو روم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۸۱۷ ۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شو روم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

خواتین کیلئے خاص مضمون

اسلام میں عورت کا مقام

از محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

اللہ کا فرمان ہے: وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (سورہ التکویر آیت ۸-۹) "ہم زندہ گاڑی ہوئی (معصوم و بے قصور) بچیوں تک سے پوچھیں گے کہ (بتاؤ) تمہیں کس قصور میں گاڑا گیا تھا؟

اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع کے وقت میدانِ عرفات میں جو اعلان کیا ان میں یہ بھی تھا کہ حاضرین! یاد رکھو کہ قوموں کی تباہی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے عورتوں کو حقارت کی نظروں سے دیکھا اور انہیں ذلیل و خوار سمجھا۔ تم اپنے نظامِ مدنیت میں عورتوں کی صحیح پوزیشن کو نظر انداز نہیں کرنا" (حدیث شریف) جہاں تک بصیرتِ فرقانی نے میری راہ نمائی کی ہے، راقم الحروف نے عورتوں کا مقام قرآنِ پاک میں بہت بلند دار فیع پایا ہے۔ ملاءِ اعلیٰ کے اس قندیلِ مقدس کے فروزاں ہونے سے صنفِ نازک کا تقدس، تطہیر، توقیر و تعظیم و تکریم انتہائی پُر نور اور حسن کارانہ انداز میں جلوہ گر نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں عورت کی عظمت کا چراغاں کیا ہے۔ اسے مسلم اور غیر مسلم سبھی جانتے ہیں۔ سابقہ تمام قوموں نے عورت کی عظمت کو پائمال کیا تھا۔ اللہ کے رسولؐ نے اس کا صحیح مقام عطا کر کے اسے خصائصِ کبریٰ کا ادر نقش کوکن

سیرتِ مقدسہ کا حقیقی پیکر ظاہر کیا۔ اللہ کے رسولؐ کے بعد صحابۂ کرامؓ کے دلوں میں بھی عورت کی سیرتِ طیبہ اور حیاتِ نیرہ کا تقدس ہمیشہ ہی رہا۔ چنانچہ ان قدوسیوں نے میدانِ عرفات میں اپنے رسولؐ سے سنی ہوئی نصائحِ ضوفشاں کے ساتھ عورت کے بارے میں بیان شدہ اس مذکورہ نصیحت پر بھی عمل کیا۔ اسی لئے صحابۂ کرامؓ کے زمانے میں یہ عالم تھا کہ یمن کی دارالحکومت صنعاء سے اکیلی عورت اپنی جبین نیاز میں ذوقِ عبودیت کے ہزار ہا سجدے رقصاں لئے حریمِ کعبہ تک ہزاروں میل کا سفر تنہا کرتی تھی اور اسے سوائے اللہ کے کسی اور کا خوف ہی نہیں تھا۔ اس کی توقیر، اس کی تطہیر، اس کا تقدس ہر صحابی کے دل میں اور ہر مومن کے قلب میں ویسا ہی تھا جیسے ماں، بہن اور بیٹی کا ہوتا ہے۔ یہ تھا عدیم النظیر اور فقید المثال صحابۂ کرامؓ کا زمانہ۔

سورہ تکویر کی مذکورہ دو آیتوں سے بھی اللہ کے نزدیک عورتوں کی قدر و منزلت اور عظمت صاف ظاہر ہے اور اس تعالیٰ کے جذبۂ ایثار کا بھی مظاہرہ ہوتا ہے۔ اللہ کے نزدیک وہ لوگ جنہوں نے ان معصوموں کو زندہ درگور کر دیا تھا وہ اتنے قابلِ نفرت ہوں گے کہ انہیں پرسش نہ

کرتے ہوئے ہی جہنم رسید کیا جائے گا۔ اور پوچھا
جائے گا ان معصوم بچیوں سے۔ اس سے اللہ
کی صنفِ نازک سے کیفیتِ شفقت اور ستم گروں
سے قہاریت کے سلوک کا بیّن ثبوت ملتا ہے۔

مختصر یہ کہ اللہ اور رسول نے صنفِ
نازک کا مرتبہ تمام و کمال بلند کیا ہے اور اسلام
دین حضورؐ پر مکمل ہوتے ہی اس کا مقام اسے
عطا کیا گیا۔ جب اللہ کی نظر میں صنفِ نازک کی
عظمت مرنے کے بعد کی زندگی میں اس قدر بلند ہے
تو اس زندگی میں بھی اسکا مقام انتہائی ارفع و اعلیٰ
ہی ہونا چاہئے۔ آئیے دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے صنفِ
نازک کے بارے میں قرآن جیسے چشمۂ سرمدی میں اپنی
رحمتوں کے عنبر فشاں گھٹاؤں کا تذکرۂ جمیل کس انداز میں
کیا ہے تاکہ اسلام میں عورت کا مقام کیا ہے ہمیں معلوم
ہو جائے۔ ⁂ [آئندہ انشاء اللہ جاری]

فرقہ وارانہ ہم آہنگی

ہندو اور مسلمان

از: عبداللہ ایم گولنداز

جو اپنے آپ کو ہندو یا مسلم کہتے ہیں،
اور فرقہ وارانہ نفرت کو مٹانے کے لئے جامع مسجد میں
آرتی اور برلا مندر میں نماز پڑھنے کی بات کرتے ہیں
وہ نرے جاہل ہیں۔ ان کے لئے نہ آرتی فائدہ دیگی
نہ نماز۔ انہوں نے گیتا کو پڑھا اور سمجھا نہ قرآن کو۔ وہ
آرتی میں جو کچھ پڑھتے ہیں اس کو سمجھتے ہیں اور وہ جاہل
مسلمان بھی نماز میں جو کچھ پڑھتے ہیں اس کو سمجھتے نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جو علم اپنے لاتعداد رسولوں
پر نازل کیا اور جو آج کتابوں میں قلمبند کیا گیا ہے وہ
آج بھی وید۔ گیتا۔ تورات۔ انجیل۔ قرآن میں ہے۔
اور قرآن پاک التصدیق کرتا ہے جس کا
پیلا ہی جملہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ مسلمان کو
قرآن پڑھنا چاہیئے سمجھنا چاہیئے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے
اس کے پڑھنے میں ثواب ہے۔ اس کے سمجھنے میں برکت ہے
اور اس پر عمل کرنے میں نجات ہے۔

پہلے کتابوں میں جو کچھ خرافات پیدا
ہوگئے ہیں ان کو دور کرنے کے لئے قرآن کا نزول ہوا ہے۔

یہ مقدس کتابیں کسی ایک خاص فرقہ
یا ملک کے لئے یا قوم کے لئے نازل نہیں کی گئی ہیں بلکہ ہر
اس ہستی کے لئے جس میں ایمان ہے چاہے وہ عورت ہو یا مرد۔

پہلا زمانہ جو تاریک تھا جس میں علم کی روشنی
نہیں تھی۔ اس زمانہ کی کتابوں میں کچھ ملاوٹ ہوئی جو کہ
ان ہستیوں نے جن کے ذمہ اس کتاب کو اس علم کو سنبھالنے
کی ذمہ داری تھی ان قوموں نے اپنے فائدہ کے لئے ملاوٹ
کی ہے۔ مثال کے طور پر گیتا۔ اس کتاب میں کہا گیا ہے کہ
میں چار ذاتوں کا بنانے والا ہوں۔ وہ چار ذاتیں ہیں
برہمن۔ چھتری۔ ویشئے۔ اور شودر" برہمنوں کا
کام ہے۔ شاستروں کو یعنی کتابوں کو ٹھیک طرح سے
یاد کرنا۔ شتریوں کا کام ہے لڑنا۔ ویشیوں کا کام
ہے تجارت کرنا اور شودروں کا کام ہے ان تینوں
ذاتوں کی خدمت کرنا۔ اب ہم اس زمانہ میں دیکھتے ہیں
کہ ایک شودر ذات میں پیدا ہونے والا آمبیڈکر جیسا
آدمی تعلیم حاصل کرکے ایک اونچی جگہ پر پہنچتا ہے
اور ایک برہمن کے یعنی اونچی ذات میں پیدا ہونیوالا
ملک کا سپاہی بنتا ہے اس طریقہ سے اپنے ذات کو
اونچا کرنے کے لئے ان کتابوں کے رکھوالوں نے اس
میں ملاوٹ کی ہے۔ حالانکہ اس کتاب میں بھی
انسان کے لئے ایک روشنی ہے۔

تو ان کتابوں کو سمجھنا ہی اس زمانے کیلئے
انتہائی ضروری ہے اگر برلا مندر میں قرآن کو سمجھانے
کی اور جامع مسجد میں قرآن۔ گیتا۔ و بائبل
کو سمجھانے کی کوشش کی گئی تو وہ دن تمام انسانوں کیلئے
ایک سنہری دن ہوگا اور ہندو مسلم یہود و نصاریٰ
کے فرق اور نفرت انسان کے دلوں سے نکل جائیگی۔

نقش کوکن

غزلیں

سلیمان بستوی

★

آنکھیں نم نم، دل بھی پُرغم، درد کا عالم آج بھی ہے
تم ہی نہیں ہو اپنے ورنہ، پیار کا موسم آج بھی ہے
خواب کا عالم، خواب ہوا اب، نیند کہاں اب آنکھوں میں
رین تنظا ہے روشن روشن، ٹھنڈی شبنم آج بھی ہے
بکھری زلفیں، کیف زا آنکھیں، وہ ہونٹوں کی نرم چبھن
کیسے بھولیں؟ اُن لمحوں کی لذّت پیہم آج بھی ہے
دُنیا ظاہر کی شیدائی وہ کیا جانیں پیار ہے کیا
ہونٹوں پر مسکان ہے اپنے دل میں ترا غم آج بھی ہے
مر مر کر جیتے ہیں سلیمان، پھر بھی ہمیں آرام نہیں
ایسا لگتا ہے کہ ہم پر، آسماں برہم آج بھی ہے

ڈاکٹر رشید آثار (دہور)

★

تری عظمت کا قائل ہوں، تری توہین کیا کرتا
میں اپنی شخصیت کی اس طرح تزئین کیا کرتا
محبت ابنِ آدم سے کوئی بے دین کیا کرتا
حدیث آدمیت کی بھلا تدوین کیا کرتا
جہاں میں جینے جی دو گز زمیں تو مل نہیں پائی
میں بعد از مرگ اپنی لاش کی تدفین کیا کرتا
تجھے تو شوق ہے ہر بات پر تنقید کرنے کا
تو میرے کارناموں کی بھلا تحسین کیا کرتا
زمانے بھر کی غنڈہ گردیوں میں ہاتھ تھا اُسکا
کسی کو باز رہنے کی وہ پھر تلقین کیا کرتا
نہ تھی آثار جب اس میں کہیں بھی کوئی رنگینی
سُناتے وقت دِل کی داستاں رنگین کیا کرتا

نظر برنی

★

اپنے اشکوں کی یہ برسات کیسے پیش کروں؟
غمِ فرقت کی یہ سوغات کیسے پیش کروں؟
غمِ دوراں کی شکایت، غمِ جاناں کا گِلہ
اُف یہ پیچیدہ خیالات کیسے پیش کروں؟
کون پوچھے گا مرے حالِ فسردہ کا مزاج؟
غمِ دوراں کی حکایات کیسے پیش کروں؟
زیست کو تلخ بناتے ہیں جو ہر دم میری
اُلجھے اُلجھے وہ سوالات کیسے پیش کروں؟
منتشر ہو گیا شیرازۂ الفت افسوس!
دل کے بکھرے ہوئے ذرّات کیسے پیش کروں؟
غم کی تشہیر سے ہو جاتی ہے توہینِ وفا
اِس اذیّت کے حسابات کیسے پیش کروں؟
آج بھی وہ تو نظر آتے ہیں مائل بہ ستم
اور پھر شوق کے جذبات کیسے پیش کروں؟

عظیم انور تو سالوی

★

نظر سے دور ہیں دل سے مگر جُدا تو نہیں
ہمارے درمیاں کوئی بھی فاصلہ تو نہیں
یقین کس پہ کریں اس بدلتی دُنیا میں
ہیں راہ زن سبھی کوئی بھی رہنما تو نہیں
قدم قدم پہ ہے موت و حیات کا خدشہ
جئیں تو کیسے وہ پہلی سی اب فضا تو نہیں
زمانہ کیوں ہے وفا کا ازل ہی سے یہ دشمن
بُرا نہ مانو تو کہہ دوں وفا خطا تو نہیں
کہاں کہاں نہیں بھٹکا ہوں فکرِ روزی میں
کہیں بھی حرماں نصیبی کو کچھ ملا تو نہیں
بھُلانا عہدِ وفا ربط بھی نہیں رکھنا
میرے حبیب کی یہ بھی کوئی ادا تو نہیں
غرور اتنا بھی اچھا نہیں ہے دولت پر
امیرِ وقت ہو مانا مگر خدا تو نہیں
غریب یوں تو ہے لیکن خودی ہے انورؔ میں
کسی کے سامنے یہ آج تک جھُکا تو نہیں

شخصیات

ڈھونڈوگے انہیں برسوں برسوں ... شفیع ہمدانی

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر

"کوکن میں اردو تعلیم" کتاب کا خالق

عبدالرحیم نشتر

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کامٹی ضلع ناگپور کے باشندے ہیں۔ درس وتدریس کے مقدس پیشے سے وابستہ وہ ١٩٨٦لنہء میں کوکن وارد ہوئے اور فی الوقت امبیت ضلع رائے گڑھ کے مادھمک ودیا مندر میں ٹیچر ہیں۔ اردو فارسی میں ایم اے، پی ایچ ڈی اکئی کتابوں کے مصنف واقعی ان کو کسی کالج میں پروفیسر ہونا چاہیئے تھا لیکن قسمت کو شاید یہ منظور نہیں ہے۔

اسپ تازی شدہ مجروح بہ زیر پالاں
طوقِ زرّیں ہماں در گردنِ خرمی بینم!

زلیخائے کوکن انہیں رو کے ہوئے ہے یا یہ کنعان و دربچہ کا یوسف اس کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہو کر حسن کوکن میں کھو گیا ہے اس راز کا تو ہمیں بھی پتہ نہ چل سکا البتہ کوکنی مٹی کی خاصیت کا ہمیں تجربہ ہے کہ جو فرہاد یہاں تیشہ بدوش ہوئے شیر کی تلاش وتمنا لیے پہنچ جاتا اس کا لوٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس نقش کوکن

مرض کو "مرضِ لا یرجعون" کہیے۔ سن ١٩٦٠ء میں فجندار ہائی اسکول کے سابق پرنسپل جناب این اے واحد صاحب یہاں اسی طرح آئے تھے اور واحد و ہوالجبر یہیں مستقل بس گئے اور اب خیافہ کہنے کی بجائے صحیح تلفظ 'قیافہ' بولتے ہیں (کوکنی عربی النسل ہیں اس لحاظ سے انہیں فصیح اللسان ہونا ہی چاہیئے)

کوکنی خمیر میں طنز کی چاشنی ہے بات بات میں محاورے اور ضرب المثل کا صحیح استعمال کوئی ان سے سیکھے ہم لوگ ایکدوسرے کی ٹانگ کھینچنے مزدور ہیں مگر محبت سے! لوگ ہم پر بھی طنز کرتے ہیں اور بعض اوقات دشنام طرزی تک بھی نوبت پہنچتی ہے مگر اس کج ادائی کو وہ پیار سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر نشتر صاحب جیسے New Settlers (نوآباد کوکنی) سے ہم مشورۃً کہیں گے کہ "بابا! طنز کرنا کسی کی جبلّت ہو تو ہنس کر خندہ روئی سے اسے جھیلنا اپنی فطرت بنا لیجئے" مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ نشتر صاحب کی مذکورہ کتاب کا صفحہ ٨١ سے دیکھیے گا۔

* بعض گاؤں ایسے ہیں جہاں غیر کوکنی اساتذہ کو 'گھاٹی' (بمعنی حقیر، کمتر، بیوقوف) کے نام سے

یاد کیا جاتا ہے۔ گاؤں انہیں اپنا نوکر سمجھتا ہے۔
سرپرست اور والدین اپنے بچوں کے پاس کرانے
کی حد تک تو بڑے خلیق و حلیم۔ ہمدرد و غمگسار بنے
رہتے ہیں۔ سلام و کلام احترام و اکرام دعوت و
ضیافت اور نذر و نیاز کے سلسلے قائم رہتے ہیں
مگر جیسے ہی اپنا اُلّو سیدھا ہوتا ہے طوطے کی
طرح نظر پھیر لیتے ہیں۔ بے چارہ گھاٹی حیران!
انّ اللہ مع الصّابرین پڑھتا ہے اور کھیکھڑوں کو
چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اس کے مذہب میں کھیکھڑے
مکروہات میں شامل ہیں"
کوکنی شوافع ہیں امام شافعیؒ کے
مسلک کے پیرو۔ غیر کوکنی کو وہ 'دکنی' سمجھتے ہیں۔
(اسی دکنی کو بعض سدھرے ہوئے سیانے گھاٹی کہنے لگے)
جو امام ابو حنیفہؒ کے پیرو ہیں اور حنفیوں کے نزدیک
کھیکھڑا مکروہ ہے۔ کچھ سماج کے مفہوم و معنی سے نابلد
افراد اگر غیر کوکنی سے خلافِ انسانیت برتاؤ کرتے
ہیں تو سارے کوکنیوں کو اس میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔
نشتر صاحب کی کتاب جین کیٹ اپ کے ساتھ
کوکن اردو رائٹرز گلڈ نیرول کینیڈا نے شائع کی ہے۔
اس کے روحِ رواں حضرتِ ساحر شیوی اور عالی جناب
علی میاں مقدم (بکابو) اصل کوکنی ہیں اچھے کوکنی اچھا
کام کرتے ہیں! بہرکیف مجھے اپنی پرانی نظم "کھیکھڑے"
یاد آئی لیکن یہ کھیکھڑا چال اب عام ہے۔ موجودہ
اسکینڈلز میں مشہور، لیڈروں کی گندم نمائی
جو فروشی کو دیکھیے تو معلوم ہوگا ہر طرف کھیکھڑے
رینگ رہے ہیں کس کس کو روئیے اور کس کس کا ماتم
کیجیے!! ڈاکٹر نشتر کی تحقیقی تاریخی تخلیق کوکن
نقشِ کوکن

میں اردو تعلیم" ان کا قابلِ قدر عظیم کارنامہ ہے اس
میں نشتر نے کوکن میں اردو تعلیم کا جائزہ لیا ہے۔
اندازِ بیان دلکش اور رواں دواں ہے انجمن اسلام
جنجیرہ سے کرتا ایں دم تعلیمی اداروں کا ذکر اس میں
آیا ہے۔ چند اداروں کے بارے میں خصوصی مضامین
درج ہیں بعینہٖ نواب سر سدی احمد خان۔ نواب سدی
محمد خان، مولوی حضرت محمد عبدالشکور کوکاٹے، بابا
مدّرس، وہور کے عالی جناب عبدالرحمٰن فجندار اور
اسی مرتبے کے کئی مرحومین کو خراجِ عقیدت پیش
کیا ہے اس علاقے میں فی الوقت جو حضرات کام اس
ضمن میں کر رہے ہیں ان تمام کا ذکر اس کتاب میں
درج ہے جلد دوم کا اعلان بھی نشتر صاحب نے
اس کتاب کے آخر میں کیا ہے۔ یہ عنوان ہی بسیط و
کشادہ ہے۔ کتاب کے جملہ عنوانات کا تذکرہ کرنے
لگوں تو مضمون کے طویل ہونے کا اندیشہ ہے۔ داپولی
کے خان بہادر منیر خان سرگروہ، وہور کے فجندار، ترناگری
کے نائیک صاحبان، ڈاکٹر ایم او شیخ اور کئی تعلیمی ادارے
جاری کرنے اور چلانے والے اصحاب کا ذکر اس کتاب
میں ہے "حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسنہ" مضمون
کی تمہید میں راقم الحروف کے متعلق جو کچھ تاثرات مصنّف
کے میری حقیر خدمات کی وجہ ہیں اس کے لئے شکریہ۔
میں شاعر ہوں یہ حقیقت ہے کالسنہ میرا مولد ہے یہ
سو فی صد صحیح ہے مجھے اس بات پر ہمیشہ ناز رہا کہ میں
کالسنہ کا ہوں/کالسنہ والوں کا ہوں تو پھر کالسنہ
کے ساتھ میرا ذکر بھی یقیناً مناسب بات ہے مجھے خوشی
ہوتی اگر میرے محترم بزرگ دوست ایم اے امین کی
خدمات پر مزید لکھا جاتا۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول

کے سلسلے میں ان کی خدمات کا ذکر میں نے کیا ہے —
(نقش کوکن ستمبر ۱۹۹۶ء) ہر بات کسی موضوع کی ہر
ایک لکھنے والا لکھ نہیں سکتا۔ جس کو معلومات ہوتی
ہے وہ اسے قلمبند کرتا ہے۔ نشتر صاحب نے جن حضرات
کا ذکر اپنے مضمون میں کیا ہے وہ واقعی اس کے
مستحق ہیں۔ میں نے میرے مذکورہ مضمون میں اُن
کا ذکر اس لئے نہیں کیا تھا کہ میرا مضمون محمود علی ایمن
سے متعلق تھا اور اس سلسلے میں حاجی داؤد ایمن ہائی
اسکول کا ذکر بر سبیل تذکرہ آیا تھا۔ محترم یوسف احمد
پرکار موجودہ پرنسپل صاحب قابلِ مبارکباد ہیں۔
وہ اور ان کے ساتھی واقعی قابلِ ستائش ہیں اس
درسگاہ کا معیار واقعی ان کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ کسی
ادارے کو یا کسی مضمون نگار کو جب معلومات کی
ضرورت ہوتی ہے تو طلب کرنے پر لوگ عموماً تساہل
برتتے ہیں لیکن نتیجتاً اپنا ذکر نہ پاکر بُرا مانا جاتا ہے۔
اس سلسلے میں یہ بات اہم ہے کہ کام جاری رہنا ضروری
ہے۔ معیار اونچا ہونا ضروری ہے۔ شخصیات کے
تذکرے خود بخود ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ نشتر صاحب
کی کتاب شائع ہونے کے بعد تبصرے کی فرمائش تھی
سو میں نے ان کو "شخصیات" کی سیریز میں شامل کیا
اور اسی میں کتاب پر اظہارِ رائے کرکے "ٹو ان وَن"
سے کام لے کر مقصد بر آری کی کتاب کی قیمت ساٹھ روپے
مناسب ہے جو نشتر پبلیکیشنز ڈاورے چال روم نمبر ۹
امبیت ۴۰۲۱۰۱ ضلع رائے گڈھ مہاراشٹر سے طلب
کی جاسکتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر ۱۹۴۷ء میں
کامٹی، ناگپور میں پیدا ہوئے۔ دراصل ان کا خاندان
کرنج گاؤں امراوتی سے قبل از آزادی یہاں منتقل ہوا
تھا جہاں تک شاعری کا مسئلہ ہے شاعر بنتا نہیں
پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نشتر صاحب کے کلام سے اندازہ
ہوتا ہے کہ وہ شاعر پیدا ہوئے ہیں۔ ان کی شاعری
آمد کا مظہر ہے آورد کا اس میں دخل نہیں اس پر
یہ بات بھی قابلِ نوازش ہے کہ وہ ہمیشہ علم کی طلب
میں نظر آئے ہیں اور یہی ایک عالی ظرف شاعر کی
شناخت بھی ہے ان کی کم و بیش تین سو غزلیں سو سے
زائد نظمیں قطعات و رباعیات ان کا شعری اثاثہ ہیں
لیکن ان کا شمار غزل گو شعراء میں ہے نثری تخلیقات میں
مضامین، ڈرامے، رپورتاژ اور تبصرے وغیرہ شامل ہیں
کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور کئی بار انہیں ریاستی و
قومی سطح پر اعزازات سے نوازا گیا ہے آپ انہیں ادب
کا ہر فن مولا کہئے تو بیجا نہیں ہوگا۔ صحافت کا ذکر کیجئے
ادارت بھی فرما چکے ہیں لیکن ایک خاص بات جو اس ضمن
میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرحوم ظ انصاری
جب روزنامہ (انقلاب، بمبئی کے مدیر تھے انہوں نے
نشتر صاحب کے قلم کی کاٹ کے پیش نظر ان کے قلم سے
ڈاکٹر جاہل ناگپوری کے نام سے کالم "خالی پیلی"
ایک عرصہ تک لکھوایا جس کے چٹخارے لوگ ابھی
بھولے نہیں ہیں لہٰذا ان کی قابلیت و صلاحیت
کا جائزہ لینے کے لئے صفحات درکار ہیں لیکن "کوکن میں
اردو تعلیم" میں ڈاکٹر محمد شرف الدین ساحل کا
ان کے بارے میں مضمون مکمل جائزہ ہے۔ مجھے ایک
حقیقت کا اعتراف کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ
کوکن میں اُردو تعلیم کی اساس میں غیر کوکنیوں کا بڑا حصہ
ہے سید اشتیاق احمد، حکیم اعظمی، احمد رسول خاں،

ابرار احمد خاں فاروقی جیسے اساتذہ کرام کوکن میں آئے اور انہیں کی جوتیاں سیدھی کرنے کا یہ صلہ ہمیں ملا ہے کہ ہم اس خطے سے اُردو کی آواز اٹھائے ہوئے ہیں۔ رتناگری گوکھلے کالج کے زین الحق ندوی صاحب کو کس طرح فراموش کریں، علامہ سیماب، اعجاز صدیقی، قمر نعمانی، ابراحسنی گنوری ان سب اساتذہ نے کوکنی شعراء کو شعری صلاحیتوں کا حامل بنایا۔ ان سب حضرات کے ہم پر احسانات ہیں۔ ہم ان سب غیر کوکنیوں کو ادب سے سلام کرتے ہیں وہ یقیناً ہمارے محسن ہیں اور ہم محسنوں کے شکر گذار ہیں۔ میرے نزدیک ڈاکٹر نشتر۔ ڈاکٹر عبدالرشید آثار۔ تسنیم انصاری۔ نظام الدین سعد۔ شکیل شاہ جہاں۔ شمس القمر۔ نوشاد اعظمی اور قمر اعظم قریشی۔ مسٹر آدٹے اور بیگم حمیدہ آدٹے اور اسی قبیل کے سارے غیر کوکنی اساتذہ کرام جو یہاں آکر کوہ کنی فرما رہے ہیں یہ سب کے سب ہمارے محسن ہیں! کوکن میں ان کی آمد مبارک!!!

بیان بابت ماہنامہ "نقش کوکن"
برائے ملکیت و دیگر تفصیلات

فارم نمبر ۴ رول نمبر ۸

۱) مقام اشاعت : ۴۳ اے، نوانگر۔ ڈاکیارڈ روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۱۰

۲) وقفہ اشاعت : ماہانہ

۳) طابع کا نام : ڈاکٹر عبدالکریم محمد نائک

قومیت : ہندوستانی

پتہ : ۴۴، جیل روڈ۔ ایسٹ۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۹

ملکیت : نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ

رجسٹر نمبر E 3006 بمبئی

میں عبدالکریم محمد نائک اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا معلومات میرے علم و یقین کے مطابق صحیح ہیں۔

مورخہ یکم مارچ ۱۹۹۷ء

دستخط (ایڈیٹر، پرنٹر، پبلیشر)

نقش کوکن میں تصویروں کی اشاعت!

کچھ لوگ اپنی تخلیق یا خبر کے ساتھ تصویر جوڑ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ خبر یا تخلیق کی اشاعت کے ساتھ ان کی تصویر بھی چھپ جائے گی۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ نقش کوکن میں تصویروں کی اشاعت کے لئے ان کی پازیٹیو فلم بنانی پڑتی ہے اس کے لئے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

نقش کوکن میں وہی تصویریں چھپتی ہیں جن کی فلم سازی کا خرچ Party ادا کرتی ہے۔

ہم نے بارہا نقش کوکن میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ لہٰذا جو لوگ تصویر چھپوانے کے خواہش مند ہیں وہ اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(ادارہ)

از: شیخ اسماعیل (نیروبی مشرقی افریقہ)

موٹر سائیکل مخالف سمت سے آتی ہوئی ایک تیز رفتار لاری سے ٹکرائی اور جوان سال صفدر وہیں ڈھیر ہو گیا۔ دو دن کی دوڑ دھوپ کے بعد عزیز و اقارب نے لاش کو پولس کے چنگل سے چھڑایا اور تیسرے دن میت کو سپرد خاک کرنے کا اعلان مقامی ریڈیو پر کروایا۔ اس تمام عرصہ میں نیروبی اور قرب و جوار میں مسلسل بارش ہو رہی تھی۔

عام طور پر قبرستان میں آدھ درجن تربتیں تیار رکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ قبریں تو اس دن بھی تیار تھیں مگر سب برسات کے پانی سے بھری پڑی تھیں۔

" لالاجی آپ ہی بتائیں کہ اب موجودہ حالات میں کیا کیا جا سکتا ہے ؟" میں نے قبرستان کے کیئر ٹیکر (CARETAKER) سے سوال کیا۔

" ہم نہیں چاہتے کہ اس تجہیز و تکفین میں مزید تاخیر ہو" میرے بزرگ ساتھی نے لقمہ دیا۔

ضعیف العمر لالہ جی نے مسکرانے کے انداز میں ہم دونوں کی طرف دیکھا اور گلا صاف کر کے وہیں تھوک دیا۔ بارش اور تیز ہوا کے سبب میری برساتی ان کے تھوک کا نشانہ بنی۔ پھر ہم سے مخاطب ہوئے۔ " برا ہو اس برسات کا جو کئی دنوں سے تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے۔ ایک ڈیڑھ فٹ کھودو تو نیچے سے زمین پانی اگل دیتی ہے۔ اوپر سے آسمان برس رہا ہے۔ اس خالق دو جہاں کے سامنے ہم بے بس و مجبور ہو کر رہ جاتے ہیں۔"

میرے تجربہ کار ساتھی نے لالہ جی کی زہر آلود مسکراہٹ کو بھانپ لیا تھا۔ چنانچہ اندھیرے میں تیر چلایا " درست فرما رہے ہیں آپ، مگر میں جانتا ہوں کہ اس کے باوجود بھی یہاں مُردوں کو دفنایا جا رہا ہے۔"

" سائیں سچ تو یہ ہے کہ قبرستان کے شمالی حصے میں اب بھی بغیر کسی دقت کے قبر کھودی جا سکتی ہے، مگر وہاں سماج کے ایک خاص طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ مدفون ہیں۔ میں اپنی ملازمت جوکھم میں ڈال کر قبر کھدوا تو سکتا ہوں مگر۔۔۔۔ ر۔۔۔۔ ر۔۔۔"

" ہاں ہاں میں سمجھتا ہوں لالہ جی" پھر اپنی جیب سے ایک ہزار شلنگ کے تین نوٹ نکالتے ہوئے میرے ساتھی نے کہا " یہ لیجئے دو ہزار قبرستان کمیٹی کے اور ایک ہزار آپ کے لئے۔"

" وہ تو ٹھیک ہے" لالہ جی نے پیسے اپنی جیب میں رکھتے ہوئے کہا " لیکن یاد رہے کہ اس زائد رقم کی کوئی رسید نہیں ملیگی اور ہمارا یہ سودا مرتے دم تک صیغۂ راز میں رہے گا۔"

یہ راز زیادہ دیر تک سینے میں چھپا کر رکھنا نہیں پڑا۔ اس شرمناک اور عبرتناک واقعہ کے پورے بارہ دن کے بعد جبکہ موسم باراں قدرے ہٹ چکا تھا، مقامی ریڈیو کی ایشیائی سروس سے یہ المیہ اطلاع نشر کی گئی کہ مسلم قبرستان کے کیئر ٹیکر فلاں ابن فلاں کا بہتر سال کی عمر میں گزشتہ شب نیروبی میں انتقال ہوا ——

ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے

محمد کامل سیفوی (بحرین)

منامہ کے چھوٹے سے کمرے میں ابراہیم کھٹکھٹے صاحب، بس کھانا تناول فرما ہی رہے تھے کہ کال بیل بجی۔ اٹھ کر دروازہ کھولا، سامنے احمد گوڈبولے گاڑی کے بونٹ کی طرح منہ کھولے کھڑا تھا۔ ابراہیم صاحب کو تعجب ہوا، دو تین سال کی غیر حاضری کے بعد آج اچانک درود کا سبب؟

کیا میاں بحرین سے FINISH ہو کر گئے تھے کیا؟ ایک لمبے عرصے بعد حاضر ہو سکے ہو۔ ارے یہ منہ کیا لال کیا ہے؟ پان کھایا ہے؟ اس عرب دیس میں پان آسانی سے دستیاب ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک دم سے منہ لال کرتے پھرو اور سڑک بھی رنگین کرو۔ پبلک ہیلتھ والوں نے دیکھ لیا تو T.B کا مریض سمجھ کر آج کے آج تمہیں پارسل کر دیں گے۔ اب بھی محرّق میں ہی رہتے ہو کیا؟ ساتھ میں کون کون رہتا ہے؟ ایک ہی میس (Mess) میں ہونا سبھی یا الگ الگ پکاتے ہو۔ ویسے ہم کوکنیوں میں عادت ہے تین آدمیوں میں دو پارٹیاں بنانے کی ابراہیم صاحب نے کوہ سہادری کی طرح کئی سوالوں کا سلسلہ شروع کیا۔

احمد گوڈبولے نے ٹہلتے ہوئے ہاتھ میں رکھا لفافہ بتایا، "ذرا بیگم کو خط لکھنا ہے آپ ہی ہیں جو رازداری برتتے ہیں"

پھر تین سال سے کہاں غائب تھا؟ ابراہیم صاحب۔

"ٹیلی فون سے کام چل رہا تھا" احمد لجا رہا تھا، گھر پہ فون لیا تھا، لیکن اب یہاں بحرین کے حالات خراب ہوئے ہیں تنخواہ وقت پہ نہیں مل رہی ہے۔ ارباب پردیس۔۔۔۔۔۔ جانتا ہے، یوروپ، امریکہ، بنکاک تین مہینے۔ چار مہینے کے بعد ایک ماہ کی تنخواہ ملتی ہے۔ بحرین میں بھی بہت مہنگائی ہو گئی ہے اور انڈیا کا حال تو آپ جانتے ہی ہیں۔ فون کٹ ہو گیا ہے۔

تین سالوں میں "مجنوں بنا کر رکھا" ابراہیم صاحب بیچ میں بول پڑے، دیکھو انڈیا میں کوئی دس پندرہ ہزار بھی مہینے کماتا ہے تو بھی ادھر سو دو سو کا فون نہیں کرتا، اور ہم لوگ ادھر خلیج میں کتنی قربانیاں دے کر آتے ہیں اپنوں سے جدائی کا زہر۔ جلد کو جھلسانے والی گرمی، ہڈیوں کو چھیدنے والی سردی۔ اور ساری کمائی اس طرح۔۔۔۔۔۔ احمد تھوڑا لرز گیا۔

"آپ ہی مجھے سنا رہے ہیں پرسوں آپ کے پارٹنر مشتاق فرفرے نے پورے چالیس دینار بل بھرا ہے اور فخر سے اترا بھی رہا ہے۔ احمد نے معلومات فراہم کی۔

"ہو گئے نا انڈیا کے چار ہزار روپئے، دو سال کے اگریمنٹ میں پچاس ساٹھ ہزار روپئے فون کا بل بھرو۔ پھر قرض نکال کر سبھوں کیلئے تحائف لے جاؤ پھر واپسی میں قرض ادا کرو" ابراہیم صاحب کا سانس

بھول گیا۔ احمد نے سوچا ان کی باتیں اب تبدیل ہونے والی نہیں ہیں۔ کیا کھانا کھایا۔ آپ نے کیا پکایا ہے آج؟
" ارے کچھ خاص کھانا نہیں۔ سوڑ سے سو کھا جھینگا، کا سالن اور کھچڑی " اد ہو اسے معمولی کھانا کہہ رہے ہو، اس دیارِ غیر میں یہی من و سلویٰ ہے۔ کوکن کا جھینگا، لبنان کی پیاز، چین کا لہسن، ہالینڈ کا تیل، سعودیہ کا آلو، امریکہ کا نمک، آسٹریلیا کا ہرا دھنیا، پاکستان کی مرچ، ہلدی پاؤڈر، بحرین کا پانی" احمد نے توجہ دلائی۔

ابراہیم صاحب لاجواب ہو گئے " پوچھا چھٹی پر کب جا رہے ہو" احمد سنجیدہ ہو گیا " اب یہ اگریمنٹ خلاص کر کے ہی جاؤں گا۔ اتنا کما کر بھی کچھ جمع نہیں ہو رہا ہے۔ کھانے بھر کے پیسے انشاء اللہ ادھر بھی کما سکتا ہوں اللہ بس کسی کا محتاج بنا کر نہ رکھے۔ والدین، بیوی بچوں کے ساتھ رہوں گا۔

" بس اتنی جلد ہتھیار ڈال دئے۔ ابراہیم صاحب مشتعل ہو گئے ___ مجھے دیکھو تیس سال سے گلف میں ہوں۔ ___

" ہاں جانتا ہوں" احمد نے بیچ میں ٹوکا۔ ان تیس سالوں میں صرف تیس مہینے، یعنی صرف ڈھائی سال رشتہ دار، بیوی بچوں میں زندگی گزاری۔

ابراہیم صاحب کو جھٹکا لگا، نوالہ گلے میں پھنسنے لگا۔ ساری زندگی خلیج کی نذر ہو گئی۔ اب اس عمر میں ادھر مجھ سے کیا کام ہو گا۔ میری وقعت صفر سے زیادہ نہیں۔ ..

"ہاتھ ملانا"

نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملانا جائز نہیں۔ اس عام گناہ سے خود بچیے اور دوسروں کو بھی بچائیے (مولانا قاری عباس علی کھرت، جدہ)

(مرسلہ: امتیاز ناکاڑے)

نہ خوابوں میں آتی ہو تم نہ خیالوں میں
میں تو کھو گیا ہوں بس ریالوں میں
تاریک ہو گئی زندگی یاں کے اُجالوں میں
سونا کمانے آئے تھے مِل گئی چاندی بالوں میں

•

سفر کیا تھا مقدر کو آزمانے کے لئے
گھر سے بے گھر ہو گئے گھر کو بسانے کے لئے
اب وہ ہی رہتے ہیں منتظر ڈرافٹ پانے کیلئے
جو ہمیں کہتے تھے اکثر دور نہ جانے کے لئے

•

ہُنڈی سے بھیجوں یا بھیجوں سپیڈ کیش سے
تم اُڑا دیتے ہو پیسے عیش سے
بڑھاپا جھلک رہا ہے اب تو میرے فیس سے
تابوت ہی جائے گا میرا پردیس سے

•

وہاں تو سب اپنی اپنی دُھن میں ہیں مگن
بس یہاں ہم کر رہے ہیں اپنی خواہش کو دفن
ہو گا کیا اس سے زیادہ ہمارے لئے ٹینشن
دیکھ نہیں پاتے ہم اپنے بچوں کا بچپن

••

گوشِ بر آواز

قارئین کے خطوط سے اقتباس

★ نقش کوکن کے سرورق کو خوب سے خوب تر بنانے میں آپ کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ سرورق پر خوبصورت مساجد کی تصاویر اور دلکش مناظر رسالے کو جاذبِ نظر بناتے ہیں لیکن ابھی دسمبر ۱۹۹۶ء کے شمارے میں سرورق پر جس انداز سے "ڈسمبر ۱۹۹۶ء" لکھا ہوا تھا کچھ جچا نہیں۔ نقش کوکن کے کاتب جاوید ندیم اور حافظ زبیر احمد جس قدر خوبصورتی سے اردو کی کتابت کرتے ہیں اتنی ہی خوبصورتی سے انگریزی بھی لکھیں تو رسالے کی زیبائش اور بڑھ سکتی ہے۔

نقش کوکن میں شائع ہونیوالی ہر نثری تحریر اور منظوم تحریر کے ساتھ اگر مصنف یا شاعر کے پتے بھی شائع کئے جائیں تو بہت سے لوگوں کو ان سے خط و کتابت کرکے تبادلۂ خیال کرنے میں آسانی ہوگی۔ میں خود جناب محمد سعید ٹولکر، وارث توڑیلوی، ثاقب توڑیلوی، قاضی فراز احمد، شرف کمالی اور عبداللہ ساجد سے خط و کتابت کرنے کا مشتاق ہوں مگر ان حضرات کے پتے دستیاب نہ ہونے کی صورت میں مجبور ہوں [1]..

عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)
پوسٹ بکس نمبر ۱۱۳ البریمی پوسٹل کوڈ ۵۱۲ سلطنت عمان

---

[1] انشاء اللہ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے گا (ادارہ)

★ جنوری کے نقش کوکن میں محترم ابراہیم بغدادی کا مضمون "حسنِ عمل" میں ان کا عالمانہ حسن اور مفکّرانہ جمال دیکھ کر محسوس ہوا کہ فراست و بصیرت کا مہر کوکن نصف النہار پر ہے۔ ان کا پُر دلائل اور معلومات افزا اسلوب نئی نسل کے لئے بے حد سودمند ہے۔ خصوصاً اس دور میں جب کہ عالم یہ ہے کہ بقول اقبال،

ملّا کی شریعت میں فقط مستیٔ گفتار
صوفی کی طریقت میں فقط مستیٔ احوال

محترمہ ثمینہ دوست بلاشبہ فطرت کا ایک شاہکار ہیں جنہوں نے وطن سے بہت دور جاکر صبر آزما اور ہمت طلب مراحل طے کرکے علوم نبت کے حصول تک رسائی کرکے سرزمین کوکن کا نام روشن کیا۔ یقیناً وہ صد ہزار تبریک و تحسین کی حقدار ہیں۔ اللہ کوکنی بیٹیوں کے لئے ایسا ہی کوہ آسا عزم عطا کرے۔ آمین۔

اسی شمارہ کے گوشِ بر آواز میں محترم احمد علی قاضی صاحب کے بقول "مسجدوں کے اماموں، گاؤں کے متولیوں اور ہائی اسکول کے سربراہوں نے ۸۸ خطوط کا جواب ہی نہیں دیا۔" احمد صاحب! اس کی خوبصورت وجہ آپ کے خط کے پہلے ہی جملہ میں نہاں ہے، یعنی "اپنی قوم خفتہ" دراصل کسی کی قدر، قدرداں ہی کرتے ہیں۔ ناقدر مقدور رکھتے ہوئے بھی قدر نہیں کرسکتے کہ وہ قدر شناس نہیں، قدر شکن ہوتے ہیں اور قدر کی قدر کرنا ان کا مقدر کہاں جبکہ ناقدر تو اس قدر بے قدر ہوتے ہیں کہ خود قادرِ مطلق کی تک قدر نہیں کرتے "وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ (سورہ الانعام آیت ۹۲)" "لوگوں نے تو اللہ کی تک قدر نہیں کی جو اس کا حق قدر ہے" تو بھلا آپ اور ہم کیا ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق دے یہ دعا کیجئے

محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

تبصرے

نام کتاب: آتشِ خوابیدہ

شاعر: فدا خالدی دہلوی

ضخامت: ۱۲۸ صفحات

قیمت: ۷۵ روپیے

تبصرہ نگار: ڈاکٹر خورشید نعمانی ردولوی

ملنے کا پتہ: موڈرن پبلشنگ ہاؤس ۹ گولا مارکیٹ، دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

○ فدا خالدی دہلوی حضرت بیخود دہلوی کے جانشین ہیں، آتش خوابیدہ ان کی رباعیات کا مجموعہ ہے جو کہ پہلی مرتبہ ۱۹۶۴ء میں شائع ہو چکا ہے اور اپنی افادیت اور حسن کلام کے سبب کو کن اُردو رائٹرز گلڈ، شاخ نیروبی کینیا کے زیر اہتمام دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔

کتاب کی ابتداء میں چند تحریریں فدا خالدی دہلوی اور رباعی سے متعلق شامل ہیں جن میں پیرزادہ احسان الحق فاروقی کا تعارف، سید سعید اختر زیدی کا جائزہ، پروفیسر آفتاب زبیری کا "حرف خیال" جناب نور احمد قادری کی "ایک نظر" اور فدا خالدی کی دو مختصر تحریریں "احوال واقعی" اور "اظہار تشکر" کے عنوان سے شامل ہیں، "اظہار تشکر" میں صاحب موصوف نے ساحر شیوی کی درازی عمر اور ان کی ادب پروری اور ان کے ادارے کی ترقی کے لئے دعا کی ہے۔ فدا خالدی صاحب نے اپنی رباعیات کو چند عنوانات مثلاً اول و آخر، کیف و سرور، مشاہدات، رموز حقیقت، مزدور، حسن و عشق، نقش کوکن شیب و شباب، انسان، سعی عمل اور شہداء پر مشتمل ہے، ہر عنوان کی ابتداء میں اس عنوان سے مطابقت کے پیش نظر بالا ترتیب سعدیؒ۔ خیام نظیری، عرفی، ایرج مرزا اور صاف شمس تبریز، مظفر جان جاں وغیرہ کے اشعار سے مزین کیا ہے اور ہر ایک عنوان سے متعلق کسی ایک اہل قلم اور نقاد کی رائے قلمبند کی ہے۔

ان باتوں سے قطع نظر فدا خالدی صاحب کی رباعیوں کے مطالعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انکی تمام تر رباعیاں جن کی مجموعی تعداد ۱۵۰ ہے کسی فارسی اور اردو رباعی گو شاعر کے معیار سے کم ہیں، فدا خالدی کی رباعیات خواہ کسی کی موضوع سے تعلق رکھتی ہوں غیر معمولی بصیرت اور ژرف نگاہی کی حامل ہیں۔ واماندہ راہ کے لئے ان کا کلام شمع ہدایت ہے۔ پیغام عمل رکھتا ہے، ان کی رباعیوں میں حقائق و معارف کی ترجمانی بھی ہے، حسنیت اور اثر پذیری بھی، حسن و عشق کی کارفرمائی کی ہے، شیب و شباب کی سرمستی و جولانی بھی، عظمت آدم کا اعلیٰ تصور بھی ہے اور انسانیت کے فقدان کا رونا بھی ہے۔ سعی عمل کی کامیاب تلقین بھی ہے اور منقبت شہداء میں کوثر کی حلاوت اور سبیل کی روانی بھی ہے، یہ رباعیاں بوقلمونی کی زندہ و تابندہ مثال ہیں اور سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہیں۔ ❖❖

> **تبصرہ**
> کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں ارسال کریں ❖❖❖❖❖ (ادارہ)

اُردو میں بچّوں کے ادب کے موجودہ مسائل

غلام حیدر (سکریٹری بچّوں کا ادبی ٹرسٹ، نئی دہلی)

گو کہ بچوں کے ادب کی اہمیت کا موضوع خود بہت وسیع ہے مگر اس سلسلے میں اس وقت صرف چند جملے ہی کہنا مناسب سمجھتا ہوں۔ پہلی بات تو صرف ادب سے تعلق رکھتی ہے۔ یا یہ اس کا صرف جمالیاتی رُخ پیش کرتی ہے اگر ہم آج سے ہی اُردو پڑھنے والے بچوں کے ذہنوں کی ادبی تربیت اور نشوونما درجہ بدرجہ اور سطح بر سطح نہیں کریں گے تو جلدی ہمارے کلاسیکی اور جدید ادب عالیہ کو سمجھنے والی نسل بھی ختم ہو جائے گی۔ اس لئے یہ اردو زبان اور اس کی بقاء کے لئے بالکل بنیادی اہمیت کا سوال ہے لیکن شاید اور اس سے بھی اہم ایک اور پہلو ہے اسے چاہے سماجی پہلو کہئے، معاشی کہئے یا حقیقی زندگی سے قریب ترین پہلو۔ ہندوستان کی کم و بیش تمام زبانوں نے اپنے بچوں کے لئے ادب کی تیاری کا کام شعوری طور پر شروع کر دیا ہے۔

بنگالی، مراٹھی، تامل، ملیالم اور ہندی وغیرہ تمام زبانوں والے اپنے بچّوں کے لئے جدید ترین دلچسپ ادب شائع کر رہے ہیں اور اسے ان تک پہنچا رہے ہیں اس کا اثر ان بچوں کی عام معلومات اور ذہنی نشوونما پر براہِ راست پڑ رہا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اُردو پڑھنے والے بچّے اس سے محروم ہیں۔ گو کہ اس موضوع پر بھی بہت کچھ کہنے کی گنجائش ہے مگر میں یہ فرض کر کے آگے بڑھنا چاہتا ہوں کہ آپ حضرات اور عام لوگ اس اہمیت کو پوری طرح محسوس کرتے ہیں۔

اُردو میں بچّوں کا پُرانا ادب:

یہ ہماری خوش نصیبی رہی ہے کہ اگر ہم صرف پچھلے تیس سال کے عرصہ سے ذرا سی دیر کے لئے قطع نظر کریں تو ہمیں اُردو بھی شعوری بالاشعوری کوششیں ایسی نظر آجاتی ہیں جنہوں نے بچّوں کے ادب کا بڑا قابلِ قدر سرمایہ پیدا کر دیا۔ مولانا محمد حسین آزاد، سر سیّد، حالی اور اسماعیل میرٹھی وغیرہ کی کوششوں کے بعد ان گنت نام ہمیں ایسے مِل جاتے ہیں جنہوں نے اس سرمایے میں اضافہ کیا ان کے نام گِنانا اس لئے ضروری نہیں کہ آپ ان سے بخوبی واقف ہیں اگر آپ بچّوں کے پُرانے اردو ادب پر نگاہ ڈالیں تو آپ کو اُس دور کے لگ بھگ تمام موضوعات پر نظم اور نثر میں نصابی اور غیر نصابی ہر طرح کا ادب مِل جائے گا۔ ۱۹۰۲ء سے ہی پیسہ اخبار کے مالک محبوب عالم صاحب نے ایک بچوں کا رسالہ بھی نکالنا شروع کر دیا تھا اور ایک عرصہ تک ہمارے بچّوں کا رسالہ بھی نکالنا شروع کر دیا تھا۔ اور ایک عرصہ تک ہمارے

بچوّں کے ہاتھوں میں کچھ بہت اچھے رسالے بھی پہنچتے رہے۔ چوتھی اور پانچویں دہائی میں جامعہ ملیہ اسلامیہ اور اس کے اشاعتی ادارے مکتبہ جامعہ نے اس کام کو ایک قومی مہم کے طور پر خصوصیت سے اٹھالیا اور وہاں نہ صرف کہانیوں کی کتابیں بلکہ جدید سائنسی موضوعات پر بھی کچھ بہت اچھی کتابیں شائع ہوئیں۔ یہاں کے کچھ لوگوں نے تو اسماعیل میرٹھی کی طرح اپنے قلم کو صرف بچوں کے ادب کے لئے ہی وقف کر دیا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ ان کتابوں میں رنگین تصویروں یا ظاہری خوبصورتی کا معیار اتنا اچھا نہیں تھا کہ ہم انہیں غیر ملکی کتابوں کے مقابلے میں رکھ سکتے لیکن موضوع، متن اور دلچسپی وغیرہ کے اعتبار سے ہم اُردو کی بچوّں کی ان کتابوں کو ہندوستان کی کسی زبان کی کتابوں کے مقابلے میں رکھ سکتے تھے۔

ان کوششوں کے نتیجے میں ہمیں صرف بچوّں کا ایک قابلِ قدر خزانہ ہی ورثے میں نہیں ملا۔ اس کی تخلیق کی ایک مضبوط روایت بھی ہم تک پہنچ گئی۔

گزشتہ پچیس تیس سال کی صورتحال:

پچھلے پچیس تیس سال میں اردو ادب پر خصوصًا اور اُردو زبان پر عمومًا جو کچھ گزری اس کا اثر بچوّں کے ادب نے بھی قبول کیا اور شاید اسے تناسب سے کچھ زیادہ ہی حصہ ملا۔ اس تدریجی انحطاط کے مجموعی اثرات کو میں نے اپنے ایک مضمون۔ مطبوعہ "تہذیب الاخلاق" (ستمبر ۸۷ء) میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

" اردو میں بچوں کے اچھے ادب کی تخلیق، تیاری، طباعت، اشاعت، تقسیم اور اس کے فروغ کو اردو والوں نے اپنے ذہنوں میں منسوخ سا کر دیا ہے۔ تیاری ختم، لکھنے والے بھول گئے کہ انہیں کس عمر کے بچوّں کے لئے کیا اور کیسے لکھنا ہے۔ چھاپنے والے یہ کہہ کر سبکدوش کہ خریدنے والے نہیں رہے، خریدنے والوں کو آمدنی کی کمی کی شکایت اور پڑھنے والوں کو یا ان کے والدین کو اچھا ادب نہ ملنے کی شکایت لیکن ان تمام شکووں اور شکایتوں کا آخری اور بدترین اثر اس طالب علم پر جسے ہم نے اپنی تہذیب، زبان، کلچر وغیرہ کی محبت میں اُردو پڑھنے پر تو مجبور کر دیا مگر اُس سے اُس کی ذہنی نشو و نما کا سب سے بااثر ذریعہ۔ یعنی اچھا ادب چھین لیا۔"

پچھلے سال بچوں کے اردو ادب پر ایک سیمینار میں ایم، فِل کے ایک طالب علم نے ۸۶-۱۹۸۵ء میں بچوں کے اُردو ادب کا ایک سرسری جائزہ پیش کیا تو کچھ اور آنکھیں کھُلیں۔ انہوں نے بتایا کہ دوران سال سائنس اور جدید معلومات پر کوئی کتاب بچوّں کے لئے نہیں چھپی، جو کہانیاں چھپیں وہ تمام غیر فطری اور بعید از قیاس اور پُرانی داستانیں تھیں، ان کی زبان عام طور پر پُرانی، فرسودہ اور مشکل تھی وغیرہ وغیرہ۔

اس مضمون سے متاثر ہو کر میں نے کچھ مزید اعداد و شمار جمع کرنے کی کوشش کی۔ ظاہر ہے کہ غیر سرکاری ادارے عام طور پر کاروباری مصلحتوں کے پیش نظر اس قسم کے اعداد و شمار فراہم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اور یوں بھی اُردو میں بچوں کی غیر درسی کتابیں چھاپنے والے اداروں کو گننے کے لئے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی بھی ضرورت پیش نہیں آئیگی۔

میں اس بات کا معترف ہوں کہ گزشتہ
پچیس سال میں اگر قومی اور سرکاری ادارے اس طرف
توجہ نہ دیتے تو شاید اردو میں بچوں کا ادب اب تک
ایک فرسودہ اور متروک شاخ ہو چکا ہوتا۔ میں شکر
گزار ہوں بیورو برائے فار پروموشن آف اردو، نیشنل
بک ٹرسٹ، پبلیکیشن ڈویژن، اور بہت محدود طور
پر ریاستوں کی اردو اکادمیوں کی ان کوششوں کا
جن کے نتیجے میں ہمیں آج کچھ کتابیں بچوں کے ادب میں
بھی دیکھنے کو مل جاتی ہیں۔

لیکن اگر ایک بار ہم اگلی نسلوں کی
ذہنی نشوونما میں اچھے ادب کی اہمیت کو تسلیم کر لیں تو
ہمارے لئے ضروری ہوگا کہ ہم اپنے اس سرمایے کا جائزہ
ان بچوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے لیں جنہیں اب سے دس
پندرہ سال بعد کمپیوٹر، الکٹرانکس، ریموٹ کنٹرول
اور روبوٹ اور تیز رفتار سائنسی اور تکنیکی دور میں
زندگی گزارنی ہے۔ اس نکتے کی روشنی میں جب میں نے
ایک ادارے کے کچھ اعداد و شمار کا جائزہ لیا تو مجھے
بڑی حیرت بھی ہوئی اور افسوس بھی۔ مجھے معلوم ہوا
کہ پچھلے پچیس سال کی مکمل ۸۲ غیر نصابی اشاعتوں
میں سے زیادہ (۷۴) دوسری زبانوں سے ترجمہ یا
ماخوذ ہیں۔ میں ترجمے کا مخالف نہیں ہوں، لیکن
ترجمے کی کچھ مثالیں ہیں ابھی ذرا بعد میں پیش کروں گا۔
مگر اتنا تو بہر طور مانا جاتا ہے کہ ترجمہ اوریجنل تحریروں
جیسی خوبصورتی نہیں پیدا کر سکتا اور اس سے اوریجنل
لکھنے والوں کی ترغیب و تحریک کم ہوتی ہے۔ کل ۸۲
کتابوں میں سے صرف ۳۵ کتابیں اس لئے اوریجنل
اردو کی کتابیں مانی جا سکتی ہیں کہ وہ بنیادی طور پر
نقش کوکب نے

اردو میں لکھی گئی تھیں، ورنہ ان میں بھی ۹ کتابیں
مختلف افراد کی سوانح اور ۵ پرانی لوک کہانیاں
تھیں۔ ان ۲۵ برس میں صرف چار کتابیں سائنس
کے مضامین پر شائع ہوئی تھیں، ۹ کتابیں سماجیات
یا کھیل کود پر، ۲ نظموں کے مجموعے اور صرف ۶ کتابیں
عام نثری ادب یا فکشن کی تھیں۔ یہ صرف عنوانات
کے تحت اعداد و شمار کا تجزیہ ہے متن کا تجزیہ نہیں جو
یقیناً اس سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

ایک اور قومی ادارے کے تازہ ترین
کیٹلاگ کے مطابق کل ۵۶ کتابیں بچوں کے لئے
اردو میں چھاپی گئی تھیں جن میں سے زیادہ سے زیادہ
۸ کتابوں کو بنیادی طور پر اردو میں لکھا ہوا مانا جا سکتا
ہے۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گزشتہ
پچیس تیس برس میں اردو میں بچوں کے لئے لکھنے والوں
کو کتنی ترغیب و تحریک حاصل تھی۔

ترجمہ یقیناً ایک بہت کارآمد صنف
ہے اور ممکن ہے بچوں کے ادب میں کچھ اچھی کتابیں
بھی ترجمہ ہوئی ہوں، لیکن میں نے پچھلے کچھ عرصے
میں جو بچوں کی ترجمہ شدہ کتابیں پڑھی ہیں ان کے کچھ
بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آپ کو سنائے دیتا ہوں۔
اور میں جانتا ہوں کہ ترجمہ شدہ نصابی کتابوں کا حال
عام طور پر ان سے بھی برا ہے۔

(مثالیں کتابوں سے پڑھی جائیں گی)

اس تجزئے سے میرا مقصد تنقیص
ہرگز نہیں ہے صرف موجودہ صورتِ حال بیان کرنا ہے
جس کا احساس کسی بھی کام کو سنجیدگی سے انجام دینے
کے لئے لازمی ہوتا ہے۔

زبان کا اصطلاحی درجہ نہ مل سکا ہو لیکن اس کے
پاس ایک طویل وعریض علاقہ موجود ہے اس سلسلے
میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اردو پڑھنے والے
بچوں کی تعداد اب بتدریج بڑھ رہی ہے۔ ریاست
جموں وکشمیر کی سرکاری زبان اردو ہے۔ بہار کے
ایک علاقے میں اردو کو دوسری زبان کا درجہ حاصل
ہے۔ مہاراشٹرا، مغربی بنگال، کرناٹکا، دہلی،
اور کسی قدر اتر پردیش میں بھی اب بچے زیادہ
تعداد میں اردو پڑھ رہے ہیں اور اردو کے ذریعے
دوسرے مضامین کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ محض
یہی ایک تبدیلی نہیں اردو میں بچوں کے غیر نصابی
ادب کی طرف سنجیدگی سے توجہ دینے پر مجبور کر رہی
ہے اور ہماری قومی ذمہ داریاں بڑھا دیتی ہیں۔

حل :

بچوں کے اردو ادب کا مسئلہ چونکہ
بہت سے مسئلوں کا ایک الجھنا سا ہے اس لئے اس
کے حل کے لئے بھی مختلف سطحوں پر اور مختلف پہلوؤں
سے غور کرنا اور کوشش کرنا ضروری ہے ہمیں اس کا
حل تلاش کرتے وقت ادب کی تخلیق، تیاری، مصنفوں
کی مناسب تربیت، ترغیب، تخلیقات کا معیار
اور اس کا سدھار، طباعت، اشاعت، قیمت، تقسیم،
غرض ہر ہر پہلو پر نگاہ رکھنا لازمی ہے اور اس لئے
ضروری ہے کہ اس مسئلے کو ایک منصوبہ بند انداز
میں اٹھایا جائے تاکہ ہمارا بچوں کا ادب جلدی سے
جلدی معیار و مقدار کے اعتبار سے کم سے کم ہندوستان
کی دوسری زبانوں کے ادب سے متوازی ہو جائے۔
تخلیقات کے معیار کو سدھارنے

اردو کے بڑے جانے پہچانے ادیبوں
اس طرف توجہ دینی بند کردی ہے اور بعض تو سرے
سے ہی اس کے مخالف ہیں کہ اردو میں بچوں کے ادب
کی طرف توجہ دی جائے۔ نئے لکھنے والوں کی اس
میدان میں ایسی تدریجی تربیت نہیں ہو سکی کہ وہ عمر،
بچے کی استعداد، لیاقت، دلچسپی کو مدنظر رکھ کر اپنا
عنوان، معلومات کی مقدار، دلچسپی، طرز بیان اور
زبان وغیرہ کو ڈھال سکیں۔

بچوں کے ادبی ٹرسٹ کی طرف
سے منعقدہ پہلے انعامی مقابلے میں گو کہ کہانیاں
توچھ یا سات ریاستوں کے لکھنے والوں سے تعداد
کے اعتبار سے اہم موصول ہوئی تھیں، مگر ان میں بچوں
کے لئے مناسب اور معیاری کہانیاں صرف چار یا
پانچ تھیں۔ پچھلے سال جب قومی یکجہتی کے موضوع
پر دو ہزار روپئے سے اور ایک ہزار روپئے کے
انعامات کا اعلان کیا گیا تو صرف چار مسودے
حاصل ہوئے جن میں سے ایک کے علاوہ کوئی بھی
اس معیار پر پورا نہیں اترتا تھا کہ اسے بچوں کیلیے
دلچسپ تحریر مانا جا سکے۔ اس سال قومی یکجہتی
کے موضوع پر پانچ پانچ سو روپئے کے انعامات
کا اعلان کیا گیا تو عمر کے تین زمروں کے لئے صرف
پانچ مسودے داخل ہوئے، جن میں سے کوئی بھی
معیاری نہیں ہے۔

لیکن ان تمام کمزوریوں اور پریشانیوں
کے ساتھ کچھ امید افزا باتیں بھی ضرور ہیں۔ پہلی
بات تو یہ کہ اس صورت حال کو میں اردو زبان کی
بڑی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ خواہ اسے کسی علاقائی

نقش کوکن

اور ان کے لئے تکنیکی مشورے حاصل کرنے، ادیبوں کی تیاری اور تربیت وغیرہ کے لئے ضروری ہے کہ بچوں کے ادب کی مختلف شاخوں، کلاسیکی پریوں کی کہانیوں سے لے کر جدید فکشن تک، اور پھر نظم، ڈرامہ، معلوماتی مضامین، سائنسی معلومات، سائنس فکشن، اڈونچر، اسپورٹس وغیرہ وغیرہ ہر مختلف جگہوں پر ورکشاپ منعقد ہوں جن میں علاقائی زبانوں کے بچوں کے ایسے ادیبوں کو بھی شامل کیا جائے، جن کے مشوروں سے اردو پڑھنے والے بچوں کے ادیب فائدہ اٹھا سکیں۔ اردو پڑھنے والے بچوں کے والدین اور اسکول کے استادوں کے ذہنوں میں اس مسئلے کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے سیمینار منعقد کئے جائیں۔

کچھ حضرات اپنی قلمی کاوشوں کو اس اہم کام کی طرف بھی موڑ دیں۔ ادب کی معیاری اور خوبصورت طباعت اور اشاعت کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری ادارے اپنی پوری پوری ذمے داری محسوس کریں۔ اسکول اپنے یہاں لائبریریاں قائم کریں اور ان میں بچوں کے اچھے ادب کو جمع کریں، اور بچوں میں غیر نصابی کتابیں پڑھنے کا شوق پیدا کریں۔ انہی میں ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ ہمیں نوخیز ادیبوں کی طرف خصوصی توجہ دینا چاہیئے۔ ان کی تربیت کیلئے علیحدہ مقابلے اور ورکشاپ منعقد کرنے ضروری ہیں۔

اردو والوں کے پاس ملک کی دس اردو اکادمیاں ایک ایسا اہم وسیلہ ہیں کہ اگر یہ اپنے دوسرے ادبی اور ثقافتی پروگراموں کے ساتھ ساتھ اس بنیادی اور اہم ترین پہلو پر تھوڑی سی بھی

بقیہ

توجہ دیں تو اسے پورا کرنے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ پچھلے دو تین برس کے عرصے میں اس مستقل جمود میں کچھ حرکت کے آثار نظر آنے شروع ہو گئے ہیں ——

حضرت شیما رضی اللہ عنہا

حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بیٹی حضرت شیما رضی اللہ عنہا تھیں اس طرح حضرت شیما رضی اللہ عنہا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ شریک بہن تھیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں بہت بڑی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لے کر کھلایا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ اسلامی لشکر نے لڑائی میں قبیلہ ہوازن کے بہت سے لوگ گرفتار کر لئے ان میں حضرت شیما رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنے نبی کے پاس لے چلو میں ان کی بہن ہوں۔ جب ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو حضرت شیما رضی اللہ عنہا نے ایسے پتے بتلائے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پہچان گئے اور اپنا بچپن اور اس کی خدمت کرنے والوں کو یاد کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور حضرت شیما رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اگر ہمارے ساتھ رہنا چاہو تو یہاں بہت عزت و راحت کے ساتھ رہ سکتی ہو اور اگر اپنے گھر جانا چاہتی ہو تو تم کو وہاں پہنچا دیں۔ انہوں نے واپس ہی جانے کو پسند کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین غلام ایک کنیز اور کچھ اونٹ اور بکریاں ان کو دلوائیں اور یہ مسلمان ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئیں۔۔

احوال و اذکار

مرتبہ: ف۔ بن صاد

انجمن اسلام ہائی اسکول ممبئی ۸ کی آر۔ ایس۔ پی (R.S.P) یونٹ کو ریاستی پریڈ میں شرکت کا اعزاز

انجمن اسلام ہائی اسکول
سی۔ ایس۔ ٹی (بوری بندر)
ممبئی ۱ کی آر۔ ایس۔ پی یونٹ
نے زونل ریلی میں شاندار کارکردگی
کا مظاہرہ کر کے اول انعام حاصل
کیا تھا۔ اسی کی بدولت یوم جمہوریت
کی تقریب پر ۲۶ جنوری ۹۷ء
کو ریاستی پریڈ میں جو شیواجی
پارک میں ہوئی اس کو شامل کیا
گیا۔ اس پریڈ میں تقریباً ۳۰ کمپنیوں
نے حصہ لیا تھا جس میں انجمن
اسلام ہائی اسکول کی (R.S.P)
آر۔ ایس۔ پی) یونٹ بھی شامل
تھی۔ ممبئی کے تمام اردو میڈیم اسکولوں
میں یہ اعزاز صرف انجمن اسلام ہائی
اسکول ممبئی ۱ کی آر۔ ایس۔ پی
یونٹ کو حاصل ہوا۔ انجمن اسلام
منقش کر کی

کی اس یونٹ نے شاندار کارکردگی
کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہاراشٹر کے
گورنر پی۔ سی الیگزینڈر کو سلامی
دی۔ اس تقریب میں حاضر مہاراشٹر
کے وزیر اعلیٰ، نائب وزیر اعلیٰ اور
پولس افسروں نے داد تحسین دی
اس پریڈ میں کمانڈر کی ذمہ داری
نہم جماعت کے طالب علم سید ہاشم
نے نبھائی جبکہ ڈپوٹی کمانڈر کے
فرائض شیخ نعیم اور علیم احمد نے
انجام دئے

اب اگلے ماہ انجمن اسلام
کی یونٹ کو ممبئی کے پولس کمشنر
کو سلامی دینے کا اعزاز بھی حاصل
ہو گیا ہے۔ اس شاندار کارکردگی کے
لئے اس یونٹ کے انچارج محمد ناصر
مبارکباد کے مستحق ہیں۔

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول میں سالانہ جلسہ

عبداللہ پٹیل ہائی اسکول
اینڈ جونیر کالج کوسہ کا سالانہ جلسہ
تقسیم انعامات ۵ جنوری کو منعقد
ہوا جس کی صدارت حاجی عبدالسلام
راول نے کی مہمان خصوصی کی حیثیت
سے نعیم خان (سابق میئر) اور
ٹرسٹیان میں فاروق سوداگر
درویش و برادران، اسمٰعیل گھی والا
عزیز بھائی کریانی، عبداللہ یوسف
پٹیل، احمد سکلائی، اسمٰعیل ویرانی
وغیرہ موجود تھے۔ علاوہ ازیں مسز
حنیفہ درویش، سعیدہ راول،
حمیدہ بھیونڈی والا، زبیدہ مرچنٹ
فاطمہ شاہنواز، صابرہ الآنہ اور
لبنیٰ الآنہ وغیرہ موجود تھے

یہ اسکول دارالرحمت
ٹرسٹ کوسہ کی نگرانی میں جاری
ہے۔ ایس۔ ایس۔ سی امتحان
میں فرسٹ اور امتیازی درجات
میں کامیاب ہونے والی طالبات کو
نقد انعامات دئے گئے بچوں کے
تقاریر کے بعد فینسی ڈریس کے
مقابلے منعقد ہوئے اپنے صدارتی خطبہ
میں عبدالسلام راول نے کہا کہ

آئندہ دو سال کے اندر جونیئر کالج
کو ڈگری کالج میں تبدیل کر دیا جائیگا
انہوں نے کہا کہ لڑکیوں میں تعلیم
کا رجحان بڑھ رہا ہے جو ایک مسرت
انگیز بات ہے۔ جلسہ میں طالبات
کے ساتھ ساتھ سرپرست بھی بڑی
تعداد میں موجود تھے

کوکن میں اردو تعلیم کی شاندار رسم اجراء

۲۶ جنوری سنہ ۹۷ء کی سہ پہر
تین بجے اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن
آڈیٹوریم میں نقش کوکن ٹیلنٹ
فورم کی جانب سے ڈاکٹر عبدالرحیم
نشتر کی تازہ تصنیف "کوکن میں
اردو تعلیم" کی رسم اجراء انجمن
اسلام جنجیرہ مروڈ کے صدر غلام
پیش امام کی صدارت میں انجام
پائی۔ اس موقع پر کوکن مرکنٹائیل بنک
کے سابق چیرمین علی ایم شمسی صاحب
نے افتتاحی تقریر میں کہا کہ یہ ایک
زبردست ادبی کام ہے۔ ۱۹۰۲ء
سے ۱۹۹۵ء تک خطۂ کوکن کی اردو
تعلیم و تہذیب اور تاریخ کے
بکھرے ہوئے گوشوں کو اس
کتاب میں نہایت عمدگی اور دیانتداری
کے ساتھ سمیٹ کر نشتر صاحب نے
نقش کوکن
کوکن والوں پر احسان کیا ہے۔ مشہور
تعلیمی شخصیت مبارک کاپڑی نے
مصنف کی کاوشوں کی داد دیتے ہوئے
کوکن میں اردو تعلیم کو ایک دستاویز
قرار دیا۔ کیپٹن فقیر محمد مستری نے
ٹیلنٹ فورم اور دیگر اداروں کے لیے
دو سو کتابیں خرید کر مصنف کا اعزاز
کیا۔ ماہر نفسیات اور مشہور دانشور
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے نقش کوکن
ٹرسٹ کی طرف سے شال اور نسخہ
قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔ صدر مجلس
غلام پیش امام نے فرمایا کہ اسلاف
کے کارناموں کو زندہ اور تازہ کرکے
نشتر صاحب نے ایک بڑا کام کیا ہے
انہوں نے سو کتابیں خرید کر مصنف
کو خراج تحسین پیش کیا۔

بیت النصر گروپ کے ڈائریکٹر
عبدالوہاب دلوی نے اس کتاب کو وقت
کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے مصنف
کی قدر افزائی کی اور مجندار ایجوکیشن
ٹرسٹ نے سو جلدیں خریدنے کا ارادہ
ظاہر کیا۔

عبدالرحیم نشتر نے اپنی جوابی
تقریر میں اظہار تشکر کرتے ہوئے
کہا کہ یہ میرا نہیں اردو زبان تعلیم اور
تعلیمی بیداری کے جذبے کا اعزاز
ہے اور اس سے اہلیان کوکن کی اردو
دوستی کا ثبوت ملتا ہے افتتاحی تقریب
میں خطۂ کوکن کے اردو ہائی اسکولوں
کے اراکین انتظامیہ اساتذہ اور تعلیم
پسند احباب شریک تھے۔

انجمن اسلام ممبئی میں یوم جمہوریہ کی شاندار تقریب

یوم جمہوریہ کے موقعہ پر انجمن
اسلام ممبئی فورٹ کے کشادہ
میدان میں شامیانہ ڈالا گیا تھا۔ انجمن
اسلام کے تحت چلنے والے تمام
تعلیمی اداروں کے سربراہ، اساتذہ
اور طلباء نے حصہ لیا۔ مختلف اداروں
کے این۔ سی۔ سی دستے روڈ سیفٹی
کے یونٹ، بینڈ یونٹ اور ننھے
منے بچوں اور بچیوں کے دستوں
نے پریڈ میں حصہ لے کر اپنے اپنے
ادارے کی تختیوں کو سنبھالتے ہوئے
مارچ پاسٹ کیا اور قومی پرچم کو سلامی
دی۔ انجمن اسلام کے سربراہ
ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے ان دستوں
کی سلامی لی۔ اس تقریب میں
کافی تعداد میں سرپرست والدین
اور عمائدین شہر نے بھی شرکت کی۔

قومی پرچم لہرانے کے بعد
صدر انجمن اسلام ڈاکٹر اسحاق
جمخانہ والا نے خطاب فرمایا۔ صدر انجمن

کے خطاب کے بعد انجمن اسلام کے متعدد اداروں کے ۲۷ اساتذہ کو بہترین ٹیچرس کے اعزاز سے نوازا گیا۔ ہر انعام یافتہ معلم اور معلمہ کو ایک ہزار کا چیک اور اعزازی سرٹیفکٹ دیا گیا۔

ڈاکٹر شاہین مجگاؤنکر

ذہنی امراض کے ماہر معالجہ ڈاکٹر شاہین مجگاؤنکر نے دھنجی ناکہ رتناگری میں اپنے کنسلٹنگ روم سے عوامی خدمت کا نیا باب شروع کیا ہے۔ ایم بی بی۔ ایس کی سند حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر شاہین نے ممبئی سے یونیورسٹی سے ڈی پی ایم میں پوسٹ گریجویشن کیا اور اس طرح ذہنی امراض مثلاً ہمہ اقسام کے دماغی ٹینشن، تناؤ، پژمردگی اور مایوسی، دورے پڑنا، بلاوجہ کسی بات کو بار بار سوچتے رہنا وغیرہ تکلیفوں کے علاج کے لیے مریضوں کی خدمت انجام دے رہی ہیں آپ مقامی باشندہ ہونے کے وجہ سے عوام میں مقبول بھی ہیں۔

گوہا گھر میں اینرون کا اسپتال

اینرون نے گوہا گھر میں اپنے ۲۴۵ میگاواٹ پاور پلانٹ کے قریب ۵۰ بستروں کا ایک اسپتال بنانے کا منصوبہ بنایا ہے اور اس کا کام کاج اپولو اسپتال گروپ کو سونپا گیا ہے۔

اس کے علاوہ ایک پریس کانفرنس میں اینرون کارپوریشن کے چیئرمین کنیتھ لیے نے کیا ریمارک بھی موجود تھیں۔

سید مظفر حسین کو مبارکباد

میرا بھائیندر میونسپل کونسل انتخابات میں اپنا الگ پینل بنا کر الیکشن لڑنے والے میرا بھائیندر کے سپوت اور یوتھ لیڈر سید مظفر حسین نے میرا روڈ وارڈ ۲۲ سے شاندار کامیابی حاصل کرتے ہوئے متعدد امیدواروں کی ضمانتیں بھی ضبط کرادیں اور پولے حلقہ میں زائد ووٹوں سے انتخاب جیت کر ایک ریکارڈ قائم کیا مظفر حسین کی اس عظیم الشان کامیابی پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سید مظفر حسین کو ان کے عزائم میں کامیابی سے نوازے۔ (آمین)

نیو ممبئی میں دارالعلوم اہلسنت کا قیام

نونہالان ملت کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے ایک دارالعلوم کا قیام وجود میں آیا ہے جس کی ایک عرصہ سے نیو ممبئی کے مسلمانوں کو ضرورت تھی فی الحال ادارہ میں درجہ حفظ و قرآن و دیگر دینی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ ادارہ ہذا میں بیرونی طلبہ کے قیام و طعام اور علاج و معالجہ کا مکمل بندوبست ہے۔ ادارہ ۱ شوال المکرم سے کھل گیا ہے۔

خط و کتابت کا پتہ:۔ مولانا محمد خلیل اللہ سبحانی دارالعلوم اہلسنت غریب نواز تربھے اسٹور۔ نیو ممبئی ۴۰۰۷۰۵

گوگٹے کالج میں شام غزل

رتناگری کے گوگٹے جوگلیکر کالج میں بزم اردو ادب کا افتتاحی پروگرام شام غزل سے ہوا۔ اس بزم غزل کے فنکار تھے مایہ ناز گلوکار وجاہت حسین جنہوں نے اپنی مسحور کن آواز میں ندا فاضلی، قاسم امام، سعید راہی، اقبال مظہری اور دوسرے کئی شعراء کا کلام پیش کیا اس پروگرام کا ایک مقصد رتناگری میں اردو زبان اور اردو ادب کو فروغ دینا بھی تھا جس کا سہرا پروفیسر ناہید ظفر کے سر بندھتا ہے جو بزم اردو ادب کی سکریٹری ہیں اس محفل کے مہمانوں میں

جناب ٹی چندر راشیکھر (کلکٹر رتناگری)
جناب راجندر سنگھ (ڈی ایس پی)
جناب سبھاش دیوڑے (پرنسپل گوگٹے
کالج) جناب راجیش ریڈی (اسٹیشن
ڈائریکٹر آل انڈیا ریڈیو رتناگری)
ڈاکٹر آدم شیخ اور پروفیسر قاسم امام
شامل تھے۔

اسحاق خان کو مبارکباد

پنویل شہر کی مشہور و معروف
شخصیت جناب اسحاق خان صاحب
کو حکومتِ ہند نے سینٹرل ریلوے
کی مشاورتی کمیٹی میں بطور ممبر
نامزد کیا ہے آپ پنویل ایجوکیشن
سوسائٹی کے سابق صدر اور حج
کمیٹی کے موجودہ ممبر ہیں۔ اس کے
علاوہ آپ متعدد سماجی اداروں میں
بھی سرگرم ہیں۔

منیار سر کی پوسٹر مقابلہ میں کامیابی

پچھلے مہینہ رتناگری میں
راستہ تحفظ کمیٹی اور علاقائی
ٹرافک افسران کے زیرِ اہتمام مختلف
مقابلے رکھے گئے تھے جن میں مضمون
نویسی اور پوسٹر کے مقابلے بھی
شامل تھے۔ منتری ہائی اسکول
نقش کوکن
رتناگری کے معلم جناب عبدالکریم محمد شریف
منیار نے پوسٹر مقابلہ میں حصہ لیا
اور اول نمبر حاصل کیا انہیں کلکٹر
صاحب کے ہاتھوں پانچ سو روپے
نقد اور ڈھال عطا کی گئی۔

آئی ٹی آئی مروڈ میں سالانہ گیدرنگ

انجمن اسلام جنجیرہ کے ادارۂ
ہذا کی سوشل گیدرنگ اور سالانہ
جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات کا
پروگرام ۸ اور ۹ مارچ ۹۷ء کو ہونا
قرار پایا ہے۔ سنیچر اور اتوار کی شب
تفریحی پروگرام پیش کیا جائے گا۔
جس میں فینسی ڈریس کے انٹر ٹریڈ
مقابلوں کے ساتھ ساتھ ڈرامے،
ٹیبلو، ممیکریاں اور ڈانسیس پیش
کیے جائیں گے۔ یہ تفریحی پروگرام
احاطہ انجمن اسلام جنجیرہ ایگریکلچرل
ہائی اسکول میں ہوگا۔ جبکہ ۹ مارچ
اتوار کے دن تقسیم اسناد و انعامات
کا جلسہ رکھا گیا ہے جس میں ادارے
میں ہونے والے سالانہ اسپورٹس
اور دیگر شعبہ جات میں بہترین اور نمایاں
کارکردگی انجام دینے والے اور ان
کے ساتھ نصابی سال ۹۶-۹۷ء کے
بیسٹ بوائے اور بیسٹ سوشل ورکر
کا انعام بھی دیا جائے گا۔ یہ جلسہ ادارۂ
ہذا کے ڈرائنگ ہال میں منعقد کیا جائیگا
مندرجہ بالا پروگرام کی صدارت
صدر انجمن اسلام جنجیرہ جناب غلام محمد
پیش امام صاحب انجام دیں گے جبکہ
بحیثیت مہمان خصوصی ڈائریکٹر آف
اووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن
جناب اے۔ ڈی جادھو شرکت
کریں گے۔ ان کے ساتھ ڈپٹی ڈائریکٹر
آف اووکیشنل اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن
جناب پی۔ ڈبلیو۔ تک صاحب بھی
شریک ہوں گے۔

لہٰذا درج بالا دونوں پروگراموں
میں ادارۂ ہذا سے فارغ سبھی طلباء
نیز قارئینِ نقش کوکن سے شرکت
کی درخواست ہے۔

شاہد حسین سلاب
الیکٹریشین انسٹرکٹر

کوی سمیلن

۲ر فروری ۹۷ء کے روز
دوپہر ٹھیک ۱۱ بجے ڈی ایڈ کالج ساہو
نے تعلقہ علی باغ ضلع رائے گڈھ
میں رائے گڈھ مراٹھی ساہتیہ سنگھ
کے زیرِ اہتمام پرنسپل شری پانڈو سوناونے
کی زیرِ صدارت مراٹھی کوی سمیلن
منعقد ہوا۔

رائے گڈھ مراٹھی ساہتیہ سنستھا کے صدر شری گریش پاٹل نے سامعین کا خیر مقدم اور مہمان خصوصی نوکل بھارتی نے سمیلن کا افتتاح کرتے ہی مراٹھی کے موجود شعراء مچھندر مہاترے، کشور مہاترے، گریش پاٹل، واسودیو مہاترے، بھن پاٹل، نیل کنٹھ پاٹل، ناشیور ورتک، چندر ہاس گاؤنڈ دیانند، اجرالکہ دیپک وچارے، جیونت دت رمن پنڈت اشوک کدم اور نوکل بھارتی نے اپنی مراٹھی شعری تخلیقات پیش کیں۔ بعد ازاں نوکل بھارتی اور اشوک کدم نے رہنمائی کی۔ شری واسودیو مہاترے نے نظامت کے فرائض انجام دیئے مچھندر مہاترے کے ہدیہ تشکر کے بعد مراٹھی مشاعرہ اختتام پذیر ہوا۔

مرسلہ:۔ نوکل بھارتی
علی باغ، رائے گڈھ

سڈکو کے فلیٹوں پر اسٹمپ ڈیوٹی کم ہوگی۔

عوامی و اجتماعی دباؤ کے آگے جھک کر مہاراشٹر کی شیوسینا بھاجپ سرکار نے سڈکو کے ذریعے بیچے گئے فلیٹوں پر نافذ اسٹمپ ڈیوٹی کے نرخ میں زبردست کمی کی ہے۔ پچھلے دنوں ہوئی وزارتی بورڈ کی میٹنگ میں سڈکو کے فلیٹ، خریداروں پر اسٹمپ ڈیوٹی کم کر کے اسے ممبئی کو رجسٹرڈ کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی والے فلیٹوں کی فروخت پر لگنے والی اسٹمپ ڈیوٹی کے برابر لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ دوبارہ جانچے ہوئے نرخ سڈکو والے تمام فلیٹوں پر ۱۹۹۴ء سے نافذ ہوں گے اس کا فائدہ نئی ممبئی میں رہنے والوں کو ملے گا جہاں سڈکو کی بھاری بھرکم ڈیوٹی نے فلیٹوں کو متوسط اور اعلیٰ متوسط طبقے کی پہنچ سے باہر کر دیا ہے۔

ڈاکٹر نرگس کریدکر (شیخ)

کوکن مرکنٹائیل بنک کے جنرل منیجر جناب امیر الدین کریدکر متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کی دختر نرگس نے حال ہی میں بیلگام سے ڈ بی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس) ڈاکٹری کی سند حاصل کی ہے۔ ابھی پچھلے مہینے ڈاکٹر نرگس کی شادی انجام پائی ہے۔ ان کے شوہر عتیق عمر شیخ متوطن وسئی ضلع تھانہ بھی ڈاکٹر ہیں اور اسی کالج (بیلگام) سے سند یافتہ ہیں۔
زوجین کا عزم صمیم ہے کہ دونوں مل کر مریضوں کی خدمت انجام دیں گے۔
اللہ اس نوجوان جوڑے (ڈاکٹروں) کے ہاتھوں میں شفاء عطا فرمائے۔

راستہ کی مرمت

بحرِ عرب کے ساحل پر واقع خطۂ کوکن کی ایک بندرگاہ ہرنئی جو تازہ مچھلیوں کی تجارت کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے اپنے حسین مناظر کی وجہ سے بھی دلکش اور دلآویز ہے مزید برآں پہاڑی پر واقع پیر حسین شیخ کا مزار بھی مرجع خلائق بنا ہوا ہے عرس کے وقت مختلف مذاہب کے لوگ اور عقیدتمندوں کا ایک میلہ سا لگ جاتا ہے مگر آمد و رفت کا راستہ بڑا پر خطر تھا اب کچھ سماجی کارکنوں کی کاوشوں سے راستہ کی مرمت ہوئی ہے اس نیک کام میں درج ذیل حضرات کی مساعی قابلِ قدر ہے

عکسِ کوکن

دستیابی کے لئے حاضر ہے

کوکن کے مناظر، تاریخ، کلچر، معاشرت، واقعات اور شخصیات کا خوبصورت شعری احاطہ کرتے ہوئے منفرد لہجہ کے شاعر جناب اختر راہی نے ایک شاندار اور جاندار مثنوی "عکس کوکن" تصنیف کی ہے۔

مثنوی قدیم صنفِ سخن ہے اور بلاشبہ تمام اصنافِ سخن میں مشکل صنف ہے مگر "اختر راہی" نے اس مشکل صنف کو برتنے میں اپنی تمام فنی صلاحیتوں اور سلیقہ کا بہترین ثبوت دیا اور کامیاب رہے ہیں۔

مثنوی عکس کوکن "کے منصۂ شہود پہ آتے ہی اس کے نسخے ہاتھوں ہاتھ لئے گئے اور پھر لوگ اس کتاب کو ڈھونڈتے رہے۔ خریداروں کے اصرار پہ اب اس کا تازہ ترین اسٹاک دفتر "نقش کوکن" میں حاضر ہے۔ جہاں مبلغ سو روپے میں اسے حاصل کر سکتے ہیں۔

اسے خرید کر آپ نہ صرف اپنے مطالعہ میں لائیں بلکہ اردو ہائی اسکولوں کے لائبریریوں کو نذر کریں تاکہ طلباء کلاسیکی ادب اور اردو مثنوی کے نئے مزاج و معیار سے بھی کماحقہ واقف ہو سکیں۔

نقش کوکن میں اس کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقم فلاحی سرگرمیوں میں صرف ہوگی اسطرح خریدار بھی اس کے اجر و ثواب میں شامل ہوں گے۔

منیجر

نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ

جناب قاسم بھائی میرکر، سلیم
میمن، خالد مہالدار، یوسف
پنتاوے وغیرہ حضرات نے زائرین
کو سہولت فراہم کی اس لیے لوگ
ان کے شکر گذار ہیں۔

مرسلہ:۔ عبدالغنی پاؤسکر

طرحی حمد کا کل ہند انعامی مقابلہ

بزم یاراں جلگاؤں ،،
کے زیر اہتمام ارسال طرحی حمد کا
کل ہند انعامی مقابلہ منعقد کیا جارہا
ہے۔ انعامات بالترتیب اول،
دوم اور سوم اس طرح ہیں۔

اول انعام: پندرہ سو اکیاون روپئے
(۱۵۵۱)
دوم انعام:۔ ایک ہزار اکیاون
(۱۰۵۱ روپئے)
سوم انعام: پانچ سو اکیاون
(۵۵۱ روپئے)

مصرعہ طرح ہے
اپنے مالک سے مانگو جو کچھ تم کو حاجت ہے
قافیہ ردیف

شرائط:۔ حمد مع مطلع و مقطع سات
اشعار پہ مشتمل ہو (۲) حمد کی چار
عدد نقل ارسال کریں۔ تین صفحات
پر مقطع کے بغیر چھ چھ اشعار ہوں،
نقش کوکن
چوتھے صفحے پر مقطع کے ساتھ ساتھ
سات اشعار اور شاعر کا نام و پتہ مع
پن کوڈ، تحریر ہو۔ (۳) حمد خوشخط
تحریر فرمائیں (۴) جج حضرات کا فیصلہ
قطعی اور آخری ہوگا۔ (۵) حمد وصولی
کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ ۹۷ء
ہوگی (۶) نتیجہ کا اعلان آخری تاریخ
سے ڈیڑھ ماہ بعد اخبارات و رسائل میں
ہوگا (۷) ایک شاعر کی ایک حمد ہی قابل
قبول ہوگی (۸) حمد رجسٹری ڈاک
سے ارسال فرمائیں تاکہ وصول ہونے
کی رسید آپ تک پہنچ جائے ہم فوراً
فوراً حمد وصول ہونے کی اطلاع
دینے سے قاصر ہیں (۹) انعام یافتہ
اور منتخب معیاری حمدیں کتابی صورت
میں شائع کی جائیں گی (بزم کے
زیر اہتمام)

حمد ارسال کرنے کا پتہ
شفیق ناظم (صدر بزم)
بزم یاراں ۲۶۴ قدوائی نگر، یالاجی پیٹھ
جلگاؤں ۴۲۵۰۰۱ (مہاراشٹر)

دار العلوم عزیزیہ ممبئی میں جدید داخلے

مرکزی ادارۂ دینی دار العلوم
عزیزیہ میں جدید داخلہ ۱۰ شوال سے
شروع کیا گیا ہے، درس نظامیہ
کا اعلیٰ نظام باصلاحیت اساتذہ
کرام کے زیر نگرانی درجہ ششم تک
جاری ہے۔ حفظ و قرأت کی کئی
کلاسیں باتجوید اساتذہ کی شبانہ
روز محنتوں سے چلائی جاتی ہیں۔
دینیات کا شعبہ بھی کئی اساتذہ کی نگرانی
میں جاری ہے۔ خورد و نوش، علاج
و معالجہ، لباس، کتابیں، رہائش
اور بجلی و دیگر سہولتیں بھی فراہم
ہوتی ہیں۔ غریب و نادار طلباء کو امداد
بھی ملتی ہیں۔ لہٰذا خواہشمند ماں باپ
و طلباء داخلہ کے لیے مہتمم دار العلوم
عزیزیہ سے رجوع ہوں۔

مظہر عالم قاسمی، مہتمم دار العلوم عزیزیہ
نیا نگر میرا روڈ۔ ممبئی ۴۰۱۱۰۷
فون: ۸۱۱۱۶۴۴

امریکہ سے شائع کتاب سخنور حصہ دوم میں عبدالحمید سولکر (ظہور) کی شمولیت

بمبئی میں جنمی پاکستان
کی مشہور ادیبہ، شاعرہ، محقق اور
صحافی سلطانہ مہر کی ترتیب کردہ
اور مہر فاؤنڈیشن لاس اینجلس
امریکہ سے شائع کردہ نئی کتاب
سخنور حصہ دوم میں بیرونی ممالک

میں قیام پذیر ۸۸ شعراء اور شاعرات کا تذکرہ پیش کیا گیا ہے ان میں زیادہ تر پاکستانی شعراء میں اور چند ہندوستانی شعراء کو بھی اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے خوشی کا مقام ہے کہ سلطنت آف عمان (مسقط) میں قیام پذیر نقش کوکن کے دیرینہ قلم کار عبدالحمید سولکر (ظہور) متوطن کرلا۔ رتناگری کا تعارف تصویر اور منتخب کلام اس میں شامل کیا گیا ہے بمبئی کی جن چند مشہور ہستیوں کا تعارف اور کلام کتاب کی زینت بنا ہوا ہے۔ ان میں موسیقار نوشاد صاحب پروڈوسر ڈائرکٹر گلزار اور شاعر جاوید اختر کے نام نمایاں ہیں

عبدالمجید مجگاؤنکر

شاہ بھورمل جویلرس

عروس البلاد کے مشہور علاقے ڈونگری ممبئی جیل روڈ پر واقع مرچنٹ بلڈنگ کی دکان نمبر ۲ میں شاہ بھورمل جویلرس کا ایر کنڈیشنڈ شوروم نت نئے زیورات کا ایک ایسا شوروم ہے جہاں گاہکوں کی پسند کے مطابق من چاہے زیورات ہر وقت تیار ملتے ہیں

نقش کوکن

شاہ بھورمل جویلرس کے مالکان پارس اور کھپور کے پُرخلوص رویئے اور نگرانی میں لگ بھگ بارہ سالوں سے یہ شوروم گاہکوں میں خصوصی اعتماد قائم کیے ہوئے ہے جو گاہک ایک مرتبہ یہاں سے زیورات خریدتا ہے وہ دوسری بار بھی یہیں آنا پسند کرتا ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ گاہک کو اعتماد ہو جاتا ہے کہ خریدا جانے والا زیور کسی بھی طرح کی ملاوٹ سے پاک ہے اور پھر کاریگری کا فن بھی اس انداز سے اپنا جادو جگاتا ہے کہ دیکھنے والے دیکھتے رہ جاتے ہیں۔

اگر کسی وجہ سے آپ شاہ بھورمل جویلرس کی دکان سے خریدے گیے زیورات فروخت کرنا چاہیں تو وہ بازار کے بھاؤ سے یہ زیورات خریدلیں گے اس سبب اس دکان کی مقبولیت اب ڈونگری کے حدود سے نکل کر پوری ممبئی اور بیرون ممبئی پہنچ گئی ہے اور دور دراز سے خریدار یہاں پسند فرماتے ہیں۔ شاہ بھورمل جویلرس حکومت سے منظور شدہ ایک پر اعتماد شوروم ہے

آل انڈیا حج کمیٹی کا انتخاب

مرکزی حج کمیٹی کی عام میٹنگ میں اتفاق رائے سے جناب سلامت اللہ کو چیرمین منتخب کیا گیا جبکہ نائب چیرمین کے عہدہ پر جناب رضوان حارث اور سید علمدار حسین انصاری صاحب کی تقرری عمل میں آئی۔ سلامت اللہ صاحب گذشتہ دوسال سے بلامقابلہ چیرمین منتخب کیے جاتے تھے یہ ان کا تیسرا سال ہے۔

آل انڈیا حج کمیٹی کی یہ میٹنگ ۱۳ر جنوری کو حج ہاؤس میں منعقد ہوئی تھی جس میں اتفاق رائے سے عہدیداروں کے چناؤ کے بعد گجرات اسٹیٹ حج کمیٹی کو احمد آباد میں حج ہاؤس کی تعمیر کے لیے ۳۰ لاکھ روپے بطور سب سڈی دینا منظور کیا اس میٹنگ میں عازمین حج کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ہوائی جہاز کے کرایہ کی پیشگی رقم ۱۲ ہزار روپے کے حساب سے براہ راست حج کمیٹی ممبئی کو روانہ کریں البتہ زرمبادلہ کے ضمن میں لائحہ عمل کو قطعی شکل ملتے ہی اطلاع دی جائیگی۔

ادیوگ سادھنا نامی صنعتی کتاب بے روزگاروں کو مفت

ریاستی حکومت نے بے روزگار نوجوانوں، صنعت کاروں

اور بزنس کرنے والوں کی معلومات
میں اضافے کے لئے ادیوگ سادھنا
نامی کتاب شائع کی ہے جو ضرورتمندوں
کو مفت دی جائے گی۔ اس کارآمد
کتاب میں صنعت، روزگار کے
متعلق حکومت کی تمام اسکیموں کی
تفصیل بیان کی گئی ہے اور یہ بھی
بتایا گیا ہے کہ ان اسکیموں اور منصوبوں
پر عمل کرنے کے لیے کیا کرنا چاہئے
یہ کتاب لائبریری، اسکول، سماجی
اور تعلیمی ادارے نیز دلچسپی رکھنے
والے ضرورتمندوں کو مفت دی
جائے گی۔

منیجر ضلع ادیوگ کیندر ورتک
نگر تھانے کے نام خط لکھ کر یا دفتر سے
کتاب حاصل کی جا سکتی ہے۔

تھانے میں پاسپورٹ آفس کا قیام

تھانے کلکٹر آفس کی
عمارت میں ۲۴ جنوری ۹۷ء
کو پاسپورٹ آفس کا افتتاح بدست
اجول اوکئے کلکٹر ضلع تھانہ عمل
میں آیا اس پاسپورٹ آفس
سے تھانے، اورنگ آباد،
احمد نگر، بیڑ، جلگاؤں، دھولیہ
ناسک، نئی ممبئی اور رائے گڈھ
ان اضلاع کے لوگوں کو سہولت فراہم
جائے گی۔ مرکزی حکومت کے دفتر
خارجہ کی جانب سے تھانے میں پاسپورٹ
آفس قائم کیا گیا ہے۔

غریب ضرورتمند دل کے مریضوں کو مفت پیس میکر

ہرٹ کیئر فاؤنڈیشن نے
اعلان کیا ہے کہ ضرورتمند دل کے
مریضوں کو مستقل پیس میکر مفت
فراہم کرائے جائیں گے۔ تنظیم نے
ایک امریکی خیراتی ادارے پروجیکٹ
پیسر انٹرنیشنل اور مول چند ہسپتال
کے اشتراک سے مستقل پیس میکر
سپلائی کرنے اور لگانے کے انتظامات
کیے ہیں۔ ایک شخص کے مستقل پیس
میکر نصب کرنے پر ایک لاکھ روپے
خرچ آتا ہے۔

پیس میکر لگانے کا کام
۱۴ر فروری سے ایک ہفتہ تک
ماہرین قلب ڈاکٹر وی کے سینی اور
ڈاکٹر جے آر تلوار کی نگرانی میں مول چند
ہسپتال میں کیا جائے گا۔ پیس میکر
درآمد کیے جائیں گے اور مانگ کا اندازہ
لگانے کے لیے تنظیم نے ضرورتمند
مریضوں سے کہا ہے کہ وہ تنظیم کے
نائب چیئرمین ڈاکٹر کے کے اگروال
کو مول چند ہسپتال میں اپنی کیس
ہسٹری اور مالی حالت کی اطلاع دیں۔

دلداروں کا دیس

طلباء اور اساتذہ کو رقم کی ترسیل

حال ہی میں ساوتری سے مادھیمک ودیا مندر امبیت ضلع رائے گڑھ میں اردو کے معلم ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کی تازہ تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" منصۂ شہود پر آئی ہے۔

کتاب کے اولین باب میں اہالیانِ کوکن کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر نشتر صاحب نے لکھا ہے کہ کوکن دلداروں کا دیس ہے۔ کتاب کا مطالعہ کرتے وقت جب میں نے یہ جملہ پڑھا تو مجھے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کا ۲۲ دسمبر ۹۶ء کو منعقدہ سالانہ جلسہ اور تعلیمی مقابلہ کا فائنل پروگرام یاد آیا جس میں شریک کوکن کی ایک علم دوست، صاحبِ خیر اور دلدار ہستی نے بچوں کی کوششوں کی قدر کرتے ہوئے ۴. ۳. ۲. ۱. را کو ایک گراں بہا نقد رقم عطا کی تاکہ بچوں میں تقسیم کی جائے۔

عین وقت پر اتنی بڑی رقم کی تقسیم ہمارے لیے ایک مشکل باب تھا لہٰذا ہم نے بعد میں تعلیمی مقابلہ میں طلباء و طالبات کے نام فی کس نقش کوکن سو روپے کا منی آرڈر ارسال کیا ہے بلکہ مقابلوں میں بچوں کو شریک کرانے والے ہائی اسکولوں کے صدر مدرسین کے جذبۂ تعاون کی قدر دانی کے طور پر انہیں فی کس دو سو روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیے ہیں۔ اس خیر خواہی میں جن طلبہ و طالبات کو فی کس سو روپے کا منی آرڈر بھیجا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔

(۱) شاہد اختر عبدالسمیع انصاری (۲) مسعود اکبر مقدم (۳) ثنا رق محمد زبیر (۴) عشرت محمود عالم (۵) عمر ما پکر (۶) عذیرہ عالم دستگیر عالم (۷) شہزاد قاسم شیخ (۸) رحمت علی غلام محمد (۹) فرقان محمد حسن (۱۰) ثمینہ حبیب (۱۱) نائلہ عبدالرزاق شیخ (۱۲) شیخ احمد مسعود (۱۳) فیاض عبدالعزیز پرکار (۱۴) شاہ خالد اسمٰعیل ساٹو یلکر (۱۸) آصف چوگلے (۱۹) محسن اقبال سید (۲۰) مبشر شمس القمر ہاشمی (۲۱) سیف اللہ اقبال انتولے (۲۲) رضوان عبدالکریم (۲۳) فیض موسیٰ ملا (۲۴) فاطمہ محمد حسین وانگڑے (۲۵) نکہت بانو نور احمد (۲۶) مجید مردکر (۲۷) امتیاز عبدالغنی مستری (۲۸) سارہ عبدالملک ملاک (۲۹) ارشد ایوب سرکھوت (۳۰) سلمان سرکھوت (۳۱) ترنم گولنداز (۳۲) فہمیدہ مرگوسکر (۳۳) فردوس مشتاق درزی (۳۴) وسیم عبدالغنی حجوانے (۳۵) ذاکر حسین انصاری (۳۶) جویریہ مجاور (۳۷) سعدیہ اسمٰعیل دفعدار (۳۸) شاہین عبدالستار شیخ (۳۹) ثمینہ سلمان قریشی (۴۰) زینت عبدالرزاق (۴۱) شاداب انجم شیخ (۴۲) سہیب انعام الرحیم (۴۳) شبینہ عبدالمنان دفعدار (۴۴) مشرہ عباس پرکار (۴۵) تزئین اشرف موڈک (۴۶) میناز اقبال کاسو (۴۷) نکہت بانو انور احمد (۴۸) سلام جے گڈھکر (۴۹) فہد محمد علی چوگلے (۵۰) اسماء جعفر قاضی (۵۱) فرزانہ نسیم انصاری (۵۲) ندیم عبدالرحمٰن عالیکر

جن صدر مدرسین کے نام فی کس دو سو روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجے گئے ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) رفیع الدین فقیہ ہائی اسکول بھیونڈی
(۲) مصطفےٰ فقیہ ہائی اسکول واشی
(۳) عبداللہ پٹیل گرلز اسکول کوسہ
(۴) انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول مہاگیری
(۵) نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان

(۶) پٹیل اردو ہائی اسکول. ممبرا
(۷) آدرش ہائی اسکول. کرجی
(۸) حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ
(۹) مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کڑوئی
(۱۰) نیشنل ہائی اسکول ہرنئی
(۱۱) انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول پنہالجہ
(۱۲) شیخ حسن نائیک ہائی اسکول ساکھرتر
(۱۳) اردو ہائی اسکول پندیری
(۱۴) مستری ہائی اسکول رتناگری
(۱۵) مہاراشٹر ہائی اسکول. چپلون
(۱۶) اردو پرائمری اسکول بھرولی
(۱۷) بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول رتناگری
(۱۸) انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول. گورےگاؤں
(۱۹) انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن
(۲۰) ایس پی ایم ہائی اسکول راجیواڑی
(۲۱) انجمن اسلام ہائی اسکول وتی پرار
(۲۲) این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ
(۲۳) انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ
(۲۴) مجندار ہائی اسکول دہور

انجمن اسلام کے اقامتی اسکول پنچ گنی کا جشن زریں اور احمد زکریا ہال کا افتتاح

مسلمانان ہند کا باوقار تعلیمی، ثقافتی اور سماجی ادارہ انجمن اسلام کے تحت چلنے والی اقامتی درسگاہ پبلک اسکول پنچ گنی نے اپنے قیام کے ۵۰ سال بہ حسن وخوبی طے کیے مرحوم جناب حسین بھائی لالجی کے موقر خاندان نے اس اقامت گاہ کو مرحوم صدر انجمن اسلام بیرسٹر اکبر پیر بھائی کے ایماء پر انجمن اسلام کو سپرد کیا تھا. اس اقامت گاہ سے فارغ طلباء نے زندگی کے ہر شعبے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے انجمن اسلام کو یہ فخر حاصل ہے کہ ملک کے ۲۵ یا ۳۰ پبلک اسکول میں مسلمانان کا اس قسم کا واحد ادارہ ہے ۲۵ر فروری بروز سنیچر انجمن نے تقاریب کا انعقاد کیا. صبح ۱۱ بجے انجمن اسلام کے احاطے میں مرحوم احمد زکریا ہال کا افتتاح مدھیہ پردیش کے گورنر عالیجناب شفیع قریشی کے ہاتھوں عمل میں آیا یہ ہال انجمن کے خوبصورت پبلک ہالوں میں ایک اضافہ ہوگا. یہ ہال پوری طور پر ایرکنڈیشن ہے اور جدید آلات صوت سے مزین ہے اسی شام یعنی ۱۵ر فروری ٹھیک آٹھ بجے شب برلا ماتوشری ہال میں انجمن اسلام پبلک اسکول کے جشن زریں کی افتتاحیہ تقریب بھی منعقد ہوئی. اس تقریب کا افتتاح بھی عزت مآب جناب شفیع قریشی گورنر مدھیہ پردیش نے کیا اور عالی جناب عبدالرحمٰن انتولے سابق وزیر حکومت ہند بطور مہمان خصوصی جلوہ افروز ہوئے. تقریب کے بعد ایک ثقافتی پروگرام ترتیب دیا گیا تھا.

سبکدوش مدرسین کیلئے اطلاع

وہ مدرسین جنہوں نے ضلع پریشد، لوکل بورڈ یا کسی منظور شدہ اسکول سے ملازمت چھوڑ کر ممبئی مہانگر پالیکا کی کسی اسکول میں ملازمت اختیار کی اور جن کی گذشتہ مدت ملازمت سبکدوشی کے وقت شمار نہیں کی گئی ایسے مدرسین کو حکومت مہاراشٹر کے اعلان کے مطابق گذشتہ اسکول کی مدت ملازمت جوڑ کر پنشن کا تعین کیا جائیگا. مدرسین اپنے متعلقہ اے او آفس سے معلومات حاصل کریں.

GR نمبر MSB/1096/8571
(7895) 2.12.96

الجامعۃ الشافعیہ دینی علوم کا مرکز

موربہ ضلع رائے گڈھ کی جنوبی سرحد پہ سرسبز و بلند پہاڑوں کی آغوش میں ایک پر فضا پہاڑی پر ۴½ ایکڑ زمین پر تعمیر کی ہوئی یہ اقامتی درسگاہ دینی تعلیم کے نقطۂ نظر سے موربہ گاؤں کی باوقار شناخت بن چکی ہے۔

جامعہ کے شعبہ ہائے تعلیم و فنون اس طرح کے ہیں۔

(۱) قرآن ناظرہ (۲) قرآت قرآن حکیم اور تجوید (۳) شعبۂ حفظِ قرآن (۴) ترجمہ اور تفسیر قرآن حکیم (۵) فقہ شافعی اور فقہ امام اربعہ (۶) درس حدیث (۷) علم دین، توحید و عقائد (۸) فارسی اور عربی زباندانی مع صرف و نحو (۹) علم کلام، فن تقریر و خطابت (۱۰) فن خطابت، خطاطی اور املا۔

۹۵ء میں اس درسگاہ سے سات طلبہ فارغ التحصیل ہو کر مدارس، مساجد اور دیگر شعبۂ ہائے زندگی میں کامیاب زندگی گزار رہے ہیں اور امسال ۱۵۔ دسمبر ۹۶ء کو مندرجہ ذیل چھ طلبہ حفظِ قرآن کریم کی دستارِ افتخار سے ایک شاندار جلسہ میں نوازے گئے

(۱) مظفر حسین تمارے۔ والوٹ شریوردھن رائے گڈھ

(۲) صدیق حسین سوبل مہاپدیل منڈن گڈھ رتناگری

(۳) محمد جاوید حسین محمد حسن بھابے بھیونڈی۔ تھانے

(۴) محسن حسین میاں بڑے دربہ مانگاؤں۔ رائے گڈھ

(۵) مراد علی حسن میاں بیا، چاڈ مہاڈ، رائے گڈھ

(۶) شکیل عمر دو نجان جیتا مہاڈ، رائے گڈھ

۱۵۔ دسمبر ۹۵ء کو الجامعۃ الشافعیہ کے احاطہ ہی میں ۳۱ × ۳۰ فٹ کے زمین پر سید الحاج حامد اشرف صاحب کے دستِ مبارک سے شافعی مسجد کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا اور اب کام مکمل ہو کر ۱۵۔ دسمبر ۹۶ء کو بعد نماز عصر اس مسجد کا افتتاح جامعہ کے سرپرست موصوف کے ہاتھوں اور بانئ مدرسہ الحاج محمد شفیع نائیکر صاحب کی موجودگی میں ہو چکا ہے۔

النقش کو کیوں آپ کا پڑھیے
آپ اسکے خریدار بنیئے۔

پرنسپل شرف الدین شیخ کو "وکاس رتن ایوارڈ"

انڈیا انٹرنیشنل فرینڈ شپ سوسائٹی دہلی ایک معروف سماجی، فلاحی اور رضاکارانہ فورم ہے گذشتہ کئی سالوں سے اس سوسائٹی نے سائنس ٹیکنالوجی تعلیم، صنعت و حرفت، ثقافت فنون لطیفہ، سیاست اور سماجی خدمات میں کارہائے نمایاں انجام دینے والے باصلاحیت افراد کو اپنے باوقار "وکاس رتن ایوارڈ" سے نوازتا ہے۔ شرف الدین شیخ پرنسپل فاروق ستار عمر بھائی ہائی اسکول جوگیشوری کو بھی مذکورہ سوسائٹی نے ان کی ۲۶ سالہ بے لوث تعلیمی، تدریسی خدمات نیز سماجی اور ثقافتی کارناموں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے باوقار "وکاس رتن ایوارڈ" کے لیے منتخب کیا ہے

پرنسپل شرف الدین شیخ کو یہ گرانقدر "وکاس رتن ایوارڈ"

سوسائٹی کی جانب سے منعقد کردہ
"اکنامکس گروتھ اینڈ انٹرنیشنل ایجوکیشن
کانفرنس کے موقع پر ۱۲ مارچ ۹۰ء
کو دہلی میں مرکزی وزراء، ریاستی
وزراء، ممبران پارلیمنٹ، صنعت
کاروں، سوشل ورکرس، ممتاز اہم
شخصیات اور دانشوروں کی موجودگی
میں پیش کیا جائے گا۔

تعارف

(۱) جناب حافظ جنید ابن سلیمان
راؤت، متوطن موربہ تعلقہ مانگاؤں
ضلع رائے گڑھ نے صرف ۱۴ سال
کی عمر میں مدرسہ نورالاسلام بلیک
برن انگلینڈ سے حافظِ قرآن مکمل
کرکے حفظ کی سند حاصل کرچکے
ہیں اور امسال مسجد المومنین بلیک
برن (جوکہ کوکنی مسلم کا شافعی
مسلک کا ادارہ ہے) میں تراویح
پڑھانے کی خدمات انجام دے چکے
ہیں۔ ساتھ ہی بلیک برن کی مشہور
گرامر اسکول کوئن ایلزبیتھ ہائی
اسکول
میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اور موصوف انشاءاللہ
مستقبل میں ڈاکٹر بننے کی خواہش
رکھتے ہیں۔ اللہ پاک انہیں اپنے
مقصد میں کامیابی عطا کرے آمین

جناب اشرف علی اسمٰعیل
سنگے حافظ جنید کے حفظ قرآن تراویح
مکمل کرنے اور تراویح پڑھانے کی
سعادت پر موصوف کی خدمت میں
اور ان کے والدین اور خصوصاً جنید
کے چچا محترم اعجاز صاحب راؤت ممبئی
اور دوسرے چچا ڈاکٹر محمد صالح راؤت
مہسلہ رائے گڑھ کی خدمت میں اور
جملہ راؤت برادری کی خدمت میں دلی
مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاگو
ہیں کہ ان کو دینی اور دنیاوی کامیابی
عطا کرے۔ آمین

مرسلہ۔ ابراہیم بغدادی یو۔کے

ڈاکٹر انجم رکھانگے

ساٹولی۔ راجہ پور ضلع رتناگری
کے مرحوم عباس رکھانگے کی نواسی
مس انجم باوا صاحب رکھانگے نے
امسال لاتور میڈیکل کالج مراٹھواڑہ
یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس کا
امتحان فرسٹ کلاس میں پاس
کیا ہے۔ ڈاکٹر انجم اب ایم ڈی کی
اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی
ہیں اللہ ان کے ارادوں میں برکت
دے اور کامیابی عطا فرمائے۔
آمین
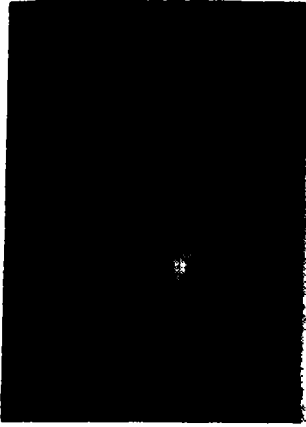
شاہین چکلے

لندن کے انگلش اسکول
میں زیر تعلیم ۹ سالہ شاہین بنت
الطاف عبدالرزاق چکلے (متوطن
پال، چپلون) نے امسال ماہ رمضان
کے سبھی روزے رکھے۔ اس
نیک کام میں نہ صرف اس کے
خاندان کے لوگوں کی ہمت افزائی کو
دخل ہے بلکہ اس نونہال بچی کے
جوشِ ایمانی بھی اتنی ہی کارفرما
ہے۔ اپنے کلاس کے سبھی مسلم
بچوں میں شاہین اکیلی روزہ دار
رہیں اس پر اس کے ٹیچروں نے
اس کی بڑی قدر و منزلت فرمائی۔
(دیگر تفاصیل انگریزی کے حصہ میں)

ننھے روزہ دار

فرقان مکاندار

نقش کوکن کے منیجر

جناب عبدالمطلب ٹپوی متوطن شرگاؤں رتناگری کے برادر نسبتی جناب فاروق مکاندار کے فرزند فرقان متوطن نالاسوپارہ ضلع تھانہ نے ۱۱ سال عمر کے چوتھے سال میں ماہ رمضان المبارک کے سبھی روزے پورے اہتمام کے ساتھ رکھ کر لوگوں سے دادِ تحسین حاصل کی۔ اس کمسنی میں ہی دینی امور کا بڑا شوق ہے

نقش کوکن کے نمائندۂ خصوصی

جناب عباس حسین سروے کے بھانجہ عبدالغفور اقبال چکلے متوطن شیوں بزرگ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری جس کی عمر ابھی سات سال ہے اور انگریزی ذریعۂ تعلیم کا ذہین طالب العلم ہے امسال ماہ رمضان المبارک کے سبھی روزے رکھے یہ ہونہار بچہ پہلی جماعت میں زیرِ تعلیم ہے اور اول نمبر پر ہے

انجم آراء چکلے

نقش نواز سعید عبدالقادر چکلے متوطن ہرنئی (محلہ حسین پورہ) تعلقہ داپولی کی دختر انجم آراء نے سات سال کی عمر میں ماہ رمضان المبارک کے پورے روزے بڑے اہتمام کے ساتھ پورے کیے اللہ اس نوعمر بچی کو دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔

جناب بشیر مجاور کی ۸ سالہ بچی شگفتہ جو موضع کپواڈ تعلقہ میرج ضلع سانگلی کی رہنے والی ہے امسال ماہِ رمضان المبارک کے سبھی روزے رکھے اللہ اس نوعمر بچی کو دین و دنیا کی تعلیم سے فیضیاب کرے۔

شگفتہ مجاور

سانگلی ضلع کے نقش نواز

نامہ نگار حضرات سے:

گزارش ہے کہ کاغذ کے ایک طرف صاف، خوشخط اور دو سطروں کے درمیان فاصلہ رکھ کر مضمون تحریر فرمائیں۔

فضل الدین پرکار کو اول انعام

آزادیٔ ہند کی گولڈن جوبلی
کے تعلق سے ممبئی یونیورسٹی کے
ایکسٹرنل ایجوکیشن سینٹر اور روٹری
کلب چپلون کے مشترکہ تعاون سے
ضلعی سطح پر رتناگری ضلع میں مراٹھی
میں مضمون نویسی کے مقابلوں
کا انعقاد کیا گیا۔ عمر کے اعتبار سے
اس کے کئی گروپ کیے گئے تھے
اوپن گروپ کا پہلا انعام فرکس
تعلقہ کھیڈ کے جناب فضل الدین
عبدالرحمن پرکار نے حاصل کیا۔ اس
کامیابی پر ہم انہیں دلی مبارکباد
پیش کرتے ہیں۔

آشٹی اردو اسکول میں یوم جمہوریہ

۲۶ جنوری ۱۹۹۷ء کو آشٹی
اردو اسکول ضلع رتناگری میں
اڑتالیسواں یوم جمہوریہ کے موقعہ پر
آشٹی اردو اسکول اور آشٹی مراٹھی
اسکول کی مخلوط پربھات پھیری
نکالی گئی اس کے بعد اردو اسکول کے
احاطے میں جناب یوسف حسن راول کے
ہاتھوں پرچم کشائی کی گئی پھر بچوں کا
تعلیمی، ثقافتی پروگرام منعقد کیا گیا

نقش کوکن

جس کی صدارت جناب ابراہیم یعقوب
ٹیلیلکر نے کی۔ پروگرام میں گاؤں کے
لوگ کثیر تعداد میں شریک ہو کر بچوں کی
ہمت افزائی کی۔

خواتین کیلئے ٹیکنیکل کورسیز

محمد حاجی صابو صدیق پالی ٹکنک
بائیکلہ کی جانب سے خواتین کے لیے بہت
سے مفید ٹیکنیکل کورسیز کا آغاز کیا جارہا
ہے جن میں جرنلزم، فیشن ڈیزائننگ
ہوم سائنس، ہندی ڈیزائن ٹکسٹائل
ڈیزائننگ، اسکرین پرنٹنگ، فیبرک
پینٹنگ، قرأت، دینیات دم اسلامی کورس
عربی لینگویج مراٹھی انگلش لینگویج
کوکنگ اور وائنگ وغیرہ وغیرہ ہیں۔
گھریلو خواتین، اسکول، کالج کی
طالبات فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔

وقت ۲ تا ۵ بجے شام
کوآرڈینیٹر اعظمی ناہید بمبئی ۸
شیفر روڈ، بائیکلہ بمبئی ۸ وقت ۹ سے ۱۱ بجے دن
فون: ۳۷۵۵۵۹۱، ۳۷۶۵۸۶۳

مرچنٹ نیوی میں افسروں کی آسامیاں

شپنگ کارپوریشن آف انڈیا ممبئی
میں جونیئر نیوی گیٹنگ افسروں کے
آسامیاں خالی ہیں جن کے لیے ۱۰-۳-۹۷
سے پہلے درخواستیں منگوائی گئی ہیں
امیدواروں کا بارہویں (سائنس)
میں پی۔ سی۔ ایم میں کم سے کم
۶۰ فیصدی نمبر سے پاس ہونا ضروری
ہے۔ ان کی عمر ۲۰ سال سے زیادہ
نہیں ہونی چاہئے (صرف بارہویں
پاس کے لیے) جو بی۔ ایس۔ سی
امتحانات میں بیٹھنے والے ہوں وہ
بھی درخواست بھیج سکتے ہیں بشرطیکہ
انہیں بھی بارہویں ۶۰ فیصدی نمبر ملے
ہوں اور ان کی عمر ۲۲ سال سے زیادہ
نہ ہو۔ امیدوار شادی شدہ نہ ہو ان
آسامیوں کیلئے ذاتی مقابلے ۲۰.۴.۹۷
ممبئی، دہلی، مدراس اور کلکتہ میں
ہوں گے۔ چنے ہوئے امیدواروں کو
تین مہینہ کی پری سی ٹریننگ دی جائے
گی۔ اس ٹریننگ کا کل خرچ ۲۵،۰۰۰
روپے ہوگا۔ (فیس، کتاب، یونیفارم
رہائش اور کھانا، پینا) یہ ٹریننگ
مرچنٹ مرین ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ
ٹرسٹ (ایم۔ ای۔ آر۔ ٹی) دیگی
یہ ٹریننگ نیرول، نئی ممبئی یا پوائی ممبئی
میں دی جائے گی۔ اس ٹریننگ کے
دوران کوئی بھی وظیفہ نہیں دیا جائیگا
پری سی ٹریننگ پاس کرنے کے
بعد امیدواروں کو شپنگ کارپوریشن
آف انڈیا کے کسی بھی جہاز پر ۲۰ مہینے کی

بورڈ ٹریننگ دی جائے گی۔ اس ٹریننگ کے دوران مفت کھانا پینا اور رہائش کا انتظام ہے۔ کارپوریشن کی سروس کی شرطوں کے مطابق انہیں وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ یہ ٹریننگ پاس کرنے پر انہیں بطور جونیئر نیوی گیشنگ افسر رکھا جائے گا اور تب ان کی ماہانہ تنخواہ ۲۵۰۰ روپے ہوگی۔ درخواست فارم کے ساتھ ۲۰ روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ اور ایک پاسپورٹ سائز فوٹو لگانا ہوگا۔ کوئی بھی سرٹیفکٹ اصل یا نقل نہ جوڑی۔ مزید معلومات کے لیے جناب فیروز خان کنوینر نیشنل ایجوکیشن اینڈ ڈیولپمنٹ سوسائٹی (این۔ ای۔ ڈی۔ ایس) سے شام ساڑھے چھ بجے سے رات دس بجے تک رابطہ قائم کریں۔

انشاء اللہ نیڈس ذاتی مقابلوں کی مفت کوچنگ کلاسیس کا انتظام کرے گی۔

فیروز خان کنوینر ۳۵،۳،۱ے
راجا بلڈنگ فیت والا روڈ بمبئی ۱۳
فون: ۴۳۷۳۱۶۸

جذام کے مریضوں کو کپڑوں کی تقسیم

عید کے دن رتناگری

نقش کوکن

لیپروسی (جذام) اسپتال کے بائیس ۲۲ مریضوں کو بھارتیہ مسلم یوا سنگھ (رجسٹرڈ) کی طرف سے نئے کپڑوں کی تقسیم کا پروگرام ہفتہ وار آکاش گنگا رتناگری کے نائب ایڈیٹر جناب تاج الدین ہوڑیکر کی صدارت میں ہوا۔ مہمان خصوصی جناب منیر احمد ملاّ اور ڈاکٹر انوار احمد انصاری تھے۔

اس موقعہ پر تاج الدین ہوڑیکر، عبدالرحیم دلال، محترمہ ثریا مہالدار، منیر احمد ملاّ، انور مجگاؤنکر، نورالدین سوالکر، ڈاکٹر انوار احمد انصاری اور عرفان مہالدار نے اپنے خیالات خیالات پیش کیے۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے اس سنگھ کے ممبران نے کوشش کی تو سنگھ کے رہبر اور نمائندۂ خصوصی جناب ضیاء ملا صاحب نے ذاتی دلچسپی لے کر کامیاب بنایا۔

شادی خانہ آبادی

ریحانہ دلوی ـ مونغمت شودلی

۲۳ فروری ۹۷ء بروز اتوار جناب احمد عباس دلوی کی دختر ریحانہ بیگم کی شادی عبداللہ ابراہیم جعفر بنس کے فرزند مونغمت شودلی کے ساتھ جیبہ مسجد ریلانڈ اسٹیٹ کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں انجام پائی۔

عارفہ دلوی ـ عبدالکریم دلوی

ویسا پور تعلقہ گوہاگر کے جناب داؤد ابراہیم دلوی کی صاحبزادی کی شادی پنگاری کے جناب عبدالکریم عبداللہ دلوی کے ساتھ ۲۹ دسمبر ۹۶ء کو بحسن وخوبی انجام پائی جس میں پنگاری اور ویسا پور کے علاوہ پیوہ، کھیڈ، چپلون، داپولی وغیرہ مقامات سے آکر کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

صبیحہ انجم ـ جنید قاضی

جناب خواجہ اکبر حسینی چشتی (مقیم فروسن) کی دختر صبیحہ انجم کی شادی جناب مسعود احمد قاضی کے فرزند جنید قاضی کے ساتھ ۲۴ فروری ۹۷ء کو عثمان آباد میں انجام پائی۔

واشی پولیس کی افطار پارٹی

واشی نئی ممبئی میں محکمہ پولیس نے عوام الناس کے ساتھ ایسا برتاؤ رکھا ہے کہ پولس والے نہ صرف مسلمانوں کے تہواروں میں خیر سگالی کے جذبہ سے حصہ لیتے ہیں بلکہ ہندو، سکھ، عیسائی سبھوں کی مذہبی تقریبات میں ایسے رچ بس جاتے ہیں جیسے وہ اس مذہب کے پیرو ہوں اور یہ آج کل کی بات نہیں بلکہ ان دنوں بھی جب ساری ممبئی آگ میں جل رہی تھی۔ نئی ممبئی امن و سکون کا گہوارہ تھی۔

یہاں ہر سال روزہ افطار کا اہتمام کیا جاتا ہے اس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے واشی پولیس میں حال ہی میں تقرری پانے والے انچارج انسپکٹر شری پنگلے نے اپنے ساتھی افسران کو ساتھ لے کر ماہ صیام کے آخری روزا اسٹیشن کے سامنے والے گراؤنڈ پر افطار پارٹی کا بتزک و احتشام اہتمام کیا جس میں کمشنر آف پولس، ڈپٹی کمشنر آف پولس اور واشی، نیرول اور سی بی ڈی کے دیگر پولس افسران کے ساتھ بی جے پی کے قائد، شیوسینا کے کارپوریٹر، کانگریس کے عمائدین اور واشی کے مسلین بلا تفریق مذہب و ملت حاضر تھے۔ سائی ناتھ جونیئر کالج کے پروفیسر رو ہت رائے نے نظامت کے فرائض انجام دئے اور حلقہ کی مائناریٹی سیل کے چیئرمین لائن اقبال کوارے نے مسلم برادران کی طرف سے پولس افسران کو گلدستے پیش کئے۔

اس موقعہ پر لی گئی تصویر میں واشی کے باشی (مدیر نقش کوکن) کیپٹن فقیر محمد مستری کا ڈپٹی کمشنر شری سنبھاجی ٹڈا نیگے پھل کھلا کر افطار کرا رہے ہیں۔ ان کی پشت پر بانی تقریب واشی پولس اسٹیشن کے اعلیٰ افسر شری پنگلے نظر آرہے ہیں۔۔

نقش کوکن

اختصار

اختصار حالات کا تقاضہ ہے

اور وقت کی اہم مانگ ہے۔ اپنی

خبر، رپورٹ اور مراسلہ کو کم سے

کم الفاظ میں مختصر مگر اہم جامع

مگر دلنواز بنا کر پیش کریں۔

اختصار میں حسن ہے اور

دلکشی بھی۔

.... (ادارہ)

المرحوم حاجی داؤد علی شیوردھنکر

"آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے"

ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے تعلیمی/سماجی و مذہبی امور نیز فلاح و بہبود کے کاموں میں بے لوث خدمات انجام دینے والے جواں سال حاجی داؤد علی شیوردھنکر (صدر ہرنئی ایجوکیشن و ویلفیئر سوسائٹی) ۱۹/ مارچ ۱۹۹۵ء کی شام اللہ کے پیارے ہو گئے۔ یہ ان کی دوسری برسی ہے۔ ان دو سالوں میں ہر خاص و عام نے شدت کے ساتھ ان کی کمی محسوس کیا، خصوصاً نیشنل ہائی اسکول ہرنئی جس کو وہ اپنے دل کے قریب رکھتے تھے۔ ہائی اسکول کی برق رفتار ترقی و کامیابی ان کی زندگی کا ایک مشن تھا، آج یہ چھوٹا سا ہائی اسکول دس سال پورے کرکے گیارہویں سال میں قدم جمانے جا رہا ہے اگر آج ہمارے مرحوم درمیان میں ہوتے تو اس کی تابناک تصویر میں کئی رنگ ابھر آتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آمین۔

کس طرح بھولوں تجھے اے لطفِ خوابِ دیدہ ور
چشمِ بینا کو میرے آتا ہے تو ہر پل سے نظر

سوگواران: اہلِ خانہ و ایک ساتھی۔

نقش کوکن

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درونِ ہند خریدار

نام	مقام
جناب عبداللطیف فرید شاہ	ناڈری
محترمہ نفیسہ عارف رئیس	بمبئی ۸
جناب ایس۔ بی خطیب	بائیکلہ
جناب پرویز قاسمی	باندرا
جناب حسین عمر دلوی	پنگاری حویلی
محترمہ نور جہاں حسن وسکرے	کرلا ممبئی
محترمہ عابدہ حسن ساونت	کرلا ممبئی
جناب عبدالغفور اقبال چکلے	شیو بررگ
جناب عبدالسلام داؤد چوگلے	ٹلک
ڈاکٹر محمد حسن فقیہ	دابھول
جناب حمید دہوری	گوونڈی
اردو اسکول	کھارے پٹن

بیرونِ ہند خریدار

نام	مقام
جناب حسن کمال الدین دلوی	لندن
جناب عبدالقیوم مقدم	یو۔ ایس۔ اے

انتقالِ پُرملال

ابراہیم بیٹکر کی رحلت

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے بہنوئی اور ۵ .۸ .۴ (پاکستان) کی محترمہ ممتاز اقبال کے پدر بزرگوار جناب ابراہیم بیٹکر متوطن رتناگری جو پاکستان ایمبیسی میں سروس کر کے سبکدوش ہو گیے اور کراچی میں سکونت پذیر تھے ۷ رفروری ۹۷ء کو کراچی میں بعمر ۸۰ سال داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔

سرفراز آرزو کو صدمہ

روزنامہ ہندوستان ممبئی کے مالک و مدیر جناب سرفراز خان آرزو کی والدۂ محترمہ کا ۶ فروری ۹۷ء کو انتقال ہوگیا۔

حسین یوسف پالوجی کا انتقال

مروڈ جنجیرہ (ضلع رائیگڈھ) کی معروف شخصیت اور نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب شبیر پالوجی حال مقیم دوحہ قطر کے والد جناب حسین یوسف پالوجی ۳۱ رجنوری ۹۷ء ضعیف العمری میں مروڈ ضلع رائیگڈھ میں انتقال کر گیے۔ مرحوم نے پوری زندگی درس وتدریس میں گزاری تھی رائے گڈھ ضلع پریشد کے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ مرحوم انجمن اسلام جنجیرہ کی مجلس منتظمہ کے رکن تھے۔ جماعت المسلمین مروڈ بازار اور دیگر فلاحی اداروں سے وابستہ رہ کر خدمات انجام دیں۔

انگلینڈ سے اموات کی خبریں

(۱) جناب حبیب اللہ حسین میاں متوطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ ۶ رجنوری ۱۹۹۷ء کو طویل علالت کے بعد ۶۳ سال کی عمر میں برمنگھم یو۔کے میں انتقال فرماگیے۔

(۲) باوا اسمٰعیل ناگوٹھنے متوطن ترامگاہ، تعلقہ منڈنگڈھ ضلع رتناگری ۶ رجنوری ۹۷ء میں ایکسوتین (۱۰۳) سال ضعیف العمری میں برمنگھم میں رحلت فرماگیے۔

(۳) مولانا حفظ الرحمٰن عبداللہ انڈرے کی والدہ آماں رقیہ بی بی متوطن بورلی پنچتن، ضلع رائے گڈھ ۲۹ جنوری ۹۷ء کو مختصر سی علالت سے ۷۲ سال کی عمر میں بلیک برن انگلینڈ میں رحلت فرماگئیں۔ انہوں نے ۳۹ رانچالس سالہ بیوہ زندگی میں سات بچوں کی کفالت کے ساتھ انہیں اچھی تعلیم و تربیت سے بھی سنوارا۔ مولانا کے علاوہ ان کے بڑے برخوردار محمد رفیع برطانیہ کے پوسٹ گریجویٹ ہیں جو مقامی کالج اور یونیورسٹی میں لکچرار اور ڈیوسبری دارالعلوم یو۔کے میں انگلش کلاسیز میں اپنی خدمات انجام دیتے ہیں۔

ایک برخوردار اخلاق صاحب انڈیا میں ہ. ی. ی تک پڑھے ہوئے ہیں۔ چاروں لڑکیاں بھی مناسب تعلیم سے فیض یاب ہیں۔ راقم الحروف کا اس خاندان سے ہمیشہ گہرے مراسم رہے ہیں۔ اللہ پاک سبھی مرحومین کو غریق رحمت کرے۔

مراسلہ: ابراہیم بغدادی۔ یو۔کے

جن ستا کے چیف سب ایڈیٹر جاوید اقبال کا انتقال

ایکسپریس گروپ کے اخبار "جن ستا" کے چیف سب ایڈیٹر مسٹر جاوید اقبال کا پچھلے مہینہ دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا ہے وہ ۴۸ برس کے تھے ان کے پسماندگان میں اہلیہ اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

جب وہ اپنے آبائی شہر رانچی سے

ماکھزن (سنگمیشور) ضلع رتناگری کے عم محترم جناب اسمٰعیل کھوت کا ان کے وطن میں ۱۱ فروری ۹۷ء کو انتقال ہوگیا۔

جناب حمید کھوت پچھلے مہینہ بھی ایسے ہی ایک صدمہ سے دوچار تھے جب ان کی نانی صاحبہ داغِ مفارقت دے گئیں۔

ڈاکٹر انڈرے کو صدمہ

مشہور سرجن ڈاکٹر اے آر انڈرے کی والدہ اور جناب عزیز قاضی (گوررتیج) کی خوشدامن فاطمہ عبدالحمید انڈرے کا بعمر ۹۵ سال ۱۵ فروری ۹۷ء کو انتقال ہوگیا۔ تدفین گرگاؤں سوناپور میں عمل میں آئی شہر ممبئی کے کئی ڈاکٹر حضرات اور کوکنی برادری کی ممتاز ہستیاں کثیر تعداد جلوس جنازہ شریک تھیں۔

مانڈلیکر خاندان کو صدمہ

ڈونگر چارنل (ممبئی) کے پاس الیکٹریکل موٹر وائنڈنگ کا کاروبار کرنے والے جناب اسمٰعیل مانڈلیکر (متوطن انجرلہ تعلقہ داپولی) کے بھائی عبدالکریم مانڈلیکر (جن کا داپولی میں کاروبار تھا) باسی عید کے نقش کوکن

شب میں ناگہانی طور پر دل کا شدید دورہ پڑنے سے اپنے گاؤں میں راہیٔ عدم ہوگیے۔ مرحوم عارضۂ قلب کے مریض تھے۔

حسین واڈیکر مرحوم

مجگاؤں ڈاک لیمیٹڈ سے سبکدوش ہونے والے اسٹینوگرافر جناب یونس واڈیکر (متوطن راجہ پور) جو سبکدوشی کے بعد انجمن اسلام ممبئی سے منسلک تھے ۱۶ فروری ۹۷ء کو اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گیے۔ عمر ۶۲ سال تھی

سونس کے دو نوجوان رحلت فرماگیے

(۱) ۱۹ سالہ ضمیر سراج چوگلے متوطن سونس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری یکم فروری کو کلیان سے ریلوے میں سوار ہوکر تھانہ کی طرف جارہے تھے کہ حادثہ کا شکار ہوئے کچھ دن زیرِ علاج رہے مگر بے سود شبِ قدر میں آخری سانس لی اور راہیٔ عدم ہوگیے

(۱۸) سالہ شہباز معین الدین سروے کو یرقان جیسے معمولی سمجھے جانے والے مرض نے باسی عید کے روز کستوربا ہسپتال میں سفرِ آخرت پر ڈال دیا۔

یہ دونوں نوجوان کوسہ کے دندان ساز ڈاکٹر محمد صالح قاسم سروے کے عزیز رشتہ دار تھے۔

آہ! بابائے قوم

(ایک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے)

میمن برادری کی محترم اور ہر دلعزیز شخصیت، شہر ممبئی کی ایک باوقار ہستی اور کئی تعلیمی، فلاحی اور دینی تنظیموں سے منسلک بابائے قوم جناب یوسف پٹیل صاحب ۱۸ فروری ۹۷ء کو راہیٔ عدم ہوگیے۔

کوسہ میں روڈ حادثہ

۱۴ فروری ۹۷ء کی صبح کوسہ میں ملٹری کی ایک تیز رفتار گاڑی سے ۵ اسکولی بچے حادثہ کا شکار ہوئیں جن میں دلدار حسین مجاور کی دو لڑکیاں ثناء اور افشاں جائے حادثہ پر ہی فوت ہوگئیں ان کے علاوہ ارم محمد حنیف شیخ فیصل ابراہیم شیخ اور فوزیہ ابراہیم شیخ شدید زخمی ہوئیں رحلت پانے والی دونوں بچیاں کوکن بنک کے ڈائریکٹر اور ممبئی کے معروف وکیل جناب ایم آر ولو کی بھانجی کی بیٹیاں تھیں۔

واپس آرہے تھے تو سینٹرل ممبئی
کے وادر اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر
انہیں شدید دل کا دورہ پڑا وہ بیس
برس سے پیشۂ صحافت سے وابستہ
تھے اور پربھات، خبر، لوک مت،
سماچار اور اودت واہی اخبارات
میں کام کر چکے تھے۔

اسمٰعیل قاضی کو صدمہ

داپولی کونڈ کے جناب
اسمٰعیل قاضی کی معمر والدہ کا
طویل علالت کے بعد ۲۵ دسمبر ۹۶ء
کو داپولی میں انتقال ہوا۔

حبیبہ قاضی کو صدمہ

حبیبہ یوسف قاضی لوٹن
انگلینڈ کے بھائی علی صاحب
کر بیلکر د براڈ فورڈ انگلینڈ کا
۱۴ جنوری ۹۷ء کو حرکتِ قلب
بند ہونے سے انتقال ہو گیا۔

یعقوب بیگ کا انتقال

پنویل کی ایک سماجی شخصیت
یعقوب بیگ کا گزشتہ ایک سڑک
حادثے میں انتقال ہو گیا ان کے
ساتھ کار میں ان کی ہمشیرہ بھی تھیں
بیگ ایک متحرک و فعال انسان
تھے اور یعقوب بیگ ٹرسٹ پنویل
کے چیرمین کی حیثیت سے انہوں نے
برسوں خدمات انجام دیں۔ ان کی تدفین
ناسک میں عمل میں آئی۔

منشی محمد یوسف یحییٰ کا انتقال

انجمن خیر الاسلام کے
ٹرسٹی منشی محمد یوسف یحییٰ انتقال کر گئے
مرحوم کا شمار مدن پورہ کی معزز ہستیوں
میں ہوتا تھا انہوں نے اپنی ساری
زندگی دینی کاموں کے لیے وقف
کر دی تھی۔ مسجد جمیل میں ہر جمعہ کو
تقریبا ان کا معمول تھا کہ بسا اوقات
مسجد جمیل میں موذن کی ذمہ داریاں
انجام دیتے تھے۔

اسماعیل آدم سولکر رحلت فرما گئے

ادارہ نقش کوکن کے دیرینہ
ہمدرد، محبِ قوم جناب اسمٰعیل آدم
سولکر (رتناسی فورڈ کے پارٹنر)
کا طویل علالت کے بعد ان کے
وطن کرلا (رتناگری) میں ۲ جنوری
۹۷ء کو انتقال ہو گیا وہ تقریباً
۶۳ سال کے تھے۔ دس ماہ قبل ممبئی
کے جسلوک ہسپتال میں ان کے
برین ٹیومر کا آپریشن کیا گیا تھا مگر
اس سے وہ صحتیاب نہیں ہو سکے۔
بلند عزائم کے مالک جناب
اسمٰعیل سولکر صاحب مرحوم نے
ایس ایس سی میں کامیابی کے
بعد ٹیچر کی ملازمت سے اپنی
زندگی کا آغاز کیا مگر حصول تعلیم کا
سلسلہ جاری رکھا۔ بی کام کی ڈگری
حاصل کی اور اپنے بھائی علی صاحب
سولکر اور پاؤس کے قاضی برادران
عبدالرزاق داؤد قاضی اور شفیع داؤد
قاضی کی شراکت سے اپنے گاؤں
کرلا میں رتناسی فورڈ کی بنیاد ڈالی
اس طرح نہ صرف تازہ مچھلیوں
بالخصوص جھینگے کی برآمدات سے اپنے
گاؤں کا نام روشن کیا بلکہ ہم وطن
نوجوانوں کو ملازمت کے مواقع
عطا کیے۔ حکومت کو بدیسی زرمبادلہ
فراہم کر کے دیا۔ مر
مرحوم نے زندگی کا ابتدائی
دور غریبی اور کسمپرسی میں گزرا اس
لیے وہ غریبوں کے ہمدرد انسان
ان کے جلوس جنازہ میں عمائدین
اور قرب وجوار سے ہزاروں سوگواروں
نے آکر شرکت کی۔

حمید کھوت کو صدمہ

حافا ہائسٹ اینڈ کرین کے پارٹنر
جناب عبدالحمید محمد کھوت متوطن

فقیر محمد مستری کو صدمہ:

نقش کوکن کے مدیر کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب کے بہنوئی جناب حاجی علی بھاردے کا ۲۲ فروری بروز سنیچر کو ان کے وطن سارنگ میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین)۔۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مدرس آئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے ۔۔۔

(مرسلہ: عبدالمجید مجگاؤنکر، نمائندہ نقش کوکن)

لالہ جمعدار کو صدمہ:

ہرنئی مندر محلہ کے جناب لالہ جمعدار فی الحال مقیم سعودی عربیہ کی والدہ حوا بی تاج الدین جمعدار کا ۱۰ فروری ۱۹۹۷ء کی شام مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہوا۔۔۔

(مرسلہ: عبدالغنی پادسکر)

محمد یوسف تنگیکر کو صدمہ

سی وارڈ ممبئی کے سماجی خادم سات تاڑ مسجد اور جامع مسجد ممبئی کے سابق ٹرسٹی جناب محمد یوسف تنگیکر کی اہلیہ کا ۱۱ فروری ۹۷ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہوگیا۔

ابراہیم حسولکر کو صدمہ

مجگاؤں ڈاک لمیٹڈ کے جناب ابراہیم محمد حسولکر متوطنہ منھ گاؤنا، راجہ پور کی والدہ آمنہ بی طویل علالت کے بعد ۶ جنوری ۹۷ء کو بعمر ۹۸ سال گونڈی ممبئی میں انتقال کر گئیں۔

مرسلہ: محمد خان عثمان خان

انور میاں سولکر جناب کا انتقال

۸ فروری ۱۹۹۷ء کو کرلا (رتناگری) کے باشندے جناب انور میاں داؤد سولکر کا چند دن کی علالت کے بعد کولھاپور کے اسپتال میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم تلیستہ۔ تنسونا۔ (سنگمیشور) اردو اسکول سے تبادلہ کرا کے مئی ۱۹۹۴ء کو کرلا اردو اسکول (دیواٹی) رتناگری میں بحیثیت معاون

حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی محترمہ حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ انہوں نے لمبی عمر پائی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۶۱ سال کی تھی۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ مقام پر گوشت تقسیم فرما رہے تھے جو کہ مکہ معظمہ سے ایک منزل ہے۔ اس وقت حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک چادر بچھا کر ان کو بٹھلایا تو لوگوں کو تعجب ہوا۔ مگر پھر معلوم ہوگیا کہ یہ بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے والی ہیں۔ اس لئے اس قدر تعظیم و اکرام کرتے ہیں۔ حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کا مزار مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہے۔ ٭٭٭

Photo taken on the occasion of Annual General Meeting of United Economic Forum held on 18th February 1997 Seen in the picture Left to Right Satish Sahney, former Commissioner of Police, Mr F T Khorakiwala, Mr Malhotra, Commissioner of Police Mumbai, Mr K M Aarif, President United Economic Forum delivering his report to the AGM, Mr Julio Rebeiro, former Director General of Police Punjab and Dr Abdul Karim Naik, Vice President United Economic Forum

2 You are to guard your wealth but knowledge guards you
3 A man of wealth has many enemies, while a man of knowledge has many friends
4 Knowledge is better because it increases with distribution, while wealth decreases by the act
5 Knowledge is better because a learned man us apt to be generous while a wealthy person is apt to be miserly
6 Knowledge is better because it cannot be stolen while wealth can be stolen
7 Time cannot harm knowledge, but wealth rusts in course of time and wears away
8 Knowledge is boundless while wealth is limited and you can keep account of it
9 Knowledge is better because it illuminates the mind while wealth is apt to blacken it
10 Knowledge induced our Prophet (PBUH) to say to Allah "We worship Thee, as we are your servants" while wealth engendered in Pharoahs and Nimrod the vanity which made them claim divinity

EDUCATIONAL CHANNEL SOON

The country's first educational television channel is on the anvil The exclusive channel, developed by the Indira Gandhi National Open University in Association with the Department of Education, though still at the drawing board stage, is likely to go on the air by next year, university registrar T R Ken says The Government's ambitious plan is to have a 24 hour channel Initially, however, it will start with an 8 to 12 hour channel The University is playing a pivotal role in giving a concrete shape to the concept and is co-ordinating with various Organisations and Universities on the distribution of slots and to take care of various subjects, according to Mr Ken

Note . **HSC EXAM ON MARCH 11**
SSC EXAM ON MARCH 18

JAMAT-E-ISLAMI MAHARASHTRA

All Kokan Conference of Jamat - e - Islami Maharashtra Branch was held in Ratnagiri on 21st, 22nd and 23rd at Ratnagiri Special seminar were kept for Hindu brothers to explain and removing the misunderstanding about Islam Principal Sharad Nikhalge of B Ed college Ratnagiri, Capt Pramod Salvi and former Principal of Patwardhan High School, Mr Tatya Thakur Desai spoke on values of Holy Qur'an and other religions Capt Salvi insisted to study the religion in detail and not to depend on the secondary and tertiary gossips More than 200 copies of translations of Holy Qur'an in English and Marathi were distributed to non- muslim and educational institutions Maulana Farooq the Ameer of Maharashtra Branch and former Ameer Maulana Habib-ur -Rehman, Maulana Riyaz khan,office bearers, members and supporters jamaat including ladies attended the conference in large numbers

IJTEMA AT DAPOLI

All Kokan Ijtema of Tabligh Jamat was held at Dapoli, Dist Ratnagiri on 21st and 22nd February 1997 Maulana Yunus the Ameer was leading the Ijtema and thousand of Peoples attended the Ijtema

DEVELOP SELF-CONFIDENCE IN YOUR CHILD

● Each and every parents wants his/her child to do the best They want their young one to develop academic excellence Getting good marks or being academically successful does not guarantee that the child will be successful in his chosen career If he develops self-confidence right from the formative years it will help him to achieve academic as well as professional success

TOO MANY RESTRICTIONS

● Putting too many restrictions on your child's activity will not give him a chance to use his mind He will develop an inferiority complex and pay the price later on in life

● On the other hand, over pampered children do not develop confidence as their parents are too lenient with them They are allowed to do whatever they like without evaluating what is good or bad

JOY OF INDEPENDENCE

● Directing the child to do things the way you want will not interest him Give him adequate freedom to do what he likes while keeping a check on the child Let him experience the joy of doing things on his own rather than in doing something because his father told him so

START FROM THE HOUSE

● Parents tend to advise the child "do this", "don't do that" etc when they go out of the house Don't give orders Give the child small household tasks like setting the table or stacking clothes in the cupboard

● Do not order him to do the work Explain to him that he will be helping the mother to finish her work faster Once the child finishes the task, reward him duly so that he gets an incentive to do some other jobs later on

DO NOT SHOUT IN FRONT OF OTHERS

● Children are very sensitive Even if they do not express themselves, they make a mental note of every negative or positive signal Do not insult your child in front of others

● Do not humiliate him but explain to him what has gone wrong, when no one is around Only then will your child respect you and your feelings and he will grow in confidence

ALL CHILDREN ARE NOT THE SAME

● Each and every child in the house is different mentally and physically Parent should not expect all of them to grow up similarly While one may be good in studies, another may shine in sports Never compare your child with others as it might make him feel inferior Always encourage children to do better

ANSWER ALL QUERIES

● Children raise a number of questions Some of them may not be taken seriously by the parent Howsoever silly the question may sound, try to answer the question clearly

● This will enhance the child's faith in you and he will approach you whenever he faces a problem On the contrary, if you ridicule him on any question, he will never ask your advice

Mr. Shaukat A. Haji

KNOWLEDGE VERSUS WEALTH

1 Knowledge is the legacy of the Prophets Wealth is the inheritance of the Pharoahs Therefore knowledge is better than wealth

ness amongst the coming generations, in Ratnagiri Its the need of the hour for furthering and economic emancipation of the community

ANJUM RAKHANGI PASSES MBBS

* Miss Anjum Bawa School Rakhangi Grand Daughter of Late Haji Abbas Rakhangi of SATAULI, RAJAPUR passed MBBS Exam in 1st class from Latur Medical College of Marathwada University

INAGURATION OF NEW ANJUMAN-E-ISLAM HALL

* Janab SHAFI QURESHI Governor of Madhya Pradesh, inaugurated the modern airconditioned "Late Ahmed Zakaria Public Hall" of the Anjuman-E-Islam, Mumbai, at Anjuman-E-Islam complex opposite V T Station, on 15th Feb 1997 Dr Ishaq Jamkhanawala presided over the function

VIKAS RATNA FOR AHMED SHAIKH

* Mr S AHMED SHAIKH of Farooq Sattar Oomer bhoy School for Boys, Mumbai, will be receiving the India International Friendship Society 'Vikas Ratna Award" on 12th March 1997 in New Delhi at the society's conference on "Economic Growth and National Integration" The past recipients of the award have been Mother Teresa and former Vice President of India B D Jatti, Justice P N Bhagwati, Dr Abid Hussain, Sunil Gavaskar, Sunil Dutt and others

ISLAMIC VOICE ON INTERNET

* The very informative Islamic news monthly of India published from Bangalore "ISLAMIC VOICE" with its January 1997 issue has gone on line The cyber surfers can locate the monthly on the internet at the website / URL < "http // www islamicvoice com" >

WEDDINGS

Haseeeb S/o Mrs Saleha Mohammed Khalid Faquih got married to Lubna D/o Mrs Zubeda Naseem Ansari on 21-02-97 at Pune

Arshad S/o Mr Gayasuddin Shaikh got married to Aasia D/o Mr Aarif Shaikh on 22-02-97 at Pune

Aamir S/o Mr Abdul Azim Khatkhatay got married to Afshan D/o Mr Abdul Wahid Takamlay on 22-02-97 at Mumbai

Sadiqa Niece of Mr Alimiya Thakur got married to Riyaz S/o Mr Amiruddin Qazi on 23-02-97 at Ratnagiri

Rehana Begum D/o Mr Ahmed Abbas Dalvi got married to Moegamat Shudley S/o Mr Abdullah Ebrahim Jefferies on 23-02-97 at South Africa

OBITUARY

Ismail Adam Solkar partner of Ratna Sea Food & Patron of N K & a good Philantropist of Kokan area passed after a long sickness on 29 01 97 at his native place Karla Dist Ratnagiri He died at the age of 63 yrs

Dr Abdul Karim M Naik's Brother-in-law and father of Mrs Mumtaz Iqbal (UNO Pakistan), Janab Ibrahim Betkar of Ratnagiri who was retired from Pakistan Embassy Service and was settled in Karachi passed away peacfully on 7-2-97 in Karachi He died at the age of 80 yrs Before leaving India he was in the military service

A well known surgeon Dr A R Undre's mother passed away peacfully on 15 02 97 She died at the age of 95 yrs

Yusuf Patel died on 17-02-97 He was the leader of Muslim Community & known as Baba-e-Qaum He was keenly interested in the education & has been a founder & active member of many educational institutions & socio religious trusts

6 YEARS OLD FASTS IN RAMADAAN
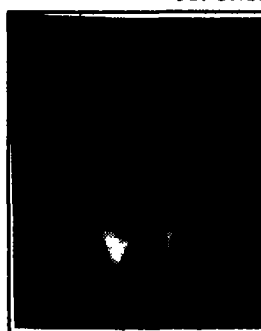
* 6 years old Shaheen Altaf Chikte, a girl from Ainslie Wood Primary School, London, by Allah's grace was the only Muslim Child in her class to have fasted each day of the whole month of Ramadaan Encouraged by her parents, relative and teachers she set a good example for others to emulate too in the multi cultural western society of U K

Editorial

"A man Says, 'My Property, my property,' whereas the part of his property which is his consists of three things : what he eats and uses up, what he wears and makes thread-bare, or what he gives away and so acquires (what he gives away for Allah's sake and so receives a reward in the next world). Everything else is left to others by him when he departs."
(Muslim Sharif)

ENDEAVOUR IN EDUCATION

DR ABDUL-KARIM MOHAMMED NAIK
MBBS(Bom),DPM,FCGP,FIPS,MWFMH(USA),Ph D(Toronto)

The whole world is integrating into a global village and a worldwide family reaching beyond local, regional national and international limitations and differences Communication and technological excellence are dictating the terms and influencing this fusion and integrated growth And English, whether we like it or not, presently (and for many more years to come, atleast) commands acceptance as an international communication medium English fluency alongwith computer technology puts you way ahead in understanding the maximum areas of human knowledge intelligence and successful enterprises the world over Now the world has shrunk to the footsteps of every home and office Access it Let's use English commandingly, as need be for greater developments and success

Simultaneously and secondarily we need to know communicating skills in our mother tongue and national language for promoting local as well as national integration, family values, socio-cultural ethos and emotional grounding In fact, by knowing English and local languages, we can bridge the international and local differences and limitations as well as share the plus points of each other for real benefit and growth of people and societies worldwide We can be catalysts in the local-international growth

It is said "If character is lost, everything is lost The need for character building amongst students is very essential for modern youth to achieve real success Without it they are really lost in the irresponsible frills and fancies of modern life School teachers and parents at home, both play a very vital and challengingly responsible role in character building of a child Infra structures like school buildings, rooms, blackboards, furniture, computers, etc are only support systems for a more important aspect the child's human potential and personality building That can be achieved by teachers and parents by inculcating quality education, reasonable understanding and timeless wisdom for his or her personal growth, individually and the whole of humanity's growth, at large

To supplement the character building moral education should be properly included in the curriculum Our best resource are our teachers and students their human potential Our building them up, is and will be the backbone of our school's greatness and real endeavour in educational excellence

INAUGURATION OF SCIENCE AND FOOD EXHIBITION AT RATNAGIRI SCHOOL

The M S Naik School held a Science Exhibition and Food Exhibition on 21 Feb 1997 on the school ground The inauguration of the Science Exhibition was done by Dr Abdul-Karim Naik (Secondary Section) and Mr A Latif Naik (Primary Section) Dr Mumtaz Parkar inaugurated the Food Exhibition Prof Hamza Virani released the Science Magazine on the occasion Mr Venkeshwar inaugurated the Fun Fair held simultaneously Mr A Latif Naik also inaugurated the new ultra modern gymnasium of the school

Mr Udaysingh Bhosale, Chief Education Officer, Zilla Parishad(Secondary), Mr Sharad Nikalge, Principal B Ed College, Dr More, and Mr Reddy, Asst Director All India Radio (Ratnagiri), Brig V R Khandekar of Finolex all from Ratnagiri were the Guests of Honour Many educationalists and VIP's of Ratnagiri and Mumbai attended the function in large number

M S Naik High School under the able leadership of its dynamic Principal Mrs Sayeeda Naik has been doing yeomen service to the community in inculcating quality English education and highlighting science and technology aware-

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ **نقش کوکن** بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ در رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۵..... | شمارہ ۴..... | ماہ اپریل ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر : فقیر محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک: چار سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲، اے توانگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو ا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم اپریل ۹۷ء ....
کتابت: جاوید ندیم، حافظ زبیر ...

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۷۱
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:۔

اسلام میں عورت کا مقام

(بہنوں کیلئے خاص مضمون)

محمد سعید علی (دبئی)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ (سورۃ النساء ۱۲۴)

"مرد ہوں یا عورتیں جو بھی نیک عمل کریں گے اور وہ اہل ایمان ہوں گے تو (دونوں) جنت میں داخل ہوں گے۔"

اس آیت پاکیزہ میں اللہ نے صاف الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ مرد اور عورت دونوں کے اعمال صالح نتیجہ خیز ہوں گے اور دونوں ہی دوش بدوش جنت میں داخل ہوں گے۔ اسلام سے پہلے عیسائیت اور یہودیت نے عورت کو دنیا میں تمام مصائب کا سرچشمہ سمجھا۔ ان کے بڑے بڑے پادری عورت کو ملعون و مردود قرار دیتے ہیں۔ نصاریٰ کے ایک بہت بڑے پادری SAINT HELVONYMUS نے تو عیسائی دنیا میں یہ اعلان کیا کہ عورت شیطان کا دروازہ ہے اس لئے کوئی بھی عورت (دنیا کی سبھی عورتیں) جنّت میں نہیں جائیں گی۔ اس سے عیسائی دنیا میں بہت کھلبلی مچ گئی اور پھر یہ دشواری پیش آئی کہ حضرت عیسیٰؑ کی ماں مریمؑ کے متعلق کیا کیا جائے؟ اس کا حل دوسرے ایک پادری SAINT THOMAS نے یہ بتایا کہ حضرت مریمؑ اور ان کے ساتھ ان تمام عورتوں کو جو کفارہ پر ایمان رکھنے کی بنا پر جنّت میں جانے کی حقدار قرار دی جائیں گی، ان سب کو مرد بنا دیا جائے گا۔ (BOOK: WOMEN IN ANTIQUITY)

ہندو مذہب میں عورت کو اس قدر معیوب سمجھا جاتا ہے کہ اس پر ایک ہزار صفحات کی کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ یہودیت نے بھی عورت کو سوسائٹی کی ذلیل مخلوق قرار دیا۔

جب قرآن آیا تو مذکورہ بالا آیت سورۃ النساء آیت ۱۲۴ کا اعلان ہوا۔ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ "ماں کے قدموں تلے جنّت ہے" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی عورت کی تطہیر تسلیم کرتے تھے۔ مگر صحابہ کرام کے بعد جب اسلام میں ملوکیت کے دم خم، خانقاہیت کے طلسم، کشف و کرامات کے سم سم اور ملا مولویوں کے بے سُرے سرگم اسلام میں در آئے تو یہود و نصاریٰ کی طرح ہی عورت معتوب ہونے لگی۔

ملا مولویت نے اپنے ظلِ سبحانیت (بادشاہ) کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے عیش کوشی کی زندگی کو عین حیات سمجھ کر خود فریبی میں مبتلا ہو گئی اور عوام کو بھی فریب دینا شروع کیا۔ جہاں پناہ (بادشاہ) کیلئے خاص فتوے نکلنے لگے کہ حضور والا کیلئے سو سو بیویاں بھی جائز ہیں اور اس طرح

اسلام میں عورت کے بلند مقام کی آیتوں کو پامال کر دیا گیا۔ اس میں مُلّا مولویت نے تو اطمینان پالیا، مگر اُمّتِ مسلمہ کو بھی تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا۔ آج ہماری حالت شاہد ہے کہ پوری قوم ذلیل ہے۔ تباہ ہو رہی ہے۔ عورتوں کے بارے میں ایک وضعی روایت ہے کہ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جنت میں دیکھا تو وہاں اکثریت فقیروں کی پائی اور دوزخ میں دیکھا تو اکثریت عورتوں کی نظر آئی" (بخاری۔ کتاب الانبیاء)

بات بے حد غور طلب ہے کہ ایک طرف اللہ کے رسولؐ کا فرمان ہے کہ "جنت ماں کے قدموں تلے ہے" اور دوسری طرف بتایا جاتا ہے کہ آپ نے جہنم میں عورتوں کی اکثریت دیکھی۔ سوال یہ اُبھرتا ہے کہ کیا یہ عورتیں دنیا میں مائیں نہیں تھیں؟ اگر مائیں تھیں ___ اگر سب کی سب نہیں تو ان میں سے بیشتر تو مائیں ہوں گی ___ تو پھر اسکا کیا جواب کہ ان کے پاؤں کے نیچے تو جنت تھی، لیکن وہ خود جہنم میں تھیں! اس سے صاف نظر آتا ہے کہ یہ سو فیصدی وضعی روایت ہے جسے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں کوئی سند نہیں تھی۔ ایسی وضعی روایتوں سے مُلّائیت تو اطمینان پا سکتی ہے، مگر اسلام میں عورت کا مقام اور درجہ کچھ باقی نہیں رہتا جب کہ یہ حقیقت ہے کہ اسلام میں ہی عورت کا مقام بلند ہے ___ ✣✣

(باقی آئندہ)

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے۔

نقش کوکن ایک معلوماتی جریدہ ہے اور اُردو داں طبقہ بالخصوص اہالیانِ کوکن میں بے حد مقبول ہے۔ یہ جان کر ہمارے ایک کرمفرما نے مقدم ہائی اسکول کھیڈ ضلع رتناگری سے متعلق مراٹھی روزنامہ "ساگر" میں ۱۱ فروری ۹۷ء کو ایک شائع شدہ ایک خبر کے تراشہ کی زیروکس نکال کر ہمیں بھیجی مگر نہ اندر بھیجنے والے کا نام تھا نہ باہر لفافہ پر۔ آخر اس نے ایسا کیوں کیا؟

اگر اس نے خبر کو ہمارے نوٹس (ملاحظہ) میں لانے کی غرض سے بھیجا ہے تو یہ اس کی کوتاہ فہمی ہے اس لئے کہ خبر برسوں پرانی ہے اور ہم اس کے "اِن" اور "آؤٹ" سے بخوبی واقف ہیں۔ (اور اس کا علم اسے ضرور ہوگا)۔ اور اس نے اس خیال سے بھیجی ہے کہ ہم اسے نقش کوکن میں شائع کریں تاکہ وہ اردو قارئین کے بھی نظر میں آجائے تو اس کے لئے اس نے اپنا نام و پتہ ضرور لکھنا چاہیئے تھا ___ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ گھر پھونک کر تماشہ دیکھنے کا عادی ہے ___ ✣✣

نقش کوکن کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ ٹرسٹ کی امانت ہے۔

ا : ابراہیم احمد سندیلیکر

[جنوری ۹۷ء کی اشاعت میں "شبلی و صحبت ہائے رنگین جزیرہ" کے زیرِ عنوان ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ اسی کا یہ دوسرا رُخ ہے۔]

○

۱۹۰۹ء میں جنجیرہ میں قیام کے دوران شبلی کو نواب سیدی احمد خان کی اشاعت تعلیم کیلئے جدوجہد کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ شبلی جانتے تھے کہ نواب سر سیدی احمد خان ایک علم دوست اور روشن خیال فرماں رواں ہیں۔ ۱۸۸۳ء میں عنانِ حکومت اپنے قبضۂ اقتدار میں سنبھالتے ہی انہوں نے جدید تعلیم کی طرف فوری توجہ دی اور پرانے خانگی مکاتب کی جگہ ریاست جنجیرہ کے ہر گاؤں میں اُردو، مراٹھی اور اینگلو ورناکیولر کے سرکاری اسکول قائم کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۸۸۵ء میں مروڈ میں انگریزی اور مراٹھی کے ساتھ ساتھ اردو اور فارسی کے معقول انتظام سے ایک ہائی اسکول "سر سیدی احمد خان ہائی اسکول" بھی قائم کیا تھا۔ کوکن کا یہ پہلا ہائی اسکول تھا جس میں اردو اور فارسی کی تعلیم کا انتظام تھا مگر نواب صاحب کی تحریک و ترغیب کے باوجود عام مسلمان تقریباً بیس سال کے عرصہ تک اس اسکول سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا نہیں سکے۔ لہٰذا ۱۹۰۳ء میں جب سر سید احمد خان کی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا انیسواں سالانہ اجلاس بمبئی میں ہوا تو نواب کی ترغیب سے ریاست کے چند شائقین علوم اس میں ایک وفد کی صورت میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے اثر سے ۱۹۰۴ء، ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء میں یکے بعد دیگرے تین علیحدہ انجمنیں بالترتیب مہسلہ، شریوردھن اور قلعۂ جنجیرہ میں قائم ہوئیں۔ چونکہ ہائی اسکول صرف مروڈ میں تھا اس لئے نواب سیدی احمد خان نے مسلمانوں میں خصوصاً تعلیم عام کرنے کے لئے اپنی سرپرستی میں ۱۹۰۷ء میں پوری ریاست کے لئے ایک متحدہ تعلیمی ادارہ "انجمنِ اسلام جنجیرہ" کی مروڈ میں بنیاد ڈالی۔ اسی کے ساتھ ایک دارالاقامہ "اسلامیہ بورڈنگ ہاؤس" بھی قائم کیا تاکہ ریاست اور بیرونِ ریاست کے مسلم طلبہ دارالاقامہ میں رہ کر سر سیدی احمد خان ہائی اسکول سے کماحقہٗ فائدہ اٹھا سکیں۔ انجمن کے لئے انہوں نے وسیع قطعۂ زمین اور بنگلہ بھی عطا کیا تھا۔

انجمن کے بانیوں میں ریاست کے علم دوست اکابرین اور مخیر و با اثر لوگ تھے۔ انجمن کے قیام کے بعد انہوں نے ایثار و قربانی اور جوش و خروش سے کام کا آغاز کیا۔

ان کی نظریں سرسید کی تحریک اور علی گڑھ پر تھیں، اور انہوں نے اس انجمن کو کوکن کا "علی گڑھ" بنانے کا خواب دیکھا تھا۔ صاحب حیثیت افراد کے بچے تعلیم کے لئے علیگڑھ جانے لگے تھے۔ ان حالات میں ۱۹۰۹ء میں شبلی جیسی علمی شخصیت کا جنجیرہ آنا کارپردازانِ انجمن کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی۔ شبلی کو بھی نواب سیدی احمد خان کی تعلیمی تحریک اور انجمن کی سرگرمیوں کے عینی مشاہدہ کا موقعہ ملا۔ عہدیداران انجمن نے شبلی کو انجمن میں آنے کی دعوت دی۔ انجمن کی درخواست پر شبلی ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو بیرسٹر مشیر حسین قدوائی کی معیت میں انجمن میں تشریف لے آئے۔ اراکین انجمن شبلی کی آمد پر بے حد مسرور تھے اور انہوں نے شبلی کا شایانِ شان خیر مقدم کیا۔

اسوقت بورڈنگ ہاؤس میں ۴۳ طلباء ریاست کے دیگر مقامات اور ضلع رتناگری اور قلابہ (رائیگڈھ) سے آکر قیام پذیر تھے اور سرسیدی احمد خان ہائی اسکول مروڈ میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ بورڈنگ ہاؤس میں بود وباش کی تمام سہولتوں کے ساتھ ساتھ طلبا کی دینی تعلیم و تربیت کا خصوصی انتظام تھا۔ شبلی نے انجمن کے دفتر اور بورڈنگ ہاؤس کا معائنہ کیا اور اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ انجمن کے مقاصد اور اراکین کی سرگرمیوں کو سراہا۔ اور اپنی عالمانہ تقریر اور مواعظ حسنہ سے عہدیداروں اور اراکین و طلباء کی رہنمائی کی۔ معائنہ کے بعد اپنے رشحات قلم سے کتاب معائنہ کو شرف بخشا۔

(تحریر کا عکس)

مجکو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ ایسی چھوٹی سی اور دور افتادہ مقام میں جیسا کہ یہ جزیرہ ہے ایک انجمن قایم ہے جس نے اپنا مقصد مسلمان بچوں کی تعلیم دینا قرار دیا ہے اور اس غرض سے اس نے ایک بورڈنگ ہوس کھولا ہے جس میں تقریباً ۴۰ بچے مقیم ہو کر اسکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ مسلمانوں میں اشاعت تعلیم کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں کہ ہر جگہ اسلامی بورڈنگ کھولے جائیں اور سرکاری مدارس میں تعلیم دلوائی جائے۔

انجمن نے اس مقصد کے لئے دو برس کی قلیل مدت میں آٹھ ہزار روپے جمع کئے جو ایک مرتبہ اور تحسین کا باعث ہے۔

۱۲ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو میں نے بورڈنگ ہوس اور طلبہ کو دیکھا۔ چونکہ انجمن نے مجھ سے کچھ دینے کی خواہش کی تھی اور وقت کم تھا اسلئے میں طلبا کی طرز ماند و بود کو نہ دیکھ سکا لیکن وہ صاف ستھرے نظر آتے تھے اور ان کی صورتوں سے زندہ دلی اور ہوشیاری محسوس ہوتی تھی۔

ایک ایسا بورڈنگ جس کے مہتمم ایسے مستعد ہوں، اور جسکو ہز ہائنس جیسا روشن خیال والیٔ ملک اور ہز ہائنس جیسی تعلیم یافتہ رئیسہ کی ذات آپ ہر قسم کی ترقی کی صحیح امید کر سکتا ہے۔ خاکسار

شبلی نعمانی ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۹ء

دو مجھ کو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ ایسے چھوٹے
سے اور دور افتادہ مقام جیسا کہ یہ جزیرہ ہے ایک
انجمن قائم ہے جس نے اپنا مقصد مسلمان بچوں کو تعلیم
دلانا قرار دیا ہے اور اس غرض سے اس نے ایک
بورڈنگ ہاؤس کھولا ہے جس میں ۴۳ بچے مقیم
ہو کر اسکول میں تعلیم پاتے ہیں۔ مسلمانوں میں اشاعت
تعلیم کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں کہ ہر جگہ اسلامی
بورڈنگ ہاؤس کھولے جائیں اور سرکاری مدارس میں
تعلیم دلائی جائے۔ انجمن نے اس مقصد کے لئے دو برس
کی قلیل مدت میں آٹھ ہزار روپئے جمع کئے جو ایک صریح
اور بیّن کامیابی ہے۔ ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء کو میں نے
بورڈنگ ہاؤس اور طلبا کو دیکھا۔ چونکہ انجمن نے
مجھ سے لکچر دینے کی خواہش کی تھی اور وقت کم تھا
اس لئے میں طلباء کے طریق ماندوبود کو نہ دیکھ سکا۔
لیکن وہ صاف ستھرے نظر آتے تھے۔ اور ان کی صورتوں
سے زندہ دلی اور ہوشیاری محسوس ہوتی تھی۔
ایک ایسا بورڈنگ جس کے کارکن
ایسے مستعد ہوں اور جس کو ہز ہائینس جیسا روشن خیال
والیٔ ملک اور ہز ہائینس جیسی تعلیم یافتہ رئیسہ ہاتھ
آئے ہر قسم کی ترقی کی صحیح اُمید کر سکتا ہے۔"
شبلی کی حوصلہ افزائی نے کار
پردازانِ انجمن میں ایک نیا اعتماد پیدا کیا اور انہوں
نے ایک نئے عزم کے ساتھ کام کو جاری رکھا۔ ہندوستان
آزاد ہوا تو دیسی ریاستیں ختم ہوئیں۔ نواب کی حکمرانی
اور سرپرستی ختم ہوئی۔ حالات بدل گئے۔ نظام تعلیم
بدل گیا۔ ان حالات میں سر سیدی احمد خان ہائی
اسکول مروڈ کا انتظامیہ کوکن ایجوکیشن سوسائٹی علی باغ

کے قبضہ میں منتقل کیا گیا۔ مذکورہ سوسائٹی نے انجمن
اسلام جنجیرہ کے تعاون اور مدد کی پیش کش کے باوجود
اردو اور فارسی کی تعلیم ختم کر دی اور اسکول کا ذریعۂ
تعلیم پوری طرح مراٹھی کر دیا۔ اردو کے لئے ایک
سنگین مسئلہ بن گیا تھا۔ ایک بحران اور سراسیمگی کا عالم
تھا۔ مگر پھر ایک بار اس پیکرِ فراست بابائے انجمن
سیدی ظفر شیخانی کی قیادت میں انجمن نے ان
ہمت شکن حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے
سنہ ۱۹۵۴ء میں اپنا ایک علیحدہ اردو اسکول "انجمن اسلام
جنجیرہ اگریکلچر ہائی اسکول" مروڈ میں قائم کیا اور اسی
کے ساتھ اپنے خطّہ میں اردو ذریعۂ تعلیم کے اسکول اجرا
کرنے کا سلسلہ شروع کیا جس کے نتیجہ میں اس وقت
اس انجمن کے تحت ساٹھ ہائی اسکول، تین جونیئر کالج،
ایک کالج آف ایجوکیشن، ایک ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ
اور ڈو بورڈنگ ہاؤس چل رہے ہیں۔ نوے سال
کا عرصہ گزر گیا۔ لگتا ہے کل کی بات ہے۔ انجمن کے
بانیوں اور اِن کے بعد آنے والے انجمن کے بے شمار
شیدائیوں کی جہدِ مسلسل سے اس انجمن کو ایک
تاریخی مقام کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر کے دیہی
علاقہ کا سب سے بڑا اور قدیم ترین تعلیمی ادارہ
ہونے کا شرف حاصل ہے۔۔
ع جان فدایت می کنم اے مصدرِ رشد و ہدیٰ۔۔

شراب حرام ہے کہ وہ تمام بُرائیوں کی جڑ ہے۔ اس گناہ سے
بچیں۔ اگر کوئی بھائی پیتا ہو تو اس سے
ہمدردی کے ساتھ یہ بُری عادت چھڑوا دیں۔
مولانا قاری عباس علی کھوت (جدّہ)

A

غزلیں

وارث توڑیلوی

بے رُخی کے سارے منظر رہ گئے
اب ستم گر ہی ستم کر رہ گئے

کون کھاتا ہے فریبِ زندگی
ہم فریبِ دل اٹھا کر رہ گئے

الفتوں میں فرقتوں کو سہہ لیا
وہ تماشہ ہی بنا کر رہ گئے

خونِ دل، خونِ تمنّا، خونِ شوق
زندگی مقتل بنا کر رہ گئے

مفلسی اک آگ ہے وارث میاں
یہ حکایت کیوں سُنا کر رہ گئے

بدرالدین بدر قاضی اڑگھل تری بندر

پھیلے ہوئے نظارے سرابوں میں بٹ گئے
منظر ہماری آنکھوں میں ایسے سمٹ گئے

بیٹھے ہوئے تھے اپنی فکروں سے ہم الجھ کر
کچھ دن مسرّتوں کے ایسے بھی کٹ گئے

تھا ساتھ جب بیسر راہی کو رہنما کا
پتھر تھے راہ کے جو قدم سے لپٹ گئے

منزل بھی چند گام تھی رہبر بھی ساتھ تھا
میرے قدم بھی ایسے زمیں سے لپٹ گئے

ایسے اٹھا تھا جذبۂ تسکین دل بدر
لوحِ جہاں پہ حرف غلط بن کے مٹ گئے

شاداںؔ موربوی، کلیان۔

خوفِ جہاں رہا نہ اسے خوفِ رب رہا
جس کا پسند مشغلہ عیش و طرب رہا

جاپان و جرمنی گیا ہو آیا امریکہ
لیکن نہ رُخ جناب کا سوئے عرب رہا

اس سے بِلا خلوص سے انساں لگا مجھے
اس اجنبی کا جانیں کیا حسب و نسب رہا

شاید دیا تو کچھ نہ ہو پایا مگر بہت
اچھا میرا وہ وقت جو وقفِ ادب رہا

کہنے کو چل پڑا تھا زمانے کے ساتھ ساتھ
لیکن پتہ نہ چل سکا پیچھے میں کب رہا

بھوکے شکم کی آگ بجھائی بھلا کیا
شاداںؔ عمل تمہارا بڑا مستحب رہا

شبیر احمد ماہر۔ ناگوٹھنہ

بہت ہنگامہ آرائی ہماری ہے تمہاری ہے
نتیجہ یہ کہ دانائی ہماری ہے تمہاری ہے

زمیں مقتل، فضا بوجھل، ہر اک ملتا ہے اب گھایل
اسیری اور آقائی ہماری ہے تمہاری ہے

کبھی بھول کر بھی ظلم ہم پر کر نہیں سکتے
اجی صاحب شناسائی ہماری ہے تمہاری ہے

بلندی راہ تکتی ہے تو پستی پاؤں پڑتی ہے
ارے یہ کوہ پیمائی ہماری ہے تمہاری ہے

صلہ، اجرت، ستائش سے رہے محروم ہم دونوں
بڑی جیون میں کٹھنائی ہماری ہے تمہاری ہے

یہ زہرِ آگہی کیسا کہ ماہر مر کے جی اٹھا
عجب کارِ مسیحائی ہماری ہے تمہاری ہے

جناب عمر ابراہیم کماسیلکر نے

یادگارِ سلف

انجمن حمایت الاسلام ضلع رائے گڈھ (رجسٹرڈ نمبر بی ۹۰)

" نقش کوکن " کے سرورق پر حسین وجمیل
عمارت کا عکس آپ دیکھ رہے ہیں۔ وہ انجمن حمایت
الاسلام ضلع رائے گڈھ کی عالیشان عمارت ہے جو مسلمانوں
کی عظمت کا نشان اور اتحاد کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔

یہ عمارت مہاڈ شہر کے مشرقی سرے
پر ایس، ٹی اسٹانڈ کے متصل مسافروں اور راہ گیروں
کی توجہ کا مرکز بن جاتی ہے۔

فی الحقیقت وہ آج بھی نفاست اور
استحکام کے اعتبار سے رائے گڈھ ضلع میں عدیم المثال ہے۔

اس عمارت کی تعمیر و ترویج میں بزرگوں
نے جو جذبہ دکھایا وہ آج کے مسلمانوں کے دلوں سے
مفقود ہوتا جارہا ہے۔ ہمیں یہ جائیداد ورثہ میں
ملی ہوئی ہے اس لئے ہمارے دلوں میں اس کی قدر
ومنزلت نہیں ہے۔ پورے ضلع میں ایسی کوئی قومی
ملکیت کی جگہ نہیں ہے۔ جہاں ہم اپنی مرضی اور خود اعتمادی
کے ساتھ بیٹھ کر قومی مسائل حل کر سکیں۔

انجمن حمایت الاسلام رائے گڈھ کا
صدر دفتر مہاڈ میں ہے اور یہ ۱۹۳۶ئہ میں وجود
میں آئی۔ اس انجمن کے آئین کے مطابق اس کا خاص
مقصد مسلم طبقہ میں پھیلی ہوئی تعلیمی پسماندگی دور
کرنا، اور حصولِ تعلیم میں ممکن ذرائع سے سہولتیں
پہنچانا اور ان میں اتفاق و اتحاد پیدا کرکے ان کی
معاشرتی اصلاح اور اخلاقی ترقی کی کوشش کرنا ہے۔
نیز مسلم طالب علموں کے لئے ایک قومی ہوسٹل قائم کرنا
اور ایک اردو ہائی اسکول کی بنیاد رکھنا ہے۔ ان اغراض
ومقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مہاڈ میں ۱۹ انیس بلاک
کی مذکورہ دو منزلہ عالیشان عمارت تعمیر کی گئی۔

بانیان میں

- فخرِ قوم مرحوم عالیجناب بھائی میاں عیسانے (کامبلہ)
- مرحوم مایۂ ناز جناب قاضی سعد اللہ ایڈوکیٹ (تھانہ)
- بلبل کوکن مرحوم جناب حاجی داؤد علی راوت ایڈوکیٹ (علی باغ)
- مرحوم ہمدردِ قوم جناب قاضی علی چلمائی (کھانڈ پالا)
- مرحوم جناب محمد علی عیسانے (کامبلہ)
- مرحوم جناب شہاب الدین پانساری (مہاڈ)
- مرحوم جناب اسماعیل کھوت کاپڑی (راجے واڑی)
- مرحوم جناب قاضی عبدالعزیز ایڈوکیٹ (مہاڈ)
- مرحوم جناب حاجی حسن میاں پٹیل (وہور) جیسی

فخرِ قوم شخصیتیں شامل تھیں۔

ابتدائی زمانہ ارتقائی منازل کی طرف
تیزی سے بڑھتا ہوا دیکھ کر سارا ماحول بشاشت و

فرحت سے نکھر چکا تھا۔
فخرِ قوم عالی جناب مرحوم بھائی میاں عیسانے نے دو مرتبہ جنوبی افریقہ کا دورہ کیا۔ خدا کے فضل و کرم اور کوکنی برادرانِ افریقہ کی قومی ہمدردی سے سفر نہایت کامیاب رہا اس طرح انہوں نے اس ادارے کی داغ بیل اپنے ہاتھوں سے ڈالی۔ یہ عمارت انہیں کی زیرِ نگرانی پایۂ تکمیل تک پہنچی جو آج انجمن کی ملکیت میں ہے۔ نصف صدی تک یہ عمارت صرف ہوسٹل یا عیسانے بورڈنگ کے نام سے مشہور رہی۔ جس سے ہائی اسکولوں، کالجوں، اور دیگر ٹیکنیکل اداروں میں پڑھنے والے طلباء فیضیاب ہوتے رہے۔ جو آج وکیل، بیرسٹر، ڈاکٹر، انجینئر، ادیب، شاعر، تاجر، استاد بن کر کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مگر افسوس اس بات کا ہے کسی نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا کہ ؎
"کس حال میں ہیں یارانِ وطن"
ابتدا میں ہوسٹل کی فیس فی ماہ فی بورڈر ساڑھے سات روپے تھی۔ جس میں قیام طعام کا بہترین انتظام تھا۔ علاوہ اخبارات، لائبریری اور دیگر سہولتوں پر ہزاروں روپیہ مختلف ذرائع سے حاصل کرکے صرف کیا جاتا رہا۔ مقصد یہ تھا کہ ضلع کے امیر و غریب سبھی طلباء ایک مرکز پر جمع ہوں اور زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرکے اسلام کی وحدانیت کا نقشہ پیش کریں۔ ایک سپرنٹنڈنٹ کی زیرِ نگرانی طالب علموں کی تعلیمی حالت، صوم و صلوٰۃ کی پابندی اور مذہبی تعلیم کا بھی انتظام تھا۔ خدا کے فضل و کرم سے انجمن کی شہرت گوشہ گوشہ میں پھیل چکی تھی۔ حتیٰ کہ بمبئی میں بھی چند بندگانِ خدا کو اس ادارے سے خاص ہمدردی تھی اور نامعلوم طور پر ان کی طرف سے انجمن کو اچھی خاصی امداد پہنچتی تھی۔ انہیں کی ہمدردی اور اعانت سے ایک قلیل عرصے میں انجمن بامِ عروج پر پہنچی تھی۔
آج انجمن کی عمر ساٹھ سال ہے اس عرصے میں پہلا دور بڑا شاندار اور جاندار گزرا۔ مگر جنگِ آزادی نے فرقہ واریت کا گھناؤنا روپ دھار لیا اور یہ خطہ بھی فرقہ واریت کی زد میں آگیا۔ نتیجہ میں ابتدائی جوش و خروش معدوم ہوگیا۔ مایوسی کے بادل منڈلانے لگے۔ عمارت مقفل ہوگئی۔ اس خوف زدہ ماحول میں بھی مرحوم عبدالرحمٰن عرف باوا سیٹھ عیسانے (کامبلہ) ایڈوکیٹ راوت صاحب جیسی ہستیاں اس سے منسلک رہیں۔ انہیں حضرات کی مساعی جمیلہ کا حسین ثمرہ یہ گراں بہا قومی سرمایہ محفوظ رہا۔
دوسرا دور ختم ہوا اور تیسرا دور بڑی محنت اور فکرمندی کا گزرا۔ حالات معمول پر آنے کے باوجود قوم کی بے التفاتی، بے رخی اور بے تعلقی پر مذکورہ عمارت آنسو بہا رہی تھی۔ انجمن کی کارکردگی چند منتظمین تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ ضلع میں مختلف مقامات پر اردو ہائی اسکول اور جونیئر کالج کھلنے لگے جس کی وجہ سے ایک مرکز پر آنے والے طلباء اپنی اپنی سہولت کے مطابق منقسم ہوگئے۔ ذرائع آمد و رفت میں آسانی ہوجانے کی وجہ سے کالج میں آنے والے طلباء قیام کے لئے گھر پہنچنے لگے۔ اس لئے ہوسٹل میں رہنے والے طلباء کی تعداد نفی کے برابر رہ گئی اور عمارت خالی ہوگئی۔ بنی بنائی

شاندار عمارت خالی پا کر چند مفاد پرست اُسے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگے اور وقتاً فوقتاً مختلف کاموں کے لئے استعمال ہوتی رہی۔ جس کا ٹالنا بھی مشکل امر تھا۔ ہر وقت یہ فکر لاحق تھی کہ آخر اس کا صحیح استعمال کس طرح کیا جائے؟ ان ناساز گار حالات میں محبِّ قوم ڈاکٹر دیشمکھ صاحب نے انجمن کی صدارت اور اس ادارے کی ذمہ داری سنبھالی۔ ڈاکٹر صاحب شہر کے مختلف اداروں سے منسلک ہیں۔ انہیں کافی تجربہ ہے اور انجمن کے کاموں سے دلچسپی ہے ان پر قوم کا پورا اعتماد ہے مصروفیتوں کے باوجود گزشتہ سترہ سالہ طویل میعاد میں انجمن ترقی کے منازل طے کر رہی ہے۔

اہم سوال آمدنی کا تھا مستقل آمدنی ہی کسی ادارے کو زندہ رکھ سکتی ہے چنانچہ عمارت کے احاطہ میں خالی جگہ تعمیراتی کام کر کے دو منزلہ چالی تیار کر کے آمدنی کا ذریعہ پیدا کیا گیا۔ بفضلِ تعالیٰ آج نٹراج ہوٹل کی بلڈنگ، نئی عمارت اور پرانی چالی انجمن کی جائیداد میں ہیں۔

جون ۱۹۹۱ء سے ایک اردو ہائی اسکول کی بنیاد ڈالی گئی تا کہ عمارت کا صحیح استعمال اور ایک دیرینہ آرزو پوری ہو جائے مگر حکومت نے بغیر معاشی امداد کے ہائی اسکول چلانے کی اجازت دے دی جس کی وجہ سے انجمن اقتصادی بحران کا شکار ہے۔ بیشتر ضروریات ڈاکٹر موصوف اور اسکول کمیٹی کے چیرمن و نائب صدر انجمن جناب ماسکر صاحب ڈپٹی لیبر کمشنر آف مہاراشٹر کے گوناگوں اور ہمہ گیر تعلقات کے بل پر ہی بدقت پوری ہو جاتی ہیں اور اسکول بدستور ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دہم کا سالانہ نتیجہ علاقے کے دیگر مدارس کے مقابلے میں تسلی بخش رہا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے تا دم تحریر پچھتر فیصدی گرانٹ منظور ہو گئی ہے۔

تھا جس سحر کا انتظار وہ ہوئی نمودار

میرے بھائیو! بزرگو دوستو!

ایک دیرینہ خواب کی حسین تعبیر سامنے آئی ہے مگر ہماری یہ منزل نہیں ہے ہمیں مزید نئے تجربات کرنے ہیں۔ ہماری قوم کے بچوں کی بہتری کیلئے ہمارے تعلیمی ادارے کو بامقصد بنانے کے لئے مزید توانائی دینا چاہتے ہیں۔ ہم نے جو پودہ لگایا ہے وہ بہت جلد بارآور درخت بن جائے اور یہ عالیشان عمارت کالج کی صورت میں نظر آئے۔

اس عمارت کا محل وقوع اور اس کی بناوٹ دیکھ کر کون سا فرد ہے جس کو اس پر فخر نہ ہو گا۔ پڑھائی کیلئے پُرسکون اور عمدہ جگہ ہے۔ یہاں پڑھنے والے طلبا خوش قسمت ہیں جو انہیں ایسا ماحول میسر آیا ہے۔ تمام طلبا و طالبات کا ایک خوبصورت یونیفارم ہے۔ غرض یہاں کی تنظیم مثالی ہے۔

غریب بچّوں کو یونیفارم، کتابیں، کاپیاں اور دیگر سہولتیں دی جاتی ہیں۔ ہر سال ضلعی سطح پر کامیاب ہونے والے اردو ہائی اسکولوں کے سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو سالانہ جلسہ تقسیم انعامات میں بُلا کر انعام پیش کر کے انکی ہمّت افزائی کی جاتی ہے۔

کھیل کود اور جسمانی تعلیم کے لئے اسکول

کے سامنے ایک وسیع اور محفوظ میدان ہے متذکرہ قومی ادارہ پورے رائے گڑھ ضلع کے مسلمانوں کی ملکیت ہے۔ بفضلِ تعالیٰ آج انجمن کی عنان جن لوگوں کے ہاتھوں میں ہے وہ قومی خدمت سے سرشار ہیں۔ ہم لوگ ان کی نگرانی میں اپنے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔

ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ جب بھی قوم کے کسی فرد نے صدا دی قوم نے لبیک کہا اور مالی امداد بہم پہنچائی ہے مگر ہم میں خلوص اور لگن سے کام کرنیوالوں کی کمی ہے یہ کسی ایک ہستی کے بس کی بات نہیں ہے۔ قوم کا ہر فرد اس کام کو اپنا کام سمجھے کسی عہدے اور شہرت کے بغیر اس مقصد کے لئے جٹ جاتا ہے۔ دام، درمے، قدم، سخنے انجمن کو امداد پہنچانے کی فکر کرتا ہے۔

انجمن کی آمدنی کا ذریعہ ممبر شپ اور عطیات ہیں۔ لہٰذا کوشش کی جارہی ہے کہ ہر گاؤں سے ممبران کی تعداد بڑھائی جائے۔

آئیے ہم سب متحد ہو کر جن عظیم اغراض و مقاصد کے لئے یہ ادارہ عالمِ وجود میں آیا انہیں پانے کے لئے جٹ جائیں تاکہ علم و ہنر کے چشمے یہاں سے اُبلنے لگیں۔ اور انجمن کے اس پلیٹ فارم سے ضلع کے سارے قومی مسائل حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ یہ وہ امرِ عظیم ہے جس سے کل امتِ مرحومہ کو سکون حاصل ہوگا۔

خدا ہم سب کو ایک اور نیک بنا دے اور تحصیلِ علم و ہنر کا شیدائی بنا دے۔ آمین

⁘ ⁘ ⁘

ساقی تونڈلوی کے مکتوب کا بقیہ

فہمی کو محض لفظی ترجمہ ہی کی حد تک دیکھنا اور بنیاد قرار دینا تکملۂ مفہوم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ چند باتیں علائق کی حیثیت بھی رکھتی ہیں۔ سو صحابۂ کرام ایکہزار اعداد پر حاوی و محاط ہو سکتے ہیں اس وعید سے کس کو مجالِ رد ہے شرح سورۂ انفال میں آیات کا ترجمہ محض نہیں وہ شرحِ واقعات و حالات بھی ہے اس لحاظ سے اس کا کوئی شعر ساقی کا تغزل نہیں غسان، مکہ، مدینہ، شام، تبوک کا ذکر، آغاز اسلام میں پختہ و محکم الیقین دینداروں کے ساتھ چند ضعیف الاعتقاد مسلمانوں کی بات بھی مفسرین کے فراہمیِ معلومات کے حوالہ سے نظم ہو چکی ہے۔ معرکۂ بدر کے تین سو تیرہ معدودے چند مجاہدینِ اسلام کی بابت تو یہ قیاس آرائی قطعاً نہیں۔

[" اس کے بعد بھی طویل مضمون رقم کیا گیا ہے ہم صرف آخری پیراگراف لکھ کر اسے ختم کرتے ہیں!"]

خدا مجھ کو یہ توفیق نہ دے کہ مذہب جیسے عاقبت کے بنانے بگاڑنے کے بنیادی موضوع کو بازیچۂ اطفال قرار دے کر اس میں بے جا تصرف کروں۔ میں اس آئینِ الٰہی کا پابند ہوں اور میرے دل میں ملتِ اسلامیہ کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

جناب ڈاکٹر صاحب جواب الجواب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے میری پریشانیوں میں اضافہ کا سبب نہ بنیں۔ مجھے اس معاملہ میں اور کچھ نہیں کہنا ہے — ⁘ ⁘

کوکنی مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن یو کے کے جشن عید میں پڑھی گئی

کوکنی غزل

ساحر شیوی

بُوا بگھ تو کائی بولتے اُنارو
می پن ہانسی کنواری توپن ہے کنوارو
توجا بائیکو چو ہے چرلوئی پارو
توجا آزما تھیا ور سٹینا چو ہارو
توجا زندگی چو ہے زصیلوئی کھٹارو
ماجی بائیکو بولتے می ہانئی مھتارو
کرون ٹماٹا شادی ہے زورو برابر
توجی پور گھاری مازو پور گھارو
ہے بالادا چو پور اِنکو حرامی
اٹھون تین وازتاں تو کرتے پسارو
تولا پور گو ہوئیل گھے تا بدالا بوشی
تو محورم چیا ساتویاں راتی باندھ نارو
پروں اکرا دیں مولود گانوات زصیلوں
محورم مہنیات وازو لوتا شو نگارو
ماجی بائیکو راگانی مائیرا گیلی
اتاں ہوئیل دنیات کیسے گزارو
نائی ڈولیالا نیز نائی راحت منالا
تولا توبگھون زیلو پاگل بے چارو
تیا چا کرد جہ کانٹوں ڈٹلوئی پن ساحر
شکر بھائی اٹھو تل مازو گنوارو

طالبانِ علم کی نذر

عقیل خان بیاولی

(ماہ مارچ اور اپریل میں بچے اپنے مادرِ علمی سے وداع ہوتے ہیں کامیابی کی منزل پر آگے بڑھتے ہیں اسی پس منظر میں کے اردو جونیئر کالج جلگاؤں سے اپنے خیالات کو شعروں میں پرویا ہے۔ (ادارہ)۔)

●

اک ادب کا وقار لے جاؤ
علم کی تم بہار لے جاؤ
تم بنو پاسبانِ علم و ہنر
خوش رہو طالبانِ علم و ہنر
یہ خدا کی ہے واقعی نعمت
کی ہے حاصل جو علم کی دولت
گلشنِ لالہ زار تم سے ہے
علم و فن کی بہار تم سے ہے
ایک روشن چراغ اردو ہو
تم نگہبانِ باغِ اردو ہو
زندگی دیکھو آئینہ ہے مری
تم سلامت رہو دعا ہے مری
حلقہ لاآالہ سے گزرو
تم ترقی کی راہ سے گزرو !!
گل گلابی تمہیں مبارک ہو
کامیابی تمہیں مبارک ہو

●●

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیرخُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمائیے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذِکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۰۲۲۳۳/۸۵۵۵۸۵۸۱

گمرہی

جاوید دروے (بانکوٹ)

آدم نصرت صاحب، جو خود بھی ایک بہت باشعور اور اچھے انسان ہیں، اپنے مضمون "گمرہی" (نقش کوکن جولائی ۹۶ء) میں ہندوستان کے کس مسلمان سے مخاطب ہیں۔ کس مسلمان کو اس کے پرآشوب دور اور بُرے حالات سے سبق لینے کی بات کر رہے ہیں۔ کس مسلمان سے دشمنانِ اسلام کے ارادوں کو سمجھنے اور اپنا محافظ آپ ہونے کی بات کرتے ہیں اور کس سے اُمید کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی فریاد سُنے۔ پھر انہوں نے نہ جانے کس مصلحت کی بنا پر ہندوستان کے ان جدید اور قدآور علماء دین کو اپنے مو شگاف تخاطب اور تحقیق سے مستثناء کر دیا ہے، جو برسوں سے اپنے مفاد کو اپنا دین و ایمان بنا کر مسلمانوں کو الگ الگ خانوں میں بانٹتے رہے ہیں۔ برخلاف اس کے مبارک کاپڑی صاحب ہوں یا اشرف کالی صاحب، میری ناقص سمجھ میں یہ حضرات سلجھا ہوا ذہن، وسیع مطالعہ اور حالات پہ غائر نظر رکھتے ہیں۔ اپنی قوم اور دین سے تعلق سے اپنے دل میں بڑا درد رکھتے ہیں اور ایسی ایک بات بھی ان کی ذات سے وابستہ نہیں۔ جہاں انہیں مسلمان دشمن سازشوں میں ملوث قرار دیا جائے۔ ان کی نیت خلوص کو مشکوک کرا کے ان کے ہاتھ قلم کرا دینے کے فتوے کا اعلان کر دیا جائے۔ ہمارے بُرے حالات کے تناظر میں یہ بات کسی طور ہمیں نظر انداز نہیں کرنی ہے کہ ہم اپنے سنگین اور تباہ کن بنیادی مسائل میں بہت بُری طرح اور تیزی سے الجھتے جا رہے ہیں۔ ضرورت تو یہ ہے کہ ہم جذباتی شدتوں سے مغلوب نہ ہو کر ان حضرات کی باتوں اور تحریروں کا احتساب کریں۔ اور پوری دیانتداری سے ان کی بنیادی مقصد کو سمجھنے کی کوشش کریں (معزز قارئین، یہاں میری بات کو اپنی منطقی کسوٹی پر رکھ کر یہ باور نہ کرا لیں کہ میں خود کو کچھ زیادہ دیانتدار یا سمجھدار ظاہر کرانے کا سوانگ رچا رہا ہوں)۔

ہندوستانی مسلمانوں کے بدترین مسائل کا محض واویلا کرنے کے بجائے ان کے اسباب اور ان سے نجات کے وسائل پر ہم سب کو مشترکہ طور پر سنجیدگی سے غور کر کے عملی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم کو اپنے داخلی اور بنائے نظریاتی اختلافات دفنا کر معہ علماء دین کے ایک مرکز پہ آنے کی ضرورت ہے۔ کسی نے اچھے مقصد کے تحت کہی بات پر کسی دوسرے مختلف موضوع اور بحث کا گاڑھا چونا نہیں پوت دینا چاہیے اور نہ ہی ہمیں نئے نئے وسوسوں کو جنم دے کر، الجھے، تھکے ذہنوں کو اپنے الفاظ کے پھیروں اور گتھیوں میں مزید الجھا دینا چاہیے۔

اور نہ ہی ہمیں اپنے اپاہج کملیوں کو منطق کی بیساکھیوں سے سہارے کھڑا کر کے اس کے منہ سے ایک اور پیچیدہ اور انتہائی جذباتی راگ بجے بانسری۔ اور یہ سارے کار خیر کر کے ہمیں اس خوش فہمی کا شکار بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ اس طور ہم نے مسلمان اور اسلام کے تحفظ کا ایک نادر فارمولا ایجاد کر ہی دیا ہے۔

ہم مسلمانانِ ہند بتدریج جس پر آشوب دور اور بدترین حالات سے دوچار ہوتے جا رہے ہیں کیا اس کے لئے صرف دشمنانِ اسلام ہی ذمہ دار ہیں۔

کیا دنیا کے وہ بیشمار عظیم اور مخلص انسان، مفکّر اور دانشور بھی اسی سازش میں شامل ہیں جو برسوں سے دنیا کے سارے مذاہب اور ان کے ہادیان کے پیغامات کے ساتھ، بین الاقوامی ہم آہنگی، یکجہتی اور امنِ عالم کی استواری کے لئے انتھک جدوجہد کرتے رہے ہیں۔ اور کیا اپنی زبوں حالی اور بے بسی کے لئے ہم مسلمان کسی طور بھی ذمہ دار نہیں ہیں۔ اگر یہ سب سچ ہے تو عالم اسلام کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان میں آج مسلمان کس کے ہاتھوں کتّے کی موت مارا جا رہا ہے۔ اور کیوں۔ آج دنیا کے بے شمار خالص مسلم ممالک بجائے متحد ہونے کے کیوں ایکدوسرے کو دبوچ لینے پر تلے نظر آتے ہیں۔ اور کیا ہندوستان میں امارت واقتدار کے بدترین حریصوں اور جدید فرعونوں، زہریلے فرقہ پرستوں، اور خونخوار شاطروں کے ٹولے میں مسلمان شامل نہیں ہے۔ کیا ہم اپنے گرد محفوظ اور باوقار فضا کی تعمیر پر سنجیدگی اور صاف دلی سے مشترکہ عملی قدم اٹھانے کے بجائے دین کی بیشمار سہل باتوں کو اپنی موشگافیوں سے بہت پیچیدہ بنا بنا کر اپنے ہی ان گنت ذہنوں کو ان میں الجھا الجھا کر ان پر دین ودنیا تنگ نہیں کر رہے ہیں۔ بس اپنی اپنی عاقبت کو سنوارنے کے نعرے لگانے میں ہی کھو کر ہم اپنی دینی، سماجی، ثقافتی اور سیاسی مسائل کے حل سے دور نہیں ہوتے جا رہے ہیں اور ہمارا یہ جنون دشمنانِ اسلام کو ہمارے خلاف اطمینان سے منظم ہونے کی مہلت نہیں دے رہا ہے۔

جس طور ہم مسلمانانِ ہند کو گمراہ، منحرف اور مرتد ہونے کا خطرہ لاحق ہے اور برق رفتاری سے ہم اور ہمارا دین جس پر آشوب اور برے حالات سے دوچار ہوتا جا رہا ہے، کیا اس کے تدارک اور تحفظ کے لئے وہ ذہن، وہ کردار اور وہ لائحہ عمل جائز مناسب اور نتیجہ خیز ثابت ہوگا جو آدم نصرت صاحب تجویز کرتے ہیں۔۔۔

نقش کوکنی

ہندوستان میں مسلمانوں کی آبادی کب کتنی تھی۔

سال		کروڑ	لاکھ
1951ء	میں	3 کروڑ	57 لاکھ مسلمان
1961ء	میں	4 کروڑ	63 لاکھ مسلمان
1971ء	میں	6 کروڑ	13 لاکھ مسلمان
1981ء	میں	8 کروڑ	13 لاکھ مسلمان
1991ء	میں	12 کروڑ	66 لاکھ مسلمان

یاد رہے یہ سرکاری اعداد وشمار ہیں

مسلم اکثریتی ریاستیں دو ہیں کشمیر اور لکشادیپ

کوکن میں اردو تعلیم

اُردو کے معروف ادیب و شاعر ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر جو کوکن میں اردو کے معلّم بن کر آئے اور یہاں آنے پر آپ نے اردو تعلیم اور تعلیم کے تعلق سے جو کچھ دیکھا اس پر لکھی کتاب "کوکن میں اُردو تعلیم" کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے جزوی مالی تعاون سے منصۂ شہود پر آئی اور گلڈ کی اشاعتوں میں ریکارڈ توڑ کامیابی حاصل کی ہے۔

کتاب اور صاحبِ کتاب کے تعلق سے ہمیں جو متعدد خطوط، آراء اور مضامین موصول ہو رہے ہیں انہیں پاکر ہم چاہتے ہیں کہ نقشِ کوکن کی ماہواری اشاعت کے ساتھ ایک خصوصی اشاعت بھی شامل کریں۔ اگلا (اپریل ۹۷ء کا) شمارہ ترتیب پا چکا ہے اور اس کے بعد ماہِ مئی میں بیشتر اساتذہ تعطیل پر ہوتے ہیں لہٰذا ہماری یہ کوشش ہے کہ جون کا شمارہ یعنی تعلیمی سال کے آغاز کے ساتھ یہ خصوصی اشاعت قارئین کے پاس پہنچے۔

مذکورہ کتاب ڈاکٹر نشتر صاحب کی کوشش ناتمام ہے اور اس کا انہوں نے اسی اعتراف کے ساتھ یہ اعلان کیا ہے کہ اس سلسلہ کی دوسری کتاب میں وہ ضلع رائے گڈھ اور ضلع تھانہ کی تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے۔ لہٰذا ان اضلاع کے علم دوست صاحبانِ خیر بالعموم اور کوکن اردو رائٹرز گلڈ بالخصوص اپنا دستِ تعاون دراز فرمائے تو انشاءاللہ بہت جلد وہ کتاب بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر نکلیگی۔ ۔۔

حاجی کیلئے ۱۲۰ رحمتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر روز اپنے حاجی بندوں کیلئے ۱۲۰ رحمتیں نازل فرماتا ہے جس میں ساٹھ رحمتیں ان کیلئے ہوتی ہے جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں چالیس ان کے لئے جو وہاں نماز پڑھتے ہیں اور بیس ان لوگوں کے لئے ہیں جو صرف کعبہ کو دیکھتے رہتے ہیں۔ حاجی جب سات چکروں کا ایک طواف پورا کرلیتا ہے تو دو رکعت نماز نفل مقام ابراہیم کے پاس ادا کرتا ہے۔ پھر آرام کرنے کیلئے تھوڑی دیر بیٹھ کر صرف خانۂ کعبہ کو مسلسل دیکھتا رہتا ہے۔ اس طرح وہ ساٹھ + چالیس + بیس = ایک سو بیس رحمتیں حاصل کرلیتا ہے

"آخر اس درد کی دوا کیا ہے"؟

از: مہ جبین سعد اللہ داماد

صدیوں سے ساس کے ظلم کے قصّے ہم سنتے آئے ہیں۔ اور کئی بیویوں نے حقیقت کا سامنا بھی کیا ہے۔ بعض دفعہ بہو کو جان سے ہاتھ دھونا پڑا ہے اور اس کی وجہ جہیز کی لعنت ہے۔ اس موضوع پر کافی کچھ آوازیں بلند ہوئیں اور ہوتی ہیں حکومت نے بھی اس کی روک تھام کیلئے سخت قانون بنائے ہیں اور عمل بھی ہوتا ہے۔ مگر دنیا میں کئی ہستیاں ایسی بھی ہیں جو اپنی بہو کے ہاتھوں جیتے جی مر جاتی ہیں۔ اور آجکل یہ حالات بہت تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اور پڑھے لکھوں میں۔ ماں باپ اپنے بیٹے کیلئے پڑھی لکھی بہو لاتے ہیں تاکہ علم کی روشنی سے ان کا گھر منور ہو جائے۔ والدین پڑھی لکھی بہو پاکر بہت خوش ہوتے ہیں مگر ان کی خوشی بہو کے گھر آتے ہی ختم ہو جاتی ہیں اور شکوے شکایتیں شروع ہو جاتے ہیں۔ جس بیٹے کے والدین سیدھے سادھے ہوں وہاں کی خوشی تو بہت جلد ختم ہو جاتی ہے۔ ایسے گھروں میں پڑھی لکھی بہو کیسے گل کھلاتی ہے۔ سب سے پہلے تعلیم کا رعب جماتی ہے۔ اپنے شوہر کو صرف اپنی ذات تک محدود کر لیتی ہے اور اپنے والہانہ پن کا جادو جب مرد کے سر چڑھ جاتا ہے۔ پھر وہ گھر کے دوسرے افراد کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اگر کسی کی ساس قناعت شعار ہے تو وہ اپنی بہو کو قناعت سکھانا چاہتی ہے۔ اگر سلیقے والی ہو تو بہو سے بھی یہی خواہش رکھے گی مگر بہو اسے اور رنگ میں رنگوا کر شوہر کو کہتی ہے بلکہ یہ کہہ کر دکھلا دیتی ہے کہ دیکھو تمہاری ماں اس طرح کہہ رہی ہے جیسے میں کوئی گئی گزری ہوں۔ اگر بیٹا مضبوط دل والا ہے تو پہلے ہی وار کو سمجھ لیتا ہے اور یہ کہہ کر روکتا ہے کہ یہ میری ماں ہے میری اور تمہاری بزرگ۔ اور ماں جو کہے گی اس میں ہمارا ہی مفاد ہے۔ کیونکہ والدین کو دنیا میں اپنی اولاد زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ بعض مرد عورت کی اس چال کو ماں کا ظلم سمجھتا ہے۔ اور پہلے ہی وار پر سر جھکا لیتا ہے۔ اور یہ سر جھکانا عورت کی جیت ہوتی ہے اور پھر روز نئی چالیں شروع ہوتی ہیں۔ پھر بیٹی اپنے والدین کو شامل کر لیتی ہے اگر والدین سمجھدار ہیں تو اپنی بیٹی کو ڈپٹ دیتے ہیں اور تنبیہ بھی کرتے ہیں اور بیٹی داماد کا گھر خوشیوں سے آباد کرتے ہیں مگر کئی والدین ایسے بھی ہیں جو صرف اپنے بیٹی کی خوشی چاہتے ہیں اور اس کے لئے وہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جو بیٹی کہتی ہے یہاںتک کہ سیدھے سادھے ماں باپ سے پیار کرنے اور بہنوں سے محبت رکھنے والے بیٹے و بھائی کو دھمکاتے ہیں اس طرح کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ اچھی باتیں بتلانے والی ساس

کو جھگڑالو کہتے ہیں اور اپنی بیٹی کے چارہ کا ذمہ دار کون اگر اس کے برداشت سے باہر ہو۔ ہماری بیٹی میکہ میں جس شان سے رہی ہے۔ وہ یہ سب باتیں نہیں سہہ سکتی۔ اور مرد جس نے پہلے ہی وار پہ اپنی گردن جھکا ڈالی پھر سر نہیں اٹھا پاتا۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ بہو صاف اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ اگر تم اپنی ماں کے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھے طلاق دو۔ طلاق کی بات اس طرح کہتی ہے جیسے شکریہ ادا کرتی ہو اور وہ بیٹا جو کبھی اپنی والدین کی ہر ادا پر قربان ہوا کرتا تھا ان کی تھکن کو اپنے پیار سے دور کرتا تھا۔ اب اپنے والدین کو دور کرتا ہے اسے صرف اپنی اور اپنی بیوی کی بھلائی نظر آتی ہے۔ ماں باپ کے ساری تکالیف ایک عورت کا جادو ختم کر دیتا ہے۔ ایک پڑھی لکھی عورت ماں باپ سے اسکی اولاد چھین لیتی ہے اور والدین اپنی اولاد کی عزت برقرار رکھنے کی خاطر سارا معاملہ اپنے سر لے لیتے ہیں کوئی بہانہ کر کے دنیا والوں کو چپ کرتے ہیں۔ اس طرح والدین کے بڑھاپے کی لاٹھی بڑے ناز سے پڑھی لکھی لائی ہوئی بہو چھین لیتی ہے۔ بعض گھروں میں بیٹے کا ضمیر دنیا والوں کی باتوں سے جاگتا ہے مگر اس کی عورت اسے یہ کہہ کر ورغلاتی ہے کہ دنیا کیا دو روز کہہ کر چپ ہو جائے گی۔ ہم کیوں اب اپنی آزادی کھو دیں۔ اور مرد پالتو جانور کی طرح گردن ہلا کر جھکا لیتا ہے اگر والدین کے پاس ایک سے زائد لڑکے ہوں تو وہ دوسرے کسی امید پر اپنے آپ کو بہلا لیتے ہیں۔

مگر جن کے پاس ایک ہی بیٹا ہو وہ کیا کریں؟ جب کہ وہ اپنے بیٹے سے والہانہ محبت کرتے ہوں۔ اس درد کا درماں میں اپنے بہنوں اور بھائیوں و بزرگوں سے چاہوں گی تاکہ کئی ایسے ترسے ہوئے ماں باپ کو کچھ سکون ملے اور ترسانے والے بہو بیٹیوں کا ذہن بیدار ہو۔ اور اپنے والدین بزرگ کی خوشی کی لوٹا دیں اور دعائیں و شفقتیں حاصل کریں — ؛

نقش کوکن

پھلوں کا راجہ

کوثر انصاری (ممبئی)

آجاتا ہوں گرمی میں ؛ چھاجاتا ہوں منڈی میں
رنگ ہیں میرے پیلے لال ؛ رس سے بھی ہوں مالا مال
لنگڑا ہوں، رومالی بھی ؛ قلمی اور بادامی بھی
طوطا پری، ہاپوس مری ؛ قسمیں ہیں مشہور بڑی
ہوتا ہوں کیا کیا تیار ؛ کہیں مربّہ، کہیں اَچار
دیکھو تو ہیں بھرنے جل ؛ میرے آگے سارے پھل
کرتا ہے ہر فرد اقرار ؛ سب میووں کا میں سردار
مجھ سے ہے باغوں کی شان ؛ کویل بھی دے مجھ پر جان
کیری ہوں جب تک ہوں خام
پک جاؤں کہلاؤں "آم"

طنز و مزاح

مراٹھی مصنف : وی۔ آ۔ بُوا

تلخیص و ترجمہ : ابراہیم بغدادی۔ (U.K)

دُنیا میں کئی قسم کی قینچیاں ہوتی ہیں۔ کئی چھوٹی، بڑی، موٹی، پتلی اور نوکیلی وغیرہ : جو آپریشن تھیٹر سے لے کر دنیا کے مختلف کاروبار میں پھیلی ہوئی نظر آئیں گی مگر سماج میں صرف دو ہی قسم کی قینچیوں کو شہرت حاصل ہے اور وہ ہیں ایک نائی کی، اور دوسری درزی کی! نائی کی قینچی ہر دور میں بالوں کے نت نئے اسٹائل جنم دیکر اسکی تیزی اور طرازی کو باتونی لوگوں کی زبان سے تشبیہ دی جاتی ہے اور درزی کی قینچی کا ذکر ہی کیا جو شلوار بھر کپڑے میں ادھ ایک نیکر (KNKER) بنانا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے مگر اب سنتے ہیں کہ ریڈی میڈ لباس کے چلن میں اسکی دھار کچھ کند پڑے جا رہی ہے۔ لہٰذا فیشن کے معاملہ میں اِسے زنانہ اور مردانہ امتیاز کو مٹانے میں فن کمال حاصل ہے بقول مرحوم شکیل بدایونی

؎ اس دَور میں سارے دل والے فیشن سے محبت کرتے ہیں
ریشم کا دوپٹہ کٹوا کر بُشش کوٹ بنائی جاتی ہے

بہرحال ان پیشہ ورانہ قینچیوں کے علاوہ ہم جس قینچی کا ذکر کرنے جا رہے ہیں کہتے ہیں وہ سب سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے اور وہ ہے سنسر کی قینچی! "ہوا یوں کہ "ٹھکری اور کرم علی" نے بے روزگاری سے تنگ آکر جب فلم ساز بننے کا منصوبہ بنایا تو انکی جیب میں کل ملا کر صرف تین روپئے کی پونجی جمع تھی۔ اور فلم بنانے کے لئے معقول سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور چونکہ سرمایہ حاصل کرنے کے لئے اچھی اور چٹخے دار کہانی کی ضرورت بھی پیش آتی ہے جو کہ انہوں نے تنگدستی کے باوجود اپنے قریبی رفقاؤں " جوشی اور قاضی" سے لکھوانے میں کامیاب ہو چکے تھے اور اس کا چٹ پٹا نام "جہیز اور بہو" رکھا گیا تھا، جو حالات کی ترجمانی کرتا تھا۔ مالی اعتبار سے کہانی کو مراٹھی زبان میں فلمانے کا منصوبہ بنایا گیا جو ہندی فلم کی لاگت سے کہیں زیادہ سستا سودا تھا ویسے آج کل ہر ہندوستانی زبان کی فلموں کا فارمولا تقریبًا یکساں ہوتا ہے۔

کافی جدوجہد کے بعد دونوں دوست اپنی جھوٹ اور چرب زبانی میں ایک بڑے سرمایہ دار سیٹھ کو پھانسنے میں کامیاب ہو چکے تھے اور انہیں کہانی کا مختصر خاکہ سمجھاتے ہوئے کہا کہ ۔ ہماری یہ فلمی کہانی ایک ایسی درد بھری اور دل ہلا دینے والی ہے جو سماج کی دُکھتی رگ کو چھیڑتی ہے۔ اور ہمارا دعوٰی ہے کہ شاید آج تک کسی فلم ساز نے اس موضوع پر ایسی فلم بنانے کی ہمت کی ہوگی، اس کے دلسوز مناظر، اور چست مکالموں سے تماشائی آبدیدہ بلکہ فلم پوری ہونے تک سسکتے رہ جائیں گے۔ خصوصًا عورتوں کو اپنے آپ پر قابو پانا مشکل ہو جائیگا۔ چنانچہ ان حالات کے پیش نظر ہم نے ٹکٹ کے ساتھ خواتین کو بلا معاوضہ فی عدد پلاسٹک کی تھیلی مفت دینے کا انتظام کئے ہیں تاکہ وہ اپنے بہتے آنسوؤں کو اس میں بآسانی جمع کر سکیں ورنہ ان کے اس نازک اور کنجوس ہتھیلی نما دستی رومال میں ان آنسوؤں کے سیلاب کو سمانا مشکل ہو جائے گا۔ انجام کار ایسے ہی نازک موقعوں پر عمومًا عورتوں کو اپنے دوپٹہ یا ساڑی کے

پلّو کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ البتہ اس معاملہ میں مردوں کا رومال ہمیشہ کشادہ اور فراخدل رہا ہے جو بیک وقت آنسو اور ناک میں جمع شدہ تمام ذخیرہ کو بہ آسانی اپنے وسیع دامن میں سمیٹنے کی مہارت رکھتا ہے۔

کہانی سن کر سیٹھ جی نے قدرے سنجیدگی مگر زیرِ لب مسکراتے ہوئے پوچھا! آخر اس مایۂ ناز فلم میں آپ نے کون سے اداکاروں کو لینے کا فیصلہ کیا ہے؟ اس پر فوراً کرم علی نے اُچھلتے ہوئے کہنا شروع کیا کہ اس ملٹی کلچرل دور میں پچیس سے زائد اداکاروں کا انتخاب کر چکے ہیں تاکہ وہ کہانی کی سچویشن کے مطابق اپنی بھومیکا (کردار) بخوبی نبھا سکیں۔ ویسے آپ جانتے ہی ہوں گے کہ ہمارے دوست کلکرنی کے خاندان کی کتنی لڑکیاں پردۂ سینما پر اپنی اداکاری کا تہلکہ مچاتے میں کامیاب ہو چکی ہیں۔ جیسے ممتا کلکرنی، نینا کلکرنی، اور سونال کلکرنی وغیرہ۔ علاوہ ہمارے اپنے کئی مایۂ ناز مہاراشٹرین فلم اسٹار مثلاً نانا پاٹیکر، مادھوری ڈکشت، اُرمیلا ماتونڈکر، شفیع انعامدار، مُغری، مشتاق مرچنٹ وغیرہ ہیں جو ہماری فلم میں کفایتی اُجرت پر بھی کام کرنے کو تیار ہوں گے۔ اور ان کے ذریعہ امیتابھ بچن، انیل کمار اور شاہ رُخ خان سے رسائی بھی متوقع ہے۔

سیٹھ جی کی رضامندی کے بعد زور و شور سے فلم کی تیاریاں شروع ہوئیں اور چند ہی مہینوں میں فلم مکمل ہو کر شہر کے معروف ٹاکیز میں ریلیز بھی ہو چکی تھی۔ پہلا ہفتہ "ہاؤس فل" جانے کے بعد دوسرے ہی ہفتہ میں سیجزنگ (CEAZRING) ہونا شروع ہوئی۔ جو کچھ سیاسی اور سماجی اعتراضات پہ مبنی اس کے پے در پے ٹکڑے ہو کر سکڑنے لگی جس طرح چودھویں شب کے بعد چاند بتدریج گھٹنے لگتا ہے۔ پہلا ڈھائی سو فٹ کا ٹکڑا اگرٹا تاجروں کے نظر ہوا جنہوں کا احتجاج تھا کہ "گدھا کیا جانے گُرٹا کا ذائقہ!

اس ڈائلاگ کو فوراً" गाढवाला गुळाची चव काय "فلم سے کاٹ دیا جائے کیونکہ گدھا اور گُڑ کی مناسبت سے لوگوں نے گُڑ خریدنا بند کر دیا ہے۔ جس سے کمپنی لاکھوں کے خسارہ سے دوچار ہے اس پر ہمارے مکالمہ نویس نے سمجھاتے ہوئے کہا کہ اس میں آپ کے گُڑ کی ہتک نہیں ہوتی بلکہ پذیرائی سمجھنی چاہیئے جس کا مطلب "بے وقوف لوگ اچھی باتوں کی قدر نہیں کرتے،" یہ سنتے ہی ایک تاجر نے جھلّاتے ہوئے کہا کہ یہ قدر و ذر کا فلسفہ آپکو مبارک! ہم صرف بیوپار کی بھاشا جانتے ہیں لہٰذا اگر تین بجے کے شو تک یہ ڈائیلاگ کٹوا یا نہیں گیا تو ہمیں دلّی سے آرڈر منگوانا آتا ہے۔ یاد رہے اسی محکمۂ وزارت میں ہمارے برادری کا آدمی تعلق رکھتا ہے۔ منتری کا نام سنتے ہی ہم نے ڈائلاگ کٹوانے کی حامی بھر دی۔ وجہ ہر کوئی منتری کے اُدگھاٹن کی قینچی سے واقف ہے جس کی معمولی جنبش میں ربن کے دو ٹکڑے ہونے میں دیر نہیں لگتی۔

اب کچھ اطمینان کا سانس لے ہی رہے تھے کہ زمینداروں کا وفد آفس میں داخل ہوا۔ اور ان کا مطالبہ ہے کہ فلم سے وہ منظر فوراً کاٹ دیا جائے جس میں زمیندار لڑکے، اور مزدور لڑکی کے ناجائز تعلقات کو دکھایا گیا ہے جس میں ان نوجوانوں کے نام اور جگہ کی مناسبت سے کھلے عام ہمارے برادری کی تضحیک اُڑائی گئی ہے۔ اور کھیتوں پر مزدور عورتوں نے کام پر آنا بھی بند کر دیا ہے۔ حسبِ معمول ہمارے کہانی نویسوں نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا کہ کسی بھی فلم، یا کتابی کہانیوں میں شخصی نام اور جگہ کی مناسبت محض فرضی اتفاق ہوتا ہے جس کا حقیقت سے

کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر ز ہے قسمت ان لوگوں نے سمجھ لینے کے بجائے ہم پر ہتک عزت کا مقدمہ دائر کرنے کی دھمکی دی اور مزدور حامی کی بنیاد پر جیل بھیجنے پر بھی اُتر آئے تھے لہٰذا مرتا کیا نہیں کرتا۔ ہم نے اس دس منٹ کے منظر پر قینچی چلا کر معاملہ کو رفع دفع کر دیا۔ اسی طرح کبھی سبزی والی، اور مچھلی والی سے لے کر کالج اسٹوڈنٹ کے فرضی نام اور جگہ پر قینچی چلا کر معاملہ کو رفع دفع کر دیا۔ آخر میں لگے ہاتھوں فلم کے اس حصّہ کو بھی نظر سجر نگ بنا دیا گیا جس میں بھٹ لوگوں کی موقع شناسی یعنی

[illegible] - [illegible] ओसरी

اور دال کھا کر عورتوں کو پیٹنا وغیرہ شامل تھا جیسے :

[illegible] ، [illegible] \ مُدر بھاکر

ان کہاوتوں کی بنیاد پر برہمنوں کا مورچہ کہیں بمبئی کے "کالا گھوڑا" تک نہ پہنچ جائے۔ لہٰذا زمانے کے ساتھ پُرانی کہاوتیں اور مثالیں بھی جھوٹی پڑتی جا رہی ہیں جبکہ اس فلاٹ سسٹم دور میں [illegible] یعنی دالان کے لئے جگہ ہی کہاں بچی ہے جو کسی کو سہارا دے سکے؟" اور اس مہنگائی کے زمانے میں پینتیس (۳۵) روپے کیلو دال خریدنا مشکل ہے۔ پھر ایسی حالت میں مار پٹائی کی بات ہی پیدا نہیں ہو سکتی۔ مختصر یہ کہ اسی طرح ہماری پندرہ ہزار فٹ لمبائی کی فلم کٹتے کٹاتے صرف سات ہزار فٹ ہو کر ڈبے میں بند پڑی یوں مرثیہ گو ہے کہ

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

بہادر شاہ ظفر
مدت اقتدار ۱۸۳۷ء تا ۱۸۵۸ء

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

★

ابراہیم بغدادی صاحب کی کتاب "صدائے صحرا" پڑھ کر سرور و شادمانی کے سوتے اُبل پڑے۔ احساس یہ ہوا کہ ابراہیم صاحب انسانیت کی راہ نمائی نیز بھلائی کے لیے اپنے فریضہ کی انجام دہی میں سرگرداں ہیں۔ یقیناً یہ کتاب راحتوں کے متلاشیوں کے لیے گنجینۂ حیات اور مبتلائے خدع و فریب شیاطینِ عصر کے جنودِ بطالت کے لیے تازیانہ ثابت ہوگی ——
مطالعہ سے یہ بات قطعی سمجھ میں آئی کہ مصنّف کی نگۂ تفحّص نے قرآن پاک کی عظمت و حکمت کو خوب بھانپ لیا ہے۔ تمام ابواب معلوماتی ہیں۔ خاص کر باب "علم کی روشنی" انتہائی اہم ہے۔ صحابۂ کرام کے بعد جب سے ملوکیت کے دم خم، خانقاہیت کے طلسم، کشف و کرامات کے سم سم اور نام نہاد ملا مولویوں کے سب سر گرم اسلام میں در آئے تو علم اور سائنس کو شجرِ ممنوعہ قرار دیا گیا۔ ابراہیم صاحب نے یہ کتاب لکھ کر گویا ملّت کے مُردہ ضمیر میں صورِ اسرافیل پھونک دیا ہے۔ ابراہیم صاحب کو اس کارِ نیک پر تحسین و تبریک کے پھولوں سے لاد دینے کو جی چاہتا ہے۔
اس کتاب میں بھرپور دلائل کی وجہ سے ایک جملہ بھی ایسا نہیں ملا کہ جس پر تنقید کی جائے۔ اللہ ہمارے اس جدید مفکرِ اسلام کی عمر دراز کرے آمین۔
دعا کرتا ہوں کہ کتاب "صدائے صحرا" دشت و جبل اور کوہ و صحرا میں حیات انگیز تحریک پیدا کرے کوکنی برادری پہ عنبر فشاں رحمتوں کی گھٹائیں بن کر برس پڑے۔ آمین۔

ذرہ خاکِ نعلِ رسولؐ
محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

★ دِن بدن نقش کوکن میں نکھار آرہا ہے۔ آپ کی محنت کی داد نہ دی جائے تو کور ذوقی ہوگی۔ اس شمارے میں عبدالاحد ساز کی نظم "عید اس پری وش کی ہے" حد پسند آئی۔ انہیں بھی میری جانب سے عید مبارک۔ شرف کمالی کی کوکنی نظم کا کیا کہنا۔ انہوں نے کوکنی شاعری میں ایک نیا رنگ بھر دیا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

ساحر شبوی لوٹن (انگلینڈ)

★

۱۲ر فروری کو نقش کوکن کا تازہ شمارہ دستیاب ہوا۔ نقش کوکن آتا ہے تو کوئی خوشی نہیں ہوتی، جس طرح دیگر پرچوں کی آمد پر ایک طرح کی خوشی کا احساس ہوتا ہے۔ میں بار بار سوچتا ہوں کہ آخر نقش کوکن کا مقصد کیا ہے؟ شادی، موت، مبارکبادی اور دیگر سرگرمیوں کی خبریں دینا ۱ اس کے لیے تو روزنامہ یا ہفت روزہ، موزوں ہو سکتا ہے۔ ماہنامہ پرچہ اس کے لیے موزوں نہیں ۲ نقش کوکن کو تو آپ نے اشتہارات کا پلندہ بنا کر رکھ دیا ہے ۳ یہ ایک ایسا تھیلا ہے جس میں الّم غلّم سب بھرا جا سکتا ہے۔ مضمون بس برائے نام اور وہ بھی غیر معیاری ۴ اگر مضمون نگار اپنے مضمون

نہ دیتے ہوں تو آپ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ معیاری پرچوں سے مضامین کا انتخاب کر کے ان کے حوالے سے اپنے پرچے میں شائع کر سکتے ہیں۔ مدیران اور مضامین نگار حضرات کو اس پر عموماً اعتراض نہیں ہوتا ۵؎
کوکن میں الحمدللہ خوشحالی ہے لیکن دینی حالت اچھی نہیں۔ دینی اصلاح کی سخت ضرورت ہے نقش کوکن کے ذریعہ ان کا ذہن بنائیے ۶؎ ان کی اصلاح و تعمیر کا کام کیجئے ۷؎ اللہ آپ کو جزائے خیر دے گا۔ نقش کوکن کو اصلاحی اور تعمیری مضامین کے لئے وقف کر دیجئے ۸؎ چند معیاری نظمیں اور غزلیں بھی دیدیں تو کوئی حرج نہیں لیکن بہتات اچھا نہیں۔ نقش کوکن میں آپ جو کچھ دیتے ہیں اس کی اگر واقعی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو ہفتہ وار خبرنامہ اس کے لئے شائع کریں۔ فقط والسلام۔ خیر اندیش:

ابراہیم موسیٰ خوط۔ فرارے تعلقہ داپولی/
رتناگری

جواب ملاحظہ ہو

۱؎ جی ہاں! یقین جانئے کہ نقش کوکن کے ذریعہ ہی کئی لوگوں کو اپنے رشتہ داروں کے مرنے جینے کی خبریں ملی ہیں۔

۲؎ نقش کوکن جاری کئے پینتیس سال ہو گئے۔ خیال تو یہی تھا کہ وہ پہلے ہفت روزہ پھر روزنامہ کی صورت اختیار کر لے۔ یہ ادبی پرچہ نہیں بلکہ معلوماتی جریدہ ہے اور کوکن کے اردو قارئین کو تازہ ترین خبریں اصلاحی معلومات اور سرکاری و نیم سرکاری دفتروں اور فلاحی تنظیموں کی طرف سے جاری کی جانیوالی سہولتوں سے متعلق آگاہی دینا مقصود ہے۔ مگر ۳۵ سالوں کے بعد بھی وہ ماہنامہ سے آگے نہیں بڑھ سکا اس لئے کہ وہ YELLOW JOURNALISM پر عمل نہیں کرتا۔

۳؎ اشتہارات کسی بھی پرچہ کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں بدقسمتی سے نقش کوکن اس کمر توڑ گرانی میں بھی اس سے محروم ہی ہے۔ جو پرچہ آپ کے زیر نظر ہے وہ عیدالفطر کے موقعہ پر شائع شدہ شمارہ ہے اور نقش کوکن کے ہمدرد اور بہی خواہوں نے عید کی مناسبت سے اپنے گاہکوں اور کرمفرماؤں کو اس پرچے کے ذریعہ مبارکباد پہنچائی ہے یہ چیریٹی ایڈورٹائز CHARITY ADVERT- ہے اس سے ان کے کاروبار کی تشہیر نہیں بلکہ نقش کوکن کی سرپرستی مقصود ہے اور ایسا تو سال میں ایکبار ہوتا ہے۔ ان اشتہارات میں لوگوں کے جذبات بھڑکانے والے یا دھوکہ دینے والے اداروں، دواؤں یا کاروبار کے اشتہارات نہیں پائیں گے ۴؎ نقش کوکن کو ادبی معیار کی کسوٹی پر جانچنا غلط ہے وہ تو ایک معلوماتی جریدہ ہے اور یقین جانئے اس کی معلومات غلط نہیں ہوتی بلکہ قابل اعتماد ہوتی ہے ۵؎ آپ بجا فرماتے ہیں ہم نے کوکن کے قلمکاروں کی تخلیقات کو جگہ دینا اور نو آموز قلمکاروں کی ہمت افزائی کرنا اپنا وطیرہ بنا لیا ہے تاکہ انہیں موقع ملے اور ہمیں خوشی ہے کہ نقش کوکن کے صفحات سے ابھر کر کئی ادیب اور شاعر اردو حلقہ میں اپنا نام پیدا کر چکے ہیں۔

۶؎ پہلی ضرورت تو یہ ہے کہ لوگوں کو نقش کوکن کا خریدار بنایا جائے لوگ پڑھیں گے تو ان کا ذہن بھی بدلے گا۔

۷؎ اصلاح کے لئے صرف مطالعہ پر تکیہ کرنا ضروری نہیں۔ آپ جیسے صاحب علم اور ذی حس حضرات اگر لوگوں میں گھوم پھر کر ان کا ذہنی شعور بیدار کریں،

ان میں مطالعہ کی طلب پیدا کریں تو معارف،
البلاغ، زندگی جیسے کئی رسالے ان کے لئے کارآمد
ثابت ہو سکتے ہیں اور یہ بڑی پائیدار خدمت ہوگی۔

۸۔ الحمدللہ آپ کے قلم میں جان ہے اگر آپ بھی
سماجی اصلاح اور ذہن کی تعمیر کو خاطر میں رکھ کر
قلم اٹھائیں اور نقش کوکن سے قلمی معاونت فرمائیں
تو ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ مگر خیال رہے
کہ مضمون طویل نہ ہو۔ اختصار وقت کی مانگ ہے۔
اور اصلاحِ قوم وقت کی ضرورت ہے۔

۹۔ خوط کے ہجے ہم اس طرح لکھتے ہیں کھوت
شاید ہم غلطی پر ہوں صحیح کیا ہے بتائیے تو نوازش
ہوگی۔۔۔.. (ادارہ)

★ نقش کوکن الحمدللہ اپنی منفرد حیثیت مسلم
کر چکا ہے۔ اب کسی ماہ دیر سے ملے تو بے چینی رہتی
ہے۔ مسجدوں کے خوبصورت سرورق نے اس کی
صوری نوعیت کو بدل دیا ہے ۱۰۔ اللہ کرے ہر ماہ
آپ کو کوکن کی خوبصورت مساجد کی تصویریں مل جایا
کریں تاکہ ایک کیلنڈر شائع کرنے کا موقعہ ہاتھ آئے۔

گزشتہ شماروں میں شبلیؒ سے متعلق کوکن میں
ورود تعجب خیز بات معلوم ہوئی۔ اس قسم کی تاریخی باتیں
معلوم ہوں۔ اس قسم کی تاریخی باتیں کوکنی عوام تک پہنچنی
ضروری ہیں۔ "ایک ضرورت" سلطانہ کردے کا خط
"عکس بر نقش" قسم کی چیزیں معلومات میں اضافہ ہیں۔ چونکہ
نقش کوکن ایک اصلاحی اور معلوماتی دستاویز کا کام کر رہا
ہے۔ اس میں لکھنے والے بھی اسی انداز میں آپ جمع کر رہے ہیں۔

نقش کوکن کے خریدار بنئے۔

کافی عرصہ سے 'سلمان رشدی' کی لکھی ہوئی بکواس کے جواب میں پڑھتے رہے ہیں۔ اس اسلامی بین الاقوامی مجرم اور مرتد کی شیطانی آیات کے خلاف خود خوشونت سنگھ بھی رہے تھے۔ ڈاکٹر رفیق زکریا کی کتاب بھی جواباً تحریر ہوئی۔ محمد سعید ٹولکر کی کتاب دیر سے اور دور سے بہرحال مل گئی۔ ان کے جواب سے بھی ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے کا بیحد اشتیاق تھا جو پورا ہوا۔ اللہ جزائے خیر دے۔

ع جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی۔
(اقبال رح)

قاضی فراز احمد (دوحہ۔ قطر)

ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ اس سلسلہ کو آپ نے اپنے گاؤں کی مسجد کی تصویر بھیج کر آگے بڑھایا تھا۔ ٭ ۔ ٭

★ پروین شاکر (مرحومہ) کا کمال ان لفظوں میں اجاگر کیا ہے:

جس کی خوشبو سے مہکتا ہے بہاروں کا چمن
جس کی خوشبو سے مہکتی ہے گلوں کی انجمن
حادثے کا ناگ آخر ڈس گیا پروین کو
آج سُونا ہو گیا ہے رآز اردو کا چمن

[illegible]

★ میر انیس کی فصاحت، معجز بیانی، الہامی منفرد اندازِ مرثیہ نگاری کا ان شعروں میں حق ادا فرمایا ہے۔

جہانِ حرف و حکایت میں جگمگائے انیس
انیس شہر فصاحت میں آبروئے حروف
نگارِ حسن میں عکسِ جمیل زورِ بیاں
انیس نظم کی کشتی میں ناخدائے حروف

★ مولانا حالی کی حبِ قومی پر یوں نعرہ زن ہیں:

ہمیں وقت کے ساتھ چلنا سکھایا
زمانے میں عزت سے رہنا بتایا
اندھیرے میں جب قوم سوئی ہوئی تھی
تو اس وقت حالی نے آکر جگایا

مرتب کی مساعی قابلِ قدر ہے کہ اس نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشاہیر مثلاً ہندوپاک، امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، مشرقِ وسطیٰ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، اوسلو کے ۱۲۴ اردو ادبا و شعراء کی تصاویر کے ساتھ یہ کتاب برمنگھم انگلینڈ میں زیورِ طبع سے آراستہ فرمائی۔ کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے سرپرست عالیجناب علی میاں مقادم کے توسط سے اردو داں حضرات تک پہنچائی ہے۔

مکتوب بنام مدیر نقش کوکن

"فروری ۱۹۹۷ء کے شمارہ سے متاثر ہو کر"

ساقی توڑپلوی

ماہ فروری ۱۹۹۷ء کا شمارہ دستیاب ہوا۔ دیگر تمام مضامین نظم و نثر سے قطع نظر ایک عنوان عکس بر نقش "حقیقتِ سورۂ انفال" پر نظریں مرکوز ہو کر رہ گئیں۔ جناب محمد سعید ٹوٹکر صاحب کا یہ مضمون میری تصنیف "شرح سورۂ انفال" منظوم سے متعلق ہے۔ لہٰذا لب کشائی و رقم طرازی ضروری ہوئی ہے۔ جناب محمد سعید ٹوٹکر صاحب اسلام و قرآن میں ایک مدت سے غور و خوض کرتے رہے ہیں اور اس عنوان پر ان کے مضامین ٹھوس دلائل کے ساتھ شائع ہوتے رہے ہیں یہ بات مسلّم اس برتے پر مضمون مذکورہ کو بھی صحیح قطعی قرار دے کر نقش کوکن کے قارئین ساقی توڑپلوی (راقم الحروف) سے بدگمان بھی ہو سکتے ہیں۔ جناب ٹوٹکر صاحب نے مضمون میں جو باتیں تحریر فرمائی ہیں ان سے ایک بات صاف طور پر واضح ہوتی ہے کہ وہ شرح سورۂ انفال منظوم کو یا تو سرے سے غلط کہہ کر معیوب قرار دے رہے ہیں اور شاید ساقی کے دماغ کی اپج خیال فرما رہے ہیں۔ جیسی تورات و انجیل کے پیروؤں نے ہر دو آسمانی کتب میں تحریف کی تھی۔ بات اگر صاف نہ کر دی جائے تو بطلان و غلط فہمئ طبائع کا نتیجہ برعکس تکدر کا باعث ہو سکتا ہے۔ مصحفِ مقدس قرآن مجید و فرقانِ حمید کی تفاسیر بے شمار علمائے دین کر چکے ہیں۔ تمام کا نظریۂ بیاں خود ساختہ نہیں زبان عربی میں نازل اُمّ الکتاب کا اردو میں ہر سورہ کے شانِ نزول کے حواشی و شرح بسیط میں لفظی ترجمہ سے گزر کر وقت و حالات کو نظر میں رکھ کر تاریخِ مذہب و تاریخ اسلام کو مطالعہ میں لا کر جامع معلومات عہدِ حاضر کی تمثیلاً پیش کر کے نہایت خوبی سے قرآن متبرک و مقدس کی صحیح افہام و تفہیم کر دینے کا حق ادا کر دیا ہے۔ لہٰذا جن اردو شعراء حضرات نے قرآن مجید کو منظوم کرنے کی سعی فرمائی ہے وہ کسی نہ کسی تفسیر ہی سے استفادہ کرتے رہے ہیں۔ ظاہر ہے یہ کوئی تغزّل قصیدہ گوئی کہ واقعات بیانی کی شاعری نہیں ہے بلکہ آیاتِ قرآنی کے معنیٰ کے ساتھ شان نزول اور اس وقت کے حالات کو منظوم کر لینے کا فرض وہ انجام دیتے رہے ہیں۔ بندہ نے ایک شرح قرآن کریم کو نظم کر دیا ہے جس میں سے ایک سورۂ انفال کی کتابت عمل میں لا کر کتاب کی شکل دی۔ لفظ شرح کو ذہن میں رکھتے ہوئے قارئین تصنیفِ بندہ کسی بھی شرح و تفسیر قرآن سے اگر موازنہ فرمائیں کوئی پہلو معترضہ اشتباہ و تشکیک کا پیدا نہیں ہو سکتا بخلاف محض قیاس آرائی و فرضی بیانات پر محمول شرح منظوم بندہ اگر ٹوٹکر صاحب قرار دے رہے ہیں۔ یہ بات ان کی لاعلمی پر دال ہو سکتی ہے کیونکہ وہ قرآن

اپیل

جشنِ سیمیں

آدرش ہائی اسکول کرجی

یہ خوشی اور اطمینان کا مقام ہے کہ "کرجی تعلیمی انجمن کرجی، تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری" کے زیرِ انتظام آدرش ہائی اسکول، کرجی نے تیس سال پورے کئے ہیں۔ لوگوں میں علم کی افادیت کا شعور اُجاگر کرنے کی غرض سے امسال "جشن سیمیں سال" (SILVER JUBILEE YEAR) منانے کا ارادہ کیا ہے جس کے تحت وقتاً فوقتاً چند ثقافتی، علمی اور تفریحی پروگرام منعقد ہوں گے۔

اس ہائی اسکول نے اب تک اپنی زندگی کی تیس بہاریں دیکھ لی ہیں مگر اس طویل عرصہ کی مسافت کے باوجود آج بھی چند اہم اور ضروری کام تکمیل کے منتظر ہیں۔ مثلاً پانی کا مستقل انتظام طہارت خانوں کی تعمیر، طالبات کے لئے الگ سے کھیل کا میدان وغیرہ۔ علاوہ ازیں ایک بہت اہم ضرورت "بچوں کو روزی روٹی کے مسئلہ سے جوڑنا ہے" اس فرض کی تکمیل کے لئے چند ایسے پیشہ ورانہ ٹیکنیکل کورسیز جو آئی۔ ٹی۔ آئی کی سطح یا اس کے مساوی ہوں شروع کئے جائیں اور بچیوں کے لئے ہوم سائنس کورسیز کا اہتمام بھی کیا جائے۔ ان کاموں کی تکمیل کے لئے ایک بڑے فنڈ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا بطورِ خاص ان نوجوانوں سے جو اسکول سے تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اور ان خیر خواہوں سے جن کے بچے اسکول میں زیرِ تعلیم ہیں پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ عطیات دے کر فراخدلی اور علم دوستی کا ثبوت دیں۔

گزارش ہے کہ اس اپیل پر خود بھی سنجیدگی سے غور کریں اور دوسروں تک پہنچا کر انہیں بھی اس کارِ خیر میں ہاتھ بٹانے پر آمادہ کریں۔ کم سے کم تین ہزار (-/۳۰۰۰) روپے اور اس سے زائد عطیہ دینے والے حضرات اگر چاہیں تو اپنی پاسپورٹ سائز فوٹو اور اپنے بارے میں مختصر معلومات ارسال کریں ان شاء اللہ اسے سوئینیر میں شامل کر کے آپ کی خواہش کا احترام کیا جائے گا۔ آخر میں اتنا ہی عرض کرنا ہے کہ یہ ادارہ، یہ اسکول آپ کا اپنا ہے۔ اس کی مدد کرنا ہمارا اپنا فرض ہے

حسین عبدالغنی	اے۔ ڈی۔ حمدولے
چیئرمین سلور جوبلی کمیٹی کرجی۔ تعلیمی انجمن، کرجی۔	ہیڈ ماسٹر آدرش ہائی اسکول، کرجی

ہم مندرجہ بالا اپیل کی حمایت کرتے ہیں اور علم دوست حضرات سے تعاون کے خواستگار ہیں۔

اراکینِ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک	ابراھیم احمد سندیلکر
(چیئرمین)	(سکریٹری)

تبصرہ

"قابلِ ذکر لوگ"

نتیجۂ فکر: جناب اطہر راز صاحب
مرتب: جناب اقبال مرزا صاحب
تبصرہ نگار: محمد عبدالغفور ساقی توڑیلوی

قطعات کی صورت میں جناب اطہر راز صاحب کی فکرِ بلیغ کا نتیجہ و جناب اقبال مرزا صاحب کی مرتب شدہ جامع خوبصورت تصنیف موسوم بہ "قابلِ ذکر لوگ"، ماہنامہ صدا، لندن کے زیرِ اہتمام منظرِ عام پر آئی ہے۔ جو مخصوص متقدمین، متوسطین و متاخرین کی معارف ہے۔ تدریجاً باعتبار زورِ نطق و فکر و فن، کلام و بیان، علم و حلم، متواضع و منفرد مزاج و مقام کے ان ناموں کے تعارف کے ساتھ خراجِ عقیدت پیش کر رہی ہے۔ ان تمام باکمال شاعر و ادیب، اصحابِ گرامی کے شایانِ شان صاحبِ تصنیف نے زبانِ شعر میں جو بے بہا گوہر لٹائے ہیں وہ قرار واقعی تعریف کے مستحق ہیں۔

مشاہیرِ سلف و حاضر کے واضح تعارف کی خاطر برجستہ و بیساختہ جو شعر موزوں فرمائے ہیں وہ ان کے عمیق مطالعۂ شخصیت، شناخت و مبنی بر حقیقت رائے زنی پر دال ہیں۔ تصنیف اپنی خصوصی وضع و تنوع کی روشنی میں اردو ادب میں بہترین اضافہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ذیل کے قطعات اس کا ثبوت ہیں۔

★ لیجیے رہنمائے قوم سرسید کا کن لفظوں میں ذکر ہوا ہے

جدید عہد کا سید نے احترام کیا
شعور و فکر کی آفاقیت کو عام کیا
مخالفت کی ہواؤں کے تیز جھونکوں میں
چراغِ فکر جلانے کا اہتمام کیا

★ غالب مرحوم کے حق میں کیا بجا ارشاد ہے۔

اے کہ تو اک قوم دنیا ساز کا محبوب ہے
جسم و جاں کی آخری منزل میں
محوِ خواب ہے
اور وہ غالب کہ جس کو
بلبلِ مشرق کہیں
وہ امیرِ کاروانِ فکر
وہ دانائے راز
سو رہا ہے قبر میں
اک داغِ محکومی کے ساتھ

★ مغرب کا مفکر شکسپیئر یوں متعارف ہو رہا ہے۔

مرکزِ اہلِ نظر فنکار شاعر بے نظیر
آبروئے فکرِ مغرب منفرد جادو بیاں
فن کی دنیا میں کمالِ شاعری کا راز دار
ترجمانِ حسنِ فطرت شاعرِ شیریں زباں

★ علامہ اقبال پر یوں رقمطراز ہیں۔

ناقدِ تہذیبِ مغرب ترجمانِ زندگی
شاعرِ مشرق مفکر محسنِ اردو زباں
ترجمانِ دینِ فطرت واقفِ رازِ دروں
عشق کا ہمدم کمالِ فکر و فن کا راز داں

★ اکبر الہ آبادی کی بابت فرماتے ہیں

نام اکبر کا بھی ہے اردو ادب میں معتبر
طنزِ اکبر آج بھی زندہ ہے قصہ مختصر
جاہ و دولت میں بقولِ اکبر بس اتنی بات ہے
ہم سمجھ جاتے ہیں دنیا کیا ہے ان کو دیکھ کر

★ جوش ملیح آبادی پر یوں سلسلہ جنباں کی ہے۔

جس کی دولت جامِ رنگیں جس کا نعرہ انقلاب
چاندنی راتوں کا عاشق جس کا ہمدم آفتاب
حسنِ فطرت کا مصوّر بے یقینی کا شکار
جس کے شعروں میں سمٹ آیا ہے فطرت کا شباب

★ حضرت امیر خسروؒ کی وصف بیانی ملاحظہ ہو:

وہ بے مثل شاعر سفیرِ صداقت
مریدِ تصوّف امینِ طریقت
وہ قوالی و کہہ مکرنی کا موجد
ادب کا خزانہ ہے خسرو کی جدّت

★ فیض احمد فیض کو یوں سراہا ہے۔

لفظ معنی ڈھونڈ رہے ہیں
آوازوں کے جنگل میں
اک مغنی جس کا نغمہ
نغمۂ دل بن جاتا ہے
ایک مصوّر جس نے
شب کی تاریکی کے پردے میں
درد کا چاند اگایا تھا
زخموں کے پھول کھلائے تھے
لہجے کی شمشیرِ شکن نرمی سے
ظلم و ستم کی فصلوں میں
احساس کی آگ لگادی تھی
نقش گرکون

اس آگ کے اٹھتے شعلوں میں
انصاف کے نغمے گائے تھے

★ جناب مخدوم محی الدین کی شاعری پر کیا خوب ریمارک ہے۔

مخدوم فقط نام نہیں شعر و سخن میں
انصاف طلب فکر کا عنوان ہے یہ نام
سرمایۂ مزدور ہے مخدوم کی نظمیں
تعمیرِ بغاوت میں ہے تعمیر کا پیغام

★ جناب وزیر آغا کے ساتھ معقول انصاف کیا ہے۔

تجدیدِ فن کے ساتھ غزل بھی جدید ہے
ان کی جدیدیت میں حلاوت مزید ہے
دل کی صدا ہے شعر کی وادی میں خیمہ زن
یہ بھی ہے سچ کہ جذبے کی جدّت شدید ہے

★ سیماب اکبر آبادی یوں داد پا رہے ہیں؛

سیماب کی غزل میں نفاست بھی ساتھ ہے
سنجیدگی، صفائی متانت بھی ساتھ ہے
سوز و گداز، طرزِ ادا، جدّت خیال
حسنِ غزل میں فکر کی دولت بھی ساتھ ہے

★ جعفر علی خاں اثر لکھنوی کی استادانہ شان ان ابیات میں بیان کی ہے۔

اثر کی شاعری میں چاشنی ہے
صفائی سادگی کاریگری ہے
غزل میں بانکپن ہے لکھنو کا
شعورِ زندگی کی روشنی ہے

★ جگر مراد آبادی کیوں کر مطمحِ نظر ہوئے ہیں

بڑا دلکش ہے اندازِ جگر بھی
غزل کی جان ہے سازِ جگر بھی
دلوں کی دھڑکنوں میں گونجتی ہے
غزل میں ڈھل کے آوازِ جگر بھی

ایس۔آئی۔او کا عید ملن پروگرام

اسٹوڈنس اسلامک آرگنائزیشن کی جانب سے پوردھن ہائی اسکول رتناگری میں "عید ملن" کا جلسہ منعقد کیا تھا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر پروفیسر شرد نکالجے (پرنسپل بی۔ ایڈ کالج رتناگری) موجود تھے۔ صدارت ڈاکٹر دلیپ پاکھرے صاحب نے کی۔ اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن کے صدر ڈاکٹر کھوتال صاحب نے اپنی تنظیم کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی مراٹھی ہفت روزہ آکاش گنگا کے مدیر الناصر قاضی صاحب نے صدر اور مہمان خصوصی کا تعارف پیش کیا۔

اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے مولانا رؤف خان صاحب نے عید الفطر اور روزے سے متعلق تفصیلی معلومات دی

اس موقع پر مستری ہائی اسکول کے سابق صدر مدرس آئی۔ وائی سولکر صاحب کی تقریر ہوئی۔ اپنی صدارتی تقریر میں ڈاکٹر دلیپ پاکھرے صاحب نے کہا کہ کوکن کا مسلم سماج وفادار، محنتی اور امن پسند ہے "عید ملن جیسے پروگرام کے انعقاد پر آپ نے زور دیا۔

پروگرام کی نظامت تاج الدین ہوڑیکر صاحب نے سنبھالی اس موقع پر دانشور طبقہ، میونسپل کونسلرس اور معزز ڈاکٹر، سماجی کارکن بڑی تعداد میں موجود تھے۔

کلیان میں تقسیم انعامات کا جلسہ

نیشنل اردو ہائی اسکول کلیان میں تقسیم انعامات کا سالانہ جلسہ جناب محمد حنیف تانکی صاحب کی صدارت میں منعقد کیا گیا جس میں اسکول کی نصابی وغیر نصابی سرگرمیوں میں انفرادی واجتماعی مقابلوں میں نمایاں درجات سے کامیاب طلباء وطالبات کو مہمانِ خصوصی جناب شفیق احمد تانکی صاحب کے دستِ مبارک سے انعامات سے نوازا گیا۔ سال رواں کا چمپین آف چمپئین پریسیڈنٹ ایوارڈ سلور میڈل درجہ ہشتم الف کے طالب علم شیخ محمد اشفاق محمد اختر کو دیا گیا۔

اسمٰعیل خان اور سولکر جناب کی ترقی

رائے گڑھ ضلع پریشد کی جانب سے اپرتوڑیل اردو اسکول کے صدر مدرس جناب اسمٰعیل خان علی خان ولیشکر کا مہاڈ پنچایت سمیتی میں اردو شعبۂ تعلیم کے لیے وستار ادھیکاری کے عہدے پر اور نظامپور اردو اسکول کے صدر مدرس جناب سولکر صاحب کا مانگاؤں پنچایت سمیتی میں اردو شعبۂ تعلیم کیلئے وستار ادھیکاری کے عہدے پر تقرر ہوا۔

جماعت اسلامی کا آلِ کوکن اجتماع

مستری ہائی اسکول

رتناگری کے ہال میں ۲۱، ۲۲، ۲۳ فروری ، ۹۹ء کو جماعت اسلامی ہند علاقۂ کوکن کی جانب سے آل کوکن اجتماع منعقد ہوا۔ ۲۱ فروری کو پروگرام کا آغاز ڈاکٹر محمود الحسن (بھیونڈی) کے درس قرآن سے ہوا۔ افتتاحی کلمات میں علاقہ کوکن کے ناظم جناب شہاب بانکوٹی صاحب نے پروگرام کے غرض وغایت بیان کی۔ جناب عبدالباری مومن صاحب نے جماعت اسلامی ہند کا تعارف پیش کیا۔ تاج الدین ہوڑیکر صاحب نے آئے ہوئے مہمانان کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر حبیب اللہ عطار کی "اہل خانہ کی تعلیم و تربیت" سے متعلق تقریر ہوئی۔ اسی روز اجتماع ارکان ہوا۔ بعد ازاں محترمہ صالحہ خانم، ناظمہ حلقۂ خواتین علاقۂ کوکن نے خواتین کا اجتماع منعقد کیا۔

اس موقع پر الناصر قاضی صاحب نے "قرآن کا تعارف" پیش کیا بعد ازاں کیپٹن پرمود سالوی، ڈی۔ وی ٹھاکور دیسائی صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ معزز مقرر پرنسپل نکالجے صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ قرآن مجید میں تزکیۂ نفس کے توسط سے بنی نوع انسان سے پاک و صاف زندگی گزارنے کی تلقین کی گئی ہے۔

مولانا ریاض احمد (سکریٹری شعبۂ تربیت جماعت اسلامی) نے قرآن کی تعلیمات سے ہر فرد نے اپنی عملی زندگی میں مستفیض ہونے کی بات کہی

اختتام میں جناب عبدالستار شیخ صاحب (معاون ناظم جماعت اسلامی ہند علاقۂ کوکن) نے شکریہ ادا کیا۔ پروگرام کی نظامت جناب تاج الدین ہوڑیکر صاحب نے کی اس موقع پر غیر مسلم بھائیوں کو مراٹھی اور انگریزی میں ترجمۂ قرآن مجید کی ۶۵ کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ تقسیم قرآن پاک پروگرام کو غیر مسلم بھائیوں نے کافی سراہا۔ اس موقع پر دماغی امراض کے ماہر ڈاکٹر اور ماہنامہ نقش کوکن کے اڈیٹر ڈاکٹر عبدالکریم نائیک بھی اسٹیج پر موجود تھے۔

شب میں ادبی نشست منعقد کی گئی، جس کی نظامت عبدالمجید شافل (جوئی۔ مہاڈ) نے کی۔

سہ روزہ اختتامی اجلاس کے موقع پر جناب غلام ربانی (بھیونڈی) نے "تعلق باللہ کیوں اور کیسے"؟ جناب جاوید ظفر عابدی (دہرنی) نے نظم جماعت کو بہتر بنانے کی تدابیر سے متعلق حاضرین کی رہبری کی۔ مولانا ریاض احمد صاحب نے اسلام پر غیر مسلموں کے اعتراضات کا جائزہ اس عنوان کے تحت مدلل تقریر کی۔ حاضرین نے سوالات کے جوابات کے ذریعے اپنی غلط فہمیوں کو دور کیا۔

اردو اکادمی کا علاقائی ڈراموں کا مقابلہ

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے زیر اہتمام منعقدہ علاقائی ڈراموں کے مقابلے میں کل پانچ ڈراموں نے حصہ لیا جبکہ سابق امسال بھی ایک ٹیم نے اچانک ڈرامہ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس کی وجہ سے صرف ۵ ڈرامے مقابلے میں شامل ہو سکے بھارتیہ ودیا بھون میں منعقدہ اس ڈراموں کے مقابلے میں محافظ حیدر منور علی اور گریش دیسائی نے ججوں کے فرائض انجام دیئے۔ رضوی کالج کا ڈرامہ "استحصال" اول قرار پایا جبکہ آپ زندہ ہیں اور ٹیکس فری کو بالترتیب دوم اور سوم انعام دیا گیا۔ اشونوش داتار (ٹیکس فری) اور فریدہ خان (استحصال) کو بہترین اداکار اور اداکارہ کا ایوارڈ ملا۔ جبکہ استحصال کے مصنف عنایت قاضی اور ہدایت کار

رجب جعفری کو بہترین اسکرپٹ
اور ہدایت کاری کے انعامات
دیئے گئے لائٹنگ کے لیے کملیش موٹا
کو انعام دیا گیا۔ خصوصی انعام سنیے سنگھ
(آپ زندہ ہیں) کو دیا گیا تقسیم
انعامات کے جلسہ سے اردو اکادمی
کے کارگزار صدر پروفیسر عبدالستار
دلوی، گریش دیسائی اور منور علی
نے خطاب کیا۔ رسم شکریہ پریزیڈنٹ
وقار قادری نے ادا کی۔

یونائیٹڈ اکنامکس فورم کی پیش رفت

فروری ۹۰ء کو نیشنل
اسپورٹس کلب کے پریس ہال
میں منعقدہ فورم کی دوسری سالانہ
جنرل باڈی میٹنگ میں جناب کے ایم
عارف چیرمین نے فورم
کی کارگزاری کی جو رپورٹ پیش کی
اس سے واضح ہو گیا کہ فورم اپنے
مقاصد کی تکمیل کی طرف پیش رفت
جاری رکھے ہوئے ہے۔

مسلم نوجوانوں میں بیداری
پیدا کرنے کی غرض سے ایک مہم
شروع کرنے والے اس فورم نے
اس بات پر زور دیا کہ وہ ایمپلائمنٹ
ایکسچینج میں اپنا نام لکھوائیں کیونکہ
حصول ملازمت کے لیے یہ اشد
ضروری ہے اور اس کا خاطر خواہ فائدہ
ہو رہا ہے اس جلسہ میں ممبئی کے
پولس کمشنر مسٹر ملہوترہ، سابق پولس کمشنر
شری ستیش ساہنی، سابق ڈائریکٹر
جنرل آف پولس پنجاب شری ریبیرو
اور ہندوستانی فوج کے اعلیٰ افسر
کرنل شرما کی شرکت نے فورم کو نیا عزم
ویقین عطا کیا۔ بیگن واڑی گونڈی
ممبئی میں خواتین کو خود کفیل بنانے
کے لیے شروع کیے گئے سینٹر کے
کارکنان کی موجودگی نے بھی فورم کے
اراکین کو اعتماد بخشا اور حاضرین نے
جناب کے ایم عارف صاحب کو
ہر ممکن تعاون دینے کا وعدہ فرمایا
شہر ممبئی کے سربرآوردہ حضرات
پر مشتمل یہ فورم جس انداز سے سرگرم عمل
ہے اسے دیکھ کے یہ کہنا پڑتا ہے کہ

پائے شکستہ رکتا بڑھتا آج نہیں تو کل پہنچےگا
منزل اپنی سوچی سمجھی رستے اپنے دیکھے بھالے

کوکنی مسلم کلب کا انتخاب نو

۲ر فروری ۹۰ء کو کوکنی
مسلم کلب نیروبی مشرقی افریقہ
کا ۴۶ واں سالانہ جلسہ عام کوکن مسلم
ایسوسی ایشن کے ہال میں منعقد ہوا
جس میں افطار پارٹی کا بھی خاصہ
اہتمام تھا۔ میٹنگ میں اس بات
کا بھی اعلان کیا گیا کہ کلب کے لیے
لوٹن انگلینڈ کی کوکنی مسلم کرکٹ
ٹیم کی میزبانی کے امکانات روشن
ہیں جو ماہ جولائی ۹۰ء میں مشرقی
افریقہ کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتی
ہے۔ اس موقعہ پر دارالسلام
میں ایسٹ افریقن کوکنی مسلم
اسپورٹ فیسٹول منعقد کرنے کا
خیال زور پکڑے گا جس کا دو سال
سے ناغہ ہو گیا ہے۔

اس کے بعد مجلس انتظامیہ کے
لیے برائے سال ۹۰-۹۱ء درج ذیل
حضرات کا انتخاب عمل میں آیا۔

چیرمین: جناب محی الدین حوا
وائس چیرمین: جناب اصغر خان
اعزازی جنرل سکریٹری: جناب آصف خان
اسسٹنٹ سکریٹری: جناب شکیل کھاجے
خازن: جناب اشفاق شیخ اور
اسپورٹس سکریٹری: جناب الطاف قاضی

اراکین انتظامیہ
جناب رؤف سنگرار، جناب امین کھاجے
جناب سمیر بہورے، جناب مشتاق چرفرے
اور جناب حنیف خان

مجلس میں انڈور اور آؤٹ ڈور کھیلوں
میں فتح حاصل کرنے والے کھلاڑیوں
کو محترمہ افسری رؤف خان صاحبہ

کے ہاتھوں انعامات عطا کیے گیے
جو کوکنی مسلم ایسوسی ایشن نیروبی
کے چیئرمین کی زوجہ محترمہ اور نقش کوکن
کی دیرینہ نقش نواز ہیں

رقیہ دلوی صاحبہ ایجوکیشن کمیٹی میں

اورن ضلع رائے گڈھ
کی میونسپل ایجوکیشن کمیٹی میں
محترمہ رقیہ اشفاق دلوی کوکنی
برادری کی پہلی مسلم خاتون
ہیں جنہیں شمولیت کا اعزاز ملا ہے

محترمہ رقیہ صاحبہ جو بی اے
(آنرز) بی۔ایڈ پنڈت ایچ ایس ایس
جیسی اسناد کے ساتھ اعلیٰ تعلیم
یافتہ ہیں ۱۹۹۱ء سے ۹۶ء تک
پانچ سال اورن میونسپلٹی کی
کونسلر رہیں اور اسی دوران
ایک سال تک پرووینشل ایجوکیشن
کمیٹی کی چیئرپرسن بھی تھیں
مابعد آپ سماج مندر کی جس کے
زیر اہتمام خواتین کے لیے
نرسری اسکول چلایا جاتا ہے
اس کی چیئرپرسن منتخب ہوئیں
اسی طرح مہیلا بال کلیان کمیٹی
جو خواتین اور لڑکیوں نیز بچوں
کی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم عمل
ہے اس کی بھی چیئرپرسن تھیں۔

محترمہ سٹینزن ہائی اسکول اورن
کی وائس پرنسپل ہیں اور پچھلے
چونتیس سالوں سے درس و تدریس
میں منہمک ہیں۔

علی مقری کی کامیابی

اورن ضلع رائے گڈھ کی
میونسپلٹی میں ایجوکیشن بورڈ کا جب
انتخاب عمل میں آیا تو اپنی سابقہ خدمات
کی وجہ سے جناب علی مقری کو تیسری
بار شمولیت کا اعزاز حاصل ہوا اس
لیے ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے
ہیں۔

مرسلہ
مصدق مقری۔ ملاڈ

بینظیر پالیکر کی کامیابی

کھیڈ ضلع رتنا گری کے
مشہور ڈاکٹر پالیکر زوجین (محترمہ
ڈاکٹر نورجہاں پالیکر اور محترم ڈاکٹر
نورالدین پالیکر) کی دختر بے نظیر نے
ایم بی بی ایس کے دوسرے سال
میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔
بے نظیر میڈیکل کی تعلیم کے ساتھ ساتھ
سماجی اور ثقافتی پروگرام بھی پیش
پیش رہتی ہیں۔

مرسلہ
عبدالمجید مجگاؤنکر

شکاگو میں مزاحیہ مشاعرہ

امریکہ میں اردو کے سب سے

بڑے مرکز شہر شکاگو میں ایک طویل عرصہ کے بعد منعقدہ مزاحیہ مشاعرہ میں ہندوستان سے آنے والے ۲ مزاحیہ شعراء خواہ مخواہ عظمت بھلاواں، مصطفٰے اعلی بیگ اور حمایت اللہ نے اپنے کلام سے ساری محفل کو لوٹ پوٹ کر دیا۔ انٹرٹینمنٹ ایسوسی ایشن آف نارتھ امریکہ رشیام برگ اور شکاگو) کے زیر اہتمام ۲ راگست ۹۶ء کو انڈو امریکن سینٹر میں یہ مشاعرہ منعقد ہوا تھا۔

(اردو ریویو اکتوبر تا دسمبر ۹۶ء)

اردو یونیورسٹی بل پارلیمنٹ میں منظور

راجیہ سبھا نے کسی رکن کی مخالفت کے بغیر حیدرآباد میں مولانا آزاد یونیورسٹی قائم کرنے کا بل منظور کر لیا ہے

مرکزی وزیر فروغ انسانی وسائل جناب ایس ار بومئی نے ایوان کو یقین دلایا کہ یہ یونیورسٹی مزید تاخیر کے بغیر کام شروع کر دے گی

ڈاکٹر شنکر دیال شرما اردو اخبار کے ایڈیٹر تھے

صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر شنکر دیال شرما آزادی سے قبل لکھنؤ کے ایک اردو روزنامہ "علم و نور" کے ایڈیٹر تھے۔

(اردو بک ریویو اکتوبر، نومبر، دسمبر ۹۶ء)

قومی کونسل برائے ترقی اردو

حکومت ہند نے ترقی اردو بورڈ اور ترقی اردو بیورو کی جگہ قومی کونسل برائے ترقی اردو زبان کے نام سے ایک خود مختار ادارہ قائم کیا ہے جو مرکزی حکومت کی وزارت فروغ انسانی وسائل کے تحت کام کرتا ہے۔

(اردو بک ریویو اکتوبر تا دسمبر ۹۶ء)

سرفراز محمود مقدم بی کام کی ڈگری سے سرفراز

شیوکھول رتناگری کے باشندہ اور ضلع پریشد رتناگری کے سابق معاون اعلیٰ جناب محمد حسین مقادم متوطن محگاؤں کے خلف اکبر جناب سرفراز نے گو گٹے جوگلیکر کالج رتناگری میں زیر تعلیم رہ کر ممبئی یونیورسٹی سے بی کام کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔

ممبرا کوسہ شاہ راہ پر صبح ۶ سے رات ۱۰ بجے تک بھاری گاڑیاں گذرنے پر پابندی

ممبرا کوسہ قومی شاہراہ پر ۱۶ ٹن سے زیادہ بھاری گاڑیوں کی آمدورفت صبح ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک پابندی عائد کیے جانے کے احکامات ایڈیشنل پولس کمشنر شری بی ڈی ہنگسلو بانے جاری کیے ہیں۔

یاد رہے کہ ممبئی پونہ قومی شاہراہ ممبرا کوسہ جیسی گنجان آبادی سے گذرتی ہے۔ آبادی میں اضافے کے پیش نظر گذشتہ کئی دنوں سے ممبرا کوسہ میں حادثات کے باعث عوام پریشان تھے سمجھا جاتا ہے کہ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۶ ٹن سے زیادہ بھاری ٹرافک پر یہاں پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

صدر معلمہ خاتون بی ناکاڑے کے اعزاز میں الوداعی تقریب

۲۸ فروری ۹۷ء کو کرلا ضلع رتناگری گرلس اردو اسکول کی صدر معلمہ محترمہ خاتون بی داؤد ناکاڑے کے ریٹائرڈ ہونے پر

نقش کوکن ایک تحریک ہے

مدرسہ ہٰذا کی جانب سے اور شکشک پالک سنگھ کرلا کے تعاون سے ان کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد ہوئی۔

جلسے کی صدارت جناب احمد ابراہیم مہسکر نے کی۔ گٹ شکشن ادھیکاری شری موہیرے وغیرہ موجود تھے۔ متعدد مقررین نے محترمہ خاتون بی ناسکاڑے سے متعلق نیک خواہشات کا اظہار کیا

نامہ نگار: تاج الدین ہوڑیکر۔

رتناگری میں سائنس نمائش

رتناگری میں محمد صدیق نائیک ہائی اسکول اور نرسری کلاسس کی جانب سے سائنس نمائش اور اشیائے خوردنی کا ایک میلہ منعقد کیا تھا

اس سائنسی نمائش (سکنڈری کا افتتاح ماہنامہ نقش کوکن کے مدیر ڈاکٹر عبد الکریم نائیک صاحب نے کیا جبکہ نرسری اور پرائمری سکشن کی نمائش کا افتتاح ایڈوکیٹ نثار شیخ حسن نائیک کے دستِ مبارک سے ہوا۔

سکنڈری سیکشن نے سائنس نمائش میں کل ۱۶ پروجیکٹ رکھے تھے جو تعلیمی وسائل کے طور پر کافی اہمیت کے حامل تھے۔ جن میں صدائے بازگشت ٹیبل لینڈ، مختلف اقسام کے پودے پٹرولیم اشیاء کا پروڈکشن، کاشتکاری ٹریفک کا نظم ونسق، پن ہول کیمیرہ آگ الارم گھڑی، بڑھتی ہوئی آبادی سے ہونے والے اثرات، مقناطیسی کرین، قطب مینار، سگریٹ کے مضر اثرات، پن چکی، جنگی جہاز، لفٹ پیراسکوپ، آتش فشاں پہاڑ، پیرائڈ، ریلوے سگنل، جنگلات، ہوائی اڈہ، فضائی آلودگی، راجستھان کا صحرا، رتناگری شہر سے قریبی بھاٹیے پل وغیرہ کے تعلیمی وسائل ماڈلس رکھے گئے تھے۔

مدرسہ ہٰذا کے پرائمری سیکشن (جماعت اول تا چہارم) کے سائنسی نمائش میں کل ۵۰ طلباء وطالبات نے حصہ لیا

ان کے بنائے ہوئے ماڈلس بھی قابل توجہ رہے جن میں مدرسے کی عمارت، مثالی گھر، پوسٹ آفس کملا نہرو پارک، مہاتما گاندھی، پنڈت نہرو، نئے شہر کا منصوبہ، ڈاکٹری آلات، انسانی دل، آمدورفت کے ذرائع، پھل اور ترکاریاں، جانور اور ان کے مکانات، اسٹیمر وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ اخلاقی قدروں پر مشتمل چارٹ بھی پسند کیے گیے۔

نرسری کے طلباء وطالبات نے بھی مختلف صلاحیتوں کو اجاگر کر کے اس نمائش میں حصہ لیا تھا کار، ٹرک، ایسی کیٹ، گھر، پھولوں کا باسکٹ، گڑیا، جہاز، صوفہ سیٹ جھونپڑی، بنگلہ، بھالو، انسانی ہڈی کا ڈھانچہ، دلوں کو فرحت بخشنے والے کارٹون، اس طرح انہوں نے کل ۸۹ تعلیمی ماڈلس پیش کیے۔

اس موقع پر اشیائے خوردنی کی نمائش کا افتتاح محترمہ ڈاکٹر ممتاز پرکار کے ہاتھوں ہوا۔ جبکہ سائنس میگزین کا اجراء صابو صدیق پالی ٹکنک کے پروفیسر حمزہ دیرانی کے ہاتھوں ہوا۔ ڈیڑھ لاکھ روپے کی لاگت کا سامان جسمانی ورزش کے لیے لایا گیا ہے اور اس کے لیے ایک مخصوص ہال رکھا گیا ہے۔ اس کی افتتاحی تقریب جناب عبد اللطیف نائیک کے دستِ مبارک سے ہوئی۔

اس موقع پر تقریب میں نقش کوکن کے مدیرِ اعلیٰ اور نفسیاتی امراض کے ماہر ڈاکٹر عبد الکریم نائیک نے صدارتی تقریر میں کہا کہ مدرسہ ہٰذا

نقش کوکن

کی صدر معلمہ محترمہ سعیدہ نائیک قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اپنے بہترین انتظامی امور کو استعمال کرتے ہوئے طلباء وطالبات میں مختلف صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے ذہانت اور محنت سے کام لیا ہے۔ انہوں نے مدرسہ ہٰذا کے تمام معاون ٹیچروں کی محنت کو بھی کافی سراہا اور امید ظاہر کی کہ یہی طلباء وطالبات آئندہ زندگی میں ملک وقوم کے بہترین معمار ثابت ہوسکتے ہیں

میئر کا انتخاب

شہر ممبئی اور شہر تھانہ کے لیے جو میئر چنے گئے ہیں وہ دونوں خواتین ہیں۔ ممبئی کے لیے شیوسینا اور بھارتیہ جنتا پارٹی محاذ کی امیدوار وشاکھا راؤت چن کر آئی ہیں اور تھانہ میونسپل کارپوریشن کی میئر کی حیثیت سے شیوسینا کی کارپوریٹر وجیا دیشمکھ کا انتخاب عمل میں آیا۔ تھانہ میں پہلی بار ایک خاتون میئر منتخب ہوئی ہیں جبکہ شہر ممبئی کے لیے وشاکھا راؤت تیسری خاتون میئر ہیں۔

نقش کوکن

دلفروز محشر باندرہ میں

پٹیل اردو ہائی اسکول ممبرا ضلع تھانہ کے پرنسپل جناب دلفروز محشر نے یکم مارچ ۹۷ سے باندرہ اردو ہائی اسکول وجونیئر کالج آف کامرس اینڈ سائنس میں بحیثیت پرنسپل چارج سنبھال لیا ہے

طب یونانی پر ورکشاپ

۱۹، ۲۰ فروری کی تاریخیں عروس البلاد ممبئی کے لیے اس اعتبار سے کافی اہمیت کے حامل رہیں گی کہ ان دو دنوں میں حکومت ہند کے قائم کردہ ادارہ سنٹرل کونسل آف یونانی میڈیسن کی دعوت پر ملک کے دور دراز علاقوں سے نامور اور مشہور ماہرین فن طب یونانی طبیہ کالج کے موجودہ پر غور وخوض اور بحث ومباحثہ کے لیے تشریف لائے سرینگر سے حکیم بنسی لال پنڈت توچنا ئی سے حکیم امام الدین صاحب اور بنگلور سے حکیم شہاب الحق ، مجلس مذاکرہ میں شریک تھے انجمن اسلام طبیہ کالج ممبئی کے چیرمین اور شہرہ آفاق سونولوجسٹ ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ شرکاء مجلس میں انجمن اسلام وخیر الاسلام کی مجلس منتظمہ کے صدور واراکین مثلاً رضوان حارث صاحب، حکیم محمد مختار اصلاحی صاحب، مشہور معالج نفسیات ڈاکٹر عبدالکریم نائیک انجمن خیر الاسلام کے صدر جناب محمد علی مٹھا صاحب، اسمٰعیل خان صاحب، صابو صدیق انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر جناب چارہ صاحب صابو صدیق پالی ٹکنک کے پرنسپل ہارون صاحب کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔

جلسہ افتتاحیہ کے اختتام پر صدر مجلس ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی حاضرین مجلس سے ہمکلام ہوئے آپ نے تمام مندوبین، مختلف طبیہ کالجوں کے اساتذہ پرنسپل حضرات نیز مجلس عاملہ کے اراکین کو خطاب کرتے ہوئے طب یونانی کو ترقی پذیر زمانے کے ساتھ ساتھ اپنی انفرادیت اور تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے ہم رنگ وہم آہنگ بنانے کی ضرورت پر زور دیا

ظہرانہ کے بعد مجلس مباحثہ کا دوسرا دور شروع ہوا اور اطبا مختلف گروپس میں منقسم ہو کر اپنے کاموں

میں مصروف ہو گئے۔ زیر بحث آنے والے مضامین بالخصوص امور طبیعہ، علم الامراض، علم الادویہ ماڈرن فارماکالوجی، حفظان صحت اور طب قانونی اور علم السموم، معالجات امراض نسواں قبالہ و علم امراض اطفال کے قابل ذکر ہیں۔ اطباء نے بالخصوص علم الامراض طب قانونی و علم السموم۔ منافع الاعضاء مضامین ان کی وسعت واہمیت کے اعتبار سے مستقل ڈپارٹمنٹ کی تشکیل عطا کرنے کی سفارش کی موجودہ علم الادویہ میں ماڈرن فارماکالوجی کو مناسب حصہ دینے کی بات بھی کہی تاکہ فی زمانہ انڈین سسٹم آف میڈیسن کے فارغین کو وقتاً فوقتاً پیش آنے والے مسائل کا کماحقہ ازالہ کیا جا سکے

۱۹ر فروری کی صبح ۱۱ بجے سے چل رہے بحث و مباحثہ کا اختتامی اجلاس ۲۰ر فروری شام ۴ بجے منعقد ہوا جلسہ میں اطباء کی پیش کردہ تجاویز کا جواب دیتے ہوئے سی سی آئی ایم کے وائس پریسیڈنٹ حکیم عبدالمبین خان صاحب نے دونوں کی تگ و دو اور مندوبین کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ مجھے نقش کو کن

فخر ہے کہ جس دلجمعی سے میرے دوست اطباء کرام نے ان مجالس میں حصہ لے کر اس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی ہے میں صدق دل سے اعتراف کرتا ہوں اور یہ اعلان کرتا ہوں کہ سی سی آئی ایم کی ایڈوکیشن کمیٹی کی میٹنگ میں ان تجاویز کو جلد از جلد منظور کرانے کے بعد طبیہ کالج کو عمل پیرا ہونے کے لیے کہا جائے گا اور وعدہ کرتا ہوں کہ سی سی آئی ایم ہر عملی میدان میں آپ کے ساتھ ہے

رتناگری کا ریفائنری پروجیکٹ تعطل کا شکار

مرکزی وزیر مملکت برائے پٹرولیم اور گیس شری ٹی آر بالو نے ایچ پی سی ایل کے چیرمین و مینجنگ ڈائریکٹر شری ایچ ایل زتشی کے ہمراہ مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ شری منوہر جوشی سے ملاقات کی اور رتناگری ڈسٹرکٹ علاقے میں ریفائنری پروجیکٹ کے لیے درکار زمین کے سلسلے میں تبادلہ خیال کیا یاد رہے کہ بعض مالکین نے زمین اکوائر کرنے کے خلاف عدالت سے باقاعدہ لڑائی لے رکھا ہے جس کے سبب یہ منصوبہ تعطل کا شکار ہے۔

فضل الدین پرکار کو اعزاز

ممبئی پتر لیکھک سنگھ کی رتناگری شاخ کے زیر اہتمام منعقدہ سنہ ۱۹۹۶-۹۷ء کے مراسلاتی مقابلہ میں فردوس کے جناب فضل الدین پرکار اول انعام کے حقدار قرار پائے بتاریخ ۱۶ر مارچ کو چپلون میں منعقدہ تقسیم انعامات کے جلسہ میں نامور صحافیوں اور معززین کی موجودگی میں جناب فضل الدین پرکار کو یہ انعام دیا گیا۔

ڈاکٹر ایس اے عابدی کو بین الاقوامی ایوارڈ

سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف فشریز ایجوکیشن جسے حکومت نے یونیورسٹی کا درجہ دے دیا ہے کے ڈائریکٹر اور وائس چانسلر ڈاکٹر ایس اے عابدی کو ان کی مرین سائنس اور فشریز ڈیولپمنٹ سمندروں سے متعلق سائنس اور مچھلیوں کی افزائش نسل کے میدان میں گرانقدر خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے بین الاقوامی ایوارڈ ڈاکٹر نارمن ایچ ڈل گولڈ مڈل سے نوازا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ انہیں سوسائٹی آف بائیو سائنس انٹرنیشنل

(انڈیا) نے دیا ہے۔ ڈاکٹر ایس اے
عابدی مرکزی حکومت کے
ڈپارٹمنٹ آف اوشن ڈیولپمنٹ کے
سابق مشیر رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر ایس اے
عابدی کو مذکورہ انٹرنیشنل ایوارڈ
سنٹرل ڈرگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
لکھنؤ (اتر پردیش) میں منعقدہ
ایک بین الاقوامی سمپوزیم کے موقعہ
پر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سراج الدین بلساری کو ایوارڈ

انڈیا انٹرنیشنل فرینڈشپ
سوسائٹی دہلی نے ڈاکٹر سراج الدین
حسین بلساری کو جو سرسوتی باغ میونسپل
اردو اسکول جوگیشوری ممبئی میں
ٹیچر ہیں ان کی سماجی، تعلیمی اور ثقافتی
خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے نیشنل
انٹی گریشن ایوارڈ دہلی کے لیے منتخب
کیا ہے یہ ایوارڈ اکنامکس گروتھ اینڈ
نیشنل انٹی گریشن کانفرنس کے موقعہ
پر نئی دہلی میں منعقد ہونے والی ایک
کانفرنس میں پیش کیا جائے گا۔

نایک ہائی اسکول کا جشن سالانہ

بیگم عزیزہ داؤد نایک
نقش کوکن

گرلس ہائی اسکول رتناگری کا
۹۷-۱۹۹۶ء کا جشن سالانہ ۱۸ / اور
۱۹ فروری ۹۷ء کو منعقد کیا تھا ۱۸ کو
جماعت پنجم سے لے کر جماعت دہم کے
تمام طلبہ و طالبات کے کھیل فنی گیمز رکھے
گئے تھے یعنی یہ دن اسپورٹس ڈے
کے طور پر منایا گیا۔ اس وقت کل دس
قسم کے کھیل لیے گئے۔ ان کھیلوں میں
پہلا نمبر آنے والے ہر طالب علم کو
انعامات دئے گئے۔ کھیل ختم ہونے
کے بعد تمام اساتذہ اور بچوں کے لیے
ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔

۱۹ فروری ۹۷ء کو رتناگری
ضلع کے ایجوکیشن آفیسر ادیہ سنگھ
بھوسلے کی صدارت میں سالانہ جلسہ
منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر خصوصی
مہمان کے طور پر رتناگری نگر پریشد
کے صدر اُمیش شیٹیے بھی حاضر تھے
اسی طرح آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی
کے صدر رفیق سیٹھ نایک، نائب
صدر ڈاکٹر جی آئی۔ آوٹے، سکریٹری
لائق۔ اے۔ کے۔ قاضی اور کمیٹی
ممبران عبداللطیف نایک، علی قاضی
اور منیر شیخ حاضر تھے۔ مہمانوں کا
استقبال اور سالانہ رپورٹ
اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب اے۔ آئی
قاضی نے پیش کی صدر جلسہ اور
مہمان خصوصی کا استقبال رفیق سیٹھ
نایک کے ہاتھوں شال اور ناریل
دے کر کیا گیا۔ اس کے بعد طلبہ و
طالبات کے مختلف پروگرام پیش
کیے گئے۔ اس میں ڈرامے، فینسی
ڈریس، غزلیں اور ڈانس شامل
تھے اس پروگرام میں بہترین ڈرامہ
قرار پایا۔ جس کے لیے نقد دو سو روپئے
کا انعام دیا گیا۔

اس ڈرامے کے بہترین کردار
کا انعام وسیم پرکار (جماعت نہم)
کو ملا اردو ڈرامے کا بہترین کردار
کا انعام اسامہ عبدالحمید قاضی (جماعت
ہشتم) کو دیا گیا۔ دکھنی ڈرامے کا
بہترین کردار کا انعام صالحہ معین الدین
ملّا (جماعت نہم) کو دیا گیا (جماعت
ششم کو دیا گیا، بہترین گلوکار
کا انعام بانو اسحاق ہوڑیکر (جماعت
ہشتم) کو دیا گیا۔ انگریزی ڈرامے
کا بہترین کردار کا انعام وفا ظفر شیخ
(جماعت ششم) کو دیا گیا۔ فینسی
ڈریس میں جماعت ہفتم کی طالبہ
مبینہ آدم میمن کو انعام سے نوازا
گیا۔ مزاحیہ آئٹم کا بہترین انعام
صلاح الدین نور محمد ملّا (جماعت نہم)
کو دیا گیا۔ کراٹے کے شعبے کی طرف
سے طلبہ نے کراٹے کے نمونے بھی

پیش کیے۔
حج کے فرائض جناب سراج خان
جناب تاج الدین ہوڑیکر اور جناب
ارشاد قاضی نے انجام دیئے نظامت
کے فرائض دلنواز مبارک شیخ نے
انجام دئے تو شکریہ یٰسین ٹیمکر نے
ادا کیا۔

بلیک برن میں نئی مسجد

بلیک برن انگلینڈ میں
ایک اور تیسری شافعی مسلک کی
مسجد "مسجد الصالحین" کا اجراء
۶ر دسمبر ۱۹۹۶ء کو عمل میں آیا۔ اسی
طرح اس علاقے میں بننے والے
شافعی مصلین کو سہولت حاصل
ہوئی ہے۔

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کا انتخاب نو

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن
لندن کا امسال سالانہ اجلاس
مدرسہ غوثیہ ہال لوٹن انگلینڈ میں
۲۳ر فروری ۹۷ء کو نہایت تزک و
احتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ رسمی
کاروائی کے بعد آئندہ سالِ رواں
کے لیے نئے صدر کوکن کے معروف
شاعر اور نصف درجن شاعری مجموعوں
نقشِ کوکن
کے خالق نیز کوکن اردو رائٹرز گلڈ
نیروبی کینیا کے فونڈر اور روحِ رواں
جناب ساحر شیوی کا بلا مقابلہ انتخاب
ہوا۔ دیگر عہدیداران میں برمنگھم کوکنی
مسلم سوسائٹی کے فعال رکن اور
سماجی ورکر جناب ایوب خان پٹھان
نائب صدر منتخب ہوئے اور جنرل
سکریٹری عبداللہ مقدم، جوائنٹ سکریٹری
سید علی میاں قادری، خزانچی جناب
معظم علی بغدادی اور جوائنٹ خزانچی
جناب عثمان تجوانے کا تقرر عمل میں
آیا۔ نیز انتظامیہ کمیٹی میں جناب بیرسٹر
عبدالقادر پرکار، جناب بہاؤالدین پرکار
جناب عبدالکریم بجلے، جناب محمد ابراہیم
پرکار، جناب عبدالمجید اندرے، جناب
حسن ایم پرکار، جناب ڈاکٹر عبدالسلام
پٹھان کثرتِ رائے سے چنے گئے
اس طرح یہ کاروائی نہایت خوش
اسلوبی سے انجام پائی۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی یو۔کے

آئیڈیل کا مثالی انتخاب

آئیڈیل ایجوکیشنل موومنٹ
گذشتہ چار برسوں سے تعلیمی، ادبی
اور تہذیبی خدمات انجام دے رہا
ہے اس سلسلے میں اردو طلبہ کے
تدریسی رہنمائی کے علاوہ ذہین طلبہ
اور مخلص و باصلاحیت اساتذہ کی
حوصلہ افزائی کے لیے تہنیت کا
بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ موومنٹ
ہر سال پانچ اساتذہ کو تدریسی
میدان میں بہتر خدمات کے اعتراف
میں اعزاز اور سند پیش کرتا ہے
دانشور طبقے میں اس اعزاز کو قدر کی
نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس سال
کی منتخبہ فہرست میں محترمہ شمشاد
عبدالستار شمنے کا نام اس لحاظ سے
اہم ہے کہ ان کا تعلق میونسپل اردو
پرائمری اسکول سے موصوفہ پچھلے
بائیس برسوں سے تدریسی فرائض انجام
دے رہی ہیں۔ فی الحال آپ ایچ۔ پی
کیلو سلر مارگ اردو اسکول نمبر ۱ میں
ڈپٹی صدر معلمہ کے عہدے پر فائز ہیں۔
تہنیت کا اہتمام کرنے کے لیے موومنٹ
قابلِ مبارکباد ہے۔ محترمہ شمشاد عبدالستار
شمنے کا انتخاب کرکے موومنٹ نے
اپنے وقار میں اضافہ کیا ہے ۸ر مارچ
۹۷ء کو موومنٹ کا سالانہ جلسہ بمقام
سواستک چیمبرس ڈیمبرس) نزد پائپ روڈ
مسجد کرلا میں منعقد ہوا جس میں موصوفہ
کو ایک ٹرافی اور شال پیش کی گئی۔

ہرنئی میں الوداعیہ جلسہ

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی

تعلقہ داپولی ضلع رتناگری میں بہت دلوں سے اسکول کی حفاظت کے لیے باؤنڈری اور گیٹ کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی الحمدللہ یہ کام صاحب خیر حضرات کی مدد سے مکمل ہوا اور ۱۱/ مارچ ۹۷ء کو بازار محلہ ہرنئی کی بزرگ ہستی جناب فقیر احمد خان عرف جوش کے ہاتھوں داخلے کے ساتھ گیٹ کا افتتاح ہوا اس موقع پر حاضر معززین کا ہیڈ ماسٹر جناب عابدی صاحب نے پُر جوش استقبال کیا اور معاونین کے لیے نیک کلمات کہے۔

اسی دن شام ۴ بجے نویں کے طلباء کی طرف سے دسویں جماعت کے طلبہ کو الوداعیہ پارٹی دی گئی اس موقع پر اسکول کے چیئرمین جناب عبدالغنی پاؤسکر نے طلبہ سے خطاب فرمایا۔

اس موقع پر متعدد حاضرین کے علاوہ آٹھ محلہ ہرنئی کے صدر اور جناب قاسم میرکر، حسن ساکھرکر، ابراہیم ساونگ اور لندن سے آئے ہوئے ایک ہمدرد جناب یوسف ابراہیم قاضی نیز عبدالمجید سرنوست موجود تھے۔

اسکول میں وضو کی ٹانکی کی ضرورت کے پیش نظر جناب محمود میاں پاؤسکر اور عبدالرؤف نقش کرکن پاؤسکر کی طرف سے ٹینڈول کے ساتھ وضو کیلئے ٹانکی اور نل بٹھلانے کا انتظام کرنے کا اعلان کیا گیا جناب حسن ساکھرکر نے S.S.C کے طلباء کے لیے ہر سال اول، دوم، سوم آنے والوں کو ۱۰۰۰ روپئے کے انعامات دینے کا اعلان کیا۔ نیز اول آنے والی طالبہ کو ۱۰۰۰ روپئے کا انعام اپنی طرف سے دینے کا حوصلہ بخش اعلان جناب عبدالمجید سرنوبت عرف بدررنے کیا۔

آخر میں ہرنئی ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر کے مرحوم صدر جناب داود علی شریور دھنکر کی مخلصانہ خدمات کو سراہا گیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

نائیک گرلز ہائی اسکول میں الوداعی جلسہ

بیگم عزیزہ داؤد نائیک

گرلز ہائی اسکول رتناگری میں ۵/ مارچ ۹۷ء کو گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشنل کے پرنسپل شہزنکالجے صاحب کی صدارت میں جماعت دہم کے طلبہ و طالبات کا الوداعی جلسہ رکھا گیا تھا اس وقت مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر دلیپ مورے موجود تھے اسی طرح آئیڈیل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر رفیق سیٹھ نائیک، نائب صدر ڈاکٹر جی۔ آئی۔ آوٹے اور سکریٹری لائن اے۔ کے۔ آئی قاضی موجود تھے اسی طرح اسکول کے خیر خواہ بابو پٹرویکر اور ارشاد قاضی بھی موجود تھے اس جلسے میں ضلع پریشد سیکنڈری سیکشن کی طرف سے ۹۶-۱۹۹۵ء کے لیے بیسٹ ٹیچر کا ایوارڈ پانے والے مستری ہائی اسکول کے ٹیچر سراج احمد خان کو شال اور ناریل دے کر سوسائٹی کے صدر رفیق سیٹھ نائیک صاحب کے ہاتھوں اعزاز کیا گیا۔

سابقہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے دسویں کے طلبہ و طالبات نے اسکول کے لیے کرامپٹن کمپنی کے دو سیلنگ فین تحفے کے طور پر دئے ہیڈ ماسٹر جناب اے۔ ای قاضی صاحب نے ان طلبہ و طالبات کا اسکول کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد سوسائٹی کے صدر رفیق سیٹھ نائیک نائب صدر ڈاکٹر آوٹے، سکریٹری لائن قاضی نے طلبہ کی رہنمائی کے لیے تقریریں کیں۔ سراج خان صاحب نے اراکین کا شکریہ ادا کیا و طلبہ کی ہمت بڑھائی۔ خصوصی مہمان دلیپ مورے کی سبق آموز تقریر اور عالمانہ خطبۂ صدارت

کے بعد محترمہ یاسمین دلاورسولکر صاحبہ نے شکریہ ادا کیا جلسہ کی نظامت پنچ بھائی سر نے کی۔

الوداعیہ جلسہ

۵ر مارچ ۹۷ء کو مہاراشٹر اردو ہائی اسکول کڈوڈی ضلع رتناگری میں سال رواں کے ایس ایس سی طلبہ کے حق میں الوداعیہ تقریب کا انعقاد جناب ابراہیم یوسف جولے صاحب کی صدارت میں ہوا چوگلے شیپنگ کارپوریشن رتناگری کے منیجر شری دلیپ بھاٹکر اس تقریب کے خصوصی مہمان رہے محکمۂ تعلیم اور گاؤں کی دیگر برگزیدہ ہستیوں اور والدین کی بڑی تعداد موجود رہی۔ طالبات نے خوش الحانی سے استقبالیہ گیت پیش کیا۔ ہیڈ ماسٹر جناب شمس القمر ہاشمی صاحب نے تفصیلی تعارف دیا اور گلہائے عقیدت پیش کر کے عزت بخشی۔

وداع ہونے والے طلبہ نے تقاریر، گیت اور میزبان ہشتم اور نہم جماعت کی جانب سے بھی دل آویز تقاریر کیں۔ ایجوکیشن کڈوڈی کے پریسیڈینٹ جناب عبدالرحمن نقش کوکن موڈک صاحب حاضر نہ رہ سکے۔

معاون مدرس جناب اکبر آزاد نے وداع ہونے والے طلبہ کو نیک خواہشات کیے۔ جناب ابراہیم بھوتیل صاحب کی جانب سے میرٹ لسٹ میں آنے والے ہر طالب علم کے لیے پانچ ہزار روپئے کے انعام کا اعلان کیا گیا۔ ڈاکٹر نارکر نے اول، دوم سوم آنے والے طالب علم کو فی کس پچاس روپئے کا اعلان کیا۔ اور ڈاکٹر ملکنکر نے اول آنے والے طالب علم کے لیے پچاس روپئے کا اعلان کیا۔ ہر مضمون کے استاد کی جانب سے ۹۰ یا اس سے زیادہ نمبرات حاصل کرنے والے ہر طالب علم کو نقد سو روپئے کے اعلان کیا گیا۔ مہمان خصوصی شری بھاٹکر نے ضرورتمند طلبہ کے لیے ایک ہزار ایک روپئے کا نقد ہدیہ پیش کیا۔

نظامت کے فرائض سراج احمد مومن (معاون مدرس) نے انجام دیئے۔

ایک دن میں دو جلسے اور مبارک کاپڑی

۸ر مارچ ۹۷ء کو این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ میں مبارک کاپڑی صاحب بطور مہمان خصوصی مدعو تھے جہاں انگلش زبان دانی پر سیمینار منعقد تھا جلسہ کی غرض و غایت اسکول ہٰذا کے صدر مدرس جناب ارشاد کنکے صاحب نے بیان فرمائی۔

بعد ازیں مبارک کاپڑی صاحب نے انگلش زبان کی اہمیت پر مدلل اور دلپذیر تقریر کی۔

جلسہ کی صدارت اسکول کے چیرمین عبدالصمد ادھیکاری صاحب نے فرمائی۔

دوپہر کے جلسہ صدارت جناب مبارک کاپڑی صاحب کو بہ اتفاق رائے سونپی گئی جو طلباء کے لیے الوداعی اور تقسیم انعامات کا جلسہ تھا صدر مدرس ارشاد احمد کنکے صاحب نے مبارک کاپڑی کو گلدستہ عقیدت پیش کیا نیز سوسائٹی کے تمام ممبران کی گل پوشی کی گئی۔ طلبہ و طالبات کی تقاریر کے بعد شبیر احمد ماہر نے خوبصورت نظم پیش کی جسے کافی سراہا گیا۔

تقسیم انعامات بھی مبارک کاپڑی صاحب کے ہاتھوں اور بدست اراکین سوسائٹی طلبہ و طالبات کو دیئے گئے۔

ان دونوں جلسوں کی نظامت شبیر احمد ماہر نے بحسن و خوبی انجام دی۔

رسم شکریہ شکیل احمد سر نے انجام دی

مرسلہ: محمد اقبال

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار ہیں کہ جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکرگذار ہے

درون ہند خریدار

ڈاکٹر اے آر شیخ	ساکی ناکہ
جناب نواب وائی قاضی	رتناگری
مس پروین ایلادیا	ممبئی ۱۰
مسز کلثوم فضل الدین پرکار	گھاٹکوپر
جناب شریف ابراہیم بورکر	سانتاکروز
محترمہ نرگس مقادم	ممبئی ۹
اردو اسکول	جے گڑھ
جناب احمد داؤد فرفرے	ممبئی ۹
" رضوان علی میر	ممبئی ۳
محترمہ عائشہ عثمان قاضی	ممبرا
مس نیلوفر عبدالرحیم آغاخان	جوگیشوری
محترمہ کلثوم بی حسن قاضی	وڈالا
اردو اسکول	انیور
جناب عثمان قاضی	گورےگاؤں
" اسمٰعیل ڈاورے	وڈولی
" علی میاں جوگلیکر	پڑار
" پونہ کالج	پونہ

نقش کوکن

بیرون ہند خریدار

جناب حافظ عبدالرزاق جلگاؤنکر	بلیک برن انگلینڈ
" اشرف علی اسمٰعیل سنگے	"
" عبدالرشید سارنگ	ممباسہ مشرقی افریقہ

رضیہ قاضی

سیطوڑہ تعلقہ رتناگری میں رہنے والی محترمہ رضیہ ابوبکر قاضی حالیہ پنچایت سمیتی کے انتخاب میں واحد خاتون امیدوار تھیں جو کامیاب ہوئی ہیں۔

مالگنڈ حلقہ انتخاب کے جے گڑھ حلقہ کے سے انڈین نیشنل کانگریس کی امیدوار محترمہ رضیہ قاضی۔ اپنے حریف بی جے پی کی رما جوگ کو شکست دے کر ایکبار پھر چن کر آئی ہیں۔ ۱۹۹۲ء کے انتخاب میں محترمہ رضیہ صاحبہ نے اس وقت کے ایم پی سی سی کے نائب صدر اور حلقہ کے معروف صنعتکار مرحوم ایم ڈی نائیک کی ایماء پر سیاست میں قدم رکھا اور مرحوم کی پشت پناہی نیز ہمت افزائی سے آپ بھاری اکثریت سے چن کر آئیں پھر پچھلے پانچ سالوں میں عوامی خدمت کا ایسا شاندار ریکارڈ قائم کیا کہ عوام الناس نے انہیں ایکبار پھر منتخب کیا۔ محترمہ رضیہ صاحبہ سیطوڑہ کے ڈاکٹر ابوبکر قاضی کی رفیقہ حیات ہیں۔

کویت میں نعتیہ مشاعرہ

گذشتہ مہینہ کویت میں معروف شاعر سید روشن جوان دنوں اپنے دوہوں کے لیے قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں محمد اسلم بقائی کی ایماء پر نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت ہزل اور غزل کے شاعر جنکا ایک نعتیہ مجموعہ کلام "حرف عقیدت" کے نام سے منظر عام پر آ چکا ہے جناب محمد کمال اظہر نے کی اس نعتیہ مشاعرے کی نظامت کویت کے معروف افسانہ نگار، شاعر اور ادیب نور پرکار صاحب نے کی جبکہ مہمان خصوصی جناب مسرور عابدی تھے جو اپنے ترنم سے پڑھنے کے انداز سے سامعین میں بہت مقبول ہوئے پُر تکلف عشائیہ کے بعد اس نعتیہ مشاعرے کا آغاز مولانا عتیق احمد نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔

جن شعرائے کرام نے شرکت کی اور اپنے کلام سے محظوظ فرمایا وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) عتیق احمد عتیق (۲) حشمت اللہ شاہین (۳) ایوب قاسم کرجیکر (۴) عبداللہ اطہر (۵) نظر بریلوی نقش کوکن (۶) منیر حیدر (۷) محشر افغانی (۸) سعید روشن (۹) سحر اکبر آبادی (۱۰) عبداللہ ساجد (۱۱) نور پرکار (۱۲) مسرور عابدی (۱۳) محمد کمال اظہر

دوسرے دور میں شعراء کرام اپنے دوہے، غزلیں اور نظمیں سنائیں جنہیں بے حد سراہا گیا یہ مشاعرہ رات ۳ بجے اختتام پذیر۔ ناظم مشاعرہ جناب نور پرکار صاحب نے "حرف آخر" تک سامع کو اپنی گرفت میں رکھا اور دونوں دور کے اختتام تک ایک بھی شخص اپنی جگہ سے نہیں ہلا جو مشاعرے کی کامیابی کی دلیل ہے۔

شادی کی مبارکباد

جناب نوشاد المرحوم علی میاں نوپلنکر لندن کی شادی ان کے وطن مالوف ناگاؤں نزد بورلی پنچتن میں ۹ر مارچ ۹۷ء کو عطیہ انور ادھیکاری متوطن مہسلہ ضلع رائے گڑھ کے ساتھ ہونا قرار پائی اس موقع پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

ابراہیم بغدادی

خدیجہ کیتکر کو بہترین ٹیچر کا ایوارڈ

انجمن تبلیغ الاسلام ہائی اسکول کرلا ممبئی کی نومنتخب پرنسپل محترمہ خدیجہ کیتکر کو گذشتہ دنوں - آئیڈیل ایجوکیشن موومنٹ کی جانب سے بہترین ٹیچر کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ایک ٹرافی، شال اور سند پر مشتمل یہ گرانقدر ایوارڈ ڈاکٹر میمونہ دلوی صاحبہ کے ہاتھوں ایک باوقار تقریب میں دیا گیا محترمہ خدیجہ کیتکر گذشتہ ۳۱ برسوں سے درس و تدریس کے پیشہ سے وابستہ ہیں طلبہ اور اساتذہ میں یکساں طور پر بے حد مقبول ہیں اور حال ہی میں انہیں تبلیغ الاسلام ہائی اسکول میں پرنسپل کے عہدہ پر فائز کیا گیا ہے

آئی۔ ٹی۔ آئی مروڈ کی سالانہ گیدرنگ

انجمن اسلام جنجیرہ آئی۔ ٹی۔ آئی مروڈ ضلع رائے گڑھ کے تحت ۸، ۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو سالانہ سوشل گیدرنگ وسالانہ جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات انعقاد پذیر ہوا جس کی صدارت جناب ابراہیم سندیلکر صاحب نے فرمائی۔ شب میں تفریحی پروگرام پیش کیا گیا۔ آغاز فینسی ڈریس کے انٹر ٹریڈ مقابلوں سے ہوا۔ اول انعام کا حقدار قرار پایا الیکٹریشین

(فائنل) کی طرف سے سنگتراشں نامی فینسی ڈریس جس میں مختلف موڑتیوں کے ساتھ ایک سنگتراش کے صنم کدہ کو پیش کیا گیا تھا۔ انسٹرکٹر اور بچوں کی محنت دیکھ کر دیکھنے والے مبہوت رہ گئے دوسرے نمبر کے حقدار الیکٹریشین (پریلیم) کے ٹریڈ، سلیم ادھیکاری، رہے جنہوں نے بہترین انداز میں پاگل کا کردار پیش کیا۔ اس کے بعد مختلف ڈرامے ممکریاں اور ڈانسیس پیش کیے گیے (تیسرے نمبر کے حقدار) رہے موٹرمیکانک (فائنل) جنہوں نے بونامیکانک پیش کیا)

۹؍مارچ ۹۷ء کو دوپہر ½۲ بجے جلسۂ تقسیم اسناد وانعامات انعقاد پذیر ہوا۔ بعد ازاں الیکٹریشین انسٹرکٹر جناب شاہد حسن کلاب نے مہمانان کا تعارف وخیرمقدم کیا پھر ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے چیرمین جناب مشتاق درزی نے مہمانوں کو گلہائے عقیدت پیش کیے بعد ازاں انسٹی ٹیوٹ ہذا کے پرنسپل جناب مختار احمد خان صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں احاطۂ ادارہ کی زمین پر غیر قانونی قبضہ کی روک تھام اور کروانے کے لیے لوگوں نے اپیل کی۔

سالِ رواں کے لیے موٹرمیکانک کے طالب علم، مختار شبیر مومن، ”بیسٹ بوائے“ جبکہ اسی ٹریڈ کے طالب علم سیماب کربیلکر کو ”بیسٹ سوشل ورکر“ کا انعام دیا گیا۔ اسپورٹس میں انفرادی چیمپئن شپ کے حقدار قرار پائے ویلڈر ٹریڈ، ارشد خان، جبکہ جنرل چیمپئن شپ کے لیے الیکٹریشین فائنل ٹریڈ کا انتخاب عمل میں آیا مہمان میں سے ڈاکٹر عبدالقدوس منشی صاحب (سابق پرنسپل مہاراشٹر کالج) اور مہمان خصوصی جناب کمال الدین ٹھوکن صاحب (اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ مہاراشٹر) نے انسٹی ٹیوٹ کے نظم وضبط اور رزلٹ کی بے حد تعریف کی۔ اس جلسہ کی نظامت کے فرائض جناب نعیم الدین شیخ صاحب نے انجام دیئے

دوسری شب (۹؍مارچ ۹۷ء) میں تفریحی پروگرام پیش کیا رات تقریباً ½۲ بجے تک لوگ ڈراموں ممیکریوں اور ڈانسس سے محظوظ ہوتے رہے۔

مرسلہ
شاہد حسن گلاب (الیکٹریشین انسٹرکٹر)

پریکشا سدھار یوجنا

گذشتہ سال S.S.C امتحان میں سوالات کے پرچے آؤٹ ہوئے تھے اس کے تدارک کے لیے مہاراشٹر سرکار کے پاس تجاویز زیرِ غور ہیں۔

S.S.C امتحان مارچ ۹۸ء میں قطعی طور پر اس پر عمل پیرا ہونے سے پہلے ایک پائلٹ پروجیکٹ بمبئی کے دس چنندہ اسکولوں میں اپریل ۹۷ء میں ٹرائل کے طور پر آزمایا جائے گا۔ اس ضمن میں سرکاری کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں درج ذیل اراکین کمیٹی شامل ہیں۔

★ محترم عبدالرحمن موٹلیکر صاحب (پرنسپل محمدیہ ہائی اسکول ممبئی ۳)

★ مسٹر دابھولکر صاحب (پرنسپل بال موہن ہائی اسکول)

★ مسٹر ساپڑے صاحب (پرنسپل ملند ودیہ مندر)

اس ضمن میں محمدیہ ہائی اسکول میں ۱۱؍مارچ سے ۱۴؍مارچ تک ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جسمیں اردو ہائر لیول اور سائنس II کے متعدد سوالی پرچے بنائے گیے اور اسکیم پر کافی مفصل بحث ہوئی اس

نقش کوکن قوم کا آرگن ہے

ضمن میں مختلف میڈیم کے اسکولوں سے ۲۵ سینئر اساتذہ اور ہیڈ ماسٹروں نے حصہ لیا اس کی تفصیلی رپورٹ سفارشات کے ساتھ گورنمنٹ آف مہاراشٹر کو پیش کی جائے گی۔

تربیتی کیمپ

۶ مارچ ۹۷ء کو محمدیہ ہائی اسکول میں ہائی اسکول لیول پر فائن آرٹ پڑھانے والے اساتذہ کا تربیتی کیمپ منعقد ہوا۔ اس کیمپ میں نئے کورس کے تعلق سے ضروری معلومات فراہم کی گئی۔ اس پروگرام میں ریسورس پرسن کی حیثیت سے مندرجہ ذیل اساتذہ کرام نے شرکت کی۔

* پروفیسر بورسے (جے جے کالج آف آرٹ)
* مسٹر جوشی (صدر آرٹ ایسوسی ایشن)
* مسٹر چترے (آرٹ ٹیچر)
* مسٹر ویدیہ (" ")

ساؤتھ زون کے تقریباً ۷۵ اساتذہ نے شرکت کی اس میں اردو میڈیم کے اساتذہ کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی۔

ایم۔ ایس نائیک ہائی اسکول کے چھوٹے آرٹسٹ

لائنس کلب چپلون کی جانب سے منعقدہ ڈرائنگ مقابلے میں محمد صدیق نائیک ہائی اسکول رتناگری کی طالبہ مصباح امیر حمزہ بھاٹکر اور ان کے چھوٹے بھائی سلمان امیر حمزہ بھاٹکر کو ہمت افزائی انعامات سے نوازا۔

ڈرائنگ مقابلے میں شرکت کے لیے مدرسہ ہذا کے ٹیچر مس کماری روپالی ہیروے اور کماری ودیا گاندھی کی نے رہنمائی کی۔

مدرسہ ہذا کی صدر معلمہ سعیدہ نائیک نے ان طلباء کو مبارکباد دی۔

تاج الدین ہوڑیکر، نمائندہ نقش کوکن برائے رتناگری

خوشخبری:

نقش کوکن کے دیرینہ خوشنویس جناب مولانا جاوید ندیم کے یہاں فرزند نیک ارجمند ۱۳ فروری ۹۷ء کو تولد ہوا ہے جس کا نام انہوں نے یاسر عرفات رکھا ہے اس سے قبل ان کے یہاں ایک بیٹی ہے آرزو جاوید۔

گزشتہ ۲۵ فروری بروز منگل کو اس خوشی کے موقع پر ان کی رہائش بمقام بنگالی پورہ گیٹ نمبر ۱۲ وڈالا ممبئی ۳۷ پر ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں ممتاز ادبی شخصیات نے شرکت کی تھی۔ خصوصاً نقش کوکن کا اسٹاف اور دوماہی رسالہ 'رابطہ' کے چیف ایڈیٹر ڈاکٹر عبدالرؤف شمار صاحب صدر کچھی میمن جماعت بمبئی، مسعود غلام حسین روشن، مالک روشن آرٹ پرنٹنگ پریس ممبئی ۳ کے علاوہ دیگر احباب داعزا نے شرکت کی تھی۔

ادارہ خلوص دل سے اس صاحبزادہ کی آمد پر مولانا جاوید ندیم اور انکی اہلیہ محترمہ جہاں آراء کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور یاسر عرفات کی درازی عمر اور بلند اقبال کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہے۔

شادی خانہ آبادی:- جناب یوسف احمد پرکار پرنسپل حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالسہ کی دختر ناظمہ کی شادی عظیم ابن حسین محمود پرکار کے ساتھ ۲۳ مارچ ۹۷ء کو کالینہ ممبئی میں انجام پائی۔

مرسلہ: ساحر شیوی

محمد حسین پرکار

کی ملازمت سے سبکدوشی

کوکن مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے صدر اور برطانیہ کے معروف اردو شاعر ابراہیم ذوقؔ فردوسی کے برادرِ عزیز جناب محمد حسین محمد علی پرکار جو ۱۹۷۴ء میں نیروبی کو خیرباد کر کے لیوٹن بیڈ فورڈ شائر انگلستان میں مقیم ہیں۔ ۲۲ سال کی ملازمت کے بعد S.K.F (U.K) L.T.D (جو دنیا بھر میں بال بیرنگ بنانے کے لئے مشہور ہے) اس فرم سے بڑے عزت و احترام کے ساتھ سبکدوش ہو گئے۔ پندرہ دسمبر ۱۹۹۶ء ان کی ملازمت کا آخری دن تھا۔ فرم نے ان کی خدمات کے سلسلے میں گرانقدر اعزازات سے نوازا ہے۔

موصوف کی ابتدائی تعلیم سراج الاسلام ہائی اسکول فردوس میں ہوئی۔ کوکن کے ضلع رتناگری میں فردوس گاؤں میں محمد حسین محمد علی پرکار صاحب نے آنکھیں کھولیں۔ یہاں کے لوگ کافی تعلیم یافتہ اور مہذب ہیں۔ جناب محمد حسین پرکار کو کوکن کے مشہور اور معروف ادیب و شاعر جناب شرفؔ کمالی کے ہم

نقش کوکن

جماعت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ۱۹۴۹ء میں آپ نے روزگار کے سلسلہ میں مشرقی افریقہ کی دھرتی پر قدم رکھا۔ ان کے والد محمد علی پرکار پہلے ہی کینیا میں سکونت پذیر تھے اور نیروبی میں ملازمت کر رہے تھے ایک سال بعد جب محمد حسین اپنے وطن فردوس واپس لوٹے تو فردوس کی ایک خاتون شاہرہ بی بنت شیخ داؤد پرکار سے ان کا بیاہ ہوا۔ آج بھی وہ اپنی ازدواجی زندگی کا خوش اسلوبی کے ساتھ لطف اٹھا رہے ہیں۔

شادی کے بعد محمد حسین پرکار نے پھر نیروبی کا رخ کیا۔ جہاں انہوں نے ایسٹ افریقن ریلویز میں ملازمت اختیار کی۔ موصوف نے ریلوے میں ۲۴ سال ملازمت کی اور وہاں سے ریٹائر ہو کر لیوٹن انگلستان تشریف لے آئے اور S.K.F میں ملازم ہو گئے۔

محمد حسین پرکار کو تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں ان کے بڑے بیٹے عبدالقیوم سعودی عربیہ میں پروگرام ڈائرکٹر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ ان کے دوسرے بیٹے داؤد اور حنیف دونوں الیکٹرونکس انجینئر ہیں اور برطانیہ کے ایک ہی فرم میں ملازم ہیں ان کی ایک بیٹی انڈیا میں رہائش پذیر ہے۔ تین بیٹیاں برطانیہ میں مقیم ہیں سبھی بچے شادی شدہ اور اپنے پیروں پر کھڑے ہیں۔ موصوف ریٹائر ہونے کے بعد خدمتِ خلق میں لگے اور اپنی کمیونٹی کی فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ ان میں وہ ساری خوبیاں موجود جو ایک اچھے انسان میں ہونی چاہئیں۔ عدو بھی رشک کرتے ہیں اب ان کے عزم و محنت پر۔ ان کے تمام احباب اہل خانہ محمد حسین پرکار کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں (مرسلہ: ساحر شیوی)

ہندستان کی آزادی کی تحریک ۱۷۹۹ میں شروع ہوئی جب کہ سلطان ٹیپو انگریزوں سے جنگ کرتے ہوئے مارے گئے۔ اس کے بعد انگریزوں سے لڑنا، انگریز شخصیتوں پر بم مارنا، ان پر حملہ کرنے کیلئے بیرونی حکومتوں کو ابھارنا، جیسے ہنگامے سو سال سے زیادہ مدت تک جاری رہے۔

اس قسم کی تدبیریں اپنی نوعیت میں پرشور تھیں۔ چنانچہ ان کا نام آتے ہی انگریز فوراً چوکنا ہو جاتا تھا اور ان کو پوری طاقت سے کچل دیتا تھا اس کے بعد گاندھی میدان سیاست میں آئے تو اچانک صورت حال بدل گئی۔ پچھلے لوگ ہنسا کے ذریعہ آزادی کا مطالبہ کرتے تھے، گاندھی نے اس کے برعکس اہنسا کے طریقہ کو اختیار کیا۔ انھوں نے آزادی کی تحریک کو ایسی بنیاد پر چلانے کا اعلان کیا جو انگریزوں کو ناقابل لحاظ دکھائی دے۔

گاندھی کے اسی طریقہ کا ایک جزء وہ ہے جس کو ڈانڈی مارچ کہا جاتا ہے گجرات کے ساحل پر قدیم زمانہ سے نمک بنایا جاتا تھا۔ انگریزی حکومت نے گجرات میں نمک بنانے کی صنعت کو سرکاری قبضہ میں لے لیا گاندھی اس قانون کی پرامن خلاف ورزی کے لئے سابرمتی سے پیدل روانہ ہوئے اور ۲۴ دن میں ۲۴۰ میل کا سفر طے کر کے ڈانڈی کے ساحل پر پہونچے اور نمک کا ایک ٹکڑا اپنے ہاتھ میں لے کر سرکاری قانون کی خلاف ورزی کی۔

گاندھی نے جب اپنے منصوبہ کا اعلان کیا تو انگریز عہدیداروں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس موقع پر ایک انگریز افسر نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان کو اپنا نمک بنانے دو۔ مسٹر گاندھی کو چٹکی بھر نمک سے بہت زیادہ بڑی چیز درکار ہوگی کہ وہ برطانی شہنشاہیت کو زیر کر سکیں۔

موجودہ دنیا میں کامیاب اقدام وہ ہے جو دیکھنے میں ناقابل لحاظ دکھائی دے، مگر حقیقۃً وہ ناقابل تسخیر ہو۔ جو حریف کو بظاہر "چٹکی بھر نمک" نظر آئے، مگر انجام کو پہونچے تو وہ "پہاڑ بھر نمک" بن جائے۔

"تقسیم اسناد و انعامات"

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گوندگھر میں ۱۱ مارچ ۱۹۹۷ء کو تقسیم اسناد کی تقریب منعقد کی گئی — تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ طلباء و طالبات نے حمد و نعت پیش کئے۔ اس تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر جناب انور حسن ساٹویلکر کو مدعو کیا گیا تھا جنہوں نے صرف ۱۸ بچوں پر مشتمل اس اسکول کی بنیاد رکھی تھی جو آج اپنی کاوشوں کے سبب ۳۵۰ بچے اس اسکول سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ ۱۹ سال بعد لندن سے گوندگھر تشریف لائے تھے۔ ان کے بھائی یونس حسن ساٹویلکر جو کہ اس اسکول کے ماضی کے چیرمین رہ چکے ہیں۔ صدر کی حیثیت سے اس تقریب میں شریک تھے۔ انہوں نے بھی اپنے زرّین مشورات سے طلباء کو نوازا۔

گاؤں کی نامور شخصیتیں اور دیگر افراد بھی اس تقریب میں شریک تھے۔ اس موقع پر جماعت پنجم تا دہم کے طلباء و طالبات کو سال ۹۶-۱۹۹۵ء میں اول درجہ میں کامیاب ہونے پر اعزازات سے نوازا گیا۔ علاوہ ازیں جماعتِ دہم کی طالبہ نگینہ انور خانزادہ کو بنت انجمن اور طالب علم منصور قاسم لوکرے کو ابن انجمن کے خطاب سے نوازا گیا۔

اسی طرح کھیلوں کے مقابلوں میں شاہین ہاؤس پہلے نمبر پر تھا اور عقاب ہاؤس دوسرے نمبر پر اور باز ہاؤس تیسرے نمبر پر رہا۔ ہما ہاؤس کے طالب علم شاداب احمد چیویلکر نے سب سے زیادہ نمبرات لیکر چمپئن شپ ایوارڈ حاصل کیا۔ شاہین ہاؤس کے کپتان شکیل جمدوخان کو ٹرافی دی گئی۔

صدر مدرس جناب انور خان سردار خان نے اسکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ آخر میں جناب فیض صدیقی نے آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

⁂

انتقالِ پُرملال

عبدالغفار پٹھان کو صدمہ

انجمن اسلام ممبئی کے ایکزیکیٹو افسر جناب عبدالغفار پٹھان (ریٹائرڈ کمشنر آف لیبر) کی بہن کا ۲۷ر فروری ۹۷ء کو انتقال ہوگیا

ابراہیم سندیلکر کو صدمہ

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم احمد سندیلکر متوطن جنجیرہ کے بھائی عبدالحمید سندیلکر کا ۴ر مارچ ۹۷ء کو ان کے وطن میں انتقال ہوگیا مرحوم ضلع پریشد رائے گڈھ سے سبکدوش ٹیچر تھے۔

غنی پاؤسکر کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب عبدالغنی عثمان پاؤسکر کی والدہ کا طویل علالت کے بعد ان کے وطن ہرنئی تعلقہ داپولی (رتناگری) میں ۲۷ر فروری ۹۷ء کو انتقال ہوگیا۔

نقش کوکن

لالا مقدم خاندان کو صدمہ

موضع سارنگ تعلقہ داپولی کی معززاور مقدر ہستی جناب نورالدین شیخ حسن مقدم المعروف مرحوم لالا مقدم کے برخوردار لیاقت علی جو الیکٹریشن تھے اور ضلع پریشد رتناگری کی معروف صدر معلمہ رقیہ مقدم کے شوہر تھے ۴ر مارچ ۹۷ء کو دل کا دورۂ شدید پڑنے سے ناگہانی طور پر جاں بحق ہوگیے۔ (مرحوم نقش کوکن کے مدیر فقیر محمد مستری کے برادر نسبتی تھے)

یوسف عبدالرحمٰن خانزادہ نہ رہے

مروڈ جنجیرہ (ضلع رائے گڈھ) کی مشہور شخصیت جناب یوسف عبدالرحمٰن خانزادہ جو عرف عام میں (یوسف میاں سر) کے نام سے جانے جاتے تھے طویل علالت کے بعد ممبئی میں ۲۵ر فروری ۹۷ء کو انتقال کر گئے۔ تجہیز و تکفین مروڈ میں ہوئی۔ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مروڈ میں طویل عرصہ تک تدریسی خدمات کے بعد دو سال پہلے سبکدوش ہوئے مرحوم قومی اور تعلیمی کاموں میں عملی حصہ لیتے تھے منکسر مزاجی اور مرنجان مرنج طبیعت سے وہ عوام اساتذہ اور طلبہ میں کافی مقبول تھے۔

اللہ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے (آمین)

محمود خانصاحب مرحوم

واشی نئی ممبئی میں ۱۸ر جنوری ۹۷ء کو جناب انورخاں صاحب مرحوم متوطن بیوہ (پنہالجہ) کے برادر نسبتی جناب محمود خاں صاحب جو گاؤں میں بہت علیل تھے علاج معالجہ کے لیے ممبئی لائے گیے مگر جانبر نہ ہوسکے اور داغ مفارقت دے گئے۔

ڈاکٹر بانگی کو صدمہ

سارنگ تعلقہ داپولی کے بانگی خاندان میں دندان ساز ڈاکٹر شاہنواز بانگی (جو ان دنوں لندن میں ہیں) کی والدہ امینہ بی کا ۲۰ر فروری ۹۷ء کو کرلا ممبئی میں انتقال ہوگیا اس موقع پر ان کے فرزند انور بانگی جو ان کی تیمارداری کے لیے لندن سے تشریف لائے تھے ان کے پاس موجود تھے۔ جسد خاکی ان کے وطن لے جا کر سپرد خاک کیا گیا۔

بقیہ صفحہ دیگر

نیروبی سے موت کی خبریں

(۱) نیروبی مشرقی افریقہ میں ۲۶ جنوری ۷۹ء کو سید امان اللہ قادری طویل علالت کے بعد بعمر ۵۰ سال انتقال کر گئے۔ مرحوم گردے کی تکلیف کا علاج کرانے ممبئی بھی گئے تھے جہاں ہندوجہ ہسپتال میں ان کا آپریشن ہوا تھا۔ مرحوم دیندار اور مخیر شخص تھے آپ کی رحلت قوم کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔

(۲) جناب حسین کھامیئے کی زوجہ محترمہ عائشہ بی کا یکم جنوری ۷۹ء کو بعمر ۷۰ سال انتقال ہو گیا۔

مرسلہ: شیخ اسمٰعیل

بھابی حوابی کا انتقال

دارن بلڈنگ نوانگر مجگاؤں ممبئی میں مقیم یعقوب مقادم متوطن کولتھر اکی بیگم حوابی (بھابی) کا ۲۲ فروری ۷۹ء کو انتقال ہو گیا۔

ابراہیم جوگلے کو صدمہ

۱۲ مارچ ۷۹ء کو لاٹھون میں جناب ابراہیم صاحب کی بھابی کا انتقال ہو گیا۔

نقش کوکن

عبدالخالق فقیہ کا انتقال

بھیونڈی ضلع تھانہ کے انجینئر جناب عبدالخالق احمد فقیہ کا پچھلے مہینہ انتقال ہو گیا۔ مرحوم کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی بھیونڈی کے زیر اہتمام جاری انگلش ہائی اسکول بورڈ کے چیئرمین اور اکیڈمک کونسل کے رکن اور غلام محمد ویکنس کالج فنڈ کمیٹی اور انتظامیہ کمیٹی کے ممبر بھی تھے۔

اشرف قاضی کا انتقال

محکمۂ لینڈ ریکارڈ تھانہ سیلکشن (C.L.R) کے سرویئر اشرف قاضی صاحب کا اچانک دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔ مرحوم ناسک کے رہنے والے تھے۔

پنڈت اندیور کا سورگباش

ہندی فلموں کے مشہور و مقبول گیت کار اور معروف شاعر پنڈت اندیور کا ہارٹ اٹیک سے ۲۸ فروری ۷۹ء کو انتقال ہو گیا۔

صغیر ڈانگے صاحب کو صدمہ

سوپارہ ضلع تھانہ کی معروف شخصیت اور دیرینہ نقش نواز جناب حاجی صغیر احمد ڈانگے کی پھوپھی صغریٰ بی حاجی میاں ڈانگے کا پچھلے مہینہ بعمر ۹۵ سال انتقال ہو گیا۔

محمد صدیق چھاپرہ مرحوم

اردو پرائمری اسکول سوپارہ کی معلمہ نورالنساء کے شوہر محمد صدیق چھاپرا کا پچھلے مہینہ سوپارہ میں انتقال ہو گیا۔

شاکر سوپاروی

خلیفہ محمد یوسف شیخ مرحوم

پچھلے مہینہ شیر گاؤں پالگھر کے جناب خلیفہ محمد یوسف شیخ جو میونسپل اردو اسکول کے ریٹائرڈ معلم تھے رحلت فرما گئے۔

شاکر سوپاروی

شیخ سر کا انتقال

اینگلو اردو ہائی اسکول جلگاؤں کے معروف ٹیچر اسمٰعیل ابراہیم شیخ کا ۱۰ مارچ ۱۹۷۹ء کو جلگاؤں میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم نابینا ہونے کے باوجود درس و تدریس میں منہمک تھے اور حال ہی میں سبکدوش ہو گئے تھے۔

رفیق گھنسار کو صدمہ

موضع جسویلی تعلقہ شریوردھن کے جناب رفیق احمد گھنسار (مالک ملن ہوٹل شریوردھن) کے نوجوان داماد شمیم دھاندرک (متوطن رانویل) کا ۱۰ر فروری ۹۰ء کو ناگہانی طور پہ انتقال ہوگیا۔

(مرسلہ: محمد سعید کنکے)

نثار جھٹام کو صدمہ

وہور تعلقہ مہاڈ کے جناب نثار احمد غلام حسین جھٹام کی والدہ فاطمہ بی کا طویل علالت کے بعد ۲۶ر فروری ۹۰ء کو انتقال ہوگیا مرحومہ نقش کوکن کے نمائندہ اور ضلع پریشد رائے گڈھ کے معلم محمد سعید کنکے کی چچازاد بہن تھیں۔

عبدالحمید مقدم کو صدمہ

موضع پُرار تعلقہ مانگاؤں کے جناب عبدالحمید مقدم کی اہلیہ بی بی جان کا ۲۶ر فروری ۹۰ء کو انتقال ہوگیا۔ (مرسلہ: محمد سعید کنکے وہور

آزاد کالو کو صدمہ

توانگر محلہ مجگاؤں ممبئی ۱۰ کے جناب آزاد کالو اور ممبئی پورٹ ٹرسٹ کے جناب عبدالغنی کالو (جو کلوا تھانہ کے معروف سماجی کارکن ہیں) کی والدہ کلثوم بی عبدالقادر کالو متوطن گریاں ضلع سندھودرگ کا ۱۳ر مارچ ۹۰ء کو انتقال ہوگیا۔

فقیہ عبدالرشید حاجتے کو صدمہ

المقدس ٹور اینڈ ٹراولس کے پروپرائٹر جناب فقیہ عبدالرشید حاجتے کی اہلیہ پروین کا ۲۲ر فروری ۹۰ء کو بھیونڈی ضلع تھانہ میں انتقال ہوگیا۔

انگلینڈ سے موت کی خبریں

جناب ابراہیم اسمٰعیل کاسکر متوطن پاگ تعلقہ چپلون ضلع رتناگری کا ۱۶ر فروری ۹۰ء کو ۱۷ سال میں کار حادثہ میں برمنگھم انگلینڈ میں انتقال ہوگیا۔

(۲) جناب احمد صاحب کاپڑے متوطن راجے واڑی تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ ۱۹ر فروری ۹۰ء کو ضعیف العمری میں (۷۰ سال) برمنگھم میں انتقال فرماگئے۔

(۳) جناب سید ابراہیم سید سراج الدین رفاعی متوطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ ۲۷ر فروری ۹۰ء کو طویل علالت کے بعد ۷۷ سال کی عمر میں بلیک برن انگلینڈ میں رحلت فرماگئے۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی

شکریہ

میری والدہ کی رحلت کی خبر پاکر میرے کچھ ہمدرد آکر جلوس جنازہ میں شریک ہوئے کچھ غمگساروں نے بعد میں آکر اظہار تعزیت فرمایا۔ یا خط یا ٹیلی گرام یا ٹیلیفون کے ذریعہ میری ڈھارس بندھائی۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ میرے بھائی بہنوں کو صبر کی تلقین کی اس کرم گستری کیلئے سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے لہٰذا اس مراسلہ کے ذریعہ میں دل کی اتاہ گہرائیوں سے ان سبھوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاک اللہ!

غمزدہ: عبدالغنی عثمان پادوکر

متوطن ہرنئی، مقیم جوہو ممبئی

News

Weddings

Anjum d/o Mr Yasin Fatehlal Mistry got married to Saleem s/o late Mr Mohd Ahmed Shaikh on March 10, 1997 at Pune

Razia d/o Mr Yusuf Limalia got married to Ridwan s/o Mr Yusuf Dawood Chafekar on March 2, 1997 at Lenasia, South Africa

Awais s/o Anees Noorani got married to Khulood d/o Al Farook Kably on February 28, 1997 at Mumbai.

Adnan s/o Dr A Majid Chara got married to Farhat d/o Advocate Usman Surti, Bhopal on March 1, 1997 at Bhopal

Obituaries

Syed Amanullah Kadri passed away on January 26, 1997 in Nairobi after a long illness at the age of 50

Aisha w/o Husain Khambiye passed away on January 1, 1997 in Nairobi at the age of 70

Abdul Hamid Sandilkar, brother of Ibrahim Sandilkar passed away on March 4, 1997 at Murud Janjira

My creed - I would be

I would be true, for there are
those who trust me,
I would be pure, for there are
those who care,
I would be strong, for there is
much to suffer,
I would be brave, for there is
much to dare,
I would be friend to all
the foe, the friendless,
I would be giving and forget the gift,
I would be humble, for
I know my weakness,
I would look up and laugh and love and lift

by Shaukat Haji

Effective Study Habit

'Teachers are same, books are same, question papers are same for all students Why then different achievements ?' The most important aim of a student is to attain the highest academic standard This is possible only when you have effective study habits No matter what work you are going to take or what course you are planning to join, you are a continuous seeker of knowledge and you have to keep abreast with the time So, it is necessary to develop efficient, effective, independent and permanent study habits and skills, For a student to succeed in school/ college work, study the following situations

STUDY AT SCHOOL/COLLEGE

1) Regular The first and the foremost requirement is one should be regular to the school/college We hope all of you would agree with this point
2) Punctuality Not only regular but one should be punctual i e reach the class within time
3) Attention One should not just present in the class physically but be attentive to comprehend the content/concept taught
4) Note taking Pick out the important points from the Teaching, Headings, Sub-Headings and key word helps in making a detailed note later on
5) Revision Don't give too long gap to start study and into your "notes" settle down quickly to study Never have the idea of "good mood", "inspiration" to sit for study
6) Clarification Once you look into your notes and text book, you may get some doubts, get them clarified from your peer group, teachers or parents
7) Active Participation You should participate in discussions and interact with the teacher, classmates and put forth your ideas, opinion etc
8) Use of library The repository of knowledge is library make the best use of it Books related to your subjects and interest, magazines etc, should be consulted.
9) Use of dictionary A new word used by your teacher in a sentence is new for you, you should know its meaning from the context or from dictionary which will give you various meanings for one word in different contexts
10) Follow time table You should be methodical Plan your study hours, prepare a time table and follow it strictly Follow School/College time table, take only required books, note books etc

Road safety education in school

A chapter on road safety education will be introduced in the school curriculum from the next academic year in Maharashtra where the number of road accidents is increasing daily. This is a laudable step which should yield results in the longer run But what is immediately necessary is deployment of short distance road safety patrols by the traffic police which alone could effectively mount checks on speed of vehicles and regulate traffic on our highways With the proliferation of economic activities, traffic movements along the highways have increased by leaps and bounds Around 40 per cent of heavy-duty vehicle drivers suffer from impaired vision and night blindness confounding the situation further Some NGOs have decided to sponsor general health and eye check-up programmes for vehicle drivers The NGOs will also provide the drivers with spectacles should physicians prescribe so There is yet another problem which is none too easy to solve-the increasing number of way-side taverns where the drivers go for their food and drinks Drunken driving is a major cause of road accidents The problem of road accidents cannot be solved by educating children on traffic hazards alone Transport planning has never taken human factor into account and unless this is done road accidents cannot be reduced substantially

AGM of Nairobi's Kokni Muslim Club

46th Annual General Meeting-cum-Iftari programme of Nairobi's Kokni Muslim Club was held at the Kokni Muslim Association Hall on February 2, 1997 It was announced at the meeting that plans have reached an advanced stage to host a cricket team of Kokni Muslims from Luton, England, in July this year The East African Kokni Muslim Sports Festival is also likely to be revived by staging this annual event in Dar-es-salaam after a two year break The following office bearers and members of the managing committee were elected for the year 1997-98 - Chairman Mr Mohideen Hawa, Vice-chairman Mr Asghar Khan, Hon Secretary Mr Asif Khan, Asst Secretary Mr Shakeel Khambiye, Treasurer Mr Ashfaq Sheikh and Sports Secretary Mr Altaf Kazi Members of the managing committee Messrs Rauf Sangrar, Amin Khambiye, Sameer Bahoor, Mushtaq Charfare and Hanif Khan. Prizes to the winners of various outdoor and indoor tournaments were given away by Mrs. Afsari Rauf Khan, wife of the Chairman of the Kokni Muslim Association and a Naqshe Kokan subscriber for many years

Annual function of Institute of Hotel Management

Annual function of Anjuman-i-Islam's A.K Hafizka Institute of Hotel Management and Catering Technology was held on February 26, 1997 at Anjuman Complex, Mumbai. Dr. M. Ishaq Jamkhanawala, President of Anjuman-i-Islam presided over the function Mr Sami Khatib, executive Chairman, Board for professional education introduced the guests and Mr K Ruknuddin chairman of Banking Recruitment services board was the chief guest

Annual day function of Crescent English School

Annual day function of Crescent English school was held on March 8, 1997 at Azad High School Ground, Mumbai - 400 088 Mr Umar Faruque was chief guest Mr Abdul Gani Atlaswala, Dr Abdul Karim Naik, Mr Abdul Kadar, Mr Arshad Siddique, Mr Ayoob Mohamedy, Mr Abul Hasan, Mr Haroon Hozariwala, Mr Jafar Alam, Mr Kothari P D, Mr Mohd Hanif A K, Mr Mohd Ashraf Mohamedy, Mr Noor Mohd Zakariya, Mr Nooruddin S R, Mr Philip Easo, Mr Samsuddin, Mr Umar Ali were guests of honour

Workshop on curriculum of BUMS

A workshop on curriculum/syllabi of BUMS (U G) courses in Unani Tibb was held at Anjuman-i-Islam's Dr Alma Latifi Hall on February 19, 1997 Dr M Ishaq Jamkhanawala was the chief guest Dr Mrs. Alia Aman and Dr Zahir I Kazi were guests of honour The workshop started with recitation from Holy Qur'an by Prof. A M Ansari. The workshop was a grand success

WAMY International conference

The World Assembly of Muslim Youth (WAMY) will hold its 8th International Conference at Riyadh on September 3-6 this year The conference will discuss various issues under the theme of "the Muslim youth and contemporary challenges" The conference has invited papers on various topics under the theme from aspirants. More information can be had from WAMY conference committee, PO Box 10845, Riyadh 114433, Saudi Arabia, Fax.00966-1-4641710 Tel.4641669

Muslim women's conference

The International Islamic Committee on the Women and Children is making preparations for an international conference for the Muslim women with aim of defending the cause of the women on the basis of Islamic Shariah This was revealed in a memorandum by the International Islamic Council for Dawah and Relief to the 24th Conference of Islamic Foreign Ministers which recently concluded in Jakarta The memorandum said, nearly 60 non-government organisations which are the members of the committee have made efforts to protect the Muslim family

Zakat transaction through E-mail

Director of Public Relations at the Beit Al-Zakat, Kuwait, Abdulrahaman Al-Kandari, pointed out that people are no longer compelled to come to the office to collect their welfare amount They can now send their request along with photocopies of the required documents and the welfare amount shall be transferred in their name

Biet Al-Zakat, established in 1982, specialises in charitable work, even providing cars and air-conditioners to those who cannot afford to buy them. Its annual collection is approximately KD 2.5 million as Zakat and KD 2 million as state subsidies. The e-mail address is www. kuwait net/zakbt.

Naqshe Kokan welcomes suggestions, comments, articles and news from its' esteemed readers.

IFT to publish Qur'anic meanings for children

The Islamic Foundation Trust, Madras has decided to publish the English meanings of the Qur'an for children The foundation would bring out shortly the first volume of the translation rendered by a European convert to Islam Ms Iman Torres-Al Haneef. This will be a reproduction in India of the volume originally published by the Islamic Foundation, United Kingdom The first volume carries the meanings of Surah Fatihah and the Surahs of the 30th part (Para e Amma) which are most often recited in the five-time prayers. For more information contact · Islamic Foundation Trust , 78- Perambur High Road, Madras 600012 Tel (044) 6426181

Think column

Remembering the past too much means our present is weak. Worrying much about the future suggests that our behaviour is rather weak. Do you want to enjoy peace of mind? Make your present strong by improving your behaviour. You will definitely succeed

Business success

In the competitive world the prescription for business success would be to concentrate on specific activities which relate to the core competence of the organisation and minimise the efforts on other activities So, if we focus on what we do well we can do it better and we can do it more To create good work environment the eight cardinal principles are

a) All managers have to be directly involved with work on the shop-floor.
b) Respect of workmen must be earned, not demanded
c) Never sack people
d) Managers should take care of employees personal life problems too.
e) Keep communication channels open.
f) Be scrupulously fair when rewarding or punishing. Workers should get their share of the company's fortunes
g) Continuous training of workers exposing them to the best global practises.
h) You must always avoid prejudice against anyone. Prejudice will have demoralising effect.

Feature ....

"Hajj (pilgrimage) to the House (Kaabah) is a duty that mankind owes to Allah, those who can afford the journey. And whoever disbelieves (i.e. denies Hajj) then he is a disbeliever of Allah and Allah stands not in need of any of His Creatures." (Al Qur'an 3:97)

Role of self-concept

A person's self-concept or self-image is known to affect his communication ability. The way we feel about ourselves has a direct bearing on how we communicate with others. The differences in the behavioural patterns have been brought out in a variety of research. People who don't like themselves or have low self-esteem are likely to believe that others won't like them either, say researchers. The most significant part of a person's self-concept might consist of social roles. For another it might be physical appearance, friendships, community service, skills or accomplishments

The evaluations others have of us are the mirror that help us know ourselves As the child learns to speak and understand language contribute the development of self-concept Children accept at face value the positive and negative evaluations. They have hardly any other method to view themselves. The process of self-concept formation continues in later years

As a child grows up, he seeks approval of his behaviour from others. He adjusts himself to be in line with social values or specific norms of a community. There is an on-going process of tailoring the emotional, physical and intellectual attributes The evidence of such selective adjustment is presented through communication Behavioral experts quote this example of adjustment People are said to seek approval when they dress up and adopt certain behaviours which they feel will make them attractive to others. A favourable feedback gives them a cue to the success of the behaviour. It also confirms their awareness of these attributes. A child who displays kindness towards others finds it wins instant approval The outcome kindness is treated by him as a positive attitude and it rates high in self-esteem These feelings of self-esteem are a powerful motivating force

Children learn what they live If a child lives with criticism he learns to condemn If a child lives with hostility he learns to fight If a child lives with ridicule he learns to be shy If a child lives with shame he learns to feel guilty. If a child lives with tolerance he learns to be patient If a child lives with encouragement he learns confidence If a child lives with praise he learns to appreciate. If a child lives with fairness he learns justice If a child lives with approval he learns to like himself. If a child lives with acceptance and friendship, he learns to find love in the world.

نقش کوکن کے ایک بہی خواہ کی جانب سے
یہ پرچہ آپ کو پیش کیا گیا ہے۔

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ

نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۵ ..... شمارہ ۵ ..... ماہ مئی ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: فقیر محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ اے نواگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم اپریل ۱۹۹۷ء ....
کتابت: جاوید ندیم، حافظ زبیر ...

یومِ مہاراشٹر

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء تک ہر مذہب ہر ذات اور ہر علاقے کے ہندوستانی محض ایک لڑی یعنی آزادی کی جدوجہد کی لڑی میں پروئے ہوئے تھے۔ سب کے سروں میں انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہونے کا سودا سمایا ہوا تھا۔ کروڑوں ہندوستانی شانہ بہ شانہ، قدم بہ قدم اور صف بہ صف ایک ہی راستے پر اور ایک ہی منزل کی طرف گامزن تھے۔ سب کے دُکھ سکھ مشترک تھے۔ سبھی کے دلوں میں ایک ہی آرزو اور ایک ہی تمنا مچل رہی تھی۔ آزادیٔ ہند!

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو بالآخر ہم اپنی منزل تک پہنچ گئے۔ سالہا سال کی غلامی کے بعد ہم آزاد ہوگئے۔ یہ حقیقت لاکھ تلخ سہی لیکن بہرحال حقیقت ہے کہ ملک کی تقسیم کی شکل میں ہمیں آزادی کی بہت بھاری قیمت چکانی پڑی۔ تقسیم ملک کی ذمے داری مسلم لیگ پر عائد ہوتی ہے یا کانگریس پر یا انگریزوں پر یا پھر تینوں پر اس کے بارے میں بحث و تمحیص کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ یہ بات بالکل سامنے کی ہے کہ تقسیم کے نتائج ہم ہی نہیں، پورا برصغیر بھگت رہا ہے۔ ہم آپ سبھی اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ تقسیم ملک سے پہلے ہم سب کی صرف ایک شناخت تھی اور وہ یہ کہ ہم سب محض ہندوستانی تھے۔ چونکہ ملک کی تقسیم مذہبی بنیادوں پر ہوئی تھی اسلئے آزادی کے بعد چھوٹے پیمانے پر ہی سہی لیکن لوگ باگ اپنی اپنی مذہبی شناخت کے چکر میں پڑ گئے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح کا سلسلہ جب ایکبار چل نکلتا ہے تو پھر رکنے کا نام نہیں لیتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آزادی کے بعد معاملہ مذہبی شناخت کی حدود سے نکل کر علاقائی اور لسانی شناختوں کی سرحدوں میں داخل ہوگیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو جو حقیقی معنوں میں ایک عالمی شہری تھے، اسطرح کی شناختوں کے قائل نہیں تھے۔ لیکن عوامی دباؤ میں آکر انہیں ریاستوں کی از سرِ نو تنظیم کے لئے ہاں کہنا پڑا۔ ۱۹۵۶ء میں ریاستوں کی جو نئی تنظیم عمل میں آئی اسکے نتیجے میں مدھیہ پردیش، حیدرآباد اور کرناٹک کے کئی حصے مہاراشٹر میں شامل ہوگئے۔ اس وقت تک گجرات بھی مہاراشٹر کا ہی حصہ تھا اور اس ریاست کو مہاراشٹر کے نام سے نہیں بلکہ صوبۂ بمبئی کے نام سے جانا جاتا تھا لیکن جب لسانی شناخت کا مسئلہ گرم ہوا تو مہاراشٹر کی ایک الگ ریاست کیلئے سمیکت مہاراشٹر نامی تحریک کا آغاز ہوا۔ پنڈت نہرو اور دوسرے کئی مرکزی لیڈر شروع شروع میں اس تحریک کے بھی مخالف تھے لیکن چوں کہ مہاراشٹر کا مطالبہ بنیادی طور سے ایک خالص عوامی اور جمہوری مطالبہ تھا اسلئے مہاراشٹر کے عوام کے سامنے مرکز کو سپر ڈالنے پر مجبور ہونا پڑا۔ سمیکت مہاراشٹر کی تحریک کی قیادت ایس۔ ایم۔ جوشی، ایس۔ اے۔ ڈانگے، آچاریہ اترے اور ایسے ہی دوسرے سیکولر لیڈروں کے ہاتھ میں تھی۔ آنجہانی یشونت راؤ چوان اگرچہ کانگریسی تھے لیکن اپنے مزاج اور ذہنی و سیاسی اعتبار سے وہ بھی سر تا قدم سیکولر اور سوشلسٹ تھے۔ لہٰذا ان کی سربراہی میں ریاست مہاراشٹر کا وجود عمل میں آیا۔

کفالت

قارئین اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ ان کا محبوب ماہنامہ نقش کوکن علاقائی تعصب سے بے نیاز اور سیاسی عصبیت سے پاک رہا ہے، ایک معلوماتی جریدہ کے طور پہ پچھلے پینتیس سالوں سے زبان اردو کے ذریعہ بہترین خدمت انجام دے رہا ہے البتہ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ابھی بھی اس کے خریداروں کی تعداد خاطر خواہ نہیں ہے اور یہ المیہ ہے کہ اردو کے بیشتر قارئین پرچہ خرید کر نہیں پڑھتے اور ہم چاہتے ہیں کہ گاؤں گاؤں میں نقش کوکن کے خریدار ہوں گھر گھر میں نقش کوکن پڑھا جائے اس لیے کہ نقش کوکن اب صرف پرچہ نہیں رہا بلکہ ایک تحریک بن گیا ہے لہٰذا اس کی توسیع اشاعت کی امکانی کوشش ہمارا، آپ کا ہم سب کا فرض ہے۔

ہم اپنے اردو دوست اور قومی ہمدردی رکھنے والے کرمفرماؤں کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اپنے اپنے گاؤں میں یا دور دور تک رشتہ داروں میں اس پرچہ کو جاری کروایا اگر اسی طرح کچھ اور حضرات بھی دستِ تعاون دراز فرمائیں تو یہ نہ صرف نقش نوازی ہوگی بلکہ مقاصد کی تکمیل ہوگی۔

اس کی صورت یہ ہے کہ لوگ اپنی جانب سے حسب استطاعت پانچ، دس خریداروں کا زرمبادلہ ادا فرمائیں ہم ان کے دئے ہوئے پتوں پر پرچہ بلا ناغہ بھیجا کریں گے اگر معطی رکفیل اجازت دے تو اس پرچہ پہ "یہ پرچہ فلاں صاحب کی جانب سے آپ کو ہدیۃً بھیجا گیا ہے" اسطرح کا ربر اسٹامپ بنا کر مذکور ثبت کریں گے اگر معطی رکفیل اپنا نام ظاہر کرنا نہ چاہے تو فلاں صاحب کی جگہ، صاحبِ خیر لکھ دیا جائے گا اور اسطرح آپ کی کفالت سے یہ پرچہ گاؤں گاؤں پہنچ جائے گا۔

اگر اس درخواست کو پسند فرمایا تو انشاء اللہ ہم ایک نئے عزم اور استقلال کے ساتھ آگے بڑھیں گے جس میں آپ کا تعاون گاؤں والوں کی دعائیں شامل حال ہونگی اور نتیجہ میں ......

"کٹے گی رات نیا آفتاب نکلے گا۔"

اسوہ امام حسین کا توجہ طلب پہلو

ماخوذ از پندرہ روزہ
مکتوب
حیدرآباد

محرم کا مہینہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم شہادت کی یاد دلاتا ہے۔ اس مہینے میں کہیں کربلا کے مصائب کا ذکر کر کے آنسو بہائے جاتے ہیں اور کہیں اصول کی خاطر جان کی بازی لگا کر اسلام کی جدوجہد وایثار و قربانی کی تاریخ میں ایک روشن باب کا اضافہ کرنے کی بات کہی جاتی ہے۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ حضرت حسین رضؓ نے اس وقت مدینہ کو چھوڑا جب آپ کو یہ اطمینان ہو گیا کہ اسلامی قدروں سے ہٹتے ہوئے معاشرے کو اور خلافت کے طرز کو چھوڑ کر شاہی اور خاندانی حکومت کے طور و طریق اختیار کرنے والے اقتدار کو اسلامی قدروں کی طرف لوٹانے کی جدوجہد میں عراق والے اور بالخصوص کوفہ والے ساتھ دینگے۔ اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ اگر آپ مدینہ ہی میں رہتے تب بھی کسی قیمت پر آپ یزید کے لئے بیعت نہ کرتے کیونکہ یزید اس تیزی سے پھیلتے ہوئے رجحان کا نمائندہ تھا جو اظہار کی آزادی اور ضمیر کی حریت کو حکومت کے آہنی کام کے لئے قتل کر رہا تھا جس نے اس غرض کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور فرمودات کو پیچھے ڈال دیا تھا اور اقتدار و بیت المال کی اس حیثیت کو ختم کر دیا تھا کہ اقتدار و بیت المال اللہ اور مسلمانوں کی امانت ہیں اور خلیفہ صرف امین ہے اور اس کو ذاتی تصرف کا کوئی حق نہیں۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عراق کی جانب سفر اور کربلا کے میدان میں خیمہ زن ہونے کے بعد مقابل میں کھڑے ہوئے لشکر کے سالار سے گفت و شنید کی جو روایات آتی ہیں۔ ان میں ایک خاص پہلو ایسا ہے جس کی جانب عموماً نظر نہیں جاتی۔ اور جس کی اہمیت کو عام طور پر محسوس نہیں کیا گیا۔ یہاں ان ہی روایات کا تذکرہ کیا جا رہا ہے جن کے بارے میں اختلاف نہیں ہے اور جن کا ذکر سب ہی کتابوں میں ملتا ہے۔

کوفہ کے حالات کی تحقیق اور یہ جاننے کے لئے کہ وہاں کے لوگ کتنا ساتھ دیں گے۔ حضرت حسین رضؓ نے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو کوفہ روانہ کیا۔ وہاں پہنچنے کے بعد مسلم رضؓ نے یہ اطلاع بھیجی کہ کوفہ والے ساتھ دینے اور ساتھ لڑنے کے لئے تیار اور آمادہ ہیں مگر بعد ازاں کوفہ کی گورنری پر عبیداللہ بن زیاد کے تقرر نے صورت حال کو بدل دیا۔ اس کی سخت گیری کے مقابلے میں کوفہ والوں کی وفاداری کمزور اور بودی ثابت ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بے چارے مسلم بن عقیل کو کوئی پناہ دینے اور چھپا رکھنے والا نہیں ملا اور آپ کو پکڑ کر شہید کر دیا گیا۔

نقش کوکن

راستے میں حضرت حسین رضؓ کو یہ خبر ملی کہ کوفہ والوں نے بے وفائی کی اور مسلم بن عقیل شہید کر دئے گئے۔ اس خبر پر امام حسین رضؓ کا رد عمل روایتوں میں یہ آتا ہے کہ آپ مدینہ واپس ہونا چاہتے تھے چنانچہ آپ نے یہی بات اپنے ساتھیوں کے سامنے رکھی۔ روایتوں میں آتا ہے کہ مسلم بن عقیل کے فرزندوں کے اصرار پر امام حسین آگے بڑھنے پر تیار ہو گئے۔

اب آیئے کربلا کے میدان میں۔ اس میدان میں ایک طرف حضرت حسین رضؓ اور ان کے ساتھیوں کے خیمے تھے اور دوسری طرف کوفہ سے بھیجا ہوا ابن زیاد کا لشکر تھا جو ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس تھا اور جس میں کوفہ کے لوگ شامل تھے۔ ابن زیاد نے عمرو بن سعد کو اس لشکر کا سالار مقرر کیا تھا۔ عمرو بن سعد کی کوشش یہ تھی کہ لڑائی ٹل جائے۔ تلوار نہ چلے اور کوئی راستہ لڑائی کو ٹالنے کا نکل آئے۔ حضرت حسینؓ بھی اپنے موقف کو وضاحت کے ساتھ پیش کرنا چاہتے تھے اور یہ بھی بتا دینا چاہتے تھے کہ کوفہ والوں کے اصرار اور ان کے بلاتے پر وہ آئے ہیں۔ کربلا کے میدان میں امام حسین رضؓ اور عمرو بن سعد کے درمیان گفت و شنید ہوئی۔ حضرت امام نے اپنا موقف بیان کیا۔ عمرو بن سعد نے اپنے مشن کو پیش کیا کہ جب تک یزید کے لئے وہ بیعت نہ کرلیں ان کو جانے نہ دیا جائے۔ بات چیت آگے بڑھی۔ بالآخر حضرت امام حسین رضؓ نے تین شرطیں رکھیں۔ یہ کہ انہیں مدینہ واپس جانے دیا جائے یا پھر ان کو دمشق جانے کے لئے راستہ دیا جائے جہاں وہ یزید سے خود بات کرلیں گے یا پھر ان کو اس حکومت کی سرحدوں پر جانے دیا جائے جہاں وہ جنگ باز کافروں اور مشرکوں سے جہاد کریں گے۔

جب یہ شرطیں حضرت حسین رضؓ نے رکھیں تو عمرو بن سعد نے اطمینان کا سانس لیا اور ابن زیاد کو اس بات چیت کی تفصیلات کے ساتھ حضرت حسین رضؓ کی پیش کی ہوئی شرطیں لکھ بھیجیں اور یہ لکھا کہ امیر کوفہ کوئی ایک شرط قبول کرلے تو خوں ریزی کا خدشہ ٹل سکتا ہے اور امن کے ساتھ یہ صف آرائی ختم ہو سکتی ہے۔ ابن زیاد نے ان شرطوں کو رد کر دیا اور عمرو بن سعد کو بڑی سخت تحریر بھیجی جس کے نتیجے میں کربلا واقع ہوئی۔

حضرت امام لڑائی کو ٹالنا چاہتے تھے۔ آخر وقت تک آپ کی کوشش یہی تھی کہ لڑائی نہ ہو۔ تلوار نہ چلے، خون نہ بہے۔ گردنیں نہ کٹیں، کیوں کہ جو مخالف تھا وہ کلمہ گو تھا۔ مسلمان تھا۔ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ حضرت حسین رضؓ نے جب یہ محسوس کیا کہ کوفہ والوں نے بے وفائی کی ہے تو راستے سے آپ پلٹ جانا اسی لئے چاہتے تھے کہ یہ تصادم ٹل جائے۔ میدان کربلا میں پہنچا دیئے جانے کے بعد جو شرطیں آپ نے پیش کیں ان کا منشا بھی یہی تھا کہ مسلمان اور مسلمان کے درمیان تلوار نہ چلے۔ جو آپ کے مقابل تھے ان کا ضمیر مر چکا تھا ورنہ وہ کوفہ سے کربلا نہ آتے۔ ان کے سامنے دنیوی انعام و اکرام تھا۔ جس کی لالچ انہیں امام کے مقابل میں لے آئی تھی۔ امام حسین جانتے تھے کہ ان کا عمل کیسا ہے، ان کے مقاصد کیسے ہیں اور

اُن کی نیت کیا ہے؟ اس کے باوجود یہ کلمہ گو تھے۔ کیسے بھی سہی مسلمان تھے۔ اس لئے حضرت حسینؓ کو یہ گوارا نہیں تھا کہ ان کے خلاف تلوار اٹھائیں۔ اس کو وہ آخر وقت تک ٹالنا چاہتے تھے۔

حضرت حسینؓ نے لڑائی کو ٹالنے کے لئے باطل کے سامنے سر جھکانے اور اس سے سمجھوتہ کئے بغیر جو ہو سکتا تھا کیا۔ جب ابن زیاد نے شرطیں رد کر دیں اور یہ پیام بھیجا کہ جانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ یزید کے لئے بیعت کی جائے۔ اس کو قبول کرنے سے حضرت نے انکار کر دیا۔ کیوں کہ یہ باطل کے آگے سر جھکا دینے کی بات ہوتی۔ آپ نے اپنا سر دے دیا لیکن باطل کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کیا۔ اپنے خاندان اور ساتھیوں کی جانیں قربان کر دیں۔ آپ کا یہ جذبہ جہاد اور ذوق شہادت رہتی دنیا تک حق کے متوالوں کو باطل کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے اور ٹکرا جانے کا حوصلہ دیتا رہے گا۔ آپ کی عظیم شہادت کا یہ درس قیامت تک کے لئے ہے۔

اسوہ کا یہ پہلو بھی اپنے میں بڑا درس رکھتا ہے۔ مسلمان، مسلمان کے خلاف لڑائی، جنگ، تصادم اور تشدد کو اختیار کرنے سے جہاں تک ہو سکے گریز کرے۔ چاہے مقابل میں جو مسلمان ہے وہ باطل کا اور ناحق کا ساتھ دینے والا ہی کیوں نہ ہو!

کوکنی غزل

مجاہد لول دری دبی

گیارہویں شریف چا مہینہ ائیلا گاوانت زہیلا ہا اعلان
من بھرائیلا اگر بتیا انی ٹن بھر فریدی زہیلا لبان

شمبر یتیم پورا ئز تائت گاوں چی اپاشی پوڑے روز
پیر بابا سنجا ہر سا ساٹھی شمبر ڈیگی شتجتے دھان

خالو ساب نی سورون دارو روزے دھرتائت رمضان چے
خالہ جان بیت خوش آلے ہے مہنہ بھر قید بیت شیطان

ملا ساب نی کھت پالی گھالون ایلی پارٹی ہان ہین بیت
تزا پاسون اچیا علاقیات غارت زہیلا امن وامان

پندرہ ہزار ناقون زہیلا تیسی داری گیلی سجدیات لان
اللہ تو زالا کھو شکور ہے سونس دیس بدرانچی کھان

ارے کمالی چا تر جو گی ہے کلئے کلئے فن ہیت تیا جا انگات
گھرت سادھو گھرت راؤن گھرت بنتے ہنومان

زندگی جیانچی پوری گیلی دریا جیسا کالکھات لن نے
چکھلات چے کیکڑے اتے جانت تمازم چا موزاچی ؟!

روایات چے طلسم پرکھون رسوانت چے سم سم بگون
کھسکا بابد جلدی ہن شی گھنوت آئیلی تجی جان

مئی ۱۹۹۶ء

سلام

(تضمین بر سلام علامہ سیماب اکبرآبادی)

یقیناً اس میں کوئی راز ہے پوشیدہ پوشیدہ
جسے دیکھو محرم میں ہے وہ رنجیدہ رنجیدہ
ستارے تک نظر آتے ہیں اب ترسیدہ ترسیدہ
فلک پر چاند نکلا ہجری کاہیدہ کاہیدہ
جبیں سائیدہ سائیدہ نظر دزدیدہ دزدیدہ

نواسوں پر نبیؐ کے کلفت و آلام ارے توبہ
یہ جبر اہلِ کوفہ اور اہلِ شام ارے توبہ
بپا تھا ہر طرف اک گریہ و کہرام ارے توبہ
وفا کی شانِ حریت کا یہ انجام ارے توبہ
لحد بشکستہ بشکستہ کفن بوسیدہ بوسیدہ

نبی زادوں سے بھی شہرِ لعیں تو نے بغاوت کی
خیال آیا نہ تجھ کو یہ نشانی ہیں رسالتؐ کی
تباہی کی گئی برداشت کیوں کر ملک و ملت کی
"گوارا ہو گئی توہین کیوں کر آدمیت کی
عرب کے رہنے والے تھے بڑے سنجیدہ سنجیدہ

مثال اس کی نہیں ملتی کہیں تاریخِ عالم میں
جواب اس کا نہیں ملتا کسی افسانۂ غم میں
مکمل داغ اس کا رنج اس کا ماہ و انجم میں
نظامِ آفرینش الاماں ماہِ محرم میں
"زمیں آزردہ آزردہ فلک رنجیدہ رنجیدہ

کوئی اصرار کرتا ہے کہ عارف مرثیہ لکھے
کسی کی آرزو ہے کربلا کا واقعہ لکھے
مگر کس دل سے احوالِ شہیدانِ وفا لکھے
غمِ شبیرؑ میں سیماب کچھ لکھے تو کیا لکھے
سرِ قرطاس چلتا ہے قلم ژولیدہ ژولیدہ

حسنِ ازل

اِن حسین پھولوں میں ہے پرتو تری تنویر کا
رنگ کتنا خوبصورت ہے ہر اک تصویر کا
یہ مہک یہ تازگی یہ دلکشی اور یہ نکھار
حال کیونکر ہو بیاں گل کی ہر اک تاثیر کا
یہ نزاکت یہ نفاست یہ لطافت یہ کشش
گُل کا ہے ہر برگ مظہر خوبیٔ تعمیر کا
حُسنِ گل کیا ہے کسی حد تک ہے یہ حسنِ ازل
اک ذریعہ ہے یہ اُسکے حُسن کی تشہیر کا
زندگی کی طرح بعد از مرگ بھی گل ساتھ ہیں
کیا انوکھا ہے یہ تحفہ رسمِ عالمگیر کا
جتنے گل رُخ ہیں وہ سب گُل سے سبق حاصل کریں
چند لمحوں کا ہے وقفہ حُسن کی تاثیر کا
باغ کا ہر پھول مجھ کو یوں نظر آتا ہے اب
جیسے یہ بھی ہے جریدہ حُسن کی تفسیر کا
صفحۂ قرآن پر ہے اس نے سب کچھ لکھ دیا
مدعا عرفانیت ہے اس کی ہر تحریر کا
اے خطیب اب حُسنِ گُل کی میں ستائش کیا کروں
اک نمونہ ہے ہر اک گل حُسنِ عالمگیر کا

کہا کرتے!

شرف کمالی

وہ مسجد کے ملازم تھے تو حجرے میں رہا کرتے
میرے خط اُن کو ازراہِ کرم پہنچا دیا کرتے
وہ بانگی تھے اُنہیں ہر گھر میں جانے کی اجازت تھی
میں مُلّا تھا محلے والے مجھ پر شک بھی کیا کرتے!

نقش کوکن

تاریخ

[illegible]

کیا فیصلہ وہ کرتے ہیں یار دیکھئے
آئے ہیں لے کے برہنہ تلوار دیکھئے
وہ آسمان سر پہ اٹھا کر چلا گیا
سانسوں کا جس سے اُٹھ نہ سکا بار دیکھئے
پھولوں سے کر کے پیار وفاؤں کے نام پر
راہوں میں اپنی بو لیئے ہم خار دیکھئے
ارض و سما، بہار، گھٹا اور بجلیاں
"ہیں کیسے کیسے ان کے گرفتار دیکھئے"
معصومیت پہ ان کی بھروسہ نہ کیجئے
معصوم بن کے کرتے ہیں وہ وار دیکھئے
تاریخ اپنے آپ کو دہرا چکی ہے پھر
کوفہ بنی ہے ارضِ وفا یار دیکھئے
تاریکیوں کو گوشۂ دل سے نکالیئے
بزمِ حیات ہو گی ضیا بار دیکھئے
اپنی غزل میں ذکرِ وفا ہے عبث نعیم
گذرا ہر اک پہ حرفِ وفا بار دیکھئے

دشمنی

تسنیم انصاری، راجیواڑی

پہلا وہ شخص تھا
جس کو کانٹا چبھا
دوسرا شخص میں
جس کے ہاتھوں سے کانٹا نکالا گیا
تیسرا شخص وہ
جس کی نظروں میں ــــ میں
ایک کانٹے کی صورت کھٹکنے لگا

جنم بھومی

زمین کے ہر خطے کے باشندے زمانۂ قدیم سے نہایت فخر سے یہ کہتے چلے آ رہے ہیں کہ یہ ملک ہماری جنم بھومی یا پیدائشی زمین ہے۔ مگر ہم اپنے اس تنگ نظریہ سے ہٹ کر غور کریں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہماری 'جنم بھومی' ہماری پیدائشی زمین اللہ یا ایشور کی بنائی ہوئی بھومی یعنی دنیا سے الگ ہے ؟

دراصل جس گھر میں ہم پیدا ہوئے وہ گھر جس گاؤں میں ہے وہ گاؤں وہ ضلع وہ ریاست ہماری جنم بھومی ہے۔

قدیم زمانے میں ایک کو دوسرے ملک کی خبریں نہیں ملتی تھیں۔ ایک سے دوسرے ملک میں جانے کے لئے مہینوں کا عرصہ درکار تھا۔ ایک دوسرے ملک کے معاشرتی، معاشی، موسمی، اقتصادی اور مذہبی حالات اور وہاں کی تہذیب و تمدن کو جاننے سے قاصر تھے۔ اس لئے ہر ملک والے ایک دوسرے ملک کو بالکل الگ سمجھا کرتے تھے۔ اب سائنس کے ارتقا کے اعلیٰ منازل اور اس کے بے شمار اور مختلف ایجادوں نے اس دھرتی کے سارے حصّے ایک دوسرے سے بہت ہی قریب کر دئے ہیں۔ اب وہاں کے کلچر کو وہاں کے رسم و رواج کو وہاں کے رہن سہن کو حتیٰ کہ وہاں کے کھانے پینے کے طور طریقوں کو گھر بیٹھے دیکھ سکتے ہیں، ایکدوسرے سے گفت و شنید کر سکتے ہیں، ایکدوسرے کی خیر و عافیت جان سکتے ہیں۔ غرضیکہ دنیا کے یہ الگ الگ حصے اب ایک دوسرے کے قریب ہو کر ہمسایہ بن کر رہ گئے ہیں۔

نقش کوکن

حسن میاں خانزادہ

درحقیقت انسان نے اس دھرتی کو الگ الگ ملکوں میں محض اس لئے تقسیم کر رکھا ہے کہ انسانی نشو و نما کے انتظامی امور حسن و خوبی فروغ پا سکیں اور انسانی زندگی کو پُرسکون اور پُرامن محور پر گامزن کر سکیں۔ مگر آدم کی سرکش اور نافرمان اولاد نے انسانی نشو و نما کا تعمیری رویہ اپنانے کی بجائے تخریبی رویہ اختیار کیا اور اپنی حرص و ہوس کو پورا کرنے کے لئے ہر خطۂ زمین کو الگ الگ سمجھ کر حب الوطنی کے نام سے نوازا جس کی وجہ سے ایک ملک دوسرے ملک پر فوقیت حاصل کرنے کے لئے اپنی شیطانی ہوس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں منہمک ہو گیا ہے۔

یہ روزمرہ کی قتل و غارت گری، دل کو دہلانے والی خونِ ناحق کی وارداتیں، یہ اخلاقی گراوٹ، یہ عریانی اور بُرائی کو اچھائی سمجھنے والے عقلی و نقلی دلیلیں اور انسانی زندگی سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ

ذوقِ جنوں ستم کی حدوں سے گذر گیا
کم ظرف زندہ رہ گئے، انسان مر گیا

اب ممکن ہے کہ قدرتی نظام اس بڑھتی ہوئی بربریت کا فروغ دیکھ کر اس دنیا کے خاتمہ کی اور قیامت کی آمد کی تیاری میں ہو۔ چنانچہ اس دورِ سنگین سے بچنے کیلئے ایک خوشگوار اور صاف ستھری زندگی بسر کرنے کیلئے ہمیں قدرت سے ملے ہوئے لائحۂ عمل یعنی قرآن مجید کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی سخت ضرورت ہے اور ہمارے لئے نجات کا واحد راستہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

مئی ۱۹۹۷ء

ریاست مہاراشٹر کے وزراء اعلیٰ

مومن عبدالسلام ۔ کلیان ضلع تھانے

وزراء اعلیٰ کے نام	میعاد			
بال گنگادھر کھیر	۱۳ر اپریل	سنہ ۱۹۴۶ء	۲۶ر اپریل	سنہ ۱۹۵۲ء
مرارجی دیسائی	۲۹ر اپریل	سنہ ۱۹۵۲ء	۳۱ر اکتوبر	سنہ ۱۹۵۶ء
بمبئی صوبے کو تقسیم کرکے گجرات اور مہاراشٹر صوبے قائم کئے گئے				
یشونت راؤ بی چوہان	یکم مئی	سنہ ۱۹۶۰ء	۱۹ر نومبر	سنہ ۱۹۶۲ء
ماشیت راؤ کنمنوار	۲۰ر نومبر	سنہ ۱۹۶۲ء	۲۴ر نومبر	سنہ ۱۹۶۳ء
پرسورام ساونت	۲۵ر نومبر	سنہ ۱۹۶۳ء	۴ر دسمبر	سنہ ۱۹۶۳ء
وسنت راؤ نائیک	۵ر دسمبر	سنہ ۱۹۶۳ء	۲۰ر فروری	سنہ ۱۹۷۵ء
شنکر راؤ چوہان	۲۹ر فروری	سنہ ۱۹۷۵ء	۱۶ر اپریل	سنہ ۱۹۷۷ء
وسنت راؤ بی پاٹل	۱۷ر اپریل	سنہ ۱۹۷۷ء	۷ر مارچ	سنہ ۱۹۷۸ء
وسنت راؤ بی پاٹل	۷ر مارچ	سنہ ۱۹۷۸ء	۱۷ر جولائی	سنہ ۱۹۷۸ء
شرد چندر پوار	۱۸ر جولائی	سنہ ۱۹۷۸ء	۱۶ر فروری	سنہ ۱۹۸۰ء
صدر راج				
گورنر صادق علی	۱۷ر فروری	سنہ ۱۹۸۰ء	۸ر جون	سنہ ۱۹۸۰ء
بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے	۹ر جون	سنہ ۱۹۸۰ء	۲۰ر جنوری	سنہ ۱۹۸۲ء
بیرسٹر بابا صاحب بھوسلے	۲۰ر جنوری	سنہ ۱۹۸۲ء	یکم فروری	سنہ ۱۹۸۳ء
وسنت راؤ بی پاٹل	۲ر فروری	سنہ ۱۹۸۳ء	۹ر مارچ	سنہ ۱۹۸۳ء
وسنت راؤ بی پاٹل	۱۰ر مارچ	سنہ ۱۹۸۳ء	۲ر جون	سنہ ۱۹۸۵ء
شیواجی راؤ پاٹل نیلنگیکر	۳ر جون	سنہ ۱۹۸۵ء	۱۳ر مارچ	سنہ ۱۹۸۶ء
شنکر راؤ چوہان	۱۴ر مارچ	سنہ ۱۹۸۶ء	۲۴ر جون	سنہ ۱۹۸۸ء
شرد چندر پوار	۲۵ر جون	سنہ ۱۹۸۸ء	۴ر مارچ	سنہ ۱۹۹۰ء
شرد چندر پوار	۴ر مارچ	سنہ ۱۹۹۰ء	۲۵ر جون	سنہ ۱۹۹۱ء
سدھاکر نائیک	۲۵ر جون	سنہ ۱۹۹۱ء	۲۲ر فروری	سنہ ۱۹۹۳ء
شرد چندر پوار	۳ر مارچ	سنہ ۱۹۹۳ء	۱۳ر مارچ	سنہ ۱۹۹۵ء
منوہر گجانن جوشی	۱۴ر مارچ	سنہ ۱۹۹۵ء	تا حال	

در مدحِ شہریارِ عربؐ

وہ شہریارِ عربؐ ہے لوگو!
ہمارا ہادی ہمارا رہبر
ہمارے ہر درد کا مسیحا
ہمارے دکھ کی دوا وہی ہے
ہمارا مشکل کشا وہی ہے
ہمارا بعد از خدا وہی ہے
وہ شہریارِ عربؐ ہے لوگو!
اسی نے خاکِ عرب سے اٹھ کر
سیاہ راتوں کے بختِ خفتہ میں
چاند لکھے، ستارے لکھے
اداس آنکھوں کے صحنِ ویراں میں
روح پرور نظارے لکھے
ہمارے چہروں کو رونقیں دیں
ہماری سانسوں کو ٹھنڈکیں دیں
ہمارے ذہنوں۔ دلوں کی خاطر
پیام لائے بشارتیں دیں
وہ شہریارِ عربؐ ہے لوگو!
اسی کے دم سے ہر ایک تارِ نفس سلامت
شجر حجر خار و خس سلامت
اسی کے دم سے جہاں ہے سارا
مکیں ہیں سارے مکاں ہے سارا
وہ راز داں ہے نئے رنگوں کا
نقیب ہے تازہ موسموں کا
دلوں میں جس کا ادب ہے لوگو!
فقیرِ عالی نسب ہے لوگو!
وہ شہریارِ عربؐ ہے لوگو!
نقشِ کوکن

بقیہ
رفیق وستا
کھیڈ

تلاش

قاضی فراز احمد قطب

رات کا جنگل دھوپ کا صحرا
اڑتے بادل بہتا دریا
شام کے دیپک صبح کا سورج
ایک سفر ہے دشت و صحرا
ڈھونڈ رہا ہوں اپنی دنیا
اپنی دنیا دل کی دنیا
آگ اور پانی اپنی ہستی
کالے پربت کالی بستی
خواب اور خوشبو رحم کا سایہ
اونچی نظریں پستی پستی

ڈھونڈ رہا ہوں اپنی دنیا
اپنی دنیا دل کی دنیا
دور کا پنچھی ہے آنگن میں
درد دروں ہے لہر بدن میں
اپنے تن میں کون ہے آخر
آنکھ ہے جل میں بن میں من میں
ڈھونڈ رہا ہوں دل کی دنیا
دل کی دنیا اپنی دنیا

باقی سب کچھ اچھا ہے

جاوید دروے
بانکوٹ

اب کے فساد میں گاؤں جلا ہے، کھیت جلے، کھلیان جلے
ہر شے خاک اور خون ہوئی ہے، باقی سب کچھ اچھا ہے
کیسی اہنسا، کونسا مذہب، دھرم کی کس سے بات کریں
کوئی یہاں انساں نہ رہا ہے، باقی سب کچھ اچھا ہے
جبر و استبداد کے بل پر جس کا سکہ چل نکلا ہے
آج لہو وہ چاٹ رہا ہے، باقی سب کچھ اچھا ہے
خون کی ہولی، آگ کا دریا، سڑتی لاشوں کے انبار
ہر سو ماتم انساں کا ہے، باقی سب کچھ اچھا ہے
لاشوں کے انبار لگائیں، یوں جشنِ جمہور منائیں
آزادی پر حق اپنا ہے، باقی سب کچھ اچھا ہے
کوئی بھی محفوظ نہیں ہے، خوفِ مسلسل دنیا میں ہے
جینا بھی مرنے جیسا ہے، باقی سب کچھ اچھا ہے
انسانوں کے روپ میں دیکھو سو حیوان ناچ رہے ہیں
شہر ہمارا جنگل سا ہے، باقی سب کچھ اچھا ہے

بادشاہ اور قیدی

رخسانہ دیوان

کہتے ہیں ایک بادشاہ کی عدالت میں کسی ملزم کو پیش کیا گیا۔ بادشاہ نے مقدمہ سننے کے بعد اشارہ کیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ بادشاہ کے حکم پر پیادے اسے قتل گاہ کی طرف لے چلے تو اس نے بادشاہ کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ کسی شخص کے لیے بڑی سے بڑی سزا یہی ہو سکتی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اور چونکہ اس شخص کو یہ سزا سنائی جا چکی تھی اس لیے اس کے دل سے یہ خوف دور ہو گیا تھا کہ بادشاہ ناراض ہو کر درپے آزار ہوگا

بادشاہ نے یہ دیکھا کہ قیدی کچھ کہہ رہا ہے تو اس نے اپنے وزیر سے پوچھا "یہ کیا کہہ رہا ہے؟ بادشاہ کا یہ وزیر بہت نیک دل تھا اس نے سوچا اگر ٹھیک بات بتا دی جائے تو بادشاہ غصے سے دیوانہ ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے قتل کرانے سے پہلے قیدی کو عذاب میں مبتلا کرے۔ اس نے جواب دیا

جناب! یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ پاک ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو غصے کو ضبط کر لیتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں۔

وزیر کی بات سن کر بادشاہ مسکرایا اور اس نے حکم دیا کہ اس شخص کو آزاد کر دیا جائے۔

بادشاہ کا ایک اور وزیر پہلے وزیر کا مخالف اور تنگدل تھا بادشاہ کے حضور اپنی خیرخواہی جتانے کے انداز میں نقش کوکن

بولا "یہ بات ہرگز مناسب نہیں ہے کہ کسی بادشاہ کے وزیر اسے دھوکہ میں رکھیں اور سچ کے سوا کچھ اور زبان پر لائیں اور سچ یہ ہے کہ قیدی حضور کی شان میں گستاخی کر رہا تھا غصہ ضبط کرنے اور بھلائی سے پیش آنے کی بات نہیں کر رہا تھا۔

وزیر کی یہ بات سن کر نیک دل بادشاہ نے کہا۔ اے وزیر! تیرے اس سچ سے جس کی بنیاد بغض اور کینے پر ہے۔ تیرے بھائی کی غلط بیانی بہتر ہے کہ اس سے ایک شخص کی جان بچ گئی۔ یاد رکھ! اس سچ سے جس سے کوئی فساد پھیلتا ہو ایسا جھوٹ بہتر ہے جس سے برائی دور ہونے کی امید ہو۔

وہ سچ جو فسادات کا سبب ہو بہتر ہے نہ وہ زبان پہ آئے
اچھا ہے وہ کذب ایسے سچ سے جو آگ فساد کی بجھائے

حاسد وزیر بادشاہ کی یہ بات سن کر بہت شرمندہ ہوا۔ بادشاہ نے قیدی کو آزاد کر دینے کا فیصلہ بحال رکھا اور اپنے وزیروں کو نصیحت کی کہ بادشاہ ہمیشہ اپنے وزیروں کے مشورے پر عمل کرتے ہیں۔

یہ دنیاوی زندگی بہرحال ختم ہونیوالی ہے۔ کوئی بادشاہ ہو یا فقیر! سب کا انجام موت ہے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کسی شخص کی روح تخت پر قبض کی جاتی ہے یا فرش خاک پر۔"

وضاحت:۔ حضرت سعدیؒ کی یہ حکایت پڑھ کر

سطحی سوچ رکھنے والے لوگ یہ نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں کہ
مصلحت کے لیے جھوٹ بولنا جائز ہے لیکن یہ نتیجہ نکالنا
درست نہیں۔ حکایت کی اصل روح یہ ہے کہ خلقِ خدا
کی بھلائی کا جذبہ انسان کے تمام جذبوں پر غالب رہنا
چاہئے اور جب یہ اعلیٰ وارفع مقصد سامنے ہو تو مصلحت
کے مطابق رویہ اختیار کرنے میں مضائقہ نہیں۔ جیسے
جرّاح کو یہ اجازت ہے کہ فاسد مواد خارج کرنے کے
لیے اپنا نشتر استعمال کرے۔ کسی انسان کے جسم کو
نشتر سے کاٹنا بذاتِ خود کوئی اچھی بات نہیں ہے لیکن جب
جرّاح یہ عمل کرتا ہے اور فساد دور کرتا ہے تو اسے اس کی
قابلیت سمجھا جاتا ہے۔

ماخوذ از گلستانِ سعدیؒ

جمالِ یوسفؑ کی رعنائیاں

از:۔ محمد سعید علی ٹولکہ (دبئی)

سیرت کی جمال آفرینیاں، صورت کی رعنائیاں صداقت کی بے باکیاں، خودی کی بلندیاں رگ رگ میں ارغوانی توانائیاں اور کیفیت اور طلسمی زیبائیاں یعنی "پیکر یوسف" یا حسن عفت کا ایک بلوریں مجسمہ، مگر آپ کے بھائی مکر و فریب کے آتشیں مجسمے۔ یہی وجہ تھی کہ یوسفؑ اپنے باپ (یعقوبؑ) کے آنکھوں کا تارا بن گئے۔ یہ دیکھ کر بھائیوں کے قلب کا نور اور نگاہ کا نور فراست جاتا رہا۔ حسد نے انہیں ایسا اندھا بنا دیا کہ ایک دن حیلہ سازی کر کے باپ کے پاس سے یوسفؑ کو لے جا کر دور ایک جنگل میں ایک اندھے کنویں میں پھینک دیا۔ شام کو ایک سوانگ رچا کر گھر لوٹے اور باپ سے کہا "اباجان! ہائے افسوس! یوسف کو بھیڑیا کھا گیا یہ دیکھئے خون میں لت پت اس کا کرتہ" پھر جھوٹ موٹ کا رونا چلانا شروع کر دیا۔ حاسد بھائیوں کے قلوب خائن کی دھڑکنیں ان کے مکر و فریب کے حلمنی پردوں سے پھٹ پھٹ کر باہر نکل رہی تھی۔ حضرت یعقوبؑ جیسے صاحب فراست کی نگہ بصیرت کے لیے جھوٹ اور سچ میں فرق کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں تھا۔ فرمایا: تم سب بھائی شرفِ انسانیت سے گر گیے ہو اس لیے یہ سارا افسانہ تمہارے فریب نفس کے سوا کچھ بھی نہیں مگر میں صبر اور ہمت سے کام لوں گا (سورہ یوسف آیت ۱۸)

ادھر باپ کے آنکھوں کا تارا، نیارا، پیارا اور دلارا اندھے کنویں کے ہیبت ناک ظلمت کدہ کے ہوش ربا منظر سے طلسم پیچ و تاب تھا کہ اللہ کی قدرتِ کاملہ کی رحمت جوش میں آئی اور ایک راہ گیر قافلہ کے حسن توسط سے یوسفؑ اندھے کنویں سے نکالے گیے۔ اللہ کی کرم نوازی کی کہ زندگی میں آپؑ کو ایک جلیل القدر نبی کا درجہ بھی ملا اور آپ کو مصر کی مملکت کا تمکن بھی حاصل ہوا۔ سچ ہے کہ

؎ حقیر جان مجاہد بجھائے گا جس کو
وہی چراغ جلے گا تو روشنی ہوگی

جمالِ یوسف کی رعنائیوں کے اس قصہ میں دنیا کے حاسد بھائیوں اور ان کے وارث لوگوں کو عبرت ہے

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ

(سورۃ یوسف آیت ۱۱۱)

گناہوں کا جھڑنا

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریمؐ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ درختوں سے پتے جھڑ رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ "جب ایک مسلمان بندہ پورے اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ بھی ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔ لہذا تمام مسلمان خواتین و حضرات کو نماز با جماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے

شبنم شہاب الدین ٹونیکر
ہرنئی تعلقہ داپولی

نقش کوکن

★ تقریباً ڈیڑھ مہینے تک شہر سے باہر رہنے کی وجہ سے نقشِ کوکن کا بروقت مطالعہ نہ کر سکا۔ آج فروری اور مارچ کے دونوں شمارے ایک ساتھ نظر نواز ہوئے سرورق کی خوبصورتی کے ساتھ اندرون صفحات کی صوری اور معنوی خوبیاں بھی بڑی دلفریب ہیں۔ ماہ مارچ کے شمارے میں الجامعۃ الشافعیۃ کا مختصر سا تعارف باعثِ تسکینِ نظر ہوا۔ اس کے لئے میں اور جملہ اراکینِ مجلسِ تعلیم آپ کے شکر گزار ہیں، ساتھ ہی ماہِ فروری کے شمارے میں جناب محمد سعید علی ٹولکر صاحب کا تنقیدی مضمون بعنوان "منظور صاحب ملاحظہ فرمائیں" بھی نظر سے گزرا۔

گھر سے طویل غیر حاضری کی بنا پر رُکے ہوئے تمام کاموں سے نپٹتے ہی دس پندرہ دنوں میں انشاء اللہ ٹولکر صاحب کے اعتراضات کے جوابات روانہ کروں گا

والسلام۔

بہشت میں بھی ملا ہے مجھے عذاب شدید
یہاں بھی مولوی صاحب ہیں میرے ہمسائے

منظور الحسن کرنالکر
الجامعۃ الشافعیہ - موربہ

★ مارچ ۹۷ء کا شمارہ موصول ہوا۔ شکریہ! اس سے کچھ متاثر ہوکر مراسلہ کی شکل میں چند الفاظ بغرض اشاعت پیشِ خدمت ہیں اور ساتھ ہی قوم کے بیٹوں کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت بھی شامل ہے۔

نئے خریداروں کو رسالہ ملا اور ساتھ ہی تعارف کی اشاعت اور اموات کی خبروں کی اشاعت کا شکریہ۔ اُمید کہ اسی طرح نوازش رہیگی۔ بھیجے ہوئے ترجموں کے متعلق آپ کی ارار کا اور رسیدوں کا منتظر ہوں۔ ۔آپ کی خدمت میں اور ڈاکٹر صاحب کو سلام و دُعا۔

مارچ ۹۷ء کے شمارے کے سرورق پر "کھوکری گنبد" کا نظارہ کچھ یوں مرثیہ خواں نظر آتا ہے کہ ؎

اُگ رہا ہے در و دیوار پہ سبزہ غالبؔ
ہم بیاباں میں ہیں اور گھر میں بہار آئی ہے

کاش! ان تاریخی عمارتوں پر ہمارا محکمۂ سیاحت توجہ دے تو ملک میں مزید سیاحوں کے ذریعے زرِ مبادلہ حاصل ہو سکتا ہے اور اسکے علاوہ اگر سابقہ نوابِ خاندان کے افراد، رشتہ دار، قریبی مکیں اور مقامی ٹرسٹ وغیرہ اپنے آباء و اجداد کے ان نادر ورثہ مثلاً مذکورہ مقبرے، جنجیرہ قلعہ، کاسا قلعہ، پھول شہر، کورٹ کچہریاں، اسکولس اور دیگر نادرات و دستاویزات کی نگرانی، مرمت اور حفاظت وغیرہ کرتے رہیں تو دنیا میں کوئی قوم "کے دورِ ماضی کی حکمرانی کی تاریخ ہمیشہ زندہ اور یادگار ثابت ہوگی۔ ورنہ خدا نخواستہ وقت کے ہاتھوں اس کا اجڑنا بھی مشکل نہیں۔ بقول شاعر ؎

" تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں "

ابراہیم بغدادی
یو۔کے

★ آج کل مسلمانوں میں گداگری عام ہوتی جارہی ہے جس کی وجہ سے قوم کے غلط راستے پر اقدام کرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۔ یوں تو سارا سال مانگنے والوں کا تانتا لگا رہتا ہے مگر خصوصاً رمضان کا مہینہ شروع ہوتے ہی صبح سے شام تک بھیک مانگنے والوں کی قطار لگ جاتی ہے۔ اس میں مسلمان نوجوان لڑکے، نوجوان لڑکیاں اور بچے شامل ہیں۔

الغرض قوم کے سامنے یہ ایک تباہ کن مسئلہ ہے۔ اس لئے آپ سے التماس ہے کہ آپ "مسلمانوں میں گداگری اور اس کا تدارک" کے عنوان سے ایک مضمون اپنی طرف سے (میرے نام سے نہیں) شائع کیجئے۔ تاکہ مسلمان بیدار ہو جائیں اور کوشش کریں کہ مسلمان بھیک مانگنے سے باز آئیں اور محنت مشقت کرکے اپنی گذر اوقات کریں۔

(لے اگر اس عنوان پر کوئی صاحب قلم مضمون ارسال فرمائیں گے تو ضرور شائع کریں گے۔ (ادارہ)

شعیب عبدالمجید کردیکر
گوربگاؤں ضلع رائے گڈھ۔

★ ہم نے موقر ماہنامہ نقش کوکن کی ماہ جولائی ۹۲ء کی اشاعت میں ہمارے گاؤں میں تعمیر مسجد و مدرسہ کے لئے اپیل شائع کی تھی مگر افسوس اس بات کا ہے کہ دس مہینے ہونے کو آئے اس اپیل کا خاطر خواہ Response نہیں ملا۔ ادارہ رجسٹرڈ ہے اور ادارہ کے عہدیداران بھی معتبر اور مخلص ہیں۔ ۱۴ سالوں کی تگ و دو کے بعد قطب کوکن حضرت یعقوب سروری کے زیر سایہ تین ایکڑ قطعہ اراضی کی حصولیابی میں کامیابی ملی ہے۔ اگر فرزندان توحید اس طرف توجہ فرمائیں تو ہمارا رکا ہوا کام تکمیل پا سکے گا۔

عباس علی ڈائیلی
جماعت المسلمین بندر محلہ کیلشی تعلقہ داپولی (رتناگری)

لے ریسپانس صرف اپیل کی اشاعت سے نہیں ملتا۔ بلکہ کارکنان کی جدّوجہد ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ کہیں آپ اس خوش فہمی میں تو نہیں ہیں کہ ہم نے اپیل شائع کی تھی تو جدّوجہد بھی ہم ہی کریں۔ (ادارہ)

منی آرڈر بھیجنے والے

بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال کرنے والوں سے گذارش ہے کہ وہ منی آرڈر فارم کی نچلی پٹی (کوپن) پر رقم کا ہندسہ اپنا نام و پتہ ضرور لکھیں اگر تجدید خریداری ہے تو اپنا خریداری نمبر لکھیں (پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں)

ڈاکیہ رقم کے ساتھ کوپن بھی پھاڑ کر دیتا ہے مگر اس کوپن پر کچھ لکھا نہ ہو تو یہ سمجھنا مشکل ہوتا ہے کہ رقم کس نے بھیجی ہے۔ بھیجنے والے کے پاس منی آرڈر کی رسید تو پہنچ جاتی ہے مگر دفتر میں اس کا اندراج کس کے نام سے کیا جائے یہ عقدہ لاینحل رہتا ہے اس وقت تک جب تک مرسل کی جانب سے شکایت موصول نہ ہو لہٰذا یاد رہے کہ کوپن پر اپنا نام و پتہ ضرور لکھنا ہے

اسلام کا عالمی منشور

(قاضی فرازاحمد۔ قطر دوحہ)

ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کا آفتاب طلوع ہورہا تھا اور حضور صلعم وادیٔ نمرہ میں پہنچے. غروب آفتاب کے بعد پہاڑی کا رُخ فرمایا اور خطبہ دیا :

اے لوگو! میری بات غور سے سُنو. تمہارا خون، تمہارا مال، تمہاری عزت آبرو، ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں. جس طرح تم آج کے دن اس شہر (مکہ) میں اور اس مہینے میں حرمت کرتے ہو۔ لوگو! یاد رکھنا. جاہلیت کی ہر بات کو میں اپنے قدموں تلے پامال کرتا ہوں. زمانۂ جاہلیت کے تمام خون ختم کرتا ہوں۔ پہلا خون جو میرے خاندان "ابن ربیعہ بن حارث" کا ہے۔ میں معاف کرتا ہوں۔ یہ بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہذیل نے اسے قتل کردیا تھا. دورِ جاہلیت کا سُودی کاروبار قطعاً حرام ہے ہاں تم اپنی دولت و سرمایہ کا حصہ لے سکتے ہو. نہ تم کسی پر ظلم کروگے نہ کوئی تم پر زیادتی کریگا. جہاں جس شخص نے کسی کے پاس امانت رکھی ہو وہ نہایت دیانت داری سے واپس کردے. سب سے پہلا سود اپنے خاندان میں عباس بن عبدالمطلب کا میں خود مٹاتا ہوں۔ لوگو! اپنی بیولوں کے معاملے میں خدا سے ڈرتے رہو. خدا کے نام کی ذمہ داری پر تم نے انہیں اپنی بیویاں

نقش کوکن

بنایا ہے اور خدا کے کلام پر تم نے انہیں اپنے لئے جائز کیا ہے۔ لوگو! میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ چلا ہوں جسے تم نے مضبوطی سے پکڑے رکھا تو تم کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ اللہ ہے۔ لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں .... اِسوقت جو موجود ہیں وہ اُن لوگوں تک پیغام پہنچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (وحی اتری ہے)۔

اظہار تعزیت

گوولکوٹ (تعلقہ چپلون ضلع رتناگیری) کی ایک معزز و مخیر ہستی جناب حاجی اسمٰعیل ابراہیم جوگلے لندن میں رہتے ہوئے بھی اپنے مادرِ وطن کی خدمت انجام دیتے رہتے ہیں۔ اُن کے کارِ خیر کا مظہر "خدیجہ انگلش میڈیم اسکول" ہے جو ان کی بیگم مرحومہ خدیجہ بی کے نام سے موسوم ہے جہاں بلا امتیازِ مذہب و ملت بچے زیرِ تعلیم ہیں۔ حاجی اسمٰعیل صاحب نے "خدیجہ انگلش میڈیم اسکول" تعمیر کرواکے مرحومہ خدیجہ بی کی رُوح کو تسکین پہنچائی ہے۔ ایصالِ ثواب کا نیک کام انجام دیا ہے۔ خدا مرحومہ کی مغفرت فرمائے (آمین).

شرکائے غم : صدر و اراکین گوولکوٹ ایجوکیشن سوسائٹی اور اہالیانِ گوولکوٹ

اچھا سلوک

حضرت مالک بن دینارؒ کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ یہ یہودی مسلمانوں کا بہت بڑا دشمن تھا۔ ہر وقت اسی فکر میں رہتا کہ کس طرح مسلمانوں کو نقصان پہنچائے۔ وہ حضرت مالک بن دینارؒ کو ستانے کے لیے اپنے گھر کا سارا کوڑا کرکٹ ان کے گھر پھینک دیتا تھا یہودی کی اس حرکت کی وجہ سے حضرت مالکؒ کے گھر کی وہ جگہ بھی گندی ہو جاتی تھی جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے کوئی عام آدمی ہوتا تو شرارت کرنے والے یہودی کو اس کی سزا دیتا لیکن حضرت مالکؒ بن دینار ہمیشہ صبر سے کام لیتے۔ جب وہ کوڑا کرکٹ پھینکتا تو آپؒ اپنے ہاتھ سے مکان صاف کرتے اور پھر اطمینان سے اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہو جاتے۔

یہودی ہر روز یہ خیال کرتا تھا کہ آج تو ان کو ضرور غصہ آئے گا اور وہ مجھ سے لڑیں گے لیکن ایسا کبھی نہ ہوا حضرت مالکؒ بن دینار اللہ پاک کے اس حکم پر عمل کرتے تھے کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ برائی کرے تو تم اس کے ساتھ بھلائی کرو ایسا کرنے سے وہ تمہارا دوست بن جائے گا۔

پھر ہوا یوں کہ حضرت مالک بن دینارؒ کے اس صبر اور حوصلے کی وجہ سے خود یہودی پریشان رہنے لگا۔ آخر ایک دن وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔

حضرت! یہ فرمائیے کہ میری وجہ سے آپ کو کسی طرح کی تکلیف تو نہیں ہوئی۔

آپ نے فرمایا۔

ارے بھائی تکلیف کیسی؟ تم تو میرے پڑوسی ہو پڑوسیوں کا ایک دوسرے پر حق ہوتا ہے اگر تمہارے گھر کا کوڑا میرے مکان میں آجاتا ہے تو میں اسے صاف کر دیتا ہوں اور ایسا کرتے ہوئے میں رنجیدہ ہونے کے بجائے خوشی محسوس کرتا ہوں۔

حضرت مالک بن دینارؒ کی یہ بات سن کر یہودی پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے اسی وقت توبہ کر لی اور پھر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

نصیحت

کوثر انور ارزا (بمبئی)

دل لگا کر لکھو پڑھو بچو! ہر پل آگے ہی تم بڑھو بچو!
جی چراؤ نہ کام سے ہرگز آئے جو سامنے کرو بچو!
جاؤ اسکول بھی بلا ناغہ غیر حاضر نہ تم رہو بچو!
حکم استاد کا بجا لاؤ کہنا ماں باپ کا سنو بچو!
گھر ہو باہر ہو یا کہ مکتب ایک سے ہر جگہ رہو بچو!
جھوٹ منہ سے نکالنا نہ کبھی جو بھی کہنا سچ کہو بچو!
بوجھ ڈھوؤ، کرو کہ مزدوری چوری لیکن نہ تم کرو بچو!
خوف کھاؤ نہ تم کسی سے کبھی صرف اللہ سے ڈرو بچو!

جو نصیحت ملے بزرگوں سے
باندھ لو بندش سے گرہ میں لو بچو!

"ترسیل" کوکن اردو رائٹرز گلڈ کا ادبی مجلّہ ہے جو شہر ممبئی سے ڈاکٹر یونس اگاسکر کی ادارت میں ہر تیسرے ماہ نکلتا ہے۔ اس نے اپنے معیار و اعتبار کو برقرار رکھتے ہوئے ابتدائی تین سال کا آزمائشی مرحلہ بخیر و خوبی طے کر لیا ہے اور اس آزمائشی دور ہی میں اس نے اردو کے رسالوں میں اپنی ایک الگ پہچان بنائی ہے۔

جب بھی کسی اردو رسالہ کا کوئی خصوصی شمارہ یا کسی شمارے میں کسی شخصیت پر کوئی گوشہ چھپتا ہے تو خوشی ہوتی ہے اور یہ خوشی اس وقت دوبالا ہو جاتی ہے جب رسالہ صوری اور معنوی اعتبار سے جاذب نظر اور دلکش ہو۔ "ترسیل" میں یہ دونوں خوبیاں روز اول ہی سے موجود ہیں اور ان میں روز بروز نکھار بھی آتا جا رہا ہے۔

"ترسیل" کا ہر شمارہ اپنے دامن میں کسی معروف ادبی شخصیت پر گوشہ محفوظ رکھتا ہے۔ یہ سہ ماہی رسالہ ہے اور اس کے اب تک بارہ شمارے منظر عام پر آ چکے ہیں اور سبھی شمارے اردو کے کسی شاعر، افسانہ نگار یا ادیب پر گوشہ محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ غالباً یہ اردو کا واحد سہ ماہی مجلہ ہے جو اپنے جلو میں ہمیشہ ادبی شخصیت پر گوشہ محفوظ رکھتا ہے۔

اس رسالہ کا ایک قابل تحسین کام یہ بھی ہے کہ یہ مراٹھی ادب کی تخلیقات اور نگارشات کو تراجم کے ذریعے اردو زبان میں منتقل کر رہا ہے۔ اس عمل سے اردو کے قارئین مستفیض ہو رہے ہیں اور اردو ادب بھی غنی ہو رہا ہے۔

اپنے اداریے "دیوناگری نہیں ازناگری" میں مدیر "ترسیل" نے دیوناگری کو اردوانے کی بات کی ہے۔

نقش کوکن

واقعی اس میں جن امور کی طرف متوجہ کیا گیا ہے ان پر سنجیدگی سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دیوناگری میں بھی اردو زبان و ادب کی شناخت باقی رہے۔

"ترسیل" کے مندرجات کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ رسالہ ہمارے عہد میں کاغذ اور روشنائی کی تضیع نہیں ہے بلکہ اس سے نئے تخلیقی رجحانات اور نظریاتی سوالات پر سنجیدہ بحث کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور نئے تجربوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کم عمری ہی میں اس رسالے نے سنجیدہ قارئین اور قلم کاروں کا اپنا ایک حلقہ بنا لیا ہے۔ رسالہ کا گٹ اپ شاندار اور دیدہ زیب ہے۔ کتابت اور طباعت بھی عمدہ کہی جا سکتی ہے۔

تبصرہ

سہ ماہی "ترسیل"، ممبئی

مدیر : یونس اگاسکر

ناشر : کوکن اردو رائٹرز گلڈ، ممبئی

مبصر : ڈاکٹر صاحب علی

سہولیات

مترجم: ابراہیم بغدادی

"برٹش میڈیکل جنرل" جولائی ۹۵ء میں برطانیہ کی کیمبرج میڈیکل ریسرچ یونیورسٹی سینٹرل نے ملک کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے کر ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس کی رو سے برطانیہ میں گزشتہ چند سالوں میں موٹے لوگوں کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہو کر اب یہ تعداد دوگنا ہو چکی ہے۔ جس کی اوسطاً شرح چھ خواتین میں ایک خاتون اور مردوں میں اس کا تناسب آٹھ مردوں میں ایک مرد موٹاپے کا شکار ہے۔ علاوہ ملک کی آبادی کے حساب سے ۳۲ فی صد خواتین اور ۴۳ فی صد مرد زیادہ موٹے نہ ہوتے ہوئے بھی قد و قامت کے لحاظ سے ان کا وزن قدرے زیادہ ہی ہوتا ہے جو ایک تشویشناک امر ہے۔ در اصل ان موٹاپے کی وجہ ضرورت سے زیادہ خوراک ہے۔ جو عموماً غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے۔ چونکہ بعض لوگوں کی خوراک معتدل ہونے کے باوجود وزن میں اضافے کی وجہ کھانوں سے حاصل ہونیوالے حراروں (CALORIES) کا خاطر خواہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔ جو موٹاپے کا اصل سبب کہلاتا ہے۔

پہلے برطانوی لوگوں کی پھرتی، چہل قدمی اور چستی کی مثالیں دنیا بھر میں مشہور تھیں لیکن وقت کے ہاتھوں ان میں بتدریج تبدیلیاں آ کر جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت نت نئی خودکار مشینوں کی ایجادکاری سے لوگوں میں آرام طلبی کا رجحان بڑھ چکا ہے۔ فی الوقت برطانیہ میں صرف بیس فیصد مرد اور دس فیصد عورتوں کو ہی کام یعنی کام کے ذریعہ جسمانی ورزش حاصل ہوتی ہیں۔ باقی ماندہ بیشتر کام لوگ بیٹھ کر ہی انجام دیتے ہیں اور بڑی عمر کے لوگوں کا یہ حال ہے کہ تین اشخاص میں سے صرف ایک شخص کو ہفتہ میں صرف بیس منٹ کی ورزش چلنے پھرنے سے حاصل ہوتی ہیں ورنہ بیشتر طبقہ موٹر کاروں سے ہی سیر و تفریح کرنا اور دوست احباب کو ملنا جلنا معمول بن چکا ہے۔ لہٰذا لوگوں کا معیار زندگی بلند ہونے کے سبب عموماً ہر گھر میں جدید سہولیات حاصل ہیں۔ جو نعمت خانہ سے لے کر گھر کی صاف صفائی تک خودکار مشینوں سے ہی انجام پاتے ہیں اس پہ مزید طرّہ یہ کہ INSTANT یعنی پکے پکائے کھانوں اور کٹی کٹائی سبزیوں اور ترکاریوں سے خاتونِ خانہ کو ہر قسم کی آسائشیں میسّر ہیں۔ سردیوں میں جسم کو گرم رکھنے کے لئے الیکٹرک بلانکیٹ سے لے کر مختلف قسم کے جدید آلات کا بھی معقول انتظام ہوتا ہے۔ چنانچہ جسم کو گرم رکھنے کے لئے بھی کالریز CALORIES خرچ نہیں ہوتی۔

مذکورہ ہٰذا ادارہ نے ایک اور بھی بات کا انکشاف کیا ہے کہ لوگوں کا ٹی وی (T.V) دیکھنے کا رجحان پہلے سے زیادہ بڑھ چکا ہے جس کی رو سے ۱۹۶۰ء میں لوگ اوسطاً فی ہفتہ ۱۳ گھنٹے ٹی وی دیکھنے میں صرف کرتے تھے۔ اب یہ سلسلہ

• نقوش کوکوپے

۲۶ گھنٹوں تک پہنچ چکا ہے۔ بلکہ بعض لوگوں کا متواز ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہنے سے جسمانی ورزش اور ہلچل نہ ہونے سے لوگ سست اور کاہل ہوتے جا رہے ہیں اور کھائے ہوئے حراروں کا استعمال نہ ہونے کے سبب وزن میں اضافہ ہوتے جا رہا ہے۔

جاپان میں بھی بچوں کے وزن بڑھنے پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے اور ہمارے بھارت میں تیزی سے بڑھتے ہوئے چینل CHANNEL آنے والے کل کی نشاندہی کر رہے ہیں لیکن چونکہ یہاں برطانیہ کی طرح طبی تحقیق کا انکشاف ہونا قدرے مشکل ہے مگر آئندہ COUCH POTATO EFFECT ہونا ناممکن نہ ہوگا ۔۔۔

دہی - ایک دوا بھی

آسانی سے ہضم ہونے والی اشیاء خوردنی دہی بھی ایک ہے۔ دہی میں وٹامن اے سی ڈی اور رائبوفلاوین، پوٹیشیم اور پروٹین کے علاوہ روغنی اجزا بھی ہیں، خون میں سرخ ذرات کی تعداد بڑھانے میں دہی اہم رول ادا کرتا ہے۔ دہی میں زیرہ بھون کر تھوڑا سا نمک ملا کر کھانے سے کھل کر بھوک لگتی ہے، السر ہو جاتا ہے منہ میں چھالے پڑنے پر دہی میں شہد ملا کر استعمال کریں۔ چھاچھ سے پیٹ کا درد کم ہوتا ہے۔ تھوڑے سے دہی میں دو الائچی۔ آٹھ لونگ اور تولہ بھر ببول کی چھال ملا کر پیس کر اس سفوف یا پیسٹ سے دانت ملنے سے دانتوں کی اکثر بیماریوں میں فائدہ ہوتا ہے۔

مسافر یہ تیرا نشیمن نہیں

مسافر بہر حال مسافر ہے۔ تھرڈ کلاس کے مسافر خانہ میں پڑا ہے تب بھی جی منزل ہی میں دھرا ہے اور فرسٹ کلاس کے انتظار خانہ (ویٹنگ روم) میں ٹھہرا ہے جب بھی منزل ہی کے انتظار میں گھڑیاں گن رہا ہے غنی ہے تو بھی مسافر، فقیر ہے تو بھی مسافر، حاکم ہے جب بھی مسافر، محکوم ہے جب بھی مسافر۔ سرائے کے ساتھ وطن کا، راستہ کے ساتھ منزل کا، یا وسیلہ کے ساتھ مقصد کا برتاؤ کرنے میں اپنی ساری جانی و مالی، جسمی و ذہنی توانائیوں کو وہی رائیگاں کرے گا جس کے دماغ میں خلل ہو۔

سرائے میں کوئی یہ تمنا کرے کہ یہاں جھاڑ و فانوس سب لگا دیئے جائیں اور پھر اپنی کمائی سے لگا بھی دے تو کتنی بڑی حماقت ہے۔ خاص کر جب یہ حکم بھی ہو کہ مثلاً چار دن سے زیادہ کوئی اس سرائے میں قیام نہیں کر سکے گا۔ اس وقت تو اپنی کمائی وہاں کی آرائش میں لگانا پورا خلل دماغ ہے۔ دنیا ایسی ہی محدود قیام کی سرائے ہے جس کے بعد بلا اختیار یہاں سے نکل جانا پڑے گا اوّل تو سرائے کا قیام اگر اختیاری بھی ہو تب بھی یہی ہونا چاہیئے کہ اس کے ساتھ گھر کا سا معاملہ نہ کرے اور جب اختیاری بھی نہ ہو تب تو ہرگز بھی اس سے دل نہ لگانا چاہیئے۔"

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

(ماخوذ از: تجدید تصوف صـ ۳۵۲)

گلاب قدرت کی بیش بہا نعمت

گلاب قدرت کی ایک بیش بہا نعمت ہے۔ اس کی خوشبو، خوبصورتی اور دلکشی کو شاعروں نے مختلف انداز میں سراہا ہے۔ حسن کی تشبیہ کیلئے شاعروں کو آج تک گلاب سے زیادہ کوئی موزوں SYMBOL نہیں ملا۔ لیکن گلاب صرف خوبصورتی اور حسن کا ہی مظہر نہیں، ایک بہترین دوا بھی ہے۔ گلاب میں کافی مقدار میں وٹامن (سی) پایا جاتا ہے۔ اور اس کا استعمال ٹھنڈک اور فرحت بخشتا ہے۔ گلاب کا شربت جگر اور دماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔ ذیل میں گلاب کے استعمال کے مختلف طریقے بیان کئے جاتے ہیں جو مختلف امراض میں دوا کے طور پر استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

• اگر پورے جسم یا ہاتھ پیر کے تلوؤں میں جلن اور سوزش ہو تو چند ن میں گلاب کا پانی ملا کر مالش کریں۔

• گلاب کا پورا پھول دانت سے چبا کر کھانے سے دانت کے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں اور دانت سے خون یا مواد آنا بند ہو جاتا ہے۔

• اگر دل زیادہ دھڑکتا ہو تو خشک گلاب کی پتیوں کو سفوف کر لیں اور برابر مقدار میں شکر ملا کر اس سفوف کو گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

• دل کی دھڑکن میں خشک گلاب کی پنکھڑیوں کا سفوف اور دھنیا کا سفوف برابر برابر مقدار میں ملا لیں اور پوری آمیزش کی مقدار کے برابر شکر ملا کر گائے کے دودھ کے ساتھ دو دو چمچہ دن میں دو مرتبہ کھائیں۔

• سر کے درد میں دو دانہ الائچی، ایک چمچ شکر اور دس گرام گلاب کی پتیوں کو سفوف بنا کر نہار منہ پانی کے ساتھ پیتے رہنے سے راحت ملتی ہے۔

• دست اور قے کی حالت میں (ڈائریا میں) آدھا کپ گلاب کے پانی میں ایک لیموں نچوڑ کر اس میں تھوڑی سی شکر ملا دیں۔ تین تین گھنٹے پر اس کے استعمال سے مریض کو کافی فائدہ پہنچتا ہے۔

• گلاب کا پانی ایک حصہ اور چینی کی چاشنی دو حصہ ملا کر ایک صاف بوتل میں رکھ لیں اس شربت کو چار چار چمچ کی مقدار میں استعمال کرنے سے فرحت اور تازگی محسوس ہوتی ہے۔

• داد یا خارش ہونے پر گلاب کے عرق میں لیموں کا رس ملا کر مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

• لو لگنے پر ٹھنڈے پانی میں گلاب کا پانی ملا کر پیشانی پر کپڑے کی پٹی رکھنے سے لو کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

• عورتوں کو لیکوریا یا پیشاب کی جلن جیسے مرض میں گلاب کی دس گرام پتیوں کا سفوف بنا کر شکر کے ساتھ دو تین مرتبہ پلائیں۔

• منہ میں ابال یا چھالے پڑ جانے پر گلاب کو پانی میں جوش کر لیں پھر اسے ٹھنڈا کر کے کلی کر لیں اس سے منہ کے چھالے بہت جلد دفع ہو جاتے ہیں۔

اسطرح غور کیا جائے تو قدرت نے گلاب کے پھول میں ایک خاص تاثیر عطا کی ہے طب کی کتابوں میں گلاب کی افادیت پر خاص طور سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ ماہرین طب نے گلاب کو سوزش اور پیاس سے نجات دینے والا، دست آور قبضیت دور کرنیوالا اور فرحت بخش دوا کہا ہے ٭٭

نقش کوکن

اخبار و افکار

قرطاس و قلم: ـ بن صاد

رتناگری میں شیوسینا بی جے پی رائیگڈھ میں کانگریس محاذ کو برتری

کوکن کے اضلاع تھانے رائے گڈھ، رتناگری اور سندھودرگ میں ہوئے ضلع پریشد کے چناؤ میں محاذ نے جہاں رتناگری اور سندھودرگ میں کامیابی حاصل کر کے پہلی مرتبہ ضلع پریشد پر قبضہ کیا تو وہیں تھانے ضلع پریشد پر کانگریس نے اپنا قبضہ برقرار رکھا۔ البتہ شیوسینا بی جے پی محاذ کو رائے گڈھ ضلع پریشد کے صدارتی چناؤ میں اسے کانگریس شتیکری کامگار پارٹی کے ساتھ محاذ کی تشکیل دے کر یہ دونوں پارٹیاں رائے گڈھ ضلع پریشد پر اپنا قبضہ برقرار رکھنے میں کامیاب ہو گئیں۔

نذیر حسن قادری کامیاب

تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ میں ضلع پریشد اور پنچایت سمیتی کے انتخاب میں مہسلہ سے پنچایت سمیتی کے لیے جناب نذیر حسن قادری جناب اے آر انتولے صاحب کی سرپرستی میں کانگریس آئی کے امیدوار کی حیثیت سے کامیاب ہوئے۔ قادری صاحب تعلقہ مہسلہ کانگریس کمیٹی کے خازن جماعت المسلمین مہسلہ، رائے گڈھ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر اور مہاڈ کوآپریٹیو بینک کے ڈائریکٹر ہیں اس سے قبل مسلسل بارہ سال تک مہسلہ گرام پنچایت میں سرپنچ رہے اور گذشتہ ڈیڑھ سال سے مہسلہ پنچایت سمیتی میں اپ سبھاپتی کے عہدے پر فائز رہے۔ شکیل شاہجہاں رائیگڈھ

بندو مادھو ٹھاکرے کی یاد میں اسپتال

نئی ممبئی، بیلاپور میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ مربع فٹ کی جگہ پر تعمیر شدہ "سڈکو بھون" کو بندو مادھو ٹھاکرے کی یاد میں ایک اسپتال میں تبدیل کیا جائے گا اس کے لیے ۲۵۰ کروڑ روپے میں اس عمارت اور جگہ کو خریدا جائیگا یہ اطلاع حکومت کے معتبر ذرائع نے دی ہے۔ شیوسینا کے سربراہ بال ٹھاکرے کی درخواست پر بندو مادھو ٹھاکرے کی یاد میں سڈکو بھون کو اسپتال میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

ٹھاکرے کے بیٹے مادھو کی کار کے پاس ایکسڈنٹ سے ہونے والی موت اور بیوی مینا تائی کو وقت پر دوا نہ ملنے کے سبب ہونے والی موت اور اس لیے بھی کہ قومی شاہراہ پر ایک اسپتال کی ضرورت ہمیشہ سے رہی ہے ان مقاصد پر بال ٹھاکرے نے اپنی استدعا سرکار سے کی تھی۔ سڈکو انتظامیہ اپنا دفتر رائے گڈھ بھون میں لے جانے والا ہے۔

لیڈی شریف امین ڈی ایڈ کالج کالستہ انتظام مدرسہ

۳ تا ۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء لیڈی شریف امین ڈی ایڈ کالج کالستہ کے سالِ دوم کے زیرِ تربیت معلمین کا ماپاری اردو اسکول اور معلمات کا گرلز اور بوائز اسکول کالستہ میں بلاک ٹیچنگ کا دور رہا۔ اس دوران زیرِ تربیت معلمین و معلمات نے

نقش کوکن

طلباء و طالبات کا تحریری و تقریری مقابلے، کھیل کود کے مقابلے، ڈرامے سیر و تفریح کو زیادہ اہمیت دیتے ہوئے کام کو انجام دیا۔

بلاک ٹیچنگ کے آخری دن زیر تربیت معلمین نے ایک ثقافتی پروگرام کا اہتمام کیا جس کی صدارت جناب اسحاق آتشیکر نے انجام دیئے۔ معلمات نے بھی ایک ثقافتی پروگرام کا اہتمام کیا جس کی صدارت جناب داؤد عباس خطیب صاحب نے انجام دی۔

آخر میں بلاک ٹیچنگ کے صدر مدرس سالِ دوم کے طالبعلم عارف پٹیل اور معلمات میں صادقہ نداف نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

گونڈگھر میں الوداعی جلسہ

۱۲ مارچ ۱۹۹۷ء کو انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر میں جماعت دہم کے طلباء و طالبات کے لیے الوداعی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ میں گاؤں کے معزز شخصیتوں نے شرکت کی جماعت پنجم سے دہم تک کے طلباء و طالبات نے تقاریر پیش کیں۔ اسکول کے صدر مدرس

جناب انور خان سردار خان اور دیگر اساتذہ نے اپنی تقریر کے ذریعہ طلباء کو قیمتی مشوروں سے نوازا۔

کونڈیورے میں الوداعی جلسہ

۱۲ مارچ ۱۹۹۷ء کو ماڈرن اردو ہائی اسکول کونڈیورے میں آٹھویں اور نویں جماعت کے طالبعلموں نے الوداعی جلسہ کا اہتمام کیا۔ احمد خطیب صاحب کو جلسہ کا صدر منتخب کیا گیا اور مہمان خصوصی اے۔ بی۔ مالی (بیٹ آفیسر ماخزن) اور شیواجی راؤ واونڈرے نیز عبدالقادر کاپڑی صاحبان تھے۔

قادری سر نے مہمانوں کا استقبال اور تعارف کیا۔

دسویں جماعت کے طالبعلموں نے اپنے تین سالہ تاثرات کا اظہار کیا شیواجی راؤ واونڈرے اور اے۔ بی۔ مالی صاحبان نے اپنی اپنی تقریروں میں امتحانی نقطۂ نظر سے بچوں کو بہت ساری معلومات دیں۔ موڈرن ہائی اسکول تقریباً ۱۳۔۱۴ سالوں سے سوسائٹی کے صدر علی خان صاحب کے مکان میں چل رہی ہے اب انشاء اللہ جون ۹۷ء میں ہائی اسکول نئی عمارت میں منتقل ہونے والی ہے اس لحاظ سے

پرانی عمارت میں یہ آخری جلسہ تھا اس لیے تمام اسٹاف نے علی خان صاحب کو ایک شال اور پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

آئیڈیل ایجوکیشنل موومنٹ کی الوداعی تقریب

۱۰ مارچ ۹۷ء کو محمدیہ ہائی اسکول ہال میں آئیڈیل ایجوکیشنل موومنٹ کی فری ایس ایس سی کلاسیز کے طلباء و طالبات کے اعزاز میں الوداعی جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر عبدالروف سمار (صدر کچھی میمن جماعت) منعقد ہوا۔ جبکہ مہمان خصوصی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک (ماہر نفسیات) ایڈوکیٹ محمد سعید فصاحتے (چیرمین فاطمہ بائی سے رونگٹے چیرٹیز) جناب محمد امین انتولے صدر جامع مسجد، جناب مستقیم خلیل مشا ور جامع مسجد بمبئی ٹرسٹ تھے

کنوینر محمد زبیر تنگیکر نے خیر مقدم اور تعارف پیش کیا۔ اعزازی انچارج ٹیچر منیر انصاری نے رپورٹ پیش کی۔ جلسہ صدر ڈاکٹر عبدالروف سمار نے آئیڈیل اردو میڈیم کی خدمات کی ستائش کی۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے بچوں کو مفید مشوروں سے نوازا جبکہ ایڈوکیٹ محمد سعید فصاحتے نے بچوں کو

تلقین کی کہ وہ درسی کتب تک محدود نہیں بلکہ اپنے مطالعہ کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ محمد امین انتولے نے تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔ اعزازی سکریٹری نسیم علی خان صاحب نے ہائی اسکول والوں اور جامع مسجد ٹرسٹ کا شکریہ ادا کیا۔

محترمہ میمونہ دلوی نائب صدر آئیڈیل ایجوکیشنل موومنٹ نے مسلم ٹرسٹ سے تعاون کی اپیل کی۔

شولاپور میں علاقائی سیمینار اور مشاعرہ

شولاپور میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے زیر اہتمام اور سوشل کالج کے تعاون سے نہایت شاندار پیمانہ پر علاقائی سیمینار بعنوان ''اردو مراٹھی کے تہذیبی رشتے'' منعقد ہوا۔ اس سیمینار کا افتتاح اکادمی کے رکن اور مشہور افسانہ نگار جناب قاضی مشتاق احمد نے فرمایا صدارت کے فرائض ڈاکٹر منشاء الرحمن منشاء نے انجام دیئے۔

سیمینار میں ڈاکٹر عبدالعزیز نداف، ڈاکٹر شیخ، ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط بشیر احمد انصاری اور وقار قادری نے اپنے مقالے پڑھے۔

نظامت کے فرائض رند شولاپوری نے ادا کیے مہمانوں کا استقبال پرنسپل کے۔ ایم جمعدار اور ایڈوکیٹ عبدالغفور صاحب نے کیا اکادمی کے انڈر سکریٹری غلام محی الدین نوپلنکر بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

شب میں سوشل کالج کے وسیع و عریض احاطے میں مشاعرہ ہوا جناب قاضی مشتاق احمد نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ شولاپور کے کلکٹر جناب پروین پردیسی نے افتتاحی تقریر کی۔ چیف ایگزیکیٹو افسر جناب انیل دیگھی کر بحیثیت مہمان خصوصی شریک تھے نظامت کے فرائض جناب قاسم امام نے انجام دیئے۔ آل انڈیا ریڈیو نے مشاعرہ ریکارڈ کیا۔ مشاعرے کی صدارت جناب منشاء الرحمن منشاء نے فرمائی مہمان شعراء میں جناب عزمی عادل آبادی دلدار ہاشمی، بشیر انصاری، وقار قادری، شاہد ندیم، نذیر فتح پوری، قاسم امام نے اپنے کلام سے محفل کو گرمایا۔ مقامی شعراء میں حکیم شولاپوری رند شولاپوری، عزیز احمد عزیز، ساغر شولاپوری، میر افضل میر، رفیق نواز محبوب جامی، محمد علی گارڈ، یونس عالم صدیقی، نسیم منان شولاپوری، بشیر احمد بشیر نے اپنا کلام سنایا۔

نقش کوکن

انجمن اسلام پنچ گنی کا اقامتی اسکول

انجمن اسلام مہاراشٹر کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے اس ادارے میں نہ صرف مہاراشٹر بلکہ ملک کے نامور سیاست داں، ڈاکٹرز، پروفیسر، علمی ہستیاں نے تعلیم حاصل کیے ہیں۔ انجمن اسلام کے تحت پنچ گنی میں ایک اقامتی پبلک انگلش اسکول بھی چلایا جا رہا ہے جو مسلمانوں کا واحد رہائشی اسکول ہے اس اسکول کے ۵۰ سال مکمل ہونے پر ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا اسی طرح ممبئی میں انجمن اسلام کے احاطے میں مرحوم احمد زکریا ہال کا افتتاح کیا گیا نیز بہ لاماتو شری ہال میں کلچرل پروگرام بھی رکھا گیا تھا مذکورہ بالا تقریب میں مدھیہ پردیش کے گورنر محمد شفیع قریشی نے شرکت کی تھی۔

انجمن اسلام پنچ گنی کا اقامتی پبلک اسکول ۱۹۲۰ء میں قائم کیا گیا حسین بھائی لال جی اور ان کے خاندان والوں نے ڈیڑھ سو ایکڑ پر فضا پہاڑی اور جنگلات سے گھرے مقام پر اسکول عمارت کی بنیاد ڈالی جس میں اقامتی اسکول ذاتی خرچ اور ٹرسٹ کے توسط سے

شروع کیا گیا لیکن بدقسمتی سے ٹرسٹ مالی دشواریوں کا شکار ہوگیا اور بالآخر ۱۹۵۸ء میں ٹرسٹیوں نے یہ اقامتی ادارہ انجمن اسلام کے نگہداشت میں دے دیا اور پھر ۱۹۵۸ سے مرحوم اکبر پیر بھائی کے صدارت میں یہ ادارہ ترقی کرتا گیا۔ ڈائننگ ہال، احاطے میں مسجد تعمیر کی گئی اور ایک اسپورٹس ٹریک بھی بنایا گیا آج پورے ستارہ ضلع کی بڑی اسکولیں اس اسپورٹس ٹریک کا استعمال کرتی ہیں چونکہ اس ادارے میں پرائمری سے لے کر ایس. ایس. سی تک کی تعلیم انگریزی میں دی جاتی ہے لیکن اردو زباں کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اخلاقیات، مذہبیات اور عصری تعلیم کا پورا انتظام ہے اس کے علاوہ طلباء کو گھوڑ دوڑ کراٹے، تیزاندازی، زراعت فنون لطیفہ اور سائنس کی تعلیم کی تربیت و ترغیب بھی دی جاتی ہے گذشتہ مہینہ پنج گنی کے اقامتی پبلک انگلش اسکول میں ۷۵ سال مکمل ہونے پر عظیم الشان پروگرام کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں جس میں دور دراز سے سابق طلباء اور ان کے دوست اور ممبئی سے ممتاز شخصیتیں اور اسکول کے اساتذہ شریک ہوئے۔

کھیڈ پنہالجہ ایس ٹی سروس

تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری میں پنہالجہ گاؤں میں برسوں سے ایس ٹی کی مسافر بردار گاڑیاں چلانے کی کوشش جاری تھی بالآخر مقامی کارکنان کی محنت رنگ لائی بالخصوص جناب عبدالرحیم خان سرگروہ (جو نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد اور کمبئی پورٹ ٹرسٹ کے سبکدوش افسر ہیں) نے ۱۳ مارچ ۹۷ء کو اس حلقہ میں ایس ٹی سروس شروع کروا کر ہی دم لیا۔ پہلے روز تین گاڑیاں دوڑنے لگیں اور اس کے بعد پنہالجہ سے رتناگری. جیسے دور دراز مقامات کے لیے بھی سروس شروع کی گئی ہے.

ڈراما "صاحب بی بی اور غلام" کا کامیاب شو

ممتاز ڈرامہ نگار شکیل شاہجہاں کا مشہور مزاحیہ فل لینتھ فیملی ڈراما "صاحب بی بی اور غلام" بزم تعلیم مہسلہ رائے گڈھ کے زیر اہتمام انجمن اسلام گراؤنڈ مہسلہ میں ممبئی ناگپور اور مہسلہ کے فنکاروں کے توسط سے پیش کیا گیا. حصہ لینے والے فنکاروں میں رگھو شاہ، میثر جمعدار، سیما ناہید، منزمل نظیری نفیس شاہ پوری، اقبال نظیری اور حاجی مہلائی شامل تھے اس موقع پر بزم تعلیم مہسلہ کی جانب سے ڈرامے کے مصنف شکیل شاہجہاں اور ہدایت کار رگھو شاہ کو ان کی خدمات کے اعتراف میں ٹرافی پیش کی گئی اس شو میں تقریباً تین ہزار شائقین شریک تھے۔ اس سے پہلے بھی مہسلہ میں بہت سے ڈرامے پیش کیے گیے ہیں لیکن ان تمام ڈراموں میں "صاحب بی بی اور غلام" سب سے زیادہ دلچسپ اور کامیاب ڈرامہ کہا جارہا ہے

فرحت بیگم مہسلہ

رتناگری ضلع پریشد کے نئے صدر

ضلع پریشد کے حالیہ چناؤ میں داپولی تعلقہ سے منتخب امیدوار شری اودے کھانڈکے (شیوسینا) کو ضلع پریشد کے نئے صدر کے عہدے پر فائز کیا گیا ہے. جبکہ دیورکھ تحصیل سے منتخبہ ممبر سبھاش بنے (شیوسینا) کو نائب صدر بنایا گیا ہے

نقش کوکن کے خریدار بنیے

مثالی مدرس کا اعزاز

بروز جمعہ ۳ جنوری ۹۷ء نئی ممبئی میونسپل کارپوریشن کے پنچ سالہ جشن کی خوشی میں نئی ممبئی کی میئر شُشما دنڈے کے ہاتھوں جناب ایاز الدین شیخ علی کو میڈل سرٹیفکٹ، گلدستہ اور آدرش ٹیچر کا ایوارڈ دے کر عزت افزائی کی گئی اس سے پہلے بھی انہیں ۵ ستمبر ۹۶ء کو پنچایت سمیتی شکشن ویبھاگ تھانہ کی طرف سے آدرش ٹیچر کا ایوارڈ دیا گیا۔ اسی طرح ۵ ستمبر ۹۵ء میں نئی ممبئی واشی کے کونسلر بھوئیر صاحب کی جانب سے میڈل سرٹیفکٹ اور گلدستہ دے کر عزت افزائی کی گئی تھی۔

اسلم راؤت اور عبدالستار انتولے کی کامیابی

رائے گڑھ ضلع پریشد میں صرف دو مسلمان منتخب ہوئے ہیں مورہ حلقہ سے شتیکری کامگار پارٹی کے اسلم راؤت اور بورلی پنچتن سے کانگریس کے عبدالستار انتولے۔ اسلم راؤت مورہ نقش کوکن کے سرپنچ اور پنچایت سمیتی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں انہوں نے ۳۴۰۲۰ ووٹ حاصل کر کے کانگریس کے بابو سیٹھ ہرنیکر کو شکست دی۔ بورلی پنچتن (شری وردھن تعلقہ) سے کانگریس کے عبدالستار انتولے نے اپنے قریبی حریف بھاجپا کے کرشنا ادسلکر اور شتیکری کامگار کے تائید کردہ امیدوار ششی کانت سروے پر فتح حاصل کی۔

رابوڑی تھانہ میں دارالعلوم کا جشن افتتاح

یکم مارچ ۱۹۹۷ء، مدرسہ معین العلوم انجمن خاندیش خورشید کمپاؤنڈ رابوڑی تھانہ میں ایک نئے دارالعلوم محمدیہ کا افتتاح ہوا یہ مدرسہ زیر نگراں سنی سرکل رابوڑی تھانہ کے جاری رہے گا اس جلسہ میں کثیر تعداد میں مقامی و بیرونی حضرات علمائے دین و حفاظ کرام نے شرکت فرمائی مہمان خصوصی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ممبئی، مفتی محمد حنیف اعظمی، علامہ نورالعین صدیقی اور علامہ مفتی منظور احمد خان نے تقاریر کیں

(عبدالمجید شیخ)

جامعہ محمدیہ کا اجلاس

۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں کے زیر اہتمام مولانا مختار احمد صاحب ندوی کے

صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مسعود علاء الدین کی خوش الحان تلاوت سے جلسہ کا آغاز ہوا اور سلیم عمر چاؤس اور ان کے ساتھیوں نے مخصوص انداز میں ترانہ سے جلسہ کا آغاز کیا۔ ڈاکٹر فیض الرحمٰن صاحب مدنی۔ ڈاکٹر مقتضےٰ حسن صاحب بنارسی مولانا عبدالسلام رحمانی صاحب گونڈوی شیخ انیس الرحمٰن صاحب اور عابد سلیمان صاحب میرٹھی نے عوام سے خطاب کیا۔ اس جلسہ میں محمد علی دفعدار، یوسف دروگے، ڈاکٹر موراد اوکیے، سلیم اوکیے، جلیل ساز اور مقامی و ملک کی مقتدر ہستیوں نے کافی تعداد میں شرکت فرما کر جلسہ کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

مرسلہ، نوگل بھارتی

قدردانی

وجے پور میں منعقدہ مشاعرے میں ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب نے اپنی تازہ تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" کی ایک جلد جناب مشتاق انتولے صاحب کی نذر کی۔ انتولے صاحب نے کتاب اور صاحب کتاب کی تحسین کرتے ہوئے سو (۱۰۰) جلدیں خرید کر قدر دانی کا حق ادا فرمایا۔

نو منتخب میئر وشا کھاراؤت

ممبئی میونسپل کارپوریشن کی نو منتخب میئر وشا کھاراؤت اگر اس انکشاف سے فخر محسوس کرتی ہیں کہ سچن تینڈولکر اور ونود کامبلی ان کے شاگرد رہ چکے ہیں تو یقیناً سچن اور کامبلی کو بھی مسرت ہوتی ہوگی کہ ان کی ٹیچر اب میئر بن چکی ہیں۔ جی ہاں! جس اسکول میں ہندوستان کے یہ دو مایہ ناز کھلاڑی زیر تعلیم تھے، وشا کھا جی نے وہاں برسوں تدریسی خدمات انجام دیں۔ چنانچہ اپنے ایک بیان میں کہا، برسوں تک اسکول کے بچوں کو کامیابی سے کنٹرول کرنے کے بعد اب شور مچانے والے کارپوریٹروں کو کنٹرول کرنے میں مجھے یقیناً کوئی دقت نہیں ہوگی!" دیکھنا یہ ہے کہ ہندوستان کی اس سب سے بڑی کارپوریشن کی میئر وشا کھاراؤت اپنے مذکورہ بیان میں کس حد تک درست ہیں۔

ایچ بی مقدم صاحب کی شاندار تجویز

۲۸ اپریل ۹۷ کو دہور میں منعقدہ محفل مشاعرہ میں عالیجناب ایچ بی مقدم صاحب نے فجندار ایجوکیشن ٹرسٹ کے روح رواں الحاج عبدالغنی فجندار صاحب کی تعلیمی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے جب یہ تجویز پیش کی کہ اب ٹرسٹ کو چاہئے کہ وہ موجود انصرام و اہتمام کے تحت اپنے وسیع و عریض کمپاؤنڈ میں جونیئر کالج آف ایجوکیشن کا اجراء بھی کر ڈالے تو پورا پنڈال تالیوں کے شور سے گونج اٹھا۔ گویا سامعین نے اس تجویز کی پر زور تائید کی۔ امید کی جاتی ہے کہ فجندار ایجوکیشن ٹرسٹ آئندہ برسوں میں اردو ڈی ایڈ کالج کی شروعات کر دے گا۔

مالدولی اردو اسکول میں دینی تحریری امتحان

الامین، اسلامی، مالیاتی، سرمایہ کاری کارپوریشن انڈیا لمیٹیڈ برانچ چپلون نے جنوری ۱۹۹۷ء میں مسلم طلباء میں دینی بیداری نیز جذبہ بیدار کرنے کی غرض سے دینی تحریری امتحان لیا۔ یہ امتحان الگ

الگ گروپ کے مختلف علاقوں کے
بچوں کے درمیان تھا۔ اس کا نتیجہ
۱۵ مارچ ۱۹۹۷ کو ظاہر کیا گیا جس میں
ضلع پریشد اردو اسکول مالدولی
کے دوسرے گروپ میں سمیر حسن علی
تانبے جماعت چہارم نے دوسرا نمبر اور
فائزہ عبدالرحمٰن تانبے چہارم نے
تیسرا نمبر حاصل کیا۔ تیسرے گروپ
رضوان بشیر تانبے (ہفتم) نے اول
نمبر حاصل کیا۔ کامیاب طلبا کو سند
امتیاز اور شیلڈ عطا کی گئی۔

دینیات کے امتحان

الامین فنانشل کارپوریشن کے زیر
نگرانی ۵ جنوری ۱۹۹۷ کو چپلون میں
رتناگری ضلع کے اردو ذریعہ تعلیم کے
ثانوی مدارس کے طلبہ و طالبات کیلئے
"دینیات کا امتحان" منعقد کیا گیا تھا
جس میں مہاراشٹر اردو ہائی اسکول
کے ۱۷ طلبہ و طالبات نے حصہ لیا اور
اچھے نمبرات سے کامیاب ہوئے۔ نہم
جماعت کے دو طالب علم جنید عبدالمجید
کونڈکری نے مقابلے میں شریک ضلع کے
کل طلبہ میں اول مقام حاصل کیا جبکہ
مدثر محبوب ملا نے دوسرا مقام پایا۔
اس سلسلے میں ۱۵ مارچ کو
بمقام پوفلی، محترمہ میمونہ دلوی صاحبہ
کی صدارت میں تقسیم انعامات کے جلسے
کا انعقاد کیا گیا تھا جہاں مذکورہ طلبا کو
خوبصورت اسناد، شیلڈ اور ٹرافی
سے نواز کر ہمت افزائی کی گئی۔

وہور میں اردو اکادمی کا مشاعرہ

۸ اپریل کی شب نجندار کمپاؤنڈ وہور
میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے
زیر اہتمام ایک شاندار محفل مشاعرہ
کا انعقاد ہوا جس کی صدارت روزنامہ
انقلاب ممبئی کے مدیر جناب ہارون رشید
علیگ صاحب نے فرمائی، مہمان خصوصی کی
حیثیت سے خطۂ کوکن کے ممتاز و معروف
ہستی عالی جناب ایچ بی مقدم صاحب
رونق افروز تھے۔

جناب ہارون رشید (علیگ) صاحب
نے اپنے خطبہ صدارت سے سامعین کے
دلوں کو جھنجھوڑ دیا، آپ نے "ہندوستان میں
اردو اور مسلمان کا کردار" کے موضوع پر
اپنی پر اثر جذباتی لیکن مدلل و معقول تقریر
میں فرمایا کہ میں یہ نہیں مانتا کہ اردو کا بھلا یا برا
کسی وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ یا کسی سیاسی
پارٹی کے ہاتھ میں ہے، آج اردو محض اپنے
دم خم اور اپنی خصوصیات کی بدولت زندہ
ہے، ہارون رشید صاحب نے کوکن
کے محبان اردو کی ستائش کرتے ہوئے
فرمایا کہ یہاں اردو زبان اور تعلیم پر
لوگوں کی خصوصی توجہ مرکوز ہے اور کوکن
کے باشندے مختلف شعبہ حیات میں
تیز گام نظر آتے ہیں۔

نجندار ایجوکیشن ٹرسٹ کے
ایڈمنسٹریٹو آفیسر جناب غلام محمد پٹیل
نے ہارون رشید کا خیر مقدم کرتے ہوئے
فرمایا کہ وہ انقلاب جو کالج تک ڈرائنگ
روموں کی زینت تھا اب رسوئی
خانوں تک پہنچ گیا ہے۔ پٹیل صاحب
نے ایچ بی مقدم اور مشتاق انتولے
(ایم ایل سی) صاحبان کا بھی زوردار
استقبال کرتے ہوئے اپنی تعارفی تقریر
ختم کی اور مشاعرے کی نظامت کے لئے
ڈاکٹر رشید آثار صاحب کو مدعو فرمایا۔
مشاعرے میں ضلع رائے گڑھ کے منتخب
شعرا موجود تھے جن میں تسنیم انصاری
ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر، عبدالمجید شاغل
پروفیسر شکیل شاہجہاں، اسماعیل شیخ
ناگ، ساقی تو دہلوی، نظام الدین سعد،
ذکی بھارتی، عاصی وہوری، نوشاد
یونس اعظمی، نوبلوی، وفا راجے واڑی
وارث ترڈیلوی اور کامل وہوری نے
آدھی رات تک سامعین کو اپنے کلام
سے محظوظ فرمایا۔

مشاعرے میں قرب و جوار کی ممتاز
و معروف ہستیاں موجود تھیں اور گاؤں

کے مرد و خواتین کے علاوہ بڑی تعداد میں طالب علموں نے بھی مشاعرے کا لطف اٹھایا۔ عبدالرحیم بنغتر

انجمن اسلام ممبئی میں اردو محفل

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادیمی کے زیر اہتمام اکبر پیر بھائی ہال انجمن اسلام ممبئی میں اردو محفل کا انعقاد کیا گیا۔ نشست کے کنوینر ڈاکٹر رام پنڈت کے استقبالیہ کلمات سے محفل کا آغاز ہوا۔ ممبر سکریٹری ڈاکٹر یامین اختر فاروقی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ نشست کی صدارت ممتاز شاعر انجم رومانی نے فرمائی۔ سب سے پہلے مدیر سوغات محمود ایاز کے اچانک سانحہ ارتحال پر ڈاکٹر یونس اگاسکر نے تعزیتی قرارداد پیش کی۔

اردو محفل کا آغاز اطہر عزیز کے کلام سے ہوا۔ اس کے بعد مظہر سلیم نے "تعاقب" اور انور قمر نے "کارگو کامپلیکس" نامی افسانے پیش کئے۔ کلیم حیدر شرر، اعجاز ہندی اور نظام الدین نظام نے غزلیں سنائیں۔ سامعین کے اصرار پر مہمان شاعر منظور ندیم نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ ممبر اکادیمی قاسم امام نے نشست کی نظامت کی۔ نشست کے اختتام پر صدر محفل انجم رومانی صاحب نے افسانوی اور شعری تخلیقات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایگزیکیٹیو افسر وقار حسن قادری کے شکریے پر اس نشست کا اختتام ہوا۔

نقش، کوکن

ڈاکٹر فرحین بارگر

ایم ایل اے ہوسٹل ممبئی کے منیجر جناب حمید علی بارگر کی دختر ڈاکٹر فرحین نے باورا ڈینٹل میڈیکل کالج احمد نگر سے B.D.S کی ڈگری حاصل کی ہے۔

محترمہ نے سینٹ جوزف گرلز ہائی اسکول ممبئی سے ایس ایس سی کا امتحان درجہ اول میں کیا تھا اور ولسن کالج سے بارہویں کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا بعد ازاں دندان سازی کی ڈگری حاصل کرنے آپ احمد نگر گئیں اور الحمدللہ کامیاب ہوئی ہیں۔ فی الوقت آپ صبح ۹ بجے سے ایک بجے تک یوسف مرچنٹ (مجگاؤں) کے معاون کے طور پر کام کرتی ہیں اور شام ۵ بجے کے بعد باندرہ میں اپنا ذاتی شفاخانہ چلاتی ہیں۔

عائشہ فہیم نے رمضان کے پورے روزے رکھے

نڑوڈ جنجیرہ رائے گڑھ ضلع کی معروف شخصیت جناب راشد فہیم کی دختر عائشہ نے امسال ماہ صیام میں

ساڑھے چھ سال کی عمر میں رمضان المبارک کے سبھی روزے مکمل کئے۔ عائشہ ابھی دوم جماعت میں زیر تعلیم ہے۔

عظیم الشان مشاعرہ

انجمن فروغِ ادب جنجیرہ مروڈ کے زیرِ اہتمام ۲۹ مارچ ۱۹۹۷ء شب میں مروڈ جنجیرہ میں بمبئی کے بزرگ شاعر محترم عبدالعزیز آذر صاحب کی صدارت میں عظیم الشان مشاعرہ منعقد ہوا۔ شکیل علی کرمو صاحب نے مہمانان کا خیر مقدم کیا۔ معزز مہمان صدر بلدیہ سنتوش منوہر توسالکر، مسعود پیش امام، نائب سبھاپتی مروڈ پنچایت سمیتی اقبال لالسے صاحب اور بیرونی و مقامی شعرائے کرام اور دیگر معروف ہستیوں کی خدمت میں صدر انجمن فروغ ادب جنجیرہ اسماعیل عثمان بودلے صاحب نے گلہائے عقیدت پیش کئے بعد ازاں صدر بلدیہ سنتوش توسالکر صاحب نے شمع روشن کر کے مشاعرے کا آغاز فرمایا۔ غلام محی الدین خان شہزادہ اسد ناگپوری صاحب نے مشاعرے کی باگ ڈور سنبھالتے ہوئے اردو زبان کی تاریخ اور مشاعرے کی اہمیت و افادیت پر سیر حاصل معلومات دے کر سماں باندھ دیا۔ اور نعیم الدین کی نعت رسولؐ سے مشاعرہ جو شروع ہوا تو صبح ٹھیک ساڑھے چار بجے ختم ہوا۔ درج ذیل (اکتیس) ۳۱ شعرائے کرام نے سیکڑوں سامعین کو اپنے کلام بلاغت نظام سے محظوظ فرمایا۔

۱:- عبدالعزیز آذر (بمبئی) صدر مشاعرہ
۲:- ہاشم نزگانوی (بمبئی)
۳:- شہزادہ اسد ناگپوری
۴:- جاوید ندیم (پنویل)
۵:- نعیم الدین نعیم مروڈ جنجیرہ
۶:- تسنیم انصاری راجپواڑی
۷:- منظر فیض آبادی۔
۸:- ساغر ملک تھانہ
۹:- آبرو نظامی پنویل
۱۰:- راج شیکھر دی
۱۱:- خلیل ہاشمی اسرولی
۱۲:- پرواز چالیسگانوی
۱۳:- مسعود رومانی تھانہ
۱۴:- عبدالرحیم نشتر ابیت
۱۵:- نظام الدین سعد تدڑل
۱۶:- محمود الحسن ماہر بمبئی
۱۷:- عبدالمجید شاغل جوئی
۱۸:- وفا راجپواڑی
۱۹:- مونس اعظمی تودڑلی
۲۰:- قمر پارہ جنگمی
۲۱:- وارث تودڑلوی
۲۲:- یوسف امام شولاپوری
۲۳:- حفظ الرحمٰن حفیظ مروڈ
۲۴:- لطیف ایگانوی
۲۵:- ریاض انجم مالیگانوی
۲۶:- عبدالحق صابر باگلولی
۲۷:- کامل ویجوری
۲۸:- جلال قادری مروڈ
۲۹:- سیف اللہ سیف نجگاؤں
۳۰:- تاج الدین تاج
۳۱:- صبا شیخانی مروڈ

(مرسلہ: شیخ نعیم الدین نعیم سکریٹری انجمن فروغِ ادب جنجیرہ مروڈ)

تعارف

جناب عثمان احمد الڈے متوطن بودلی پنجتن تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڑھ حال مقیم لیسٹر انگلینڈ نے گذشتہ سال ۹۶ء میں ڈی ماؤنٹ فورٹ یونیورسٹی لیسٹر یو کے سے فارمیسی میں بی ایس سی کی ڈگری امتیازی شان کے ساتھ حاصل کی اور فی الوقت آپ لائیڈ کیمسٹ میں منیجر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اللہ انہیں مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی

ڈاکٹر الطاف پٹیل کو اعزاز

ڈاکٹر الطاف پٹیل کو کالج آف فزیشنس اور سرجن آف ممبئی کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔ مشہور کارڈیولاجسٹ ڈاکٹر الطاف پٹیل جسلوک اسپتال میں آنریری فزیشن اور گرانٹ میڈیکل کالج میں آنریری پروفیسر آف میڈیسن بھی ہیں، اس کے علاوہ انقلاب کے کالم نویس کی حیثیت سے عوام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

فری کوچنگ اور اسٹڈی کلاس

عمر کھاڑی ویلفیر ایسوسی ایشن اور ممبئی مہانگر پالیکا کے تعاون سے جے آر نمبر ایمونسپل اردو اسکول نزار ولبھ بھائی پٹیل روڈ، ڈونگری۔ امام باڑہ ممبئی ۹ میں فری کوچنگ اور اسٹڈی کلاس کا اجراء ہوا ہے جہاں پنجم سے دسویں کلاس کے طلبا موقعہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اس کار خیر کو انجام دینے کے لئے ڈونگری، امام باڑہ حلقہ کے سوشل ورکر جناب علی صالح جو اس ادارے کے جنرل سکریٹری ہیں، فی الحال ہی آپ نقش کوکن نے مجگاؤں ڈاک کی ملازمت سے سبکدوشی لی ہے۔ اپنا ذاتی کاروبار ISO/25 کے ساتھ ساتھ قوم اور ملت کے بچوں کا بھی درد رکھتے ہیں۔ خاص کر تعلیم پر آپ پوری توجہ دیتے ہیں۔

جماعت پنجم سے دسویں کے طلبا اسطالبات نیز ان کے سرپرست جناب علی صالح صاحب سے رابطہ قائم کریں۔ ان کے ملنے کا وقت شام ۷ بجے سے ۹ بجے تک (اسکول میں) آپ کے گھر کا فون نمبر ۳۷۸۲۰۲۸

نامہ نگار
مبین عبداللطیف حاجی، مجگاؤں ڈاک لمیٹڈ

نذیر فتح پوری کو آل انڈیا میر ایوارڈ

شاعر و ادیب اور سہ ماہی اسباق کے مدیر جناب نذیر فتح پوری کو ان کے شعری مجموعے "تیسرا سفر" پر آل انڈیا میر اکادمی لکھنؤ کی جانب سے میر ایوارڈ تفویض کیا گیا ہے۔ نذیر فتح پوری بجا طور پر اس ایوارڈ کے مستحق بھی تھے آل انڈیا میر اکادمی کی جانب سے پہلی بار پونہ کے کسی شاعر کو نوازا گیا ہے۔

- والہ دار ہاشمی

اختصار

اختصار حالات کا تقاضہ ہے اور وقت کی اہم مانگ ہے۔ اپنی خبر، رپورٹ اور مراسلہ کو کم سے کم الفاظ میں مختصر مگر اہم جامع مگر دلنواز بنا کر پیش کریں۔ اختصار میں حسن ہے اور دلکشی بھی۔

عالمی نوجوانوں کے جلسے سے مشتاق اوکئے کا خطاب

نئی دہلی میں پچھلے مہینہ ورلڈ یوتھ سینٹر میں منعقدہ نوجوانوں کے جلسہ میں جہاں بنگلہ دیش، تنزانیہ، سری لنکا، نیپال، ملیشیا، اور دیگر ممالک کے تقریباً ۳۵ نوجوان شریک تھے ہندوستانی نوجوانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے کوکن کے ابھرتے ہوئے نوجوان سیاستداں مشتاق اوکئے (متوطن کولمانڈلہ ضلع رائے گڑھ) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، اسی جلسہ میں مرکزی حکومت کے وزیر خارجہ

شری اندر کمار گجرال، وزیر نشر و اشاعت سی ایم ابراہیم بھی موجود تھے، عالمی نوجوانوں کے اس جلسہ کی صدارت ادارہ کی ڈائرکٹر مسز اندرا کوتراسنے فرمائی۔

ٹھاکور ہائی اسکول میں کمپیوٹر کورس

پچھلے مہینہ ابراہیم بابا ٹھاکور ہائی اسکول ٹھاکور واڑی دیوگڑھ ضلع سندھودرگ میں کمپیوٹر کلاس کا افتتاح حاجی محمد ابراہیم ٹھاکور صاحب وائس چیئرمین کے ہاتھوں انجام پایا۔ جناب عبداللطیف شمس الدین ٹھاکور نے پھولوں کا ہار پہنا کر موصوف کا استقبال کیا، ادارہ ہٰذا کے ہیڈ ماسٹر جناب سید غفران صاحب، یونیٹی ایجوکیشن سوسائٹی (جس کے زیر اہتمام یہ ادارہ جاری ہے)، کے تمام عہدیداران اور دیبے درگ کی ممتاز شخصیتیں اس تقریب سعید میں تشریف فرما تھے۔

لیڈی شریفہ امین ڈی ایڈ کالج کا لستہ

پونہ بورڈ کے زیر اہتمام ڈی ایڈ سال دوم کے امتحانات کے نتائج کا

نفیس، کوکن

اعلان ۵ مارچ ۱۹۹۷ء کو کیا گیا، ڈی ایڈ کے ۲۹ طلبا شریک امتحان رہے ۲۶ کامیابی سے ہمکنار ہوئے، جاوید مومن سرفہرست رہا، حنیف ملا دوسرے نمبر پر اور حسنہ وستا نے تیسرا نمبر حاصل کیا۔ کامیاب تربیتی معلمین و معلمات میں ۹ نے اول درجہ حاصل کیا۔ اور ۱۷ دوم درجے سے کامیاب ہوئے۔

ٹینکر سے پانی سپلائی

پانی کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے رتناگری ضلع پریشد نے تعلقہ پنچایت سمیتی کے ماتحت داپولی، چپلون، کھیڈ، راجاپور، سنگمیشور لانجہ اور دیگر تعلقوں میں ٹینکر کے ذریعے پانی سپلائی کا کام شروع کیا ہے، جن دیہاتوں میں پانی کی کمی ہو، وہاں کے عوام پنچایت سمیتی کے توسط سے یا بذات خود سبھاپتی، پنچایت سمیتی سے رابطہ قائم کریں اور پانی کا مسئلہ حل کریں۔

رفیق کرولے کے اعزاز میں جلسہ

جناب رفیق کرولے کے اعزاز میں انجمن اخوت الاسلام میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ایڈیشنل مجسٹریٹ شری اسی ڈی تھول نے جناب رفیق کرولے کو سراہتے ہوئے کہا کہ مراٹھی زبان سکھانے کے لئے رفیق کرولے جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ سماجی ضرورت ہے اور بچوں میں مراٹھی زبان سیکھنے کا شوق دیکھ کر مجھے رفیق کرولے کی خدمت کی تعریف کرنے میں خوشی ہو رہی ہے۔

انجمن کے سپرنٹنڈنٹ شفیع صاحب اور ایڈوکیٹ صادق پٹھان نے جلسے سے خطاب کیا، عمر کھاڑی ویلفیر ایسوسی ایشن کے سکریٹری علی مارلیح نے کرولے صاحب کی اس خدمت کے لئے شری اسی۔ ڈی تھول کے ہاتھوں سے سرٹیفکٹ دی۔ طلبا و طالبات نے بھی رفیق سرکی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ رفیق سر وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہماری اہم ضروریات پر توجہ دے کر مراٹھی زبان کے لئے فری کلاس کا اہتمام کیا۔

ساٹولی اردو اسکول میں نو تعلیم بالغان اجتماع

۱۷ مارچ ۱۹۹۷ء کو اردو اسکول ساٹولی تعلقہ لانجہ رتناگری اور قریبی قصبہ تالئے واڑی اردو اسکول نے مشترکہ طور پر نو تعلیم بالغان اجتماع بڑے تزک و اہتمام سے منایا، جناب کمال الدین برمارے (صدر دیہی تعلیم کمیٹی) صدر نشین تھے مہمان خصوصی

جناب رفیق قاضی اور رکیندر پر مکھ ساٹولی جناب ساونت صاحب رونق افروز تھے، تعلیم بالغان کو مدنظر رکھ کر بچوں نے تقاریر اور تفریحی نکات پیش کئے۔ حلقہ [illegible] کے لوگ کثیر تعداد میں حاضر تھے، بچوں نے منصوبہ بندی اور تعلیمی جہالت پر چھوٹے چھوٹے ڈرامے پیش کئے، ساتھ ہی ساتھ گانے وغیرہ آئیٹم کو دیکھ کر ناظرین بے حد خوش ہوئے، صدر مدرس جناب عبدالحمید ڈونگرکر نے شکریہ ادا کیا۔ اس کامیاب اجتماع کا سہرا معاون مدرس جناب اقبال مایاری معلمہ خاتون قریشی اور بال واڑی بھلوارمی کی معلمہ محترمہ شاہدہ برمارے کے سر رہا۔

قاضی مبین کو بیسٹ کیڈیٹ ایوارڈ

حکومت مہاراشٹر کے اعلان پر ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ ممبئی نے مہاراشٹر کیڈیٹ کور لیس کی ٹریننگ کا اہتمام ممبئی کے نیوی نگر میں موجود ملٹری کیمپ میں کیا تھا جہاں گڑھوال رائفل ریجمنٹ کے افسران ممبئی اور مضافات کے اساتذہ کو فوج سے متعلق معلومات نیز ٹریننگ دیا کرتے تھے۔ ۶۵ کیڈیٹ پر منحصر ایک گروہ کو ۱۷ر فروری تا ۱۰ر مارچ ٹریننگ دی گئی جس میں ہاشمیہ ہائی اسکول ممبئی ۹ کے نوجوان معلم جناب قاضی مبین اسماعیل (متوطن شیر گاؤں، رتناگری) نے بھی شرکت کی تھی۔ ٹریننگ کے دوران قاضی مبین صاحب نے بیسٹ کیڈیٹ ایوارڈ حاصل کیا، ادبی و سماجی کاموں میں پیش پیش رہنے والے اس نوجوان کی بیسٹ کیڈیٹ ایوارڈ ملنے پر حلقۂ احباب میں مسرت کا اظہار کیا جارہا ہے (خان افلاق احمد مدرس ہاشمیہ ہائی اسکول)

تقریب سبکدوشی

۳۱ر مارچ ۱۹۹۷ء کو آرسی ماہم میونسپل اردو اسکول کے صدر مدرس جناب پرکار ابراہیم جمال الدین کی سبکدوشی کے سلسلے میں الوداعی تقریب منعقد کی گئی، جس کی صدارت سپرنٹنڈنٹ اردو اسکولس عالیجناب بذل الرحمٰن صاحب نے فرمائی، محترم راجے صاحب اور بیٹ آفیسر جناب بجمل حسین صاحب نے موصوف کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی، تمام بیٹ آفیسران، دوست و احباب اور آرسی ماہم اردو اسکول اسٹاف کی جانب سے گلہائے عقیدت پیش کئے گئے۔

راجاپور میں کوکن بینک کی نئی برانچ

راجاپور شہر میں کوکن مرکنٹائل بینک کی نئی شاخ کا افتتاح بینک کے چیرمین جناب حاجی قاسم محمد صاحب ٹھاکور کے ہاتھوں سے ہوا۔ اس موقع پر بینک کے معزز ڈائرکٹرس انتظامی عملہ، شہر کے معزز عہدیداران سماجی اور سیاسی عمائدین کافی تعداد میں موجود تھے۔

نقش کوکن

فریضۂ حج اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرکے لوٹنے والوں کو ادارۂ نقش کوکن کی جانب سے دلی مبارکباد

آرگنائزیشن

آل انڈیا مسلم او۔بی۔سی آرگنائزیشن کی جنرل میٹنگ مورخہ ۲۳ مارچ ۹۷ء پونہ میں منعقد ہوئی صدر جناب شبیر انصاری نے ریاست مہاراشٹر کے صدر کے طور پر جناب اقبال انصاری (پونہ) کو منتخب کیا ہے۔ ریاستی مجلس منتظمہ میں جناب الناصر قاضی (مدیر آکاش گنگا) کو رتناگری ضلع میں بطور ممبر منتخب کیا گیا جبکہ رتناگری ضلع آرگنائزر کے طور پر جناب تاج الدین ہوڑیکر صاحب کا تقرر عمل میں آیا ہے۔

رتناگری کینسر سوسائٹی کی کارگذاری

رتناگری کینسر سوسائٹی کی جانب سے سول اسپتال رتناگری میں اکتوبر ۱۹۸۶ء تا اکتوبر ۱۹۹۶ء ان دس سال کے عرصے میں ۲۴،۷ مریضوں کی جانچ کی گئی جن میں ۳۹۳۴ کینسر میں مبتلا پائے گئے ان میں سے ۲۱۶ مریضوں کے آپریشن کیے گئے یہ مریض ۴ تا ۶۰

...سے متعلق جانکاری دینے کے لیے سکنڈری اسکولوں اور کالج میں سلائیڈ شو اور لکچروں کا اہتمام کیا گیا ہے

نئے سبھاپتی

رتناگری تحصیل میں حالیہ تعلقہ پنچایت سمیتی کے الیکشن میں شیوسینا کے امیدوار شری وکاس شندے سبھاپتی منتخب ہوئے۔ کانگریس کے امیدواروں نے کسی بھی پارٹی کو ووٹ نہ دیتے ہوئے خاموشی اختیار کرلی۔ بھاجپا کے نائب سبھاپتی بنائے گئے جس کا نام پروفیسر ناناشندے ہے اس سے قبل رتناگری تعلقہ پنچایت میں کانگریس پارٹی برسر اقتدار تھی۔ کھیڈ پنچایت سمیتی کے سبھاپتی ششی کانت چوہان منتخب ہوئے نائب سبھاپتی کے عہدے پر سکندر جنا نائیک (دونوں شیوسینا) منتخب ہوئے ہیں۔ جبکہ تعلقہ سنگمیشور پنچایت سمیتی بھی شیوسینا کے قبضہ میں رہی ہے جے رام رامانے کو سبھاپتی اور وکاس سروے کو نائب سبھاپتی منتخب کیا گیا ہے۔

رتناگری ضلع میں کانگریس پارٹی کی زبردست ہار سے متاثر ہو کر

تاج الدین ہوڑیکر

اردو دنیا کی تیسری بڑی زبان

بی بی سی کے ایک نشریہ کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں پانچ ہزار کے لگ بھگ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ دنیا کی بڑی زبانیں انگریزی، چینی، اردو، ہسپانوی اور عربی جدید ذرائع ابلاغ سٹیلائٹ ٹیلویژن کے بدولت تیزی سے پھیل رہی ہے جس کی وجہ سے دنیا کی چھوٹی زبانیں ختم ہوتی جارہی ہیں خیال ہے کہ آئندہ صدی میں تقریباً تین ہزار زبانیں قصۂ پارینہ بن جائیں گی۔ بی۔بی۔سی کے جائزے کے مطابق اس وقت اردو دنیا کی تیسری زبان بن چکی ہے۔

ڈاکٹر یامین اختر فاروقی اردو اکادمی کے ممبر سکریٹری نامزد

حکومت مہاراشٹر کے محکمہ سوشل ویلفیر اینڈ کلچرل نے ایک جی آر نمبر استھاپنا ۱۰۹۶ سی آر نمبر سی اے ۵ مورخہ ۱۰ مارچ ۹۷ء کے ذریعے ڈاکٹر یامین اختر فاروقی ضلع جلگاؤں کو مہاراشٹر اسٹیٹ اردو

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے۔

درونِ ہند خریدار

نام	مقام
جناب اقبال عبدالحمید میمن	کھڑک ممبئی
ڈاکٹر عزیز ساونت	جگاؤں ممبئی
جناب شمس الدین ابراہیم شیخ	اندھیری
جناب عبدالغفور ملا	کوپرکھیرنے
ڈاکٹر ریحان ایم حوائی	بھیونڈی
محترمہ فرحت اسلم پرسنگھے	کلیان
جناب اے ایم فقیہ	لوناولہ
ڈاکٹر ذاکر ڈھانگے	بھیونڈی
محترمہ صغریٰ بی حمید بیگ	بھیونڈی
قمر سہیل انصاری	بھیونڈی
محبوب ایجوکیشن ٹرسٹ	مروڈ جنجیرہ
جناب اقبال لامبے	کوپرکھیرنے
جناب ساجد دوے	ممبرا
محترمہ صفیہ عبدالقادر دبیر	داسی
ڈاکٹر نور محمد عبدالغفور	ممبرا
محترمہ حمیدہ شمس گوکھلے	بان۔
ارمنع ہائی اسکول	ونی براز
جناب حسین میاں ساکھرکر	گوریگاؤں
جناب عرفان یونس	قلابہ۔ ممبئی
جناب بدرالدین عبدالغنی قاضی	اڑکھل
جناب الحاج محی الدین خطیب	گوولکوٹ
جناب باباصاحب عبدرزاق	مروڈ
محترمہ رحمت اے شیخ	ساناکروز
جناب خالد کمال مہالدار	ہرنئی
ڈاکٹر ایم اینا انتولے	ہرنئی
جناب عبدالمجید یونس مہالدار	ہرنئی
جناب شاہ خالد اسماعیل ساٹوئیلکر	کیلشی
جناب کمال محمد ٹھوکن	کولابہ ممبئی
نسیم ظہور بیس امام	اندھیری
جناب خالد بسکار	ساکی ناکہ ممبئی

بیرونِ ہند خریدار

نام	مقام
جناب ابراہیم عبداللہ فرفرے	دوبئی
جناب شاہ نواز خان دیشمکھ	جدہ
جناب فائق شریف کاغذی	جدہ
جناب ادریس شکور	جدہ
حجانی عابدہ بی بدرالدین	انگلینڈ
جناب بدرالدین قاضی	الخوبر
جناب عبداللہ عبدالغنی نورے	برمنگھم
جناب سعید احمد حدادی	بلیک برن

شادی خانہ آبادی

منیرہ بجلے ۔ ایاز بھاٹکر

شاعر کوکن جناب شرف کمالی کی پوتی منیرہ بنت کمال بجلے کی شادی محلہ چپلون کے جناب ابراہیم بھاٹکر مرحوم (جو اگریکلچر یونیورسٹی داپولی میں پروفیسر تھے) کے فرزند ایاز کے ساتھ ۱۵ اپریل ۹۷ء کو چپلون میں انجام پائی۔

فرید دلوی ۔ ریحانہ دلوی

پنگاری (گوہاگر) کے جناب اسمٰعیل عبداللہ دلوی کے فرزند فرید کی شادی (پنگاری) کے جناب قاسم دلوی کی دختر ریحانہ کے ساتھ ۲۰ اپریل کو پنگاری میں بحسن و خوبی انجام پائی۔

روبینہ دلوی ۔ محمد حسین پٹیل

اردو اسکول باغما بڑلہ تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڑھ کے مدرس جناب قطب الدین دلوی کی دختر روبینہ کی شادی سے بنویل کے جناب محمد حسین پٹیل

کے ساتھ ۱۶ فروری ۹۷ء کو ناگوٹھنہ میں انجام پائی۔

(مرسلہ سجاد عبدالغفور پٹھان)

بدرالدین قاضی ۔ رضوانہ گولنداز
وجیہ الدین گولنداز ۔ بلقیس اولے

۱۷ اپریل ۹۷ء کو جناب عبدالغنی عباس قاضی کے فرزند بدرالدین کی شادی جناب مرحوم شریف گولنداز کی دختر رضوانہ کے ساتھ زوئیکر محلہ اڑکھل میں انجام پائی اور شریف گولنداز (بازار محلہ ہرنئی) کے فرزند وجیہ الدین کی شادی جناب علی صاحب اولے متوطن پیسولی تعلقہ منڈنگڈھ کی دختر بلقیس کے ساتھ ۱۶ اپریل ۹۷ء کو ہرنئی تعلقہ داپولی میں انجام پائی۔

(نامہ نگار ۔ نعمان قاضی محمد)

فیصل ٹولکر
شگفتہ کارونکر

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد نمائندہ خصوصی اور معروف قلم کار جناب محمد سعید علی ٹولکر کے فرزند فیصل کی شادی جناب محمود صاحب ایچ کارونکر متوطن سندیری کی دختر شگفتہ کے ساتھ ۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء کو گوریگاؤں ضلع رائے گڈھ میں انجام پائی۔
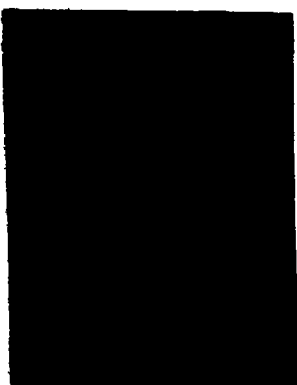
ڈاکٹر مہرالنساء رومانی

داگھیورے ضلع رتناگری کی محترمہ مہرالنساء احمد رومانی نے دسمبر ۹۶ میں بیلگام سے B.H.M.S. (بی ایچ ایم ایس) (میڈیکل) کے فائنل امتحان میں نمایاں نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔

ڈاکٹر مہرالنساء نے ۸۹ میں سینٹ جوزف ہائی اسکول دکھرولی سے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا تو انہیں ۷۷ فیصد نمبر ملے تھے اور جھون جھون والا کالج گھاٹکوپر سے بارہویں کا امتحان بھی درجہ اول میں کامیاب کیا۔ موصوف رومانی ٹریولس کے جناب الحاج حسن رومانی کی بھتیجی ہیں۔

[illegible] قلعہ [illegible]

[illegible] انگریز، امریکی محقق جو آثار [illegible] تحقیق اعانت کار کرتے ہے [illegible] ڈاکٹر عمر خالدی (جو آغا [illegible] فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام امریکہ [illegible] آرکیٹکچر اور ڈیونیورسٹی [illegible] منسلک ہیں) کی معیت میں پچھلے [illegible] ۱۰، اپریل ۹۷ء کو قلعۂ جنجیرہ کا [illegible] دورہ کیا اور سیدی نوابین نیزان کی تعمیرات سے متعلق معلومات حاصل کی۔ دراصل ڈاکٹر عمر خالدی نے [illegible] اکتوبر ۹۶ء میں نقش کوکن سے رابطہ قائم کیا اور اپریل مہینہ ۹۷ء میں اپنے آنے کا پیشگی اطلاع دی تھی۔ مدیر نقش ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے محکمہ آثار قدیمہ کے اسکالر عبدالشکور قاضی اور جنجیرہ قلعہ اور نواب صاحب کے خاندان سے متعلق جانکاری رکھنے والوں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی مگر جناب ابراہیم صاحب [illegible] کے علاوہ کہیں سے بھی تعاون نہیں ملا۔ محققین مذکورہ کی تشریف آوری پر نقش کوکن میں جنجیرہ سے متعلق شائع شدہ میٹر انہیں فراہم [illegible] کیا۔

عالیہ بیگم ممتاز جہاں نے خوشی کا اظہار فرمایا اور محترمہ بیگم صاحبہ اپنے فرزند کے ساتھ انہیں جنجیرہ لے گئیں قلعہ اور راج محل بتایا اور بھی دیگر مقامات کی سیر کرائی اور جب ممبئی لوٹیں تو ممبئی میں ایک خصوصی ملاقات میں بیگم احمدی سیدی شاہ محمد خان نواب آف جنجیرہ ان کی بہن اور دیگر عمائدین سے تعارف فرمایا۔ امید ہے کہ چار چھ ماہ بعد یہ محققین پھر ایک بار اس علاقے کا دورہ کریں گے ڈاکٹر عمر خالدی مراٹھی میں اسلامیات پر شائع شدہ کتابوں پر کام کر رہے ہیں۔ اگر لوگ اپنی مطبوعات انہیں پیش کرنا چاہیں یا ان سے رابطہ قائم کرنا چاہیں تو پتہ ذیل میں درج ہے

ڈاکٹر عمر خالدی

77, Massachuttes Ave.

Room No 7-238

CAMBRIDGE

MA 02139 - 4307

U.S.A.

شاہین بچوں کی پہلی اڑان

رحمانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام چلنے والی "بال واڑی" کے شاہین بچے عملی طور پر ہر چیز دیکھتے اور سیکھتے ہوا میں [illegible] کے [illegible] کشادہ ذہن کے ساتھ ساتھ اڑان بھرنے کی کوشش کی ہے۔

وارڈ ایچ ویسٹ کے ایڈمنسٹریٹیو افسر ڈاکٹر کیلوسکر نے ان کی کاوشوں کو سراہا متعلم اور معلم کو مبارکباد دی۔

اپنے ہاتھوں لگائے گئے پودوں کو پھلتا پھولتا اور ہنستا مسکراتا دیکھ کر رحمانی فاؤنڈیشن کے چیئرمین ڈاکٹر عبدالکریم نائیک بہت خوش اور مطمئن تھے۔ انہوں نے بال واڑی چلانے کی اجازت اور مختلف انتظامی امور میں تعاون کے لئے ڈاکٹر کیلوسکر کا شکریہ ادا کیا۔ یہ بال واڑی اسی طرح چلتی رہے پھلتی پھولتی رہے اس کے لئے طاہرہ شیخ صدر معلمہ اور طاہرہ غزنوی ڈپٹی صدر نے دعائیں دیں۔

پروفیسر آئی۔ جی۔ شیخ کا بین الاقوامی اعزاز

انٹرنیشنل بایو گرافکس سینٹر کیمبرج (لندن) کی جانب سے، ادب، موسیقی علمی اور سماجی شعبوں میں قابل احترام خدمت کرنے والے اشخاص کو خصوصی اعزاز دیا جاتا ہے۔ [illegible] کے [illegible]

"بہونز ہو" (کون کیا ہیں) میں ان کی شمولیت کی جاتی ہے "انٹرنیشنل اتھرس اینڈ رائٹرس ہوز ہو" پروفیسر آئی جی شیخ صاحب کا نام اس بین الاقوامی کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

پروفیسر شیخ نے انگریزی گرامر پر مبنی پانچ کتابیں تصنیف کی ہیں جو مراٹھی میڈیم کے طلباء میں کافی مقبول ہیں۔ ثانوی تعلیم کے کالج اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرتے وقت انگریزی مضمون کے لئے یہ کافی اہمیت کی حامل ہیں۔

۱۹۸۵ میں پروفیسر شیخ صاحب کی تصنیف "ماڈرن گرامر اینڈ کمپوزیشن" کافی مقبول ہوئی۔ آج تک اس کتاب کی طباعت ۱۴ بار ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ "لیٹس لرن گرامر اینڈ پرونانسیشن" یہ کتاب نئے نصابی تعلیم کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے۔ "دی ایلیمنٹس آف انگلش گرامر اے گائیڈ ٹو اچھوا" "انگلش سمپل کمپوزیشن" یہ کتابیں بھی طلباء میں مقبول ہیں۔

مسلمان معاشی ترقی کے لئے کوآپریٹو سوسائٹی بنائیں

پونے میں پچھلے مہینے آل انڈیا مسلم

نقش کوکن

او بی سی تنظیم کے مہاراشٹر ریاستی مجلس منتظمہ کی میٹنگ تنظیم کے نیشنل صدر شبیر انصاری کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس میں ضلع کے صدور اور عہدیداران نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مسلم کوآپریٹو بینک پونے کے چیئرمین جناب بی اے انعامدار نے کہا کہ بینک کے قرضوں میں گرفت نہ ہوتے ہوئے مسلم سماج کے کارکنوں نے اپنے دیہاتوں میں کوآپریٹو سوسائٹی کو شروع کرکے ان کی اقتصادی حالات کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ نے کہا کہ جدید تکنیکی معلومات کے مدنظر آباؤ اجداد کے قدیم طرز پر برسہا برس دھندوں میں وقت کی مناسبت سے تبدیلی کرنا ضروری ہے جس کی وجہ سے بازار میں ہماری چیزوں کی کوالٹی بڑھ جائے اور ہم اچھا خاصا منافع کما سکیں۔

یشونت راؤ چوان سماجی، تعلیمی اور ریسرچ تنظیم کے ڈائرکٹر ڈاکٹر کے جی پٹھان صاحب نے مسلم او بی سی سماج کا تعلیمی معاشی سروے لینے پر زور دیا۔

تاج الدین ہوڑیکر

سرسید اردو ایوارڈ کا جلسہ تقسیم انعامات

سرسید ادبی سنگم کے زیر اہتمام یکم مارچ ۹۷ء کو نالاسوپارہ کا انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گراؤنڈ پر سرسید اردو ایوارڈ کی تقسیم کا جلسہ منعقد کیا گیا گیارہ ادیبوں، شاعروں اور صحافیوں کو ایوارڈ سے سرفراز کرنے کے علاوہ ہندی، مراٹھی، گجراتی اور انگریزی زبان کے نمائندہ افراد کو نوازا گیا۔ پروگرام کی افتتاحی تقریر روزنامہ انقلاب کے مدیر ہارون رشید علیگ نے کی۔ مدیر شاہنامہ عبدالسمیع بوبیرے نے سرسید اردو ایوارڈ کو مہاراشٹر اردو اکیڈمی کی سرگرمی کو اہمیت و افادیت کا حامل بتایا۔ اس جلسے میں مظہر عالم قاسمی اور آلوک بھٹاچاریہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مشہور شاعر قیصر الجعفری، تقریب کے جج اقبال نیازی اور رسول خان عالم رہبر خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس جلسے کی صدارت خان شمشاد احمد صدر الدین صاحب نے کی۔ نایاب انصاری نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ سرسید ادبی سنگم کے صدر شیخ معین الدین نے سنگم کے قیام کے اغراض و مقاصد کے تعلق سے تفصیل سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مبین خان نے تمام مہمانان کی گلپوشی کی اور ایوارڈ یافتگان کو مہمانوں کے ہاتھوں اعزاز و انعام، توصیفی سند اور گلہائے مسرت سے سرفراز کیا گیا۔

انتقال پُرملال

ابوعاصم اعظمی کے والد کا انتقال

۴ اپریل کو ممبئی سماج وادی پارٹی کے صدر ابوعاصم اعظمی کے والد حاجی نیاز احمد اعظمی طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر ۷۵ سال تھی۔

پروفیسر ثریا عزیز کو صدمہ

جلگاؤں ڈی ایڈ کالج کی لیکچرار ثریا عزیز کے خاوند عزیز اللہ شیخ جو جلگاؤں میں سرکاری وکیل تھے ۲۹ مارچ کو دورۂ قلب ہونے سے انتقال کر گئے۔

یونس لوگڈے کا انتقال

کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کے معروف تاجر جناب آدم لوگڈے کے بڑے بھائی یونس احمد لوگڈے کا ۲۹ مارچ ۹۷ کو کیپ ٹاؤن میں انتقال ہوگیا۔

سید علی قادری کو صدمہ

کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن لندن کے نقشِ کوکن نائب سکریٹری جناب سید علی قادری کی والدہ خیرالنساء بی زوجہ المرحوم سید حسین قادری کا ۴ مارچ ۹۷ کو ان کے وطن جنجیرہ مروڈ میں طویل علالت کے بعد بعمر ۹۶ سال انتقال ہوگیا۔

محمد صاحب چوگلے کا انتقال

پاج ہرنئی کے نوجوان محمد صاحب علی چوگلے کا حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ۱۶ مارچ ۹۷ کو بمبئی میں انتقال ہوا۔ ۱۸ مارچ کو آپ بغرضِ ملازمت ملیشیا پرواز کرنے والے تھے۔

جناب عبدالرحمٰن الڈے کا انتقال

قصبۂ بانکوٹ کے ڈاکٹر شبیر الڈے کے والد جناب عبدالرحمٰن قاسم الڈے کا حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے ۲۶ مارچ کی شام انتقال ہوگیا۔ مرحوم قصبہ بانکوٹ کے معزز اور ہردلعزیز شخصیت تھے۔

رفیق کھمکر کو صدمہ

۷ مارچ ۱۹۹۷ء کو جناب رفیق کھمکر کے والد شہاب الدین محمد شریف کھمکر متوطن شریوردھن ضلع رائے گڈھ کا لندن میں بعمر ۷۶ سال انتقال ہوگیا۔

اسرار الحق خان کا وصال

۲۰ مارچ ۹۷ء کو شیخ طریقت مولانا اسرار الحق خان صاحب ممبئی کے کوٹھاری اسپتال میں رحلت فرما گئے۔ آپ کی عمر ۴۸ سال تھی۔

الحاج حسن رومانی کو صدمہ

رومانی ٹریولس کے مالک نقشِ کوکن کے دیرینہ سرپرست اور واگھیورے ضلع رتناگری میں اردو ہائی اسکول قائم کرنے والے الحاج حسن داؤد رومانی کی رفیقۂ حیات کا طویل علالت کے بعد ۱۴ اپریل ۹۷ء کو بمبئی میں انتقال ہوگیا۔

عبدالغفور جلال کا انتقال

ٹول بزرگ تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے سابق سرپنچ جناب عبدالغفور محمد امین جلال کا ۱۰ اپریل کو انتقال ہوا۔ مرحوم ۶۶ برس کے تھے۔

بیجو پٹنائک چل بسے

اڑیسہ کے سابق وزیر اعلیٰ اور جنتا دل کے لیڈر بیجو پٹنائک کا طویل علالت کے بعد ۱۷ اپریل کو انتقال ہوگیا۔ وہ ۸۱ برس کے تھے۔

انگلستان سے موصولہ موت کی خبریں

۱) محترمہ سعیدہ اسماعیل مالونکر متوطن ویساپور ضلع رتناگری مختصر علالت کے بعد ۱۲ مارچ ۱۹۹۷ء کو برمنگھم میں ۴۵ سال کی عمر میں رحلت فرما گئیں۔

۲) جناب ہدایت اللہ ابو میاں قاضی متوطن وارل تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڑھ ۱۹ مارچ ۱۹۹۷ کو حرکت قلب بند ہوجانے سے اچانک بعمر ۴۸ سال لندن میں انتقال کر گئے۔

مرسلہ: ابراہیم بغدادی

اسماعیل بندرکر کا انتقال

بمبئی پورٹ ٹرسٹ کے ریٹائرڈ چارج مین جناب اسماعیل علی صاحب بندرکر متوطن راجہ پور کا ۱۱ اپریل ۱۹۹۷ کو بعمر ۷۰ سال کرلا ممبئی میں انتقال ہوگیا، مرحوم نقش کوکن کے معاون جناب بین عبداللطیف حاجی کے برادر نسبتی تھے۔

(مرسلہ: علی کرنیکر)

کیپٹن شہاب مقدم کو صدمہ

پاکستان میں کراچی بندرگاہ کے پائلٹ افسر شہاب الدین محمد عباس مقدم (جن کا آبائی وطن سارنگ تعلقہ داپولی ہے) کی رفیقۂ حیات کا عیدالضحیٰ کے روز کراچی میں انتقال ہوگیا۔

علی رکھانگے کو صدمہ

ریٹائرڈ اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر علی رکھانگے کی اہلیہ مدرالنسا متوطن راجہ پور کا طویل علالت کے بعد ۱۳ اپریل ۱۹۹۷ء کو اسماعیلیہ اسپتال ممبئی میں بعمر ۵۷ سال انتقال ہوگیا۔

مرسلہ: امین حاجی

سکندر فقیہ کا انتقال

بھیونڈی ضلع تھانہ کی معمر شخصیت اور کانگریسی رہنما جناب سکندر فقیہ (مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کے خسر) کا ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ وہ ۸۱ برس کے تھے۔

غنی خان صاحب کو صدمہ

خطۂ کوکن کے معروف علمی شخصیت ایڈوکیٹ عبدالغنی سرگودہ کی ہمشیرہ زینت ابراہیم سرگودہ ۱۰ اپریل ۹۷ء کو دار فانی سے کوچ کر گئیں۔ ان کی عمر ۵۸ سال تھی۔ مرحومہ کچھ عرصہ سے بیمار تھیں۔

ابراہیم غلام علی مرحوم

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست کلاس کرافٹ کے جناب عمران رسول کے پدر بزرگوار جناب ابراہیم غلام علی عبدالرسول کا ۱۹ اپریل کو بعمر ۷۶ سال انتقال ہوگیا۔

مرحوم نے ادارہ انجمن فیض پنجتنی میں ۲۰ سالوں تک زائرین کی خدمت انجام دی ہے۔

سابق میونسپل کونسلر اسماعیل جیواجی کا انتقال

پچھلے مہینہ رتناگری سے قریبی بستی مرکرواڑہ کے سابق میونسپل کونسلر اسماعیل علی جیواجی کا دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوا۔ وہ ۷۵ سال کے تھے۔ وہ سماجی کارکن کے ساتھ مرکرواڑہ آدرش ماہی گیر سہکاری سوسائٹی کے ڈائرکٹر کے ناظم تھے۔

نقش کوکن

To the readers of Naqshe Kokan
EID MUBARAK
Assalamu Alaikkum

The slogan today for the Muslim community should be TALEEM (EDUCATION) & TARBIAT (TRAINING), TANZEEM (ORGANESATION) TIJARAT (TRADE) Each one of these words can be traced to the Holy Quran As you know the first word in Quran, as revealed, was IQRA (READ) Quran has dealt in detail with Tarbiat Tanzeem Tijarat and our Holy Prophet(SAS)himself excelled in all this We Muslims have ignored the Quran, ignored the guidelines given there and instead we are trying to find solutions for problems applying our own thinking or aping others How can our problems be solved by doing this? Holy Quran warns -"**Alif Lam Mim** This is the Book, in it is guidence sure whithout doubt to who fear Allah " (Sura 2/Verse-2)

We are forgetting this verse in our daily lives We have to do some soul searching study the Quran and make it a guideline for our conduct_at home,in our business in our functions etc Show business has no place in Islam Therefore, Dear Brothers pay attention to these golden words Taleem,Tarbiat,Tanzeem and Tijarat in the light of the Holy Quran to bring in our lives peace happiness prosperity and respect

' And what is the life of this World but Goods snd chattle of deception "
(Sura 57/Verse 20)

From -
M Z CHIDA
P O BOX 2625
CHENNAI-600032

NEVER COMPARE YOUR CHILD WITH OTHERS

The grass is always greener on the other side The neighbour's child always seems to perform better than your child Therefore, too little encouragement is given to one's own child Children are very senstimental They tend to get hurt very easily when discouraging remarks are made comparing them to some other child Instead, the child should be encouraged in order to perform better Each time your son or daughter achieves something, reward him/her with a gift

Wasim Ali Sualeh

71st AGM of Kokni Muslim Association

The 71st annual general meeting of Nairobi's Kokni Muslim Association was held on March 15, 1997 under the Chairmanship of Mr A Rauf Khan The following office bearers committee membes and trustees were elected -

Trustees Dr Dawood Herwitkar, Mr Dawood Knan and Mr M Ali Parkar, Chairman Mr Shafi Baghdadi, Vice-Chairman MR A Rauf Sangrar, Secretary Mr Asif Khan, Asst Secretary Mr Sayed Aslam Qadri, Treasurer Mr Arif Khan and Asst Treasurer Mr Gafoor Khambiye Members Messrs Rauf Khan, Habib Parkar, Sheikh Ismail, Inayat Jamadar, Ashfaq Kazi, Mushtaq Kazi and Moheddin Hawa

By Shaikh Ismail Nairobi

OBITUARY

Shabuddin Mohd Sharif Khamkar of London passed away on 7th March 97 at the age of 76

Father of Abu Asim Azmi president of Samajwadi Party, Haji Niyaz Ahmed Azmi passed away on 4-4-97 He was 75 yrs

Hasan D Rumani's wife died on 14-4-97 at her Residence at Bandra after a long illness

Sikander Fakhi a religious personality of Bhiwandi died on 21-4-97 , at the age of 81 yrs He was religious social and the community leader and was the president of local congress committee His son-in-law Mr Abdul Rahman Antulay, Justice Shafi Parkar and Mr Ahmed Mehsanwala are well-known to the public at large

WEDDINGS

Imtiyaz s/o late Ismail Yusuf Kazi got married to Shaheena d/o Nazir Ali Aziz Rakhangi on April 13, 1997 at Mumbai

Syed Shabbir Ali s/o Mr Sayed Taher Ali got married to Arshiya Tarannum D/o Abdul Wahab Hanafee, Chandrapur on April 14, 1997 at Chandrapur

Irfan s/o Noorjehan and Colonel (Retd) Sattar Ebrahim Modak got married to Saba d/o Naseem and Kadir Mohammed Modak on April 14, 1997 at Mumbai

Munira grand daughter of Sharaf Kamali and d/o Kamal Sharaf Bijle got married to Ayaz s/o Late Ibrahim Amir Bhatkar on April 16, 1997 at Chiplun

Zarina d/o late Yusuf G Mohiddin Lala got married to Iqbal s/o Late M Ibrahim Khan on April 23, 1997 at Ratnagiri

Parveen d/o Abdul Wahab Ibrahim Saldulkar got married to Mushtaq s/o Yusuf Ahmed Mulla on April 30, 1997 at Ratnagiri

Sajida d/o Mr A Kalam Mukaddam got married to Shakil s/o Mazhar Ibrahim Golandaz on May 6, 1997 at Rajpuri, Dist Raigad

Faizal S/o Mohd Sayeed Alimiya Tolkar got married to Shaguftа D/o Mahmood H Karvinkar Sanderi on 30th April 1997 at Mangaon Dist Raigad

Dr Shaheen D/o Abdul Rashid Mazagaonkar got married to Engineer Shakeel S/o Abubakr Majgaonkar on 27-4-97 at Ratnagiri

Vikar S/o Dr M A G Khan got married to Aarshi D/o K I Aksari on 24-04-97 at Hyderabad

Anjuman-I-Islam

The 5th Floor of Anjuman-I-Islam Girls High School, Bandra was newly inaugrated by Mr Rafique Dada, Attorney General of India on 22 04 97 at school complex The 5th floor will used for the Jr College Classes The function was grand and successful The students gave good performances and principal Mrs Salma Lokhandwala gave the history and the achievements of the school Dr Jamkhanawala presided over the function and in his address he asked the community leaders to come forward to held and extend the women's education The child Guest Rafique Dada also encouraged the girls and emphasized the importance of women's education in Islam and in society

Under measuring is prevalent,it will have to face famines and hardships

4 When the people will depart from Justice they will have to suffer from Killings and Murders, which may lead to civil war

5 When people will widely involved in Breaking of promises,some enemy will be imposed on them

6 When Believes break the covenant of Allah and Rasool, will have to surrender before their enemies

7 When people indulge in widespread Bribery and when it become common, their hearts will be overawed

LOVE : THE ONE CREATIVE FORCE

Spread love everywhere you go, first of all in your own house Give love to your children, to your wife or husband, to a next door neighbour Let no one ever come to you without leaving better and happier Be the living expression of God's kindness, kindness in your face, kindness in your eyes, kindness in your smile, kindness in your warm greeting

Persons in news : Dr. Altaf Patel elected

Eminent cardiologist Dr Altaf Patel, honorary physician to Jaslok Hospital, honorary professor of medicine, Grant Medical College and MID-DAY columnist, has been elected president of the College of Physicians and surgeons of Mumbai

Felicitation to Dr. Allauddin Tungekar, Dr. Saima Tungekar, Dr. R.V. Gupte.

A felicitation function was arranged to the above three doctors from Citizens' Education Society at Citizen High School Uran on Sunday, 16th March 1997 The function was presided over by Prof Dr A R Undre, while Dr Nazir Juvale was the Chief Guest The Guest of Honour were Dr Sajjad Qureshi, Dr Rakesh Shah (Pediatric surgeon) and Mr Zahid Khatkhatay, while film star Mr Muqri was the special invitee Welcome address was given by the Secretary of Citizens Education Society Mr Nisar Silotry while president Mr Anwar Tungekar garlanded the guests The introduction to the guests was given by Dr Numan Anwar Tungekar Dr Allauddin is the fifth doctor from the Tungekar family and Dr R V Gupte, a 71 years old practitioner was felici tated for its continuous 38 years in the locality

Prof Undre's speech was related to the importance of education in Kokan while Dr Nazir Juvale spoke on the dignity of the profession and its relation to the patient Vote of thanks was presented by Mr Asghar Bharji, Vice-president of the Society and Chairman of school committee

Annual day function of Tibbia College

Annual day function of Anjuman-i-islam's Tibbia medical college and hospital was held on April 12, 1997 at Amar Gian Grover Auditorium Mumbai Hon Justice Shafi S Parkar Hon Judge of Mumbai High Court was Chief Guest Dr M Ishaq Jamkhanawala, President, Anjuman-i-Islam presided over the function

39th Annual day of M.H. Saboo Siddik Polytechnic

The thirty ninth annual day of Anjuman-i-Islam's M H Saboo Siddik Polytechnic was held on April 7, 1997 at the institute's auditorium Dr Nirmal Jain, Managing Director, Tata Infotech Ltd Mumbai) was the Chief Guest Dr M Ishaaq Jamkhanawala presided over the function

10th Anniversary of Institute of Objective Studies

The closing ceremony of the 10th anniversary of Institute of Objective Studies was held on 29-30 March 1997 at Hamdard Nagar New Delhi

Naqshe Kokan welcomes suggestions, comments, articles and news from its esteemed readers.

9) What should a General practitioner do on suspecting Myocardial Infarct?
*Relieve the chest pain with either Fortwin (Pentazocin)- if there is no hypertension or Pethidine along with Phenargan (to prevent vomitting) Avoid pethidine if patient has Bradycardia *Give sublingual nitroglycerine or isosorbide dinitrate *Give half a tablet or Asprin *Send the patient to ICCU immediately if suspicion of Myocardial infarct is high Do not waste time by waiting for a consultant to come home and take ECG Start a 5% glucose drip if possible, particularly if the patient's blood pressure is on the lower side Give injection Atropine 0 6 mg IV if patient has severe bradycardia Patient may be transferred to ICCU in a car if an ambulance can't be arranged immediately Do not take a trial of antacids, sublingual isosorbide and ask the patient to stay at home for one to two hours and then report to the hospital if pain persists

10) What are the "Golden Hours" for a patient with acute Myocardial Infarct?
*The management of acute Myocardial Infarct has changed dramatically over last one decade With the introduction of thrombolytic therapy (Streptokinase or Urokinase) the mortality and morbidity of acute Myocardial Infarct has markedly reduced Myocardial Infarct size is reduced with thrombolysis Earlier the thrombolyte therapy, the better it is Thrombolytic therapy is most effective in the first 90 minutes but continues to offer significant benefit upto 6 hours Hence first four to six hours after onset of Myocardial infarct are very crucial and are called "Golden Hours " The patency rate of cuprit artery are maximum if given within first two hours

11) Can a patient with Myocardial Infarct resume his job?
*Yes Most of the patients are rehabilitated by 4-6 weeks Prognosis after Myocardial Infarct epends on many factors Size of Myocardial Infarct and left ventirular function are some of the important determinants in prognosis Usually a stress test is done after 4-6 weeks of Myocardial Infarct Stress test gives useful physiological information and helps in rehabilitating the patient It also helps in determining which patient should undergo coronary angiography and revascularisation procedures

Dr. Nazir Juvale D.M. (Cardiology)
M D , M N A M S, F R S M

A HUMBLE GESTURE TO REMIND MUSLIMS

Our Holy Prophet Muhammad Sallallahu Alihi Wa Sallam States, "My Ummat Will be doomed to hardships when it takes to the following 13 misdeeds '

1 When booty becomes one's own property
2 When deposit is treated as booty
3 When payment of Zakat is deemed to be penalty
4 When Obedience to wife and disobedience to mother prevailed
5 When good treatment towards friends and acquaintances and cruel behavior with father gets in vague
6 When there is hue and cry in Mosques
7 When mean persons become responsible ones of the community
8 When a person is respected only to be safe from his wickedness (i e the man is not by himself respectable, but he is respected only because he will put us in difficulty if we do not show him respected)
9 When drinking of wine become common
10 When wearing of silken dress by males prevailed
11 When dancing girls are sponsored
12 When musical instruments are manufactured for wide use
13 When people appearing in the latter ages of the Ummat repudiate the people of the earlier period

There are TRADITIONS to elucidate that our suffering and troubles are of our own making and there is none to blame but ourselves When the Muslims believe the Holy Prophet Sallallahu Alaihu Wa Sallam, to be the righteous and true, they must believe that the hardships and troubles that he has stated to be the sequel of the particular sections, and deeds are bound to results, and if we want to escape from them, then we must abandon those activities and deeds

CAUTION TO BELIEVERS

1 A community wherein Usery and dishonesty is prevalent there will be fear in the hearts of the people of that community

2 A community wherein fornication is widely practiced there will be excess of deaths and diseases in that community

3 A community wherein Under weighing and

Feature ....

> A man may speak of Gods pleasure without giving it much importance and yet be raised in status by his Creator. A man may say something which is abhorrent to God, without attaching any importance to it, and it may sweep him straight into Hell. Hadith of Al-Bukhari

Coronary Artery Disease
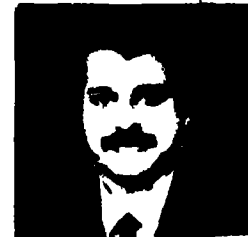
1) What are the common causes of chest pain?
* The most serious cause of chest pain is acute myocardial inarction Other common pauses are *Angina Pectoris * Costochondritis *Esophageal spasm or Esophagitis *Referred pain of cervical spondylosis *Pleurisy or pleural effusion

2) What are the impotant risk factors for coronary artery diseases
* Smoking * Hypertension *Diabetes *Hyperlipidlima * Family history *Age *Obesity *Stress Lack of Exercise

3) Can the ECG benormal in patient with IHD?
*Yes In almost 50% of patients with IHD resting ECG is normal Hence, stress test is done to confirm the diagnosis if in doubt

4) What are the locations of Anginal pain?
*Apart from the typical reststernal location ischaemic pain may occur at bck, both shoulders wrist, epigastrium, jaws, and left arm Some patients even visit Dentists Pain at any of these locations if it comes on exertion and is relived by rest one should suspect angina

5) How to differentiate between angina and myocardinal infarction
*Classical anginal pain occurs on exertion or emotional upset particularly anger and usually lasts for 5-15 minutes and is retrosternal It may radiate to left arm (less frequently the right), is relieved by rest or sublingual nitroglycerine or isosorbide dinitrate Myocardinal infarction pain is severe occurs at rest an may be associated with sweating or vomiting, usually lasts for more than 30 minutes

6) What are the various types of angina?
*Prinzmental's angina Chest pain at rest, often in the early morning hours associated with ST elevation on ECG Post - prandial angina occurs after meals *Decubitus angina - angina on lying down in bed * Inverse angina - anginal pain starting in arm and radiating to chest * Nocturnal anginal - angina occuring at Night * Unstable Angina (discussed ahead)

7) What is Unstable Angina?
*1 Any increase in the frequency, severity or duration of angina
2 Anginal pain at rest
3 New onset angina i e angina occuring for the first time is unstable This requires immediate attention and treatment as it usually precedes myocardinal infarction and requires ICCU management

8) What are the Atypical manifestations of Myocardial infarction?
*Acute left ventricular failure - sudden onset breathlessness *Excessive perspiration without chest pain *Vomitting *Epigastric pain - frequently misdiagnosed as acidity *Syncopal attach *Silent - common in diabetics and elderly patients MI detected on routine ECG *Shock *Sudden death

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ۳۵..... شمارہ ۶..... ماہ جون ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر : فقیر محمد مستری

درون ہند سالانہ : سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲ / اے توانگر کمپاؤنڈ نزد
ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰-۴۰۰۰ - فون : ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

بقیہ اس ماہ کے نقوش پشت پر دیکھیے

تاریخ اشاعت: ..... ۹۷ء ....
کتابت: جاوید ندیم، حافظ زبیر ...

ترے جنوں کا خدا سلسلہ دراز کرے

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر ناگپور سے کوکن میں اُردو کے معلم بن کر آئے اور یہاں آکر آپ نے اُردو تعلیم کے تعلق سے جو کچھ دیکھا اس پر ایک کتاب لکھی "کوکن میں اُردو تعلیم" جو کوکن اردو رائٹرز گلڈ کے جزوی مالی تعاون سے منصۂ شہود پر آئی ہے۔ اور ہم نے دیکھا کہ نشتر صاحب نے سنہ ۱۹۰۳ء سے ۱۹۹۵ء تک کوکن میں اُردو تعلیم کی تاریخ کے بکھرے ہوئے اوراق کو بڑی خوبی اور دیانت داری سے یکجا کیا ہے۔ جو کام ہم نے کرنا چاہئے تھا، N.K.T.F نے کرنا چاہئے تھا، کوکن کے باشندہ نے کرنا چاہیئے تھا وہ انہوں نے کیا گرچہ کہ اسمیں بیشتر مصنفین کی کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے، N.K.T.F. کی مطبوعہ رپورتاژ کا سہارا لیا ہے مگر جس حسن و خوبی کے ساتھ ان پھولوں کی مالا یا موتیوں کی تسبیح بنائی ہے وہ قابلِ قدر ہے اور اسی لئے اس کتاب نے قارئین کو اس قدر متاثر کیا کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوا اور نشتر صاحب کو اس کتاب کا فوری طور پر دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

حسب الاعلان کتاب کا دوسرا حصّہ جو اضلاع تھانہ اور رائے گڈھ کے تعلیمی اداروں سے متعلق ہوگا۔ شائع کرنے کے لئے کچھ فلاحی تنظیموں نے اپنا تعاون پیش کیا ہے۔ خدا کرے وہ کتاب بھی بہت جلد زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر نکلے تاکہ موجودہ کتاب میں جو خامیاں اور کمیاں ہیں ان کا ازالہ ہو جائے۔

نشتر صاحب کی اس کاوش کی سراہنا کرتے ہوئے ہمیں کئی مضامین موصول ہوئے ارادہ تھا کہ ہر ماہ نقشِ کوکن میں ایک مضمون سلسلہ وار شائع کیا جائے مگر اس طرح یہ سلسلہ سال بھر آگے نکل جاتا جو نامناسب معلوم ہوا لہٰذا اسی مہینہ میں جو خیر سے نئے تعلیمی سال کا آغاز بھی ہے۔ ہم تمام مضامین یکجا کر کے ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

عبدالرحیم نشتر کا تعلیمی کارنامہ

رفعت انجم (ایم۔ اے)

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کو آج کل کوکن میں کون نہیں جانتا۔ وہ ایک اعزاز و انعام یافتہ ماہرِ تعلیم، مشہور و معروف ادیب و شاعر اور بچوں کے پسندیدہ فنکار ہیں۔ ڈاکٹر نشتر نے اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور تصنیفی اظہارات سے خطۂ کوکن کے علمی و ادبی وقار میں اضافہ کیا ہے۔ وہ گزشتہ دس برسوں سے آمبیت تعلقہ مہسلہ جیسے چھوٹے سے گاؤں میں رہ کر علم و ادب کی بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ان دس برسوں میں نشتر صاحب کی تخلیقات کی بدولت آمبیت گاؤں کا نام بڑے بڑے علمی و ادبی مراکز تک جا پہنچا ہے۔ وہ اسی گاؤں سے آکاش وانی رتناگری کی نشریات میں شامل ہوتے ہیں۔ بال بھارتی پونے کی نصابی کتابوں کی میٹنگوں میں شرکت کرتے ہیں اور اکثر و بیشتر مختلف شہروں کے مشاعروں اور ادبی اجلاس میں اسی گاؤں سے کوکن کی نمائندگی کرتے ہیں۔

نشتر صاحب کو ۱۹۸۸ء میں نقشِ کوکن ٹیلینٹ فورم اور ۱۹۹۰ء میں مہاراشٹر اردو اکادمی سے نمایاں تعلیمی خدمات کے لئے انعامات بھی مل چکے ہیں۔ ۱۹۹۴ء میں بچوں کی نظموں کا خوبصورت مجموعہ "بیچارے فرشتے" کے نام سے شائع ہوا تھا جسے ادبی حلقوں میں بھی پسند کیا گیا اور بچوں میں بھی۔ مہاراشٹر اردو اکادمی اور اترپردیش اردو اکادمی نے اس کتاب کو اپنے گرانقدر انعامات سے بھی نوازا تھا۔

اب حال ہی میں ان کی تازہ تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" شائع ہوئی ہے جس کا ظاہر بے حد خوبصورت اور پرکشش ہے اور جس کا باطن بھی نہایت حسین و جمیل ہے۔ یہ کتاب اپنی صوری اور معنوی خوبیوں کی وجہ سے علمی و ادبی حلقوں میں ہاتھوں ہاتھ لی گئی۔

۲۶ جنوری ۱۹۹۷ء کو اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن آڈیٹوریم میں جناب غلام پیش امام صاحب کی صدارت میں شاندار افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب، کیپٹن فقیر محمد مستری صاحب، علی ایم شمسی صاحب، ابراہیم سندیلکر صاحب، ایچ بی مقدم صاحب، مبارک کاپڑی صاحب، غلام محمد پیش امام صاحب، عبدالغنی فجندار صاحب اور داؤد حسن رومانی صاحب کے علاوہ اقبال کوارے، داؤد چوگلے اور دیگر اہلِ نظر نے اپنی جوہر شناسی کا بہترین ثبوت پیش کرتے ہوئے مصنف کا یادگار اعزاز و استقبال کیا۔

"کوکن میں اردو تعلیم" درحقیقت اپنے موضوع کی اولین تصنیف ہے جس میں مصنف نے خطۂ کوکن میں اردو تعلیم کے آغاز سے لے کر ۱۹۹۵ء تک بکھری ہوئی اردو تاریخ کے اوراق کو بڑی صداقت

اور دیانت داری کے ساتھ یکجا کر دیا ہے۔ اس کتاب میں کوکن کے مجاہدینِ اردو اور بزرگ جاں نثاروں کے جو کارنامے بیان کئے گئے ہیں ان کے مطالعے سے نئی نسل کو روشنی بھی ملے گی اور کام کرنے کی تحریک بھی۔ اس لحاظ سے میری نگاہ میں "کوکن میں اردو تعلیم" ایک مشعل ہے جو خطۂ کوکن کی نصف صدی کے اندھیرے کو بقعۂ نور بنا دیتی ہے۔ خان بہادر منیر خان سرگروہ، فجندار برادران، مولانا عبدالشکور کوکاٹے، جرمن پرکار اور متعدد بزرگوں کی خدمات، تعلیم پسندی اور اردو دوستی کا ذکر کرتے ہوئے نشتر صاحب نے پچاسوں نام گنوا دئے ہیں جن کے خلوص اور جہدِ مسلسل کی بدولت آج کوکن کے چھوٹے موٹے دیہاتوں تک میں اردو اسکول پائے جاتے ہیں۔

"اردو ذریعۂ تعلیم کیوں ضروری ہے؟" اس کتاب کا ایک اہم باب ہے جس میں مصنف نے یہ بتایا کہ بچے کی فکری بالیدگی، ذہنی نشو و نما اور شخصیت سازی میں مادری زبان نہایت موثر کردار ادا کرتی ہے۔ آج کل بہت سے والدین نام و نمود، اظہارِ تمکنت اور فیشن کی وجہ سے اپنے ننھے بچوں کو انگریزی اسکولوں میں ڈال دیتے ہیں جس سے بچے مکمل تعلیم حاصل نہیں کر پاتے۔ نشتر صاحب لکھتے ہیں:

> "چھ سال تک کی عمر بچوں کے کھیلنے اور کھلنے کی عمر ہوتی ہے۔ یہی عمر اس کے سیکھنے اور بننے کی بھی ہوتی ہے۔ آبا و اجداد کے زمانے میں اس عمر کے بچوں کو کھیل کود اور گھریلو معاشرت کے ذریعے اس طرح آراستہ کیا جاتا تھا کہ ان میں تہذیب و اخلاق، ذہانت و متانت اور قوت کارکردگی توانا اور نمایاں ترین ہو جاتی تھی اور ہم اس عمر کے ننھے منے بچوں کو خوبصورت ڈریس، خوبصورت انداز و ادا اور کھلونوں جیسے پیکر میں دیکھنے کی خواہش میں ان کی زندگی اور ان کے مستقبل سے کھلواڑ کر رہے ہیں ــــ تو خدارا سوچئے کہ ہمارا یہ طرزِ عمل ہمارے بچوں اور ہماری قوم کے حق میں کتنا سود مند ثابت ہوگا ...؟" ص۷

نشتر صاحب کا خیال ہے کہ ہم اپنے بچوں کو انگریزی میڈیم اسکولوں میں بھیج کر اپنی زبان، اپنے مذہب اور اپنی شناخت سے محروم کر رہے ہیں۔ ان کے اس نقطۂ نظر سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن ان کے اخلاصِ نیت پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ وہ لکھتے ہیں:

> "سرسید احمد خاں، اقبالؔ، حالیؔ، اکبرؔ، شبلیؔ، نذیر احمد اور دوسرے تمام اکابر اور بزرگانِ دین و علم و ادب کے تعلیمی نظریات کا نچوڑ یہی اردو ذریعۂ تعلیم ہے۔ اس نکتے کو فراموش کرنا اپنے آپ کو فراموش کرنا ہے۔" ص ۱۷

"تدریس ایک مقدس پیشہ ــــ اور انتظامیہ" اس کتاب کا ایک اہم ترین باب ہے جس میں

بعض تلخ حقائق کو نہایت مؤثر پیرائے میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس باب میں مصنف کے قلم اور مزاج پر طنز و مزاح اور انشائیہ نگاری کی پرچھائیاں پڑتی دکھائی دیتی ہیں۔ نشتر صاحب نے اسکول، طلبۂ، اساتذہ اور انتظامیہ کے آپسی تال میل، باہمی اشتراک اور پرخلوص طرزِ عمل کو حصولِ تعلیم کے ستونوں سے تعبیر کیا ہے۔ ان کے خیال میں جو سماج اپنے اساتذہ کی عزت اور قدر نہیں کر سکتا اس کے بے عزت اور بے قدر ہونے میں دیر نہیں لگتی۔ کوکن کی بعض اسکولوں کے اساتذہ کی ناگفتہ حالتوں کا ذکر کرتے ہوئے نشتر صاحب لکھتے ہیں:

"اس قسم کی مثالوں مظاہروں اور نمونوں کو دیکھ کر کوکن شرافت، سخاوت اور مہمان نوازی اور انسان پروری کے بلند بانگ دعوے محض جھوٹی کہانیاں معلوم ہوتے ہیں۔ ایسی اور اسی طرح کی دوسری باتوں کے اثرات اسکول اور تعلیم کے حق میں نہایت مضر ہیں۔ انہیں دُور کرنے کی کوشش ہو تو خطۂ کوکن میں چہرۂ تعلیم اور بھی نکھر سکتا ہے۔" ص ۸۱

اس آخری جملے سے نشتر صاحب کی محبت کا اظہار ہوتا ہے جو انہیں خطۂ کوکن سے ہو گئی ہے۔ ایسا لگتا ہے انہیں یہاں کی دھرتی، آب و ہوا، ماحول اور طرزِ معاشرت سے عشق ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بین السطور میں علاقۂ کوکن کی ہمہ جہت ترقی کے خواہاں نظر آتے ہیں۔ "کوکن اردو یونیورسٹی — دعوتِ خیال!" اس باب میں ان کی محبت ابھر کر سامنے آتی ہے تبھی تو وہ ملک کے قابل ذکر اردو شہروں کے مقابل اردو یونیورسٹی کے اجراء کے لئے خطۂ کوکن کو فوقیت دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کی ترجیح کی اساس کو جاننے اور سمجھنے کے لئے اس باب کا سنجیدہ مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

کتاب میں نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کا ذکر نہایت تفصیل سے کیا گیا ہے۔ یوم آغاز سے ۱۹۹۵ء تک NKTF نے جتنی بھی قابل قدر تعلیمی خدمات انجام دی ہیں ان کا تفصیلی احوال اس کتاب میں درج ہے۔ ساتھ ہی تمام انعام یافتہ اور اعزاز یافتہ طلبہ و اساتذہ کی فہرست بھی شائع کی گئی ہے۔ علاقۂ کوکن کے تمام اردو ہائی اسکولوں کے نام اور پتوں کے ساتھ ساتھ نیشنل ہائی اسکول داپولی، مستری ہائی اسکول رتناگیری، مہاراشٹر ہائی اسکول کڈوئی، نیشنل ہائی اسکول لاٹون اور حاجی داؤد امین ہائی اسکول کالستہ پر خصوصی مضامین دیے گئے ہیں جن سے ان اسکولوں کی تاریخ، سرگرمیوں اور رفتارِ ترقی کا حال آئینہ ہوتا ہے۔

"کوکن میں اردو تعلیم" بصورت مجموعی واقعی ایک دستاویز ہے بلکہ اپنے بعض اندراجات کی وجہ سے یہ کتاب ریکارڈ بک کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ شاعری اور افسانوں کی ڈھیر ساری کتابوں کے بیچ "کوکن میں اردو تعلیم" سال رواں کی ایک منفرد، بہترین اور مفید کتاب ہے جسے بیرون کوکن بھی پہنچایا جانا چاہیئے۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ کوکن میں اردو زبان و تعلیم کے تعلق سے کیا کچھ ہو رہا ہے اور یہاں زبانِ اردو کس طرح محفوظ ہے۔ ★★

کلماتِ تحسین و ستائش

(اپنے شاگردِ عزیز ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کی تازہ تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" سے متاثر ہو کر)

ڈاکٹر منشاء الرحمٰن منشا (ناگپور)

وجہ صد فخر و مباہات ہے دم نشتر کا
منفرد رنگ کا حامل ہے قلم نشتر کا

اور تابندہ ہوئے علمی نقوشِ کوکن
ہو گیا ان کو سہارا جو بہم نشتر کا

جاننے والے اسے اچھی طرح جانتے ہیں
کیا کہیں کیا ہے فنِ جادو رقم نشتر کا

جائزہ علمی اداروں کا لیا ہے کیا خوب
واہ رے زورِ بیاں حسنِ رقم نشتر کا

اس کو شاداب و تر و تازہ کیے دیتا ہے
جس کسی موضوع پہ ہوتا ہے کرم نشتر کا

اہلِ کوکن کے فن و علم و عمل کے جلوے
صاف دکھلاتا ہے یہ ساغرِ جم نشتر کا

حسنِ اخلاص و صداقت کی وجہ سے بھرپور
نگرِ اہلِ ادب میں ہے بھرم نشتر کا

ہے خوشی اس کی مجھے ڈاکٹر نائیک صاحب
بھا گیا آپ کو یہ کارِ اہم نشتر کا

اپنی جولانیاں دکھلاتا ہے ہر میدان میں
جب روانی پہ آترتا ہے قلم نشتر کا

بلاشک ہر دشت میں پھیلاتا ہے اپنی خوشبو
اس کا شاہد ہے یہ آہوئے حرم نشتر کا

سخت سنگلاخ منازل کو بھی کر لیتا ہے طے
مست و جولاں فرسِ تیز قدم نشتر کا

دولتِ فیض لٹانے کو گیا کوکن میں
ہوا ہے یوں تو ودربھا میں جنم نشتر کا

کسی دشواری کو لاتا ہی نہیں خاطر میں
یعنی ہے جذبِ جنوں صورتِ یم نشتر کا

اب ملاقات بھی ہوتی نہیں حسبِ منشا
کچھ اگر ہے تو یہی ہے مجھے غم نشتر کا

مجھ کو ہے ناز کہ میرے کئی شاگردوں میں
تازہ تر آج نظر آتا ہے دم نشتر کا

لبِ منشا پہ دعا آتی ہے اے ربِ کریم
اور بڑھتا ہی رہے زورِ قلم نشتر کا

کوکن میں اردو تعلیم پر ایک نظر

ڈاکٹر رضا الدین [illegible]

ہندوستان جنت نشان کے مغربی ساحلی علاقوں پر سب سے پہلے حجاج بن یوسف کے دورِ حکومت میں حجاز سے عرب مہاجرین کے جہازات کلیان، تھانہ، سوپارہ اور دابول کے بندرگاہوں پر پہنچے اور وہ یہیں کے ہو کر رہے اور عصری تقاضوں کے پیشِ نظر ان کی زبان، انکی تہذیب اور ان کا دستورِ حیات مقامی حالات سے غیر شعوری طور پر اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ اپنے آپ کو کوکن کے سپوت کہلانے لگے اور 'کوکنی' کے نام سے موسوم ہو گئے۔ حتیٰ کہ علاقہ کوکن جو شہر بمبئی، تھانہ ضلع، قلابہ ضلع، رتناگیری ضلع کے ساتھ جنجیرہ ریاست پر مشتمل تھا، کے شہری کہلانے میں فخر محسوس کرنے لگے۔ یہ سچ ہے کہ کوکن کے علاقے میں ابن بطوطہ جیسے سیاحوں، سلیمان التاجر جیسے تاجروں، مخدوم علی شاہ فقیہہ جیسے صوفیوں اور عرب، ایرانی، ترک، افغان اور مغل سدّی جیسے حکمرانوں اور نوابوں نے اپنے قدم جمائے اور اپنے نفوذ و اثرات سے مشترکہ تہذیب و تمدن کی نیو ڈالی اور اہالیان کوکن یعنی کوکنیوں نے اپنے مذہبی اثاثہ، قومی ورثہ اور عوامی زبان کو اسی خلط کی خلط ملط تہذیب سے وابستہ کر لیا۔

زیرِ نظر کتاب 'کوکن میں اردو تعلیم' میرے عزیز محترم ابراہیم سندیلکر صاحب کے توسط سے مجھ تک پہنچی جن کو صاحب کتاب ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب 'مردِ آہن' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن میری رائے میں صحیح معنوں میں "مردِ آہنگ" ہیں کیوں کہ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ تعلیم و تربیت کے لحاظ سے جنجیرہ مروڈ کے انجمن اسلام کے ادارہ ناگپاڑہ بمبئی کے انجمن خیرالاسلام مہاراشٹر کالج اور بمبئی پوری بندر کی انجمن اسلام کے صدر دفتر میں ایک ناظم کی حیثیت سے منسلک رہا ہے۔ اگرچہ وہ خوش مزاج ہونے کے باوجود مرنجاں مرنج ہیں اور مجھ سے کہا کہ میں اس کتاب کے بارے میں دو لفظ لکھوں اور ان کے حکم کی تعمیل میں اپنے خیالات پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں اس خواہش کے ساتھ کہ اس پرچہ میں ممکن ہو تو جگہ دیں ورنہ نظر انداز کر دیں۔ ملال نہ ہوگا۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب سے غائبانہ تعارف تو تھا ہی اور کتاب دیکھ کر بہت متاثر ہوا کیونکہ طباعت و اشاعت کے لحاظ سے اور مواد کے اعتبار سے صاحب موصوف کی مساعی قابلِ تحسین ہیں اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔

نشتر صاحب نے اپنی کتاب کے تعلق سے لکھا ہے کہ یہ ایک تجزیاتی مطالعہ ہے تعلیم و تہذیب کا اور ابتدائی کلمات میں انہوں نے کوکن میں اردو کی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ اگرچہ یہ کوکن کے ایک حصے سے متعلق ہے۔ شہر بمبئی، ضلع تھانہ، ضلع رتناگیری اور ضلع قلابہ کے کوکنی حضرات کی اردو دانی، ادب دوستی اور علم پروری پر اگر

بقیہ [illegible]

لکھا ہے تو دبی زبان سے۔ حالانکہ ان علاقوں میں
اردو کی ترویج و اشاعت اور فروغ و تحفظ میں
ان کا اہم رول رہا ہے جو ہر لحاظ سے قابلِ احترام و
تحسین ہے۔ اس سلسلے میں میری دلی خواہش
ہے کہ صاحب کتاب نشتر صاحب کوکن کے مشاہیر
سپوتوں میں پرنسپل محمد عبدالقدوس منشی صاحب،
ڈاکٹر یونس اگاسکر صاحب، جناب مہر مہسلائی
صاحب اور جناب انجم عباسی صاحب سے رابطہ
قائم کریں اور دوسرے ایڈیشن میں ان سے تبادلۂ
خیال کر کے کتاب مذکور کو ایک قابلِ قدر اضافہ
اردو کے ذخیرہ میں بنائیں، تاکہ اہالیانِ کوکن بالخصوص
اور محبانِ اردو بالعموم کوکن کی اردو خدمات کے
تعلق سے اس کتاب کو انسائیکلوپیڈیا تسلیم کرسکیں۔
شہر بمبئی کے تعلیمی و ثقافتی اداروں کو آگے
بڑھانے میں محمد امین روگھے صاحب اور کھٹکٹے و
کرتے خانوادوں کا ذکر ضروری ہے۔ اسی طرح
محمد ابراہیم صاحب مقبہ کا تعلیم نامہ اور عبدالحمید
بوبیرے کے ماہنامہ 'صبح امید' کی اردو دوستی کے بارے
میں لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ضیا ہانی صاحب
غلام رسول آغا صاحب اور ظریف لطا میوری کے
اُردو کلام پر تبصرہ قلم بند کرنا۔ کتاب کی زینت
کا بڑھانا ہے۔ اساتذہ کرام میں عبدالعزیز کھتانے
صاحب، عباس غوری صاحب اور حافظ عبدالقادر
گوریکر صاحب کی خدمات کو اجاگر کرنا چاہیئے۔ بھیونڈی
پر کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی ضلع تھانہ جس کا
قیام ۱۹۲۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس
جو بھیونڈی میں کوئی ۱۹۲۵ء میں منعقد ہوئی تھی اور
نقش کوکن

اور جس میں مولانا محمد علی، حکیم اجمل خان، مولانا
ابو الکلام آزاد وغیرہ ممتاز شخصیتوں نے شرکت
کی تھی، کے ردعمل کے طور پر ہوا تھا اور ضلع تھانہ
کے رؤسا میں بالخصوص رفیع الدین فقیہہ صاحب
محمد حسین مدعو صاحب، اباد یوکر صاحب، سردار امیر
صاحب رئیس، معین الدین حارث صاحب اور
زکریا صاحب وغیرہ نے اہتمام کیا تھا اور انہی کی
کوششوں کے نتیجے میں بھیونڈی اور اطراف میں
اُردو تعلیم کا چرچا شروع ہوا۔

مزید یہ کہ کلیان میں ایجوکیشنل ایلفنٹ سوسائٹی
کا آغاز ۱۹۵۷ء میں ہوا جہاں کوکنی حضرات نے
بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور آج ایک بڑا تعلیمی ادارہ بن
گیا ہے۔

یہ چند نکات میں نے اپنے طور پر اپنے انداز
میں پیش کیے ہیں اس سے مراد کوئی تنقید نہیں
ہے بلکہ یہ کہ کوکنیوں کی اردو دانی، علم دوستی اور
ادب نوازی پر لکھا جائے تاکہ آنے والی نسل اپنے
بزرگوں کی خدمات پر اپنی خوشی کا اظہار کرسکیں
اور وہ ان کے نقش قدم پر چل سکیں۔

آخر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ پچاس
سال قبل یعنی ۱۹۴۰ء اور ۱۹۵۰ء کے درمیان
شہر بمبئی کے ممتاز کوکنی خانوادوں کے افراد نے
الفنسٹن کالج (بمبئی) میں گریجویشن کے بعد ڈاکٹر
جی ایس گھوریئے جو یونیورسٹی کے سماجیات کے
شعبے کے صدر (۱۹۵۳-۱۹۲۶) تھے ان کی نگرانی
میں محسن بھائی جی صاحب اور زہرہ ڈمکر صاحبہ
نے ماسٹر آف فلاسفی کی ڈگری کے لئے مقالے پیش کیے۔

بھائی جی صاحب کے مقالے کا عنوان "کوکنیوں کی اردو دانی" اور زہرہ ڈمٹکر صاحبہ کے مقالے کا عنوان "کوکن کے گیت" تھا۔ اِن دونوں حضرات کی اردو دوستی پر بھی لکھا جا سکتا ہے۔

المختصر یہ کہ کتاب تعریف کی مستحق ہے اور کوکن اردو رائٹرس گلڈ (نیروبی) کی خدمت میں استدعا کرنا ہے اس اُمید کے ساتھ کہ وہ اس کے دوسرے ایڈیشن کی طباعت کے سلسلے میں ہر ممکن مدد بہم پہنچائیں۔

اُمید کی جاتی ہے کہ کتاب کی خوب پذیرائی ہوگی اور دوسرا ایڈیشن جلد منظرِعام پر آجائے گا۔

زمانہ
ایک تاریک رات کی مانند ہے
اور نقش کوکن
رات کی اسی تاریکی میں
روشنی کی ایک ایسی کرن ہے
جو خوشحال مستقبل کی پیغامبر ہے
آیئے
آپ بھی اس کے قارئین میں شامل ہوکر
کوکن کے مستقبل کو سنوارنے
اور اسے شاندار ورثہ سے واقف کرانے کا
لازمی فریضہ ادا کرتے ہیں
حصّہ لیجئے۔

ماہنامہ نقش کوکن ممبئی۔ ۲۴ اے نوانگر۔ ڈاکیارڈ روڈ، ممبئی ۴۰۰۰۱۰

لطیف پرکار صاحب کے مضمون کا بقیہ

ہیڈ ماسٹر بنایا جاتا ہے۔ تو اختلاف پیدا ہوتا ہے جو ٹیچر محنتی، ایماندار، قابل اور صاف گو ہوگا وہی زیادہ تر ہیڈ ماسٹر کے عتاب کا شکار ہوگا۔ کسی بھی ہیڈ ماسٹر یا ٹیچر کے ہٹلر یا چانکیہ بننے سے اسکول کا تعلیمی معیار پست ہوگا۔

صفحہ ۷۶ پر جن ٹیچروں کی تعریف کی گئی ہے ان میں سے زیادہ تر انتظامیہ اور ہیڈ ماسٹرس کے ہاتھوں حق تلفی اور ناانصافی کا شکار رہیں اور جن اسکولوں کی تعریف ہوئی ہے ان میں چند اسکول اور دیگر اسکولوں کے ٹیچروں اور ہیڈ ماسٹروں کو کسی نہ کسی طرح کی پریشانی ہے۔ اندرونی انتشار ہے۔

نشتر صاحب نے صفحہ ۲۷ سے ۴۲ تک ۱۹۸۹ سے ۱۹۹۵ تک کے اسکول کے اچھے نتائج، اچھے طالبعلم اور انعام یافتہ بچوں کا ذکر کیا ہے۔ تو یہ غیر ضروری ہے یا پھر ہے یا پھر ۱۹۸۹ سے قبل کے اسکولوں کا ذکر ہونا چاہیئے تاکہ وہ بھی خوش رہیں۔ نقش کوکن ٹیلینٹ فورم نے اس سال تمام اسکولوں سے اچھے ٹیچروں اور ان کی خدمات کی لسٹ مانگی تھی مگر چند اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں نے نہیں بھیجا کیونکہ ان ٹیچروں سے حسد و جلن رکھتے ہیں۔ یا پھر وہ منظورِ نظر نہیں ہیں۔ غرض کہ ہیڈ ماسٹروں اور ٹیچروں کی کوتاہیوں کو بھی آئندہ ظاہر کیا جائے گا۔

نشتر صاحب کی یہ کوشش قابلِ مبارکباد ہے!

شعبۂ درس و تدریس میں
ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کی ایک اہم تصنیف

پروفیسر سید یونس (ناگپور)

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر ایک منفرد لب و لہجہ رکھنے والے جدید شاعر، بیباک صحافی، دقیق النظر اور غیر جانبدار تنقید نگار اور ایک بے مثال نثار کی حیثیت سے اردو دنیا میں اپنا ایک وقیع مقام بنا چکے ہیں۔ ان کی حالیہ تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" شعبۂ درس و تدریس میں ایک روشن سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور انہیں ایک ماہر تعلیم کے رول میں متعارف کراتی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف یہ کہ علاقۂ کوکن کے اردو ذریعۂ رکھنے والے مدارس، مدرسین، منتظمین، خیر تعلیم پسندوں کی سرگرمیوں کا احاطہ کر کے انہیں ایک مستند تاریخی دستاویز کی شکل عطا کرتی ہے بلکہ پورے ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی اردو درسگاہوں اور ان کے چلانے والوں کے درپیش مسائل کو سنجیدگی اور متانت کے ساتھ زیر بحث لا کر ان کے لئے چند لائق عمل رہنما اصولوں کی بھی نشاندہی کرتی ہے۔

صاحب تصنیف نے بڑی کد و کاوش کے ساتھ کوکن کے اردو مدارس کے اعداد و شمار اور احوال و کوائف کچھ اس طرح ترتیب دیئے ہیں کہ وہ اس نوع کے دیگر اداروں کیلئے بھی تشویش کا وسیلہ بنیں۔ اس کے علاوہ چند ابواب کا تعلق تو براہِ راست ملک میں اردو تعلیم اور خصوصاً اردو بحیثیت ذریعۂ تعلیم کے مسائل سے ہے جن سے واقفیت ہر اردو کے مدرس اور ماہر تعلیم کیلئے ضروری ہے۔ مثلاً ایک باب بعنوان "اردو ذریعۂ تعلیم کیوں ضروری ہے" از حد فکر انگیز ہے اور توجہ طلب بھی۔ اس عنوان کے تحت متعدد ماہرین تعلیم کی بیش قیمت آراء کو یکجا کیا ہے جنہیں پڑھ کر بیشتر غلط فہمیوں۔ مثلاً اس غلط فہمی کا کہ آج کے دور میں اردو تعلیم کا رشتہ روزی روٹی کے مسئلہ سے ٹوٹ چکا ہے۔ کا ازالہ ہوتا ہے۔ نشتر لکھتے ہیں:

"آئی ٹی آئی کورسیز کے لئے بھی اردو تعلیم کو چن لیا جائے تو ہماری قوم کے بے روزگار بچوں کو اپنی زندگی اور مستقبل کے بنانے میں اور زیادہ سہولت مل جائے گی۔ مہاراشٹر میں کتنے ہی مقامات پر اردو زبان میں پیشہ ورانہ تربیت کا معقول انتظام ہے جہاں وہ طلبہ جو مراٹھی اور انگریزی میں نہیں چل پاتے اردو ذریعۂ تعلیم سے کامیاب ہو کر اپنی امیدوں کے بجھے ہوئے چراغوں کو پھر سے جلتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ پیشہ ورانہ کورسیز میں اکثر کورسیز کی اردو کتابیں اب آسانی سے دستیاب ہیں لہٰذا اسے اپنانا اور جاری رکھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ دنیا بھر کے ماہرین تعلیم کی متفقہ رائے ہے کہ تعلیم و تربیت کے لئے مادری زبان سے بہتر کوئی وسیلہ نہیں۔" (ص ۶۸)

کتاب کا ایک اور باب "تدریس ایک مقدس پیشہ۔ اور انتظامیہ" کافی اہمیت کا حامل ہے اور لمحۂ فکریہ عطا کرتا ہے۔

صفیہ نیاز احمد خیری، ایم اے بی ایڈ

خاکسار ادیب - عبدالرحیم نشتر

ڈاکٹر نشتر کی شخصیت خطۂ کوکن میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ ان کی تازہ تصنیف "کوکن میں اُردو تعلیم" ایک بہترین کتاب ہے جس میں کوکن کے بزرگانِ تعلیم، مجاہدینِ اردو اور تعلیم کی ترقی کے لئے اپنی جانیں کھپانے والے اشخاص کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی کوکن کے موجودہ اُردو اسکولوں کی فہرست اور مثالی اسکولوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ سب سے اچھی بات مجھے اس کتاب میں یہ لگی کہ موجودہ دور کے تمام انعام اور اعزاز پانے والے ٹیچروں اور طالب علموں کی فہرست دے دی گئی ہے جس سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ کس ٹیچر یا کس طالب علم کو کس سال، کس بات کیلئے انعام ملا تھا۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم والے جو کئی برسوں سے کوکن میں تعلیمی بیداری کی مہم چلا رہے ہیں، نشتر صاحب نے ان کی تمام سرگرمیوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ حتیٰ کہ پروگراموں کی کفالت کرنے والوں، مہمان خصوصی بننے والوں اور منصفی کے فرائض انجام دینے والوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اسکولوں کے سالانہ رزلٹ اور ہر سبجیکٹ میں اوّل آنے والے طالب علموں کے نام اور ان کے پرسینٹیج کی تفصیل بھی اس کتاب میں موجود ہے۔ اس لحاظ سے کوکن میں اردو تعلیم" حوالے کی ایک معتبر کتاب بن گئی ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر بچوں کے بھی مقبول اور پسندیدہ شاعر ہیں۔ ماہنامہ نرالی دنیا نئی دہلی میں ان کی نظمیں بڑے اہتمام سے چھپتی ہیں۔ بچوں کی نظموں کا مجموعہ "بچارے فرشتے" ان کی مشہور کتاب ہے۔

نشتر صاحب بہت سے اوصافِ حمیدہ رکھتے ہیں۔ ان میں بہت سی صلاحیتیں ہیں لیکن وہ ایک سیدھے سادے اور خاکسارانہ مزاج کے آدمی ہیں۔ شوبازی اور لاف زنی سے کوسوں دُور ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب کے ادبی اور تعلیمی کارناموں کی بدولت دوسروں میں بھی جینے کا حوصلہ اور کام کرنے کی اُمنگ پیدا ہوئی ہے۔

حوصلہ مندی اور دردمندی ان کی تحریر کی ایک خاص خوبی ہے۔ وہ قوم اور ملّت کا درد رکھتے ہیں اور معاشرے کی پسماندگی اور تعلیمی تنزل سے ان کا جی کڑھتا ہے۔ اسی لئے وہ جہاں کہیں بھی قوم و ملّت کو ضرر پہنچنے والے عوامل کو سرگرم کار دیکھتے ہیں تو ان کی نشان دہی بھی کرتے ہیں اور اکثر طنز کے تیز دھار نشتروں سے جراحت کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں۔ اس کتاب میں بھی کہیں کہیں طنز یہ لب و لہجہ نہایت شدید ہے۔ لیکن اس طنز کے پسِ پردہ مصنّف کا اخلاص اور دردمندی پنہاں ہے اور غالباً یہی دردمندی ہے جو انہیں خاکسارانہ طرزِ حیات عطا کرتی ہے۔

کوکن کے سپوت اور کوکن میں اردو تعلیم

انجم عباسی

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کی تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" مواد کے لحاظ سے ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے جن میں سے ۲۵ صفحات تو نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے ضمیموں کا چربہ ہیں۔ ۳۴ صفحات پر کوکن کے اہم اسکولوں کی روزِ تاسیس سے اب تک کی حاصل کردہ تفصیلات درج ہیں۔ یہ تفصیلات اسکولوں کے ذمہ دار حضرات نے مصنف کو روانہ کی ہیں۔ ("قارئین سے" ص ۹) بقیہ ۵۳ صفحات میں سے بیشتر صفحات "کوکن کے سپوت" کے مواد سے بھرے ہوئے ہیں۔ کہیں کہیں 'نزہتِ دل' نقشِ کوکن اور عکسِ کوکن سے بھی مواد لیا لیا گیا ہے۔ اس طرح انہوں نے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ اب اسے "تحقیق" کا نام دیں یا تالیف کا؟ اہلِ ذوق فیصلہ فرمائیں۔

"کوکن کے سپوت" سے لی گئی معلومات کا انہوں نے کہیں حوالہ دیا ہے اور کہیں اسے گول کر گئے ہیں۔ 'یادگارِ زمانہ ہیں یہ لوگ' میں جتنی شخصیات کا ذکر ہے ان میں سے بیشتر شخصیات کے حالات 'کوکن کے سپوت' سے لئے گئے ہیں مگر نشتر صاحب نے سب کا حوالہ دینا ضروری نہیں سمجھا۔

'اردو تعلیم کیوں ضروری ہے؟' کے تحت جن اکابرینِ قوم کے خیالات نقل کئے گئے ہیں وہ سارے کے سارے "کوکن کے سپوت" سے لئے گئے ہیں۔ یہاں بھی حوالے غائب کر دئے گئے ہیں جس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ مصنف نے Door to door جاکر ان حضرات سے ملاقات کی ہے اور ان کے خیالات یکجا کئے ہیں۔

"تدریس ایک مقدس پیشہ ہے" میں انہوں نے مینجمنٹ کے تعلق سے ساری کڑوی کسیلی باتیں لکھ دی ہیں۔ ان میں سے کئی باتیں یک طرفہ ہیں۔ تدریس جیسے مقدس پیشے میں ہیڈ ماسٹر صاحبان اور اساتذہ کا رویّہ غور طلب ہے۔ دراصل فساد مینجمنٹ نہیں ہیڈ ماسٹر پیدا کرتے ہیں۔ وہ اپنے کھوٹے پن کو چھپانے کے لئے ایسے ٹیچروں کے خلاف مینجمنٹ کو اکساتے رہتے ہیں جو قابلیت اور کارکردگی میں ان سے بہتر ہوتے ہیں اور جو ہیڈ ماسٹر کے آگے پیچھے رہنا اپنی عزت کے خلاف سمجھتے ہیں مگر جو قابل اور اچھے منتظم ہوتے ہیں وہ ایسے ٹیچروں کو اپنا رفیقِ کار سمجھتے ہیں اور اسکول کی ترقی میں کوشاں رہتے ہیں۔

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول گورگاؤں کے بانی ہونے کے ناتے مجھے اس کا تلخ تجربہ ہے۔ میں نے سنہ ۱۹۷۵-۷۶ء میں مسلسل دو سال کی جدوجہد کے بعد اس وقت ہائی اسکول کی پرمیشن حاصل

کی جبکہ پوری ریاست میں نئے ہائی اسکول قائم کرنے پر پابندی تھی۔ میں نے انجمن خیرالاسلام کے تعاون سے گوریگاؤں میں ہائی اسکول قائم کیا اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے ایک عرصے تک ان اساتذہ کے لئے انعامات کی اسکیم جاری رکھی تھی جن کے مضامین کا رزلٹ ۶۰ فیصدی سے زائد ہو۔ نیز اوّل۔ دوّم۔ سوّم آنے والے طلبہ کو بھی انعامات دینے کی روایت جاری کی تھی ــ مگر ہیڈ ماسٹر نے چُن چُن کر محنتی اساتذہ کو پست ہمّت بنا دیا اور ان ساتھیوں کو نوازنا شروع کیا جو رزلٹ لانے کے لئے جھولیاں پھیلا کر ان کے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ قائم رکھتے تھے۔

بعض ہیڈ ماسٹر انتظامیہ اور اساتذہ کے درمیان تفرقے اور ناچاقیاں پیدا کرنے میں مرکزی رول ادا کرتے رہے ہیں۔ کئی ہیڈ ماسٹر بُری طرح علاقائیت کا شکار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے علاقے کے کھوٹے سکوں کو بھی دوسروں پر ترجیح دیتے ہیں۔ اس میں ان کا ذاتی مفاد وابستہ رہتا ہے۔ گاؤں کے بھولے بھالے لوگ سیاست تو جانتے نہیں، تعلیمی میدان کے نشیب و فراز سے بھی ناواقف ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں موقع شناس اساتذہ بھی اسکول کے رازہائے سربستہ کو مشتہر کرکے ہیڈ ماسٹر یا اپنے مخالف اساتذہ کے خلاف محاذ تیار کرتے رہتے ہیں۔ انتظامیہ اسکول کے تمام اساتذہ کو اپنی نئی نسل کی تعلیم کے پیشِ نظر بڑی وقعت سے دیکھتی ہے۔ مگر جب ان کے آپسی جھگڑوں اور سیاست بازی میں کمی نہیں آتی تو ان کی سرزنش پر اسے کمربستہ ہونا پڑتا ہے۔ پھر چاہے کوئی یوپی نقشی، کوکن کا ہو یا 'گھاٹی'، ہو یا کوکن کا باشی ہو۔ واقعات گواہ ہیں کہ کئی انتظامیہ نے اپنے ہی علاقے کے اساتذہ کو بھی ان کے دُرشت رویّے پر ہدفِ ملامت بنایا ہے۔

اِس حقیقت کے برعکس یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جہاں انتظامیہ غلط روی کا شکار رہی وہاں ہائی اسکولوں کی ترقی معدوم ہو گئی ہے حتّٰی کہ کئی ہائی اسکول بند بھی ہو گئے۔

کوکن میں ہائی اسکولوں کی تعداد گزشتہ بیس برسوں میں کافی بڑھ گئی ہے اور کوکن کے جتنے مشہور ہائی اسکول ہیں ان میں بھی بیشتر اساتذہ بیرونِ کوکن کے ہیں۔ ان میں سے جن اساتذہ نے اپنے منصب اور اپنے مقام کو بحال رکھا ہے گاؤں والوں، نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اور دیگر اداروں نے ان کی قدر افزائی میں مناسب رول ادا کیا ہے۔ نشتر صاحب نے اپنی کتاب میں جن ہائی اسکولوں کا ذکر کیا ہے وہ سارے ہائی اسکول اپنے انتظامیہ کی وسیع نظری اور مُربّیانہ رویّے کی بنا پر ہی ترقی کی منازل طے کر چکے ہیں۔ (ہائی اسکولوں کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں)۔ پھر بھی اگر کسی 'گھاٹی' کو کسی گاؤں میں طوطے کی طرح نظر پھیرنے والے لوگ ملتے ہیں تو اس کو کیکڑے کی آڑ لے کر پوری کوکنی قوم کو بدنام کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کوکنی قوم کی دلداری اور دلنوازی کے قصّے مشہور بھی ہیں اور برحق بھی ہیں۔ نشتر صاحب ذاتی طور پر اس کا تجربہ رکھتے بھی ہیں۔ ان کی دونوں کتابوں کی پذیرائی اور ان کے "ٹیلنٹ" کی قدر افزائی میں کوکن والوں نے نمایاں رول ادا کیا ہے۔ پھر پتا نہیں کس ترنگ میں انہوں نے لکھ دیا کہ "بے چارہ گھاٹی حیران! اِن اللّٰہ مع الصابرین۔

پڑھتا ہے اور کیکڑوں کو چھوڑ دیتا ہے کہ اس کے
مذہب میں کیکڑے مکروہات میں شامل ہیں۔

حضرت لقمان علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ وہ
جس شخص کے یہاں نوکر تھے اُس شخص نے ایک دن
بڑا سا خربوزہ منگوایا اور اس کی قاشیں حضرت
لقمان کو کھانے کے لئے دیں۔ انہوں نے شہد اور
شکر کی طرح قاشیں کھا ڈالیں مگر جب مالک نے
ایک قاش کھائی تو تلخی سے اس کا منہ کڑوا ہو گیا۔
اس نے حضرت لقمان سے پوچھا تم نے اتنی قاشیں
کھائیں مگر کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ لایا۔
میں تو ایک قاش بھی نہ کھا سکا۔"

حضرت لقمان نے جواب دیا۔ آپ نے مجھے
ہمیشہ انعام و شیرینی سے نوازا اس لئے قاشوں کی
تلخی کی شکایت ناشکری ہوتی۔"

اس 'کھائی' کو خوش ہونا چاہیئے کہ بچوں
کو پاس کرانے تک والدین شادی بیاہ سے لے کر
نذر و نیاز تک کے سلسلے قائم رکھتے ہیں اور بعد
میں آنکھیں پھیر بھی لیں تو کوئی بات نہیں۔ اگلے سال
پھر نئے طالب علم آئیں گے اور ان کے پاس ہونے
پر احترام و اکرام اور دعوت و ضیافت کا سلسلہ
جاری رہے گا۔ کوکن سے باہر نکلیے تو نہ وہ احترام و
اکرام حصے میں آتا ہے اور نہ نذر و نیاز ۔۔ پھر
غور کیجیے۔ کہ اس جملے کی زد میں کون کون آ رہا
ہے؟ کوکن کی بڑی سے بڑی شخصیت سے لیکر
کوکن کی چھوٹی سے چھوٹی شخصیت کو بھی آپ نے
اس لپیٹ میں لے لیا ہے۔ جبکہ آپ کو کوکن کے
لوگوں نے کافی وقعت دی ہے۔ آپ اُس گاؤں
سے تعلق رکھنے والا ہی جملہ لکھتے تو مناسب ہوتا۔

کتاب میں نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کی
کارگزاریوں کو سراہا گیا ہے۔ اس کے کئی پروگراموں
کا ذکر کر کے واضح کیا گیا ہے کہ فورم کی خدمات کس
قدر افادیت رکھتی ہیں مگر یہ ذکر ہے کہ "نقشِ
کوکن کی سرگرمیوں سے اکثر اسکولوں میں تساہل اور
تغافل کا ماحول بھی پیدا ہوا ہے۔" (ص۴۲) اور
"سب سے زیادہ نمبر پانے اور مضمون میں ہائسٹ
اسکور کرنے پر ٹیچر اور طلبہ کو جو انعام و اعزاز
(فورم) دیتا ہے اس سے کوکن کے اردو میڈیم
کے اسکولوں میں نہایت "بدترین غلط کاری" بھی
شروع ہو گئی ہے۔

تو صاحب! یہ تو ان ناعاقبت اندیش
بے ضمیر اساتذہ کے کارہائے نمایاں ہیں جو انعام و
اعزاز کے لالچ میں نئی نسل کے مستقبل سے کھلواڑ
کرتے ہیں۔ نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے تو قوم میں
بیداری پیدا کر دی ہے اور سماج اور اساتذہ کو
بہتر کارکردگی پر ابھارا ہے۔

میں نے اپنی کتاب "کوکن کے سپوت" میں کوکن
کی بہت ساری مشہور شخصیتوں کے حالاتِ
زندگی، ان کے سماجی کوائف اور کارنامے زیرِ تحریر
لائے ہیں تاکہ نئی نسل اپنے اسلاف کے آئینۂ عمل
کی روشنی میں اپنا راستہ معین کر لے۔ نشتر
کی یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

ایمان کی شہادت:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو
مسجد میں پابندی سے حاضر ہوتے دیکھو تو اس کے ایمان کی
شہادت دو، کیونکہ مساجد کو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یوم
آخرت پر ایمان لایا ہو (ترمذی)

کوکن میں اردو تعلیم

میری نظر میں

تسنیم انصاری
ایس۔ پی۔ ایم اردو ہائی اسکول
راجیواڑی

کوکن اُردو رائٹرز گلڈ کے جناب علی میاں مقادم بیکا لو کی جوہر شناس نگاہ ڈاکٹر نشتر پر پڑی اور کوکن میں اردو تعلیم جیسی پُر تحقیق اور تجزیاتی کتاب کی جلد اول زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر قارئین کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ کوکن کے اردو داں طبقہ میں ایک ہلچل ہوئی اور اس کتاب پر بحث و تبصرہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

۱۹۰۳ء سے ۱۹۹۵ء تک کا زمانہ تقریباً ایک صدی پر محیط ہے۔ اس کتاب میں تعلیم و تہذیب کے حوالے سے اس طویل عرصے کا احاطہ بڑی چابکدستی اور ہنرمندی سے کیا گیا ہے۔ مطالعہ کے دوران ۱۹۰۳ء میں بمبئی کانفرنس میں کی گئی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی تقریر صدائے بازگشت کی طرح دہلیزِ سماعت پر دستک دیتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور وہی آواز خطۂ کوکن کے تقریباً سو اردو اسکولوں کی شکل میں مجسم ہو کر نگاہوں کو سو جنتوں کی بہار دکھانے لگتی ہے۔ یقیناً سحر انگیز آواز فردوسِ گوش بھی اور جنتِ نگاہ بھی۔ سرسید احمد خاں نے حصولِ علم کو مقصد بنا کر قومی بیداری کا جو صور پھونکا تھا اس کا اثر زندہ دلانِ کوکن پر آج بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے یہاں نقش کوکن کے فعال تعلیمی، ادبی اور ثقافتی ادارے اس کا بین ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

فروغِ تعلیم میں افراد اور اداروں کے تحت مصنف نے بجا طور پر ان اسیرانِ گیسوئے اُردو کے کردار کو سراہا ہے جنہوں نے اس خطّے میں تعلیم کی ترویج و اشاعت میں کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں۔

N.K.T.F کی ستائش میں بھی مصنف حق بجانب ہے کہ اس ادارے کے اعلیٰ مقاصد اور اس کی بے مثال کارکردگی نے نہ صرف کوکن میں تعلیمی بیداری کی لہر دوڑا دی ہے بلکہ دوسرے علاقوں میں بھی اس کی تعلیمی سرگرمیوں کے چرچے سنائی دینے لگے ہیں۔

اس کتاب میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی سرگرمیوں پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کا یہ حصہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی تعلیمی سرگرمیوں کی دستاویز معلوم ہوتا ہے۔

"یادگارِ زمانہ ہیں یہ لوگ" کے پیشِ نظر مصنف نے جن معتبر اور بلند پایہ شخصیتوں کا کردار پیش کیا ہے "مت سہل ہمیں جانو" کا اطلاق ایسے ہی کرداروں پر کیا جا سکتا ہے۔ یہی وہ چراغ ہیں جن سے نہ جانے کتنے چراغوں نے کسبِ نور کیا

ہے۔ مختلف ماہرین تعلیم اور مشاہیر ادب کی آراکی روشنی
میں اردو ذریعۂ تعلیم کی ضرورت، اہمیت اور افادیت
کو بڑی صاف گوئی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔
انگلش میڈیم اسکولوں کی طرف بڑھتے ہوئے ہمارے
قدم اپنے بچوں کو نہ صرف تہذیبی اور اخلاقی گراوٹ کے
اندھیرے غار میں ڈھکیل رہے ہیں بلکہ انہیں مذہب
سے بے خبر ہی نہیں بے دخل کرکے بقول مصنف "جہنم
رسید" کر رہے ہیں۔

"تدریس" ایک مقدس پیشہ... اور انتظامیہ؟
یہ سوالیہ نشان کلید ہے اس صندوق کی جس میں تعلیمی
اداروں کی ترقی یا بحران کے تنزل کے اسباب پوشیدہ
ہیں اور اگر اس سوال کا حل نہیں ڈھونڈا گیا تو پھر ع
اسے لبسا آرزو کہ خاک شدہ
اور شاید یہی وجہ ہے کہ مصنف نے اس
موضوع پر دو ٹوک اور بے باکانہ انداز میں گفتگو
کی ہے۔ انتظامیہ میں تعلیم یافتہ اور با صلاحیت افراد
ہوں، ہیڈ ماسٹر فرض شناس اور انصاف پسند ہو،
اساتذہ خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور اپنے پیشے کے
تقدس کو سمجھتے ہوں اور سماج ان کے تئیں خیر خواہی اور
اپنائیت کا جذبہ رکھتا ہو تو پھر کوئی دشواری باقی نہیں
رہ جاتی مگر اکثر اردو اسکولوں میں رویے اس کے
برعکس پائے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ ٹیم
ورک کا فقدان ہو جاتا ہے اور تعلیمی معیار کا گراف
خطرناک حد تک نیچے گر جاتا ہے۔ اس کتاب میں ان
وجوہات کی نشان دہی کر دی گئی ہے جو تعلیمی معیار
کو برقرار رکھنے یا اضافہ کرتے میں مانع ہیں۔ یہاں
یہ بات بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مصنف نے
اساتذہ کے ساتھ کوکنی سماج کے جس غیر اخلاقی یا غیر
نقش کوکن

انسانی طرز عمل کی بات کہی ہے میں اس سے متفق
نہیں ہوں بلکہ میں کوکنی برادری کی مہمان نوازی،
جذبۂ ایثار اور خلوص فراواں کا نہ صرف قائل ہوں،
بلکہ قدر بھی کرتا ہوں۔ ایس۔ پی۔ ایم اردو ہائی اسکول
راجیواڑی میں گزشتہ سولہ برسوں سے خدمت انجام
دے رہا ہوں۔ یہاں کے لوگوں نے میرے ساتھ جس
محبت اور خلوص کا برتاؤ کیا ہے اور جس اپنائیت کا
مظاہرہ کیا ہے اس کا نقش دل سے مٹنے والا نہیں۔
جہاں تک ہیڈ ماسٹر صاحبان کے "آمرانہ طرز
حکومت" کی بات ہے مصنف کی گفتگو دل کو لگتی
ہے۔ بیشتر صدر مدرسین ایسے ہیں۔ ایس۔ ایس۔
کوڈ جن کی مقدس کتاب ہے۔ اس کتاب میں جتنے ایذا
رسانی کے باب ہیں وہ انہیں حفظ کر لیتے ہیں اور
ضرورت بے ضرورت ان پر عمل کرتے رہتے ہیں۔
ڈاکٹر نشتر نے اپنی کتاب میں کوکن اردو یونیورسٹی
کے تعلق سے دعوت خیال دی ہے۔ میرا ماننا ہے کہ
پہلے اردو یونیورسٹی کے قیام کو ممکن بنایا جائے۔ اردو
یونیورسٹی کا قیام بے حد ضروری ہے اور اس کے لئے
علاقوں اور خطوں کے دائرے سے نکل کر ایک اجتماعی
کوشش بلکہ ایک زوردار تحریک کی ضرورت ہے۔ وہ
سارے وسائل مصنف نے جن کا ذکر کیا ہے اردو
یونیورسٹی کے مطالبے کو پوری توانائی کے ساتھ آگے
بڑھا سکتے ہیں۔

اہم اسکولوں کے تذکرے میں مصنف نے
جہاں ان اسکولوں کی بہترین کارکردگی کے ریکارڈس
پیش کئے ہیں وہیں قدرتی ماحول کی عکاسی بھی کی ہے۔
یہاں ان کا شاعرانہ مزاج ان کی رہنمائی کرتا ہے۔
اور وہ قدرتی مناظر کو اس طرح اپنی تحریر میں سمیٹ

ہیں کہ قاری ان مناظر میں کھونے لگتا ہے یا پھر ڈوبنے لگتا ہے۔

روایتوں سے ہٹ کر مصنف کا تعارف کتاب کے آخری حصے میں پیش کیا گیا ہے۔ ثبوت مل گیا کہ یہ شخص سلف کی فرسودہ روایات کو پامال کرنے پر آمادہ ہے۔ یہ ایک ایسا شخص ہے جو کسی مقام پہ بھی مطمئن نظر نہیں آتا۔ اس کا وفادار لہجہ اس کی ناآسودہ طبیعت کے اضطراب کا مظہر ہے۔

المیہ :

"کوکن میں اردو تعلیم" وقت کی ایک اہم ضرورت کے پیش نظر لکھی گئی کتاب ہے۔ اس کا بنیادی مقصد اس خطے میں تعلیمی بیداری کی لہر کو تیز سے تیز تر کرنا ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب اردو میڈیم اسکولوں کے تعلیمی معیار میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔ مگر کیا کیا جائے کہ جب اردو اسکول کے ایک ہیڈ ماسٹر کے سامنے جب یہ کتاب پیش کی جاتی ہے اور لائبریری کے لئے خرید لینے کی استدعا کی جاتی ہے تو بڑی بے نیازی سے جواب دیا جاتا ہے : اس کتاب کو خریدنے کے لئے اسکول کے پاس پیسہ نہیں ہے۔"

کہیئے نشتر صاحب کیا گزری!

> نکل جاتی ہو جس کے منہ سے سچی بات مستی میں
> فقیہِ مصلحت بیں سے وہ رندِ بادہ خوار اچھا

پروفیسر سید یونس صاحب کے مضمون کا بقیہ

غرضیکہ زیر نظر کتاب "کوکن میں اردو تعلیم" اردو درس و تدریس کے شعبے کے مختصر ذخیرہ میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔ امید ہے کہ اردو داں طبقہ میں عموماً اور پورے ملک کی اردو کی تعلیم گاہوں اور ان سے منسلک لائبریریوں اور دیگر پبلک لائبریریوں میں خصوصاً اس کتاب کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔ کتاب کوکن رائٹرز گلڈ شاخ نیروبی (کینیا) کے زیر اہتمام عمدہ گیٹ اپ اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ شائع ہوئی ہے قیمت مناسب یعنی ۶۰ روپے ہے۔

کوکن میں اردو تعلیم

سید اطہر حسین
فجندار ہائی اسکول وہور

عبدالرحیم نشتر صاحب شاعر یگانہ اور ادیب فرزانہ ہیں۔ اُن کی تصنیف کے تعلق سے لکھنا ایسی جسارت ہے جسے شاید ہی قابلِ درگذر خیال کیا جائے۔ لیکن موصوف کی شخصیت، اُن سے دلی وابستگی اور اس سے بڑھ کر تخلیق نے مجبور کیا کہ چند سطور قلمبند کی جائیں۔

"کوکن میں اُردو تعلیم" اپنی اس تصنیف میں مصنف نے خطۂ کوکن میں اردو تعلیم و تہذیب کے بکھرے ہوئے تاریخی حقائق کو تحقیق و تنقید کی روشنی میں یکجا کیا ہے۔ یہ تحقیقی کام جوئے شیر لانے کے مترادف ہے کیونکہ یہ علاقہ چھوٹے بڑے دیہاتوں پر مشتمل دور تک پھیلا ہوا ہے۔ تھانہ، رائے گڈھ، رتناگری، سندھودرگ اضلاع پر مشتمل اس علاقے کی تعلیمی ترقی اور اردو ذریعۂ تعلیم کی نسبت سے تحقیق واقعی دشوار کام تھا۔ اس تصنیف کو پڑھ کر انگریزی کی کہاوت "where there is a will, there is a way." 'جہاں چاہ وہاں راہ' پر مکمل طور پر صادق آتی ہے۔ محسوس ہوا تصنیف گویا زبانِ حال سے کہہ رہی ہے کہ اگر جذبے صادق ہوں، حوصلے بلند ہوں، عزائم جواں ہوں تو دشواریاں ہی راہیں فراہم کرتی ہیں۔

ماہرین تعلیم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بچے کو تعلیم اس کی مادری زبان ہی میں دی جائے۔ خطۂ کوکن میں چند سال پیشتر یہ کام سخت دشوار تھا۔ مسلم بچے بھی مراٹھی زبان میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور تھے۔ اس ضمن میں خطۂ کوکن کی چند ہستیوں نے جنہیں بجا طور پر پہاڑی کے چراغ کہا جاسکتا ہے، جانفشانی سے کام کیا اور اردو ذریعۂ تعلیم کا عمل شروع ہوا۔ اسی ضمن میں نشتر صاحب فرماتے ہیں۔

"۱۹۵۶ء میں جب ریاستوں کی لسانی تقسیم عمل میں آئی اور مہاراشٹر مراٹھی باشیوں کا علاقہ قرار دیا گیا تو اردو ذریعۂ تعلیم کے اسکولوں کے سامنے نئے مسائل کھڑے ہوگئے تھے لیکن ریاست کے محبانِ اردو نے حالات کا مقابلہ کیا۔ اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ ۱۹۵۸ء میں وہور کے فجندار برادران مجاہد اردو بن کر سامنے آئے۔ کوکن میں کون سا ذریعۂ تعلیم قبول کیا جائے؟ یہ سوال اُٹھا تو فجندار برادران نے اردو ذریعۂ تعلیم کی زبردست حمایت کی۔ انہیں اپنی اسلامی شناخت بنائے رکھنا تھی۔ وہ اپنی مذہبی اور تہذیبی روایات سے جڑے رہنا چاہتے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ قوم مسلم کی فلاح کا راز اردو ذریعۂ تعلیم میں پنہاں ہے اور آنے والی نسلیں مادری زبان میں تعلیم حاصل کرنے سے ضائع نہیں ہوں گی۔" ٹھیک اسی طرح صاحب کتاب نے کئی قد آور شخصیتوں کا ذکر کیا ہے جہاں خان بہادر سرگروہ صاحب، ڈاکٹر ایم۔ او۔

شیخ، سید کمال الدین قادری صاحب، مولانا عبدالشکور کوکاٹے صاحب، سردار حاجی امیر رئیس/ پلیش امام صاحب، ڈاکٹر رفیق زکریا صاحب جیسی بلند بالا ہستیوں کی جدوجہد، ایثار و قربانیوں کا تذکرہ کیا ہے وہیں موجودہ سرگرمیوں میں NKTF کا ذکر بھی بڑی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب اور ان کے رفیق کار فقیر محمد مستری صاحب و جملہ ارکان یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔

عبدالرحیم نشترؔ صاحب درس و تدریس جیسے مقدس پیشے سے وابستہ ہیں، لکھتے ہیں:

"تدریس ایک مقدس پیشہ ہے صرف اس لئے نہیں کہ اس سے پڑھنا لکھنا اور سیکھنا آجائے۔ بلکہ اس پیشے میں تقدس اس وقت آتی ہے جب طالب علم کتابوں کے ساتھ زندگی کو پڑھنے سمجھنے اور اسے بنانے کی صلاحیت کا بھی حامل ہوجائے۔"
بالکل درست فرمایا ہے۔ تعلیم ہی سے انسان کی وحشت و دیوانگی دور ہوتی ہے۔ اگر تعلیم یافتہ شخص میں اچھے اخلاق نہ ہوں اس کا سلوک دوسروں کے ساتھ نامناسب ہو تو پھر تعلیم کا فائدہ؟ موصوف نے اس امر کو بھی وضاحت و خوبی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ حصول تعلیم کے پانچ اہم ستون ہیں۔ اسکول، اساتذہ، طلبہ، سماج اور انتظامیہ! ان کا باہمی اشتراک ہی کسی بھی تعلیم گاہ کو معیاری تعلیم گاہ قرار دیتا ہے۔ یہ بات بڑی حد تک درست ہے۔ اچھے انداز میں اس کی فہمائش کی ہے۔ گو کہ نشترؔ صاحب کا لہجہ کہیں کہیں درشت ہے۔ تحریر میں نشتر کی سی چبھن بھی محسوس کی جاتی ہے لیکن حقیقت بہرحال حقیقت ہے۔ اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ یہ نشترؔ صاحب کا ہی حصہ ہے۔ اس کی مثال یوں بھی دی جاسکتی ہے۔ کہ جب کوئی ماہر ڈاکٹر اپنے مریض کے پھوڑے کا آپریشن کرتا ہے، اپنے نشتر سے چیرتا پھاڑتا ہے تو بظاہر یہ عمل بڑا ہی تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن اسی عمل سے مریض راحت محسوس کرتا ہے۔ اسے اس مرض سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے۔ نشترؔ صاحب بھی اپنے قلم نما نشتر کے ساتھ اردو کے ڈاکٹر ہیں۔ سماج میں پھیلے ان پھوڑوں کا اکثر و بیشتر آپریشن کرتے رہتے ہیں۔

بہرحال کوکن میں اردو تعلیم" اہلیانِ کوکن کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے نشترؔ صاحب کی جانب سے اور اس کی توقع سے بڑھ کر پذیرائی جواب ہے" محبانِ اردو" (اہل کوکن) کی جانب سے! اور مبارکباد کے مستحق ہیں عبدالرحیم نشترؔ صاحب جو ایک باوقار پیشے سے منسلک ہیں اور اس قدر عمدہ تحقیقی کام انجام دیا ہے۔

> ## 'جو ذرہ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے'
>
> "ان مضامین کو ترتیب دینے میں تقدیم و تاخیر کے اعتبار سے کچھ سہو ہو گیا ہو تو درگزر فرمائیں
> ہم ممنون کرم ہوں گے" (مدیر)

جسارت آفریں کوشش

پرنسپل یوسف احمد پرکار۔ حاجی داؤد امین ہائی اسکول و جونیئر
کالج۔ کالستہ (چپلون، رتناگری)

"کوکن میں اردو تعلیم" محاورے سے ہٹ کر عرض کروں تو "خونِ جگر" سے تحریر کی ہوئی یہ "تصنیف" بہت خوب ہے۔ "کوکن میں اردو تعلیم" دراصل۔ "کوہِ طور اور کلیم" جیسی چیز ہے۔ مرزا غالب بھلے ہی کہتے رہے ہوں کہ

آؤ کہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی

مگر یہ سیر تو بس۔ "کلیم" کا ہی حصہ تھی۔ کوکن کی تعلیمی سرگرمیوں کی علمیت اور جانکاری کا دعویٰ کرنے والے بہت ہوں مگر اتنی جامعیت، باریک بینی کے ساتھ کوکن کی اردو تعلیمات کے متعلق اظہارِ خیال کرنا سب کے بس کی بات نہیں۔ میرے نزدیک تو یہ کام "پل صراط" پر سے گذرنے کے مترادف تھا مگر سبحان اللہ! آپ کس صفائی سے گذر گئے

مرزا غالب اور علامہ اقبال پر لکھنے والوں کو کم از کم اس بات کا خوف نہیں ہوتا کہ قارئین ان کی مدح سرائی سے نالاں ہو سکتے ہیں اور طرح طرح کے اعتراضات اٹھ کھڑے ہو سکتے ہیں۔ کیوں کہ جس بات کے تعلق سے اکثریت ہم خیال ہو اس بات پر اظہار خیال مشکل نہیں ہوتا۔ کوکن کی تعلیمی سرگرمیاں متنوع ہیں۔ اپنے اپنے صنم! اپنی اپنی پرستش!

آپ نے تمام پہلوؤں کا باریکی سے جائزہ لیا ہے۔ گہرا مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہے۔ تب کہیں جا کر ایک جامع نتیجہ اخذ کیا ہے۔ بڑی بات ہے حضور! بہت بڑی بات ہے۔ میں آپ کی جسارت آفریں کوشش اور مساعیٔ جمیلہ پر آپ کو پرخلوص مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ایک عنبر فشاں گھٹا

محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

آپ کی پیاری کتاب۔ "کوکن میں اردو تعلیم" دستیاب ہوئی۔ پوری کتاب پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ ماشاء اللہ زمانے کی رفتار پر آپ برابر نظر رکھے ہوتے ہیں۔ اور اس مطابق اپنے توسنِ فکر کو گرم جولاں بھی رکھا ہے۔ یہ خصوصیت کبریٰ ایک درجہ دار اور نامور ادیب ہی میں ہو سکتی ہے۔ صفحہ ۸۲ پر "کوکن اردو یونیورسٹی۔ دعوتِ خیال" پڑھ کر ذرۂ خاکِ نعلِ رسولؐ کو یہ احساس ہوا کہ آپ کا قلب شفقت آگیں بلکہ آپ کا پورا وجود ہی سرزمین کوکن کے لئے ایک ایسی عنبر فشاں گھٹا ہے جو بہت جلد کشتِ کوکن کے لئے شادابی کا باعث بنے گی انشاء اللہ! اس پر ہر کوکنی کو فخر ہونا چاہیئے۔

ذرۂ خاکِ نعلِ رسولؐ گیارہ برس تک سیکنڈری اسکول (انجمن اسلام اگری ہائی اسکول مروڈ جنجیرہ اور نام جوشی ہائی اسکول گوریگاؤں) میں معلم کے فرائض ادا کر چکا ہے اسلئے دقت کا اندازہ خوب ہے۔ پتہ نہیں آپ نے کیسے وقت نکال کر اس کتاب کو اتنی خوبصورتی سے سجایا اور سنوارا ہے۔ یقیناً اللہ کی نصرت آپ کے ساتھ ہے۔

یہ کتاب ہر کوکنی کے گھر میں ہونی چاہیئے۔ کتاب کا آخری صفحہ ۱۲۶ پڑھ کر یک لخت یہ تصور ابھرا کہ۔ شاہین بلند پرواز کو بلبلِ پرشکستہ بھی بنایا جائے تو بھی یہ مرحلہ محض عارضی ہوتا ہے ایک دن وہی شاہین اپنا مقامِ ارفع اور اپنی منزل مقصود پا ہی لیتا ہے۔

کوکن میں اردو تعلیم۔ ایک جائزہ

لطیف پرکار

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب کی تالیف "کوکن میں اردو تعلیم" ایک بہترین کوشش ہے۔ اردو کے فروغ میں جن لوگوں نے اپنا سکون غارت کیا۔ تن من دھن سے جٹے رہے ان کی خدمات کو لوگوں تک پہونچانا بہت ضروری تھا۔ غرض کہ تمام باتیں بہت پسند آئیں۔ امید ہے کہ جلد دوم میں ان باتوں کو بھی اجاگر کریں گے جن سے تعلیم میں رکاوٹ اور طالب علموں کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوکن کے تمام ہائی اسکولوں کا سروے کریں۔ انتظامیہ، ہیڈ ماسٹرس اور اساتذہ سے ملاقات کریں۔ تاکہ تعلیمی پستی کو سمجھا جا سکے اور پھر اسے دور کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ نشتر صاحب نے تدریس ایک مقدس پیشہ! اور انتظامیہ؟ ص۲۱ کے تحت جو کچھ قلم بند کیا ہے وہ صد فیصد درست ہے۔ آئینے کی طرح صاف! جس اسکول کی انتظامیہ سے اساتذہ خوش ہوں گے وہ انتظامیہ اس تحریر کو پڑھ کر مسرور ہوگی۔ ہاں، جس انتظامیہ سے ٹیچر پریشان ہوں گے وہ یقیناً جز بز ہوئی ہوگی۔

اب نشتر صاحب سے گذارش ہے کہ وہ ان ہیڈ ماسٹروں کی خامیوں کی طرف بھی اشارہ کریں جو ٹیچروں میں نفاق پیدا کر کے اپنے چمچوں کو تو ہر طرح کی مراعات سے نوازتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ ناانصافی، حق تلفی، تعصب اور ترشی سے پیش آتے ہیں۔ مطلق۔ ایماندار، قابل اساتذہ کو اونچی کلاس (۱۰ ویں جماعت) اس لئے پڑھانے نہیں دیتے کہ نقش کوکن ٹیلینٹ فورم کا بیسٹ ٹیچرس ایوارڈ نہ مل جائے "لڑاؤ اور حکومت کرو"، کو اپنا شیوہ بنا کر پریشان رکھنا تاکہ ہیڈ ماسٹر کی خامیوں پر ٹیچرز کو انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے اور انتظامیہ زیادہ تر ہیڈ ماسٹر پر ہی اعتبار کرتی رہے۔ علاوہ ازیں ان ٹیچروں کی اچھائیوں اور کوتاہیوں کی طرف بھی اشارہ کریں جس سے بچوں کا نقصان ہوتا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ کچھ غیر علاقوں کے ٹیچر ہوتے ہیں مگر جو مقامی ہوتے ہیں وہ زیادہ تر کم محنت سے پڑھاتے ہیں کیونکہ وہ انتظامیہ کے رشتے والے یا خاندان والے ہوتے ہیں۔ اور جو ہیڈ ماسٹر کے "جی ہاں" کہنے والے ہوتے ہیں۔ وہ بھی منظور نظر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بھی ہیڈ ماسٹر کی طرح اسکول اور کلاس میں دیر سے آتے ہیں۔ اور جلد جاتے ہیں۔ یہ لوگ جوڑ توڑ اور شکایت کرنے میں اپنا وقت گذارتے ہیں۔ ان کی بات کا ہیڈ ماسٹر اعتبار بھی کرتا ہے یہ لوگ کوچنگ اور ٹیوشن میں اپنا وقت اور انرجی ختم کرتے ہیں۔ جو ٹیچر محنت اور ایمانداری سے پڑھاتے ہیں وہی اکثر دوسروں کی غلطیوں پر، اپنے ساتھ ناانصافیوں پر ٹوکتے، الجھتے اور آئینہ دکھاتے رہتے ہیں۔ یہ ہیڈ ماسٹر کے منظور نظر نہیں ہوتے اس لئے ان کی ذرا سی کوتاہی پر ڈانٹ ڈپٹ سننی پڑتی ہے۔ جو ٹیچر ہر لحاظ سے ہیڈ ماسٹر بننے کا اہل ہوتا ہے مگر اس کے بجائے چمچوں اور نااہلوں کو

ڈاکٹر نشتر اور کوکن میں اردو تعلیم | حیدر بیابانی

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب جہاں کہیں رہے وہاں کے نمک کا حق ادا کرتے رہے ہیں۔ ایک ادیب و شاعر ہونے کے ناطے وہ اپنا فرض بذریعہ قلم ادا کر دیتے ہیں۔ بھنڈارہ میں تھے تو انہوں نے اخبارات و رسائل کے ذریعے بھنڈارہ کے نام سے پوری اردو دنیا کو مانوس کروا دیا تھا۔ ناگپور میں رہے تو اپنی کتابوں، رسالوں اور اخبارات کی معرفت ناگپور شہر کو نوازتے رہے۔ اور ناگپوری سنترے کی طرح جاہل ناگپوری کو مشہور و معروف کر دیا۔ بھوپال گئے تو "بھوپال ایک خواب" لکھ کر اپنا فرض پورا کیا۔ اور اب کوکن میں رہ رہے ہیں تو خطۂ کوکن کی علمی ادبی تاریخ مرتب کرنے میں جٹ گئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب ادب کے ہر محاذ پر دادِ شجاعت لیتے رہے ہیں۔ کیا شاعری کیا نثر نگاری، کیا انشا پردازی اور کیا طنز و مزاح نویسی، غرض ہر میدان کے وہ شہسوار نظر آتے ہیں۔ ہمیں یہ گمان گزرتا ہے کہ شاید ان کے ہاتھ کوئی جادوئی چراغ لگ گیا ہے۔ جس کا جن انہیں یہ سب کچھ کر کے دے دیتا ہے۔

کتاب کوکن میں اردو تعلیم میں نشتر صاحب نے علاقہ کوکن کی باتیں کی ہیں۔ وہاں بسنے والے اردو کے بہی خواہوں کے قصے سنائے ہیں۔ اور وہاں کی ادبی اور تعلیمی سرگرمیوں کے تذکرے کئے ہیں۔ یہ کتاب یقیناً کوکن میں ہر جگہ پڑھی جائے گی اور وہاں کی ہر لائبریری میں سجائی جائے گی۔ لیکن اسے اردو کے ہر علاقے میں بھی خریدنا اور پڑھنا چاہئے تاکہ سب کو پتہ چل سکے کہ علاقۂ کوکن میں نامناسب حالات ہونے کے باوجود اردو کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے جبکہ اردو گھروں اور مراکز میں اردو بے گھر ہوتی جا رہی ہے۔

اس کتاب کا دوسرا حصہ بھی نشتر صاحب مکمل کرنے میں لگے ہوئے ہیں جبکہ یقیناً علاقہ کوکن کے لئے ایک اہم یادگاری اور تاریخی دستاویز ثابت ہوگا۔

حیدر بیابانی

نذرانۂ عقیدت

اہلیانِ کوکن کی نذر

عبدالرحیم نشتر

گئے دنوں کا چراغ لے کر نئی شعاعیں جگا رہا ہوں
ہزار میں اجنبی ہوں لیکن تمہاری پہچان بنا رہا ہوں

تمہاری مٹی، تمہارا پانی، تمہارے میدان تمہارے جنگل
سبھی کو نظروں سے چومتا ہوں سبھی کو دل سے لگا رہا ہوں

جو لوگ تم کو نہ یاد آئے، جنھیں تم کبھی بھلا نہ پائے
انھیں بھی اک شکل دے رہا ہوں انہیں بھی نظروں میں لا رہا ہوں

عجیب سودا ہے کہ کس کا ہوں اپنے تیشے سے آپ زخمی
ہر اک پتھر ہی پہ اپنے لہو کی رنگت چڑھا رہا ہوں

کہیں بھی دریا کنارے سو لوں، کہیں کی دو گز زمین کا ہوں
عجیب خوشبو بلا رہی ہے عجیب دنیا میں جا رہا ہوں

کتاب شناسی

جلیل ساز ——— پریسیڈینٹ ڈاکٹر ذاکر حسین جونیئر کالج آف ایجوکیشن ناگپور۔

"آپ کی تازہ تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" دستیاب ہوئی۔
بے اختیار کسی بزرگ شاعر کا یہ مصرعہ زبان پر آیا، "وہ پھول سر چڑھا جو چمن سے نکل گیا"۔ صوری و معنوی اعتبار سے کتاب لاجواب، کامیاب کوشش، کامیاب کاوش و تحقیق اور پھر نکھری ہوئی تحریر، سچ تو یہ ہے کہ دل شاد ہوگیا۔ مبارک ہو۔"
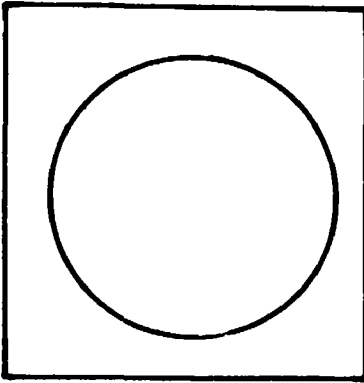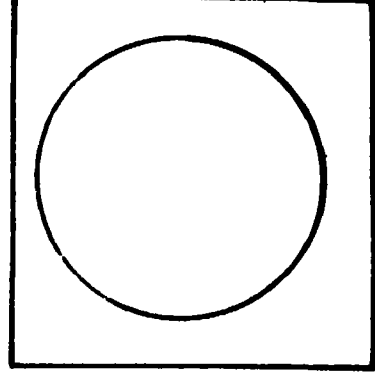
پروفیسر یونس ——— نیشنل دھنوٹے کالج، ناگپور۔

"آپ کا خط ملا — پڑھ کر بے انتہا خوشی ہوئی کہ آپ کی کتاب "کوکن میں اردو تعلیم" کی اس علاقہ میں خاطر خواہ پذیرائی ہوئی۔

نکلے تو زمانے نے سر آنکھوں پہ بٹھایا
جب تک ترے کوچے میں رہے خوار بہت تھے"

ڈاکٹر منشاء الرحمن خان منشاء ——— ممبر مہاراشٹرا اسٹیٹ اردو اکادمی (ساکن ناگپور)

"کوکن میں اردو تعلیم" دستیاب ہوئی۔ اس ادبی سوغات کے لئے شکر گزار ہوں۔ کتاب شروع سے آخر تک پڑھ لی۔ آپ کی روانی تحریر اور اندازِ بیان نے بے حد متاثر کیا۔ اس سے پہلے شکیل اعجاز کی "چھٹی حس" میں آپ کا مبسوط مقدمہ بھی فرحت بخشی کا باعث بنا تھا۔ ان قلمی فتوحات پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔"
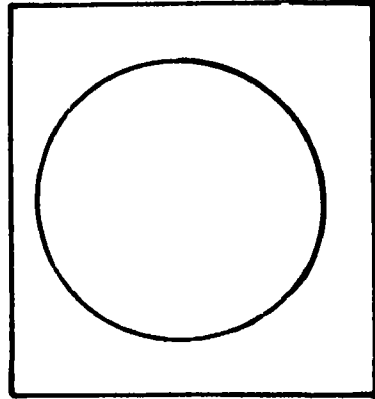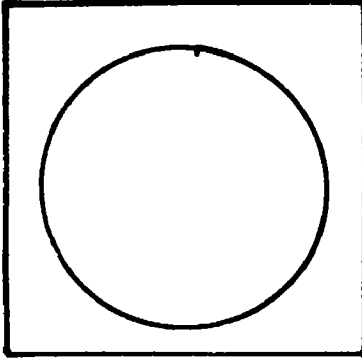
پروفیسر عنوان چشتی ——— شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔

"ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر، اردو کے مخلص ادیب و شاعر ہیں۔ انہوں نے ادبیات کے ساتھ اردو تعلیم کو بھی اپنے فکر و فن کی آماجگاہ بنایا ہے۔ "کوکن میں اردو تعلیم" نشتر صاحب کا وہ کارنامہ ہے جس پر اردو زبان اور تعلیم دونوں ناز کریں گی ——— اس کتاب میں انہوں نے کوکن کے علاقے میں اردو تعلیم کی صورتِ حال کا جائزہ لیا ہے۔ مجھے اس بات سے اتفاق ہے کہ زیر نظر کتاب "کوکن میں اردو تعلیم"، تعلیم و تہذیب کے بکھرے تاریخی حقائق کو تحقیق و تنقید کی روشنی میں یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر یہ کتاب اپنے قاری کو سوچنے اور تعلیمی نقطۂ نظر سے کچھ کر گزرنے پر راغب کرتی ہے تو بقول مصنف، ان کی تعلیمی تحریر اپنے مقصد میں کامیاب ہے۔

علی ایم شمسی ——— سابق چیئرمین کوکن مرکنٹائل کوآپریٹیو بنک، بمبئی۔

آپ نے اپنی تازہ تصنیف "کوکن میں اردو تعلیم" کا نسخہ عنایت فرما کر بڑی نوازش کی یہ کتاب دراصل دستاویزی حیثیت کی حامل ہے۔ آپ کی محنت قابلِ قدر ہے۔
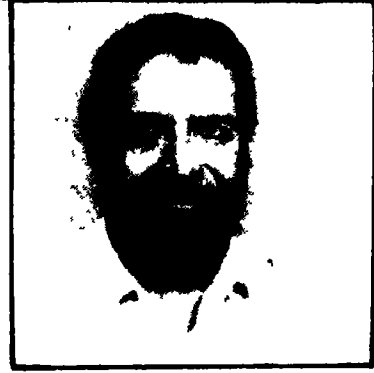
'تعلیم و تعلم' ——— مجھ ناچیز کی بھی دلچسپی کی چیز رہی ہیں اور اس ضمن میں انجام پانیوالے ہر کام کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور اپنا ممکنہ تعاون بھی دیتا رہا ہوں۔ انشاء اللہ آپ کی تصنیف کے لیے بھی اپنی حقیر خدمات انجام دوں گا۔

غلام محمد پٹیل ——— نگراں کار انجمن دارالیجوکیشن ٹرسٹ، رہور

"کوکن میں اردو تعلیم" کے مطالعے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ صاحبِ کتاب نے کوکن میں اردو تعلیم و تہذیب کے بکھرے ہوئے تاریخی حقائق کو تحقیق و تنقید کی روشنی میں یکجا کر دیا ہے۔ موصوف کا یہ فرمان کہ اہلیانِ کوکن اردو کے مسیحا ہیں اپنی جگہ صد فی صد درست ہے لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ یہ تحقیق کسی کوکنی اہلِ قلم کو انجام دینی تھی، وہ ایک غیر کوکنی نے انجام دیکر ہمیں شرمندہ کیا۔ بہر حال صاحبِ کتاب کی یہ کاوش قابلِ ستائش اور قابلِ داد و تحسین ہے۔ خطۂ کوکن کا اردو داں طبقہ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔"

ابراہیم سندیلکر ــــــــ انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ، حلقہ بمبئی

"کتاب کو دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی۔ ہر اعتبار سے اچھی لگی۔ آپ کو مبارکباد ۔ بے شمار مستحقین اور نمایاں شخصیتوں کی موجودگی میں انتساب کے لئے آپ کی نظر انتخاب مجھ جیسے ہیچمداں پر پڑی۔ میں آپ کا احسان مند ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ زندگی بھر کی اپنی بے لوث خدمات کا یہ ایک بہترین صلا اور قدردانی ہے۔"
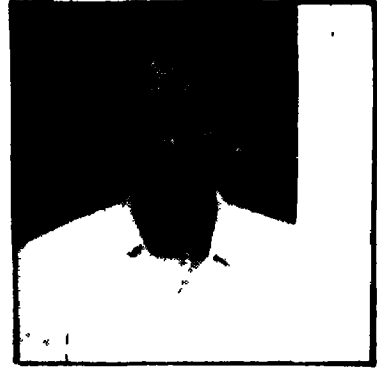
ایچ بی مقدم ــــــــ چیف کوآرڈینیٹر N.K.T.F

"کتاب" کوکن میں اردو تعلیم" بہت پسند آئی اس کتاب میں کوکن کے اردو تعلیم و تہذیب کے بکھرے ہوئے تاریخی حقائق کو منظر عام پر لایا گیا ہے۔ تبھی تو سعودی عربیہ میں رہنے والے کوکنی حضرات نے اسے پسند کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک نسخہ ہر کوکنی پڑھا لکھا فرد اپنے گھر میں رکھنا پسند کریگا۔"

فقیر محمد مستری ــــــــ سکریٹری نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ۔ بمبئی۔

"اس خاکسار کے نام بھیجی ہوئی آپ کی کتاب موصول ہوئی، اور اس کے لیے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کتاب کیا ہے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس کی تعریف کروں۔ بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ہر کوکن واسی کے گھر میں اس کا ایک نسخہ ضرور موجود ہونا چاہیے۔"
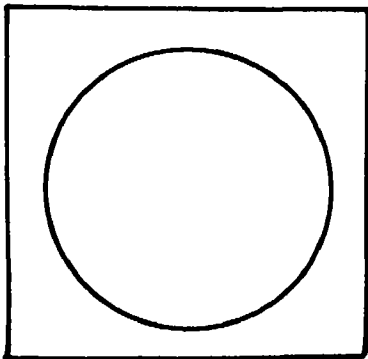
محمد عبداللہ خان ــــــــ ہیڈ ماسٹر نیشنل ہائی اسکول، داپولی۔

"کوکن میں اردو تعلیم" دستیاب ہوئی۔ اپنے مطالعے کے بعد یہ کتاب میں نے فوراً اسکول کے سربراہ کو روانہ کی تھی تاکہ ان کی رائے جاننے کے بعد آپ کو جواب بھیج سکوں۔ لیکن یہ کتاب ابھی تک لوٹائی نہیں گئی ہے، اس لئے جواب دینے میں تاخیر ہوئی۔ اس کتاب میں آپ نے اس اسکول کو سرفہرست مقام دیکر جو عزت بخشی ہے اس کے لئے تہِ دل سے آپ کا مشکور ہوں۔

قاضی فراز احمد ——— پوسٹ بکس نمبر ۱۰۲۱ دوحہ۔ قطر (عرب گلف)

گزشتہ دنوں نقشِ کوکن" اور "انقلاب" میں "کوکن میں اردو تعلیم" سے متعلق پڑھ چکا تھا۔ خواہش تھی کہ کتاب دیکھ کر مصنف کی محنت کی داد دیں۔ یقیناً کوکن میں علاقائی تاریخ لکھنے والے بہت کم نظر آتے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے کچھ لوگوں کو جو کوکن کی صحیح اور مستند تاریخ ترتیب دینا چاہتے ہیں تکلیف ہو رہی ہے لیکن اس سلسلے میں ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کی کتاب آج نہیں تو کل بڑی اہمیت کی حامل ہوگی۔ اس لحاظ سے ہماری نظر میں یہ کتاب کوکن کے اردو والوں کے لئے سنگِ میل بھی ہے اور راہِ عمل کی رہبری کرنے والی روشن مشعل بھی!

"کوکن میں اردو تعلیم" اپنے سرورق، مواد و موضوع، اندازِ ترتیب اور کتابت و طباعت کے لحاظ سے ایک بہترین تصنیف ہے۔"

KHAIRUL ISLAM HIGHER EDUCATION SOCIETY'S
MAHARASHTRA COLLEGE OF ARTS, SCIENCE & COMMERCE
264-A JEHANGIR BOMAN BEHRAM MARG
BOMBAY-400 008

HIGHLY QUALIFIED AND EXPERIENCED TEACHING STAFF EXCELLENT LIBRARY WITH RICH AND RARE COLLECTION OF BOOKS IN ALL SUBJECTS WELL EQUIPPED LABORATORIES SPORTS AND EXTRA CURRICULAR FACILITIES INCENTIVES FOR ACADEMIC EXCELLENCE AND OUT STANDING PERFORMANCE IN SPORTS AND GAMES

OPTIONAL SUBJECTS AVAILABLE .
JUNIOR COLLEGE

ARTS : URDU HINDI MARATHI ARABIC PERSIAN ECONOMICS ENGLISH SOCIOLOGY POLITICS, HISTORY, PSYCHOLOGY

SCIENCE · PHYSICS CHEMISTRY BIOLOGY MATHS (OR PSYCHOLOGY FOR XII ONLY)

COMMERCE : SECRETARIAL PRACTICE AND MATHS

DEGREE COLLEGE

ARTS : URDU HINDI MARATHI ARABIC PERSIAN ECONOMICS ENGLISH SOCIOLOGY, POLITICS HISTORY, PSYCHOLOGY ISLAMIC STUDIES AND PHILOSOPHY MARKET RESEARCH POPULATION STUDIES, INVESTMENT ANALYSIS ENTREPRENEURAL, DEVELOPMENT GANDHISM PSYCHOLOGICAL ADJUSTMENT MASS COMMUNICATION GENERAL INTRODUCTION TO LAW

SCIENCE : PHYSICS CHEMISTRY BOTANY, ZOOLOGY MATHEMATICS, ELECTRICAL INSTRUMENTS OR COMPUTER PROGRAMMING DYES & DRUGS HORTICULTURE FISHERY BIOLOGY ELEMENTS OF OPERATIONAL RESEARCH OR COMPUTER PROGRAMMING

COMMERCE : TRAVEL & TOURISM ADVERTISING FIELD SALES-MANAGEMENT, COMPUTER PROGRAMMING, ECONOMICS SYSTEM, DIRECT & INDIRECT TAXATION, EXPORT MARKETING, MARKETING RESEARCH INVESTMENT ANALYSIS AND PORTFOLIO MANAGEMENT
ENTREPRENEURSHIP M S S I BANKING LAW & PRACTICE

PROF. I.A. HAWALDAR
PRINCIPAL

ایک ۸۳ سالہ نوجوان کی موت

مبارک کاپڑی

زندگی کی چار دہائیاں گزر گئیں کہ دل ڈوبنے لگتا ہے۔ پانچویں دہائی میں تو آنکھوں میں آس کے تارے جھلملانا بند ہو جاتے ہیں، اعصاب اور عزم دونوں جواب دے جاتے ہیں۔ زندگی کے ہر سنہرے سپنے پر مٹی کا زنگ چڑھنے لگتا ہے اور زندگی کے ہر عزم وعمل پر جمود طاری ہونے لگتا ہے، البتہ اسی بھیڑ میں چند جیالے اور زندہ دل افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے وجود کا ایک پل بھی کسی خوف کے سائے تلے جینا نہیں چاہتے اور عزم ویقین سے سرشار ایک بھر پور زندگی گزار جاتے ہیں۔

ایچ بی مقدم بھی ان میں سے ایک تھے۔

۲ رمئی کو ان کا ناگہانی انتقال ہوا۔

ناگہانی اس لئے کہ عمر چاہے ان کی ۸۳ سال تھی، وہ دل کے جوان تھے اور اس عمر میں جب کوئی وجود زیادہ معنی نہیں رکھتا، ہمیں ان کی کمی ان کے اہل خانہ سے زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔

ایچ بی مقدم گو رہنے والے ٹول بزرگ (ضلع رائے گڑھ) کے تھے مگر مقبول ہر علاقے میں تھے ایسی خوشگوار طبیعت کے مالک تھے کہ آپ کے دوستوں میں ۸ سے ۸۰ سال کے لوگ شامل تھے اور وہ سب کے صرف "ایچ بی" تھے۔ خوش اخلاقی اور ملنساری کے علاوہ ایچ بی صاحب میں جو بڑا وصف تھا وہ یہ کہ وہ صرف اپنی دنیا میں محصور بن کر رہنا نہیں چاہتے تھے۔ سماجی خدمت کا جذبہ انہیں بے قرار کئے ہوئے تھا اسلئے ٹول سے جب وہ پنویل میں آ بسے تو وہاں بھی چپ چاپ بیٹھے نہیں بیٹھے رہے بلکہ یعقوب بیگ ہائی اسکول کی بنیاد میں پیش پیش رہے۔ ونی گرام کے ہائی اسکول کے اجراء میں بھی آپ کا بڑا حصہ رہا۔

ایچ بی صاحب اور ہمارا تعلق نقش کوکن ٹیلینٹ فورم میں قائم ہوا۔ فورم سے جب وہ وابستہ ہوئے تو ہم سبھوں نے اتفاق رائے سے چیف کوارڈینیٹر مقرر کیا کیوں کہ کوکن کے لگ بھگ ہر ضلع میں آپ ایک جانی پہچانی شخصیت تھی۔ ہمارے مختلف پروگراموں کے انعقاد میں ان کے تعلقات کی بنا پر زیادہ آسانیاں ہوتی گئیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ آٹھ دہائیوں کا سفر طے کرنے کے باوجود نوجوانوں سے زیادہ فعال اور مستعد تھے۔ ہر سال فورم کے تمام پروگراموں میں دور دراز کا سفر طے کرتے ہوئے ہمارے ساتھ ہو لیتے۔ مگر تھکان کی ایک شکن بھی ان کے چہرے پر نظر نہیں آتی تھی۔ کتنا ہی طویل اور تھکان بھرا سفر ہو، منزل پر پہنچتے ہی ایچ بی صاحب نماز کے لئے کھڑے ہوتے، وہ نماز کی پابندی ہر حال میں اور آخر وقت تک کرتے رہے اور اس دار فانی سے کوچ کرنے سے چند منٹ پہلے بھی نماز سے فارغ ہوئے تھے۔

ایچ بی صاحب محفل کے آدمی تھے۔ کسی بھی محفل میں چاہے ان کا ہم عمر ہو یا ۸-۱۰ سال کا بچہ ہر کسی سے گھل مل کر بڑی ہی شفقت و محبت سے پیش آئے تھے۔ کسی کی بھی دلآزاری نہیں کرتے مگر تھے بڑے دو ٹوک اور جو بات انہیں پسند نہیں تھی،

اس پر ناراضگی کا اظہار کھل کر کرتے۔
ایچ بی صاحب کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ آپ نوجوانوں کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے تھے جہاں کہیں کسی نوجوان نے سماجی یا تعلیمی خدمات میں کوئی کام کیا، وہ فوراً فون کرکے یا خط لکھ کر اس کی ہمت افزائی کرتے تھے۔ پنویل سے لے کر مہاڑ تک اور تلوجہ سے لے کر شری وردھن تک نہ جانے کتنے نوجوانوں کی ایچ بی صاحب نے پیٹھ تھپتھپائی اور وہ نوجوان آگے بڑھے۔ فورم کے ہر پروگرام کے بعد دوسری صبح میرے یہاں سب سے پہلا فون ایچ بی صاحب کا ہوتا تھا جس میں وہ خصوصاً جنرل نالج کے سوالات کی تعریف کیا کرتے تھے اور جب روزنامہ "انقلاب" میں تعلیم و تربیت کے موضوع پر ہر اتوار کو کالم لکھنا شروع کیا تو ہر اتوار کو (جی ہاں بلاناغہ) ایچ بی صاحب کا فون آتا رہا کر تعریف اور شاباشی کے لئے دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف کرنے اور تعریف کرنے کے لئے بہت بڑا دل درکار ہوتا ہے۔ اپنے سوا کسی کو خاطر میں نہ لانے کا چلن جس سماج میں عام ہو اس میں ایچ بی صاحب چند گنے چنے افراد میں سے ایک تھے جو دوسروں کی خوبیوں کا اعتراف کرنے میں کوئی کمتری محسوس نہیں کرتے تھے۔
فورم کے پروگراموں میں ایچ بی صاحب ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے البتہ وہ میرے ایسے کئی لیکچرز میں بھی ساتھ رہے جو فورم کے زیر اہتمام منعقد نہیں ہوئے تھے۔ تعلیمی سرگرمیوں میں انہیں بڑی دلچسپی تھی اس لئے وہ پندرہ سے زائد میرے لیکچرس میں دور دراز کا سفر طے کرکے میرے ساتھ رہے جن میں مروڈ، شری وردھن، مہسلہ، روہا، دہور، گورے گاؤں، کلیان، مہاڑ، ناگوٹھنہ وغیرہ شامل ہیں۔ اور میرے ساتھ میں بے تکلیف وہ سفر انہوں نے جب طے کئے تب ان کی عمر ۸۰ سے تجاوز کرگئی تھی۔
ایچ بی صاحب بنیادی طور پر گاؤں کے آدمی تھے۔ کئی دہائیوں تک شہر میں رہ کر بھی وہ گاؤں کے ہی آدمی بنے رہے۔ وہ صرف جسمانی طور پر شہر میں رہے۔ ان کا دل اور ان کی روح گاؤں ہی میں رہی۔ یہ خوبی اب کہیں نظر نہیں آتی۔ گاؤں چھوڑنے کے بعد شاید ہی کوئی پلٹ کر اسے دیکھتا ہے۔ مگر ایچ بی صاحب کو جوں ہی موقع ملا اور گاؤں چل دیئے۔ وہاں کے مسائل حل کرنے میں توجہ دیتے اور رنگ بھگ چالیس گاؤں میں آپسی میل جول اور امن و امان قائم کرنے کیلئے جو امن کمیٹی بنائی گئی تھی اس کے وہ سرپرست تھے۔ ۲۰ اپریل کو ان سے میری آخری مرتبہ بات چیت فون پر ہوئی میں نے ان سے کہا تھا کہ گاؤں کی طرف گرمی کی شدت ہے اس لئے اس مہینے گاؤں نہ جائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ نہیں جارہے ہیں مگر ایک آدھ ہفتے بعد فون آتا ہے کہ ان کا انتقال ان کے گاؤں میں ہوا۔ گاؤں کی مٹی کی خوشبو انہیں ایکبار پھر کھینچ لائی تھی۔
ایچ بی صاحب نہیں رہے البتہ وہ اپنے اوصاف حمیدہ اپنے بیٹوں میں چھوڑ گئے۔ ان کے تمام صاحبزادے انہیں کی طرح خلیق و ملنسار ہیں خصوصاً ان کے صاحبزادے محمد علی میں خدمت کا جذبہ بھی ان کے ابا مرحوم کی طرح بدرجۂ اتم موجود ہے جو ایچ بی صاحب کی خدمت کی روایت کو جاری و ساری رکھ سکیں گے۔
ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ایچ بی صاحب کی بیوہ، ان کے صاحبزادوں، صاحبزادی اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے اور آپ کی قبر کو نور سے بھر دے۔ آمین۔

جناب ایچ۔ بی۔ مقادم

از: انجم عباسی

موت اس کی ہے کرے جس کا زمانہ افسوس
ورنہ دُنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کے لئے

۲ رمئی ۱۹۹۷ء کو کوکن کا ایک عظیم اور مخلص خادمِ قوم اس جہانِ فانی میں اپنی لافانی یادیں چھوڑ کر چلا گیا۔ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے مخمّس کا ایک ضلع ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔

ایچ بی مقادم صاحب خدمتِ خلق (سوشل ورک) کی آبرو تھے، آن تھے، انہوں نے اُسے کبھی اپنی زنبیل بھرنے کا ذریعہ نہیں بنایا۔ نہ ہی اس کے ذریعے اپنی شہرت کی دکان چمکائی۔

خدمتِ خلق ان کا نصب العین تھا، ان کے لئے عبادت کا درجہ رکھتا تھا۔ ایسے بے لوث خادمِ قوم مشکل سے پیدا ہوتے ہیں۔ میر تقی میرؔ نے اپنی موت سے قبل لکھا تھا۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

ٹول بزرگ ضلع رائے گڑھ کی خاک سے یہ 'انسان' اس وقت اُبھرا جب لوگوں کی فلاح وبہبودی کیلئے آگے بڑھنے رہنے والا کوئی نہ تھا۔ انہوں نے اپنے گاؤں اپنے تعلقہ اور ضلع کی سطح پر مختلف انجمنیں قائم کیں اور پچاس سال سے زائد عرصے تک وہ خدمتِ خلق کو برت رہے تھے۔ خدمتِ خلق کا اتنا طویل عرصہ مگر نہ کبھی قدم ڈگمگائے نہ حوصلوں میں کمی آئی۔ سب کے ساتھ ملنساری خاکساری کا بیوپار کیا۔ سب سے عزت وتکریم پائی۔ نہ کوئی حریف نہ کوئی دشمن۔ کیا چھوٹے کیا بڑے۔ سب کے ساتھی، سب کے قائد، سب کے دوست — اور سب کے ہمدرد۔ اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے پانچ رتنوں میں سے ایک رتن۔

مجھے اس فورم کے تحت کئی تقریری مقابلوں میں جج کے فرائض انجام دینے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ مقادم صاحب بھی طلبا کی تقاریر اور دیگر مقابلوں میں غایت درجہ کی دلچسپی لیتے تھے۔ تقاریر کا سلسلہ ختم ہو جاتا تو وہ ایک پرزہ مجھے تھما دیتے اور یہ حیرت کی بات ہوتی کہ میرے اور ان کے فیصلے تقریباً ایک جیسے ہوتے — یہ ان کے تنقیدی بالغ نظری کا قصیدہ پڑھتا رہتا۔

کرجی میں ٹیلنٹ فورم کا ضلعی سطح پر پروگرام منعقد کیا گیا تھا۔ مقادم صاحب رات گئے تک طلبا کے پروگرام سے محظوظ ہوتے رہے۔ یہ ان کا معمول تھا۔

صبح کے وقت ہوا میں خنکی ہے ڈاکٹر نائیک، مستری صاحب، جناب ابراہیم سندیلکر، اقبال کوادنے صاحب، جناب مبارک کاپڑی اور عبدالمطلب پٹوی کے غسل کے لئے گرم پانی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ مگر معقادم صاحب سرد پانی سے غسل لے کر بیٹھے ہیں۔ یہ بھی ان کا معمول تھا تراسی[۸۳] سال کی عمر ہو چکی تھی مگر ان کا جوش و خروش دیکھ کر ٹیلنٹ کے واحد جواں سال رکن مبارک کاپڑی اپنا جائزہ لے رہے ہیں۔ مجھے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے ساتھ کئی بار جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہر جگہ وہ ایک فعال رکن ہی رہے ناصح نہیں۔

یہ لگن، یہ جذبہ، یہ جوش و خروش کبھی کم نہیں رہا۔ ایک جوئے رواں تھی جو آخر تک بہتی رہی۔ موت سے پہلے صبح اٹھے۔ بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہوئے۔ پھر معمول کے مطابق ٹھنڈے پانی سے غسل لیا اور ذرا دیر سستانے کے لئے جو لیٹے تو ملک الموت نے ان کی عمر بھر کی تھکاوٹ کا کفارہ ادا کیا۔ انہیں ابدی نیند سلادی۔ نہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر موت کی آغوش میں گئے اور نہ کسی پہ بار بنے۔

؎ لائی حیات، آئی قضا، لے چلی، چلے"

دم بھر میں ایک عظیم شخصیت مٹی کے منوں بوجھ تلے دب کر رہ گئی۔

؎ معمورۂ فنا کی کوتاہیاں تو دیکھو
ایک موت کا بھی دن ہے دو دن کی زندگی میں

مستری صاحب کا کہنا ہے ٹول جیسے چھوٹے سے گاؤں میں سوگواروں کا وہ اژدہام تھا کہ دلوں پر رقت طاری ہوتی تھی۔ نمازِ جنازہ میں ۲۵ صفیں بنیں۔

مجھ جیسے بہت سارے بدنصیب ایسے بھی تھے جن کو بروقت رحلت کی اطلاع نہیں مل سکی۔ دراصل یہ کامیاب زندگی اور یہ کامیاب موت ان ہی لوگوں کا حصّہ ہے جو اوروں کے لئے جیتے رہتے ہیں۔ بے لوث طور پر کام کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لئے فیضؔ نے کہا ہے۔

؎ ہمیں سے سنّتِ منصور و قیس زندہ ہے
ہمیں سے باقی ہے گل دامنی و کج کلہی

اُردو دوست وزیراعظم

ہندوستان کے حالیہ وزیراعظم جناب اندر کمار گجرال کی اردو دوستی سے کون واقف نہیں؟ موصوف نے اُردو کے لئے بڑا کام کیا ہے جسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ جناب گجرال اب کی بار اقتدار میں ہیں اور ان دنوں ہند پاک دوستی کے ضمن میں خبروں میں بھی چنانچہ بجا طور پر امید کی جاسکتی ہے کہ آپ اردو کے کاز کی جانب ایکبار پھر توجہ دیں گے کہ اس زبان میں دو ملکوں کو قریب لانے کی طاقت موجود ہے۔ ہند و پاک دوستی کیلئے جہاں سیاسی منصوبے بنائے جا رہے ہیں وہیں اردو کی اس طاقت کو بھی آزمایا جاسکتا ہے!

تعلیم اور اساتذہ

عبدالرحمٰن موٹلیکر (بی ایس سی) بی ایڈ
پرنسپل محمدیہ ہائی اسکول

تدریسی پیشہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ طفلِ معصوم کو ایک مثالی شہری میں تبدیل کرنے والے استاد کی فرض شناسی کی اور اس کے کرتبگاری کی اہمیت اس میں مضمر ہے۔

استاد اور اس کے تدریسی طور طریقوں میں ایک گہرا ربط ہوتا ہے۔ چنانچہ اوّل تو ہم اس کا جائزہ لیں کہ "تعلیم کیا ہے"۔ تعلیم کی تعریف کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ طالب علم اسکول جاتا رہا اس لئے وہ تعلیم یافتہ ہوا یا اس نے تعلیم حاصل کی یا بہ الفاظ دیگر اسے پڑھنا لکھنا آیا اس لئے وہ خواندہ ہوا۔ اس طرز کی فہمائش گویا شیریں خوش فہمی کے مصداق ہے۔ البتہ یہ درست ہے کہ پڑھنا اور لکھنا یہ اعمال ایک نرکشر (ناخواندہ) کو ساکشر (خواندہ) بناتے ہیں۔ اسکول جاکر معلومات حاصل کرنا تعلیم کا ایک پہلو تو حاصل کردہ معلومات کے ساتھ ساتھ مہارت حاصل کرنا تعلیم کا دوسرا پہلو ہے۔ کسی فرد کو با اخلاق بنانا مقصود ہو تو اس کے احساسات کی نشو و نما ضروری ہے۔ نیز اس کے کردار کی وسعت و ترقی بھی اتنی ہی لازمی ہے۔ اقدار کی تبلیغ و ترسیج مہارت اور معلومات یعنی تعلیم۔ اس طرح سے ماہرین نے تعلیم کی تعریف بیان کی ہے۔

تعلیم کا ماحصل کیا ہے؟ تعلیم کے مقاصد کیا ہیں؟ اِن سوالات پر ہر لمحہ سوچنے کی ضرورت ہے۔ تعلیمی دائرہ کی وسعت پڑھنا لکھنا اور حسابی عمل تک ہی محدود نہیں ہے۔ تعلیم کا مقصد اس سے کئی گنا زیادہ سالم اور وسیع ہے۔ تعلیم کے توسط سے کسی ملک کی ضروریات، وابستہ اُمیدیں اور توقعات پورے ہونے چاہیئے کیونکہ تعلیم دراصل معاشرہ کی تبدیلی، قومی یک جہتی وغیرہ کی حصولی میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔

ترقی کی راہ پر گامزن ہندوستانی معاشرہ اقدار کا حامل ہو اس نقطۂ نظر سے اُس کی تعمیر اسکولوں اور کالجوں سے فارغ التحصیل افراد کی تعداد اور اُن کے معیار پر مبنی ہوتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے سماجی، اقتصادی اور سیاسی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ دورِ حاضر کی سماجی تبدیلیاں معاشرے کو گہری کھائی کی پستی کی سمت لے جارہی ہیں۔ اگر ہم اس کی وجہ تلاش کرنے کی کوشش کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ آج کی تعلیم کی بگڑی ہوئی شکل درحقیقت اس کی ذمہ دار ہے۔ ان حالات پر مکمل طور پر قابو پانے کے لئے اور مناسب و معقول تبدیلی لانے کے لئے تعلیمی میدان میں سرگرم افراد کو رات و دن کافی محنت کرنی ہوگی۔

طلبہ زیورِ اخلاق سے آراستہ و پیراستہ ہوں، اچھے سنسکار کے لباس میں ملبوس ہوں۔ اس کے

پیش نظر خوشگوار ماحول کی فراہمی کی ذمہ داری بھی اسکول پر عائد ہوتی ہے۔ طلبہ کی مستقبل کی زندگی کی تیاری کی شروعات بھی اسکولوں ہی میں ہوتی ہے۔ گھر پر جن سنسکار کی کمی رہ جاتی ہے اس کی تلافی بھی اسکول کے ذمے ہوتی ہے۔ اسکول سے ہی مثالی شہری تیار ہو کر در حقیقت اصلی زندگی کی طرف پیش قدمی کرتے ہیں۔ انہیں کی وجہ سے ملک کے شاندار مستقبل کی تعمیر کا عمل شروع ہوتا ہے۔ تعاون، حب الوطنی، جمہوری طرز زندگی وغیرہ کی تعلیم اسکول کی کلاسوں کی چہار دیواری میں حاصل ہوتی ہے۔

دوران تعلیم استاد کا رویہ ایک اہم عامل ہوتا ہے۔ "استاد کو اپنی پوری طاقت سے اپنی ساری زندگی داؤ پر لگا کر انسانیت کی چوٹی پر پہنچنا چاہیے۔" یہ آدرش ڈاکٹر رادھا کرشنن نے اساتذہ کے سامنے رکھا اور استاد کو مثالی ہونا چاہیے اس فکر کی گویا تصدیق ہوئی۔ استاد ایک ستون چراغ (دیپ ستمبھ) ہے گیان کا ایک طاقتور منبع ہے ملک و قوم کی نسلوں کی اخلاقی کردار کی تخلیق کا ایک ... کار کتابوں کے ذریعے تعلیم حاصل کرنے کے بجائے استاد کے طرز زندگی سے طالب علم کی زندگی کا کنول کھلے۔ سادہ رہن سہن (سادگی) اور اونچی فکر استاد کی زندگی کے دو بنیادی پہلو ہیں۔ نظم و نسق کا درس طلبہ کو استاد کی طرز زندگی اور عملی زندگی سے حاصل کرنا ہوتا ہے۔ استاد کے آدرشوں کے آئینے میں جھانک کر طلبہ کو اپنی غلطیاں، غلط نقش کو کس

رویہ درست کرنا چاہیے۔ کلاس میں استاد طلبہ کو ... ماڈرن سے ہمکنار کروانا ہے۔ تعلیم کا مقصد صرف ساکشر پیدا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ سنسکار سے آراستہ شخصیت پیدا کرنا ہے۔ تعلیم زندگی کا ایک موڑ، دل کی صفائی، شگفتگی، گہرائی، پیار و محبت اور اقدار کے ایک منبع کا طالب علم سے ایک ربط ہے۔ انسانیت کا دار و مدار اچھے اخلاق پر مشتمل ہوتا ہے۔ آج دیش میں چرتر (اخلاق) کا فقدان ہے۔ اخلاق نام کی چیز مشک و عنبر کی طرح ناپید ہوتی جا رہی ہے۔ استاد کا کام تعمیر ملت و قوم تعمیر ملک ہوتا ہے۔ ملک و قوم کی تعمیر پتھر اور اینٹوں ... فولاد ... عمارتوں سے نہیں ہوتی بلکہ نیک عادتوں، خوش اخلاق و اطوار اور نظم نسق سے ہوتی ہے۔ استاد قومی یکجہتی اور بین الاقوامی بھائی چارگی کو کلاس در کلاس طلبا کی قلب کی گہرائی میں اتارے۔

بد نیتی، ادھرم، تشدد، رشوت خوری جیسے کیڑے مکوڑوں سے سماج روپی شجر کی جڑیں، بنیادیں کھوکھلی ہو رہی ہیں۔ اس کی نشو و نما کی قوت اور صلاحیت صرف اور صرف استاد ہی میں پائی جاتی ہے۔ طلبہ کو سماج کے ذمہ دار اور بیدار شہری ہونا چاہیے لیکن طلبہ یہ آدرش کس سے حاصل کریں؟ یقیناً طلبہ کے لئے استاد کے علاوہ دوسرا کوئی آدرش نمونہ نہیں ہو سکتا اور نہ یہ آدرش آج پارلیمنٹ یا اسمبلی کے ایوان میں نظر آتا ہے اور نہ پولس اسٹیشن پر۔
خوبصورت دل پر مشتمل زندگی، وسیع

اور صاف ستھرے ذہن کی زندگی دینے کی غرض سے حب الوطنی کے قطب تارے پر نظریں مرکوز کرتے ہوئے مکمل ساگر بھارت بنانے کے لئے طلبہ کو ایمان داری کے ساتھ مکمل تعلیم دینی چاہیے جس کی بدولت طلبہ میں موجود تمام گنوں (صفات) کا وکاس ہو سکے۔ آج کے طالب علم کے مستقبل کو سنوارنے اور نکھارنے کے لئے درکار آدرش اسے ایک اچھے شہری میں تبدیل کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوں یہ دورِ حاضر کی سب سے اہم ضرورت ہے۔

ترانہ انجمن اسلام جنجیرہ

نتیجۂ فکر غلام محی الدین خان شہزاد اسد ناگپوری۔

شعور و فن کی کہکشاں ہے یہ ہماری انجمن
زمیں پہ مثلِ آسماں ہے یہ ہماری انجمن
ہر اک نظر میں ضو فشاں ہے یہ ہماری انجمن
ہمارا قلب و جسم و جاں ہے یہ ہماری انجمن

ہماری انگلیاں رہیں ہمیشہ نبضِ وقت پر
عروج مہر کی نگہ رہی ہمارے بخت پر
سریر آرا ہم رہے وفا کے تاج و تخت پر
وقارِ عزمِ جاوداں ہے یہ ہماری انجمن

ہمارے نام سے جلا چراغ ہر کمال کا
بشر کی شانِ اوج کا جلال کا جمال کا
زمانہ آئینہ بنا ہمارے قال و حال کا
عروج و ارتقاء نشاں ہے یہ ہماری انجمن

یہاں کے جو اصول ہیں شعور کو قبول ہیں
لبوں کی زینت آج بھی صداقتوں کے پھول ہیں
دلوں میں ہے خدا کا ڈر نگاہ میں رسول ہیں
شرافتوں کی پاسباں ہے یہ ہماری انجمن

ملے جہانِ فکر اس کے دم سے زندگی اسد
بشکل علم و آگہی بطرزِ روشنی اسد
خدا کی بارگاہ میں دعا کریں یہی اسد
کرم اے مالک جہاں ہے یہ ہماری انجمن

یہ ترانہ انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مروڈ کے جلسہ تقسیم انعامات و اسناد منعقدہ ۲۹ دسمبر ۱۹۹۶ء میں پہلی مرتبہ گایا گیا۔

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے: وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے: عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان .. ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مُون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی۔ سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لیے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مِٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/۳۶ محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

سول سروسیز کے امتحانات

فاروق انصاری

پورے ملک میں سول سروسس کے امتحانات کا تذکرہ چل رہا ہے۔ خاص کر مسلم طبقہ میں خوشی و مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ پچھلے سال ۴۲ مسلمان آئی اے ایس مقابلہ جاتی امتحان میں کامیاب ہوئے جن میں چار خواتین بھی شامل ہیں۔ سول سروسس کے امتحانات میں اتنی بڑی تعداد میں مسلم طلبا و طالبات کا کامیاب ہونا خوش آئند بات ہے لیکن اس کے پس پردہ جو ذہن اور جن تنظیموں نے کوشش کی ہیں ان کی ستائش اور ان کی تحریک کو پورے ملک میں عام کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمیں یاد ہے کہ جب بستی ضلع کے بکھیر یا گاؤں کے رہنے والے ماجد علی انصاری نے آئی اے ایس میں ٹاپ کیا اور اس کے بعد جنت حسین نے ٹاپ کیا تو پورے شمالی اتر پردیش کے نہ صرف اردو اخبارات بلکہ دیگر زبانوں کے اخباروں نے بھی ان کی تعریف و توصیف میں قلابے ملائے تھے اور پھر جب بہار کے عامر سبحانی نے پورے ملک میں آئی اے ایس میں اول پوزیشن حاصل کی تو بہت سے تنگ ذہن اشخاص دنگ رہ گئے، کیونکہ اب تک ملک کے اعلیٰ عہدوں پر تقرری ایسے لوگوں کی ہوا کرتی تھی جو تعداد میں بہت کم ہونے کے باوجود ملک بھر کے محکموں میں اعلیٰ عہدوں پر براجمان ہیں۔ مسلم طلبا اپنی انفرادی کوششوں سے سول سروسس امتحانات میں شریک ہوتے ضرور تھے لیکن کوئی

اور ان میں کبھی ایک دو کامیاب بھی ہو جایا کرتے تھے جب مسلم دانشور طبقے نے یہ محسوس کیا کہ ذہین مسلم طلباء کو یکجا کر کے انہیں تربیت دی جائے اور اجتماعی نظم کے تحت انہیں مقابلہ جاتی امتحانوں میں شریک کرایا جائے تو یہ انہی کوششوں کا امید افزا نتیجہ ہے کہ پچھلے سال ۴۲ مسلمان سول سروسس امتحانات میں کامیاب ہوئے۔

دہلی کے ہمدرد فاؤنڈیشن کو مذکورہ بالا کامیابیوں کا کریڈٹ جاتا ہے۔ بھلا ہو حکیم عبدالحمید صاحب کا جنہوں نے قوم کے درد کو محسوس کر کے گریہ وزاری نہ کرتے ہوئے اس کے سدباب کی طرف توجہ دی۔ ہمدرد فاؤنڈیشن کی مخلصانہ کاوشوں نے آج پورے ملک میں ۴۲ مسلمان آئی اے ایس دیئے۔ اگر اسی طرح کے ٹریننگ سینٹر ملک کی ہر ریاستوں میں کھل جائیں تو پھر نتائج کیا ہوں گے یہ ہم ابھی سے سوچ سکتے ایسا نہیں ہے کہ مسلم طلبا و طالبات میں ذہانت کی کمی ہے انہیں دراصل صحیح رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے آئی۔اے۔ایس، آئی۔پی۔ایس، آئی۔سی۔ایس یا آئی ایس جیسے باوقار امتحان کامیاب کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لئے بنیادی سطح سے ہی زبردست محنت، ٹھوس لگن اور بھرپور جذبے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکول کے زمانے سے ہی ذہین طلبا کا انتخاب کر کے اس پر اجتماعی اور منظم شکل میں محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں کم از کم ایسے

آٹھ ٹریننگ سینٹرس کا نام بتا سکتا ہوں جنہیں آر ایس ایس اور وشو ہندو پریشد ملک کی مختلف ریاستوں میں چلاتے ہیں لیکن ہمارے پاس ایسی کوئی تحریک نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ ملک بھر میں ہمدرد فاؤنڈیشن کے علاوہ ایسا دوسرا ادارہ نہیں جو ذہین مسلم طلبا کی صحیح رہنمائی کرکے انہیں مقابلہ جاتی امتحانوں کے لئے تیار کر سکے۔

ممبئی شہر جو علم کی آماجگاہ ہے۔ جہاں بڑے بڑے مسلم سرمایہ دار ذی ہوش اشخاص رہتے ہیں لیکن انہوں نے اجتماعی شکل میں کوئی ایسی تحریک شروع کرنے کی فکر نہیں کی یا اگر فکر کی بھی تو اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا گیا۔

۱۹۸۶ میں کیریر کونسل آف انڈیا کے بینر تلے صابو صدیق اسکول میں ایسے مقابلہ جاتی امتحانوں کے لئے ٹریننگ سینٹر کھولا گیا۔ ڈاکٹر اے یو شیخ جیسے سابق آئی اے ایس اور سرفراز آرزو جیسے فعال فرد پر مشتمل لوگوں نے پورے حوصلے سے کام کرنا شروع کیا۔ لیکن انہیں اس وقت زبردست مایوسی ہوئی جب رفتہ رفتہ طلبا کی تعداد گھٹتی گئی اور بالآخر یہ ٹریننگ سینٹر بند کر دیا گیا۔ اسی طرح انجمن اسلام نے بھی پورے عزم کے ساتھ ٹریننگ سینٹر شروع کیا لیکن وہ بھی طلبا کی عدم دلچسپی کی بنا پر جاری نہ رہ سکا۔

شہر میں وسائل و ذرائع بہت ہیں اور صاحب حیثیت افراد بھی کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن دکھ کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ شہر میں ذہین مسلم طلبا کا فقدان ہے تنظیمیں ہائی اسکول سے ہی ذہین طلبا کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر انہیں گریجویشن تک پہونچاتی ہیں اور پھر انہیں سول

نقش کوکن

سروسس کے مقابلہ جاتی امتحانوں میں شریک کرانے کے لئے بھرپور تربیت دیتی ہیں لیکن ہمارے یہاں ہائی اسکولوں میں ایس ایس سی کا رزلٹ اس قدر مایوس کن ہوتا جا رہا ہے کہ بیان کرنا مشکل ہے۔ شہر کے اردو اسکولوں کے نتائج پر غور کرکے اس پر لکھا جائے تو ایک اسکول کے لئے کئی کئی قسطوں میں لکھنا پڑے گا۔ کیونکہ جب تک اسکول انتظامیہ اور اساتذہ کی تساہلی کو منظر عام پر لاکر ان کی خامیوں اور کوتاہیوں کی نشاندہی نہ کی جائے گی اس وقت تک اس فرسودہ نظام میں سدھار آنا ممکن نہیں ہے اسکول کے منتظمین اور ٹیچر حضرات کے چہرے پر دس پندرہ اور بیس فیصد رزلٹ آنے کے باوجود شکن نہیں آتی وہ اسی رفتار بے ڈھنگی سے کام کرتے ہیں۔

اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اس عنوان کے تحت ہر ماہ صفحہ / دو صفحات کا مضمون آپ کی توجہ کا طلب گار ہوگا۔ (ادارہ)

تسبیح خواتین

روایات میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو خاص طور پر ایک تسبیح بتائی۔ آپ نے فرمایا کہ تم ۳۳ بار کہو، سبحان اللہ، سبحان اللہ پھر ۳۳ بار کہو: الحمد للہ، الحمد للہ، پھر ۳۴ بار کہو: اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ یہ سب ملا کر ایک سو بار ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس میں تمہارے لئے بہت زیادہ ثواب ہے۔

اس تسبیح کو تسبیح فاطمہؓ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو اس کی تلقین فرمائی تھی لیکن غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ آپ نے حضرت فاطمہ کے واسطے سے امت کی تمام خواتین کو ذکر کا یہ قیمتی تحفہ عطا فرمایا ہے۔ بظاہر وہ تسبیح فاطمہ ہے۔ مگر حقیقت کے اعتبار سے تسبیح خواتین ہے۔

فطری طور پر عورتوں کا ایک خاص مزاج ہوتا ہے اسی مزاج کی وجہ سے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عورتیں جب اکٹھا ہوتی ہیں تو وہ فوراً ایک دوسرے کی باتوں کا غیر ضروری چرچا کرنے میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ کسی نہ کسی کے بارہ میں جاوبے جا باتیں ان کا موضوع گفتگو بن جاتی ہے یہ عورتوں کی ایک خاص کمزوری ہے جس سے بہت کم عورتیں اپنے کو محفوظ کر پاتی ہیں۔

ذکر رہ تسبیح عورتوں کو اس گناہ سے بچانے کی ایک تدبیر ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح خواتین کو ایک اچھی مشغولیت دے دی ہے جس میں اپنے آپ کو مصروف کرکے وہ ثواب بھی حاصل کریں اور آخرت کے نقصان سے بھی بچ جائیں۔

خاص طور پر زیادہ عمر کی عورتوں کے لئے وہ اور بھی زیادہ اہم ہے۔ ایک عورت کی عمر جب بڑھتی ہے تو اس کے بعد اس کی عملی مصروفیت اسی نسبت سے کم ہو جاتی ہے اس لئے اپنے خالی وقت کا بہترین مصرف یہ ہے کہ وہ دوسروں کے بے جا تذکرہ میں اپنا وقت ضائع نہ کرے بلکہ تسبیح کی صورت میں خدا کا ذکر کرنے لگے۔ اس کے نتیجہ میں یہ ہوگا کہ دنیا میں اس کو قلبی سکون حاصل ہوگا اور آخرت میں جنت کا ابدی آرام۔ (الرسالہ)

خاموشی: "اگر خاموشی کے مقابلہ میں بولنا اچھا ہوتا ہر درخت کے اوپر لاؤڈ اسپیکر لگے ہوتے۔"
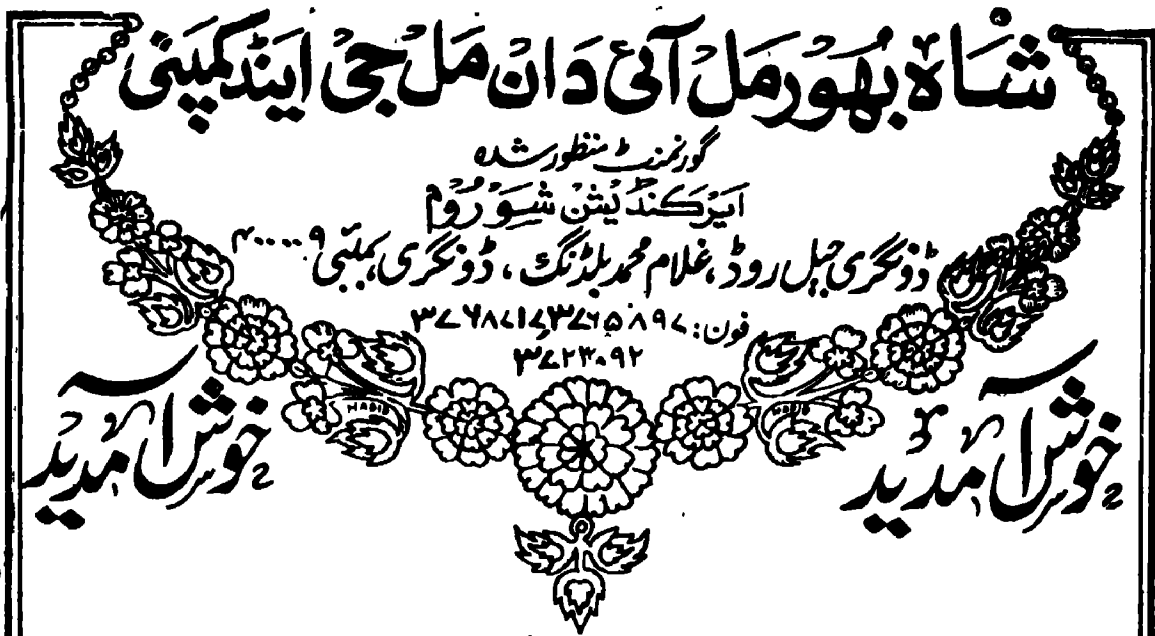
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۵۸۹۷، ۳۷۶۸۷۱۷
۳۷۲۴۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

سعید ٹولکر صاحب ملاحظہ فرمائیں

از۔ منظور الحسن کرناکر

ناظم اعلیٰ الجامعۃ الشافیعہ مورہ

راقم الحروف کا ایک ادبی مضمون بعنوان۔ پراکرت بھاشا میں جائسی کی حمد سرائی۔ ماہِ اکتوبر ۹۶ء کے نقش کوکن میں شائع ہوچکا ہے اس مضمون کو موضوعِ بحث بناکر جناب محمد سعید ٹولکر صاحب نے ماہِ فروری ۹۷ء کے نقش کوکن میں ایک تنقیدی مضمون لکھا ہے یہ مضمون انہی اعتراضات کا جواب ہے

میرے مضمون کے حسب ذیل جملے جو ٹولکر صاحب کی نظر میں قابل اعتراض ہیں۔

ٹولکر صاحب کا پہلا اعتراض:۔ اس طرح راقم الحروف نے ،،اللہ کے رسولؐ جیسے عظیم پیغمبرؐ کو ایک ادنا (ادنیٰ) شاعر جائسی جیسے کی صف میں لا کھڑا کرنا گویا اللہ کے رسولؐ کو مقام محمود سے کھینچ کر بہت نیچے لے آنا اور ان کی ہمسری کرنا ہے۔

دوسرا اعتراض:۔ تبلیغ اسلام کی راہ میں نبی کریمؐ کے سامنے عربوں کے ۳۶۰ کی سرپرستی کا عقیدہ کچھ دشوار نہ تھا بلکہ حضورؐ کی مخالفت کی ساری بنیاد،، قریش اور کفار مکہ کے سرداروں زرداروں اور زمین داروں کا نسلی تفوق، ان کا خاندانی زعم ارفع، ان کا کبر و نخوت اور ان کا پندار نفس دشوار معاملہ تھا!،،

تیسرا اعتراض:۔ لفظ پران (पुराण) کو منظور صاحب پُرآن لکھ کر قرآن کے برابر لے آئے ہیں تاکہ پُرآن کا توازنا قرآن کے برابر رہے۔

چوتھا اعتراض:۔ یہ عمل ایسا ہی ہے جیسے گمراہ لوگ رحیم کو رام کی سطح پر لے آکر غیر مذہب کا پرچار کرتے ہیں۔ اور اس طرح امت مسلمہ کے نونہالوں کا (BRAIN WASH) کرتے ہیں۔

پہلے اعتراض کا جواب:۔ معلوم نہیں کہ سعید ٹولکر صاحب نے میرے کس جملے سے ایسا تحقیر آمیز مفہوم اخذ کیا ہے کہ جائسی اور رسول کریمؐ ایک ہی درجہ اور مراتب کے ہیں۔ جبکہ نہ تو بیچارے جائسی نے اپنی حمد سرائی میں رسولؐ خدا کو اپنے بڑے بھائی جیسا انسان کہا ہے نہ راقم الحروف نے ہی یہ گستاخی کی ہے۔

کیا ادب میں پیغمبرانہ جدوجہد۔ پیغمبرانہ تبلیغ وجہاد، پیغمبرانہ دعوتِ حق اور پیغمبرانہ سخن (یہ سردار جعفری کی کتاب کا نام ہے) کہنا بقول ٹولکر صاحب، حضورؐ کو درجۂ سراج منیرہ سے نعوذ باللہ نیچے کھینچ لانا ہے۔؟

دوسرے اعتراض کا جواب:۔ ،،حضورؐ کی ساری مخالفت کی بنیاد وہ ۳۶۰ بتوں کی سرپرستی کا عقیدہ نہیں بلکہ عربوں کا نسلی اور خاندانی تفوق تھا،، یہ کہنا سراسر تاریخ سیرتِ طیبہؐ کو اپنے مقصد کے لئے توڑ مروڑ کر پیش کرنا ہے جسے تاریخ کا کوئی طالب علم بھی قبول نہیں کرے گا۔ پہلی بات تو یہ کہ سعید ٹولکر صاحب پیغام اسلام کو صرف عربوں کی حد تک ہی محدود سمجھ رہے ہیں جبکہ یہ پیغام ساری دنیا کے انسانیت کے لئے ایک آفاقی مذہب کی حیثیت سے رسول اللہؐ کے

دور میں بھی تھا۔ آج بھی اس کی وہی حیثیت ہے۔ اس وقت بھی پیغام رسولؐ اور تمام غیر اللہ سے منہ موڑ کر ایک اللہ واحد اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا تھا اور آج بھی اسلام کا یہی پیغام ہے۔

تیسرے اعتراض کا جواب: ۔ راقم الحروف نے پُران کو پُرآن لکھ کر قرآن کے برابر لے آیا؟ دراصل ڈولکر صاحب کا یہ اعتراضات کی طرح نہ صرف لچر اور نامناسب ہے۔ بلکہ نہایت ہی مضحکہ خیز بھی ہے۔

ع ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے۔

جائسی کی حمد سرائی کے مکمل دوہوں کا ترجمہ میرے مضمون میں دیا گیا ہے۔ اس لئے میں اس کا اعادہ یہاں نہیں کروں گا۔ یہ ترجمہ وہی ہے جسے جائسی کی پدماوت کے تمام اردو کے مترجموں نے بھی تسلیم کر لیا ہے (جس کی تفصیلات میری مطبوعہ کتاب "پدماوت جدید تحقیقات کی روشنی میں" دی گئی ہے۔۔

ظاہر ہے کہ جائسی نے کہیں بھی اپنے دوہوں میں اللہ، محمدؐ، نور محمدؐ، عرش کائنات، جنت، عناصر اربعہ تحت افریں، چودہ طبق، شیطان، فرشتے، اور قرآن جیسے لفظوں کو اسی طرح نہیں لکھا ہے۔ جیسا کہ ہم اردو میں لکھتے ہیں بلکہ یہ تمام الفاظ جائسی کی پراکرت زبان میں ہیں۔ جس میں قرآن کے لئے جائسی نے پُران کا لفظ استعمال کیا ہے۔ راقم الحروف نے یہ امکانی خطرہ محسوس کر کے کہ کہیں اس لفظ پُران کو قارئین وہی پُران نہ سمجھیں جو بقول ڈولکر صاحب۔ ہندؤں (ہندوؤں) کے اٹھارہ پُران ہیں" اس لئے میں نے اپنے ترجمے میں پُران کو پُرآن اور قوسین میں (قرآن) لکھ کر جائسی کی نیت کی وضاحت کر دی۔

تعجب ہے کہ ڈولکر صاحب نے اس نکتہ کو سمجھنے میں وہی غلطی کی جس سے باز رکھنے کی میں نے کوشش کی ہے اب میرا اس ادبی حکمت عملی کو ڈولکر صاحب کے سمجھنے میں مزید آسانی ہو اس لئے اس نکتہ کو بدل کر پھر سے لکھ رہا ہوں تاکہ وضاحت ہو جائے

پُرآن = پُر + آن = پُرعظمت یعنی عظمت والی کتاب = قرآن۔ دیگر جب ڈولکر صاحب کو لفظ قرآن کے ترجمے پر ہی اعتراض ہے تو جائسی کی حمد باری تعالیٰ کے بقیہ الفاظ پر بھی اعتراض کرتے اور ان ترجمہ پر اپنا کوئی نیا فتویٰ بھی صادر فرماتے۔ خیال رہے کہ لفظ پُران کے معنی قرآن متعین کرنے میں جائسی کا بھی ادبی کمال ہے۔ اس لئے کہ پراکرت بھاشا میں اس لفظ پُران کے معنی کتاب الٰہیات ہے۔

اب رہی اس چوتھے اور آخری اعتراض کی بات تو دراصل یہ کوئی اعتراض ہی نہیں ہے۔ بلکہ راقم الحروف پر ڈولکر صاحب کا ایک تکلیف دہ اور من گھڑت بہتان ہے معلوم نہیں کیوں اس موڑ پر ڈولکر صاحب کا قلم میرے تئیں قدرے بے لگام اور دل آزار بھی ہو گیا ہے۔ یہ بات شاید انہوں نے اپنے مضمون میں علامہ اقبال کے قدرے اشعار دہرانے کے لئے اپنے تسکینِ ذوق کی خاطر کی ہے۔ بہرحال اس اعتراض کے جواب میں عرض ہے کہ میرے پورے مضمون میں میں نے کہیں رام اور رحیم کی نہ تو اصطلاح استعمال کی ہے اور نہ اس کے ذریعے امت مسلمہ کے نونہالوں کا دل و دماغ زہر آلود کیا ہے ۔ محترم سعید علی ڈولکر صاحب کے ان مندرجہ بالا بے بنیاد اور دل آزار اعتراض برائے اعتراض کے جواب میں خاکسار اس کے سوا اور کیا کہہ سکتا ہے کہ ۔

بہشت میں بھی ملا ہے مجھے عذاب شدید
یہاں بھی مولوی صاحب ہیں میرے ہمسائے

منظور الحسن کرناکر ۱۵۔ الفنسٹن روڈ کھڑکی۔ پونہ فون نمبر ۳۱۹۰۶۶

وھور۔ ایک بہترین مرکز تعلیم

ایچ بی مقدم

ایچ بی مقدم مرحوم ضلع رائے گڈھ میں کئی فلاحی سرگرمیوں کے روح رواں اور امن و آشتی کے پیغام بر تھے۔ نقش کوکن کے ٹیلنٹ فورم کے چیف کوارڈینیٹر بن کر ۸۳ سال کی ضعیف العمری میں بھی جوانوں سے زیادہ مستعد تھے۔ زبان و بیان پر تو ملکہ حاصل تھا ابھی ابھی نقش کوکن میں مضامین بھی لکھنا شروع کیا تھا۔ زیر نظر مضمون رحلت سے ایک ہفتہ قبل انھوں نے بغرض اشاعت بھیجا جسے ہم بصد احترام پیش کرتے ہیں اس امید کے ساتھ کہ مرحوم کی آخری خواہش صدا بصحرا ثابت نہیں ہوگی — مدیر

۱۹۲۰ء میں علاقہ بمبئی کے ایجوکیشن انسپکٹر جناب (مرحوم) سید جلال الدین قادری صاحب نے وھور میں ایک تعلیمی کانفرنس منعقد فرمائی جس میں کوکن کے تینوں ضلعوں تھانہ، قلابہ اور رتناگری کے مسلم اردو داں طبقہ کے لئے ورنا کیولر فائنل (درجہ ہفتم تک) تعلیم کے لئے گورنمنٹ سینٹرل اردو اسکول قائم کرنے کی منصوبہ بندی ہوئی۔ اور بعد میں ضلع تھانہ میں اردو ضلع رتناگری میں رتناگری اور ضلع قلابہ (موجودہ رائے گڈھ ضلع) میں وھور میں یہ اردو سینٹرل اسکول قائم کر دیئے گئے وھور میں اردو سینٹرل اسکول کے لئے عمارت کا انتظام مرحوم جناب عبدالرحمٰن فجندار صاحب (الحاج عبدالغنی فجندار صاحب کے پدر بزرگوار) نے ۱۹۲۳ء میں کیا۔

مرحوم موصوف نے عمارت بھی تعمیر کروائی۔ نیشنل ہائی وے نمبر ۱۷ کے کنارے آج جہاں الحاج عبدالغنی فجندار صاحب ہوسٹل کی عمارت کی تعمیر نو کروا رہے ہیں، یہی وہ عمارت تھی۔ پھر خیر سے تعلیم کا یہ سلسلہ ۱۹۴۹ء تک بخوبی جاری و ساری رہا۔ ہزاروں تشنگان اس چشمہ سے سیراب ہوئے۔ اسی کی بدولت ضلع قلابہ (رائے گڈھ) میں اردو پرائمری اسکولوں کے لئے اساتذہ کی ایک قابل قدر ٹیم تیار ہوئی اور اردو زبان کی تعلیم و ترویج بڑے موثر ڈھنگ سے ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ گاؤں گاؤں قریہ قریہ اردو اسکول قائم ہوتے چلے گئے۔

۱۹۴۵ء تا ۱۹۵۰ء کے عرصہ کے لئے مرحوم

المحترم جناب الحاج عباس میاں مجمدار صاحب
(اخوئے محترم الحاج عبدالغنی مجمدار صاحب) قلابہ ضلع
اسکول بورڈ کے چیئرمین ہوئے تو موصوف نے ضلع کے
تمام اردو داں گاؤں اور قریوں میں اردو پرائمری
اسکولس قائم کرکے اردو اساتذہ کا تقرر کروایا۔ دوران
اثنا ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ کو ضلع قلابہ کے انگریز کلکٹر
جناب پاربیہ صاحب کے ہاتھوں مجمدار اینگلو اردو
مڈل اسکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔ اس اسکول
میں چوتھی جماعت تک (اس وقت ساتویں انگریزی
میٹرک کہلاتی تھی) انگریزی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ ۱۹۴۷ء
میں ہندوستان کی آزادی وتقسیم کے پس منظر
اور نامساعدات کے باعث یہ تعلیمی ادارہ بند ہوا۔
اور طلبا کے لئے دشواری کھڑی ہوگئی یہ وہ دور تھا
جب مراٹھی ذریعہ تعلیم کی زبردست ہوا چلی تھی۔
چنانچہ مساعدات کی دیوار لمبی ہوتی چلی گئی تھی کہ ۱۹۵۶ء
میں الحاج عبدالغنی مجمدار صاحب نے قلابہ ضلع (رائے
گڈھ) کی تعلیمی کانفرنس منعقد کی جس کی صدارت اس
دور کے وزیر محصول عالی جناب مصطفےٰ فقیہ صاحب نے
فرمائی بعد از مباحثہ ذریعہ تعلیم مادری زبان اردو کا
فیصلہ ہوا۔ یہ بڑی زبردست پیش قدمی تھی۔ اردو کی
ترقی وترویج کی پیش رفت تھی ۱۹۵۹ میں الحاج عبدالغنی
مجمدار صاحب نے اینگلو اردو مڈل اسکول وہسور کو مجمدار
ہائی اسکول کے نام سے توسیع وترقی کی سمت دی۔ اس
اسکول کے قیام سے خطۂ کوکن کے مسلم طلباء وطالبات
میں تعلیم کے حصول کی نئی راہیں کھل گئیں۔ پھر تو سال
بہ سال طلبا کی تعداد اضافوں سے گذرتی رہی۔
پھر ترقی کا ایک زینہ اور طے ہوا ۱۹۷۵ء میں

میں مجمدار جونیئر کالج قائم ہوا۔ سائنس فیکلٹی کا آغاز ہوا
یہ سلسلہ کامیابی سے چلا تو اگلا قدم آرٹس اور کامرس فیکلٹی کی
قیام کے لئے کامیابی کے ساتھ کیا گیا۔ جس میں خصوصاً مسلم
طلبا کو بے حد فائدہ پہنچا۔ دونوں فیکلٹی کی ترقی ہوتی گئی اور
طلبا کی تعداد بڑھتی گئی۔ اب یہ ادارہ دن دونی رات چوگنی
ترقی کر رہا ہے۔ یہ کرم خدا کا ہے مگر اس میں ٹرسٹیوں کی
بے لوثی کا بھی اتنا ہی دخل ہے۔

اس ادارہ سے بے شمار طلبہ کامیاب ہوکر آگے بڑھے
ایسے ہونہار طلبہ میں مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ بیرسٹر
جناب عبدالرحمٰن انتولے صاحب، ایڈوکیٹ ہارون سولکر
صاحب، لیبر کمشنر جناب عبدالرزاق ماپکر صاحب، وڈاکٹر
حبیب جمفرے ایف آر سی ایس لندن وغیرہ طلبا شامل
ہیں۔

آج یہ تعلیمی مرکز اپنے نقطۂ عروج پر ہے ضلع رائے
گڈھ کا مستند ادارۂ تعلیم ہے۔ الحاج جناب عبدالغنی
مجمدار صاحب کے دم قدم کی برکتوں سے اور فراخ دلی سے
اس ادارے کی عمارت مرحلہ وار توسیعات حاصل کر رہی ہیں
احاطہ بندی بھی نہایت خوبصورتی کے ساتھ ہو چکی ہے تعلقہ
پولادپور کے واوان نامی گاؤں میں اس ہائی اسکول کی ایک
برانچ عرصہ ۶ سال سے قائم کر دی گئی ہے۔ ان تمام تعلیمی کوششوں
نے مسلم معاشرے میں امید کی شمع روشن کی ہے۔

بہتوں کی خواہش ہے کہ یہ ادارہ اپنے آپ میں
ایک مکمل جامعہ کی حیثیت اختیار کرلے۔ خدا کرے یہ سب
ممکن ہو جائے۔ اور ایسا ہونا کچھ مشکل بھی نہیں ہے۔ واقعہ
کے اس تعلیمی مرکز نے اردو پرائمری اساتذہ ضلع بھر کے اردو
اسکولوں کو مہیا کئے ہیں بلکہ دیگر ضلعوں کو بھی تو اس سے
یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہسور کی مٹی بہت زرخیز ہے۔ اور یہ

زرخیزی خاندان فجندار کے ذہنوں میں بھی ہے۔ چنانچہ بہ ذاتی تعلق، دلی جذبے اور مخلص محبت کے رشتوں کو بنیاد بناکر میرے کرم فرما، محب و مربی الحاج عبدالغنی فجندار صاحب سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے عادلانہ طریقِ عمل میں وسعت میں اپنے ادارہ کی ایک نئی شاخ اردو بی۔ایڈ کالج کی شکل میں لہلہادیں۔ اس عمل سے بڑی برکت ہوگی۔ نوجوانوں کی زندگی بے شمار گھرانوں کی خوشحالی اس سے وابستہ ہوسکے گی۔ امید ہے اور بجا طور پر امید ہے کہ اس خادم کی درخواست الحاج موصوف کی نگاہ میں قابلِ اعتنا ٹھہرے گی اللہ جزائے خیر فرمائے (آمین)

عثمان ابراہیم قاضی

نیشنل ہائی اسکول داپولی میں ۳۴ سالہ طویل تدریسی خدمات کے بعد جناب عثمان ابراہیم قاضی گذشتہ ماہ رضاکارانہ طور پر سبکدوش ہوئے۔ نیشنل ہائی اسکول کے تعلیمی اور معاشی اور ثقافتی معاملات کے ساتھ وہ کچھ اس طرح وابستہ رہے کہ ہائی اسکول کا خیال آتے ہی عثمان قاضی صاحب کا تصور ناگزیر امر بن چکا ہے۔

پیشے کے اعتبار سے قاضی صاحب ایک معلم رہے لیکن ان کے اندر کا خدمتِ خلق ان کے پیشے پر ہمیشہ غالب دکھائی دیا۔ نیشنل ہائی اسکول کے طلبا کو کھیلوں کے مقابلوں، ثقافتی پروگراموں اور مقابلہ جاتی امتحانوں نقش کو کی

میں شریک کراتے ہوئے ان کی ترقی اور تعلیمی معیار کی بلندی کے لئے وہ ہمیشہ کوشاں رہے۔ خدمتِ خلق کا جذبہ انہیں سیاسی اور سماجی میدانوں کی طرف کھینچ لے گیا اور وہاں بھی انہوں نے اپنی ذمہ داریاں بحسن وخوبی انجام دیں۔

عثمان قاضی صاحب تقریباً ۱۳ سال داپولی گرام پنچایت کے رکن رہے، کچھ عرصے کے لئے نائب سرپنچ کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ اس رکنیت کے دوران انہوں نے صحت، پانی، تعلیم سے متعلق کمیٹیوں میں اپنے فرائض کے انجام دہی سے سب کو متاثر کیا، بالخصوص داپولی میں پانی کی فراہمی کے لئے ان کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔

قدرتی آفات کے شکار افراد کی ہر ممکن اعانت کرنے میں وہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں۔ سنگمیشور کے سیلاب سے متاثر افراد کی داپولی کے مسلمانوں کی جانب سے، اناج کپڑوں، اور ادویات کی صورت میں اعانت سے انہوں نے قابلِ تقلید مثال قائم کردی۔

قاضی صاحب فی الوقت آنجہانی بابو راؤ جی بیلوسے کے قائم کردہ داپولی ملٹری گرہ شکشن پرسارک منڈل کی انتظامیہ کمیٹی کے چیئرمین ہیں جس کے زیرِ اہتمام ورانکر سینئر کالج، دو مراٹھی ہائی اسکول، انگریزی میڈیم ہائی اسکول اور کے جی کلاس کے دو مراکز چلائے جاتے ہیں۔ ان کی قیادت میں منڈل کی ترقی کی رفتار میں کافی تیزی آگئی ہے ان کی سماجی اور تعلیمی خدمات کے پیشِ نظر ہی انہیں رتناگری ضلع پریشد نے دو سال قبل آدرش شکشک پرسکار سے نواز کر ان کی عزت افزائی کی ہے قاضی صاحب داپولی کے کئی سماجی اور تعلیمی اداروں سے وابستہ ہیں، نئی نسل کو تکنیکی تعلیم سے آراستہ کرنا۔

پسماندہ افراد کو تعلیم کی طرف راغب کرنا اور مسلم طلباء کو ہر پہلو سے ترقی کی راہوں پر گامزن کرنا قاضی صاحب کے ایسے خواب ہیں۔ جو حقیقت کے ڈھانچے میں ڈھلنے کیلئے بے تاب ہیں۔

انہیں سبکدوش ہوئے ابھی دو ماہ بھی نہیں ہوپائے ہیں کہ مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے حالیہ عام اجلاس میں انہیں سوسائٹی کا جنرل سکریٹری منتخب کیا گیا۔ ان سے بڑی توقعات وابستہ ہیں کہ وہ کوکن کے اس قدیم تعلیمی ادارے کو نمایاں ترقی و خصوصیت کا حامل بنا دیں گے۔ وہ جواں عزم، انتظامی صلاحیتوں کے مالک، عجز و انکسار کے پیکر۔ عمدہ اخلاقی صفات کے حامل شخص ہیں۔ ہماری ساری نیک خواہشات ان کے ساتھ ہیں۔

پروفیسر خالد آرائی

ہر دروازے پر موت کی دستک دے رہا ہے

امراض ایڈس

مہلک ایڈس کے جراثیم اب بھارت کے طوائفوں اور شاہراہوں کے کنارے ڈھابوں کی عیش گاہوں سے آگے بڑھ کر درمیانی طبقوں کے گھروں میں گھس گئے ہیں اب یہ مرض ملک میں وبا کی حیثیت اختیار کرنے دیر نہیں)۔ آج ملک میں ایڈس زدہ دس لوگوں میں ایک شادی شدہ عورت ہے۔ ۲۹ لاکھ لوگوں کے خون کی جانچ سے حاصل رپورٹ میں پچاس ہزار لوگوں کے خون میں ایڈس کے جراثیم ایچ آئی وی پا گیا۔ ان پچاس ہزار میں تقریباً چار ہزار معاملوں میں ایڈس کا مکمل حملہ پایا گیا۔ یہ سرکاری اعداد ہیں جبکہ خانگی اداروں ڈاکٹروں کے مطابق بھارت میں جن لوگوں پر ایڈس کا پورا حملہ ہوا ہے ان کی ہی تعداد تیس۳۰ لاکھ ہوگی (یہ دنیا میں سب سے زیادہ تعداد ہے۔ کیونکہ جنوبی افریقہ اٹھارہ لاکھ۔ یوگانڈہ چودہ لاکھ اور نائیجریا بارہ لاکھ۔ یورپ اور امریکہ بالترتیب دس اور پندرہ لاکھ کے درمیان) بھارت کے ایڈس زدہ لوگوں میں اور غیر ملکی ایڈس مریضوں میں نمایاں فرق ہے۔ غیر ملکی مریضوں میں اکثر ہم جنسیت، نشہ خوری، اغلام بازی اس کی اہم وجہ ہے اور جنسی عیاشی دوسری وجہ جبکہ بھارت میں اول وجہ جنسی عیاشی ہے

بھارت جیسے گنجان ملک میں سرکاری سطح پر اعلاج و معالجہ کا انتظام حد درجہ ناکافی و ناکارہ ہے تو خانگی اسپتالوں کے اخراجات عام آدمی کے بس کا روگ نہیں۔

نقش کوکن

علاوہ اس کے ایڈس کے جانچ کے انتظامات ہر بڑے شہر میں ہے گاؤں میں نہیں۔ یہ بڑا خبیث مرض ہے۔ جس کے جراثیم جسم میں داخل ہونے کے پانچ سال تک کوئی اثر ظاہر نہیں کرے۔ جبکہ دوسرے جنسی امراض سوزاک و آتشک کا پتہ ماہ دو ماہ میں لگ جاتا ہے۔

پہلے خیال تھا کہ ایڈس کو پھیلانے میں طوائفوں کا سب سے بڑا رول ہے۔ آج کیا شہر کیا گاؤں، سبھی جگہ طوائف بآسانی مہیا ہوتی ہیں۔ شاہراہوں پر بنے ڈھابے گھر سے کئی دن باہر رہے ٹرک ڈرائیوروں کو سامان عیش مہیا کر رہے ہیں۔ شہروں میں فیشن کے اخراجات نیا تجربہ اور وقت سے پہلے جنسی عیاشی کا رجحان، مکانوں میں پردہ داری کی نایابی، آمدنی کے متعدد ذرائع اور ہر ذریعہ ابلاغ (غیر ملکی ٹی وی پروگرام رسالہ فحش عریاں کتابیں فلم وغیرہ) نوکری، کارخانوں کی ملازمت میں نوجوان عورتوں کی تعداد میں اضافہ وغیرہ وغیرہ نے آج جنسی عیاشی کو اس قدر عام کر دیا ہے کہ آج نابالغ بچے بھی خود کو جنسیات کے ماہر سمجھ رہے ہیں۔

لہٰذا اب ایڈس صرف طوائفوں کے کوچوں و ڈھابوں تک محدود نہ رہ کر، سبھی چوراہوں، دفتروں، کارخانوں ہوٹلوں، بس اڈوں، اسٹیشنوں، باغیچوں، کھیتوں۔ کالجوں اور آخرکار گھروں میں داخل ہوگیا ہے۔ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد زنا عام ہوگیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جہاں بھارتیہ سماج میں جہیز لعنت اور وبا کی شکل اختیار کرگیا ہے وہاں ایڈس بھی۔ اچھا ہوگا کہ لڑکے۔ لڑکی کے والدین رشتہ طے کرنے سے پہلے مطلوبہ لڑکے لڑکی کا ایڈس منفی سند نامہ پیش کرنا لازمی قرار دیں۔

بیچاری عورت نہیں جانتی کہ اس کا شوہر باہر کیا گل کھلا رہا ہے۔ وہ بغیر کسی گناہ کے شوہر سے سوغات میں ایڈس

جون ۹۷ء

حاصل کر لیتی ہے۔ اور اس بچے کا کیا جو حمل میں پل رہا ہے۔ دنیا میں آنے سے پہلے ایڈس زدہ ہوگیا۔

ان والدین کا ذہنی توازن کیا ہوگا جنہیں پتہ چلے کہ جس لڑکے، لڑکی کو وہ معصوم کم عقل سمجھ رہے تھے دانستہ یا نادانستہ ایڈس لگ گیا ہے۔؟ ان بچوں کا ردعمل کیا ہوگا۔ جنہیں اچانک ایک دن معلوم ہوگیا ہے کہ ان کے والدین کے خون میں ایڈس کے جراثیم ہیں؟ اس طرح یہ موذی مرض آج کھلے ماحول میں کسی بھی وقت اپنی اصلیت ظاہر کر دے گا۔ اس کے سلسلے میں جو اشتہارات چل رہے ہیں وہ انسداد سے زیادہ اسے پھیلانے میں معاون ہو رہے ہیں۔ افسوس یہ کہ آج مغربی ممالک جنسی عیاشی سے بیزار نظر آ رہے ہیں اور ہمارے ملک میں آگاہ کرنے کے باوجود جسم فروشی دن بدن بام عروج پر ہے

معاملہ کا دوسرا المیہ یہ ہے کہ یہ پتہ لگتے ہی کہ فلاں ایڈس زدہ ہے۔ اس کے ساتھ ڈاکٹر، گھر کے ممبران اور سماج حقارت کا سلوک کرتے ہیں۔ قطعی تعلقات ترک کرتے ہیں۔ اس کی زندگی جہنم ہو جاتی ہے۔ ایڈس کی کوئی دوا آج تک ایجاد نہیں ہوئی ہے۔ جن دواؤں کا استعمال ہو رہا ہے۔ ان کی کامیابی مشکوک ہے۔ علاوہ اس کے ان غیر ملکی دوائیوں پر فی مریض فی ماہ پندرہ سے بیس ہزار روپے خرچ آتا ہے۔ جبکہ ایسی ہندوستانی دوائیوں پر ہر ماہ فی کس چھ سات ہزار روپے خرچ آتا ہے۔ بھلا بتلایئے کہ غریب تو کہاں؟ درمیانی طبقہ کے لئے بھی یہ بس کا روگ نہیں۔

جنسی تعلقات میں ایمانداری اور تحفظ اخلاق سے ہی اسے روکا جا سکتا ہے۔ ورنہ وبا کی شکل اختیار کر لے گا۔

ایک سبق آموز واقعہ

—— شفیع محمد شیخ۔ کرلا۔ ممبئی ——

ایک دفعہ ڈاکٹر اقبال کے دوست فقیر نجم الدین ان سے ملنے آئے تو دیکھا کہ وہ اکیلے بیٹھے رو رہے ہیں۔ انہوں نے وجہ پوچھی تو ایک خط بڑھا دیا جو لندن سے اسی دن ان کے نام آیا تھا۔ یہ خط کیمبرج یونیورسٹی کے ایک پروفیسر کی طرف سے تھا۔ جس نے ڈاکٹر صاحب سے ان کی ایک فارسی کتاب کا ترجمہ کرنے کی اجازت مانگی تھی۔ ان کے دوست نے تعجب سے کہا۔ اس خط میں ایسی کونسی بات ہے۔ کہ تم نے رونا شروع کر دیا؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے۔ کہ دوسرے ملکوں کے اہل علم تمہارے کلام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور یورپ کے لوگوں کو بھی اس سے متعارف کرانا چاہتے ہیں ڈاکٹر اقبال نے جو اس وقت تک سر جھکائے بیٹھے تھے سر اٹھا کر دیکھا اور فرمانے لگے کہ: "مجھے اس بات پر رونا آگیا کہ جس قوم کے دل میں احساس خودی پیدا کرنے کے لئے میں نے کتاب لکھی تھی وہ نہ تو پوری طرح اس کا مطلب سمجھ سکتی ہے اور نہ اس کی قدر کر سکتی ہے۔ دوسری طرف ولایت والوں کا یہ حال ہے کہ میرے پیغام کو اپنے ملک کے لوگوں تک پہونچانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ یہ کتاب میں نے ان کے لئے نہیں لکھی تھی۔

(ماخوذ از اردو ڈائجسٹ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۶ء

فروری تا اپریل ۱۹۹۷ء

محمد
سعید علی
ٹولکر
(دبئی)

فروری کے شمارے میں محترمہ سلطانہ کردمے نے حادثہ کی صعوبات نقش کوکن کو لکھ کر نیک مقصد کی جانب توجہ دلائی ہے۔

ماشاء اللہ کوکنیوں میں جذبۂ کوہ کنی بھی ہے کہ کوہستان کے چٹان کاٹ کر نہریں تک بہا سکتے ہیں۔ اگر بسم اللہ کی جائے تو گوا (GOA) کی حد "ساونت واڈی" سے ممبئی کی حد "رام واڈی" تک درجنوں ہسپتال بن سکتے ہیں۔

• مارچ میں شیخ اسماعیل کا "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" سبق آموز ہے۔ صفدر کا کردار، پاکیزہ ریشم کے کپڑے جیسا ہے جو خود تو قربان ہو جاتا ہے۔ مگر پیچھے نرم و ملائم نشانات چھوڑ جاتا ہے کہ جن سے قیمتی کمخواب و اطلس اور حریر و پرنیاں وجود میں آتے ہیں۔

• اپریل کے شمارہ میں، جناب جاوید دروے نے "گمرہی" میں دروغ بیانی کی ہے کہ "پاکستان" عالم اسلام کی سب سے بڑی مملکت ہے۔ سچ یہ ہے کہ اسلام کی سب سے بڑی مملکت انڈونیشیا ہے۔ جاوید صاحب نے گمرہی کی تمہید میں یہ اقرار کیا ہے کہ "آدم نصرت صاحب ایک بہت باشعور اور اچھے انسان ہیں۔ مگر تمہید کے فوراً ہی بعد پتہ نہیں کس جذبہ کے وفورِ شوق میں نصرت صاحب پر نازیبا سوالات کی بوچھار کر کے انہیں مصلحت ساز کا تمغہ بھی عطا کیا ہے اور ان کا مضمون "گمرہی" کہ تلخابۂ حیات جان کر احتساب کے طلب گار بھی ہیں۔

• اپریل کے گوشۂ برآواز میں خوط (کھوت) صاحب نے "نقش کوکن" کو "نقص کوکن" ظاہر کر کے ہزارہا قارئین کے دل دکھلائے ہیں۔ کاش! کھوت صاحب اپریل کے ہی گوشۂ برآواز میں ساحر صاحب اور قاضی فراز احمد صاحب کے پہلے جملے پڑھ لیتے تو انہیں اپنی کھوٹ دھیان میں آتی اور یہ احساس ہوتا کہ ذہن میں کھوٹ آجانے سے نگینوں سے پرویا ہوا "نسیلا" بھی الم غلم کا بھرا "تھیلا" نظر آتا ہے۔۔

"روبرو" — جاوید دروے

ایک لیفٹننٹ نے اپنے دو ماتحتوں کو گھر پہ کھانے کی دعوت دی۔ کھانے کے دوران ادب و شاعری پر بحث ہو رہی تھی۔ لیفٹننٹ نے ایک ماتحت سے پوچھا "کہ خلیل جبران کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے" اس نے کہا، میں رائے کیونکر دوں، اس لئے کہ میں نے استعمال نہیں کیا، البتہ سنا ضرور ہوں کہ وہ بہت مہنگا اور عمدہ سینٹ ہے۔

دعوت کے بعد جب دونوں اپنے گھر پہنچے تو ایک نے ناراض ہو کر کہا عجیب آدمی ہو جب تمکو معلوم نہیں تھا کہ خلیل جبران کس کا نام ہے تو کیوں ہانک دیا کہ وہ ایک سینٹ ہے خاموش ہی رہے ہوتے۔ بھائی میرے خلیل جبران کسی سینٹ کا نہیں ایک مشہور شراب کا نام ہے!!

گوشِ برآواز

قارئین کے خطوط سے اقتباس

★

میں ادب میں تنقید کا قائل ہوں بشرطیکہ
وہ خلوصِ دل کے ساتھ برائے اصلاح و ترقی کی جائے۔ چونکہ
سعید ٹولکر صاحب کے مضمون کا تعلق ادب کے ساتھ سیرتِ
پاک اور تاریخِ اسلام سے بھی ہے اس لئے ان کے اعتراضات
کے جوابات بھی تاریخی حوالوں سے دینا پڑے، تاہم میں نے
حتی الامکان کوشش کی ہے کہ مضمون کو اس کے عنوان
اور موضوعِ بحث سے منسلک رکھ کر طوالت سے پرہیز
کیا جائے۔

دورانِ سفر موربہ، بیتول، بانکوٹ،
چیپاوے، تلوجہ اور وڑولی (مہسلہ کے قریب کی) کے
دوست و احباب نے بھی نقش کوکن میں شائع شدہ
میرے اور ٹولکر صاحب کے مضامین سے گہری دلچسپی کا
اظہار کیا ہے۔ اس لئے گھر لوٹتے ہی پہلی فرصت میں مضمون
لکھ کر روانہ کر رہا ہوں، امید ہے آپ اسے کسی قریبی
اشاعت میں شائع فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں گے۔

مخلص: منظور الحسن، کرنالکر
۱۵۔ الفنسٹن روڈ۔ کھڑکی پونے ۴۱۱۰۰۳

★

نقش کوکن ماہ اپریل ۱۹۷۰ء کے "گوشِ برآواز"
میں ایک خط اور جواب نظر سے گزرا۔ خط ابراہیم موسیٰ
کھوت ساکن فرارے اور جواب ادارہ نقش کوکن کا تھا۔
برجستہ جواب بھی معقول تھا۔ زیرِ نظر مضمون 'کھوت' کے
ہجے پر مبنی ہے۔

کھوت یہ لفظ ہندی اور اردو لغت میں
ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملتا البتہ وہ مراٹھی شبد کوش میں
پایا گیا۔ جس کے معنی یوں بیان کی گئی ہے۔

سرکاری لگان وصول کرنے کا کام جن لوگوں
کے سپرد کیا جاتا انکو کھوت کہتے ہیں البتہ مختلف علاقوں
اور خطوں میں الگ الگ نام تھے مہاراشٹر میں پاٹل پٹیل
دیش مکھ شمالی ہندوستان میں جاگیردار، میراث دار،
زمیندار کرناٹک میں پالیگار وغیرہ جب کہ کوکن میں
ان لوگوں کو کھوت کے نام سے پکارا جاتا۔ اس زمانے
کے راجہ مہاراجاؤں کا لگان وصولی کا دستور یہ تھا کہ
کسی دیہات کے بڑے خاندان کے معمر بزرگ شخص کو مقرر
کر دیا جاتا اور وہ اپنی مرضی سے گاؤں کے لوگوں کو زمین
پٹے پر کاشتکاری کے لئے دیتا۔ یہ لوگ زمیندار
کو کھوت کے نام سے پکارتے۔ ان کھوت لوگوں کو
قبولیت دار بھی کہتے تھے۔ قبولایت یہ عربی لفظ ہے جس کے
معنی قرارنامہ کے ہیں جو سرکار کی طرف سے لیا جاتا ہے۔
اب رہا سوال ہجے کا خ و ط یا ک ھ و ت
تو کہنا پڑیگا کہ کھوت صحیح ہے۔

حسین عمر دلوی
بانکاری حویلی تعلقہ گوہاگر

★

مئی ۷۹ء کا سرورق پسند آیا سادگی
میں پرکاری کا عمدہ نمونہ ہے۔ ہاں کچھ لوگ یوں بھی
سوچتے ہوں گے کہ آپ نے ماہِ محرم کی مناسبت
سے اسے کفنی کا پیراہن پہنا دیا ہے ۱ اس لئے کہ
کوکن میں تعزیہ داری بہت ہے ۲

• جناب ایچ بی مقدم کی رحلت کی
خبر پاکر افسوس ہوا مگر آپ نے اپنے عزیز ساتھی
کے سانحۂ ارتحال کی خبر لوگوں کو ملنے میں تاخیر نہ ہو
اس لئے خصوصی صفحہ چھپوا کر غالباً اس وقت اسے
پرچے میں شامل فرمایا جب پرچہ سپرد ڈاک کیا
جا رہا ہو دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھی آئے اور چہرہ
پر مسکان بھی ۳ آپ کی کوشش اپنے رفیق کے
تئیں محبت کا قابل قدر اظہار ہے۔ ورنہ نقش کوکن میں
تو یہ خبر جون کے شمارہ میں شامل اشاعت ہوتی۔

ابراہیم پرکار۔ ممبئی۔

---

۱ لوگ کیا سوچتے ہیں اس کی فکر چھوڑ دیجئے آپ نے
سرورق پسند کیا۔ اس کے لئے شکریہ۔

۲ غالباً آپ ابھی تک ماضی کے دھندلکوں میں گھرے
ہوئے ہیں۔ مانا کہ کوکن میں تعزیہ داری کا جوش و خروش
بہت تھا اتنا کہ اگر رخصت (چھٹی) نہ ملے تو عارضی
ملازمت والے اپنی ملازمت چھوڑ کر گھر پہنچتے تھے۔
مگر اب وہ بات نہیں ہے۔ الحمدللہ!

۳ آپ کی قدر افزائی کا شکریہ۔!
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا!!

(مدیر)

★

اپریل کا نقش کوکن نظر نواز ہوا۔ اپنا خط
اور اس کا جواب پڑھا جواب الجواب سے بات بڑھتی ہے،
اس لئے مزید اس بارے میں کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھتا۔
میری خواہش ہے کہ نقش کوکن ایک عمدہ اور
معیاری پرچہ کی شکل میں اس کی اشاعت کے لئے ایک
مہم چلائی جائے ۱ ہر گاؤں میں اس کی ایجنسی قائم
کرنے کی کوشش کی جائے پرچہ سامنے ہو تو شائقین خرید
لیتے ہیں ۲ دینی اور اصلاحی پرچے تو بہت نکلتے ہیں،
لیکن ہمارے علاقے میں ان کی پذیرائی نہیں ہوتی اسی
لئے میری خواہش ہے کہ یہ کام نقش کوکن کے ذریعہ
انجام پائے تو کیا ہی اچھا ہو ۳ پرچہ کا اپنا اپنا ذوق
ہوتا ہے۔

لفظ کھوت کو مورخین خوط لکھتے ہیں دیکھئے
پروفیسر خلیق احمد نظامی کی کتاب "سلاطین دہلی کے
مذہبی رجحانات" وہ خوط کی اصل خط کو قرار دیتے ہیں
یعنی وہ تحریر جو زمین داری کے سلسلے میں دی جاتی تھی۔
خط ہی خوط کی شکل اختیار کر گیا ہے (جیسے منگول مغل
بن گیا) ۴ محمد سعید علی صاحب کے مضمون "اسلام
میں عورت کا مقام" کی دو قسط پڑھی کچھ باتیں بری
طرح سے کھٹکیں۔ اپریل کی قسط میں تو بڑی غیر
ذمہ داری کا ثبوت دیا۔ ناقص مطالعہ کی بنیاد پر یہ حکم
لگانا ٹھیک نہیں ایک تو مولوی ملائیت سے لوگ بہت
برہم ہیں سعید صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہر دور میں
دو طرح کے علماء رہے ہیں اور رہیں گے علماء حق اور علماء
سوء لیکن سعید صاحب نے تمام علماء کو مورد الزام ٹھہرایا ہے
وہ اگر چند کتابیں پڑھ لیں تو انہیں گیان ہو جائے گا کہ مولوی

ملائیت نے عورتوں کے حقوق کو غصب کیا ہے یا ان کے
حقوق کی نشاندھی اور اس کی بازیافت کی کوشش
کی ہے ۔ ۱۔ پردہ ۲۔ خاتونِ اسلام ۳۔ عورت اسلامی
معاشرہ میں ۔ ۴۔ عورت اور اسلام ۔ ۵۔ مسلمان عورت
کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ ۔ ۶۔ اسلام میں
عورت کا مقام و مرتبہ ۔ ۷۔ اسلام میں خواتین کا کردار ۔
وغیرہ ۔ علماء سوء بھی ہر دور میں رہیں گے جن کو صرف
اپنے حلوے مانڈے کی فکر ہوتی ہے لیکن ان کے ساتھ
سب کو تو مطعون نہیں کیا جا سکتا ۔

دوسری غیر ذمہ داری کا ثبوت یہ
دیا ہے کہ اس حدیث کو موضوع قرار دیدیا ہے جس میں
بتایا گیا ہے کہ میں نے جہنم میں عورتوں کو زیادہ دیکھا
ہے ۔ اگر یہ حدیث موضوع ہے تو حوالہ دینا چاہئیے تھا ۔
ماں کے قدموں تلے جنت ہے اسمیں ماں کی عظمت کو
بتانا اور اس کی خدمت کی ترغیب دینا مقصود ہے ۔
ماں کے قدموں تلے جنت ہونا اور جہنم میں عورتوں
کا زیادہ ہونا دو مختلف باتیں ہیں دونوں گڈمڈ
نہیں کرنا چاہیئے ۔ سعید صاحب نے جو آیت نقل
کی ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ نیک اعمال ہی
جنت میں داخلے کا سبب بنیں گے خواہ مرد ہو یا عورت
یہ کہاں ہے کہ ماں ہونا جنت میں داخلے کا سبب ہے ۔

ابراھیم خوط (مراکن فرارے)

۱۔ انگریزی میں ایک مقولہ ہے
Charity begins from home
آپ اپنے حلقے میں اس کے لئے مہم شروع
کریں تو نقش نوازی بھی ہوگی اور قومی خدمت بھی
اور اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے ۔

نقش کوکن

۵۲ ایجنسی اچھی چیز ہے مگر اس سے شکر
رنجیوں کو دعوت دینا ۔ نقش کوکن ایک فلاحی سرگرمی
ہے کاروباری نہیں ۔

۵۳ اگر آپ صحیح معنوں میں اچھے، معیاری اور
مذہبی پرچوں کا جائزہ لیں تو یہ بات جان جائیں گے
کہ ان کی خریداری اسٹالوں پر کم اور براہِ راست
زیادہ ہے ۔

۵۴ ٹھیک ہے! میں نے تو ازراہِ معلومات ہی
پوچھے تھے ورنہ کوئی صاحب میرے نام مستری کو
میستری لکھے تو کیا فرق پڑتا ہے ۔ ہاں! تلفظ بگاڑنا
برا ہے ۔ ⁂

★

نقش کوکن نظر نواز ہوا ۔ نقش کوکن کا معیار
اور اس کی مقبولیت کا گراف اوپر ہی اوپر بڑھ رہا ہے ۔
اردو کے رسائل و جرائد کی اشاعتی تاریخ میں یہ ایک
نمایاں نقش ہے ۔ اردو کے بڑے بڑے رسائل آج
لڑکھڑا رہے ہیں ۔ ایسے ماحول میں نقش کوکن کا پورے
تام جھام کے ساتھ شائع ہونا آپ کی علمی، ادبی اور
تہذیبی دوستی کا ثبوت ہے ۔
نقش کوکن اپنے اشاعتی سفر کے ساتھ کوکن کی
تاریخ بھی مرتب کرتا جا رہا ہے ۔ اگر نقش کوکن میں مطبوعہ تمام
مراسلات کو ایک ترتیب دے دی جائے تو یہ کوکن کی علمی
ادبی، تہذیبی اور ثقافتی تاریخ کا ایک خزانہ بن جائے ۔
امید ہے عبدالرحیم نشتر صاحب کی طرح کوئی اور
قلم کا سپاہی پورے ارادے سے کھڑا ہو اور ان مراسلات کو ترتیب
دے کر کوکن کی علمی، ادبی، تہذیبی اور ثقافتی تاریخ مرتب کرے
کہ یہ بھی اردو کے لئے ایک بڑا کارنامہ ہوگا ۔ پروفیسر شکیل شاہجہاں

تبصرہ

نام کتاب : "ابھی منزل نہیں آئی"
مصنف : ساحر شیوی
مبصر : عبدالرحیم نشتر
ناشر : موڈرن پبلشنگ ہاؤس ۹ گولہ مارکیٹ دریا گنج ، نئی دہلی ۲

ساحر شیوی، کوکن کے سپوت اور نیروبی کینیا کے ادبی نمائندے ہیں۔ انہوں نے کالیداس کی تابندگی کی روشنی کی ہوئی اردو مشعل کو اپنا خون پسینہ دیا۔ وہ ایک عرصے تک اردو زبان اور شعر و ادب کی آبیاری کرتے رہے۔ یہ ان کے خلوص اور دردمندی کا نتیجہ ہے کہ نیروبی کینیا (مشرقی افریقہ) میں اردو زبان میں اپنی تابانیاں دکھا رہی ہے۔

ساحر صاحب زباں دوست ہی نہیں، انساں دوست بھی ہیں اور انسانیت نوازی ان کی شخصیت کے نمایاں اوصاف ہیں۔ ان کی شاعری بھی انہی اوصاف سے مزین ہے۔ ان کے اشعار انسانی درد اور خلوص مندی سے رچے ہوئے ہیں۔ وہ ایک نیک سرشت، خوش خصال، سادہ دل آدمی ہیں اور ان کی شاعری بھی انہی رنگوں سے نکھری ہوئی ہے۔

اس سے پہلے ساحر شیوی کے پانچ شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن سے شاعر کے زورِ بیاں اور قادر الکلامی کا پتہ چلتا ہے۔ وہ غزل اور نظم دونوں میں اپنی تخلیقی جوت جگاتے ہیں۔

آزاد اور نثری نظموں کے علاوہ قطعات و رباعیات اور دیگر اصنافِ سخن میں وہ کرشن موہن کی طرح کامیاب شاعر ہیں۔ مشاہیر سخن وروں اور نقادوں (مثلاً ڈاکٹر مظفر حنفی) نے بھی ان کے کمالِ فن کا اعتراف کیا ہے۔ لیکن یہ ساحر شیوی کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ وہ خود کو نامکمل گردانتے ہیں۔

"ابھی منزل نہیں آئی" ان کی چھٹویں تصنیف ہے جسے مشہور و ممتاز محبّ اردو جناب علی میاں مقدم عرف بکاؤ سیٹھ کے نام نامی سے منسوب کیا گیا ہے۔ اس مجموعے میں شامل ساحر شیوی کا کلام ان کے فکر و فن کا آئینہ ہے۔ یہاں ان کی تخلیقی شان اور قوت نمو کا شاندار پیرتو دکھائی دیتا ہے ساتھ ہی پروفیسر خورشید خاور امروہوی (پاکستان) کے پیش لفظ سے بھی قارئین کی معلومات اور ساحر شناسی میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۷۶ صفحات، سفید و شفاف دبیز کاغذ، بہترین لکھائی چھپائی اور معنی خیز سرورق کے ساتھ ایک سو پچاس روپے کی یہ کتاب مسرت کا ایک خزانہ ہے۔ صاحبانِ ذوق اس کتاب سے بے حد محظوظ ہوں گے۔ ⁂

پرانا اخبار

"دنیا کا سب سے پرانا اخبار "پیکنگ گزٹ" ہے۔ یہ چین سے شائع ہوتا ہے۔ یہ اخبار ایک ہزار سال پرانا ہے۔ اس کے پانچ سو سے زائد ایڈیٹر پھانسی چڑھ چکے ہیں لیکن اس کی اشاعت ایک دن کے لیے بھی نہیں رکی ۔۔۔ ⁂"

افکار و اذکار

مرتبہ: — ف۔ بن صاد

مسلمان بیدار ہوں

یو۔اے۔ای (شارجہ) سے شائع ہونے والے اخبار عربی "الخلیج" بتاریخ ۱۰ اپریل ۹۷ء میں دوبئی کے ایک مجاہد اسلام عبداللطیف عبداللہ نے یہ خبر شائع کر کے عالم اسلام کو باخبر کیا ہے کہ ممبئی (انڈیا) سے شائع ہونے والے ملیالم (ملیاری زبان) اخبار "کالا گومودی" بتاریخ ۴ فروری ۱۹۹۷ء آرٹیکل نمبر ۲۹ میں اسلام اور اسلامی اقدار کے بابت بری زبان استعمال کی گئی ہے۔ قرآن کا نام لئے بغیر اخبار نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ایک خاص وقت کے لئے تھی۔ یہ خبر پڑھ کر دوبئی میں مسلم برادری میں غم و غصہ کے جذبات ابھر رہے ہیں محترم عبداللطیف عبداللہ نے مسلم برادری سے گذارش ہے کہ وہ اخبار کو اس بابت معقول جواب دے کر اس کو معافی مانگنے پر مجبور کیا جائے۔

نامہ نگار: محمد سعید شلی ٹولکر

عیسائی کا قبول اسلام

محترم شیخ احمد دیدات کی رہنمائی میں تین سال پیشتر اسلام کا گہرا مطالعہ شروع کرنے والے جناب ویلفرائیڈ اسٹائن ۱۶ اپریل ۱۹۹۷ء کو یو اے ای اسٹیٹ شارجہ کے شیخ سلطان بن محمد القاسمی کے حسن توسط سے کلمۂ توحید پڑھکر ہزاروں لوگوں کے سامنے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ نے اسلامی نام احمد چن لیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ اب میرا اولین فرض اپنے خاندان کو پرچم اسلام تلے لانا ہوگا۔ محترم احمد صاحب جرمنی کے ایک بہت بڑے تاجر ہیں جن کا شمار جرمنی کے پانچ بڑے امیر ترین ہستیوں میں ہوتا ہے جرمنی میں آپ کی کل سات بڑی کمپنیاں ہیں۔ اس کے علاوہ بیلجیم اسپین اور ہانگ کانگ میں بھی بڑا کاروبار ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ احمد صاحب میں جس طرح اسلام کی محبت ہے اسلام کی خدمت کا جذبہ بھی ابھرے اور وہ اسلام

کے مردِ مجاہد ثابت ہوں' (آمین)

مرسلہ: محمد سعید علی
نمائندہ نقش کوکن (دوبئی)

فون نمبر میں تبدیلی

نقش کوکن کے دیرینہ خیر خواہ اور کلیان میں نقش کوکن کے نمائندۂ خصوصی جناب سعد احمد قاضی کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ ان کا نیا نمبر 417705 ہے

اڑان پل

ممبئی کی ٹرافک کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے حکومت مہاراشٹر نے ۳۶ اڑان پل تعمیر کرنے کا ارادہ کر لیا ہے لہٰذا چوگ کمیٹی کی رپورٹ کے روشنی میں ۱۴ اڑان پل کی تعمیر کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔

ان خیالات کا اظہار مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے شیو پوریل راجیہ مہامارگ (نیشونت راؤ چوہان مارگ) سہلانے کھاڑی پل پر نئی ممبئی سے قریب دوسرے پل کا افتتاح کرتے ہوئے کیا ۱۲۵ کروڑ کی لاگت سے تعمیر ہونے والے اس پل کی لمبائی ۱۸۳۷ میٹر ہے اور یہ مہاراشٹر کا سب سے بڑا پل ہے۔

نقش کوکن

۱۰ ویں اور ۱۲ ویں کے طلباء کے لئے

حال ہی میں ہوئے سیکنڈری و ہائر سیکنڈری شکشن منڈل کی جانب سے ۱۰ ویں اور ۱۲ ویں جماعتوں کے امتحانات میں سوالوں کے پرچوں میں ہوئی غلطیوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے دسویں کے طلباء کو ۱۹ نمبر اور ۱۲ ویں کے طلبا کو ۲۲ نمبر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ جانکاری ریاستی وزیر تعلیم شری پرمود نولکرنے ودھان پریشد میں دی۔

چرچ گیٹ کا نیا نام

وکٹوریہ ٹرمنس کا نام بدل کر چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمنس رکھے جانے کے بعد اب ممبئی کے مضافاتی ٹرمینل چرچ گیٹ کے نام بدلی کئے جانے کی خبر ہے۔

چرچگیٹ کا نام بدل کر سابق مرکزی وزیر داخلہ جنتامنی راؤ دیشمکھ کے نام پر رکھا جائے گا انہیں عام لوگ سی ڈی دیشمکھ بھی کہتے تھے۔ جو ضلع رائے گڈھ کے رہنے والے تھے۔

دلیپ کمار کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری

شہنشاہ جذبات دلیپ کمار کو گرونانک دہلی یونیورسٹی کے ۲۳ ویں سالانہ جلسہ میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا گیا۔ اپنے اپنے شعبے میں نمایاں کار کردگی انجام دینے پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری پانے والی دوسری شخصیتوں میں فنانس سکریٹری مونتک سنگھ اہلووالیہ اور مشہور صحافی کلدیپ نیر بھی شامل ہیں۔ اس موقع پر ۱۱۱۵ اسکالروں نے گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ، ڈگریاں گولڈ میڈل اور ایوارڈ حاصل لئے۔

انجرلہ میں کرکٹ ٹورنامنٹ

الفتح اسپورٹس جونیکر محلہ انجرلہ تعلقہ داپولی کی جانب سے ۱۵ اپریل سے ۲۰ اپریل ۹۷ء کے درمیان کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ٹورنامنٹ میں داپولی تعلقہ کی ۲۵ ٹیموں نے شرکت کی تھی۔

ٹورنامنٹ کا فائنل واڑی بال گوپال اور الفتح اسپورٹس کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ یہ انتہائی سنسنی خیز مقابلہ واڑی بال گوپال ٹیم نے جیتا۔ ۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء کو ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ضلع پریشد رتناگری کے اراکین شری شنکر بواچو گلے اور شری کشور دیسائی کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس جلسہ کی نظامت جادھو گروجی نے انجام دی۔

پروگرام میں جناب نثار ڈھیکنے امان اللہ مہالدار، ابراہیم قاضی، رشی چوگلے ندااف جناب خصوصی طور پر شریک تھے کرکٹ ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے کے لئے جناب سراج قاضی، احمد قاضی جاوید سارنگ، شرف الدین قاضی نے کافی تعاون کیا۔

پنویل میں اردو محفل

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکیڈمی کے زیر اہتمام ۱۲ اپریل ۹۷ء کو یعقوب بیگ ہائی اسکول و جونیئر کالج (پنویل) میں اردو محفل کا انعقاد کیا گیا۔ کنوینر ڈاکٹر یونس اگاسکر نے مہمانوں کا استقبال کیا اور اکیڈمی کی سرگرمیوں پر مختصراً روشنی ڈالی۔ محفل کے پہلے دور میں انجم عباسی نے اردو تدریس کے مسائل اور صدر شاکر نے اردو کے تحصیل کے مسائل پر اپنے مقالات پیش کئے۔ دونوں مقالوں پر شاہد لطیف، جاوید ندیم، اور دیگر حاضرین نے اپنے تاثرات پیش کئے۔

شب دس بجے بہر مہیسلائی کے زیر صدارت مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ جس میں قیصر الجعفری، آبرو نظامی، عبدالاحد ساز، شبیر احمد قرار، شاہد لطیف، معصوم انصاری، قاسم امام نقش کوکنی

اور جاوید ندیم نے اپنا کلام پیش کیا۔

نظامت کے فرائض حامد اقبال صدیقی نے انجام دیئے۔ دوران مشاعرہ پنویل کے بزرگ شاعر آبرو نظامی کے مجموعہ کلام "بساط" کی رونمائی ممتاز شاعر قیصر الجعفری کے ہاتھوں ہوئی۔

مشاعرے کے اختتام پر اکادمی کے ایگزیکٹو آفیسر سید وقار قادری نے حاضرین اور شاعروں کا شکریہ ادا کیا۔

رتناگری ضلع میں ٹینکر سے پانی

ضلع کلکٹر آفس سے حاصل شدہ معلومات کے تحت پانی کی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے رتناگری ضلع کے ۱۵۶ دیہاتوں کو اور ۲۸۹ واڑیوں کو ۵۲ ٹینکروں کے ذریعے پانی سپلائی کیا جا رہا ہے۔

منڈن گڑھ میں دو ٹینکروں کے ذریعے ۸ دیہاتوں میں اور ۱۹ واڑیوں میں پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔

داپولی میں ۳ ٹینکروں کے ذریعے ۹ دیہاتوں اور ۱۸ واڑیوں میں کھیڈ تحصیل میں ۱۲ دیہاتوں اور ۱۵ واڑیوں میں ۲۳ ٹینکروں کو اس کام میں لایا جا رہا ہے۔ چپلوں میں ۵۴ دیہات پانی کی قلت کا شکار ہیں۔ ۱۰۹ واڑیاں پانی کی قلت سے پریشان ہیں جہاں پر ۱۳ ٹینکرس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

گوہاگھر، سنگمیشور، رتناگری، لانجہ اور راجاپور تحصیلوں میں بھی عوام کو پانی کی کمی کی وجہ سے پریشانی محسوس ہو رہی ہے۔

مظفر سید کی مراٹھی کہانیوں کا مجموعہ

چپلوں سے قریبی گاؤں سیٹرل کے باشندہ مظفر سید نے حال ہی میں بلی (قربانی) کے نام سے مراٹھی کہانیوں کا مجموعہ شائع کیا ہے جس میں انہوں نے عورتوں پر ہونے والے مظالم، ہندو مسلمانوں کے درمیان ذرا ذرا سی بات پر ہونے والے فسادات، پولس کا بے گناہوں پر جبر و تشدد، دولہا کے والدین دولہن کے والدین کو کس طرح پریشان کرتے ہیں اس کا مفصل ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ سیاست کینسر بھکاری، کہانیوں کے ذریعے عوام الناس کے احساسات اور جذبات کی صحیح عکاسی کی ہے۔

مظفر سید مسلم مراٹھی ساہتیہ پریشد کی مجلس عاملہ کے رکن ہیں اور رتناگری ٹائمز کے نمائندے ہیں ایک خوش مزاج نوجوان کا یہ مجموعہ حالات حاضرہ

کا جائزہ لئے ہوئے ہے۔

پونے کے شبری پبلیکیشنز نے اسے شائع کیا ہے۔

مدرسہ محمدیہ مہسلہ کا سنگ بنیاد

ضلع رائے گڈھ محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی کی زیر نگرانی اور جماعت المسلمین مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے زیر اہتمام جاری مدرسہ محمدیہ مہسلہ کی عمارت کا سنگ بنیاد مولانا مختار احمد ندوی امیر جمعیۃ اہل حدیث ہند اور صدر محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی ممبئی کے دست مبارک سے رکھا گیا۔ اپنے صدارتی خطبہ میں مولانا نے دینی مدرسوں کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے مدرسے کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی درخواست کی۔

مدرسے کے سکریٹری محمد علی دفعدار صاحب نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اس موقع پر جامع مسجد مہسلہ کے پیش امام مولانا عبدالخالق ریاضی، عبدالرحمٰن دفعدار، نظیر حسن قادری، یوسف درونغے، اور مہسلہ کے اطراف کے معزز حضرات موجود تھے۔

(شکیل شاہ جہاں)

نقش کوکن

دنیا کا سب سے کم عمر حافظ قرآن

ایران کے قم شہر میں رہنے والے لڑکے نے جس کا نام ماسٹر محمد حسین طباطائی ہے حفظ قرآن کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ ایرانی خبر رساں ایجنسی کے مطابق اس لڑکے کی عمر صرف پانچ سال ہے۔ اس نے دو سال کی عمر میں قرآن شریف کا حافظہ شروع کیا تھا۔ اور صرف تین سال میں اس بچے نے پورا قرآن شریف حفظ کر لیا ہے۔ اس بچے کی عمر ابھی کم ہے اور اسکول میں داخلہ نہیں سکتا ہے۔

مہسلہ میں مشاعرہ

عرصہ بعد مہسلہ ضلع رائے گڈھ میں ایک مشاعرے کا انعقاد وسنت راؤ نائک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ کے شعبۂ اردو کے زیر اہتمام کالج گراونڈ میں کیا گیا۔ مشاعرے کی صدارت مہسلہ کی علمی اور سماجی شخصیت عبدالرحمٰن امیرالدین دفعدار صاحب نے انجام دی۔ مشاعرے کا آغاز نذیر حسن قادری صاحب نے شمع روشن کر کے کیا۔

اڑکھل انجرلہ میں چشمی امراض کا کیمپ

الفتح اسپورٹس انجرلہ کی کوششوں سے ۳ مئی ۹۷ء کو داپولی ہومیو پیتھک میڈیکل کالج کے زیر اہتمام ضلع پریشد مراٹھی اسکول اڑکھل میں آنکھوں کے امراض سے متعلق مفت کیمپ منعقد کیا گیا تھا۔ قرب وجوار کے دو سو افراد نے اس طبی کیمپ سے استفادہ کیا۔ پونہ کے ماہر چشم ڈاکٹر دیپک کانڈے اور ڈاکٹر نیلیمی بروے نے مریضوں کی آنکھوں کا معائنہ کر کے مناسب علاج تجویز کیا۔

داپولی ہومیو پیتھک کالج کے بانی ڈاکٹر موکل نے الفتح اسپورٹس کے رضا کاروں کی محنت اور کام کی تعریف کی۔

کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے جناب ایوب قاضی، عثمان سارنگ، اسماعیل قاضی جاوید سارنگ، نثار احمد، علاء الدین قاضی اور اسلم نداف نے بہت زیادہ تعاون کیا

تھانہ ضلع دیہی مسلم فلاحی تنظیم

ادارۂ ہذا تھانہ ضلع میں غریب و ضرورتمند طلبا کو کتابیں، کاپیاں، فیس یونیفارم وغیرہ اشیاء فراہم کر کے مدد کرتی ہے۔ تنظیم نے ضلع کو سات زون میں تقسیم کیا ہے۔ تاکہ ہر زون اپنے اپنے حلقہ میں گاؤں دیہات کے بچوں کی ضرورت پر دھیان دے نیز مدارس و مکاتب کی بھی

مدد کی جا سکے۔ بیواؤں کو ماہانہ وظیفہ کے ذریعے اور سلائی مشین کے ذریعے یا شارٹ ٹرم کورسیس کے ذریعے مسلمان بچوں کو ہنر سکھایا جائے۔ اردو ہائی اسکول قائم کر کے معیار تعلیم بڑھانے کی طرف توجہ دی جائے۔

ضرورتمندوں کو چاہئے کہ اس ادارہ سے فائدہ حاصل کر کے خود کفیل ہوں۔

منجانب: صغیر احمد ڈانگے نائب صدر ادارہ ہذا

تعلیمی مذاکرہ

کوکنی خواتین کا

"کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ" نے پہلی بار کوکنی خواتین کے لئے تعلیمی مذاکرہ ۶ مئی ۹۷ کو مدرسہ میں منعقد کیا جس میں دو سو بیس خواتین نے شرکت کی۔ اس جلسہ کی صدارت یونٹ کے پریسیڈنٹ جناب علی ایم شمسی نے کی۔ محترمہ عابدہ پی اے انعامدار، وائس پریسیڈنٹ پی اے انعامدار ایجوکیشن ٹرسٹ پونے اس محفل کی مہمان خصوصی تھیں۔

محترمہ میمونہ عبدالستار دلوی (سابق ہیڈ شعبہ اردو اسماعیل یوسف کالج۔ بمبئی) نے اس جلسہ کا افتتاح کیا

محترمہ رشیدہ قاضی (ریٹائرڈ پرنسپل انجمن اسلام گرلز ہائی اسکول۔ بمبئی) محترمہ صدیقہ انکولوی (ریٹائرڈ پرنسپل انجمن اسلام معین الدین حارث وومن ٹیچرز ٹریننگ کالج ماہم ممبئی) محترمہ شمیم زرین (سکریٹری بزم نسواں بمبئی) محترمہ سعیدہ پٹیل (وائس چیئرمین۔ کوکن مہیلا کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی بمبئی) محترمہ اختر بانو فامے (وائس پرنسپل گورنمنٹ ڈی ایڈ کالج مانگاؤں رائے گڈھ) محترمہ فاطمہ پٹھان (سابق پرنسپل انجمن اسلام جنجیرہ جونیئر کالج۔ مہسلہ)

یہ خواتین اس جلسہ میں بحیثیت اعزازی مہمان شریک تھیں۔ رائے گڈھ ضلع کے اردو میڈیم اداروں کے سربراہوں میں سے جناب غلام محمد پٹیل (سکریٹری فقیہ دار ٹرسٹ دیور) جناب عبدالرؤف فقیہ دار (ٹرسٹی فقیہ دار ٹرسٹ دیور) جناب عبدالرزاق جمعدار (چیئرمین انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج مروڈ) جناب عرفان شاہ احمد (چیئرمین انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول و جونیئر کالج شریوردھن) اور جناب محمد حسین پردیسی (چیئرمین اردو ہائی اسکول تلا) بطور مشاہدین شریک تھے۔

مہمان خواتین نے جلسہ کے موضوعات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی پرمغز و مدلل تقریروں سے سامعین کو فیضیاب کیا

یونٹ کے جنرل سکریٹری جناب عبدالوہاب ڈھنسے نے اس جلسہ کی غرض و غایت پیش کرتے ہوئے کہا کہ یونٹ نے اپنے بنیادی مقصد کوکنی قوم کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے لئے۔ "بورڈ آف مینجمنٹ" بنایا۔ کوکن لیول پر ایمپلائمنٹ ایکسچینج قائم کیا۔ اور اب کوکنی خواتین کا بھی بورڈ بنایا ہے۔ اس بورڈ کا اعلان اس جلسہ میں کیا گیا۔ اس خواتین بورڈ کے ممبران مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مسز اختر بانو فامے (مہاڈ پولادپور تعلقہ کی نمائندہ)
(۲) مسز فاطمہ پٹھان (مروڈ ۔ ۔ ۔ ۔)
(۳) مس خیر النساء ہلادی (مروڈ ۔ ۔ ۔ ۔)
(۴) مسز تسنیم شیخ (روہا ۔ ۔ ۔ ۔)
(۵) مسز مسرت بشیر جمعدار (شریوردھن مہسلہ تعلقہ کی نمائندہ)
(۶) ڈاکٹر ذاکرہ عبدالوہاب راؤت (مانگاؤں تعلقہ کی نمائندہ)
(۷) مسز فرحت ملا } (پنویل۔ ارن
(۸) مسز افشاں پٹیل } پین۔ کرجت علی باغ تعلقہ کی نمائندہ)

یونٹ کے وائس چیئرمین جناب شکیل احمد کوچولے نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ اور شکریہ ادا کیا

(عبدالوہاب ڈھنسے (جنرل سکریٹری) کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ)

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے مہینہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے

درونِ ہند خریدار

بیگم فتح اللہ فعل	باندرہ
جناب سید قاسم سید محبوب قادری	جنجیرہ مروڈ
جناب لطیف شریف	گوریگاؤں
جناب عبداللہ جماڈکر	ناندوی
جناب عبدالشکور کھوکن	امبیت
جناب عبدالغفور کارونکر	داسگاؤں
جناب طاہر ٹھاکور	ممبرا
جناب علی دودوکے	نیرول
جناب عبدالغنی لابے	دیولی
جناب جان ہرزک	برار
جناب عثمان لہوارے	گوریگاؤں
جناب عرفان عبداللطیف نہالدار	رتناگری
مدرسہ محمدیہ	اورن
محترمہ نشاط ارشاد علی قاضی	رتناگری
جناب نوید اقبال پٹیل	پنویل
جناب غلام حسین بشیر دھنشے	ہرنئی

بیرون ہند خریدار

جناب عبداللہ عبدالغنی نندے	برمنگھم
جناب موسیٰ عثمان واگھو	دارالسلام
محترمہ حمیدہ عبدالسبحان	دوبئی
محترمہ شہناز اقبال قادری	دیرہ دوبئی
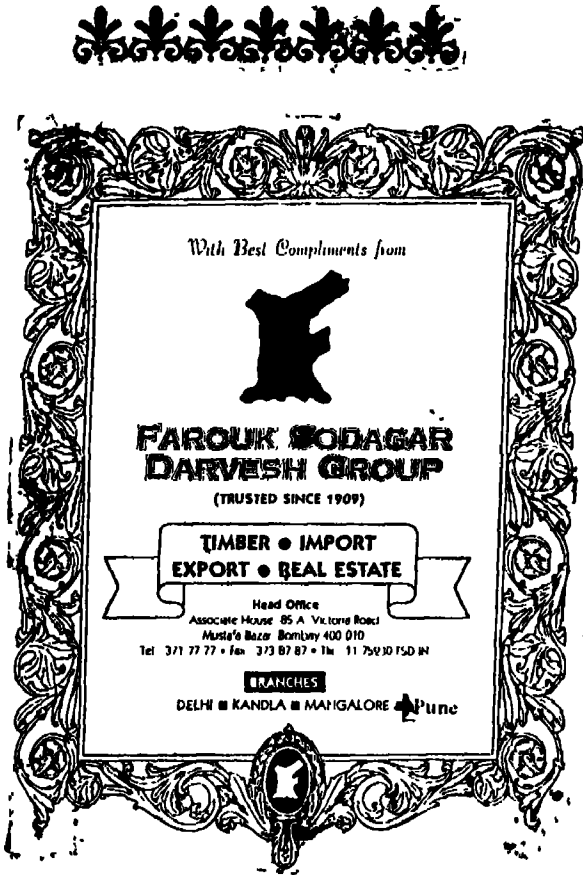
شعری نشست

۲۵ اپریل ۹۷ کی شب میں انجمن اسلام ہائی اسکول مرود جنجیرہ ضلع رائے گڈھ میں بزم فروغ ادب کوکن ضلع رائے گڈھ کے فعال ناظم ذنگاں نوگل بھارتی صاحب کے زیر صدارت شعری نشست منعقد ہوئی جناب صدر کی افتتاحی مختصر مگر جامع تقریر کے بعد عباس خان شمشیر عرب، مشتاق احمد مشتاق، پونہ ذاکر تنویر شولاپور، شاکر احمد شاکر احمد نگر، عبدالقادر ساغر شولاپور سیف اللہ سیف، شفیق نوشہ یلی اور نوگل بھارتی نے کلام بلاغت نظام سے سامعین کرام کو محظوظ کیا۔ جناب عبدالقادر ساغر نے نظامت فرائض انجام دیئے۔

(مرسلہ: سیف اللہ سیف)

رتناگری اور سندھو درگ اضلاع کے مسلم طلبا کو وظیفے

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی بمبئی سب کمیٹی نے ۹۸-۱۹۹۷ تعلیمی سال کے لئے صرف رتناگری اور سندھو درگ اضلاع کے مندرجہ ذیل طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے دینا طے کیا ہے چنانچہ خواہش مند طلبہ ذیل کے پتے پر فوراً آکر اپنا پتہ لکھا ہوا لفافہ (جس پر ایک نقش کوکن روپے کا ڈاک ٹکٹ لگا ہوا ہو) بھیج کر درخواست نامہ حاصل کریں۔ درخواست نامے بھیجی موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ اگست ۱۹۹۷ء ہوگی۔

(۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں درجہ ہشتم سے دسویں تک۔

(۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی و حرفتی او وکیشنل ٹیکنیکل) اداروں میں تعلیم پانے والے۔

(۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم پانے والے۔

(۴) بمبئی عظمیٰ کے اور رتناگری، سندھو درگ ضلع کے جونیئر اور ڈگری کالجوں میں تعلیم پانے والے۔

ضروری نوٹ:-

(۱) ہائی اسکولوں کے جن طلبا نے ۶۰ فیصد یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں وہی اپنی درخواست (عریضہ) پیش کریں۔

(۲) بارہویں تک کی لڑکیوں کو عام طور سے مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ لہٰذا جن لڑکیوں کو فیس ادا کرنی پڑتی ایسی لڑکیاں ہی اپنا عریضہ داخل کریں۔

مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ مرحوم پروفیسر دادر کر صاحب کی یاد میں پانچ سو روپے اس طالب علم کو دیئے جائیں گے جو عربی یا اردو یا حساب یا سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کر چکا ہو۔

ایم ڈی مستری

(سکریٹری)

۶، گرگاؤں روڈ، (جگناتھ شنکر سیٹھ مارگ) اوپیرا ہاؤس بمبئی ۴۰۰۰۰۴

علی سردار جعفری کو پہلا سنت گیانیشور ایوارڈ

ہندوستان کی آزادی کی گولڈن جوبلی سال میں مہاراشٹر اردو اکیڈمی نے سنت گیانیشور ایوارڈ قائم کیا ہے جو کہ مشہور شاعر علی سردار جعفری کو دیا جائے گا۔ اردو اکیڈمی کی میٹنگ میں ریاستی وزیر دیشمکھ نے اس کا اعلان کیا۔ ایوارڈ اکیاون ہزار روپے نقد، سند اور شال پر مشتمل ہے۔۔۔

سندھو درگ کو خصوصی سیاحتی علاقے کے بطور فروغ دیا جائیگا۔

مہاراشٹر سرکار نے کوکن کے علاقے میں سندھو درگ کو خصوصی سیاحتی علاقے کے طور پر فروغ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں وزارت ریلویز اور سکندرآباد کے پاٹل ٹورز کے ساتھ معاہدہ کیا گیا ہے۔

وزیر سیاحت شری کانت جینیل نے کہا کہ مہاراشٹر میں بلڈانہ، شیگاؤں اور لاتور میں یاتری نواس تعمیر کئے گئے ہیں۔۔۔

شادی خانہ آبادی

کویت خلیج العرب میں نقش کوکن کے دیرینہ خریدار جناب ابوالکلام مقدم متوطن سارنگ تعلقہ داپولی کی دختر ساجدہ کا عقد مسعود راجپوری کا مرد ڈ ضلع رائے گڈھ کے جناب مظہر گولنداز کے فرزند شکیل کے ساتھ ۶ مئی کو راجپوری میں انجام پایا۔

نذیر پرکھولکر کو مبارکباد

بازار محلہ ہرنئی کے جناب نذیر حسن پرکھولکر کی شادی ۴ مئی ۱۹۹۷ کی صبح کلبستہ کے جناب اسماعیل فقیر کالیکر کی دختر حمیدہ بی کے ساتھ ہرنئی میں انجام پائی۔ اس پرمسرت موقع پر ہم نو بیاہتا جوڑے کو اور اہل خاندان کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ (یونیٹی کوکن کلب ہرنئی)

تنظیم ڈونگکر - عبدالرشید قریشی

مہاراشٹر اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے افسر جناب عبدالرزاق ڈونگکر کی دختر تنظیم کا عقد مسعود جناب عبدالرشید عبدالرزاق قریشی کے ساتھ ۲۵ مئی ۹۷ء کو صابری مسجد جوگیشوری میں انجام پایا۔ ٭٭٭

نقش کوکن۔

ڈاکٹر مرزا انور بیگ امریکی میڈیکل کانفرنس میں: مشہور ہومیو پیتھ

ڈاکٹر مرزا انور بیگ ہومیو پیتھی کی ۵۲ ویں انٹرنیشنل میڈیکل کانفرنس میں شرکت کے لئے ۱۸ مئی کو امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ سیاٹل (واشنگٹن) کی کانفرنس میں ۳۰ مئی کو ہومیو پیتھی پر ایک تحقیقی مقالہ پیش کریں گے۔ امریکی سوسائٹی آف ہومیو پیتھی نے ڈاکٹر بیگ کو مذکورہ انٹرنیشنل کانفرنس کے لئے مدعو کیا ہے۔ ٭٭٭

نئی ممبئی کے میئر: شیوسینا

کے دسرتھ رانے نئی ممبئی کے تیسرے میئر ہو گئے۔ انتخاب میں دسرتھ رانے ۵۵ میں سے ۳۷ ووٹ حاصل کئے جب کہ دو کارپوریٹر غیر حاضر تھے۔ رانے کے حریف کانگریسی امیدوار کو محض ۱۶ ووٹ حاصل ہوئے۔ دو بیلٹ پیپر مسترد کر دیئے گئے۔ ٭٭٭

ممبئی مورا لانچ کرایہ میں اضافہ:

مورا ریوس اور بھال جانیوالی لانچ کے کرایہ میں اضافہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کا اعلان مہاراشٹر حکومت کے ایک اعلامیہ میں کیا گیا ہے۔ اس اعلامیہ کے مطابق ممبئی سے مورا ساڑھے سات روپے، بارش میں ۱۰ روپے، ممبئی سے ریوس ساڑھے بارہ روپے، ممبئی سے بھال ۱۷ روپے ہو جائیگا۔

اینرون پھر تنازعات کے گھیرے میں: اینرون پاور

پلانٹ کو پچھلے مہینہ ۲ ہزار افراد کے ہجوم نے گھیرے میں لے رکھا تھا۔ تعلقہ گوہاگر کے ۲۰ دیہاتوں سے بیشتر ساحلی دیہاتوں میں رہنے والے ماہی گیر، مقامی سنگھرش سمیتی، نیشنل الائنس آف پیوپلس موومنٹ اور اینرون ورودھی سمیتی جیسے گروپ کے پرچم تلے جمع ہو کر احتجاج کیا۔ مظاہرین دابھول گاؤں سے ویلدور جیٹی پر آنے والے مزدوروں کا راستہ روکے ہوئے تھے ان کا کہنا ہے کہ اس جیٹی کے وجود میں آنے سے مچھلیوں کی نسل کی افزائش نسل پر اثر پڑیگا۔ تحریک میں ماہی گیر عورتیں بھی پیش پیش تھیں۔

مولانا محمد عمر پالن پوری کا انتقال: نامور مبلغ

اور تبلیغی جماعت کے اہم رکن مولانا محمد عمر پالن پوری کا ۲۱ مئی ۹۷ کو نئی دہلی میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۶۸ برس تھی۔

مولانا محمد عمر پالن پوری تین روز قبل ہی حج بیت اللہ سے واپس آئے تھے۔ ٭٭٭

انتقال پر ملال

عبدالرشید حجوانے کا انتقال

نقش نواز جناب حسام الدین غزالی کے ہمزلف جناب عبدالرشید حسن حجوانے، متوطن کولتھر التعلقہ داپولی ۳۰، اپریل ۹۷ء کو قطر خلیج العرب میں بعمر ۵۱ سال رحلت فرما گئے۔

(مرسلہ: محمود ماپاری)

پرنسپل حلیمہ قاضی کو صدمہ

ریٹائرڈ پرنسپل محترمہ حلیمہ قاضی کے شوہر جناب داؤد صاحب عبداللہ قاضی متوطن راجہ پور مقیم ڈونگری (باوا گلی) کا ۳۱ مارچ ۹۷ء کو بعمر ۔ سال انتقال ہوگیا۔

(مرسلہ: زبیدہ زین الدین کھوت)

یوسف فقیہہ کو صدمہ

۱۲، مارچ ۹۷ء کو شریوردھن ضلع رائے گڈھ میں جناب یوسف عبدالرحمن فقیہہ (جنوبی افریقہ) کے بہنوئی جناب امیرالدین بابا میاں فقیہہ آرائی مختصر سی علالت کے بعد انتقال کر گئے۔۔

(مرسلہ: نوگل بھارتی)

مولانا محمد منظور نعمانی چل بسے

ممتاز عالم دین مولانا محمد منظور نعمانی کا ۴، مئی ۹۷ء کو لکھنؤ میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحوم تقریباً سو کتابوں کے مصنف تھے۔ وہ رابطہ عالم اسلامی، مسلم پرسنل لا بورڈ، دینی تعلیمی کونسل اور کل ہند مجلس مشاورت۔۔ کئی تنظیموں کے بانی تھے۔

دادرکر خاندان کو صدمہ

بانکوٹ تعلقہ منڈنگڈھ ضلع رتناگری کی معزز شخصیت حسن علی دادرکر کے بھتیجے جناب یوسف عبداللہ المعروف بچوں میاں دادرکر جو ۲۲ سال سلطنت آف عمان (مسقط) میں ڈیفنس کمپنی میں اچھے عہدہ پر برسر روزگار تھے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر گاؤں آئے تھے اور ۲، مئی ۹۷ء کو بمبئی میں ان پر دل کا شدید دورہ پڑ گیا اور جاں بحق ہوگئے۔ تجہیز ان کے وطن میں عمل میں آئی۔

(مرسلہ: یوسف احمد مقدم)

عالم دین کی رحلت

کلیان کے مشہور عالم دین اور میمن مسجد کے خطیب و امام الحاج ظفرالدین صاحب طویل علالت کے بعد ۱۵ اپریل کو انتقال کر گئے۔ تدفین رات میں میمن کی قبرستان میں عمل میں آئی۔ مرحوم کے جنازے میں ایک اندازے کے مطابق ۱۵ تا ۲۰ ہزار افراد تھے، مرحوم گذشتہ ۴۵ سالوں سے میمن مسجد میں امامت کر رہے تھے۔

سلطانہ اقبال کھمکر کا انتقال

جناب اقبال سعید کھمکر کی اہلیہ سلطانہ کا ۲۴ اپریل ۹۷ء م ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۱۷ اپنی رہائش گاہ پر انتقال ہوگیا۔ مرحومہ ایک عرصہ سے کینسر کی مریض تھیں مرحومہ کو جنرل قبرستان پہلی رابوڈی، تھانہ میں دفن کیا گیا۔

(سلیم کھمکر)

شیخ یوسف ناکھیکر

جناب یوسف ناکھیکر متوطن بابرہ ننگڈی تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ ۴ مئی کو ۸۴ سالہ ضعیف العمری میں رحلت فرما گئے

(ابراہیم بغدادی بوکر)

محمد تابنے کو صدمہ

کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب محمد تابنے کے فرزند علی تابنے کا ۲۹، اپریل ۱۹۹۷ء کو ۲۵ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا نقش کوکن کے نمائندۂ خصوصی محمد سعید کھنگے کے مرحوم برادر نسبتی تھے۔

سڑک حادثہ میں راجے واڑی کے باشندہ کی موت

مئی ۹۷ء کو تلوجہ ضلع رائے گڑھ کے پاس ایک ٹرک اور جیپ کی ٹکر میں راجے واڑی تعلقہ مہاڈ کا نوجوان عاشق عبدالرحمٰن تانبو جو جیپ چلا رہا تھا جاں بحق ہو گیا دیگر سبھی مسافر جو جیپ میں ممبئی سے اپنے گاؤں راجے واڑی جا رہے تھے بری طرح زخمی ہو گئے۔ جن میں محمد کاپڑی ابھی تک بھاٹیہ اسپتال ممبئی میں اور محمد نثار احمد سید مسینا اسپتال میں زیر علاج۔ دیگر پانچ زخمی علاج معالجہ کے بعد گھر لوٹ گئے ہیں۔

نامہ نگار اشرف کاپڑی

حاجی عثمان رومانے کا انتقال

چانڈوہ تعلقہ مہاڈ کی بزرگ شخصیت حاجی عثمان رومانے جو گاؤں کی مسجد کے پیش امام بھی تھے ۱۰ مئی ۹۷ء کو گاؤں کے قریب سڑک حادثہ میں جاں بحق ہو گئے۔

عبدالحق کالوکھے مرحوم

نقش کوکن کے سابق ہمدرد جناب قمر کالوکھے مرحوم کے بھائی عبدالحق کالوکھے کا ۲ مئی ۹۷ء کو شری وردھن میں انتقال ہو گیا

یوسف واگھو کا انتقال

حاجی عبدالرزاق کالیکر کے خالہ زاد بھائی جناب یوسف عبدالرحمٰن واگھو متوطن راجپور کا ۱۱ مئی ۹۷ء کو رتناگری میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۵۹ سال تھی۔ مرحوم قطب الدین ماپاری اور ابوبکر محمد ماپاری کے برادر نسبتی تھے۔

(مرسلہ: محمود ماپاری)

انگلستان سے موصولہ اموات کی خبریں

(۱) جناب داؤد نورالدین ائینرکر متوطن داپولی ضلع رتناگری حال مقیم برمنگھم ۱۱ اپریل ۹۷ء کو ستر سال کی عمر میں مکہ معظمہ میں رحلت فرما گئے۔ ان کی تدفین وہیں پر ہوئی۔ مرحوم حج بیت اللہ کے لئے گئے ہوئے تھے مگر حج سے چند روز قبل ہی وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

(۲) محترمہ عائشہ بی بی اسماعیل مالونکر متوطن ویساپور ضلع رتناگری ۷۷ سال کی عمر میں برمنگھم انگلینڈ میں وفات پا گئی۔ چند مہینہ پہلے مرحومہ کی دختر کے انتقال کا صدمہ تازہ ہی تھا کہ ۱۴ اپریل ۹۷ء کو رحلت فرما گئی

(۳) محترمہ منیرہ عبداللہ صدادی متوطن اگرواڑہ تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڑھ ۹۲ سال کی ضعیف العمری میں لیسٹر (انگلینڈ) میں ۲۹ اپریل کو رحلت فرما گئیں۔

(۴) محترمہ نجمہ محمد شفیع مہسکر متوطن تامانے مجگاؤں تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڑھ ۲۹ اپریل کو لیسٹر میں انتقال فرما گئیں۔

(نامہ نگار ابراہیم بغدادی لیسٹر)

بیگم نثار نائیک کو صدمہ

نائیک سی فوڈس پرائیویٹ لمیٹیڈ رتناگری کے ڈائرکٹر اور نقش کوکن کے بہی خواہ جناب نثار شیخ حسن نائیک کے خسر عبدالجلیل سیفی جو انکم ٹیکس کے ریٹائرڈ افسر اعلیٰ اور نورالحسن سیفی (کسٹمز) کے بھائی تھے ۱۱ مئی ۹۷ء کو بعمر ۸۰ سال انتقال کر گئے۔

ایس، ای حسنین رحلت کر گئے۔

رتناگری کے سابق ایم ایل اے ایس ای حسنین پٹیل دس مئی ۱۹۹۷ء کو طویل علالت کے بعد بعمر ۷۰ سال ممبئی میں انتقال کر گئے۔ دوسرے روز ان کے آبائی وطن ساکھر ترا رتناگری میں انہیں دفن کیا گیا۔ مرحوم نے ۱۹۷۲ سے ۱۹۷۸ تک مہاراشٹرا اسمبلی میں رتناگری حلقے کی نمائندگی کی تھی اس دوران انہوں نے ساکھر ترا، بھاٹیہ اور پورنگڈھ کے پل حکومت سے منظور کرالئے جن میں سے ساکھر ترا اور بھاٹیہ کے پل کی تعمیر ہو گئی ہے۔ مرحوم کو صحافت سے بھی دلچسپی تھی۔ انہوں نے روزنامہ جمہوریت ہفت روزہ اردو پریس اور مراٹھی ہفت روزہ جاری کئے۔

Anjuman-i-Islam's

M. H. SABOO SIDDIK POLYTECHNIC

8, Shepherd Road, Byculla, Mumbai-400 008.
Tel.: 3084881, 3084882 • Fax: (022) 3070924
(A unit of Anjuman-i-Islam's M. H. Saboo Siddik Institute of Engineering & Technology)

SYNOPSIS OF PROGRAMMES

Sr. No.	Courses/Programmes	Intake	Duration	Approved by
1	**ENGINEERING DEGREE COURSES**			
	i) Construction Engineering	60	4 Years	
	ii) Production Engineering	60	4 Years	
	iii) Automobile Engineering	30	4 Years	University of Bombay
	iv) Electronics Engineering	60	4 Years	
2	**ENGINEERING DIPLOMA PROGRAMMES**			
	i) Civil Engineering	45	3 Years	
	ii) Mechanical Engineering	60	3 Years	
	iii) Electrical Engineering	45	3 Years	Director of Technical Education,
	iv) Industrial Electronics	60	3 Years	Maharashtra State
	v) Computer Engineering	30	3 Years	
	vi) Interior Designing & Decoration	80	3 Years	
3	**ENGINEERING DIPLOMA PROGRAMMES** (Part Time)			
	i) Civil Engineering	30	4 Years	
	ii) Mechanical Engineering	60	4 Years	Director of Technical Education,
	iii) Electrical Engineering	30	4 Years	Maharashtra State
	iv) Industrial Electronics	30	4 Years	
4	**CERTIFICATE COURSES**			
	i) Licentiate in Electronics & Radio Servicing (LERS)	50	1Year	
	ii) Licentiate in Advance Electronics & Video Servicing (LAEVS)	25	1 Year	
	iii) Computer Operation (Evening Course)	25+20	6 Months	Dy Director of Vocational
	iv) Architectural Draughtsman	25+20	2 Years	Education and Training, Mumbai
	v) Refrigeration & Air-conditioning Mechanic (Evening Course)	25+20	6 Months	
	vi) Wireman	25	6 Months	
	vii) Construction Supervisor (Part Time)	25	1 Year	
5	**TRADE CERTIFICATE COURSES (I.T.I.)**			
	i) Fitter	16	2 Years	National Council for Vocational
	ii) Mechanic — Motor Vehicle	16	2 Years	Trades Craftsmen Training
	iii) Refrigeration & Air-conditioning Mechanic	16	2 Years	Scheme, Ministry of Labour,
	iv) Mechanic — Diesel	32	1 Year	Govt of India
	v) Draughtsman (Mechanical)	16	2 Years	
6	**TECHNICAL HIGH SCHOOL & JR. COLLEGE**			
	a) VIII to X Standards (Tech)			
	b) XI & XII (Vocational)			
	i) Mechanical Maintenance	25	2 Years	Dy Director of Vocational
	ii) Electrical Maintenance	25	2 Years	Education and Training, Mumbai
	iii) Electronics	25	2 Years	
	iv) Gen Civil Engineering	25	2 Years	
7	**MOTOR DRIVING SCHOOL**			
8	**CONTINUING EDUCATION PROGRAMME**			

A number of Career Courses for housewives, school girls and college students
A number of Trade Courses for boys and men

9 COMMUNITY POLYTECHNIC
(Under the Scheme Approved & Financed by the Ministry of Human Resource Development — Govt of India)

A number of Traditional and Non-Traditional Courses of six months duration are offered to rural men and women at the Main Centre, Mumbai - M H S S Community Polytechnic and Extension Centres at Padgha, Sopara, Uran, Manor, Mahapoli

نقش کوکن کے ایک بہی خواہ کی جانب سے
یہ پرچہ آپ کو پیش کیا گیا ہے۔

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی
اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ۳۵ ...... شمارہ ۷ .... ماہ جولائی ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: فقیر محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپے | دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۳ اے نواگرکمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۲۵۶

مقام طباعت: اپورو پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے
نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم جولائی ۹۷ء . . . .
کتابت: جاوید ندیم، حافظ زبیر . . . . . .

۱۹۱۲ء سے عوامی رہنمائی کا فرض انجام دے رہی ہے
ESTD 1912
پرکار ایجنسی
(حکومتِ ہند سے تسلیم شدہ ٹریول ایجنٹس)
اضلاع کوکن، گجرات، کیرالا اور مدراس کے باشندوں کا قابلِ اعتماد ادارہ۔
بیرونِ ملک سفر کرنے اور ملازمت چاہنے والوں کی رہنمائی کے لئے۔
پاسپورٹ، امیگریشن ٹکٹوں کی بکنگ اور غیر ممالک میں سفر نیز ملازمت و روزگار کیلئے ہماری خدمات حاصل کیجئے۔

ARKAR

حمد

لطیف مالیگانوی

رحیم و رحماں ہے نام تیرا
نزولِ رحمت ہے کام تیرا
تو ہے کریم و عظیم یارب
تو ہی حکیم و علیم یارب
عطا ہیں علم کی ہو دولت
دعا یہ مانگے غلام تیرا
فلک ہے قائم بنا سہارے
زمیں کی میخیں پہاڑ سارے
عیاں وہ کرتے ہیں تیری عظمت
عجیب ہے انتظام تیرا
یہ مہر تاباں یہ چاند تارے
ہیں تیری صنعت کے سب نظارے
چھپی گلوں میں ہے تیری نکہت
حسیں واکمل نظام تیرا
ترا ترانہ لبوں پہ سب کے
تری حکومت دلوں پہ سب کے
کلام تیرا لطیف و شیریں
سبھی سے ارفع مقام تیرا

محبوب راہی

میرے معبود اے خالقِ بحر و بر
زیرِ فرماں ترے عالمِ خشک و تر
پیڑ پودے پرندے ہوں یا جانور
حمد گاتے ہیں تیری ہی شام و سحر
روشنی تیری پھیلی ہے آفاق میں
نور سے تیرے روشن ہیں شمس و قمر
ہیں شب و روز محوِ عبادت سبھی
آسماں پر ملائک زمیں پر بشر
تو نے اک کُن سے پیدا کئے دو جہاں
منحصر ہے سبھی کچھ ترے حکم پر
کوئی تجھ سے نہیں، تو کسی سے نہیں
تیرے دختر پسر ہیں نہ مادر پدر
دشت و کہسار یہ شہر اور بستیاں
اک اشارے پہ تیرے ہیں زیر و زبر
ذات بے شک تری ہے عالم الغیب ہے
تو دلوں کے ارادوں سے ہے باخبر
استعانت تری محض درکار ہے
اے خدا تیرے راہی کو ہر گام پر

بدرالدین بدر۔ اکھل اکجرلہ۔

نعت

محمد محمد پکارے چلا جا
ہو ساتھ ذکرِ خدا ذکرِ احمدؐ
بڑا لطف آجائے گا زندگی میں
طلب ہے اگر تجھ کو باغِ ارم کی
بڑی مشکلوں سے ملا ہے یہ رتبہ

مقدر کو اپنے سنوارے چلا جا
اسی کے سہارے سہارے چلا جا
تو راہِ نبیؐ پر گذارے چلا جا
تو عشقِ نبیؐ کے سہارے چلا جا
تصور میں لے کے نظارے چلا جا

سنور جائے گا تیرا بگڑا مقدر
بدر تو انہیں کے سہارے چلا جا
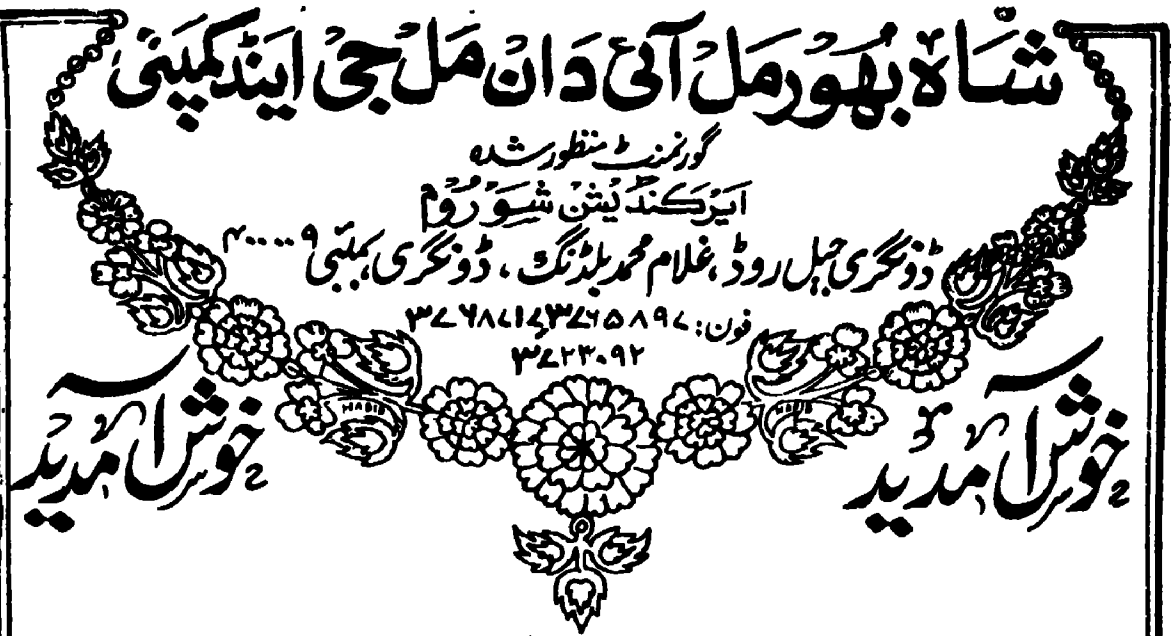
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(نقش کوکن کے ایک قاری (نو آموز قلمکار) نے یہ مضمون بغرض اشاعت بھیجا مگر پیش لفظ کا صفحہ پھٹ کر کہیں کھو گیا۔ اس لئے یہ صاحبِ مضمون کے نام کے بغیر شائع کیا جا رہا ہے)

آپ سب "جینتی" لفظ جانتے ہی ہوں گے۔ کچھ نہیں تو اسکولوں اور آفسوں میں بینک ہالی ڈے کے ناتے سے "گاندھی جینتی" یا "نہرو جینتی"۔ ان دنوں کاروبار بند ہوتے ہیں اور لوگ چھٹیاں مناتے ہیں۔

ہمارے رسول، رسول اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم ملک حجاز سعودی عربیہ کے مشہور شہر مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور پیغام پہنچاتے رہے۔ سارے جہاں کے لئے انسانی معاشرت کے ہر پہلو پر۔۔۔ زندگی کے ہر زاویۂ نگاہ تک ہدایتوں کی کرنیں پوری چمک دمک کے ساتھ روشن رہیں۔ میلاد النبی اس رہبرِ روحانی اور لافانی کی عالمی جینتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کب اور کیسے کی وہ آپ سب جانتے ہی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام پہلے انسان ہیں۔ اللہ نے آدم کا پتلا مٹی سے بنایا اور اس میں روح پھونک دی، اور ایسی عظمت سے نوازا کہ سب فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اس مٹی کے پتلے کو سجدہ کریں، جن میں ابلیس بھی تھا۔ گھمنڈی اور مغرور ابلیس نے (جن کو آج ہم شیطان کے نام سے یاد کرتے ہیں) سجدہ کرنے سے انکار کیا یہ کہہ کر کہ یا اللہ یہ تو مٹی کے پتلے میں روح بھرا ہوا انسان آدم ہے اور آپ نے میری تخلیق آگ سے کی ہے۔ بھلا میں ایسے حقیر پتلے کو کیوں سجدہ کرنے لگوں میں تو اس سے برتر و بالا ہوں۔ سبھی فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا مگر صرف ابلیس نے نہیں کیا۔ رب العالم کو یہ گستاخی نہیں بھائی اور اس نے ابلیس پر روزِ ابد تک کیلئے لعنت بھیجی اور آدم علیہ السلام کو جنت نشیں بنایا۔ ابلیس نے پھر آدم علیہ السلام کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ انہیں جنت میں جا کر ورغلایا اور اللہ کے مرضی کے خلاف ایسی غلطی سرزد کرائی جس کے نتیجے میں اللہ کے غضب نے آدم علیہ السلام کو یہ سزا سنائی کہ وہ اس نازیبا نافرمانی کے لئے جنت سے باہر دنیا میں چھوڑ دئے جائیں۔

مختصر یہ کہ آدم ایک انسان بنائے گئے اور فرشتوں نے انہیں سجدہ کیا۔ میرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسان تھے اور کئی پشتوں میں آدم کی اولاد میں سے تھے۔ مگر اللہ کی نگاہِ کرم میں مقبول تھے۔ یاد کرو وہ رات شبِ معراج کی، میرے رسول سے اللہ کی محبت بے صبر ہو کر تڑپ اٹھی۔ بلا لیا اپنے محبوب کو اپنے پاس پھر ایک بار انسان اللہ تبارک و تعالیٰ سے جا ملا۔ یہ ہے عظمت میرے

رسول کی، جو میرے یا کسی کے بیاں کی محتاج نہیں ہے ۔
سے اپنے محبوب (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو معراج میں بلوا ہی لیا
عشق وہ غم ہے خدا سے بھی اٹھایا نہ گیا
ہمارے نبی کی دعوت، ہمارے نبی کا پیغام
سب کے لئے سارے جہاں کے لئے تھا، مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک بسنے والے سبھی انسانوں کے لئے مشعلِ راہ تھا۔ اللہ نے جسے ہدایت دی وہ راہِ راست پا گیا اور جس نے رسالت کی شمع فروزاں سے بے رخی کی وہ گمراہ ہو گیا۔ کیا آج ہم نہیں دیکھتے کہ سوپر پاور ممالک کس بے دردی سے توپوں اور دہشت گیری کا استعمال کر رہے ہیں محض غیر ملکوں کو تسخیر کرنے اور وہاں کے باشندوں کو زیر کرنے کے لئے۔ نتیجے آپ سب کے سامنے ہیں۔ واہ رے پیغمبر، صادق اور امین اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر جو بنتے کسی ہتھیار یا بارود کے بغیر صرف اپنی مخلصانہ تعلیمات اور ہدایات کے کارن دنیا بھر کے انسانوں کے دلوں میں گھر کر سکے نہ جانے کائنات کے کن کن حصوں کو تسخیر کر بیٹھے ۔ کہاں عربستان کا علاقہ حجاز اور کہاں ملیشیا (جو پہلے جاوا، ساترا اور بورنیوں کے جزیروں سے پہچانا جاتا تھا)، کہاں فلپائن کہاں انڈونیشیا اور کہاں سنگاپور اور وہی شمع ہدایت براعظم افریقہ کو پار کر کے اسپین اور پرتگال تک کو روشن کر گئی۔

ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ وحدانیت کی گونج سے کوئی گھڑی خالی یا کوئی خطۂ عرض و زمیں اس دنیا کا عاری نہیں ہے۔ یہ دعوت آج ہر لمحہ اور دن رات دنیا کے کسی نہ کسی کونے سے گونج رہی ہے۔

وہ اذان اور وہ دعوت نماز جو حضرت بلال حبشی سے شروع ہوئی آج بھی فضا میں بلند ہوتی ہے۔ ان ہی الفاظ میں ہر صبح مشرق سے شروع ہوتی ہے اور صبح کو سورج جاپان کے جزیروں پر ابھرنے لگتا ہے اور اپنی سفر مغرب کی طرف یعنی چین، ہندوستان ، افریقہ اور امریکہ کی طرف سے شروع کرتا ہے اور چونکہ آج زمین کا کوئی ٹکڑا اسلام کے نور سے اور مسلمانوں سے خالی نہیں ہے۔ سورج اپنی سفر کے ساتھ تقریباً ہر لمحہ ہر جگہ سے صبح کے اذان کی گونج اللہ اکبر ، اللہ اکبر اپنی گود میں بٹورتا ہوا گزر جاتا ہے اور لگاتار یہ انمنٹ سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے۔ یہ ہے شانِ حق یہ ہے شانِ الٰہی، اللہ اکبر گونجے دن رات، پورے چوبیس گھنٹے مسلسل۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ارضِ عرب پر ان دنوں میں ہوا جب عربوں کی جہالت عروج پر تھی۔ حالات تقاضا کرتے تھے کہ اس دھرتی پر کوئی رہبر کوئی نبی آجائے۔ عربستان کے جس ریگستانی علاقہ میں آپ کا ظہور ہوا اور وہ حجاز کہلاتا تھا۔

اسلام سے پہلے عرب میں لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ بعض ایسے بھی تھے جن کا کوئی مذہب ہی نہیں تھا۔ بعض ستاروں کو خدا سمجھ کر پوجتے تھے اور ان سے مرادیں مانگتے تھے۔ قوم ، قبیلوں اور مختلف جماعتوں میں بٹی ہوئی تھی اور اپنے اپنے سرداروں کا حکم مانتی تھی۔ شرم و حیا کے سارے پردے اٹھا لئے گئے تھے۔ جھوٹ، شراب، جوا عام تھا۔ معمولی سی بات پر لڑ پڑتے تھے اور بعض دفعہ یہ لڑائیاں کئی کئی سال تک جاری رہتی تھیں۔ غریبوں کو زبردستی

پکڑ کر غلام بنالیا جاتا اور ان سے ڈھوروں کی طرح کام
لیا جاتا تھا۔ ایک ایک شخص کئی کئی عورتوں سے شادی
کر لیتا اور پھر ذرا ذرا سی بات پر طلاق بھی دے دیتا۔
لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی یا تو مار ڈالتے یا زندہ گاڑ دیتے
تھے ـــــ اس زمانے کے عالم اور درویش جو انجیل،
توریت اور زبور کے فاضل تھے وہ جانتے تھے کہ ایک
آخری نبی کا ظہور ہونیوالا ہے اور انہیں آنے والے نبی
کی علامتیں بھی معلوم تھیں۔ جو انہوں نے پرانی کتابوں
میں پڑھی تھیں۔ ان درویشوں میں قابلِ ذکر بصرہ کے
بحیرا نامی عیسائی درویش ہیں جو شام کی پہلی سفر کے
دوران ملے تھے جس وقت آنحضرتؐ کی عمر بارہ سال دو
مہینہ اور دس دن کی تھی۔

دوسرے درویش بھی عیسائی ہی تھے،
نسطورا نامی بصرہ کے رہنے والے یہ واقعہ آنحضرتؐ کے
شام کے دوسرے سفر کا ہے۔

تیسرے درویش ورقہ بن نوفل ہیں۔
جو حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبریٰؓ کے چچا زاد بھائی اور
توریت اور انجیل کے زبردست عالم تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ
مکہ معظمہ ہی کے تھے۔

آخر کار ارضی و سماوی کائنات کی نظریں
اس جمال پر پڑیں جو ایک عالم کو متوثر کرنے والا تھا اور وہ
فخرِ موجودات ظہور پذیر ہوا جس کے مبارک قدموں
میں سرکش گردنیں جھکنے والی تھیں اور عدلِ حقیقی اس
کے پاؤں چومنے والا تھا۔

آمنہ کے لال کی پیدائش ایک نعمت
ہے جو خدا ہم پر عطا فرما گیا۔ عرب کی سنگلاخ زمین
پر خلق و مروت کے دریا بہادئے عطیۂ خداوندی تھا۔

دنیا کو روشن کر دینے والے چاند شیر و بکری کو ایک
گھاٹ پانی پلا دینے والے بادشاہ۔ بڑھیا بھکارن
کی صدا پر لبیک کہنے والے آقا، یتیم کے زخموں پر
مرہم رکھنے والے طبیب، بیوہ کے داغوں کو پھول
بنا دینے والے باغبان، آپ نے دکھایا اور ہم نے
دیکھا کہ کس طرح ایک انسان بغیر کسی فوج اور لشکر
کے لاتعداد دلوں پر حکومت کر سکتا ہے۔ عرب کی
جہالت کو مٹا دینے والے نور، عالم کے اندھیرے
کو روشن کر دینے والے چراغ، بتوں کو ڈھانے اور
شرک کو مٹانے والے رسولؐ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاول
روز دوشنبہ یعنی پیر کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے عیسوی
۲۲ اپریل ۵۷۱ء بتائی جاتی ہے۔ کہیں ۲۹ اگست
۵۷۰ء بھی بتایا گیا ہے۔

ولادتِ مبارکہ سے یوم وفات تک ۶۳
سال ۴ روز ۶ گھنٹے قیام فرما کر ۱۲ ربیع الاول
۱۱ھ روز دوشنبہ یعنی پیر کو مطابق ۸ جون
۶۳۲ء بوقت چاشت سفر آخرت اختیار کر کے
حجرۂ مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ میں قیام فرمایا۔

قیام مکہ معظمہ: ۵۳ سال
قیام مدینہ منورہ: عالم دنیوی میں دس سال
اور گنبد خضریٰ میں آج تک آرام فرما ہیں۔
مدت تبلیغ:۔ رسالت و نبوت ۸۱۵۶ یوم
آپ کے والد بزرگوار عبداللہ نے آپ کی
پیدائش سے پہلے ہی وفات پائی تھی۔
آپ کی والدہ حضرت آمنہ نے ۶ سال بعد
وفات پائی۔ عبدالمطلب آپ کے دادا اور ۸ سالہ

پرداداتھے۔ والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد آنحضرتؐ کے دادا عبدالمطلب آپ کی پرورش کرنے لگے۔ لیکن دو سال کے بعد جب آپ کی عمر آٹھ برس دو مہینے اور دو دن کی تھی، آپ کے دادا کا بھی انتقال ہوگیا۔ دادا کے بعد آپ کی پرورش آپ کے حقیقی چچا ابوطالب نے اپنے ذمہ لی۔

آپ کے حقیقی چچا نو (۹) تھے۔ کہیں دس ہونے کا بھی ذکر آیا ہے نو (۹) چچاؤں کے نام اس طرح ہیں۔ (۱) حضرت حمزہ (۲) حضرت عباس (۳) ابوطالب (۴) ابولہب (۵) زبیر (۶) مقوم (۷) ضرار (۸) مغیرہ (۹) حارث۔

حضرت حمزہ اور حضرت عباس کے علاوہ کسی نے اسلام قبول نہیں کیا۔ جناب ابوطالب ایمان تو نہیں لائے مگر فدائی اور نگراں تھے، جانثار تھے۔

آپ کی ازواجِ مطہرات، امہات المومنین (۱۱) تھیں اور حرم محترم دو (۲) تھیں۔ ان کے نام بالترتیب یہ ہیں۔ خدیجۃ الکبریٰ، عائشہ صدیقہ، صفیہ، سودہ، زینب بنت خزیمہ ہلالیہ، زینب بنت جحش، حفصہ، جویریہ، میمونہ، حبیبہ، اور امِ سلمہ۔ حرم محترم ساریہ قبطیہ اور حضرت ریحانہ۔

آپ کی چار صاحبزادیاں تھیں۔ بی بی فاطمہ، بی بی رقیہ، بی بی زینب اور بی بی امِ کلثوم، آپ کے صاحبزادے تین تھے۔ حضرت قاسم، حضرت عبداللہ اور حضرت ابراہیم۔

حضرت ابراہیم حرم محترم ساریہ قبطیہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے باقی سبھی اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی تھی۔ تینوں صاحبزادے عالمِ طفلی میں ہی رحلت فرماگئے۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آلِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ●●

مدینے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد

قاضی فراز احمد

«حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کی تیاریاں مدتوں مدینہ منورہ میں ہوتی رہیں۔ ان تیاریوں میں مدینہ کے شاعر کی یہ استقبالیہ نظم بھی تھی جس کو مدینہ کے دو رویہ صفوں میں لڑکے لڑکیاں دف بجا بجا کر گا رہی تھیں۔ بعد میں اس کی تضمین اور اس بحر میں مدینہ مکہ کے متعدد شعراء نے نظمیں لکھیں جو اپنے وقت میں مشہور بھی ہوئیں۔ ابھی چند سال قبل تک یہ استقبالیہ نظم حاجیوں کو بچے دف بجا بجا کر سنایا کرتے تھے، جو عربی میں تھی۔»

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

آ رہے ہیں وہ مدینے رُخ کیا اِدھر نبی نے
بولتے تھے دف کے سینے حرف کے کھلے خزینے

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

احمدِ مختار آئے انبیا سالار آئے
آئے نوبہار آئے لے کے جاں نثار آئے

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

آ گئے محبوب رب کے ہیں امین جو لقب کے
ہاشمی ہیں جو نسب کے منتظر تھے اس عجب کے

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

باغِ دل طیبہ کا مہکا دل میں کیا خیال دہکا
شاخِ گُل فراز کا لہکا شاعرِ طیبہ یوں چہکا

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت .. ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سُلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، ممبئی ۳ ۰ ۰

فون: ۸۵۰۲۲۲۳/۸۵۵۵۸۵۸

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مہمان نوازی

از: ملا معین الدین، نالا سوپارہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت فرما کر مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو یہاں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا اور اس کے اثرات عرب کے دور دراز کے علاقوں پر ہونے لگے۔ مختلف قبائل کے لوگ جوق در جوق بارگاہِ نبویؐ میں حاضر ہوتے، تو ان کی مہمان نوازی جلیل القدر صحابیہ حضرت ام ملہ رضؓ اور حضرت ام شریک رضؓ کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خوب نوازا تھا۔ دونوں بڑی فیاض و دولتمند تھیں۔ ان کا گھر "مہمان خانہ" تھا۔ جہاں لوگوں کی خوب خاطر و مدارات کی جاتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخصوص لوگوں کو مسجدِ نبوی میں اتارتے اور بذاتِ خود ان کی مہمان نوازی و خاطر داری میں لگے رہتے۔ یہاں تک کہ کوئی مہمان بغیر کھائے پیئے تشریف نہ لیجاتا۔ آپ کی فیاضی و مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ آپ کے یہاں مسلمانوں کے علاوہ کافر و مشرک بھی آتے، آپ سب کے ساتھ یکساں سلوک و مہمان نوازی سے پیش آتے اور آپؐ راتوں کو اٹھ اٹھ کر مہمانوں کی خبر گیری کرتے۔

ایک دفعہ آپؐ کے یہاں ایک کافر مہمان آیا، آپؐ نے اسے ایک بکری کا دودھ پیش کیا۔ مہمان کافی بھوکا تھا وہ تمام دودھ پی گیا۔ آپ نے دوسری بکری منگوا کر اس کا دودھ حاضرِ خدمت کیا، وہ بھی سارے کا سارا پی گیا۔ یہ دودھ بھی ناکافی ثابت ہوا۔ آپؐ نے اس طرح سات بکریوں کا دودھ پلایا۔ تب جا کر اس کی بھوک مٹ گئی، مگر آپ کی پیشانی مبارک پر ایک بھی سلوٹ نمودار نہیں ہوئی۔

کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا کہ گھر میں جو کچھ موجود ہے مہمانوں کی خاطر داری کی نذر ہو جاتا، اور گھر کے تمام افراد فاقہ کرتے۔ ایک مرتبہ غفاری قبیلہ کا ایک شخص آپؐ کا مہمان بنا، گھر میں صرف رات کے کھانے کے لئے کچھ دودھ بچا تھا۔ آپؐ نے وہ دودھ مہمان کو پیش کیا۔ آپؐ نے و گھر کے بقیہ افراد نے رات فاقہ میں گزاری۔

ایک مرتبہ بارگاہِ نبویؐ میں ایک مہمان آیا، اسوقت آپؐ کے گھر میں مہمان کی خاطر تواضع کے لئے کچھ بھی نہ تھا آپ نے صحابۂ کرام سے فرمایا کہ "آج کی رات اس مہمان کی مہمان نوازی کون کرے گا" حضرت ابوطلحہ رضؓ نے عرض کیا، "یا رسول اللہ ﷺ! میں اس کی ذمہ داری لیتا ہوں"۔ غرض مہمان کو لے کر اپنے گھر چلے گئے، بیوی سے پوچھا مہمان کے کھانے کے لئے گھر پر، کچھ موجود ہے؟ جواب ملا بچوں کے لئے صرف تھوڑا سا کھانا موجود ہے۔ اس پر حضرت

ابوطلحہ رضؓ نے فرمایا بچوں کو کسی طرح بہلا پھسلا کر سلا دو، کھانا ہم مہمانِ رسول ﷺ کو پیش کریں گے اور سنو جب میں کھانا مہمان کے سامنے رکھوں گا تو وہ مجھ سے کھانے کیلئے ضرور کہے گا، ظاہر ہے مجھے شریک ہونا پڑے گا، اس وقت تم چراغ کی بتی ٹھیک کرنے کے بہانے چراغ گم کر دینا۔ اندھیرا ہونے پر میں صرف اپنا منہ چلاتے رہوں گا اور ظاہر کر دوں گا کہ کھانا کھا رہا ہوں اس طرح مہمان پیٹ بھر کر کھالے گا۔

حضرت ابوطلحہ رضؓ نے مہمان کو کھانا پیش کیا، اور خود بھی مہمان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ بیوی نے ہدایت کے مطابق چراغ کی بتی ٹھیک کرنے کے بہانے اسے بجھا دیا اس طرح اندھیرے میں مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھالیا اور میزبان بھوکے رہ گئے مگر اس بات پر بہت خوش تھے کہ مہمانِ رسول ﷺ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا تھا

حضرت ابوطلحہ رضؓ جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے مسکرا کر ان کا استقبال کیا اور فرمایا اے ابوطلحہ رضؓ! رات تمہارے مہمان نوازی سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوا اور یہ آیت نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔"
(سورۂ حشر آیت ۹)

حضرت ابوہریرہ رضؓ کا شمار اصحابِ صفہ میں کیا جاتا ہے وہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ شدتِ بھوک کی حالت میں لبِ سڑک بیٹھ گیا۔ وہاں سے حضرت ابوبکر رضؓ کا گزر ہوا تو میں نے حسنِ طلب قرآن مجید کی ایک آیت دریافت کی لیکن انہوں نے میری حالت کی طرف توجہ نہ دی اور وہاں سے روانہ ہو گئے، کچھ دیر بعد حضرت عمر رضؓ کا وہاں سے گزر ہوا ان سے بھی میں نے قرآن مجید کی ایک آیت بطور حسنِ طلب دریافت کی۔ انہیں بھی میری طلب کا احساس نہ ہوا اور وہ وہاں سے رخصت ہو گئے۔ بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے تشریف لائے میرے کہنے سے پہلے ہی انہوں نے فرمایا "میرے ساتھ آؤ" مجھے وہ گھر لے گئے۔ گھر میں دودھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ کسی نے بطور ہدیہ پیش کیا ہے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا "اصحابِ صفہ کو لے آؤ" میں اصحابِ صفہ کو لے آیا۔ آپ ﷺ نے سب سے پہلے دودھ کا پیالہ مجھے پیش کیا اور کہا سب کو تقسیم کر دو، ہم سب نے سیر ہو کر اس دودھ کو پیا اور اپنی بھوک مٹادی باوجود اس کے اس پیالے میں کچھ دودھ باقی رہا تو آپ نے اسے پیا۔

حضرت مقداد رضؓ بے حد تنگدست تھے یہی حال ان کے دو ساتھیوں کا تھا۔ فقر و فاقہ کی وجہ سے ان کے دونوں ساتھیوں کی بینائی پر یہ اثر پڑا کہ ان کی بینائی جاتی رہی۔ انہوں نے لوگوں سے اپنے کفالت کی درخواست کی لیکن کسی نے توجہ نہ فرمائی اس پر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور حال بیان کیا، تو رسول کریم ﷺ انہیں اپنے گھر لے آئے اور تین عدد بکریوں کو دکھا کر عرض کیا "ان کا دودھ پیا کرو" اس طرح وہ تینوں حضرات اپنے اپنے حصہ کا دودھ پی لیا کرتے تھے۔

اصحابِ صفہ کا گروپ تمام صحابیوں میں نادار مفلسی والا گروپ تھا۔ اکثر و بیشتر مسلمانان انہیں اپنا مہمان بنانا پسند فرماتے تھے۔ اگر کسی کے پاس

ایک شخص کا کھانا ہو تو دو آدمیوں کو کھانا کھلائے، اگر کسی کے پاس تین آدمیوں کے تناول طعام کا انتظام ہو تو وہ چار آدمیوں کو کھلائے۔ یہ بات سن کر حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے اور انہوں نے تین آدمیوں کو اپنا مہمان بنایا، مگر آپؐ نے اپنے ساتھ دس آدمیوں کو لے گئے اور ان کی مہمان نوازی کی۔ اصحاب صفہ کی زیادہ تر میزبانی کا شرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل تھا۔

حضرت بلالؓ جنہیں مسجد نبوی کی موذن کا شرف حاصل تھا۔ ان کے ذمہ رسول اللہؐ نے ازدواج مطہراتؓ اور مہمانوں کے کھانے پینے اور رہنے کے انتظام کا کام سونپا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جب کوئی نادار یا مہمان مسلمان آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کے پاس کچھ نہ ہوتا تھا تو مجھ سے ارشاد فرماتے کہ بلالؓ قرض لا کر ان کا انتظام کرو۔ اور میں جا کر قرض لے آتا اور ان کی مہمان نوازی کرتا۔

حضرت انسؓ کا شمار ان صحابۂ کرام میں ہوتا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت قریب رہے اور ان کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا۔ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کا نکاح حضرت زینبؓ کے ساتھ ہوا تو میری والدہ ام سلیم نے اس وقت کا مشہور کھانا "حیس" پکایا اور ایک طشت میں رکھ کر میرے ذریعے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ میں جب کھانا لیکر پہنچا تو آپؐ نے بہت سارے اصحاب کو مدعو کیا، میں سوچ میں پڑ گیا کہ کھانا بہت کم ہے اور کھانے والے زیادہ تعداد میں ہیں (تقریباً تین سو اصحاب) آپؐ نے دس دس اصحاب کو مل کر حلقہ باندھ کر بیٹھنے کا حکم دیا، اس طرح سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا، باوجود اس کے بچ رہا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ نہ معلوم

نقصفہ کوکوہ

ہو سکا کہ جس وقت میں نے طشت اٹھا کر رکھا اس وقت کھانا زیادہ تھا یا جب لوگوں کے سامنے رکھا گیا تھا۔ غرض کھانے میں خوب برکت ہوئی اور تمام مہمانوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر ایک پیالہ اتنا بڑا تھا کہ کئی آدمی اس کے گرد بیٹھ کر کھانا نوش فرماتے تھے۔ سمرہ بن جندبؓ کا بیان ہے کہ ہم دس دس آدمی صبح شام اس پیالہ سے کھانا کھاتے۔ لوگوں نے سوال کیا اس میں اس قدر اضافہ کس طرح ہوتا۔ انہوں نے آسمان کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور کہا "وہاں سے"۔

ایک سفر میں رسول کریمؐ کے ساتھ تقریباً ایک سو تیس آدمی تھے جب کھانے کا وقت ہوا تو آپ نے دریافت کیا آپ لوگوں کے ساتھ کچھ کھانے پینے کا سامان ہے؟ ایک ساتھی نے آگے بڑھ کر ایک صاع (ایک قسم کا پیمانہ) آٹا پیش کیا، وہ گوندھا گیا۔ قریب میں ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا، آپؐ نے اس سے ایک بکری خریدی اور اسے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا، اور کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔ ہر شخص کے حصے میں کلیجی کا کچھ حصہ آیا۔ گوشت پک کر تیار ہوا تو پیالوں میں بھر گیا۔ اس میں اتنی برکت ہوئی کہ سب نے کھانا کھالیا اور کچھ بچ رہا۔

⁂

خرد نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

از محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

قرآن پاک میں درجنوں جگہ یہ آشکار ہے کہ جب بھی کفار اور مشرکین اور یہود کے علماء و شیوخ نے آپؐ سے معجزہ یا کرامات کا مطالبہ کیا، اللہ نے ہر بار شدت سے انکار کیا ہے۔ مثلاً ایک بار مخالفین نے اللہ کے رسول کو گھیر ڈالا اور ایمان لانے کے لئے ان معجزات کا مطالبہ کیا کہ

• وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ۔۔۔ قُلْ هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۹۰ سے ۹۳ تک) ترجمہ: (اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مخالفین) کہتے ہیں کہ ہم اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے، جب تک تو (اے محمدؐ بن عبداللہ) زمین سے (اسی وقت) پانی کا ایک چشمہ جاری نہیں کرتا، یا تو ایک باغ وجود میں لا جس میں کھجوروں اور انگوروں کے درخت ہوں اور اس میں نہریں بہتی ہوں، یا تو اللہ اور فرشتوں کو ہی ہمارے سامنے لے آ، یا تو آسمان پر چڑھ کر ہمیں دکھا اور ہم تیرے چڑھنے پر بھی ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ایک لکھی لکھائی کتاب ہم پر نہیں اُتارتا جسے ہم پڑھیں، (اے محمدؐ) ان کو جواب دو کہ میں ایک بشر (اور مجھ پر وحی آتی ہے اس لئے) ایک رسولؐ سے زیادہ اور کچھ ہوں؟ ۔

اللہ تعالیٰ نے ان تمام مطالبات کا جواب ایسا مختصر، بلیغ اور جامع دیا ہے کہ اس جواب سے عقلِ انسان پر قیامت تک کیلئے ایسا راز کھل گیا ہے اور ایسی بات صاف اور نکھر کر سامنے آئی کہ جب اللہ کا عظیم پیغمبرؐ کوئی معجزہ یا کرامت دکھا نہیں سکتا تو دوسرا کوئی بھی انسان کرامات کیوں کر دکھا سکتا ہے یہ جو ہماری ملت میں کشف و کرامات کے سم سم در آئے ہیں وہ سب ہماری خود فریبی، خوش فہمی اور خود فراموشی ہے۔ ایسے تصورات یہود اور نصاریٰ سے مستعار لے گئے ہیں (یہاں رسولؐ کی پیش کردہ جوتیاں والی حدیث یاد رہے) اگر دنیا میں کسی بھی مسلمان کے پاس یا نام نہاد روحانی طاقت رکھنے والے اور اس کا دعویٰ کرنیوالوں کے پاس اس قسم کی کرامات یا قوتِ روحانی ہوتی جس سے وہ دوسروں کو موت کے گھاٹ اتارنے کے شوشے چھوڑتے ہیں، تو یہ حضرات اسی قوت سے بیت المقدس پر چالیس برسوں سے قابض اسرائیل کو موت کے گھاٹ اتار دیتے جو ۵۵ اسلامی ممالک کو ناکوں چنے چبوا رہا ہے، اور قدس کو آزاد کرتے۔

"معجزہ یا کرامت صرف قرآن ہے۔ رسولؐ کی سیرت اور بس"۔ ❊❊❊

غلطی کو ماننا، غلطی کی اصلاح کرنا ہے۔ اور غلطی کی تاویل کرنا غلطی پر قائم رہنا ہے۔

فون: ۳۸۶۲۷۳۲ / ۳۵۷۷۶۷
دہلی دربار
جن کی بریانی، تندوری مرغ، ڈبہ گوشت اور کھچڑا ملک بھر میں مشہور ہیں
پتہ: نزد کارنر گرانٹ روڈ، بمقابل نیو روشن سنیما، بمبئی ۴۰۰۰۰۴
ائیرکنڈیشنڈ ریسٹورنٹ
ہر خاص و عام کی پہلی پسند
فون: ۲۰۲۰۲۳۵ / ۲۰۲۸۰۳۱
دہلی دربار
۱۵، ہالینڈ ہاؤس، شہید بھگت سنگھ روڈ، نزد ریگل سینما، بمبئی ۴۰۰۰۳۹
ڈونگری برانچ
عبداللہ مینشن، ڈونگری، بمبئی نمبر ۹ ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۹۳۳۸ / ۳۷۶۹۳۵۰

امینہ فشریز
AMINA
FISHERIES
امینہ منزل، پڈویکر کالونی، ادھیم نگر، رتناگیری
ٹیلی فون نمبر
رتناگیری: ۲۱۹۱ - بمبئی: ۳۷۶۹۷۶۲

غزلیں

وفا راجے واڑی

دل لگی دل کی لگی اچھی نہیں
اس جہاں کی دوستی اچھی نہیں
دیکھ کتنا آج میں حیران ہوں
کیا ہماری زندگی اچھی نہیں
مبتلائے خاک ہے ہر فرد آج
آج لوگوں کی گھڑی اچھی نہیں
کل سکوں دیتا تھا مٹی کا دیا
آج کل کی روشنی اچھی نہیں
غم کی آتش پی وفا شکوہ نہ کر
تیرے پلکوں پر نمی اچھی نہیں

بشیر کھوت

سب کا مزاج بدلا زمانے کے ساتھ ساتھ
سچائی چل رہی ہے فسانے کے ساتھ ساتھ
دشمن بھی مجھ پہ کر گئے احسانِ مشتِ خاک
آئے تھے وقتِ دفن جنازے کے ساتھ ساتھ
آئیں گے کام دوست نہ احباب و اقربا
اعمال تیرے ہوں گے جنازے کے ساتھ ساتھ
پینے کا حشر جان رہے ہیں سبھی مگر
خود مست رہے ہیں غم کو بھلانے کے ساتھ ساتھ
رکھنا قدم سنبھال کے بشیر راہ ہے کٹھن
چلنا ہے کارواں بھی بیگانے کے ساتھ ساتھ

نعیم الدین نعیم (مروڑی)

◇

تم لاکھ چھپا رکھنا پھولوں کو کتابوں میں
روکے سے نہیں رکتی خوشبو تو حجابوں میں
زردار تو ڈوبے ہیں زر زن دستر الیا میں
ہے صبر کا پیمانہ مزدور کے ہاتھوں میں
موجوں کے تھپیڑوں میں مستور جو لذت ہے
ڈھونڈنے سے نہیں ملتی لذت وہ کناروں میں
یوں دن تو گزرتے ہیں ہنگامۂ دنیا میں
ڈستی ہیں تری یادیں سنسان سی راتوں میں
دستار کی چاہت میں کردار ہے بلا کراب
ہے آبلہ پا خامۂ قرطاس کی باہوں میں

رب کی جو رضا گر تم چاہو تو نعیم اپنی
معروف زباں رکھنا مسنون دعاؤں میں

ساقی تورڈیلوی

انساں پہ محیط آج اداسی و غمی ہے
کیا ہو گا سبب اور کم اولوالعزمی ہے
انسان کو ہے زعم ہے مختارِ زماں وہ
نیرنگِ زمانہ ہے عجب بو قلمی ہے
اللہ کا پیغام تو ہے اللہ کا پیغام
کیوں حجت و تکرار وہ عربی کہ عجمی ہے
ہٹ دھرمی سے باقی کو نہیں کرنا وہ تسلیم
انساں کو ثباتی یہ لسانِ عدمی ہے
ہیں مرحلے گو سخت بہت راہِ وفا میں
طے کرنے کو لازم یہاں ثابت قدمی ہے
آہستہ چکھو گے تو ملے ذائقہ دونا
یہ فصل کا ہے آم مگر آم نو قلمی ہے
کیا وہ کرے گا بزدلی کی نمائش ساقی
عاشق حسن ازل تو دلیشہ خطی ہے

مسلمانوں میں گداگری اور اس کا تدارک

از:۔۔۔ محمد عبدالغفور ساقی تونڈیلوی

(مئی ۹۷ء کی اشاعت میں جناب شعیب عبدالمجید کر دیکر کے اشاریہ سے متاثر ہو کر یہ مضمون ہدیۂ قارئین ہے۔)

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ
حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ط

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

روزگار میں فی الوقت جو ارتقائی علامات ہمارے علم و تجربہ میں آرہی ہیں۔ ان میں ایک عروج تہذیب و تمدن بھی ہے۔ ہر قوم تقریباً بلا تخصیص پسماندہ وارفع، مذہب و جماعت عہدِ حاضر میں منصب و مقام پہ فائز المرام و بہرہ مند پائی جارہی ہے۔ تمام عالمِ انسانی کا بغور جائزہ لینے کے بعد کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہ پاتی۔ واضح طور پر انقلابی ترامیم اور ترویجی محرکات ہمارے روزمرّہ کے مشاہدات میں ہیں کوئی قوم و جماعت، قبیلہ، خاندان، معاشرہ ایسا نہیں جس میں مدارج کا کم و بیش عنصر نہ ہو خواہ کیسی ہی مہذب سوسائٹی ہو اس میں مساوات و عدم مساوات، ادنیٰ و اعلیٰ کی تفریق پائی جاتی ہے۔ بظاہر تمام بنی نوع انسان ایک صف میں کھڑے نظر آتے ہیں لیکن چند خارج و مانع باتیں مابین کو خانوں میں تقسیم کر دیتی ہیں۔ کوئی معاشرہ، سماج، سوسائٹی اس سے معرّا نہیں۔ ناداری و افلاس کا عیب تمام معائب معاشرہ میں پہلے درجہ کا گھناؤنا عیب ہے جس کے نتیجہ میں انسان کی پوزیشن حدِّ انسانیت سے گر کر بدتر ہو کے رہ جاتی ہے۔ افلاس زدہ انسان دریوزہ گری پہ مجبور ہوتا ہے۔ کوئی بھی سماج بھیک مانگنے والے طبقہ کو پسند نہیں کرتا۔ بھیک قرارِ واقعی طور پر ایک لعنت ہے۔ بصورتِ مجبوری و معذوری بھی بعض نفوس اس سے حذر کرتے ہیں اور خوددار و غیور بن کر زندگی میں وارد مصائب و آلام کو سہتے ہوئے بندۂ تسلیم و رضا بن کر گزارہ کرتے ہیں۔ کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہیں کرتے۔ سوءِ مقدر سے مسلمانوں میں یہ عیب شدت سے نہ محض محسوس کیا جارہا ہے بلکہ مشاہدہ میں آرہا ہے چنانچہ بات روزِ روشن کی طرح واضح و نمایاں ہے کہ مسلمانوں کی خاصی تعداد جو مرد و زن و اطفال پر مشتمل ہوتی ہے صدقہ، خیرات، زکوٰۃ کی طلب میں مصروف رہتی ہے۔ افسوس اس پر ہوتا ہے کہ مانگنے والوں میں مستحق خیرات ہی محض نہیں ہوتے بلکہ خاصے ہٹے کٹے، صحتمند توانا لوگوں نے بھی یہ پیشہ اختیار کر رکھا ہے اگر یہ لوگ حلال روزی پیدا کر لینے کا کوئی سہل طریقہ اختیار کر لینا چاہیں تو یہ بات فی زمانہ ترقیاتی منصوبوں میں چنداں مشکل نہیں۔ گورنمنٹ کی جانب سے ایسے امدادی ادارے اور تحصیل روزگار کے ذرائع رائج ہو چکے ہیں کہ اگر کوئی احتیاج مند انسان ان سے استفادہ کر لینا چاہے تو وہ ایک باعزت شہری کی حیثیت سے زندگی خوش و خرم گزار سکتا ہے۔ اصلاح معاشرہ میں آج یہ بات بنیادی ہے کہ دستِ سوال دراز کر لینے کے اس بالعموم رائج طریقہ کو یک قلم منسوخ کر دیا جائے۔ مہذب

کوکن میں کیا نہیں ہے؟

ندیم ابن لالہ

کوکن میں کیا نہیں ہے   کوکن میں کیا نہیں ہے
فردوس گر کہیں ہے   کوکن کی سرزمیں ہے
کوکن میں کیا نہیں ہے

گلزارِ ارضِ کوکن   ہے گل رخوں کا معدن
ہیں وادیاں، پہاڑی   شاداب جن کے دامن
کوکن میں کیا نہیں ہے

بلبل کی خوش بیانی   جھرنوں کی لن ترانی
کوئل بھی کوکتی ہے   نغموں پہ ہے جوانی
کوکن میں کیا نہیں ہے

نغمہ نشاطِ روح کا   کوئل جہاں سنائے
اور سازِ دل پہ شاعر   ہر لمحہ گنگنائے
کوکن میں کیا نہیں ہے

چمپا بھی ہے سمن بھی   نرگس بھی نسترن بھی
بوئے عفت چمن بھی   غازہ بھی بانکپن بھی
کوکن میں کیا نہیں ہے

آموں سے لدی پڑی ہیں   امبرائیاں یہاں کی
ناریل سپاریوں سے   پُر باڑیاں یہاں کی
کوکن میں کیا نہیں ہے

وہ دیکھو بنت دہقاں   کھیتوں پہ گا رہی ہے
یا شاخِ گل پہ بلبل   نغمہ سنا رہی ہے
کوکن میں کیا نہیں ہے

وضع کمالِ باراں   خوئے جرس رہی ہے
سیلاب آگیا ہے   رحمت برس رہی ہے
کوکن میں کیا نہیں ہے

بحرۂ عرب جہاں ہے   رودِ ساوتری بھی
رنگین وادیاں بھی   کوہِ سہادری بھی
کوکن میں کیا نہیں ہے

بومبے کی بات کیا ہے   عروس البلاد جانو
صنعت یہاں کی ارفع   دنیا میں شاد جانو
کوکن میں کیا نہیں ہے

ساغر سے پربتوں سے   کوکن نہال بھی ہے
رقبے سے وسعتوں سے   کوکن وِشال بھی ہے
کوکن میں کیا نہیں ہے

تعلی نہیں ہے مقصود   حق بات کہہ رہا ہوں
دردِ نہاں کا مارا   برسوں سے سہہ رہا ہوں
کوکن میں کیا نہیں ہے

نایاب دُرِّ ہمت   گرداب میں ملے ہے
عکس چراغِ عظمت   امواج میں پلے ہے
کوکن میں کیا نہں ہے

اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اس عنوان کے تحت ہر ماہ صفحہ/دو صفحات کا مضمون آپ کی توجہ کا طلب گار ہوگا۔ (ادارہ)

فرشتہ

خدا کی پیدا کی ہوئی بہت سی مخلوقات میں سے ایک مخلوق وہ ہے جس کو فرشتہ کہا جاتا ہے۔ فرشتوں کو خدا نے صلاحیت اور خاص اختیارات دیئے ہیں۔ وہ کائنات میں بڑے بڑے تصرفات کر سکتے ہیں مگر ان کا سارا عمل خدا کی مکمل تابعداری میں ہوتا ہے وہ ادنیٰ درجہ میں بھی خدا سے انحراف نہیں کرتے۔

کائنات میں ہر لمحہ بے شمار واقعات ہو رہے ہیں مثلاً ستاروں کی گردش، سورج اور چاند کا چمکنا، زمین کا گردش کرنا، اسی طرح بارش، موسم اور دوسری بہت سی تبدیلیوں کا پیش آنا انسان اور حیوان کی نسل کا زمین پر مسلسل باقی رہنا، ان سب کا انتظام یہی فرشتے کرتے ہیں۔ وہ خدا کی کائنات میں خدا کے انتہائی وفادار اور فرمانبردار کارندے ہیں۔

انسان فرشتوں کو نہیں دیکھتا مگر فرشتے انسانوں کو دیکھتے ہیں۔ وہ خدا کی طرف سے انسان کی نگرانی کرتے رہتے ہیں۔ یہی فرشتے انسان پر موت بھی واقع کرتے ہیں اور اس کی روح کو یہاں سے لے جاتے ہیں۔

فرشتے موجودہ دنیا کا انتظام بھی کرتے ہیں اور فرشتے ہی آخرت میں جنت اور دوزخ کا انتظام کرنے والے بھی یہی ہیں۔ فرشتے ان گنت تعداد میں ہیں۔

فرشتوں کے معاملہ کو ایک بڑے کارخانے میں ایک طرف بہت سی بڑی بڑی اور پیچیدہ مشینیں ہوتی ہیں۔ انہیں مشینوں سے وہ پیداوار نکلتی ہے جس کے لئے کارخانہ قائم کیا گیا ہے مگر یہ مشینیں اپنے آپ نہیں چلتیں۔ ان کو چلانے کے لئے بہت سے انسان کارکن درکار ہوتے ہیں۔ اسی طرح کائنات کے عظیم کارخانے میں بے شمار فرشتے اس کو چلانے کے لئے مامور ہیں۔ دونوں کارخانوں میں صرف یہ فرق ہے کہ عام کارخانوں کے انسانی کارکن دکھائی دیتے ہیں جبکہ کائناتی کارخانہ میں کام کرنے والے فرشتے ظاہری آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتے۔

اختلاف

اختلاف ایک پرچہ امتحان ہے۔ کسی سے آپ کا اختلاف پیدا ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ اللہ نے آپ کو ایک نازک آزمائش میں ڈال دیا تاکہ یہ جانے کہ آپ سچے مومن ہیں یا سچے مومن نہیں ہیں۔

جب ایک آدمی اختلاف کو تخریب کاری تک پہنچا دے تو اس کے بعد گمراہی کے گڑھے میں گرنے کے سوا کوئی انجام اس کے لئے باقی نہیں رہتا۔ ایسے آدمی کا دماغ منفی سوچ کا کارخانہ بن جاتا ہے۔ وہ دلیل اور الزام تراشی کے فرق کو سمجھنے کی اہلیت کھو دیتا ہے۔ وہ منصفانہ اختلاف کی حد سے گزر کر ظالمانہ اختلاف کے دائرہ میں

داخل ہوجاتا ہے۔ وہ خدا کی پکڑ کے احساس سے غافل ہوجاتا ہے وہ صرف اپنی انا کو رہنما بنالیتا ہے۔ اب اس کا مقصد حق کو قائم کرنا نہیں ہوتا بلکہ صرف اپنی ذات کو قائم کرنا اس کا اول و آخر مقصد بن جاتا ہے۔ وہ خدا کی رحمت سے دور ہو کر پوری طرح شیطان کی گرفت میں آجاتا ہے۔

اختلاف پیدا ہونا بالکل فطری ہے۔ مگر اختلاف کو تخریب کاری بنانا سراسر ظالمانہ فعل ہے۔ جو لوگ اختلاف کو تخریب کاری بنائیں ان کے لئے سخت خطرہ ہے کہ وہ خدا کی شدید پکڑ میں آجائیں۔ عین ممکن ہے کہ آخرت میں ان سے کہہ دیا جائے کہ تم نے دنیا کی زندگی میں شیطان کو اپنا رہنما بنایا۔ اب آخرت کی خدائی نعمتوں میں تمہارا کوئی حصہ نہیں ــــ ٭٭

سراج الاسلام ہائی اسکول، فردس

نقش کوکن کی جون ۷۹ء کی اشاعت میں ٹائٹل (سرورق) پر ایک ہائی اسکول کی خوبصورت تصویر چھپی ہے مگر اس کے نام میں تھوڑا سا سہو ہوگیا ہے۔ کاتب صاحب نے جاذب نظر کتابت کے ساتھ نام سراج العلوم لکھا ہے مگر دراصل یہ نام سراج الاسلام ہائی اسکول ہے۔ قارئین نوٹ فرمالیں کہ سراج الاسلام ہائی اسکول فردس، ضلع رتناگری کا بہت قدیم ہائی اسکول ہے اور اب تو وہاں جونیئر کالج بھی جاری ہوگیا ہے۔

ہائی اسکول کے نام میں سہو کتابت کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں ــــ مدیر۔

بقیہ گداگری

ترقی یافتہ ممالک میں مستحقین تعاونِ مالی کی خاطر باقاعدہ تنظیمی بورڈ مقرر ہیں۔ مخیر اور فیاض امراء متمول اصحاب اپنی جانب سے مدِ خیرات میں زرِ تعاون جمع کر دیتے ہیں اور وہ نفس جو واقعی معذور، مجبور، اپاہج کوئی کام کرلینے کے ناقابل ہوتا ہے اس سرمایۂ امدادی سے مستفید ہوتا رہتا ہے۔ اگر ملک بھارت میں بھی وہی طریقہ جاری ہو بالخصوص مسلمان متمول طبقہ اس امر میں اس طریقہ کی داغ بیل رکھ دے اور دریوزہ گری کے طریقہ کو ممنوع قرار دے تو بڑی حد تک یہ آواز کہ "جو دے اس کا بھی بھلا اور جو نہ دے اس کا بھی بھلا" موقوف ہوجائے اور مسلم قوم دیگر اقوام کی نظر میں ذلیل و خفیف ہونے سے محفوظ رہے اور اس کا وقار و مقام جو کسی وقت معیاری و مثالی ہوتا تھا آج بھی وہ اپنی اصل حیثیت میں نمایاں ہو کے رہ جائے اور کسی کو بھی کسی قسم کی عیب چینی کا موقع نہ آئے اور کلمۂ طیبہ کے پڑھنے والے بدحالی و بے سروسامانی کا شکار نظر نہ آئیں۔ بہرطور اس امر میں مصلحین قوم کے سنجیدگی سے غور کرلینے اور مناسب حل دریافت کرلینے کی شدید ضرورت ہے ــــ ٭٭٭٭

بیت المال کا چراغ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سائل آیا تو آپ نے ایک چراغ بجھا کر دوسرا روشن کیا۔ سائل نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ پہلے چراغ میں تیل بیت المال کا جلتا ہے۔ جب تک امور مملکت انجام دیتا ہوں اسے استعمال کرتا ہوں۔ ذاتی و نجی امور میں اس چراغ کا استعمال ہرگز روا نہیں رکھتا ــــ ٭٭

ہم کیا کریں؟

حسن میاں خانزادہ

یہاں ہر آنکھ کا ہر تیلا عدوئے حق پرستی ہے
یہ انسانوں کی دنیا ہے یا شیطانوں کی بستی ہے

جنہیں قدرت نے بخشا ہی نہیں اندازِ رندانہ
انہی کے سامنے شیشہ انہی کے ہاتھ پیمانہ

آج امت مسلمہ ایسے نازک اور پر آشوب دور سے گذر رہی ہے جس کی نظیر تاریخ اسلام پیش کرنے سے قاصر ہے تاریخ میں کبھی کوئی ایسا دور نہیں گذرا جس میں ہمارے آج کے دور سے زیادہ تغیرات واقع ہوئے ہوں تمام دینی سیاسی اور اجتماعی اعتقاد کی بنیادیں ہل کر رہ گئی ہیں۔ ایک وقت وہ تھا کہ دنیا کو گمراہی اور کفر و شرک کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کا روشن آفتاب افق مشرق سے نکل کر نصف النہار تک پہونچ چکا تھا اور اسلام کے اس منور آفتاب سے انسانوں کے قلوب جاگ اٹھے تھے مگر افسوس ہے کہ آج وہ دن بھی آیا کہ اب یہ آفتاب ڈھلنا شروع ہو گیا۔ آج جو دن بھی آتا ہے ایک تنزل کی دنیا لے کر آتا ہے۔ جو ہفتہ بھی آتا ہے تغیرات سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو مہینہ بھی آتا ہے۔ ایک اضطراب اور انقلاب لے کر آتا ہے اور جو سال بھی آتا ہے فتنوں کی وبا لے کر آتا ہے۔ اب چودہویں صدی ختم ہو چکی ہے، دہریت کا سیلاب تھپیڑیں مار رہا ہے اخلاقیات اور روحانیات پر امراض خبیثہ کے حملے ہو رہے ہیں۔ غرض آدم کی یہ نافرمان اور سرکش اولاد نور حق کو اپنی کریہہ پھونکوں سے بجھانے پر تلی ہوئی ہے اور ہر فتنہ کی غرض تخریب اسلام ہے۔ حالات حاضرہ اس بات کے متقاضی ہیں کہ فرزندان اسلام بیدار ہوں اور تدبر و تفکر سے فیصلہ فرمائیں کہ اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جہاں تک میرے ناقص مطالعہ کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے دین کے اہم فرائض پر مستعدی سے عمل کی ضرورت ہے۔ ہمارے دین کے پانچ اہم اجزاء ہیں۔ اول: عقائد:۔ دوم: عبادات:۔ سوم: معاملات چہارم: آداب معاشرت:۔ پنجم: اصلاح نفس:۔ ان میں عقائد کا تعلق روح سے ہوتا ہے اور دیگر اجزاء کا جسم سے۔ ان میں بھی دو ارکان مقدم ہیں۔ مثلاً باری تعالیٰ کا ارشاد ہے (آمنو باللہ و رسولہ) یعنی اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ۔ اور دوسری جگہ ارشاد باری ہے۔ (اطیعوا اللہ و رسولہ) یعنی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بجا لاؤ۔ اس فرمان باری سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ آمنوا سے مراد نجات کی سچی طلب اور اعمال صالحہ کی تیاری اور اطیعوا سے مراد مقاصد انسانی کو حاصل کرنا ہے اور یہ اتباع سے تعلق رکھتا ہے گویا آمنو روح ہے اور اطیعوا جسم اور جب تک ان دونوں میں اشتراک نہیں ہوگا اس وقت تک صحیح راہ عمل اور سچی مذہبی زندگی پیدا نہیں ہو سکتی۔ ویسے تو مساجد کی تعمیر ہوتی رہے گی اور مدارس کا اجراء قائم رہے گا۔ مگر افسوس ہمارے نونہالوں کو ان مدارس میں شیعہ و سنی۔ دیوبندی و بریلوی۔ انہی اختلافاتی تعلیم میں مقید و محصور کر دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے آج کے علماء امت مسلمہ کے فسادی

بنتے ہیں۔ اور ہر ایک اپنا الگ الگ علم بلند کرنے کی کوشش
کرتا ہے جبکہ کفر شکن ایک ہی علم ہے جب تک ہم اس کے
سائے میں متفق و متحد ہو کر مجتمع نہیں ہوں گے۔ اس وقت
تک ہماری طاقت غیروں کے سامنے منتشر نظر آئے گی
اور ہر ایک بھوکے بشر کی طرح ہمیں نگل جانے کی
کوشش کرے گا۔

لہذا ہم امت کے سچے رہنماؤں، دانشوروں
اور چھوٹی بڑی انصاف پسند تنظیموں سے اپیل کرتے
ہیں کہ آپسی نفاق (اختلافات) خرافات کو پرے ڈالدیں
اور اجتماعیت کی ایک طاقت بنا کر اپنے شاندار ماضی کو
پھر سے حاصل کرلیں۔

یہ میخانہ جہاں جینا لہو کے گھونٹ پینا ہے۔
تو ہی انصاف کر ساقی یہ مرنا ہے کہ جینا ہے ••

اظہار تشکر

کیپ ٹاؤن۔ ساؤتھ افریقہ
میں مقیم ہمارے ان معزز
برادران کے ہم مشکور ہیں جنہوں نے **جامع مسجد وڑولی**
کے کمپاؤنڈ، واٹر اسکیم، وضو خانہ اور مسجد
کے رنگ و روغن نیز تعمیری کاموں میں عطیات دیکر
ہم سے تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کا اجر ان کو دنیا
اور آخرت میں عطا فرمائے۔

ہم ان تمام مخیر حضرات کا تہ دل سے
شکریہ ادا کرتے ہیں۔

منجانب
جماعت المسلمین، وڑولی
(رائے گڈھ)

رفیقۂ حیات

محبت گھر میں چلتی ہے تو بیوی کے اصولوں سے
نہیں فرصت محبت کی صفائی اور چولہوں سے

محبت کے لئے اب جھانکتے ہیں باغ تازہ میں!
"کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے"

★

وہ غصب میں ہوں اگر تو مسکرانا ہے منع
گھر میں بچوں کا بڑوں کا کھلکھلانا ہے منع

جب صبا باہر سے آئیں روتے بچے چپ کریں
"بلبلو مت رو یہاں آنسوں بہانا ہے منع

★

نہیں ملتا کوئی شوہر کبھی گھر کے ٹھکانوں پر
ہوا قبضہ ہے سب کی بیویوں کا اب مکانوں پر

جوان کے دوست نے پوچھا صبا بولے کہ کیا ہوگا
"تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر

صبا شیخانی
مروڈ جنجیرہ

گیت

"سپنے ساجن کے"

عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)

میرے سیّاں گئے ہیں دوبئی
سکھی رے میرے سیّاں گئے ہیں دوبئی

اب تو اترا کے میں بھی چلوں گی سکھی
ناز نخرے سے اب تو رہوں گی سکھی
ساڑیاں ہوں گی فارین کی میرے پاس
اب بتاؤ بھلا کیوں رہوں میں اُداس
قرض داروں سے مل جائے گی اب نجات
فکر سے ہم پریشاں تھے دن و رات
آئیں گے اب ڈرافٹ میرے نام سے
بنک جایا کروں گی میں اس کام سے

ہوگا گھر میں میرے نیشنل کا وی سی آر
فلمیں دیکھیں گے ہم ہفتے میں چار بار
ہوگا سونی کا ٹی وی پچیس انچ کا
دیکھ جس کو پڑوسن کا سر ہو نیچا
اک کلائی پہ ہوگی گھڑی سی کو کی
دوسری ہوگی سونے کے کنگن سجی
پانچ تولے سے ہرگز نہ کم ہوگا ہار
لوگ دیکھا کریں گے جسے بار بار

فون جب وہ کریں گے پڑوسن کے گھر
دوڑی دوڑی چلی جاؤں گی فون پر
جب بھی کوئی دوبئی سے وطن آئے گا
ساتھ میں وہ میرا پارسل لائے گا
جانے والا جو ہوگا دوبئی کو کوئی
بھیجدونگی بنا کے کھجوری کبھی
ان کو بھیجا کروں گی کبھی میں اچار
کبھی چوڑا چیکلی کبھی بونبل آنبار

ہیرو بن کے میرے صاحب گھر آئیں گے
بیگ بھر بھر کے سامان وہ لائیں گے
خوشبوؤں میں نہلائے گا ان کا بدن
دیکھ کر ان کو لوگوں کو ہوگی جلن
ہوگا آنکھوں پہ گاگل گلے میں اک چین
ہوگا کانوں پہ ان کے لگا واک مین
میں بھی بن ٹھن کے نکلوں گی پھر ان کے ساتھ
لے فارین کا ایک پرس بھی اپنے ہاتھ

مفلسی میں بڑی تنگدستی رہی
صبر کے گھونٹ ہر وقت پیتی رہی
کتنے سپنے سجائے ہوئے نین میں
میں نے بھیجا ہے شوہر کو فارین میں
دیکھتی ہوں افق پہ نئی روشنی
جس سے ہوگی منوّر میری زندگی
لیں گے ہم بھی فلیٹ سال دو سال میں
زندگی ہوگی خوشحال ہر حال میں

میرے سیّاں گئے ہیں دوبئی
سکھی رے میرے سیّاں گئے ہیں دوبئی

عکسِ نقش

عبداللہ ظفر الدین فقیہ

جنوری ۱۹۷۰ء کے شمارے میں استاذنا جناب ابراہیم صاحب سندیلکر کے مقالہ "شبلی اور جنجیرہ کی صحبت ہائے رنگین" کی پہلی قسط شائع ہوئی ہے۔

اس کی دوسری قسط اپریل ۱۹۷۰ء کے شمارے میں شائع ہوئی ہے۔ یہ دوسرا شمارہ مجھ کو مل چکا ہے

اب میں جسارت کرتا ہوں کہ مقالہ کے بارے میں اپنے محسوسات کا اظہار کروں۔ مقالہ کی سرخی تو صحیح صورت حال کی عکاسی کرتی ہے لیکن پورے مقالہ کا متن پڑھنے سے کہیں یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ علامہ شبلی کے جنجیرہ کے سفر کی اصل محرک کونسی چیز تھی؛ علامہ کا علمی شغف اور علمی عملی کاوشوں میں کلام نہیں۔ تعلیمی اور تدریسی اداروں کو پورے برصغیر ہند میں ترویج دینے میں شبلی کے مساعیٔ جمیلہ نہایت قابلِ قدر ہیں۔ ۲۰ ویں صدی کے پہلے دہائی میں پورے ملک میں جو تعلیمی اور تدریسی اداروں کا فقدان کا جو ماحول تھا اس میں ایک تعلیمی طور پر پسماندہ ایک خطہ میں ایک نئے ادارہ یعنی اسلامیہ بورڈنگ ہاؤس کا قیام شبلی کی زندگی کے موقف سے پوری طرح لگا کھاتا تھا اور لئے بس ناگزیر تھا کہ جنجیرہ میں پہنچنے کے بعد اس نے بورڈنگ ہاؤس کو دیکھنے نہیں جاتے۔

۱۹ ویں صدی کے آخری ربع میں شبلی نے جو سرسید کی سرکردگی اور معیت میں علیگڈھ کی تعلیمی تحریک کو استحکام دینے اور بعد میں سرسید سے کچھ اختلافات رونما ہونے پر ندوۃ العلماء جیسے عالمی شہرت والے ادارہ کو قائم کرتے ہیں جو علمی رول ادا کیا ہے اور شبلی کے دیگر علمی کارہائے نمایاں ہمارے ملک کی اس دور کی تعلیمی تاریخ کے صفحات کی زینت ہیں۔ شبلی کا ادبی اور علمی مقام کا صحیح اندازہ کرنا مجھ جیسے عامی کا کام نہیں ہے۔

علامہ سید سلیمان صاحب ندوی نے حیاتِ شبلی میں شبلی کے زندگی کے حالات اور ان کے علمی ادبی اور عملی کاموں کو اچھی طرح سے پیش کیا ہے لیکن فاضل سوانح نگار نے شبلی کے عطیہ بیگم سے والہانہ بلکہ کہنا چاہئیے عشقیہ تعلقات اور اس سے متعلق شبلی کے زندگی کے تمام حادثات پر یکسر پردہ ڈال دیا ہے اور کہیں بھول سے بھی ان واقعات و حادثات کی پرچھائیاں بھی 'حیاتِ شبلی' میں پیش نہیں کیں۔ فاضل سوانح نگار کی اس چشم پوشی پر ادبی حلقوں میں بہت لے دے ہوئی۔ مصنف شیخ محمد اکرام اور حضرات نے اس موضوع پر کتابیں لکھ کر صحیح صورتِ حال سے شبلی کے پروانوں کو روشناس کیا۔

اس ضمن میں مجھ کو یہ عرض کرنا ہے کہ علامہ شبلی نے جنجیرہ کا طول طویل سفر صرف اس لئے کیا کہ جنجیرہ کے پرسکون ماحول اور دلکش قدرتی مناظر میں عطیہ بیگم کے ساتھ چند دن گزارنے کا موقع ملے۔ علامہ شبلی کی بمبئی بیشتر سفر اسی جذبے کے تحت اختیار کئے گئے تھے۔

ابراہیم صاحب کے مقالے سے کہیں یہ تاثر نہ پیدا ہو کہ علامہ شبلی کسی علمی مہم یا اشغال کی تکمیل کیلئے جنجیرہ گئے تھے۔ اس لئے یہ چند سطور وضاحت کے طور پر لکھ کر آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ فقط

والسلام علیٰ خیر الانام ـــ

دینی معلومات سوال و جواب کی روشنی میں

اشفاق عمر کوپے۔ امبر گھر۔ داپولی۔ رتناگری

س: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ کی نماز کیوں نہ پڑھائی، حالانکہ آپؐ نے انہیں خود دفن کیا تھا۔

ج: اس وقت نماز جنازہ پڑھنے کا حکم نہیں آیا تھا،

س: حضور اقدسؐ کی ازواج مطہرات میں سب سے طویل عمر پانے والی کون ہیں اور ان کی عمر کتنی ہے؟

ج: حضرت ام سلمہؓ۔ عمر چوراسی۔

س: حضور کی سب سے آخری زوجہ مطہرہ کا نام بتائیے؟

ج: حضرت میمونہؓ۔

س: حضور کی ازواج مطہرات میں سے بیوہ کون کونسی تھیں؟

ج: سوائے حضرت عائشہؓ کے باقی سب بیوہ تھیں۔

س: حضور کی اس زوجہ محترمہ کا نام بتائیے جنہوں نے آپ سے نکاح کا پیغام دینے والی کو اپنی پازیب اور پاؤں کی انگلیوں کے چھلے انعام میں دیئے تھے؟

ج: حضرت ام حبیبہ۔

س: حضور کے صاحبزادے حضرت ابراہیم اور قاسم کی والدہ کا نام بتائیے؟

ج: حضرت ماریہ قبطیہؓ۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ۔

س: امہات المومنین کے لئے معاشرتی قانون اور پردہ کے احکام قرآن مجید کی کس سورت میں ہیں؟

ج: سورۂ احزاب کی آیات ۵۳ تا ۵۹ تک۔

س: حضور کی ازواج مطہرات میں سب سے کم عمر پانے والی کون ہیں، ان کی عمر کتنی ہے؟

ج: حضرت زینب بنت خزیمہ ۳۰ سال

س: قرآن مجید کی سورۂ نور میں هٰذَا اِفْكٌ مُّبِيْنٌ کا تعلق حضور کی کس زوجہ محترمہ سے ہے؟

ج: حضرت عائشہؓ (ان کا لقب حمیرہ تھا)

س: حضورؐ کی وہ کونسی زوجہ مطہرہ ہیں جن کی عمر نکاح کے وقت آپؐ کی عمر کے برابر تھی؟

ج: حضرت سودہؓ (دونوں کی عمر پچاس سال کی تھی)

س: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آباد اجداد میں سے کسی شخص نے مکہ معظمہ میں "دار الندوہ" نام کی عمارت تعمیر کروائی تھی؟

ج: قصی ابن کلاب۔

س: حضرت محمدؐ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم جن دو لڑکوں سے بیاہی گئی تھیں ان لڑکوں کے باپ کا کیا نام تھا؟

ج: عبدالعزیٰ (ابولہب)

س: کن لوگوں کی شکل و صورت حضورؐ سے ملتی تھیں؟

ج: ۱۔ جعفرؓ بن ابی طالب۔ ۲۔ حسین بن علیؓ ۳۔ قثم بن عباسؓ۔ ۴۔ ابو سفیان بن حارث۔ ۵۔ سائب بن عبیدؓ۔ ۶۔ مسلم بن معتب۔ ۷۔ کابس بن ربیعہ بن مالک السامیؓ

از: سمیر اسماعیل چوگلے

بعض لاوارث غریب بیوائیں جن کے کھانے کپڑے کا کوئی سہارا نہیں ہے۔ ایسی پریشانی اور مصیبت میں مبتلا ہیں کہ خدا کی پناہ اس کا علاج دو باتوں سے ہو سکتا ہے یا تو نکاح کرلیں یا اپنے ہاتھ کے ہنر سے چارہ حاصل کریں۔ مگر ہندوستان کے جاہل نکاح اور ہنر دونوں کو عیب سمجھتے ہیں۔ دوسری طرف کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھے۔ پھر بتلاؤ ان بیچاریوں کی کیوں کر گزر بسر ہو۔ بیبیو! دوسروں پر تو کچھ زور چلنا نہیں۔ مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر خدا تعالیٰ نے اختیار دیا ہے۔ دل کو سمجھاؤ اور کسی کے برا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کرے اور اگر اس قابل نہ ہو یا دل نہیں چاہتا یا بکھیڑے سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گزر کسی پاک ہنر کے ذریعے سے کرے اگر کوئی حقیر سمجھے تو ہرگز پرواہ مت کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان۔ بہشتی زیور کے چھٹے حصے میں دیکھ لو۔ اور ہنر اور دستکاری کا کام سیکھنا معیوب نہیں (بیبیو) اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو ہمارے پیغمبر ان کاموں کی ترغیب کیوں کرتے۔

حدیث میں ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھاتے تھے۔ یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں۔ اور پیغمبروں کے بعض کاموں کا بیان قرآن شریف میں ہے۔ اور بعض کام ایسی کتابوں میں لکھے ہیں۔ جن میں پیغمبروں کا حال ہے۔ ہماری ماں بہنوں کو اسی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

ڈاکٹر اکبر رحمانی کی پی ایچ ڈی کی ڈگری منسوخ کئے جانے کی خبر غلط ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ نقش کوکن کے ماہ اکتوبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں معروف ادیب و صحافی اور ماہنامہ آموزگار جلگاؤں کے مدیر اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر اکبر رحمانی کی پی ایچ ڈی کی ڈگری منسوخ کئے جانے کی جو خبر چھپی تھی وہ بے بنیاد اور غلط ہے۔ ہم نے بمبئی کے ایک موقر روزنامہ سے یہ خبر اخذ کی تھی مگر ڈاکٹر اکبر رحمانی صاحب نے ہمیں جو خط لکھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ خبر جھوٹی ہے اور کسی دل جلے حاسد نے فرضی نام کے ساتھ وہ غلط خبر اشاعت کے لئے بھیجی تھی۔

اس خبر کی اشاعت سے ڈاکٹر اکبر رحمانی کے حلقۂ احباب میں جو غلط فہمی پھیلی اور ڈاکٹر رحمانی صاحب کو جو ذہنی اذیت پہنچی ہے اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ — مدیر۔

از فضل الدین عبدالرحمٰن برکار (فروس)

"ناسُن بُرا نا بول بُرا نا دیکھ بُرا" میرے
دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ میں نے سوچا سننا اور دیکھنا
ہم بھلے ہی بند نہ کر سکتے ہوں۔ (چاہے وہ بُرا ہی کیوں
نہ ہو) مگر بُرا بولنے سے گریز کر سکتے ہیں۔ میں نے یہ بات
دل میں ٹھان لی کہ کسی کے بارے میں خصوصاً سیاسی لیڈروں
کے بارے میں کچھ بھی بُرا لفظ منہ سے نہیں نکالوں گا۔
اس حلف نامہ میں عمل کرتے آیا ہوں اور کوئی پوچھے یا نہ
پوچھے مستقبل میں کرتے رہوں گا۔

ابھی یہ دیکھیں۔ ہمارے سابق وزیر
اعظم جناب دیوے گاؤڈا صاحب اپنے خاندان کے
سوا درجن افراد کو ساتھ لے کر ہوائی جہاز سے حرارے
گھومنے چلے گئے۔ میں نے ایک لفظ بھی منہ سے نہیں
نکالا۔ اس کے بعد اس جمبو فیملی کو روم کے سفر پر لے
گئے۔ اس وقت بھی میں نے ایک لفظ بھی منہ سے نہیں
نکالا۔ ابھی ایک غریب کسان کے بیٹے کو یہ لاکھوں کا
خرچہ کرنا کیسے ممکن ہوا۔ اس سے مجھے کوئی سروکار
نہیں۔ کیوں کہ میرا کچھ نہ کہنے کا (تنقید نہ کرنے کا) ارادہ
پکّا ہے اور وہ کسی صورت میں نہیں بدلے گا۔

ماضی میں بھی میں اسی طرح چُپ
بیٹھا تھا۔ ان دنوں نرسمہا راؤ صاحب نئے نئے وزیر
اعظم بنے تھے۔ انہوں نے دوردرشن (ٹیلیویژن) پر ایک
نقش کوکن
اچھی خاصی تقریر کی۔ انہوں نے رعایا کو نصیحت کی
"اپنے کمر کا پٹّا ٹائٹ کرو" "Tighten your belt"
وہ کہنا چاہتے تھے کہ خرچہ کم کیا کرو، لیکن غلطی سے
میں یہ بات سمجھ نہ سکا اور میں نے سمجھا پٹّا چھوٹا یا
ٹائٹ کرو۔ میں نے پٹّا ہی بدل ڈالا۔ ایک چھوٹا
پٹّا لے کر کمر پر کس دیا تاکہ حکم عدولی نہ ہو۔

بعد میں پتہ چلا کہ راؤ صاحب ہوائی جہاز
سے Common Wealth کی میٹنگ کے لئے
کینیڈا روانہ ہو گئے۔ اب گئے تو گئے اپنے ساتھ ۲ جمبو
ہوائی جہاز بھر کر ساتھی ساتھ لے گئے غالباً ہمارا وطن
غریب وطن نظر نہ آئے اس لئے یہ ان کی ترکیب تھی۔
غریبی ہٹاؤ نہ جمے تو غریبی چھپاؤ کی پالیسی اپنائی تھی۔

میں سمجھا کامن ویلتھ میں بہت دولت
(wealth) ہوگی جو سبھی ممبران ممالک میں مشترکہ
(COMMON) بانٹ دی جائے گی اور یہ دولت لانے کیلئے
(علی بابا کے گدھوں کے بدلے) جمبو ہوائی جہاز ساتھ لے گئے
تھے۔ میں سراسر غلطی پر تھا لیکن آج تک چپ رہنے
میں ہی عقلمندی مانی۔ حالانکہ راؤ صاحب کے زمانے میں
کیا کیا Scandals نہیں ہوئے اور کتنی مشترکہ دولت
(COMMON WELTH) لوٹی گئی اس کی خبریں
اخباروں میں بھر کر آ رہی ہیں۔

ایک بات ضرور ہے کہ میں نے اپنے کمر کا چھوٹا پٹّا
ابھی تک تبدیل نہیں کیا۔ کیونکہ مہنگائی اتنی بڑھ گئی ہے
کہ پیٹ بہت اندر گیا ہے اور اسی وجہ سے پٹّا بھی چھوٹا
محسوس نہیں ہوتا۔ میرا تنقید نہ کرنے کا ارادہ ابھی تک قائم
ہے اور میں ناسُن بُرا نہ بول بُرا پر قائم ہوں۔

❖

ھندو مسلم اتحاد کے لئے قائد اعظم کی کاوشوں کا ثبوت۔

"دی پیپلس جناح ہال"

نمبر ۳۹۶، دلبھ بھائی پٹیل اسٹریٹ ممبئی حالانکہ آجکل ایک گمنام سی جگہ ہے مگر وہاں ایک عمارت کے دروازے پر لگی ایک سنگی تختی کو اگر آپ غور سے دیکھیں تو پیلے زنگ کی تہوں کے نیچے یہ چار لفظ بآسانی پڑھے جا سکتے ہیں۔ دی پیپلس جناح ہال۔

تعجب کی بات یہ ہے کہ نظریۂ پاکستان کے خالق محمد علی جناح کے نام سے معنون ایک عمارت آج بھی اس شہر کے دل میں اور کانگریس کے قدیمی گڑھ کانگریس ہاؤس کے برابر میں موجود ہے اور بات ہے کہ یہ جگہ طوائفوں کے اڈے کے طور پر بھی بدنام ہے۔ تصور کیا جا سکتا ہے کہ محمد علی جناح آن بانوں کی وجہ سے اس جگہ کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے بھی دیکھا ہوگا۔

بہر حال اس عمارت کے سلسلے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ عمارت ہندو۔ مسلم اتحاد کے سلسلے میں محمد علی جناح کی کاوشوں کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ عمارت کے دروازے پر اونچائی پر لگی ہوئی سنگی تختی پر لکھا ہے "یہ ہال ممبئی کے شہریوں نے اپنی ۱۱ دسمبر ۱۹۱۸ء کی کامیابی کی یادگار کے طور پر محمد علی جناح کی مدبرانہ قیادت میں تعمیر کیا ہے۔

۱۱ دسمبر ۱۹۱۸ء کی کامیابی کے واقعے کا ذکر بڑے ہی عمدہ انداز میں اسٹینلے وولپرٹ کی کتاب "جناح آف پاکستان" میں ملتا ہے۔ واقعہ یہ تھا کہ بمبے کے گورنر کی حیثیت سے لارڈ ولنگڈن کے عہدے کی مدت ختم ہو رہی تھی۔ اسی دوران ولنگڈن کے کچھ پارسی دوستوں نے لارڈ ولنگڈن کے اعزاز میں ٹاؤن ہال میں ایک عوامی تقریب کا اہتمام کیا تھا مگر جناح کا ہوم لیگ کے علمبردار کی حیثیت سے ولنگڈن سے ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ لہٰذا اس جلسے کو ناکام بنانے کے لئے جناح اور ان کے ساتھیوں نے ایک وفد کی قیادت کی تھی اور سر جمشید جی جی جی بھائی (سر جے جے) پر جو ولنگڈن کی تعریف میں ایک قرارداد پیش کر رہے تھے۔ سوالوں کی بوچھار کر کے قرارداد پیش کرنے نہیں دیا تھا۔ جناح کی اس مداخلت کے لئے انہیں جبراً ہال سے باہر نکال دیا گیا تھا مگر واقعے کے سبب جناح ممبئی والوں کے ہیرو بن گئے تھے۔

اسی واقعے کے بعد شانتا رام چال میں ایک میٹنگ ہوئی تھی۔ اسی میٹنگ میں دی پیپلس جناح ہال کی تعمیر کے لئے ۶۵ ہزار روپے کا چندہ جمع کیا تھا۔ ۱۹۱۹ء میں ہال کی تعمیر کا کام مکمل ہو گیا تھا۔ مگر اس ہال میں طرز تعمیر کے اعتبار سے کوئی خاص بات نہیں تھی اس کی نگہداشت اور نظم و ضبط کا کام جناح ہال ٹرسٹ کے ذمے تھا۔ کانگریس ہاؤس

نقش کوکن

کے کمپاؤنڈ میں ہونے کی وجہ سے اکثر اس میں کانگریس کی میٹنگیں ہوا کرتی تھیں۔ ۱۹۴۰ء میں اس پر ۱۶ کمروں کا ایک اور منزلہ تعمیر کیا گیا تھا جس میں اب رہنے والے رہتے ہیں۔

مزے کی بات یہ ہے کہ اب اس ہال کا استعمال سیاسی میٹنگوں کے علاوہ سبھی کاموں کے لیے ہوتا ہے۔ مثلاً شادی بیاہ کا استقبالیہ، تعزیتی میٹنگوں، مذہبی تقریبات وغیرہ۔

پی جے ہال ٹرسٹ کے سکریٹری نین یاگنک بتاتے ہیں کہ "اس ہال میں سیاسی میٹنگوں کے علاوہ ہر قسم کی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔"

مگر جس طرح اس ہال کی عمارت کے مکین اس کی تاریخی حیثیت سے لاعلم ہیں اسی طرح انڈین ہیریٹیج سوسائٹی کی ہیریٹیج بلڈنگوں کی فہرست میں بھی یہ عمارت شامل نہیں ہے مگر سوسائٹی کے وائس چیئرمین وجیا دیشمکھ نے کہا ہے کہ نظر ثانی شدہ فہرست کی اشاعت کے موقع پر ہم اسے فہرست میں شامل کریں گے۔ اتنا ہی نہیں شہر کی تاریخ لکھنے والے راہل مہروترا جیسے لوگ بھی اس عمارت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

شہر کی بعض اہم شخصیات بھی جناح ہال کی موجودگی سے لاعلم ہیں اور اس کے تذکرے پر وہ ملبار ہل میں جناح کے شاندار بنگلے جناح ہاؤس کا حوالہ دیتی ہیں۔

بہر حال اگر اس ہال کو ہیریٹیج کی عمارتوں کی فہرست میں جگہ مل گئی تو اسے شہر کی تاریخ میں ایک اہم مقام حاصل ہو جائے گا۔

این۔ ای۔ ایس اُردو ہائی اسکول
ناگوٹھنہ ضلع رائے گڈھ

۲۰ جون ۸۵ء ناگوٹھنہ کی تاریخ میں سنہرے حرفوں سے لکھا جائے گا کیوں کہ یہی وہ مبارک دن ہے جب ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام این۔ ای۔ ایس اُردو ہائی اسکول کا قیام عمل میں آیا۔

اسکول میں آٹھویں کلاس کا افتتاح ۲۰ جون ۸۸ء کو ڈاکٹر اسحٰق جمخانہ والا کے دست مبارک سے ہوا۔

پہلے سال آٹھویں کلاس میں ۳۲ طلبا تھے۔ دوسرے سال روہا سے اس اسکول میں طلبا نے داخلہ لیا۔ بچوں کی تعداد اور کلاس بڑھ جانے سے اس کو جناب اسماعیل دفعدار صاحب کے ورکشاپ میں منتقل کیا گیا۔

اسی سال ۱۹ مئی ۸۹ء کو سوسائٹی ھٰذا نے اسکول کی عمارت کا سنگ بنیاد بدست جناب اسحاق جمخانہ والا ایک پر وقار تقریب میں رکھا۔ اسکول کا تعمیری کام مسلسل جاری رہا اور عارضی طور پر تین کلاس کو نئی عمارت میں جون ۹۱ء میں منتقل کیا گیا۔ آج بھی تعمیری کام ادھورا ہے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ پایۂ تکمیل تک پہنچے۔

فی الحال اسکول میں پنجم تا دہم کلاس ہے اور ۱۷۷ طلبا و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ پین، روہا، پالی اور دیگر گاؤں سے بھی طلبا اس اسکول سے استفادہ کر رہے ہیں۔

تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کل ۱۴ ہے جو اسکول کی ترقی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں۔

اسکول کابینہ: ہر تعلیمی سال کی شروعات جون میں ہونے کے بعد بچوں کو چار ہاؤس میں تقسیم کیا جاتا ہے مثلاً ریڈ ہاؤس، بلو ہاؤس، گرین ہاؤس اور ییلو ہاؤس طلبا کے مابین جمہوری طرز پر الیکشن کروا کے ان کی کابینہ بنائی جاتی ہے۔ جو اسکول کے نظم و نسق میں ممد و معاون ہوتی ہیں۔

غریب طلبا کی امداد: چند مخیر حضرات کے مالی تعاون سے اسکول کے غریب طلبا کو یونیفارم، کتابیں، بیاض اور ایس ٹی پاس کا انتظام سوسائٹی ھٰذا ہمیشہ کرتی رہتی ہے۔

مقابلہ جاتی امتحانات: (۱) اسکالر شپ امتحان ۹۵ء میں پہلی ساتویں کی بیچ (BATCH) پرائمری اسکول سے ہماری طرف منتقل ہوئی تو پہلے ہی سال ہم نے اسکالر شپ امتحان میں ۷ طلبا شریک کئے اس میں سے تین کامیاب ہوئے اور ایک طالبہ امتیازی نمبرات کے ساتھ اسکالر شپ کیلئے منتخب

کی گئی۔ (۲) N.T.S. : امسال پہلی بار دسویں جماعت کے ۱۰ طلباء N.T.S امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ (۳) M.T.S. : آٹھویں اور نویں جماعت کے سات طلباء اس امتحان میں پہلی بار شریک ہوئے۔ (۴) ڈرائنگ کے امتحانات: ہر سال ڈرائنگ امتحانات کے لئے طلباء کو شریک کیا جاتا ہے۔ ان کو کوچنگ دی جاتی ہے اور نتائج بھی شاندار برآمد ہوئے ہیں۔

سالانہ اسپورٹس: ہر سال دسمبر یا جنوری میں اسکول کے سالانہ اسپورٹس منعقد کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اسکول کے طلباء و طالبات تعلقہ سطح کے کھیلوں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

۹۵ء میں ہمارے اسکول میں روہا تعلقہ سائنسی نمائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ پروگرام انتہائی کامیاب اور حوصلہ بخش ثابت ہوا۔

ثقافتی پروگرام: ۸۹ء میں جب روہا کے طلبہ اسکول میں داخل کئے گئے اسی وقت ہمارے اسکول میں طلباء کی تعداد ۶۰ تھی۔ پہلی بار ہم نے ۲۶ جنوری ۸۹ء کو K.G / پرائمری اسکول اور ہماری اسکول اس طرح ہم نے ایک مشترکہ ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا جس میں ننھے منّے فنکاروں نے اپنے جوہر دکھائے۔ بعد ازاں ۹۲ء اور ۹۵ء میں بھی اس قسم کے پروگرام ہوئے۔

تعلیمی سفر: سچ تو یہ ہے اکا دکا مرتبہ ہی اسکول ایجوکیشنل ٹور روانہ ہوا ہے۔

سیرۃ النبی کا جلسہ: ۵ اکتوبر ۹۱ء کو کل ضلع رائےگڑھ جلسۂ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ جس کے کفیل جناب اسماعیل دفعدار صاحب تھے۔ ہمارے طلباء مروڈ، مہاڈ، نیرل جہاں بھی تقریری مقابلے کی دعوت آتی ہے وہاں لازمی طور پر شریک ہوتے ہیں۔

دیگر ضلعی سطح کے پروگرام میں حصّہ:

N.K.T.F نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ بہرکیف روز اوّل سے ہی ہماری اسکول N.K.T.F کے مقابلوں میں شریک ہونے لگی اور متعدد بار تقریری و دیگر مقابلوں میں اول و دوم نمبرات حاصل کرنے لگی۔ ہماری اسکول نے دو بار ۹۱ء اور ۹۲ء میں N.K.T.F کے پروگرام کے انعقاد میں کفالت کی ہے اور یہ پروگرام جہاں بھی منعقد ہوتے ہیں ہماری اسکول کی حاضری لازمی ہوتی ہے۔

سال گزشتہ ۹۶ء میں شری وردھن میں بھی طلباء و طالبات نے اچھی کامیابی حاصل کی ہے۔

K.H.E.U. کوکن ہائر ایجوکیشن یونٹ اس ادارے کا زیر اہتمام ۹۳ء میں "ووکیشنل گائیڈینس" ہماری اسکول میں منعقد کیا گیا تھا جس میں مبارک کاپڑی صاحب بطور ← Vocational Guid آئے تھے۔ اور آج K.H.E.U. کا سالانہ جلسہ بھی اس اسکول میں منعقد کیا گیا۔ جو کہ ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

S.S.C. S.S.C. کے طلباء کو جون شروعات سے ہی مفت کوچنگ دی جاتی ہے۔ صبح و شام میں اساتذہ محنت کرتے رہتے ہیں۔

S.S.C. کے نتائج:

پہلی BATCH ۹۱ء میں شریک ہوئی تب سے ابتک کی رپورٹ یہ ہے:

سنہ ۱۹۹۲ء 50% سنہ ۱۹۹۱ء 33.3%

سنہ ۱۹۹۴ء 66.66% سنہ ۱۹۹۳ء 79%

سنہ ۱۹۹۶ء 80% سنہ ۱۹۹۵ء 76.19%

ہمارے ۱۰۳ کامیاب طلباء فی الحال اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں
۳۔ ڈاکٹرس ۲۔ انجینئرس ۶۔ ٹیچرس
۱۵۔ گریجویٹس ۵۰۔ جونیئر کالج ۲۱۔ دیگر۔

سلائی کورس:

رحمانی فاؤنڈیشن کے ذریعہ اور ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے توسط سے ۵ سلائی مشین اسکول کو بطور عطیہ ملی اور سلائی کلاس جاری ہے۔ ایک BATCH ۲۵ طلبہ کی شریک امتحان ہوئی اس میں جملہ طالبات کامیاب رہیں۔

کمپیوٹر کورس:

دورِ حاضر کی اہمیت کو دیکھ کر امسال شعبۂ کمپیوٹر ۱۵ر اگست ۹۶ء کو شروع کیا گیا ہے۔

دینیات:

W.E کے پریڈ میں بچوں کو عصری تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم ہفتے میں ایک پریڈ دی جاتی ہے اور اس کا باقاعدہ امتحان بھی ہوتا ہے۔

انگریزی بول چال:

انگلش اسپیکنگ سکھانے کے پیشِ نظر ایک پریڈ انگریزی بول چال کے لئے رکھا گیا ہے۔

اسکول لائبریری:

گزشتہ سال ۹۵ء میں این۔ای۔ایس اردو ہائی اسکول میں ایک اردو لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ حالانکہ لائبریری پہلے سے تھی لیکن اس بار باقاعدہ تین ہزار روپیوں کی کتابیں لائی گئیں۔ اسکول کے چیئرمین عبدالصمد ادھیکاری صاحب، سکریٹری لیاقت علی کڈویکر صاحب، اس کے علاوہ دیگر ممبرانِ سوسائٹی نے مالی تعاون مرحمت فرمایا۔ مگر کتابیں ابھی بہت کم ہیں۔ اس کے لئے ہم عطیات کا انتظار کر رہے ہیں۔

اسکول کی سائنسی تجربہ گاہ:

سائنس کی لیبارٹری فی الحال عارضی طور پر ایک کمرے میں ہے۔ سائنسی آلات و اسباب تسلی بخش ہیں مگر اس تجربہ گاہ کو مزید بہتر بنانا ہے۔

اسکاؤٹ اور گائیڈ:

امسال اسکول کے طلبہ کیلئے اسکاؤٹ کورس شروع کیا گیا ہے۔ مستقبل قریب میں N.C.C. یا M.C.C. کی کلاس شروع ہوگی۔

مستقبل کے کام:

(۱) جونیئر کالج آرٹس (لڑکیوں) کے لئے (۲) ٹیکنیکل میں کوئی دو شعبے شروع کرنا ہے (۳) بیرونی طلباء کیلئے ہوسٹل کا قیام۔

اسکول نے جو بھی ترقی کر رہی ہے وہ اللہ کا کرم اور سوسائٹی لہٰذا کا تعاون ہے اسی طرح مخیر حضرات اور تعلیمی ہستیوں کے مفید مشورے اور ہمدردانِ قوم کے تعاون سے یہ ادارہ مستقبل قریب میں ایک مثالی ادارہ بن سکتا ہے
آخر میں ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

عبدالصمد ادھیکاری ....———— ارشاد کنکے (ہیڈ ماسٹر)
(چیئرمین) ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی، ناگوٹھنہ۔

ہندوستان کے وزراء اعظم

وزراء اعظم کے نام	کب سے	کب تک
پنڈت جواہر لال نہرو	۱۵ / اگست ۱۹۴۷ء	۲۷ / مئی ۱۹۶۴ء
گلزاری لال نندہ (ہنگامی)	۲۷ / مئی ۱۹۶۴ء	۹ / جون ۱۹۶۴ء
لال بہادر شاستری	۹ / جون ۱۹۶۴ء	۱۱ / جنوری ۱۹۶۶ء
گلزاری لال نندہ (ہنگامی)	۱۱ / جنوری ۱۹۶۶ء	۲۴ / جنوری ۱۹۶۶ء
شریمتی اندرا گاندھی	۲۴ / جنوری ۱۹۶۶ء	۲۴ / مارچ ۱۹۷۷ء
مرارجی ڈیسائی	۲۴ / مارچ ۱۹۷۷ء	۲۸ / جولائی ۱۹۷۹ء
چرن سنگھ	۲۸ / جولائی ۱۹۷۹ء	۱۴ / جنوری ۱۹۸۰ء
شریمتی اندرا گاندھی	۱۴ / جنوری ۱۹۸۰ء	۳۱ / اکتوبر ۱۹۸۴ء
راجیو گاندھی	۳۱ / اکتوبر ۱۹۸۴ء	یکم / دسمبر ۱۹۸۹ء
وشوناتھ پرتاپ سنگھ	۲ / دسمبر ۱۹۸۹ء	۷ / نومبر ۱۹۹۰ء
چندر شیکھر	۹ / نومبر ۱۹۹۰ء	۲۶ / جون ۱۹۹۱ء
نرسمہا راؤ	۲۴ / جون ۱۹۹۱ء	۱۶ / مئی ۱۹۹۶ء
اٹل بہاری واجپئی	۱۶ / مئی ۱۹۹۶ء	یکم جون ۱۹۹۶ء
ہردنا ہلی ڈوڈے دیوے گوڑا	یکم جون ۱۹۹۶ء	۲۱ / اپریل ۱۹۹۷ء
اندر کمار گجرال	۲۱ / اپریل ۱۹۹۷ء	عہدہ وزیر اعظم

نقش کوکن میں تصویروں کی اشاعت

کچھ لوگ اپنی تخلیق یا خبر کے ساتھ تصویر جوڑ کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ خبر یا تخلیق کی اشاعت کے ساتھ ان کی تصویر بھی چھپ جائے گی مگر ایسا نہیں ہے۔

نقش کوکن میں تصویر کی پازیٹیو فلم بنانی پڑتی ہے اس کے لئے کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے نقش کوکن میں وہی تصویریں چھپتی ہیں جن کی فلم سازی کا خرچ ۲۲۵ روپے ادا کرتی ہے۔ ٭٭

آلو
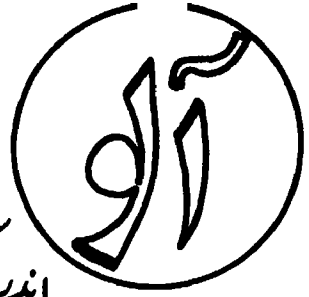
آلو ایک مشہور عام سبزی ہے جو زمین کے اندر پیدا ہونے والی سبزیوں میں سے ایک ہے اسے ہر ملک اور ہر خطے میں مختلف طریقوں سے پکا کر یا ابال کر استعمال کیا جاتا ہے۔ بطور سالن، بطور چپس، کباب اس کے کئی اقسام ہیں مگر ان سب میں سرخ گولا بہترین آلو کی قسم ہے۔ آلو ہمیشہ تازہ ہو تو فائدہ بخش ہوتے ہیں انہیں اسٹور میں رکھا جاتا ہے مگر اسٹور کے آلو فائدہ مند اور مزید ار کم ہوتے ہیں۔

نمکیات، روغنی اجزاء، پروٹین اور وٹامن ایچ۔ سی۔ ای۔ بی وٹی کی وافر مقدار آلو میں موجود ہوتی ہے۔ سبزیوں میں مختلف وٹامنز سب سے زیادہ آلو میں پائی جاتی ہیں اس کا مزاج سرد خشک ہے۔

خصوصیت و علاج: آلو کو ابال کر یا پراٹھا بنا کر کھانا سے مفید ہوتا ہے۔ گوشت کے ہمراہ آلو کھانا بھی فائدہ بخش ہے۔ آلو منی پیدا کرتا ہے اور منی کو گاڑھا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ آلو میں بے حد غذائیت ہوتی ہے۔ اگر اسے آٹا یا روٹی کی عدم موجودگی میں سادہ حالت میں ابال کر بطور غذا بھی استعمال کیا جائے تو ہرج نہیں اس طرح استعمال ہونیوالی یہ واحد سبزی ہے اس میں بے حد غذائیت ہوتی ہے۔

آلو جسم کو طاقت دیتا ہے اور لاغری ختم کر دیتا ہے۔ اگر جلی ہوئی جگہ پر آلو کا لیپ کر دیں یا آلو کاٹ کر رکھدیں تو درد کو افاقہ ہوتا ہے۔ اس مقام پر آبلہ نہیں پڑتا اور جلد کو آرام آجاتا ہے۔

آلو ہر چند ریح پیدا کرتا ہے مگر جیسا کہ طبی اصول ہے کہ ریح پیدا کرنے والی غذا قوت باہ کو حرکت میں لانے کا باعث بنتی ہے۔ اس طرح آلو بھی قوت باہ میں تحریک پیدا کرتا ہے۔

آلو جسم کو طاقت دینے والی سبزی ہے۔ مگر اسے مصالحوں اور گوشت کے ہمراہ استعمال کرنا ضروری ہے ورنہ اس سے ضروری فوائد حاصل نہیں ہو پاتے۔

آلو تنور میں ڈال کر خوب بھون لیں اور پھر اس کا چھلکا اتاریں اور نمک مرچ لگا کر اسے کھائیں۔ وجع المفاصل والوں کو یہ ایک ہفتہ میں درست کرے گا۔

وہ مریض جن کے پیٹ میں یعنی جگر گردہ میں پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گی۔

آلو ہضم ہو جانے پر بہترین سبزی ہے۔ مگر یہ دیر ہضم ہے۔ کمزور معدہ والوں کو آلو کا استعمال کم کرنا چاہیئے کیونکہ انہیں یہ نفخ پیدا کر دیگا۔

احتیاط: آلو ریح اور نفخ پیدا کر دیتا ہے۔ آلو کا زیادہ استعمال کرنے سے سودا کے مادہ میں تحریک پیدا ہوتی ہے اس لئے اسے اعتدال سے زیادہ کھانا مناسب نہیں ہے۔ یہ بروز کو گاڑھا کر دیتا ہے۔ بادی پیدا کرتا ہے اور بلغم بھی، اس لئے آلو کو گرم مصالحوں کے ساتھ استعمال کرنا ضروری ہے۔ گھٹیا اور بادی کے مریض کو آلو استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

نقش کوکن

ADMISSION NOTICE
1997-98
M.C.E. Society's
ALLANA COLLEGE OF PHARMACY
PUNE
(Degree Course)

2390-B.K.B. HIDAYATULLA ROAD POONA CAMP PUNE-411001
MAHARASHTRA
TEL. NO. (off/Res) 642074 FAX : 91-0212-638837

(approved by All India Council for Technical Education recognised by the Govt of Maharashtra and affiliated to Pune University)

Application are invited from ONLY MUSLIM Candidates of INDIAN NATIONALITY From all over India for admission to first year B Pharmacy in our College at Pune

The applicants should have passed Higher Secondary certificate Education or its Equivalent with atleast 50% marks in the subject of Physics, Chemistry and Biology (taken together) along with Mathematics, English & Modern Indian Language or modern foreign Language & havving passed the entire examination in one sitting (aggregate 50%)

The MUSLIM applicants who have already applied in response to the admission notification of Govt of Maharashtra, Directorate of Technical Education, Should also apply afresh, 20 seats (out of 40+4) are to be filled from amongst the eligible Muslim Candidates strictly in the order of merit in accordance with Govt Resolutions for admission, 2 Payment seats may be offered to NRI's

Application forms along with prospects are available from the office of the Principal against the payment of Rs 250/- (additional outstation courier postage charged Rs 100/- extra whatever applicable) by cash DD between 10 00 a m to 4 00 p m Application complete in all respects should reach the Principal's office within 15 days of publication of the Advertisement

Pune Principal

05 06 97

Notes

1 All admissions are subjects to the approval of the Maharashtra State Govt

2 Tution Fees will be as per Govt Rules

جولائی ۹۷ء

اخبار و اذکار

مرتبہ: — ف س ن صاد

مرول بیت المال ویلفیئر سنٹر کی سالانہ رپورٹ سال ۹۶ء

مرول میں گذشتہ چار برسوں سے مرول بیت المال ویلفیئر سنٹر اپنی سرگرمیوں کی وجہ سے مستحق، غریب اور حاجت مند مسلمانوں کی امیدوں کا مرکز بنا ہوا ہے ہر سال مخیر حضرات اپنی زکوٰۃ، فطرہ، صدقات اور عطیات کی رقمیں اس ادارے میں جمع کرتے ہیں اور اراکین سنٹر ذاتی تحقیق و تفتیش کے بعد ان رقموں کو مستحقین میں تقسیم کرتے ہیں۔ نیز درج ذیل سرگرمیاں بھی جاری ہیں

(۱) مفت عربی مدرسہ

(۲) لڑکیوں کی سلائی کلاس

(۳) نوکری دلانے کا مفت اہتمام

(۴) ووکیشنل گائڈنس پروگرام

(۵) مفت طبی جانچ

(۶) فطرہ کی وصولیابی اور عیدالفطر کی نماز سے قبل تقسیم کا نظام

(۷) غریب لڑکیوں کی شادی کیلئے امداد

(۸) عید میلادالنبیؐ کے موقع پر بچوں کا تقریری مقابلہ

(۹) عیدالفطر کے لیے دودھ کی مفت تقسیم

مستقبل کے پروگرام

(۱) میڈیکل ایڈ اور انفارمیشن سنٹر

(۲) ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ

اس سال علاج و معالجہ، گھروں کی مرمت، کاروباری و تعلیمی امداد و ضروریات کے لیے بہت سے مراسلے وصول ہوئے تھے لیکن فنڈ کی کمی کی وجہ سے مدد نہیں کی جاسکی۔ البتہ ایسے لوگوں کو شہر کے دیگر فلاحی اداروں کی طرف بالخصوص "رحمانی فاؤنڈیشن" سے رجوع کرکے امداد دلائی گئی۔

نقش کوکن

پروفیسر گوریکر کو اعزاز

انجمن اسلام اردو ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر اور سینٹ زیویرز کالج ممبئی کے اردو، فارسی اور اسلامیات کے ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ پروفیسر نظام الدین گوریکر کو آل انڈیا اورینٹل کانفرنس نے اپنے ۳۸ ویں سالانہ اجلاس کا صدر منتخب کیا ہے نیز آئی انڈیا میر اکادمی نے ساہتیہ رتن کے اعزاز سے نوازا ہے۔

ڈاکٹر اقبال حبیب کو بین الاقوامی اعزاز

ڈاکٹر اقبال حبیب ہندوستانی مسلمانوں میں ایک ایسے مسلم سائنس داں ہیں جن کی قابلیت کا اعتراف امریکن بائیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ ریسرچ ایسوسی ایشن نے بھی کیا ہے انہیں اپنی تنظیم کا لائف ممبر بھی نامزد کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ڈپٹی گورنر کے خطاب سے نوازا ہے ٹائیٹل انہی لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے جو سائنس کے میدان میں اہم کارنامہ انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں ڈاکٹر اقبال حبیب مردست بریلی کالج میں پروفیسر ہیں اور ساتھ ہی ساتھ سوسائٹی فار انوائرمنٹ اویرنس کے سربراہ بھی۔

اختر جمال قریشی
ممبئی

مرول میں آنکھ، ناک، کان گلہ کا مفت میڈیکل چیک اپ

۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء کو ادارہ مرول بیت المال ویلفیر سنٹر کے دفتر میں آنکھ، ناک، کان گلے کا مفت میڈیکل چیک اپ کا انعقاد کیا گیا۔

ڈاکٹر عبدالکریم نایک چیرمین رحمانی فاؤنڈیشن کی سرپرستی میں اس میڈیکل کیمپ میں تقریباً دوسو افراد نے فیض حاصل کیا۔

جس میں ڈاکٹر این اے شیخ (E N T) سرجن

ڈاکٹر وجے بھٹ (ماہر امراض چشم)

ڈاکٹر زبیر سورٹھیا (ایم۔ بی۔ بی۔ ایس)

ڈاکٹر قمر حانہ (ہومیو پیتھ)

نے اپنی مفت خدمات دیں

اس پروگرام کا انتظام عبدالمطلب شیخ جنرل سکریٹری نے کیا تھا۔

مرسلہ۔ محمد حنیف سورٹھیا۔ صدر

مہاڈ پولادپور تعلقہ مسلم امن کمیٹی کا سالانہ اجلاس

مہاڈ پولادپور تعلقہ

نقش کوکن

مسلم امن کمیٹی کا پانچواں سالانہ عام اجلاس ۲۴ مئی ۹۷ء کو جناب عبدالرشید احسلنے صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ سکریٹری جناب غلام محمد پٹیل صاحب نے کمیٹی کے سرپرست بزرگ محترم الحاج ایچ بی مقدم صاحب کی وفات حسرت آیات پر تعزیتی قرارداد پیش کی اور مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ بعد ازاں پچھلے سالانہ عام اجلاس کی روداد اور سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کی جسے اجلاس نے بالاتفاق رائے منظوری دی۔ بعد ازاں ۲۰۰۰ تا ۹۷ء سال تک کے لیے عہدیداران واراکین منتظمہ کمیٹی کا انتخاب بالاتفاق رائے عمل میں آیا

جناب شیخ حسین قاضی (صدر)

جناب ابراھیم احمد تاج (نائب صدر)

جناب داؤد حسن میاں پانساری (خزانچی)

" غلام محمد پٹیل (سکریٹری)

" عبدالرشید احسانے (سرپرست)

اجلاس میں تعلیمی فلاح و بہبود کی چند اہم قراردادیں منظور کی گئیں۔

اجلاس میں جناب محی الدین دیشمکھ، جناب فیروز خان دیشمکھ جناب محمد شفیع پورکر، جناب حسن میاں حوالدار، جناب ڈی۔ این دیشمکھ جناب محمد علی لاڈگے اور جناب منصور دیشمکھ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور کچھ اہم ضروری تجاویز پیش کیے بعد عبدالرشید احسلنے صاحب نے اپنے جامع خطبۂ صدارت میں سماجی اتحاد، اتفاق و یکجہتی پر زور دیا و سماجی برے رسم و رواج ختم کرنے کی اپیل کی اخیر میں سکریٹری جناب پٹیل صاحب نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

مہاراشٹر اردو اکاڈمی کا کامیاب سیمینار اور مشاعرہ

جلگاؤں میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے زیر اہتمام ۲۶ اور ۲۷ اپریل ۱۹۹۷ء کو کل ہند مشاعرہ اور قومی یکجہتی اور اردو کے موضوع پر سیمینار منعقد کیا گیا۔ پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر یامین اختر فاروقی نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور بتایا کہ اردو اکادمی کی سرگرمیوں کا دائرہ پھیلتا جا رہا ہے قومی سطح کا پروگرام پہلی بار ممبئی سے باہر جلگاؤں میں منعقد کیا جا رہا ہے انہوں نے اس پروگرام کے انعقاد کے۔ یہ اکادمی کے چیرمین شری پرمود نولکر (وزیر) نائب صدر

شری انیل دیشمکھ، شری ایکناتھ کھڈسے (وزیر مالیات) اور شری شریش داداجین (وزیر) اور جلگاؤں رائٹرز فورم کا بھی شکریہ ادا کیا۔

جلگاؤں کے آر۔ ڈی۔ سی جناب ایس۔ ایم۔ قادری نے دیپ جلا کر مشاعرہ کا افتتاح کیا۔ مشاعرے کی صدارت ممتاز شاعر اور صحافی انجم رومانی نے فرمائی۔

افتتاحی تقریب کی نظامت محترمہ اوشا شرما (آل انڈیا ریڈیو) نے کی مشاعرہ کا آغاز پاکستان کی ممتاز نعت گو مغینہ کبریٰ شیخ نے کیا بعد ازاں مشاعرہ میں راحت اندوری، قیصر الجعفری، ظفر گورکھپوری منشاء الرحمٰن منشاء، بشر نواز، جرنت سنگھ بشیر، جوہر کانپوری، قاسم امام، شاہد لطیف، جلیل الہ آبادی محسن جلگانوی، سعید راہی، عرفان پرتھنوی، پاگل عادل آبادی، مرزا مصطفےٰ آبادی، فاروق عشرت انجم رہبر، متین دھولیوی، تہمینہ ادیب اور عاجز بیاولی نے اپنا کلام سنایا مشاعرہ کی نظامت جاوید ناصر نے فرمائی۔ مشاعرے کے اختتام پر ممبر اسمبلی قاسم بلولا نے شکریہ ادا کیا۔

۲۷ ر اپریل کو قومی یکجہتی اور اردو کے موضوع پر سیمینار منعقد کیا گیا۔ صدارت ممتاز افسانہ نگار سریندر پرکاش نے فرمائی۔ ممتاز افسانہ نگار ومترجم سلام بن رزاق نے شمع روشن کرکے سیمینار کا افتتاح فرمایا۔

پہلے سیشن میں نظامت کے فرائض صغیر احمد نے انجام دیئے دوسرے سیشن میں ڈاکٹر ایم اقبال نے انجام دیئے موضوع کے لحاظ سے اپنی نوعیت کا یہ واحد کامیاب ترین تاریخی سیمینار تھا جس میں کثیر تعداد میں باذوق سامعین نے پُرمغز مقالات سماعت فرماکر مقالہ نگاروں کو داد تحسین سے نوازا۔

داپولی میں مدرسہ فیض القرآن کی تعمیر

رتناگری ضلع میں داپولی ایک زمانے سے علم وفن کا گہوارہ رہا ہے اردو ہائی اسکول ضلع کا اولین یہیں قائم ہوا ہے مگر یہاں دینی مدرسے کی کمی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا جو اطراف واکناف کے مواضع جات کے لیے شمع ہدایت کا کام دے قابل ذکر اور لائق صد شکر امر یہ ہے کہ یہاں الحاج عبدالرحمٰن بھاروے صاحب (نیوی والے) نے ایک قطع اراضی کو مدرسے کے لیے وقف کیا ہے اب اس پر مدرسہ فیض القرآن کا لستہ کے زیر اہتمام اور حضرت مولانا داؤد صاحب کودیے مدظلہ اور عالیجناب خالد پرکار صاحب کے زیر سرپرستی ایک دینی درسگاہ کی تعمیر کا فیصلہ ہوا ہے۔

دس محرم الحرام عاشورہ کے روز داپولی میں ڈاکٹر جناب ابراہیم خان سرگروہ کے دولتکدے پر مدرسہ کمیٹی کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں کمیٹی کے تمام اراکین نے شرکت فرمائی اور تعمیر کا کام جلد از جلد شروع کرنے کا متفقہ فیصلہ کیا گیا

اب مقامی و داپولی کے اطراف واکناف کے مواضع جات کے اہل خیر حضرات نیز عالم اسلام کے تمام مخیّر علم دوست بھائیوں سے التماس ہے کہ داپولی میں دینی مدرسہ کی بنیاد اور تعمیر میں دل کھول کر دامے درمے ہر ممکنہ امداد فرماکر معاون و مددگار ہوں بزرگوں کے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

اپنے عطیات :-
مدرسہ فیض القرآن داپولی کے نام سے
ڈاکٹر ابراہیم خان سرگرہ دہ
یا جناب عثمان ابراہیم قلمی کے نام سے
ارسال کریں۔
خان منزل۔ داپولی۔ ضلع رتناگری
پن کوڈ:- ۴۱۵۷۱۲
الداعی: اکبر سلیمان مقدم

مرول میں مفت ووکیشنل گائڈنس پروگرام

۵ اپریل ۹۷ء کو
دسویں اور بارہویں کے طلباء وطالبات
کی رہنمائی کے لیے مرول بیت المال
ویلفیر سنٹر کے دفتر میں مفت
ووکیشنل گائڈنس کا پروگرام ہوا
جس میں ڈاکٹر عارف نے اپنے
خصوصی چارٹ کے ذریعے طلبہ کی
رہنمائی کی۔
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم
کے روح رواں جناب مبارک کاپڑی
کی شرکت نے اس پروگرام کو رونق
بخشی اور تفصیلی بات چیت سے طلبہ
کی رہنمائی فرمائی اس پروگرام کے
انعقاد میں ادارہ کے جنرل سکریٹری
عبدالمطلب شیخ نے اپنا پورا تعاون دیا۔
مرسلہ:- سلیمان بارگیر۔ نائب صدر
نقش کوکن

کوسہ ممبرا یونیٹی سنٹر کا قیام

کوسہ ممبرا کے عوام کی فلاح و
بہبود کیلئے ایک فعال غیر سیاسی ادارہ
"کوسہ ممبرا یونیٹی سنٹر" کا قیام عمل میں
آیا جس کے نصب العین میں ایمبولنس
اور فری ریڈنگ لائبریری قائم کرنے
کے علاوہ سماجی اور تہذیبی پروگرام
کا انعقاد شامل ہے اس سنٹر کا ابتدائی
پروگرام پرائم گروپ آف کمپنیز (وفا
پارک) کے تعاون سے وفا ٹرافی کرکٹ
ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا تھا جس
میں کوسہ ممبرا اور شہر ممبئی کے کل ۱۶
کرکٹ ٹیموں نے حصہ لیا۔ فائنل مقابلہ
نعیم الیون (کوسہ) اور ینگ الیون
مجگاؤں (ممبئی) کے درمیان ہوا مجوزہ
اوور کے اس ٹورنامنٹ میں دونوں
ٹیموں کے مابین میچ برابری پر ختم ہوا۔
امپائر اور ججوں کے فیصلوں کے مطابق
وکٹ اور رنوں کے اوسط سے
نعیم الیون کو فاتح قرار دیا گیا۔
انعامی تقریب میں پرائم
گروپ آف کمپنیز کے مینجنگ ڈائرکٹر
امتیاز پیرزادہ اور ڈائرکٹر مشتاق
کھوت کے علاوہ پرائم کلیکشن کے
محمد شفیع اور دیگر مہمان شریک تھے۔
فاتح ٹیم نعیم الیون (کوسہ)
کے کپتان لیاقت نے جناب امتیاز پیرزادہ
کے ہاتھوں ۴۴۴۴/- روپئے نقد
اور وفا ٹرافی حاصل کی۔ دوسرا انعام
جناب مشتاق کھوت کے ہاتھوں
ینگ الیون کے کپتان امیر پاپاری
کو ۲۵۰۱/- روپئے نقد اور وفا ٹرافی
دی گئی۔ یہ مقابلے ۱۳ اپریل سے ۱۶ اپریل
تک وفا پارک کے وسیع گراؤنڈ میں ہوئے
جسے کوسہ ممبرا یونیٹی سنٹر نے آرگنائز
کیا تھا۔ کوسہ ممبرا یونیٹی سنٹر کے
عہدیداران میں جناب عبدالحمید کونڈیکر
امتیاز پارکر اور غیاث الدین سرے ہیں۔
(یہ مقابلے ۱۳ تا ۱۶ اپریل کو
میں ہوئے مگر اس کی رپورٹ مراسلہ
نگار نے دفتر نقش کوکن میں اس وقت
پہنچائی جب جون ۹۷ء کی کاپی مکمل
ہوکر پریس جا رہی تھی مدیر)

بنکاک میں بین الاقوامی مزاحیہ مشاعرہ

بنکاک (تھائی لینڈ) میں
انڈین ویمنس کلب کے زیر اہتمام
ہندوستان کے مقبول ترین مزاحیہ
فنکار جسپال بھٹی کا کلچرل پروگرام
اور مزاحیہ کوی سمیلن ایک ہی اسٹیج
پر منعقد ہوئے۔ ممتاز ٹی وی اور
فلمی کلاکار شیل چترویدی، اردو

کے مزاح نگار شاعر نظر برنی اور ہندی کے ہاسیہ کوی ہری اوم "بے چین" ان فنکاروں میں شامل ہیں جنہوں نے سامعین کو اپنا گرویدہ بنالیا۔ جیپال بھٹی نے سماج کے ان اراکین کو نکتہ چینی کا شکار بنایا جو ہمہ وقت اپنے مفادات کی تکمیل میں مصروف رہتے ہیں۔۔۔۔۔

شسیل چترویدی نے سماجی منافقت اور خوشامدانہ طرز عمل پر شدید برہمی کا اظہار کیا۔۔۔۔۔۔۔

نظر برنی کا طنز منفرد نوعیت کا ہے انہوں نے الفاظ اور مصرعوں کی تحریف کے فن، مفاہیم کو مزاحیہ پیرائے سے پیش کرنے، پیروڈی اور محاوراتی زبان کے استعمال پر خاصی قدرت کا ثبوت دیا ان کے کلام نے سامعین کو بہت متاثر کیا۔

محمود حسین قدوائی۔ جوائنٹ سکریٹری
ادبی سنگم۔ نئی دہلی

ڈاکٹر زبیر سورٹھیا کیلئے، تہنیتی جلسہ اور مفت میڈیکل کیمپ

۶ر اپریل ۹۷ء کو صدر مرول بیت المال ویلفیر سنٹر جناب محمد حنیف سورٹھیا کے صاحبزادے ڈاکٹر زبیر سورٹھیا کی ایم بی بی ایس میں

نقش کوکن

شاندار کامیابی پر ایک تہنیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں مفت میڈیکل چیک اپ کا اہتمام بھی ہوا۔ جس میں مرول کے معززو معتبر حضرات اور مریضوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اس جلسہ میں مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر این اے شیخ کے ہاتھوں ڈاکٹر زبیر سورٹھیا کو گلہائے عقیدت پیش کیا گیا۔

مہانوں کا تعارف عبدالمطلب شیخ نے کیا۔ مرول بیت المال ویلفیر سینٹر کے عہدیداران نے ڈاکٹر زبیر سورٹھیا اور ان کے والد محترم کو مبارکباد پیش کیں۔ اس میڈیکل کیمپ میں ڈاکٹر زبیر نے سرجن ڈاکٹر این اے شیخ کے معاون کے طور پر خدمت انجام دی۔

مرسلہ:۔ شبیر شیخ سکریٹری

پونے یونیورسٹی میں نمایاں کامیابی

انجمن خیرالاسلام ممبئی کے زیر اہتمام چلنے والے پونہ کالج کے احاطہ میں پونہ انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنس اینڈ انٹر پرینرشپ۔ کیمپ پونے کی ہونہار طالبہ شیخ سمیرہ سلیم نے پونے یونیورسٹی (ایم سی ایم) ماسٹر آف کمپیوٹر مینجمنٹ کے امتحان میں نمایاں نمبر ۸۱٫۶۲ فیصد حاصل کرکے میرٹ لسٹ میں پہلا مقام حاصل کیا انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر و پونہ کالج کے وائس پرنسپل پروفیسر شیخ مظفر پونہ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ایس۔ این کوتوال اور مسلم بینک کے چیرمین و پونہ کالج کے مقامی ٹرسٹی جناب پی اے انعامدار نے شیخ سمیرہ کو اس موقع پر خصوصی مبارکباد دی۔

پی اے انعامدار ایم ایم ای آر سی کے چیرمین منتخب

جناب پی اے انعامدار مہاراشٹر میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سنٹر کے چیرمین منتخب کیے گیے موصوف مہاراشٹر کاسموپولیٹن ایجوکیشن سوسائٹی مسلم بینک کے چیرمین ہونے کے ساتھ ساتھ متعدد تعلیمی و سماجی تنظیموں کے سربراہ ہیں اور اپنی ہمہ گیر نمایاں کارکردگی سے ایک منفرد

شیورڈھن میں ایک مثال جشن تہنیت

حسب سابق مسلم بزم اتحاد و ترقی شیورڈھن ضلع رائے گڈھ نے جلسۂ تہنیت و تقسیم انعامات ۲۵ رمئی ۷۰ء کی شب شیورڈھن میں منعقد کیا مگر امسال اس کے شان و شوکت اور غرض و غایت کا یہ عالم تھا کہ دعوت نامہ دیکھ کر ہی جی خوش ہو گیا۔ صدر بزم حضرت مولانا امان اللہ بہ وڈے صاحب کی صدارت میں منعقدہ اس تقریب کیلئے ضلع رائے گڈھ میں امسال کامیاب (ہر شعبہ کے) طلباء و طالبات کو مدعو کیا گیا تھا تاکہ ان کا اعزاز کیا جائے اور انعامات سے نوازا جائے۔ اس موقعہ پر حلقہ کی ایک ٹیلیفون ڈائری کا بھی اجراء کیا گیا اور شعر و سخن کی محفل بھی منعقد تھی جس نے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ اعزاز پانے والے اور انعامات سے نوازے جانے والے سبھی مندرجہ ذیل طلباء و طالبات گرچہ کہ ضلع رائے گڈھ کے ہیں تاہم محترمہ فریدہ نائیک صاحبہ کو آئی اے ایس کے امتحان میں کامیابی پر خصوصی نقطۂ نظر کرکے اعزاز کی مستحق سمجھ کر انہیں بھی مدعو کیا گیا تھا۔ مہمانوں کے لیے رات میں طعام اور قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

اعزاز پانے والے

عالم دین

مولوی عقیلکر سمیر — بورلی پنچتن
" گولنداز عرفان عبدالغنی — کھام گاؤں
" ہرگے محمد سلیم محمد قاسم وڈولی — مانگاؤں
" مہاڈکر مبشر قاسم — تیگڑھ
" بمبارے محمد زبیر محمد ابراہیم — تلوجہ
" راؤت عرفان عبدالشکور — آڑاوی
" راؤت عبدالسلام ابراہیم — موربہ
" سنگے محمد اکرم عبدالعزیز — مانجرونہ
" سین مظفر عبدالرحمٰن — ٹیم پالہ

حافظ قرآن

حافظ آیلکر الطاف عبدالمجید — راجواڑی
" بندر کر تحسین قاسم — موربہ
" ہرنیکر فرید حسین وڈولی — مانگاؤں
" قادری اکبر حسن بڑگاؤں — مروڈ
" قاضی محمد شعیب محمود — مہسلہ
" کرجیکر ناصر حسین — کھالاپور
" کنکے اعجاز عبدالوہاب — مہاڈ
" لانبے دانش نعیم — شیورڈھن
" مقادم شبیر عمر — ریوڈنڈا
" نذیر اظہر سید عبدالرزاق — میندری

حافظ پال الطاف عبدالقادر بڑگاؤں — مروڈ
" سنگے محمد حسین عثمان — موربہ
" پلوکر مظفر عباس وڈولی — مانگاؤں

بی۔کام

جناب چلوان نثار قاسم — موربہ
" ڈاورے سجاد حسین — گوریگاؤں
" دلوی شعیب محمود — بارا پاڑا
" دھنسے ریاض محمد سراج الدین وڈولی
" فقیہ مراد احمد اکبر — گوریگاؤں
" نائیک تسلیم یوسف — بارا پاڑا
" سین نثار احمد اسمٰعیل — ٹیم پالہ

بی۔اے

جناب ادھیکاری زاہد — ناگوٹھنے
جناب دایانچی خلیل محمد — گالسورے
جناب داماد توصیف علی میاں مروڈ جنجیرہ
محترمہ قادری یاسمین محبوب — " "
محترمہ کلپ پروین توصیف — " "
محترمہ مایکر تبسم یوسف — " "
محترمہ منڈے واڑی رخسانہ — " "
جناب ملانی اقبال دستگیر — مہسلہ
محترمہ مقام ثمروری — مروڈ جنجیرہ
جناب اہلکر سجاد اسمٰعیل — شیورڈھن
محترمہ اندرے آصفہ شریف — مہسلے

ڈاکٹرس

ایم.ڈی

ڈاکٹر دلیشمکھ خالد عمر ۔ کالمبولی نویل

ایم بی بی ایس

ڈاکٹر تجوانے اشفاق محمود ۔ سندیری

ڈاکٹر تنگے کرصلاح الدین محمد ناصر۔ اُرن

ڈی ایچ ایم ایس

ڈاکٹر دلوی فردوس یاسین ۔ بورلی مانڈلہ

ڈاکٹر پیش امام وسیم بشیر ۔ مروڈ جنجیرہ

بی ایچ ایم ایس

ڈاکٹر واکھوے زینت یوسف ۔ پنویل

ڈاکٹر دلیشمکھ زاہد عمر خان ۔ کالمبولی پنویل

بی یو ایم ایس

ڈاکٹر جویلکر سعادت عباس وڈولی شری وردھن

ڈاکٹر تنگے کر صائمہ غلام حسین ۔ اُرن

ڈاکٹر پردیشی شکیل ایم ۔ نیگرہ

انجینئرس

پٹرو کیمیکل

جناب پورکر حنیف محمد شفیع مہاڈ

بی۔ای (سول)

جناب چیفرے بلال یوسف وہور

جناب پٹھان اسلم خان احمد خان آشٹیم روہا

بی۔ای میکانیکل

جناب ملانی نثار ابراہیم کھوپولی

جناب ملانی ناصر ابراہیم ،،

نقش کوکن

محترمہ ملانی طلعت حسین کھوپولی

پوسٹ گریجویٹ

ایم۔کام

محترمہ ملانی حسینہ حسین کھوپولی

محترمہ ملانی نفیسہ حسن ،،

ایم۔اے

محترمہ شگفتہ محمد سعید مہاڈکر شری وردھن

گریجویٹ

بی۔ایس۔سی

جناب آلسولکر سمیر تیم پالہ

جناب بلی عبدالغفور واسگاؤں

محترمہ بندرکر عائشہ ۔ دھولی کونڈ

جناب دلیشمکھ شہاب ابراہیم توڑیل

محترمہ دھنسے شبانہ عبدالرحمٰن وڈولی مانگاؤں

جناب دھنسے فیروز یوسف پانگلولی

جناب ڈمعانگو سلطان زین الدین پانگلولی

جناب گالسولکر صبیحہ عمر دھولی کونڈ

جناب تجوانے علی میاں تورا ڈی

جناب تجوانے الطاف ،،

محترمہ جولے فرحانہ عبدالعزیز سانبلے

محترمہ کرجیکر غنیمہ محمد دھولی

محترمہ کرجیکر سلطانہ محمد ،،

،، مہسکر تسنیم وہور

،، ساونت نسیم عبدالحمید راجواڑی

،، مایکر شگفتہ احمد دھولی

محترمہ فرزانہ عبدالوہاب ٹول

محترمہ پٹھان حسینہ آشٹیم روہا

جناب دایانجی ابراہیم محمد سایگاؤں

جناب راہٹویلکر زبیر عبدالقادر سائی

انعامات پانے والے طلبہ

برائے ھائی اسکول

مندرجہ ذیل اسکولوں کے سالانہ امتحان اپریل ۹۷ء میں اپنے اسکول کے تمام طلبہ میں اول و دوم نمبر سے کامیاب ہونے والے طلبہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شری وردھن

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مہسلہ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول مروڈ

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول ناد گاؤں

انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول روہا

انجمن اسلام اسکول ونی پرار

انجمن حمایت الاسلام ہائی اسکول مہاڈ

انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول گوریگاؤں

احمدیہ ہائی اسکول جسوپلی

مولانا آزاد ہائی اسکول پانگلولی

انجمن خیر الاسلام ہائی اسکول چانڈوے

ایڈوکیٹ ہارون سولکر ہائی اسکول سائی

نجدار ہائی اسکول دہور

نجدار ہائی اسکول واوے

ایس پی ایم ہائی اسکول راجواڑی

نیوانگلش ہائی اسکول توڑیل
ایس ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنے
ایس ایس ہائی اسکول موربہ

برائے پرائمری اسکول

مندرجہ ذیل اسکولوں کے سالانہ امتحان اپریل ۷۹ء میں اپنے اسکول کے تمام طلبہ میں اول و دوم نمبر سے کامیاب طلبہ رائے گڈھ ضلع پریشد اردو اسکول آراٹھی، آرادی، بورلی پنجتن، باغ مانڈلے، جھاوے، دیواگرڈھگی گالسورے، ہرویت، جسولی، کانجے کولانڈلہ، سکارلہ، کدگاؤں، کرکی نگڑای، رانولی، سائیگاؤں ٹیکاری سروے، والوٹ، وڈولی اور آڑی تعلقہ مہسلے / اور نگرپریشد اردو اسکول شریور دھن نمبر ۲ - ۵

رتناگری کیلئے سول سرجن

سول سرجن ڈاکٹر شام کانت تیلویکر کا تبادلہ میرج میڈیکل کالج میں ہونے کی وجہ سے ان کی جگہ ستارا سے ڈاکٹر ایس۔ آر چوگلے رتناگری کے سول اسپتال میں بطور سول سرجن اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔
نئے سول سرجن ڈاکٹر چوگلے نقش کرکرہ اس سے قبل ستارا سول اسپتال میں چار سال، سول سرجن رہ چکے ہیں۔
نامہ نگار:۔ تاج الدین ہوڈیکر

کیپٹن مقدم کو مبارکباد

کولتھر تعلقہ داپولی ضلع رتناگری کے کیپٹن محمد حسین مقدم جو اپنے گاؤں میں بابو واگھمارے کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں کے فرزند دلیر مقدم نے اپنے والد کے نقش قدم پہ چلتے ہوئے حال ہی میں لال بہادر شاستری ناٹیکل کالج ممبئی سے اپنا کورس مکمل کرکے فارین گوئنگ ماسٹر کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔
فی الوقت کولتھر گاؤں میں فارین کیپٹن کی سند پانے والے اپنے والد کے بعد کیپٹن دلیر مقدم دوسرے شخص ہیں۔
اس نوجوان کیپٹن کے شاندار مستقبل اور کامیاب زندگی کے لیے دعا کرتے ہوئے کیپٹن محمد حسین مقدم اور ان کے خاندان کے لیے دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
(عبدالصمد جعفر مقدم (گوولکوٹ)

نشی کانت جوشی صدر منتخب

سابق ایم ایل اے شری نشی کانت جوشی کو رتناگری ضلع کانگریس کا صدر منتخب کیا گیا ہے شری جوشی چپلون تحصیل سے تعلق رکھتے ہیں وہ ایک صحافی ہیں اور مراٹھی روزنامہ "ساگر" کے مدیر ہیں
ضلع کانگریس کے نائب صدور جناب ڈاکٹر تاناجی راؤ چوگلے (چپلون)، بشیر مرتضیٰ (رتناگری) اروند تیرسیکر (راجاپور) کیشو راؤ بھوسلے (کھیڈ) دولت راؤ پوشٹورے (منڈنگڈھ) راجن شیٹئے (رتناگری) منتخب ہوئے ہیں خازن کے عہدے کے لیے مہندر جین (رتناگری) کو منتخب کیا گیا ہے۔
اس کے علاوہ تیس ممبروں پہ مشتمل مجلس عاملہ کا چناؤ ہوا۔ جن میں مسلم سماج کے الناصر قاضی ارشاد قاضی (رتناگری) یونس نیوریکر (لانجا) معراج دلوائی (چپلون) ابراہیم موڈک (چپلون) وغیرہ شمولیت رکھتے ہیں۔

نیشنل ہائی اسکول، لاٹون کی شاندار کامیابی:

نیشنل ہائی اسکول لاٹون ضلع رتناگری کے طالب علم سلیم اسمٰعیل ٹیکیکر کو تعلیمی سال ۹۶-۱۹۹۵ء کے لئے ایس ایس سی امتحان میں اردو مضمون میں ۸۸٪ نمبرات سے کامیابی حاصل کرنے پر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی کی طرف سے نقد انعام اور توصیفی سند سے نوازا گیا۔

اسکول کی تاریخ میں یہ پہلا اعزاز ہے جس کے لئے اسکول ہٰذا کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب نیز اسکول کمیٹی مبارکباد کے مستحق ہیں۔۔

محمد حنیف پورکر کو گورنر آف مہاراشٹر کے ہاتھوں گولڈ میڈل ایوارڈ دے کر اعزاز سے نوازا گیا:

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ٹیکنیکل یونیورسٹی لونیرے ضلع رائے گڈھ میں مہاراشٹر کے گورنر ڈاکٹر پی۔ سی الیگزینڈر ان کی موجودگی میں پہلی بار سند یافتہ طلبہ اعزاز میں ۷ ارمئی ۹۷ء کو جلسہ منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں ۱۹۹۳ء سے لے کر ۱۹۹۶ء تک مختلف ٹیکنیکل شعبوں میں ڈپلوما اور ڈگری حاصل کرنیوالے امیدواروں کو گورنر آف مہاراشٹر کے ہاتھوں ڈپلوما اور ڈگری کی سند سے نوازا گیا۔

مہاڈ کے جناب محمد حنیف پورکر نے جون ۱۹۹۶ء میں پیٹرو کیمیکل شعبہ میں ڈگری یونیورسٹی میں اول آکر حاصل کی اس اعزاز کی یاد میں یونیورسٹی کی جانب سے عالی جناب گورنر آف مہاراشٹر کے ہاتھوں حنیف پورکر کو سنہری تمغہ (گولڈ میڈل) اور نقد ۲۵۰۰/- روپے بطور تحفہ دے کر خصوصی طور پر اعزاز کیا گیا۔

محمد حنیف فی الحال ناگوٹھنہ میں سپریم پیٹرو کیمیکل کمپنی میں بطور انجینئر کام کر رہے ہیں۔ محمد حنیف پورکر مہاڈ کے ساکن نگر سیوک جناب محمد شفیع پورکر کے صاحبزادے ہیں۔۔

داپولی میں سمینار:

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی کی جانب سے آزادی کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر مسلم ایجوکیشن سوسائٹی داپولی کے تعاون سے نیشنل ہائی اسکول داپولی ضلع رتناگری میں ایک ریاستی سمینار کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت کوکن کے بزرگ شاعر جناب عارف سیمابی بانکوٹی نے کی۔ مشاعرے کا آغاز صدر داپولی گرام پنچایت جناب دیشپانڈے صاحب نے دیپ جلا کر کیا۔

اکادمی کے کارگزار صدر ڈاکٹر عبدالستار دلوی نے حاضرین کا خیر مقدم کیا۔ افتتاحی تقریر جناب سریہ مانت دلوی (ایم ایل اے) نے فرمائی۔ مشاعرے میں مقامی شاعروں کے علاوہ شرف کمالی، ندا فاضلی، انجم رومانی خواہ مخواہ، سعید راہی، شاہد ندیم، شاہد لطیف، قاسم امام، مغل اقبال اختر، وقار قادری، مظفر ٹھاکر اور شاہین کاغذی نے اپنا کلام پیش کیا، مشاعرے کی نظامت قاسم امام نے کی اور ڈاکٹر یونس اگاسکر نے شعراء و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ ٭٭٭

نوجیون جونیئر کالج، راجہ پور کا نتیجہ:

بارہویں کے حالیہ امتحان میں سائنس کا مجموعی رزلٹ ۷۲٪ رہا۔ جن بچوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

سائنس:

۱۔ کے راڈیج نسری ولبھ ٪ 79.67

۲۔ کے راہاڑے امول پربھاکر ٪ 77.50

سفیرِ اردو کا اجراء

یہ خبر محبانِ اردو کے لیے پیامِ شادمانی ہو گی کہ کوکن اردو رائٹرز گلڈ نیروبی کینیا مشرقی افریقہ کے زیرِ اہتمام ایک اور سہ ماہی رسالہ "سفیرِ اردو" کے نام سے منصۂ شہود عام پہ آ رہا ہے۔ اس کی پہلی اشاعت جولائی اگست ستمبر ۹۷ء کو ہو گی جو سہ ماہی "ترسیل ممبئی" کے بعد ادارہ ہذا سے شائع ہونے والا دوسرا سہ ماہی جریدہ ہو گا اس کی طباعت و اشاعت کراچی پاکستان سے ہو گی بلا تکلف سرزمین انگلستان میں کسی کوکنی مسلم ادارہ کے زیرِ اہتمام منظرِ عام پہ آنے والا یہ سب سے پہلا ادبی اور سماجی رسالہ ہو گا اب اس کی ترویج اور ترقی کی ذمہ داری مقامی اور کوکن کے قلم کاروں پہ عاید ہوتی ہے نیز سب سے اہم مسئلہ حلقۂ خریداری کا ہوتا ہے جیسے حضرات اپنے دستِ تعاون سے مستفید فرماتے رہیں گے۔

مرسلہ
ابراہیم بغدادی۔ یو۔ کے
نقشِ کوکن

جشن ساحر شیوی

یہ خبر حلقۂ اردو ادب اور اہلیانِ کوکن کے لیے باعثِ مسرت ہو گی کہ کوکن کے معروف شاعر جناب ساحر شیوی کے اعزاز میں بروز اتوار ۲۴ اگست ۹۷ء کو بزمِ ادبِ اردو ٹیلے مارکس (   ) کوپن ہیگن ڈنمارک (   ) کی جانب سے "جشن ساحر شیوی" بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو گا جس میں مقامی اور غیر ملکی شعراء کرام بڑی تعداد میں حصہ لیں گے چونکہ مذکورہ ادارہ سے موصوف کے کبھی کسی قسم کے مراسم نہیں رہے نہ ہی قلمی تعاون رہا ہے اور نہ ہی وہاں پہ کوئی برادری کے لوگ آباد ہیں لیکن خوش قسمتی سے یہ اعزاز ان کی اردو زبان و ادب کی مایۂ ناز خدمات کے سلسلہ میں پیش کیا جا رہا ہے جو ایک قابلِ فخر امر ہے اور بلا تکلف اس میں ہمارے کوکن کے آرگن نقشِ کوکن کی مقبولیت، حوصلہ افزائی اور رہبری کا بڑا حصہ ہے لہٰذا بیرونی ملک میں یہ اعزاز پانے والے غالباً ساحر شیوی صاحب اولین کوکن شاعر ہیں دعا ہے اللہ پاک یہ سلسلہ دراز کرے (آمین)

مرسلہ: ابراہیم بغدادی

ایچ ایس سی کا نتیجہ

۷ جون کو مہاراشٹر سکنڈری اور ہائر سکنڈری ایجوکیشن بورڈ نے مارچ ۱۹۹۷ء میں ہونے والے بارہویں جماعت کے نتائج کا اعلان کر دیا امراوتی کے اشوین رویندر بھر بھے ۹۸٫۵۰ فیصد نمبر کے ساتھ پورے مہاراشٹر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ معذوروں کے درجہ میں ساٹھے کالج ویلے پارلے کے ثاقب غلام دستگیر پٹھان ۸۸ نمبر لے کر اول آئے ہیں جبکہ ممبئی بورڈ نے جن ۵۵ طلباء کی میرٹ لسٹ جاری کی ہے ان میں دو مسلمان سے امین علاؤالدین پوناوالا (۹۳٫۱۷) اور سلیم پیار علی (۹۳٫۰۰) بھی شامل ہیں دونوں نے سائنس اور ووکیشنل میں ۹۲ فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں انجمن اسلام کرلا کی شیخ ترنم اختر خلیل نے ۹۰ فیصد نمبر لیے ہیں۔

امسال ریاست کے تمام سات ڈیویژن پونے، ناگپور، ممبئی اورنگ آباد، کولہاپور، امراوتی اور ناسک سے ۷ لاکھ ۲ ۵ ہزار امیدواروں نے امتحانات میں شرکت کی اور ۳ لاکھ ۱۶ ہزار ۹۶۹ کامیاب ہوئے جن میں ۵۰ فیصد لڑکیاں اور ۳۶٫۴۳ فیصد لڑکے ہیں۔

میرٹ لسٹ میں شامل دو مسلمان لڑکوں میں سے ایک امین علاؤالدین پوناوالا کے سی کالج چرچ گیٹ اور سلیم پیار علی جے ہند کالج چرچ گیٹ سے تعلق رکھتے ہیں دونوں نے سائنس میں ۶۰۰ نمبر میں سے بالترتیب ۵۵۹ اور ۵۵۸ نمبر حاصل کیے ہیں۔ مینتھی بائی کالج کی سائنس کی طالبہ الفیا شبیر چوناوالا نے ۵۴۶ نمبر (۹۱ فیصد) حاصل کیے ہیں۔

ایم سی وی سی اسٹریم میں زیب النساء عبدالرحیم بیگ ۷۴ نمبر (۹۷٫۵۰) فیصد حاصل کیے۔

امسال ایچ ایس سی امتحانات میں اردو مضمون میں ۳ ہزار ۹۳ امیدواروں میں سے ۳ ہزار ۱۶ بچوں (۹۸٫۴۷ فیصد) نے کامیابی حاصل کی جبکہ عربی کا نتیجہ ۹۵٫۸۹ فیصد اور فارسی کا ۹۶٫۳۰ فیصد رہا۔

اردو میں سب سے زیادہ نمبر پانے والے سید احمد ریحان حسین کو یوسف محمد صاحب قاضی کی یاد میں ایک ہزار روپئے، رخسانہ خالد انصاری کو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے ایک ہزار روپئے عربی میں محمد بھاونگرہ والا کو رحمانی ٹرسٹ کی جانب سے ایک ہزار روپئے کا اعلان کیا گیا ہے۔

سارنگ کے سبھی بچے کامیاب

موضع سارنگ داپولی تعلقہ ضلع رتناگری میں ایک چھوٹا سا دیہات ہے مگر یہاں کے مسلم باشندوں نے نئی ممبئی کو اپنا وطن ثانی بنالیا ہے واشی کوپر کھیرنا حلقہ میں میں سارنگ گاؤں والوں کے ۳۵ مکانات ہیں۔ نئی نسل زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے کے جی سے لے کر ڈگری کالجوں تک مختلف شعبوں میں یہاں کے طلبہ وطالبات حصول تعلیم میں منہمک ہیں اور یہ خوشی کی بات ہے کہ امسال بارہویں کے امتحان میں اس گاؤں کے سبھی بچے کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ آرٹس، کامرس اور سائنس شعبوں میں زیر تعلیم کامیاب طلباء وطالبات اسطرح ہیں۔

سرفراز یوسف (کمال) بھاروے
زبیر ابو الکلام مقدم
طارق نور محمد بھاروے
عرفان نور محمد مقدم

نقش کوکن

یہ مقدم
ولید ابن عبدالغنی بھاروے
عبدالرحمٰن بھاروے
بشیر لیاقت مقدم
احسان مرزا محمد بھاروے
ان کامیاب طلبہ میں فرحان
عبدالرحمٰن بھاروے کے حاصل کردہ
مارکس ۸۸ فیصد ہیں۔

سول سروسیز میں مسلمانوں کی کامیابی

نومبر ۹۶ء دسمبر کے دوران
یونین پبلک سروس کمیشن اور
اپریل، مئی ۹۷ء کے پرسنالٹی بورڈ
کے نتائج کا اعلان ہوا جس میں
مسلم امیدواروں کی کامیابی ریکارڈ
توڑ بتائی جا رہی ہے کیونکہ امسال
۷۴۷ اسامیوں میں ۳۱ مسلمان
کامیاب ہوئے اس طرح مسلمانوں
کی کامیابی ۳ فیصد کے قریب
ہو چکی ہے۔
بھوپال کی شہمینہ افضال جن
پہلے ۲۰ کامیاب طلباء و طالبات
میں شامل ہو چکی ہیں جو ایک ریکارڈ
توڑ کامیابی ہے اسی طرح ایک اور
مسلم خاتون ہویدا عباس نے
بھی امسال سول سروسیز کے امتحان
نقش کرکے
میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔
مسلم امیدواروں کو سول
سروسیز یعنی آئی اے ایس، آئی ایف ایس
اور آئی پی ایس جیسے امتحانوں
میں کامیابی سے ہمکنار کرانے کی
کوشش ایک عرصے سے چل رہی جس
کا نتیجہ ۲۱ امیدواروں کا کامیابی کی
شکل میں آج قوم کے سامنے ہے
مسلم امیدواروں کی سول سروسیز
جیسے اعلیٰ امتحانوں کے لیے تیاری میں
دہلی میں عبدالحمید حکیم صاحب کا ہمدرد
فاؤنڈیشن پیش پیش ہے۔ اسی طرح
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں بھی خصوصیت
سے آئی اے ایس کے لیے طلباء
و طالبات کو تیار کیا جاتا ہے بنگلور
کا ایک فلاحی ادارہ الامین بھی ملک
کے لیے مسلمانوں میں سے بیوروکریٹس
پیدا کرنے کی دوڑ میں کسی سے پیچھے
نہیں ہے۔
صلاح الدین اویسی کے قائم
کردہ تعلیمی ادارے میں سول سروسیز
کی تیاری کا خصوصی انتظام ہے
ممبئی جیسے شہر میں جہاں ابھی
چند برس قبل تعلیمی حلقوں میں مقابلے
کے امتحانات کا تذکرہ نہیں تھا آج
کئی مقامات پر مقابلے کے امتحانات
کی تیاریوں کے مراکز قائم ہیں۔
اکنامک فورم کے روحِ رواں
خواجہ محمد عارف جیلانی بھی سول سروسیز
امتحانات کے لیے مسلم طلباء کی
تیاریوں کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں
ان کا زور خصوصیت سے آئی پی ایس
اور پولس سروس پر ہے۔
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے
طالب علم جناب جاوید عثمانی اب تک
واحد مسلم امیدوار ہیں جنہوں نے
سول سرویسز کے امتحان میں ٹاپ
کیا تھا اس کے بعد وہ میرٹھ کے ڈسٹرکٹ
مجسٹریٹ (ڈی ایم) ہوئے بعد ازیں
ملائم سنگھ نے انہیں اپنا مشیر خاص
بنا لیا تھا اس کے بعد کامیابی کی یہ
کہانی مدراس کے ایک نوجوان
محمد ابوبکر صدیق نے دہرائی حالانکہ
وہ آئی پی ایس ہو چکے تھے انہوں
نے پھر امتحان دیا تھا اور میرٹ لسٹ
میں نویں پوزیشن پر آئے اس
طرح ڈی ایم بننے کی ان کی دیرینہ
آرزو پوری ہوئی۔
اب شہمینہ افضال نے میرٹ
لسٹ میں ۱۳ ویں نمبر پر آنے کا
کارنامہ انجام دے کر یہ ثابت کر دیا
ہے کہ مسلم لڑکیوں کی صحیح تعلیم و تربیت
کی جائے تو وہ کسی سے پیچھے نہیں
رہیں گی واضح رہے کہ دو سال قبل ممبئی

کی فریدہ نائیک جوارد و میڈیم کی
طالبہ تھیں سول سروینز کا امتحان
پاس کیا اور آج دہلی میں ایک
اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں۔
شہمینہ حسین (میرٹ لسٹ
میں ۱۳ ویں نمبر پر، احمد ندیم ۴۶ واں
نمبر، سہیل اعجاز خان (۵۲) واں نمبر
اور خورشید احمد (۶۶) واں نمبر
یہ چاروں امیدوار ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
ڈی ایم جیسے اعلیٰ عہدے پر فائز
ہوں گے دیگر ۷ امیدواروں کا
میرٹ لسٹ میں ان کی پوزیشن
کے مطابق دیگر سروینز میں تقرر کیا
جائے گا۔

دارالسلام میں اسپورٹس فیسٹول کی سرگرمیاں

امسال توکل اسپورٹس
کلب دارالسلام مشرقی افریقہ
نے ۲۸ مارچ ۹۷ء سے ۳۱ مارچ تک
کھیلوں کا پروگرام کوکنی مسلم جماعت
کے مرکز پر منعقد کیا تھا جس میں
نیروبی، ممباسہ اور زنجبار سے
کافی تعداد میں مہمان کھلاڑیوں
نے حصہ لیا۔ فٹبال، والی بال
بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس اور کرکٹ
ان تمام کھیلوں میں میزبان ٹیم نے
نقش کوکن
کامیابی حاصل کر کے ٹرافیض پر قبضہ
جمالیا اور بہترین ٹیم کا تمغہ بھی توکل
اسپورٹس کلب کے حصہ میں آیا۔
یہ تین روزہ سالانہ کھیلوں
کا مقابلہ ۲۸ مارچ ۹۷ء کو بعد نماز جمعہ
شروع ہوا۔ اس دفعہ توکل اسپورٹس
کلب کی کامیابی کوکنیوں کی تاریخ
میں بے مثال رہی ۱۹۸۵ء سے ہر
سال نیروبی کے کھلاڑی ہی ٹرافی
حاصل کرتے رہے لیکن امسال
توکل اسپورٹس کلب کے
کھلاڑیوں نے حوصلہ کے ساتھ اسی
ٹرافی پر فوقیت حاصل کر کے مثال
قائم کی ہے۔
انعامات واعزازات کی
تقریب میں کوکنی مسلم جماعت دارالسلام
کے خزانچی محترم جناب داؤد اسمٰعیل
سنگے بطور مہمان خصوصی شریک
تھے جن کے ہاتھوں سے جیتنے والوں
کو انعامات واعزازات تقسیم کیے گیے۔
۳۰ مارچ کو تمام مقامی کوکنی
خواتین وحضرات نے عشائیہ
میں شرکت فرمائی اور گرم جوشی کا مظاہرہ
کیا اس تقریب کا خاص مقصد کوکنی
بھائیوں کے دکھ، درد میں شریک
ہونا، باہمی مساوات، اتفاق واتحاد
قائم کرنا ہے۔

"ٹیلنٹ سرچ" کی منصوبہ

یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن، بڑھائی قدم
(سعودی عربیہ) نقش کوکن ٹیلنٹ ایت
اور نیشنل ایجوکیشن موومنٹ، کے تعاون
خطۂ کوکن کے اردو اسکول کے ہونہار طلباء
کے لئے ٹیلنٹ سرچ سیمینار منعقد کرنا چاہتی
ہے۔ جس کا مقصد طلباء کو چن کر مقابلہ
کے امتحانات مثلاً UPSC - MPSC -
IAS - IFS کے لئے تیاری کی ساری
سہولتیں مہیا کرنا ہے۔ اس سلسلے میں
ہمارے سامنے مختلف رائیں ہیں۔ ہمارا
ارادہ یہ سلسلہ نہم جماعت کے طلباء سے
شروع کرنے کا تھا مگر چند ماہرین کی رائے
ہے کہ یہ سلسلہ چھوٹی جماعتوں سے شروع
کیا جائے۔ اس کے پیش نظر ماہرین تعلیم
مدرسین (پرنسپل اور صدر مدرس) کے
رائے سے لائحہ عمل تیار کیا جائے۔ اس
سلسلہ میں اگست ۱۹۹۷ء میں ایک
سیمینار منعقد کرنے کا ہمارا منصوبہ ہے۔
جس میں خطۂ کوکن سے متعلق ماہرین تعلیم
شرکت کریں گے۔ اسی سیمینار میں معیارِ
تعلیم کو مزید بہتر بنانے کے سلسلے میں بھی
بحث ہوگی۔
خطۂ کوکن کے ماہرین تعلیم سے
درخواست ہے کہ اگر وہ اس موقع پر
شرکت کرنا چاہتے ہوں تو برائے مہربانی

ملنے سے قبل مندرجہ
بر رابطہ قائم کریں۔ ہم آپکے
ار رہوں گے۔

محمد علی مقدم۔ صدر یوتھ
ایسوسی ایشن، جدّہ۔ ہارون
منزل دوسرا منزلہ، ۲۱۴ اولڈ آگرہ
روڈ۔ کرلا۔ ممبئی ۷۰۰۰۴۰

فاطمہ آر بی خان دلوائی جونیئر کالج کالسنہ کا نتیجہ:

بارہویں کے امتحان میں شعبۂ
کامرس کے ۴۳ میں سے ۴۲ طلبہ کو
کامیابی حاصل ہوئی۔ شبانہ اسمٰعیل
جوگلے ۷۸ فیصدی نمبرات حاصل
کرکے کالج میں اول آئی۔ مذکورہ طالبہ
نے اکاؤنٹنٹ میں ۹۱ نمبرات حاصل
کئے۔ ناظمہ وزیر الدین خطیب ۷۰٪
نمبرات حاصل کرکے دوم آئی۔
دیگر ۶۰ فیصدی سے زائد نمبرات
حاصل کرنے والے طلباء و طالبات
مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ریحانہ فضل الدین فرفرے
۶۷٪ فیصد
۲۔ سائقہ معین الدین پرکار
۶۴٪ فیصد
۳۔ روبینہ محمود پرکار ۶۳٪ فیصد
۴۔ فرزانہ اعطا حسین پرکار
۶۲٪ فیصد
۵۔ سلیم احمد خان سرنائیک ۶۱٪ فیصد

۸ طلبہ دوم درجات میں
نیز بقیہ ۹ طلبہ پاس کلاس میں
کامیاب ہوئے۔ اس طرح شعبۂ کامرس
کا مجموعی نتیجہ ۹۷٫۶۷٪ رہا۔
شعبۂ آرٹس ۲۲ میں سے
۱۰ طلبہ کو کامیابی کی سعادت نصیب
ہوئی۔ اس طرح نتیجہ ۴۶٪ رہا۔
نرگس محمد حسین ترک ۶۴٫۳۳ فیصدی
نمبرات حاصل کرکے سرفہرست رہی۔
مذکورہ طالبہ نے اردو مضمون میں ۷۹
نمبرات حاصل کئے۔

فجندار جونیئر کالج دھورس کا شاندار نتیجہ:

فجندار جونیئر کالج دھورس کا
بارہویں جماعت کے سائنس شعبہ میں
کل ۶۲ طلبا امتحان میں شریک رہے
جن میں سے ۴۱ کامیاب رہے۔ نتیجہ
۶۶٪ رہا۔ طالب علم عمران صدیق تاج
مہاڈ، گوریگاؤں، مانگاؤں، مہسلہ،
پالی اور ریوڈنڈا ان تمام سینٹر میں اول
رہا اور طالبہ انجلی ٹھاکرے یہ دوسرے
نمبر پر رہی۔ اسی طرح آرٹس شعبہ میں
شبستان محمد علی مقدم اوّل رہی اور
طالبہ کونڈوکر الماس ایوب خان دوسرے
نمبر پر رہی۔ کامرس شعبہ میں طالبہ
خطیب صبیحہ اول رہی۔ اس شاندار
نتیجہ پر چیئرمین الحاج عبدالغنی فجندار
صاحب، ایڈمنسٹریٹیو آفیسر جناب
غلام محمد پٹیل صاحب و پرنسپل مختار
احمد فاے صاحب طلبہ اور اساتذہ
کرام کو دلی گہرائیوں سے مبارکباد
پیش کر رہے ہیں۔

کوکن میں ماہی گیری کے لئے ترقیاتی منصوبے:

۹ جون تا ۱۰ جون کو رتناگری
میں مہاراشٹر حکومت کے کابینہ کی میٹنگ
کلکٹر آفس میں منعقد ہوئی۔ اس موقع
پر پریس کانفرنس میں وزیر اعلا مہاراشٹر
منوہر جوشی نے بتلایا کہ کوکن میں ماہی
گیری اہم پیشہ ہے۔ جس سے ملک کو
بڑے پیمانے پر زرمبادلہ ملتا ہے لہٰذا
اسے مزید بڑھاوا دینے کے لئے حکومت
مہاراشٹر نے این سی، ڈی سی کے
ماتحت ۱۴۳ کروڑ مختص کئے ہیں۔ اس
کے علاوہ پرائیویٹ سیکٹر سے ۶۹۳ کروڑ
روپے اس ضمن میں خرچ کئے جائیں گے۔
حکومت نے اس سے متعلق ایک جامع
پروگرام تیار کیا ہے جس کے تحت ماہی گیری

پر مبنی کئی پروجیکٹ شامل ہیں۔ ان میں ہرنئی میں مچھی ماری بندر، مرکز واڑہ رتناگری میں سمندر سے ریت نکالنا، برف کارخانے، تین سالوں میں ۲۰ ٹی کی تعمیر۔ چھوٹے تالابوں کی تعمیر کر کے مچھلیوں کی افزائش نسل، گہرے سمندر میں ماہی گیری کو بڑھاوا دینا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ رتناگری اور سندھو درگ میں فشریز زون کے لئے اراضی مختص کرنے کے بارے میں بھی وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا۔

رتناگری ضلع کو "پھل اپیادنی" ضلع مقرر کر کے پھلوں پر مبنی کارخانے شروع کرنے کے لئے رعایتیں دینے سے متعلق بھی وزیر موصوف نے معلومات دی۔ ان پروجیکٹ کو شروع کرنے کے لئے کوکن وکاس منڈل، امبفکو وغیرہ اعانت کریں گے۔

دیوالی تہوار کے دوران رتناگری میں فضائی پرواز شروع کی جائے گی۔ رتناگری تعلقے میں پاؤس نیولی کھنڈالا)، رتناگری، سنگمیشور تحصیل میں امید ان مقامات پر بجلی کے سب اسٹیشن قائم کئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ نے بتلایا کہ مہاڑ (رائے گڑھ) چپلون، سنگمیشور ان مقامات پر شاہراہ پر نقش کوکن

ہونیوالے حادثات کے مدنظر زخمیوں کی خدمت کے لئے جدید تکنیک سے آراستہ میڈیکل سینٹر شروع کئے جائیں گے۔ بچھو کاٹنے پر علاج کا انجکشن دریافت کیا گیا ہے دو مہینے میں یہ انجکشن بازار میں آجائے گا جس سے دیہی علاقہ میں ایک خطرہ سے راحت ملیگی انہوں نے کہا کہ ۱۲/۷ زمین کا اُتارا۔ تلاٹھی کی معرفت گھر بیٹھے لوگوں کو مل سکے گا۔ زمین این۔ اے (نان ایگری کلچر) کرنے میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں اس کے بارے میں عام فہم قواعد اور آسانیاں مہیا کرنے کی ذمہ داری محکمہ محصول کے سکریٹری احیت درتی پر سونپی گئی ہیں۔

انیرون بجلی پروجیکٹ کسی بھی حالت میں مکمل کیا جائے گا جو کوکن کی ترقی میں کافی معاون ثابت ہوگا۔ وزیر اعلیٰ منوہر جوشی نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔

روہا (ضلع رائے گڑھ) میں کرشی وگیان کیندر شروع کرنے کا بھی اعلان کیا گیا۔ ٭٭٭

(تاج الدین ہوڑیکر)

اعانت تعلیمی وسائل

یکم جون ۱۹۹۷ء کو ساکن وڑولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڑھ کے مخیر جوان جناب عبدالستار عبداللہ سرگے نے عربی مدرسہ بٹھرکولی تعلقہ روہا ضلع رائے گڑھ کو ڈھائی ہزار روپے کے تعلیمی وسائل عنایت فرمائے جزاک اللہ۔ ٭٭٭

(نامہ نگار نوگل بھارتی)

رتناگری میں ممبئی یونیورسٹی کا سب سینٹر:

۱۰ جون کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی کے ہاتھوں تھیباپیلس رتناگری میں ممبئی یونیورسٹی کے سب سینٹر کا افتتاح ہوا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ گوپی ناتھ منڈے، وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و تیکنیکل تعلیم دتاجی رانے، پالک منتری رویندر نانے۔ یونیورسٹی چانسلر ڈاکٹر سنیہ لتا دیشمکھ یونیورسٹی رجسٹرار۔ ڈاکٹر جے رام چیوہان وغیرہ موجود تھے۔

ممبئی یونیورسٹی کے رتناگری سب سینٹر سے کوکن جیسے پس ماندہ علاقے میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم ہوں گے۔ ٭٭٭

(تاج الدین ہوڑیکر)

ماہنامہ نقش کوکن

ماہنامہ نقش کوکن کے خریداربن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے

؛ادارہ؛

درونِ ہند خریدار

جناب محمد الیاس شیخ علی واڑبیکر۔ تھانہ
〃 قاسم حسین حجگاؤنکر۔ کرلا۔ رتناگری۔
〃 عزیز مُلّا ورلی۔ ممبئی۔
〃 عبدالوہاب پرکار۔ فروس۔ کھیڈ۔
〃 اے رحمٰن ہاشم ٹولکر۔ ٹول۔ رائے گڈھ
ڈاکٹر شہاب الدین دھولارکر۔ بورلی پنچتن
جناب شوکت ہرزک۔ ناندوی
〃 اے غفور حسن فنسوپکر۔ کرلا۔ رتناگری۔
محترمہ زکیہ ریاض مغل۔ کرلا۔ رتناگری۔
جناب محمد احمد فنسوپکر۔ کرلا۔ رتناگری۔
〃 ناظم یونس کوٹاوڈیکر۔ کوٹاوڈے۔ رتناگری۔
〃 یوسف احمد بھاٹکر۔ کرلا۔ رتناگری۔
〃 عثمان علی فنسوپکر۔ کرلا۔ رتناگری۔
〃 صادق اے لطیف سولکر۔ کرلا۔ رتناگری۔
محترمہ اشرف صادق جمعدار۔ شری وردھن۔
جناب قادر ابراہیم کونڈکری۔ ماہم۔ ممبئی۔
〃 حسن احمد رادل۔ کوسہ۔ ممبرا۔

جناب عبدالرزاق اسمٰعیل گھراڈے۔ کرلا۔ ممبئی
〃 قادر ابراہیم۔ ماہم۔ ممبئی
〃 حسن احمد رادل۔ کوسہ۔ ممبرا۔
〃 عبدالرزاق گھراڈے۔ کرلا۔ ممبئی
〃 چاند عبدالرحمٰن۔ ارکل۔ امبیت۔
〃 وکیل نجیب۔ ناگپور۔
〃 عثمان طاہر مُلّا۔ گورے گاؤں رائے گڈھ
پروفیسر سید یونس۔ ناگپور
جناب جلیل ساز۔ ناگپور
〃 ہارون رشید۔ کامٹی۔ 〃
ماسٹر محمد سمیع اللہ
جناب ابراہیم فاروق۔ ناگپور
〃 رفیق احمد انصاری۔ 〃
〃 بشیر احمد مقادم۔ امبیت۔ رائے گڈھ
〃 منفری ورسوا۔ ممبئی

بیرونِ ہند خریدار

جناب سید عارف۔ لندن۔
محترمہ ثروت اویس قاضی۔ یو ایس اے
جناب محمد اشرف۔ یو ایس اے
محترمہ فرحت مبین۔ کراچی۔ پاکستان۔

شادی کی خبریں

شادی کی خبر کی اشاعت کے لئے عطیہ دے کر شادی کی خوشی میں اس ادارہ کو بھی شامل کیجئے۔

تعلیمی کانفرنس کا انعقاد

خطۂ کوکن کے ہونہار طلبہ کیلئے ٹیلنٹ سرچ امتحانات سے لے کر دیگر مقابلہ جاتی امتحانات جیسے MPSC، UPSC میں شرکت کرانے کی غرض سے یونائیٹڈ ویلفیر ایسوسی ایشن، جدہ، نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اور نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ کے باہمی تعاون سے کوکن کے ماہرین تعلیم اور صدر مدرسین صاحبان کی ایک مفید کانفرنس کا انعقاد کرنا چاہتی ہے۔ ہمارا ارادہ یہ سلسلہ جماعت نہم کے طلبہ سے شروع کرنے کا تھا مگر چند ماہرین کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ نچلی جماعتوں سے شروع کیا جائے۔ اسی کے پیش نظر ماہرین تعلیم اور پرنسپل حضرات کی رائے سے لائحہ عمل تیار کرنے کے لئے ہم اگست ۹۷ء کے آخری ہفتے میں ایک تعلیمی کانفرنس کا انعقاد کرنا چاہتے ہیں۔ اس کانفرنس میں مقالے پڑھے جانے کے بجائے آپسی بحث و مباحثے سے ایک لائحہ عمل تیار کیا جائیگا۔ خطۂ کوکن کے ماہرین تعلیم سے درخواست ہے کہ اگر وہ اس موقع پر شرکت کرنا چاہتے ہوں تو برائے کرم ۳۰ جولائی ۹۷ء سے قبل اس پتہ پر رابطہ کریں۔

محمد علی مقدم (صدر یونائیٹڈ ویلفیر ایسوسی ایشن جدہ)
ہارون منزل دوسرا منزلہ، اولڈ آگرہ روڈ،
کرلا، ممبئی ۴۰۰۰۷۰

پروفیسر یوسف خان کا اعزاز

وسنت راؤ نائیک کالج
مروڈ کے جلسۂ تقسیم انعامات کے
موقع پر رائے گڑھ ضلع کانگریس
کے معتمد اعلیٰ شری روی پاٹل
صدر نشیں تھے، عامداز شری مشتاق
انتولے، سابق وزیر حکومت مہاراشٹر
شری رویندر راؤت، صدر بلدیہ
سنتوش بھائی توسالکر، پنچایت سمیتی
کی سبھا پتی شری سمیتا کھیڈیکر،
اپ سبھا پتی اقبال سیٹھ و دیگر
معزز مہمانوں کی موجودگی میں شری
پاٹل نے کہا کہ نظم و نسق کی درستی
اور تہذیب و شائستگی کی زندہ مثال
یہ کالج سابق پرنسپل پروفیسر یوسف
خان کی مساعی کا رہین منت ہے
شری مشتاق انتولے کے ہاتھوں
شال اور ناریل دیکر پروفیسر خان
صاحب کا اعزاز کیا گیا۔ اس کے بعد
امتیازی شان کے حامل کامیاب
طلباء و طالبات کو انعامات پیش کیے گئے
پروفیسر یوسف خانصاحب مہاراشٹر
کالج سے سبکدوشی کے بعد مروڈ کے
اسی کالج کے پرنسپل بن کر گئے تھے
اور آپ نے مستحکم بنیادوں پر اس ادارہ
کو نظم و نسق عطا کیا ہے۔

منوہر جوشی کا کوکن کو تحفہ

مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ منوہر جوشی
نے کابینہ کی ایک میٹنگ میں کوکن
کی معیشت کو بہتر بنانے کے لیے
۷۵ کروڑ روپئے کا بجٹ منظور کر کے
مہاراشٹر کے سب سے زرخیز اور سب
سے زیادہ نظر انداز کیے جانے والے
اس علاقے کے ساتھ بہت بڑا
انصاف کیا ہے۔

کوکن کی پیداواری صنعت
کو فروغ دینے کے لیے نیز پینے اور
کاشتکاری کے لیے پانی کا بہتر انتظام
کرنے کے لیے مہاراشٹر کی حکومت
نے جس سرمائے کا اعلان کیا ہے
وہ آزادی کے بعد سے نظر انداز کیے
جانے والے کوکن کے لیے کوئی بہت
بڑا سرمایہ نہیں ہے کوکن کو قدرت
نے آم، کاجو، ناریل اور کٹھل جیسے
پھلوں کی زبردست پیداوار کی
صلاحیت سے مالا مال کیا ہے لیکن بازار
میں صرف کوکن کے آموں کی کھپت
ہے جبکہ کوکن کے کاجو، ناریل گوا کے
کاجو اور ناریل سے کوالیٹی میں کسی
طور بھی کم نہیں ہیں اس کے باوجود
بازار میں گوا کے کاجو اور ناریل ہی
کی سپلائی بکثرت ہوتی ہے لیکن
کوکن کے پھلوں کو بازار میں مقام
نہیں مل رہا ہے اس کی وجہ سے
ریاست مہاراشٹر کی کوکن کی جانب
سے بے اعتنائی رہی ہے۔

کوکن کی جانب سے ریاستی
حکومت کی اس لاتعلقی کی وجہ ریاست
کی سیاست پر مراٹھا لیڈروں کا تسلط
رہا ہے مراٹھا لیڈرشپ نے اپنے
علاقوں کو تو گل گلزار کیا لیکن کوکن جیسے
سرسبز و شاداب علاقے کو ہمیشہ
نظر انداز کیا۔ کوکن نے مہاراشٹر کو صرف
دو ہی وزیر اعلیٰ دیئے ہیں عبدالرحمٰن
انتولے اور منوہر جوشی۔ انتولے بمشکل
ایک سال ہی اقتدار میں رہے اتنی
قلیل مدت میں وہ کوکن کے لیے تو کیا
اپنے حلقۂ انتخاب شری وردھن کے لیے بھی
کچھ زیادہ نہ کر سکے البتہ منوہر جوشی نے
کوکن کی جانب توجہ کی ہے اگر کوکن کے
لیے منظور کی جانے والی رقم کنٹراکٹروں
اور سیاستدانوں کی بندر بانٹ
سے بچ گئی تو کوکن کا شاید کچھ بھلا
ہو جائے۔

شاذیہ سیّد

تلوجہ ضلع رائے گڈھ گرام پنچایت کے سرپنچ اور نئی ممبئی میں ڈسٹرکٹ کانگریس کے عہدیدار (خازن) نیز معروف سماجی خدمتگار الحاج سید عبدالغفور کی دختر شاذیہ امسال بارہویں کے امتحان میں تقریباً اکیاسی فیصد مارکس حاصل کرکے کامیاب ہوئی ہیں۔ شاذیہ سید سائنس کی طالبہ ہیں اور واسی واشی کے فادر ایگنل ہائی اسکول اور جونیئر کالج میں زیر تعلیم رہ کر آپ نے سلسلۂ تعلیم مکمل کیا ہے

پیامِ حق کا رسم اجراء

۲۱ مئی ۹۷ء کو رابوڑی نمبر ا شہر تھانہ میں دینی، اصلاحی تبلیغی پندرہ روزہ "پیام حق" کا اجراء حضرت مولانا محمد حسن بیگ اورنگ آبادی ایم اے عثمانیہ نقشبندی نے کیا۔

یونیورسٹی کے ہاتھوں ادا کیا گیا۔ اس موقعہ پر مولانا علی اختر قاسمی نے تلاوت کلام پاک فرمائی اور مولانا محمد لیاقت علی قاسمی نے درس حدیث دیا

ضلع تھانہ کا سہ ماہی اجتماع

۱۱ مئی ۹۷ء کو جامع مسجد اہلحدیث کلیان میں جماعت اسلامی ہند ضلع تھانہ کا سہ ماہی اجتماع ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے درس حدیث سے شروع ہوا اور دن بھر اسی مسجد میں اجتماع کی کاروائی جاری رہی۔

ڈاکٹر جاوید مہاڈک کے دواخانے کا افتتاح

۲۵ مئی ۱۹۹۷ء کو مقدم ہائی اسکول کھیڈ (ضلع رتناگری) کے نزدیک چکلے کامپلیکس میں نوجوان ڈاکٹر جاوید عبداللہ خان مہاڈک کے دواخانے کا افتتاح عالی جناب سید مشتاق سید حسام الدین قادری اور ندیم اللہ چشتی کے مبارک ہاتھوں سے عمل میں آیا۔ اس موقع پر مقدم ہائی اسکول کے صدر حاجی رحمٰن خان مہاڈک و چیئرمین احمد مقدم، ڈاکٹر تلاٹھی، ڈاکٹر جاکھی، ڈاکٹر نرتھاڈکر، ڈاکٹر پرکار، ڈاکٹر جوانی۔ اور اہلیان کھیڈ و دیگر حلقۂ احباب نے شرکت فرمائی۔

ڈاکٹر جاوید نے ۱۹۹۳ء میں الامین میڈیکل کالج بیجاپور سے ایم، بی، ایس کا امتحان پاس کیا تھا اس کے بعد بھاٹیا ہاسپٹل تارڈیو (ممبئی) اور ہولی فیملی ہاسپٹل باندرہ (ممبئی) میں تجربہ کار ڈاکٹروں نے زیر سایہ کام کرکے تجربہ حاصل کیا ہے۔ خداوند کریم ان کے ہاتھوں میں شفا عطا فرمائے آمین۔ ❖

اہل محلہ مجگاؤں (ممبئی) کو خوشخبری

انجمن مسلمانان مجگاؤں، ڈاکیارڈ روڈ مجگاؤں ممبئی ۱۰ کے تین اعلیٰ عہدیداران ۱۔ جناب علی میاں عبدالغنی سالگے (صدر) ۲۔ جناب ابوبکر عبداللطیف ملا (اعزازی سکریٹری) ۳۔ جناب محمد حسین عمر صاحب (رکن مجلس منتظمہ) کو سماجی خدمات کی بنا پر SEO (اسپیشل ایگزیکیٹیو افیسر) کے عہدے سے نوازا ہے مجلس منتظمہ و دیگر اراکین مبارکباد پیش کرتے ہیں (علی میاں عباس کرنیکر)

جون ۹۷ء

آئی، ٹی، آئی، مروڈ، جنجیرہ، ضلع رائے گڈھ میں داخلہ:

مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے منظور شدہ انجمن اسلام جنجیرہ سدی ظفر شیخانی میموریل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ مروڈ جنجیرہ ضلع رائے گڈھ کے یکم اگست ۱۹۹۷ء سے شروع ہونے والے نصابی سال میں مندرجہ ذیل کورسیس میں داخلہ فارم جاری کئے جارہے ہیں۔

۱۔ میکانک موٹر وہیکل (دو سالہ مدت)
۲۔ میکانک ڈیزل (ایک سالہ مدت)
۳۔ ویلڈر (گیس و الیکٹرک) (ایک سالہ مدت)
۴۔ الیکٹریشین (دو سالہ مدت)

الیکٹریشین کورس میں داخلہ کے لئے امیدوار کو S.S.C امتحان میں کامیاب ہونا جبکہ باقی ماندہ کورسیس میں داخلہ کے لئے امیدوار کو مذکورہ امتحان میں شریک ہونا لازمی ہے جبکہ سبھی کورسیس کے لئے امیدوار کا ۳۱ جولائی ۱۹۹۷ء تک کم سے کم ۱۵ سال جبکہ زیادہ سے زیادہ ۲۵ سال کی عمر کے درمیان ہونا ضروری ہے۔

داخلہ فارم اور پروسپیکٹس انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے کسی بھی کام کے دن مبلغ پچاس روپیہ کی نقد نقش کرکن ادائیگی پر حاصل کئے جاسکتے ہیں اگر داخلہ فارم بذریعہ ڈاک درکار ہوں تو پچپن روپیہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کرنا ہوگا۔

پُر کئے ہوئے داخلہ فارم S.S.C امتحان کا نتیجہ نکلنے کے دن سے پندرہ دن بعد تک انسٹی ٹیوٹ کے دفتر میں جمع ہونا لازمی ہے۔

(شاہد محمد حسن کلاب، پروپیگنڈا انچارج)

وسائل تعلیم کی مفت تقسیم

انجمن اتحاد المستقیم داھول کے بیسویں جشن سالگرہ کے جلسۂ عام میں حسب سابق ضرورتمند طلباء وطالبات کو مفت کاپیاں، یونیفارم، کتابیں تقسیم کئے گئے۔

جلسہ کی صدارت کے فرائض حاجی عبدالغفور درویش نے انجام دیئے۔ مہمان خصوصی میں عثمان عمر صحیبولے حاجی عمر باباصاحب ڈبیر مدھوراؤ جی نرونسکر تھے۔ جناب گلزار خطیب جمال الدین قاضی نے انجمن کی بیس سالہ خدمات پر روشنی ڈالی۔ جناب حسین میاں دانڈیکر نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔
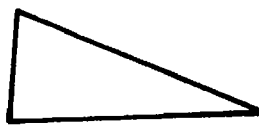
تھانہ میں مبارک کاپڑی کا لکچر

ووکیشنل گائیڈنس کے ماہر مبارک کاپڑی نے تھانے میں منعقد ووکیشنل گائیڈنس برائے ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کے طلباء وطالبات کیلئے حسنی چیریٹیبل ٹرسٹ کے زیر اہتمام ایک تقریب میں تھانے کے ایم ایل اے ایم ٹی۔ جوشی اور شکشن منڈل کے رکن داؤد مقری خصوصی طور پر شریک تھے۔

مبارک کاپڑی نے کہا کہ حصول تعلیم کے لئے سرمایہ کی کمی بھی ہو تو ایسے ادارے ہیں جو غریب و مستحق ذہین طلباء کی مدد کرتے ہیں ان دنوں لڑکیاں لڑکوں سے آگے نکل رہی ہیں۔ اگر والدین لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائیں تو ان کی گود میں پروان چڑھنے والی نسل بھی تعلیم سے آراستہ ہوگی۔

مبارک کاپڑی نے ایس ایس سی اور ایچ ایس سی کے بعد ڈگری اور دیگر کورسیس کے بارے میں تفصیلاً پیش کی۔ جنرل سکریٹری ڈاکٹر اصغر مقادم نے مہمانوں نیز تھانے شکشن منڈل کے نو منتخب رکن داؤد مقری کی گلپوشی کی۔ پروگرام میں تھانے شہر کے کلوا ممبرا گری کے ایس ایس سی امتحان اور ایچ ایس سی کے طلباء وطالبات کے علاوہ سرپرستوں کی کثیر تعداد شریک تھی۔

انتقال پُر ملال

ٹپوی خاندان کو صدمہ

شیرگاؤں، رتناگری کے
ٹپوی خاندان میں عبدالرزاق
اسمٰعیل ٹپوی کا ۳۰ مئی ۹۷ء کو
حرکتِ قلب بند ہوجانے سے
بعمر ۵۶ سال انتقال ہوگیا تدفین
جوگیشوری (ممبئی) کے قبرستان
میں عمل میں آئی۔

قاسم ونو کو صدمہ

ممبئی میونسپل کارپوریشن
کے ریٹائرڈ ایجوکیشنل انسپکٹر جناب
عبدالغفار قاضی کی بہن اور جگاؤں
ممبئی کے جناب قاسم ابراہیم ونو
کی زوجہ محترمہ نوربانو کا ۲۵ مئی ۹۷ء
کو طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

ایڈوکیٹ پٹھان کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ مشیر
اور معروف ایڈوکیٹ جناب
حیدر خان پٹھان کی خوشدامن کا
۲۶ مئی ۹۷ء کو انتقال ہوگیا۔

نقش کوکن

قاضی صلاح الدین زبیری مرحوم

جلگاؤں جمعیتہ العلماء کے ناظم
اور انجمن تعلیم المسلمین کے سابق
رکن اور معروف سماجی کارکن جامع مسجد
جلگاؤں کے ٹرسٹی قاضی صلاح الدین
زبیری نے ۱۲ اپریل ۹۷ء کو بعمر ۵۷
سال داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

محمد صادق بھائجی کو صدمہ

اورن ضلع رائے گڈھ کی
معروف شخصیت اور اشوکا شاپنگ
کامپلیکس (کرافورڈ مارکیٹ) کے
روح رواں جناب محمد صادق بھائجی
کی اہلیہ یکم جون ۹۷ء کو انتقال کر گئیں۔

اشتیاق خان کا انتقال

جامعہ ملیہ اور علی گڈھ مسلم
یونیورسٹی کے اولڈ بوائے جنہیں موسیقی
اداکاری اور فلم سازی سے بھی گہری
دلچسپی تھی ۳۰ مئی ۹۷ء کو نئی دہلی میں
حرکتِ قلب بند ہوجانے سے انتقال
ہوگیا وہ ۷۰ برس کے تھے انہوں
نے علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے ترانہ
"یہ میرا چمن ہے میرا چمن" کی دھن بنا کر
عالمی شہرت حاصل کی تھی مرحوم نقش کوکن
کے دیرینہ ہمدرد رہے۔

قاری محمد اسمٰعیل رحمانی کو صدمہ

جولکی ضلع ناسک کے قاری
محمد اسمٰعیل رحمانی کی والدہ کا پچھلے
مہینہ مختصر سی علالت کے بعد
مالیگاؤں میں انتقال ہوگیا۔

مرسلہ: حافظ فہیم الدین

اختری رفاعی کا انتقال

محترمہ اختری عبدالشکور رفاعی
متوطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ ۴۴ سال
کی عمر میں کینسر کے موذی مرض کا
شکار ہوکر لندن میں رحلت فرما گئیں

مرسلہ: ابراہیم بغدادی

حمزہ میاں چوگلے کا انتقال

بہرولی نمبر ۲ تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری
کی معمر شخصیت جناب حمزہ میاں محمد صالح
چوگلے کا ۲۵ مارچ ۹۷ء کو ۹۲ سال کی عمر
حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔

اسمٰعیل چوگلے کو صدمہ

کوکن مسجد شیواجی نگر گوونڈی
ممبئی کے ٹرسٹی جناب اسمٰعیل چوگلے کے جواں
سال فرزند اشیار چوگلے ۱۴ اپریل ۹۷ء کو
ریل حادثہ کا شکار ہوکر بعمر ۲۲ سال راہیٔ
عدم ہوگئے مرحوم بہرولی تعلقہ کھیڈ کے باشندے

مرسلہ: داؤد چوگلے

غلام پیش امام کو صدمہ :

نیشنل کوارڈینیشن فورم کے چیئرمین نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست الصامیت انٹرنیشنل کے مالک انجمن اسلام جنجیرہ مرڈ کے صدر اور شہر بمبئی بالعموم اور خطۂ کوکن بالخصوص کی محبوب شخصیت جناب غلام محمد پیش امام کے فرزند الصامت (۲۰ سال) کا ۱۵ر جون ۹۷ء کو طویل علالت کے بعد امریکہ میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم کا جسد خاکی ہندوستان لا کر ان کے وطن مرڈ میں تدفین عمل میں آئی۔ ؛؛

حسن میاں خانزادہ کو صدمہ :

نقش نواز اور نقش کوکن کے قلمکار جناب حسن میاں خانزادہ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ خیرالنساء یوسف خانزادہ کا یکم مئی ۹۷ء کو ایرلا بمبئی میں ضعیف العمری میں انتقال ہو گیا مرحومہ ۹۰ سال کی تھیں۔ ؛؛

علی سیٹھ پرکار کا انتقال

سوشیل ایجوکیشن سوسائٹی کالستہ کے صدر اور بمبئی میں گولڈن جوبلی ہوٹل ڈونگری اور عالیشان ہوٹل ڈنکن روڈ کے مالک علی عبدالقادر پرکار (علی سیٹھ) ۶ر جون ۹۷ء کو انتقال کر گئے۔

مرحوم علم دوست اور سماجی خدمتگار تھے کالستہ کے ایچ ایم ڈی اے ہائی اسکول لیڈی شریفہ ڈی ایڈ کالج اور فاطمہ آر پی خان دلوائی جونیئر کالج کے انتظامیہ کے فعال رکن تھے۔ ان کی رحلت سے کالستہ کے علمی حلقہ کا بڑا نقصان ہوا ہے۔ ؛؛

عبدالصمد کردمے (شریوردھن) نہ رہے

شریوردھن ضلع رائے گڈھ کی معمر و مشہور شخصیت عبدالصمد عبدالرشید کردمے ۱۳ر جون ۹۷ء کو انتقال کر گئے۔

مرحوم ایک عرصہ تک انجمن اسلام جنجیرہ کی مجلس منتظمہ کے رکن، شریوردھن حلقہ کے صدر اور اسکول کمیٹی کے چیرمین رہ چکے تھے اور مسلم بزم اتحاد و ترقی شریوردھن سے مختلف حیثیتوں سے وابستہ رہے۔ ؛؛

مجگاونکر خاندان کو صدمہ :

عزیز مجگاونکر کے بیٹے نظیر احمد کا طویل علالت کے سبب ۱۴ر جون ۹۷ء بروز سنیچر کو ممبرا میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر ۲۵ برس کی تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(نامہ نگار: فیروز مجگاونکر)

بقیہ نوجیون جونیئر کالج کا نتیجہ

۳۔ ک ملا واحد احمد ٪ 76.50

کامرس :

۱۔ ک نارکر پشورام ٪ 58

۲۔ ک قاضی قیصر جعفر ٪ 56.83

۳۔ ک کنڈکر احمد اسماعیل ٪ 55.33

آرٹس :

۱۔ ک جہانکر راجشری سداشیو ٪ 67

۲۔ ک لنجمکر جوتی مدھوکر ٪ 63.50

۳۔ ک باودنے پاکر جکارام ٪ 61.33

اس رزلٹ میں ایک اور نمایاں بات یہ ہے کہ فیاض ایڈوکیٹ کے صاحبزادے سرفراز نے انگریزی میں ٪ 73 نمبر حاصل کیا۔

انجمنِ اسلام طبیہ کالج اینڈ ہاسپٹل ناگپاڑہ، ممبئی ۸

طبیہ کالج، ممبئی، انجمن اسلام کے قائم کردہ اور پروردہ اداروں کے سلسلہ کی ایک اہم بالشان کڑی ہے جو صدر انجمن ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا اور چیئرمین طبیہ کالج بورڈ ڈاکٹر ظہیر آئی، قاضی کی سرپرستی میں اپنے بانیوں کے سنہری مقاصد کی تکمیل میں روز و شب مصروف ہے۔ یہ کالج نہ صرف ساکنانِ شہر ممبئی اور اطراف و جوار کے لوگوں کی طبی تعلیم کی خواہش کی تکمیل کر رہا ہے۔ بلکہ ان کے درد کا درماں اور ان کے امراض کا علاج بھی نفع و نقصان کی میزان سے پرے ہٹ کر بحسن و خوبی انجام دے رہا ہے۔ انجمن اسلام نے اسلاف کی اس میراث کو خوب سے خوب تر بنانے کا عزم کر رکھا ہے اور اس کے لئے نت نئی مشینیں اور آلات کالج و ہسپتال کو فراہم کئے جا رہے ہیں تاکہ طلباء و اساتذہ اور عوام یکساں طور پر ان سہولتوں سے فیضیاب ہو سکیں۔

ممبئی یونیورسٹی سے ملحق اس ادارے میں سنٹرل کونسل آف انڈین میڈیسن کا مرتب و منظور کردہ نصاب تعلیم رائج ہے اس کورس میں داخلہ کے لئے خواہشمند طلبا کا بارہویں جماعت میں سائنس مضامین اور انگلش کے ساتھ ایک ہی نشست میں پاس ہونا ضروری ہے۔ نیز درجۂ دہم میں اردو بحیثیت مضمون لازمی ہے داخلہ میرٹ لسٹ کی بنیاد پر سائنس مضامین میں پچاس فیصد نمبروں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ⁂

OBITUARY

Aishabi sister of Capt Ziauddin Hakim & Principal of Sadik Hakim died on 7-6-97 at her residence She died at the age of 68 years

Samit beloved son of Gulam Mohamed Peshimam died at the young age of 21 in America New York where he had gone for his cancer treatment

WEDDING

Abdul Hafiz S/o Mr Abdul Sattar A G Mapari married to Bushra D/o Abdul Kadir A Tanaji on 1 June 1997 at Wadi Bunder Masjid, Mazagaon, Mumbai - 10

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ در جسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۵ ...... شمارہ ۸ ...... ماہ اگست ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: فقیر محمد مستری

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم: چیرمن: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر۔ اراکین: ایچ بی مقدم۔ فقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔ اقبال کوارے ۔۔ داؤد چوگلے۔

اعزازی نمائندے

محمد سعید علی	(یو۔ ایے۔ ای)	شیخ اسماعیل	(ایسٹ افریقہ)
ابراہیم بغدادی	(انگلینڈ)	وانگڑے برادرز	(سعودی عربیہ)
سید حسن	(ساؤتھ افریقہ)	حسن عبدالکریم چوگلے	(دوحہ قطر)
قمرالدین قاضی	(پاکستان)	مختار مرڈکر	(دارالسلام)
محمد کامل بیقولے	(بحرین)	ایم ایس پرکار	(آسٹریلیا)
محمد علی مقدم	(جدّہ)	محمود حسن قاضی	(نئی ممبئی)
آئی وائی سولکر عبدالمجید موہگاؤکر (رتناگری)		مسز سلطان کردمے	(ماہم)
مسز نیلم فضل باسٹہ	(رتناگری)	احمد علی قاضی	(اندھیری)
		تاج الدین ہوڑیکر	(رتناگری)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پیٹوی۔ ندیم صالح،

درون ہند سالانہ: سٹو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۳ ۔ اے نوانگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اِس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم اگست ۱۹۹۷ء ....
کتابت: جاوید ندیم، حافظ زبیر ...

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

پانچویں صدی ہجری کے عظیم مصلح اور مجاہد، عارف باللہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے مواعظ میں اثر اور تاثیر کا یہ عالم ہوتا تھا کہ اس مردِ باخدا کے دستِ حق پرست پہ پانچ ہزار سے زائد عیسائی اور یہودی مسلمان ہوئے اور بغداد کے ایک لاکھ غنڈوں اور اوباشوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔

ابتدائی حالات: ایران کے شمال مغربی حصے میں بحرِ کیسپین کے کنارے واقع ایک بڑے صوبہ گیلان یا جیلان میں سنہ ۴۷۰ھ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ دس واسطوں سے آپ کا نسب حضرت حسین بن علی بن ابی طالب پر ختم ہوتا ہے۔ بچپن ہی میں والد ماجد سید ابوصالح کا انتقال ہوگیا۔ ابتدائی تعلیم وطن میں حاصل کی۔ ۱۸ سال کی عمر میں گیلان سے چار سو میل کا سفر طے کرکے اس زمانے کے مدینۃ العلم بغداد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے پہنچے (اسی سفر کے دوران اپنی والدہ ماجدہ کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے آپ نے قافلہ پر ڈاکہ پڑنے کی صورت میں ڈاکوؤں کے سردار سے سچ سچ کہہ دیا تھا کہ ان کے پاس چالیس دینار ہیں! یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار اتنا متاثر ہوا کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اس نے حسرت اور افسوس ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا "افسوس! تم نے اپنی ماں کا عہد نہیں توڑا، اور میں اتنی مدت سے اپنے اللہ کا عہد توڑ رہا ہوں۔")

بغداد میں آپ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے مگر بڑی عسرت اور تنگی کے عالم میں تعلیم حاصل کی اور ہر علم اور فن کو اس کے باکمال اساتذہ اور ماہرین سے حاصل کیا، بغداد کا مدرسہ نظامیہ اس وقت تشنگانِ علوم کا مرجع تھا اس چشمۂ صافی سے آپ بھی سیراب ہوئے۔

تعلیم و تدریس: تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے مسندِ درس اور مجلس وعظ ہر دو کو بیک وقت رونق بخشی، اپنے استاذ ابوسعید مبارک بن علی بن حسین مخرمی کی درسگاہ میں تدریس اور دعوت وارشاد کا سلسلہ شروع کیا، بہت جلد تشنگان علوم اور طالبانِ معرفت کا حلقہ آپ کے گرد بڑھتا رہا، یہاں تک کہ ایک ایک مجلس میں چار چار سو دواتیں شمار کی جاتی تھیں، اور درسگاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ ہونے کی بناء پر اس میں توسیع کی جاتی تھی، مختلف علوم و فنون جیسے تفسیر حدیث، اصول، نحو، تجوید، اختلاف ائمہ اور مناظرہ میں یگانہ روزگار ہونے کے باوجود آپ حد درجہ اعلیٰ اخلاق سے آراستہ اور منکسر المزاج تھے، دورانِ مجلس اور سرِراہ ہر چھوٹے بڑے، غریب اور حاجتمند کی ضرورت کو ٹھہر کر یا کھڑے ہو کر سنتے، اور ان کی مناسب کفالت فرماتے لیکن اس کے برخلاف کسی امیر کبیر ارکان سلطنت یا حاکم وقت کو خاطر میں

نہیں لاتے تھے، یہی نہیں، بلکہ آپ خلفاء اور حکام اور ان کے دربار میں جبہ سائی کرنے والے درباری علماء اور سرکاری مشائخ سے بھی حق بات کہنے سے گریز نہیں کرتے تھے چنانچہ جب مشہور عباسی خلیفہ مقتفی لامر اللہ نے ایک ظالم کو منصب قضاء پر فائز کیا تو آپ نے برسر منبر اسے ٹوک دیا اور ایک سرکاری عالم کو ناٹرتے ہوئے آپ نے اس سے کہا تھا "تجھے شرم نہیں آتی کہ تیری حرص نے تجھے ظالموں کی خدمت گزاری اور حرام خوری پر آمادہ کیا، تو کب تک حرام کھاتا اور دنیا کے ان ظالم بادشاہوں کا غلام بنا رہے گا؟ جن کی غلامی میں تو لگا ہوا ہے، ان کی بادشاہت عنقریب مٹ جائے گی، جبکہ ایک دن حق تعالیٰ کی بارگاہ میں تجھ کو آنا پڑے گا، جس کی ذات کو کبھی زوال نہیں"!

وفات:

حضرت شیخ نے بغداد میں ۷۳ سال کا طویل عرصہ گزارا اس پورے زمانہ میں آپ کی زندگی اسلام کی صداقت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی، روحانیت، تہذیب نفس، استقامت اور تعلق مع اللہ کا سچا نمونہ تھی اور انہیں ظاہری اور باطنی اوصاف وکمالات سے تاحیات اپنے شاگردوں، اور ہمنشینوں کو مستفید کرتے ہوئے ۱۱ ربیع الاول سنہ ۵۶۱ھ میں ۹۰ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی اور بغداد میں مدفون ہوئے غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔

امتیاز اور مجددانہ کارنامہ:

مذاہب عالم میں یہ امتیاز اور خصوصیت محض مذہب اسلام کو حاصل ہے کہ ایک طرف اس دین کو مٹانے اور مٹانے اور اس کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کے لئے ابتدا سے اس کے قلب پر ایسے حملے کئے گئے کہ ان کے ایک حصہ کی تاب بھی دوسرا کوئی مذہب نہیں لا سکتا، دوسری طرف اس مذہب کی بقا اور تسلسل اور اس کی روز افزوں ترقی اور پیش قدمی کے لئے قدرت نے یہ انتظام فرمایا کہ ہر دور اور ہر زمانے میں مسلمانوں پر افتادہ مشکل اور نازک سے نازک حالات میں اپنے ایسے زندہ اور باکمال بندوں کو کھڑا کیا، جنہوں نے مشکلات اور پریشانی کا شکار مردہ دل مسلمانوں کے دلوں میں زندگی اور توانائی کی نئی روح پھونکی، جنہوں نے مردہ سنتوں کو زندہ اور پامال احکام و شعائر کو درخشندہ اور تابندہ کیا، اور زندگی کے کسی موڑ پر اس امت کو بانجھ نہیں ہونے دیا، اس لحاظ سے امت مسلمہ کی کھیتی اپنی ویرانی کے باوجود جس قدر زرخیز بلکہ مردم خیز رہی ہے، دیگر مذاہب اور اقوام میں اس کی مثال تلاش کے باوجود نہیں مل سکتی۔

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے پہلے اس میں شک نہیں کہ بغداد اور اس کے اطراف کا ماحول عجیب وغریب گھٹن اور ابتری کا شکار تھا، علماء اور عوام سرکاری دربار سے وابستگی کو اپنے لئے سب سے بڑی کامیابی تصور کرتے تھے۔ عوام کا نچلا طبقہ دیندار ہونے کے باوجود اونچے طبقہ کو رشک وحسد کی نظر سے دیکھتا تھا، حالانکہ یہ طبقہ دنیاوی ولجاہت کے باوجود اخروی پستی اور زبردست اخلاقی گراوٹ کا شکار تھا اس کے علاوہ عام انسانوں نے انسان کو نفع وضرر کا مالک سمجھ رکھا تھا اور ارباب کو ارباب کا درجہ دیدیا گیا۔ ادھر عباسی خلفاء میں طوائف الملوکی عام تھی حضرت شیخ کے ۷۳ سالہ قیام کے دوران یکے بعد دیگر پانچ عباسی خلیفہ بغداد کے تخت پر جلوہ گر ہوئے۔ ٭٭٭

خواتین کے لئے خاص مضمون

زمین پر خرافات کے سوم کدے

اللہ کا آخری رسولؐ رسالت پر مبعوث ہونے تک پوری دنیا میں تثلیث پرستی اور تشریک شجر و حجر پرستی، شمس و قمر پرستی، ستارہ اور سیارہ پرستش، سمندر، جن، کاہن کی پرستش، آب اور آگ کی پوجا، فرعون اور ہامان رجبان اور احبار کے آگے سربسجود ہونا، بقر پرستی (موسیٰؑ کے زمانہ میں گائے پرستی کا گھر گھر رواج) اور قبر پرستی (عیسیٰؑ کے زمانہ میں بزرگوں کی قبروں کی پرستش بحوالۂ انجیل، قرآن اور حدیث)، ان سب خرافات و رسومات کا گھر گھر چلن تھا، اس زمانہ کے انسان کی اعجوبہ پسندی اور ہر شئے پرستی نے اُس کو اِس دھن میں ایسا ملوث رکھا تھا کہ اس نے کنکر سے لے کر امبر تک کی ہر شئے کو شنکر اور بھگوان اور گاڈ (God) سمجھا تھا۔ انسان اِن تمام اشیاء کو حاجت روا اور نجات دہندہ سمجھ کر ان سے آشنائیں لگاتا رہتا، ان پر چڑھاوے چڑھاتا، اپنے حقیقی الٰہ کو فراموش کر کے ان ظلمات و غوایت میں ٹھوکریں کھاتا اور اللہ وحدہ لاشریک کی بلند و بالا چوکھٹ کے سوائے باقی تمام چوکھٹوں کی ذلت آمیز خاک سے اپنی پیشانی آلودہ کرتا رہا کہ اللہ نے اپنا آخری رسولؐ مبعوث کر کے یہ پیغام نازل کیا کہ ——

"اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ o اَلَھُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِھَا اَمْ لَھُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِھَا اَمْ لَھُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِھَا اَمْ لَھُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِھَا قُلِ ادْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ ثُمَّ کِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ" (سورۃ الاعراف آیت ۱۹۴ — ۱۹۵) ترجمہ:- (اے محمدؐ) (ان احبار و رہبان کے قبر پرستوں سے) کہو کہ جن ہستیوں کو تم اللہ کے سوائے پکارتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے بندے تھے (اب تو وہ فوت بھی ہو چکے ہیں) ان میں کوئی الٰہی قوت نہیں، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو انہیں پکار کر دیکھو کہ کیا وہ تمہارا جواب دیتے ہیں؟ (ذرا سوچو) کیا ان کے پاؤں ہیں؟ کہ جن سے چل سکیں، کیا ان کے ہاتھ ہیں کہ جن سے یہ پکڑ سکیں، کیا اِن کی آنکھیں ہیں کہ جن سے یہ دیکھ سکیں، کیا ان کے کان ہیں کہ جن سے یہ سُن سکیں؟ اے محمدؐ اِن سے کہو اِن کو پکارو جن کو تم نے اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے وہ میرے خلاف جو بھی تدبیر چاہیں کر لیں"

درحقیقت اللہ کے رسولؐ نے داعی بن کر اللہ کا یہ پیغام سُنایا اور مشرکین عرب، کافرین، یہودی علماء، منافقین اور احبار اور رہبان کے ہی نہیں بلکہ

محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

عالمِ انسانیت کے فکر و عمل کی سوئی ہوئی بستی میں گویا ایسا صور پھونکا تھا کہ ان تمام کو بیدار ہو کر اپنے ذہنوں کے تصوّرات، اپنی نگاہوں کے زاویے، اپنی اندھی تقلیدیں اور اپنے فکر و نظر کے اسلوب بدل کر اور اپنے آباء و اجداد کے فرسودہ روایات کے طلسم اور رسومات کے طلسم اور رسومات کے سم سم کو مٹا کر اپنے انفس و آفاق کے نقشے بدل دینے چاہیئے تھے، لیکن رسول کی دعوت پر کان نہ دھر کر انسان نے اپنے ضمیر کا گلا گھونٹ دیا۔ اگر انسان صرف کچھ منٹ کے لئے ہی گہرائی سے سوچتا، غور کرتا، تو یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی کہ وہ (انسان) جن جن کے سامنے جھک رہا ہے یا اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے مجسّموں کو اپنے سے افضل سمجھتا ہے تو گویا وہ ان کے سامنے SURRENDER ہو رہا ہے اور شرفِ انسانیت کے تمام مدارج و معارج کھو کر تنزّل و تسفّل کے عمیق جہنّم میں خود کو گرا رہا ہے۔:::

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

3 IN ONE

اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو آپ سال دو سال کے لیے نقش کوکن تحفتہً بھیجنا چاہتے ہوں تو اس کے مکمل پتہ اور ہدایت کے ساتھ زرِ مبادلہ ادا کیجئے۔ پرچہ جب انہیں ملے گا تو آپ کا ذکر خیر بھی ہوگا۔ یہ نقش نوازی ہوگی، دوست نوازی ہوگی اور اردو کی خدمت بھی ہوگی۔

(ادارہ)

نعت شریف

(یہ نعت دل پذیر اردو کے مشہور انشا پرداز عالم اور مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کی کہی ہوئی ہے۔)

بڑھتا ہوا محشر میں جب صلِّ علیٰ آیا
رحمت کی گھٹا اٹھی اور ابرِ کرم چھایا

جب وقت بڑا نازک اپنے ہوئے بیگانے
ہاں کام اگر آیا تو نام ترا آیا

پرسش تھی گناہوں کی اور یاس کا عالم تھا
بے کس کی خبر لینے محبوبِ خدا آیا

یہ نام مبارک تھا یا حق کی تجلّی تھی
دم بھر میں ہوا فاسق ابدال کا ہم پایا

چرچے ہیں فرشتوں میں اور رشک ہے زاہد کو
اس شان سے جنّت میں شیدائے نبی آیا

کیوں نزع کی دشواری آساں نہ ہو جاتی
تھا نام ترا لب پر اور سر پہ ترا سایا

اِک عمر کی گمراہی، اک عمر کی سرتابی
جز تری غلامی کے آخر نہ مفر پایا

حکمت کا سبق چھوڑا، عزّت کی طلب چھوڑی
دنیا سے نظر پھیری سب کھو کے تجھے پایا

سمجھے تھے سیہ کاری اپنی ہے فزوں حد سے
دیکھا تو کرم تیرا اس سے بھی سوا پایا

فاسق کی ہے یہ میّت پر ہے تو تری امّت
ہاں ڈال تو دے اپنے دامن کا ذرا سایا

غزل

ارشد غازی جدہ

حصارِ کون و مکاں سے نکلوں تو آگہی کا نصاب لکھوں
قلم پہ لفظوں کی بندشیں ہیں وگرنہ اس پہ کتاب لکھوں

نظر سے آگے کی وسعتوں کا میں کیا بتاؤں طلسم کیا ہے
نوں کو اک کائنات سمجھوں کہ ہر حقیقت کو خواب لکھوں

محیط ہے جانے کتنی صدیوں پہ یہ سمندر سی ذات میری
مگر ہے اصرار بے ثباتی کہ زندگی کو حباب لکھوں

سوال اٹھتے ہیں بے ارادہ، نظر میں ہے سب کے بے یقینی
اسے کہوں اضطراب ذہنی کہ نکتۂ انقلاب لکھوں

یہ کیا ہوا تھا کہ اپنی تاریخ ایک نقطے پہ جم گئی ہے
میں کسی طرح وقت امتحاں کو شکست خوردہ سا باب لکھوں

ازل میں بھیجا تھا جو رسالہ رموز و اسرارِ زندگی کا
میں لفظ تفسیر بن سکے کیوں نہ سطر سطر کا جواب لکھوں
طبعیتیں ہو چلی ہیں عادی سرود و ساز و نشاط سے اب
مجھے ملے نسلِ نو کی قسمت تو سختیاں بے حساب لکھوں
ہوئے پریشاں "اس شجاعت" پہ جب کہا اہلِ دل سے میں نے
تمہارے بچوں کو عہدِ رفتہ کا کیوں نہ افراسیات لکھوں

غزل

تسنیم انصاری۔ راجے واڑی

میرے لبوں پہ شکایت کبھی آشنا ہی نہیں
میں ایک شعلۂ عریاں کبھی ہوں ضیا ہی نہیں

کہاں دماغ، کہاں دل، کہاں نظر کھیں
ہمیں تو آپ سے ملنے کا تجربہ ہی نہیں

جہاں زمیں ہے وہاں آسمان بھی ہوگا
میں اس نگاہ سے دنیا کو دیکھتا ہی نہیں

میرے ہی سر سے کبھی موجِ خوں بھی گذرے گی
یہ جانتا تو میں تجھ کو تراشتا ہی نہیں

اسی کی فکر میں سب سوگوار بیٹھے ہیں
وہ حادثہ جو ابھی رونما ہوا ہی نہیں

بہار کیا ہے، صبا کیا ہے، نکہتیں کیا ہیں
بتائیں کیا کہ یہ موسم ہمیں ملا ہی نہیں
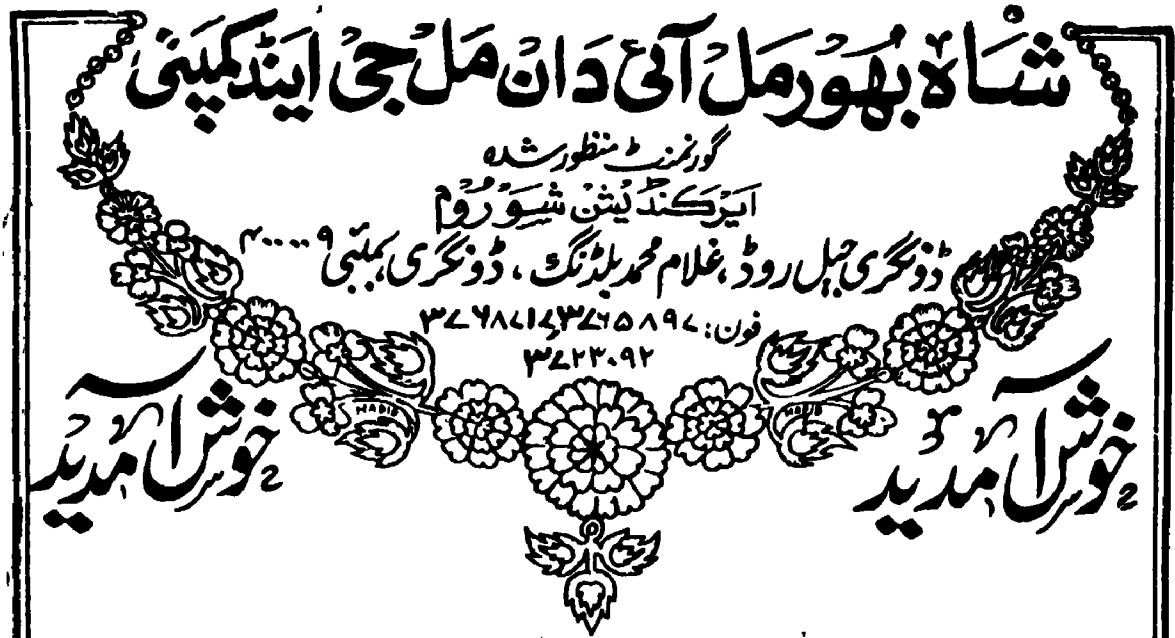
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۷،۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات ——— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

اُتر جائے تیرے دل میں میری بات

اس عنوان کے تحت ہر ماہ صفحہ / دو صفحات
کا مضمون آپ کی توجہ کا طلبگار ہو گا (ادارہ)

زمانہ جن کے قدموں میں تھا۔

خلیفۃ المسلمین سیدنا ابوبکر صدیق رضؓ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ ملت اسلامیہ کے امیر بنائے جانے کے بعد وہ اگلے روز تجارت کے لئے بازار کا رُخ کرتے ہیں تو اصحابِ نبوی عرض کرتے ہیں کہ کاروبارِ حکومت کون انجام دے گا؟

حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمایا کہ میرے اہل و عیال کو نان و نفقہ کیسے ملے گا اگر میں تجارت نہ کروں؟ اصحابِ نبوی نے چھ درہم وظیفہ مقرر کر دیا تاکہ بےفکرِ معاش سے آزاد ہو کر امورِ سلطنت انجام دیں۔ یہ وظیفہ صرف خورد و نوش کے لئے تھا۔ کچھ دن کے بعد گھر میں حلوہ تیار ہوا۔ خلیفۂ رسولؐ نے اپنی اہلیہ سے پوچھا کہ اس حلوے کے لئے رقم کہاں سے آئی؟ کیونکہ جو وظیفہ ہمیں ملتا ہے اس کے مطابق اتنی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ اہلیہ نے کہا میں کچھ رقم اس وظیفے سے پس انداز کرتی رہی آج وہ رقم اس قدر ہو گئی کہ حلوہ تیار ہو گیا۔ خلیفۂ رسول اسی لمحے مسجدِ نبوی پہنچے اور لوگوں سے کہا کہ میرے وظیفے سے اتنی رقم کم کر دی جائے کیونکہ اتنی رقم کم کر دینے سے بھی ہمارا گذارا ہو سکتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضؓ کا مشہور واقعہ ہے۔ بیت المقدس کی فتح پر جب وہ وہاں بلائے گئے تو سواری کے لئے صرف ایک اونٹ اور ایک غلام ہمراہ لیا اور راستے میں عدل کے تقاضے کی تکمیل کے لئے باری مقرر ہوئی۔ کچھ وقت غلام سوار ہوتا اور امیرالمومنین سواری کی مہار تھامے پا پیادہ چلتے اور پھر امیرالمومنین سوار ہوتے اور غلام پیدل چلتا۔ بیت المقدس پہنچے تو لشکرِ اسلام کے کمانداروں نے شہر سے باہر امیرالمومنین کا استقبال کیا اور ان سے عرض کی کہ سفر کی وجہ سے امیرالمومنین کا چہرہ اور لباس گرد آلود ہے وہ غسل کر کے عمدہ لباس سے آراستہ ہوں کیونکہ ساکنانِ شہر ان کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ وہ بیت المقدس کے فاتح کا دیدار کرنے کو بے تاب ہیں۔ ۴۴ ملکوں کا فاتح اور ملت اسلامیہ کا امیر جواب دیتا ہے کہ ہماری عزت اسلام سے ہے، شاہانہ لباس سے نہیں۔ یہ وہی ہستی ہے جس کے لئے زبانِ رسالت نے یہ دُعا فرمائی تھی کہ اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ وہ اگر اسلام کی عزت تھے تو اسلام ان کی عزت تھا۔ فرمایا، میں اسی لباس میں شہر میں داخل ہوں گا۔ شہر میں داخلے کے وقت سوار ہونے کی باری غلام کی آ گئی۔ غلام نے اپنی باری کی قربانی پر اصرار کیا۔ لیکن امیرالمومنین نے عدل کو فراموش نہیں کیا۔ انہیں محشر میں اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے کا خوف رہا۔ انہیں عہدے یا ظاہری وقار کے دکھاوے سے زیادہ اپنے ایمانی تشخص اور اسلامی تعلیمات اور اصولوں کی پاسداری عزیز رہی۔ شہر کے لوگ عمائدین و قائدین

سب چشم براہ تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کی مہار تھامے پیدل آ رہا ہے اور ایک شخص سوار ہے اور پیچھے لشکرِ اسلام ہے۔ دیکھنے والوں نے پوچھا کہ اے مسلمانوں بتاؤ تمہارا امیر کونسا ہے؟ جواب دیا کہ جو سواری کی مہار تھامے پا پیادہ آگے آگے ہے وہ ہمارا امیر ہے۔ ساکنانِ شہر محوِ حیرت تھے اور ان کے اہلِ علم پکار اٹھے کہ تمہارا سچا ہونا ثابت ہو گیا اگر یہ فاخرانہ لباس اور سوار کی حیثیت میں آتے تو ہم ہرگز نہ مانتے۔ ہم نے اپنی کتابوں میں یہی پڑھا تھا کہ آخری نبی کا جانشین بیت المقدس کے فاتح کی حیثیت سے جب شہر میں داخل ہوگا تو خود پیدل ہوگا اور سواری پر اس کا غلام ہوگا۔

خلیفۂ سوئم ذوالنورین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ایک حاجتمند غروبِ آفتاب کے بعد ان کے دروازے پر آیا، ابھی اس نے دستک نہیں دی تھی کہ حضرت عثمان رض کی آواز اس کے کانوں میں پہونچی وہ اپنی اہلیہ سے شکایت کر رہے تھے کہ چراغ کی بتی موٹی ہے جس تیل زیادہ استعمال ہونے کا سبب بن رہی ہے۔ حاجتمند نے جب سُنا تو سوچ بچار کیا کہ وہ ایسے شخص سے حاجت براری کی کیا توقع کرے جو تیل کے معمولی سے زیادہ استعمال پر اپنی بیوی کو سرزنش کر رہا ہے؟ اس نے ارادہ کیا کہ حاجت بیان کر دیکھوں۔ شاید میری کچھ امداد کر ہی دیں۔ دستک سُن کر امیرالمومنین باہر آئے۔ اس حاجتمند نے اپنی حاجت بیان کی اور لہجے میں زیادہ زور دے کر کہا کہ ضرورت کچھ زیادہ ہی ہے اور رسول کریم کی سفارش لایا ہوں۔

امیرالمومنین نے اس شخص کا ہاتھ تھاما، بستی سے باہر لے گئے جہاں حضرت عثمان غنی رض کا سامانِ تجارت بڑی تعداد میں رکھا ہوا تھا۔ فرمایا یہ سب تمہاری نذر ہے، کیا اس سے تمہاری ضرورت پوری ہو جائے گی؟ وہ حیران ہکا بکا دیکھتا سنتا رہ گیا۔ عرض کی اے حضرت! یہ سب کچھ میری ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔ فرمایا مجھے خوشی ہے کہ یہ تمہاری ضرورت سے کم نہیں۔

اس شخص نے کہا کہ اے حضرت! ایک بات بتائیے۔ چراغ کی بتی قدرے موٹی ہو جانے پر اپنی بیوی کو آپ سرزنش کر رہے تھے حالانکہ سونے سے پہلے چراغ کو بجھا دینے کا نبیٔ پاک صلعم نے حکم دیا ہے، اور آپ نیند سے قبل جس قدر چراغ روشن رکھتے اس میں شاید ایک پیسے کا تیل زیادہ استعمال ہوتا وہ تو آپ کو گوارہ نہ ہوا اور یہاں ہزاروں کا سامان مجھے بلا تأمل دے رہے ہیں؟

حضرت عثمان رض نے فرمایا بھائی! چراغ میں تیل کا زیادہ استعمال اسراف ہے اور یہ اللہ کو پسند نہیں اور مجھے اللہ کے حضور اپنے اعمال کے جوابدہی کی فکر رہتی ہے اس لئے میں نے بیوی کو سرزنش کی۔ یہ سامان تمہیں اللہ کی خوشنودی کے لئے صدقہ دیا ہے۔ اس پر اجر کی اُمید ہے اور وہاں حساب کا خوف تھا۔ ⁂

نقش کوکن

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ۔ (حدیث)

"میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم میں سے جو بھی ان کی اقتدا کرے گا ہدایت پائے گا" (او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اہنسا

ہندوستان کی آزادی کی تحریک ۱۷۹۹ء میں شروع ہوئی جب کہ سلطان ٹیپو انگریزوں سے جنگ کرتے ہوئے مارے گئے۔ اس کے بعد انگریزوں سے لڑنا، انگریز شخصیتوں پر بم مارنا، ان پر حملہ کرنے کے لیے بیرونی حکومتوں کو ابھارنا جیسے ہنگامے مدت تک جاری رہے۔

اس قسم کی تدبیریں اپنی نوعیت میں پرشور تھیں۔ چنانچہ ان کا نام آتے ہی انگریز فوراً چوکنا ہو جاتا تھا اور ان کو پوری طاقت سے کچل دیتا تھا۔ اس کے بعد گاندھی میدان سیاست میں آئے تو اچانک صورت حال بدل گئی۔ پچھلے لوگ ہنسا کے ذریعہ آزادی کا مطالبہ کرتے تھے، گاندھی نے اس کے برعکس اہنسا کے طریقہ کو اختیار کیا۔ انہوں نے آزادی کی تحریک کو ایسی بنیاد پر چلانے کا اعلان کیا جو انگریزوں کو ناقابل لحاظ دکھائی دے۔

گاندھی کے اسی طریقہ کا ایک جزو وہ ہے جس کو ڈانڈی مارچ کہا جاتا ہے۔ گجرات کے ساحل پر قدیم زمانہ سے نمک بنایا جاتا تھا۔ انگریزی حکومت نے گجرات میں نمک بنانے کی صنعت کو سرکاری قبضہ میں لے لیا۔ گاندھی اس قانون کی پرامن خلاف ورزی کے لیے سابرمتی سے پیدل روانہ ہوئے اور ۲۴ دن میں ۲۴۱ میل کا سفر طے کر کے ڈانڈی کے ساحل پر پہونچے اور نمک کا ایک ٹکڑا اپنے ہاتھ میں لے کر سرکاری قانون کی خلاف ورزی کی۔

گاندھی نے جب اپنے منصوبہ کا اعلان کیا تو انگریز عہدیداروں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ اس موقع پر ایک انگریز افسر نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان کو اپنا نمک بنانے دو۔ مسٹر گاندھی کو چٹکی بھر نمک سے بہت زیادہ بڑی چیز درکار ہوگی کہ وہ برطانی شہنشاہیت کو زیر کر سکیں۔

موجودہ دنیا میں کامیاب اقدام وہ ہے جو دیکھنے میں ناقابل لحاظ دکھائی دے مگر حقیقۃً وہ ناقابل تسخیر ہو۔ جو حریف کو بظاہر "چٹکی بھر نمک" نظر آئے، مگر انجام کو پہونچے تو وہ "پہاڑ بھر نمک" بن جائے۔ ✽✽

✿✿✿✿✿

وہ مسلم ادارے اور شخصیتیں جن پر ڈاک ٹکٹ جاری ہوئے۔ ✽

• مولانا ابوالکلام آزاد • سرسید احمد خان • ٹیپو سلطان شہید۔ • بیگم حضرت محل • شیر شاہ سوری • بہادر شاہ ظفر۔ • درگاہ اجمیر شریف • میر انیس • درگاہ حضرت سلیم چشتی • امیر خسرو • مرزا غالب • ڈاکٹر مختار انصاری • حکیم اجمل خان • ڈاکٹر علامہ اقبال • ڈاکٹر ذاکر حسین • فخرالدین علی احمد • رفیع احمد قدوائی • سید ضامن علی • مظہر الحق۔ • آصف علی • علی گڑھ یونیورسٹی • جامعہ ملیہ دہلی • دارالعلوم دیوبند • پندرہویں صدی اسلامی ہجری • عثمانیہ یونیورسٹی • شیخ محمد عبداللہ۔ • مولانا محمد علی جوہر • ڈاکٹر سیف الدین ✽✽

غزلیں

علّامہ خضر برنی

چاک داماں ہے آستیں نم ہے
جوشِ وحشت میں یہ بھی کیا کم ہے

عارضی اِک خوشی سے کیا حاصل!
مستقل دل میں دولتِ غم ہے

حسرتِ دید اُف، ارے توبہ!
اس کے باعث تو ناک میں دم ہے

بات یہ بھی نہیں ہے پوشیدہ
مہرباں کیوں گلوں پہ شبنم ہے

وہ خضر میرِ کارواں تو نہیں
جس کی خود سے حیات [illegible] برہم ہے

شفیع اللہ خان راز آبادی

نامرادی پر کفِ افسوس ملتے رہ گئے
زندگی کی دوڑ میں جو لوگ پیچھے رہ گئے

روشنی جذبۂ ایماں دلوں میں اب کہاں
ظلمتِ ماحول میں اندھے عقیدے رہ گئے

انقلابِ وقت کی رفتار تو دیکھے کوئی
آگے آگے چلنے والے سب سے پیچھے رہ گئے

آپ تو شمعیں بجھا کر بیخودی میں چل دیئے
ہوش والے تیرگی میں سر پٹکتے رہ گئے

حوصلہ جن میں نہ تھا گلشن سجانے کے لئے
گردشِ حالات کے کانٹوں میں اُلجھے رہ گئے

زندگی کا قافلہ دشتِ اجل میں کھو گیا
آدمی کے رازؔ منصوبے ادھورے رہ گئے

عبدالحیٔ غمؔ دہلوی

کیا بتلاؤں ہمدم میرا کیسا ہے
سچ پوچھو تو چاند کے جیسا چہرا ہے

چلتے چلتے مغرب میں جا ڈوبے گا
شان سے سورج مشرق سے نکلا ہے

بے جا ہیں یہ شکوے گلے اور آہ و فغاں
قسمت میں جو لکھا ہے کب ٹلتا ہے

اس کی صورت آخر ہم بھی دیکھیں تو
کون ہے ایسا جس پہ زمانہ مرتا ہے

جانے اس کی اصل شباہت کیا ہوگی
جس کو اکثر خواب میں میں نے دیکھا ہے

حق کی خاطر دار و رسن پر چڑھتے ہیں
دل والوں کا سب سے اونچا درجہ ہے

غمؔ سے مل کر تم بھی خوش ہو جاؤ گے
سب کہتے ہیں شاعر وہ بھی اچھا ہے

ڈاکٹر محبوب راہی

تو کیا سوائے مرنے کے چارہ نہیں کوئی
تو کیا اے موت تیرا مداوا نہیں کوئی

شعلوں میں گھِر گئے تو نکلنے نہ پاؤ گے
چنگاریوں سے کھیلنا اچھا نہیں کوئی

شیطان بیشتر ہیں تو کچھ کچھ فرشتے ہیں
انساں کی ہے تلاش کہ ملتا نہیں کوئی

پہچان اپنی اپنی سبھی کی ہے منفرد
مجھ سا یہاں کوئی نہیں تجھ سا نہیں کوئی

ہر شخص اپنی اپنی خدائی کا ہے خدا!
یارب تری خدائی میں بندہ نہیں کوئی

ہر رشتہ کی اساس ضرورت پہ رکھی ہے
بے وجہ تو کسی کا بھی ہوتا نہیں کوئی

راہیؔ الاپتے ہو وہی سچ کا راگ پھر
یہ جانتے ہوئے بھی کہ سنتا نہیں کوئی

زبانِ اُردو اور ہماری قوم

حسن علی جیسمانی (ایرنڈول)

اس بات کو ہندوستان کے مسلمانوں کی خوش قسمتی ہی سمجھنا چاہیئے کہ اُردو جیسی شیریں، لطیف اور خوبصورت زبان کو ہماری مادری زبان قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے اپنے بچوّں کا ذریعۂ تعلیم اردو زبان ہے۔ حالانکہ کوئی بھی قوم اپنے نونہالوں کا ذریعۂ تعلیم اُردو اپنا سکتی ہے مگر بھلا دیگر قوموں کا مسلمان قوم سے سوتیلا پن اُردو زبان کو کیونکر اپنالے۔ آخر اردو ہمارے قوم کی مادری زبان ہے۔ داغ دہلوی نے کیا خوب کہا تھا ؎

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
سارے جہاں میں دھوم ہمارے زباں کی ہے

مگر آج افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہندوستان کے طول وعرض میں اس بات کا شدت سے احساس ہورہا ہے کہ ہماری قوم کا بھی اس زبان سے دیرینہ رشتہ کچھ کمزور سا دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بے بنیاد وجوہات ہو سکتے ہیں جس میں میری دانست میں سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگ اپنے بچوّں کو انگریزی میڈیم کے اسکولوں میں اس لیے داخل کراتے ہیں کہ سرپرست اپنے بچوّں کا مستقبل اُردو زبان کے سیکھنے سے تاریک محسوس کررہے ہیں کہ اگر ہمارے بچّے اردو زبان میں تعلیم حاصل کریں تو حصولِ معاش میں اُردو مدد ثابت ہونے کے بجائے رکاوٹ ثابت ہوگی۔

مگر یہ ان کا خام خیال ہے۔ کیونکہ آج بھی ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ہماری قوم کے ہونہاروں نے اردو زبان میں تعلیم حاصل کرکے کسی بھی شعبہ کے، مقابلے کے امتحانوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور ہر اعتبار سے شاندار زندگی گزار رہے ہیں۔

آج پارلیمنٹ میں ہندی کی آڑ لے کر زیادہ تر ممبران پارلیمنٹ میں اردو زبان کا ہی استعمال کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ سینئر پارلیمنٹری رکن توانی تقریروں اور اہم باتوں کو اردو محاوروں اور اردو اشعار سے سلجھاتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔ جس رکن کی تقریر میں جتنے پائیدار اردو اشعار ہوتے ہیں۔ اس کی تقریر جامع سمجھی جاتی ہے۔ اس کی گنوانے کو کئی مثالیں ہیں۔ سالانہ بجٹ، ریلوے بجٹ، اور دیگر ترقیاتی منصوبے کی شروعات اور اختتام اردو اشعار سے کی جاتی ہے البتہ یہ الگ بات ہے کہ اُردو کے کسی مسئلے پر منہ پھیر لیتے ہیں۔

کسی بھی بڑے جلسے میں دیگر زبانوں کے بجائے اردو زبان کو پسند کیا جاتا ہے میرا تو اپنا ذاتی تجربہ ہے کہ دیگر اقوام کے جلسوں میں ہمیں اردو تقریروں کی فرمائش کی جاتی ہے اور لطف حاصل کیا جاتا ہے۔ ہندی کے نام پر فلموں میں اُردو کا رواج عام ہے۔

اتنا ہونے کے باوجود اگر ہماری قوم اُردو سے کنارہ کشی کرے تو پچھلی مرتبہ دہلی میں منعقد جشنِ غالب پر کسی شاعر نے لکھا ہوا گیت دہرانے کا کوئی حق نہیں رکھتی

غالب جسے کہتے ہیں اردو ہی کا شاعر تھا
اردو پہ ستم ڈھا کے غالب پہ کرم کیوں ہو
لہٰذا میں میرے تمام برادرانِ قوم سے
التماس عرض کروں گا کہ وہ اپنے بچوں کو صرف انگریزی
ہی نہیں بلکہ مراٹھی یا اسی طرح کی دوسری زبانیں
بھی سکھائیں مگر اردو کو فوقیت دے کر ——

مطبوعات مہاراشٹر اسٹیٹ اُردو اکادمی

مراٹھی آموز۔ ڈاکٹر عصمت جاوید	۲۵ روپے
ایک ہی پیالہ۔ رام کرشن کرڈکری مراٹھی سے ترجمہ خلیل مظفر	۲۰ ؍
ناگپور میں اُردو۔ ڈاکٹر شرف الدین ساحل	۵۰ ؍
علم الامراض۔ ڈاکٹر کرنل محمد غفران	۹۰ ؍
چاند تارے۔ اسحٰق خضر	۱۵ ؍
کمپیوٹر اور اسکی بیسک زبان۔ عبدالباری مومن	۲۰ ؍
تھوڑ سنگین کارے۔ بی آر ودھر مراٹھی سے ترجمہ دستگیر شہاب	۲۵ ؍
امکان مراٹھی عصری ادب کا انتخاب (اردو)	۴۰ ؍
امکان مراٹھی عصری ادب کا انتخاب (اردو)	۲۵ ؍
امکان۔ یک بابی ڈرامہ (خصوصی شمارہ)	۱۰ ؍
امکان۔ سراج اورنگ آبادی (خصوصی شمارہ)	۲۰ ؍
امکان۔ دلت سوانح (خصوصی شمارہ)	۱۰ ؍

ملنے کے پتے :

مہاراشٹر اسٹیٹ اُردو اکادمی، فون ۲۶۲۷۰۳
اولڈ کسٹم ہاؤس۔ ڈی ڈی بلڈنگ، شہید
بھگت سنگھ مارگ ممبئی ۴۰۰۰۲۳

2۔ مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ۔ پرنسس بلڈنگ
جے جے اسپتال، ممبئی ۴۰۰۰۰۸

"آداب محبت پیدا کر"

(جناب سعید ڈونگرے صاحب کی تحریروں سے متاثر ہو کر)

از: دوست محمد شاداب

اے جذبۂ عشقِ ختمِ رسل آدابِ محبت پیدا کر
جو قلب کو آئینہ کر دے وہ نورِ عبادت پیدا کر

دُہراتی ہے اُمتِ آقا کی پھر دورِ جہالت کی رسمیں
اے خالقِ کل پھر ہم میں کوئی تو دافعِ بدعت پیدا کر

لبریز ہے عصیاں سے تیرا، پیمانۂ ہستی دیکھ ذرا
توبہ کا ہے در ہر وقت کھلا احساسِ ندامت پیدا کر

گفتار تیری کردار تیرا ہو سنتِ نبوی کا حامل
حق بیں بن کر حق راہ پہ چل یہ راہِ طریقت پیدا کر

ہو سرمۂ چشمِ اہلِ نظر، ہر قول تیرا، ہر ایک عمل
قائل ہو جہاں، جس کا ایسی، کردار میں عظمت پیدا کر

صدیقؓ سا تو صادق بن جا فاروقؓ سا عادل بن کے دکھا
عثمانؓ کی سخاوت کو اپنا، حیدرؓ سی شجاعت پیدا کر

جو مشعلِ راہِ ایماں ہو، جو فکر و نظر کا ساماں ہو
شاداب تو اپنے شعروں میں کچھ ایسی ہی جدت پیدا کر

بھارت کی آزادی کیلئے علماء کی قربانیاں

از: مومن عبدالسلام۔ نیتولی۔ کلیان۔

علماء کا نام	سن ولادت	جائے پیدائش	سن وفات	مقام وفات
مولانا فضل حق خیرآبادی	سنہ ۱۷۹۷ء	خیرآباد۔ سیتاپور۔ یوپی۔	سنہ ۱۸۶۱ء	انڈومان
مولانا محمد باقر دہلوی	سنہ ء	دہلی	سنہ ۱۸۵۷ء	دہلی
مولانا محمد قاسم نانوتوی	سنہ ء	نانوتہ ضلع سہارنپور۔ یوپی	سنہ ۱۸۷۹ء	دیوبند
شیخ الہند مولانا محمود الحسن	سنہ ۱۸۷۹ء	دیوبند نزد دہلی	سنہ ۱۹۲۰ء	دہلی
مولانا عبیداللہ سندھی	سنہ ۱۸۷۱ء	میانوالی پنجاب	سنہ ۱۹۴۴ء	دین پور بہاولپور یوپی
مولانا حسین احمد مدنی	سنہ ۱۸۷۹ء	قصبہ بانگرہ مئو ضلع یوپی	سنہ ۱۹۵۷ء	دیوبند
مولانا برکت اللہ بھوپالی	سنہ ۱۸۵۹ء	بھوپال مدھیہ پردیش	سنہ ۱۹۲۷ء	کیلی فورنیا امریکہ
مولانا رشید احمد گنگوہی	سنہ ۱۸ء	قصبہ گنگوہ ضلع سہارنپور	سنہ ۱۹۰۵ء	یوپی
حریت مولانا حسرت موہانی	سنہ ۱۸۸۰ء	قصبہ موہان ضلع اناؤ یوپی	سنہ ۱۹۱۵ء	لکھنو، یوپی
قائد جوہر مولانا محمد علی	سنہ ۱۸۷۹ء	رامپور یوپی	سنہ ۱۹۳۱ء	لندن
امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد	سنہ ۱۸۸۸ء	مکہ شریف	سنہ ۱۹۵۸ء	دہلی
مولانا مظہر الحق	سنہ ۱۸۶۶ء	پیر ضلع پٹنہ۔ بہار	سنہ ۱۹۲۹ء	فرید پور ضلع چھپرا بہار
مولانا عبدالباری فرنگی	سنہ ۱۸ء	موضع بہیورہ یوپی	سنہ ۱۹ء	
مولانا حفظ الرحمن سیوہاری	سنہ ۱۸ء	سیوہارہ ضلع بجنور یوپی	سنہ ۱۹۶۲ء	بجنور یوپی
مولانا یوسف سنت سنگھ	سنہ ۱۹۰۷ء	لاہور	سنہ ۱۹۸۲ء	کانپور

مسلم گورنر

• خورشید عالم خاں • کنور محمود علی خاں • محمد شفیع قریشی۔
• اکبر حیدر آبادی • آصف علی • شرف الدین انصاری • نواب مہدی نواز جنگ • اکبر علیخان
• ڈاکٹر ذاکر حسین • حافظ محمد ابراہیم • نواب علی یاور جنگ • ابن الدین احمد خان۔
• صادق علی • اخلاق الرحمن قدوائی • ادریس حسن لطیف • سید ظفر حسین برنی • محمد عثمان عارف • اے رحیم • سید نورالحسن • محمد یونس سلیم

عکس بر نقش

شبلی و صحبت‌ہائے رنگین جزیرہ اور شبلی و انجمن اسلام جنجیرہ

ابراہیم احمد سندیلکر

ایک وضاحت

میرے مذکورہ مضمون پر جو دو قسطوں میں بالترتیب جنوری ۹۷ء اور اپریل ۹۷ء کے نقش کوکن میں شائع ہوا تھا۔ میرے محترم دوست جناب عبداللہ مظفرالدین فقیہ کے محسوسات، نقش کوکن کے جولائی ۹۷ء کے شمارہ میں شائع ہوئے ہیں۔ فقیہ صاحب نے لکھا ہے "پورے مقالہ کا متن پڑھنے سے کہیں یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ علامہ شبلی کے جنجیرہ کے سفر کی اصلی محرک کونسی چیز تھی"۔ انہوں نے یہ اندیشہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اس مقالہ سے کہیں یہ تاثر نہ پیدا ہو کہ علامہ شبلی کسی بھی علمی مہم یا اشغال کی تکمیل کے لئے جنجیرہ گئے تھے۔ انہوں نے اپنا یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ "علامہ شبلی نے جنجیرہ کا طول طویل سفر اس لئے کیا کہ جنجیرہ کے پُرسکون ماحول اور اس کے دلکش قدرتی مناظر میں عطیہ بیگم کے ساتھ چند روز گزارنے کا موقعہ ملے۔ علامہ شبلی کے بمبئی کے بیشتر سفر اسی جذبہ کے تحت اختیار کئے گئے تھے" انہوں نے مزید یہ لکھا ہے کہ علامہ سید سلیمان ندوی نے اپنی کتاب "حیاتِ شبلی" میں شبلی کے عطیہ بیگم سے عشقیہ تعلقات اور اس سے متعلق شبلی کے زندگی کے تمام حادثات پر یکسر پردہ ڈال دیا ہے۔ اور ان کی اس چشم پوشی پر ادبی حلقوں میں بہت لے دے ہوئی تھی۔ اس موضوع پر لکھنے والوں میں انہوں نے خصوصاً شیخ محمد اکرام کا ذکر کیا ہے۔

فقیہ صاحب کی تحریر کا مقصد یہ ہے کہ میں نے اپنے مضمون میں ان باتوں کا ذکر نہیں کیا۔ اعتراض اپنی جگہ پر صحیح بھی ہو سکتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ شبلی اور ان کی نام نہاد حیاتِ معاشقہ کے سلسلے میں اُردو کے ادبی حلقوں میں کافی کچھ لکھا جا چکا ہے۔ جنجیرہ کی بیگم نازلی کی دو بہنوں زہرا بیگم اور عطیہ بیگم کے نام لکھے گئے شبلی کے خطوط کو لے کر شیخ محمد اکرام[1]، ڈاکٹر وحید قریشی[2] اور دیگر لکھنے والوں نے ایک "داستانِ عشق" ترتیب دی۔ ابن فرید نے اپنے پچاس صفحات پر مشتمل مقالہ[3] "شبلی چوں بہ خلوت می رود" میں شبلی کے "والہانہ عشق" پر کافی بحث کی۔ اردو ادب میں شبلی کی شخصیت اور ان کے کارناموں کا مطالعہ کرنیوالوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے لیکن میں نے شبلی کی اس "داستانِ عشق" کا دانستہ کوئی تذکرہ نہیں کیا اس لئے کہ یہ میرا موضوع ہی نہیں تھا۔ تاہم میں نے شبلی کے نواب بیگم نازلی، اور ان کے خاندان سے جو خصوصی مراسم تھے ان کا اور شاہی محل کی صحبتوں اور ادبی محفلوں کے ذکر کے ساتھ عطیہ کے نام شبلی

کے خطوط کا سرسری ذکر ضرور کیا ہے۔

علامہ شبلی کا جنجیرہ میں ورود، شاہی مہمان کی حیثیت سے محفل میں قیام اور پھر انجمن اسلام جنجیرہ میں ان کی تشریف آوری اور دارالاقامہ کا معائنہ ایک تاریخی حقیقت بن چکی ہے۔ ان حقائق کو نئی نسل کے سامنے پیش کرنا اور تعلیم کی اشاعت کے سلسلہ میں ہمارے بزرگوں کی مساعیٔ جمیلہ کا ذکر میری تحریر کا مقصد تھا۔ کوکن کے تعلیم یافتہ لوگوں میں بھی کم لوگ یہ جانتے ہوں گے کہ شبلی جیسی شخصیت کا کوکن میں بھی ورود ہوا تھا۔ نقشِ کوکن کا ایک معزز قاری نے اس پہ تعجب کا اظہار کرتے ہوئے یہ خواہش بھی ظاہر کی کہ اس قسم کی تاریخی باتیں کوکن کے عوام تک پہنچنا ضروری ہے۔ بعض دوستوں نے جنجیرہ اور شبلی کے تعلق سے مزید جاننے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ مجھے خوشی ہوئی کہ فقیہہ صاحب نے اپنے تاثرات پیش کر کے مجھے وضاحت کا موقعہ دیا اور قارئین کو ایک دلچسپ موضوع مل گیا۔

۱۔ "شبلی نامہ" از شیخ محمد اکرام

۲۔ "شبلی کی حیاتِ معاشقہ" از ڈاکٹر وحید قریشی۔

۳۔ ابن فرید کی کتاب "میں ہم اور ادب" میں یہ مقالہ شامل ہے۔

آزادی کی گولڈن جوبلی

قارئین نقشِ کوکن اور محبانِ وطن کو یہ نیا — ساعت مبارک ہو۔

خراجِ عقیدت

عبدالرحیم نشتر

جناب ایچ۔ بی۔ مقدم خطۂ کوکن کی ایک ممتاز و معروف شخصیت تھے۔ انہوں نے فروغِ تعلیم اور امن و یکجہتی کے لئے خود کو وقف کر رکھا تھا۔ ان کی ذات کا سب سے نمایاں جوہر یہ تھا کہ وہ ہمیشہ ستائش و صلے کی پرواہ کئے بغیر خدمتِ قوم میں جٹے رہے۔ نہ انہیں کسی منصب و اعزاز کی آرزو تھی نہ وہ کسی انعام و اکرام کے طلب گار رہے۔ قومی درد اور ملی فلاح کی تڑپ انہیں قریہ قریہ لئے پھرتی تھی مسلم معاشرے اور مسلم نوجوانوں کی فلاح و بہبود کے لئے وہ اپنی بساط بھر ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ عنفوانِ شباب اور دیہی زندگی کے زمانے سے ہی خدمتِ خلق ان کا معمول تھا اور آخر دم تک وہ اسی وطیرے پر کاربند رہے۔

دھور میں اردو والوں کیلئے کالج آف ایجوکیشن کا قیام مرحوم ایچ۔ بی مقدم کی آخری خواہش تھی۔

خطۂ کوکن کے کتنے ہی تعلیمی اداروں سے ان کی پر خلوص اور بے لوث وابستگی تھی۔ چاہے وہ انجمن ایجوکیشن ٹرسٹ کے ادارے ہوں، یعقوب بیگ ہائی اسکول ہو یا پھر گزشتہ دہے میں جاری ہونیوالے رائے گڈھ ضلع کے نئے اردو میڈیم اسکول ہوں جہاں تک ممکن ہوتا وہ ہر ایک تعلیمی اور تہذیبی ادارے کی ہر ممکن اعانت سے ہرگز دریغ نہ کرتے تھے۔ خطۂ کوکن کے اردو ہائی اسکولوں میں زیر تعلیم طلبا و طالبات اور برسرکار اساتذہ میں چھپے ہوئے جوہر کی تلاش و جستجو کے لئے جب نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے قدم اٹھایا تو پیرانہ سالی کے باوجود وہ بھی سرگرم عمل ہو گئے۔ دور دراز علاقوں کی تکلیف دہ اور طویل مسافت انہیں کبھی تھکا نہیں سکی۔ تعلیمی بیداری اور تعلیمی ترقی کیلئے وہ ہمیشہ مستعد رہا کرتے تھے۔

خطۂ کوکن کی تعلیمی بیداری اور ملی فلاح و بہبود کی انفرادی کوشش کرنے والوں کی انہوں نے ہمیشہ ہمت افزائی کی۔ چنانچہ ان کی محبت، شفقت، حوصلہ افزائی اور جذبۂ قدر دانی سے میں بھی محروم نہیں رہا۔ میرے تعلیمی مضامین ہمیشہ ان کی نگاہ میں رہے اور انہوں نے ہمیشہ داد و دہش سے کام لیا۔

۲ مئی ۹۶ء کو ان کا سانحۂ ارتحال میرے لئے ایک نہایت سنگین اور اندوہناک حادثہ ہے۔ اور میں اسے اپنے ذاتی غم و الم اور خسارے سے تعبیر کرتا ہوں۔ "کوکن میں اردو تعلیم" کو انہوں نے بے حد سراہا تھا۔

اور اس کتاب میں کوکنی قوم کی ترقی و ترویج کے لئے مصنّف کے خلوص اور دردمندی کے جذبے کو انہوں نے چھو لیا تھا۔ طنز و مزاح کے پردے میں چھپی ہوئی مصنّف کی تڑپ اور ذوقِ اصلاح کی داد انہوں نے اس طرح دی کہ تقریبِ افتتاح میں روزہ رکھ کر بھی بھری دھوپ میں تشریف لے آئے۔ خاطر خواہ تعداد میں کتابیں خریدیں اور انہیں تحفتاً اپنے احباب نیز تعلیمی ہستیوں میں تقسیم کر دیا۔ وہ چاہتے تھے کہ بیرونِ ہند بسے ہوئے کوکنیوں تک یہ کتاب جا پہنچے۔ مرحوم نے اس نہج پر کام بھی شروع کر دیا تھا۔

اپریل کے آخری دنوں تک ان کے خطوط بھی ملتے رہے تھے اور ٹیلی فون بھی ــــ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ایک دو روز میں وہ اپنے گاؤں ٹول آئیں گے۔ وہاں کسی تقریبِ عقد میں شرکت کریں گے اور پھر امبیت بھی تشریف لائیں گے۔ حسبِ وعدہ (اور اپنی پرمبر کے مطابق) وہ ٹول بزرگ آ گئے تھے ــــ لیکن اب ان کی نیکیوں کا سلسلہ موقوف ہو رہا تھا اور اپنے حصے کا سارا کام مکمل کر چکے تھے۔ ان کے حسنِ سیرت کی تشکیل ہو چکی تھی اور اب قدرت انہیں اپنے حضور دیکھنے کی مشتاق تھی چنانچہ فرشتۂ اجل نے انہیں ذرا مہلت نہ دی اور دو دھیا رنگ فرشتوں کے جھرمٹ میں ایک برگزیدہ نیک روح سرائے فانی سے رخصت ہو گئی۔

انتقال سے چوبیس دنوں پہلے وہ اپنے دیرینہ رفیق اور محبِ اردو الحاج عبدالغنی فجندار صاحب کی محفلِ مشاعرہ میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے۔ وڈیا نگر کی دہور میں برسوں بعد ایک یادگار مشاعرہ منعقد ہوا تھا جس کا اہتمام جناب مشتاق انتولے صاحب (رکن مہاراشٹر اردو اکیڈمی) نے کیا تھا۔ اور مسندِ صدارت پر اردو صحافت کی باوقار ہستی، مدیر روزنامہ "انقلاب"، بمبئی، جناب ہارون رشید (علیگ) صاحب جلوہ افروز تھے۔

اس تقریب میں بیباک صحافی اور جواں سال رہنما کی تقریروں نے ایک سماں باندھ دیا تھا لیکن جس وقت ایچ بی صاحب نے الحاج عبدالغنی فجندار صاحب کی تعلیم پسندی، اردو دوستی اور ملّی خدمات کو خراجِ تہنیت پیش کرتے ہوئے یہ کہا کہ فجندار ایجوکیشن ٹرسٹ نے اپنی بے مثال تعلیمی خدمات اور گرانقدر تعلیمی اداروں کے وجود سے دہور جیسے چھوٹے سے گاؤں کو ایک قابلِ فخر و نازش وڈیا نگری میں ضرور تبدیل کر دیا ہے لیکن حالات اور وقت کا تقاضا ہے کہ اب یہ ٹرسٹ یہاں پر ٹیچرس ٹریننگ کالج کی داغ بیل بھی ڈال دے۔ ایچ بی صاحب کی سفارش و مشورے کو سنتے ہی پورا ہال تالیوں کی گونج سے جھن جھنا اٹھا، گویا کہ حاضرین نے بھی ایچ بی صاحب کی بھرپور تائید کر دی تھی ــــ آج ایچ بی صاحب ہمارے درمیان موجود نہیں۔ انکی شخصیت کے نقوش تاباں اور انکی زندگی کے بے لوث کارنامے باقی ہیں۔ اگر ہم واقعی مرحوم کی دوستی، محبت، نیک نیتی، حب الوطنی، ایثار نفسی اور ملّی دردمندی کے قائل ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی یاد میں ایک اردو میڈیم کالج آف ایجوکیشن کی بنیاد ڈالدیں۔ مرحوم ایچ بی مقدم کیلئے یہی اقدام صحیح معنوں میں ہمارا خراجِ عقیدت ہوگا اسطرح ہم انکی آخری خواہش بھی پوری کر سکیں گے۔ بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ وہ مرحوم کو جوارِ رحمت میں خصوصی مقام و مرتبہ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز الحاج عبدالغنی فجندار صاحب کو اپنے دوست کی آخری خواہش کی تکمیل کے لئے ذریعے کے طور پر قبول فرمائے (آمین) ◀◀

ایچ بی مقدم کی یاد میں

یہ کون اپنے بیچ سے اٹھ کر چلا گیا
لگتا ہے سائبان نہیں ، سر چلا گیا
رستہ چلا گیا ہے بہت دور تک کہیں
پھر کوئی کارواں سے بچھڑ کر چلا گیا
بس انتظارِ صبحِ بہاراں ہوا تمام
پنچھی بہت اُداس تھا اُڑ کر چلا گیا
اب اور گردِ راہ سے اُمید کیا رکھیں
آنکھوں سے رنگ و نور کا منظر چلا گیا
ہاتھوں میں اس کے لمس کی خوشبو رچی رہی
آنکھوں سے دور پھول کا پیکر چلا گیا
ہاتھوں میں بھر کے کس کو اڑایا کریں گے ہم
تازہ ہوا لگی تو کبوتر چلا گیا

زخموں سے کیسے جان چھڑاؤ گے دوستو
ترسو گے بار بار ـــــ کہ نشتر چلا گیا

عبدالرحیم نشتر
ڈاورے چال ، روم نمبر ۹ - امبیت ضلع رائیگڑھ
مہاراشٹر ۴۰۲۱۰۱

مریخ زمین کا پڑوسی

سید عرفان احمد

سورج کے گرد گردش کرنے والے اب تک ۹ سیارے دریافت ہوئے ہیں۔ ان میں سے صرف زمین پر زندگی موجود ہے جب کہ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ زمین کے علاوہ اگر کسی اور سیارے پر زندگی ہو سکتی ہے تو وہ صرف مریخ ہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین اور مریخ میں کئی خصوصیات ایک جیسی ہیں۔ مثال کے طور پر زمین کی طرح مریخ پر بھی موسم بدلتے ہیں۔ وہاں بہار بھی ہے اور خزاں بھی۔

امریکی خلائی جہازوں نے مریخ کی سطح پر موجود مٹی کے جو نمونے حاصل کئے، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مریخ کی مٹی میں جراثیم ہیں۔ سائنس داں یہ کہتے ہیں کہ مریخ پر زندگی نہایت سادہ شکل میں ہو گی، یعنی وہاں پر ہماری طرح کے انسان، جانور اور نباتات نہیں ہیں۔

مریخ سورج سے ۱۴۲،۰۰۰،۰۰۰ میل دور ہے۔ اس کا قطر ۴۲۲۰ میل ہے۔ مریخ سورج کے گرد ۶۸۶ دن میں ایک چکر پورا کرتا ہے، یعنی مریخ کا ایک سال ۶۸۶ دن کا ہوتا ہے۔ زمین کا ایک چاند ہے، لیکن مریخ کے دو چاند ہیں۔

آسمان پر مریخ سُرخ رنگ کا دکھائی دیتا ہے اس کے لئے رومیوں نے جنگ کے دیوتا مارس (MARS) کے نام پر اس سیارے کا نام رکھا ہے۔

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے
مکہ حج کارپوریشن ممبئی
گذشتہ برسوں کی پُرخلوص و قابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کیساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔ ہماری وہ خصوصیات جنکی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاجِ کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں۔
○ حجاج کرام کی تمام انتظامی اُمور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں ○ تجربہ کار مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کیلئے کمربستہ رہتے ہیں ○ ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُرکیف سفر ○ گھریلو ماحول جسمیں آپ بالکل اجنبیت محسوس نہیں کریں گے ○ بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ○ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئرکنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی سہولیات حاصل ہوتی ہیں ○ مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے ○ طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں ○ جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا ○ حج و عمرہ کے ارکان و مسائل سکھانے کیلئے علماءِ دین ساتھ ہوتے ہیں ○ مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ○ حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کرسکتے ہیں۔ خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں ○ بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کے لئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔ ○○
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، معلم فیس یا فارین ایکس چینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور اکانومی کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
63,000/=
حج ٹور سوپر ڈیلکس کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
72,000/=
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (ماہ نومبر میں)
33,000/=
رمضان عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (آخری عشرہ)
40,000/=
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری، مکہ حج کارپوریشن
۷۹، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 376 5969/37 19 2 31
373 8449 FAX
خالد پرکار، پرکار ایجنسی ۳۱ شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
فون: 343 69 79/3446051
3442344/3428271 Fax
شکیل، شفیق، فرید
۵۶ تہبسر نظام پور، بھیونڈی، ضلع تھانہ۔
فون: (02522) 30693/36551

نقش کوکن کے ماہ جون ۹۷ء کے شمارے سے متاثر ہوکر

محمد عبدالغفور ساقی نوڑبلوی

میرا تعلق پیشۂ معلمی کی بدولت مدارس سے رہا۔ ہر مکتبۂ فکر و خیال کے لوگ اور اساتذۂ کرام سے ملنے کا اتفاق رہا آجکل علاقۂ کوکن جو رائے گڈھ، رتناگری، تھانہ اور سندھودرگ چار اضلاع پر مشتمل ہے۔ میں اردو زبان میں تعلیمی سرگرمیوں پر بڑی شدّ و مد کے ساتھ لکھا جارہا ہے۔ کبھی اس علاقہ کا کوئی خواندہ سند یافتہ زباندان اس علاقہ کی علمی ادبی سطوح کا جائزہ لیتا ہوا اور خاکہ پیش کرتا ہوا نظر آتا ہے تو کبھی کوئی بیرونی مقام سے وارد صاحب فہم و نظرِ بصیرت قلم اٹھاتا ہے لہٰذا اب اس علاقہ کی تہذیبی، ثقافتی، تعلیمی، صنعتی، کاروباری، معاشی، ادبی کوئی بات غیر متعارف اور ڈھکی چھپی نہیں رہ پائی ہے۔ مجھ کو وہ زمانہ یاد ہے جب اس علاقہ کے مواضعات، دیہات و قریہ جات میں ایک ملّائے دبستاں چند طلبا و طالبات کو درسِ قرآں دیا کرتا تھا۔ سرکاری مدارس جن میں اول تا چہارم مدارج تک تعلیم کا انتظام ہوتا تھا کہیں کہیں ہوتے تھے کثیر بستیاں ان سے محروم ہوتی تھیں۔ رفتہ رفتہ ایسے قریے جہاں تعلیم پانے والے طلبا کی تعداد کم از کم چالیس ہوتی تھی وہاں سرکاری اسکول جاری ہوتا تھا۔ ایک اسکول ماسٹر قدیم انداز میں نصاب کی معینہ دو چار مختصر کتابوں کے اسباق پڑھاتا کم رٹاتا زیادہ تھا۔ یہ کتابیں زباندانی، تاریخ جغرافیہ، ریاضی اور حکمیات پر مشتمل ہوتی تھیں۔ بفضل خدا زمانہ بدل گیا۔ اور آج جمہور کے صدقہ میں برّصغیر بھارت ورش کا کوئی قصبہ موضع دیہات قریہ ایسا نہ رہا جہاں درسگاہ نہیں نظر آتی۔

ہر قوم و مذہب کے لوگ ان کی اپنی زبانوں میں عیال کی تعلیم و تربیت جاری رکھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کرتے۔ لوور پرائمری۔ اپر پرائمری، ثانوی مدارس کے ساتھ ساتھ دارالعلوم تک کے انتظامات تحصیل علوم و فنون میں آسانی و سہولت پیدا کر چکے ہیں جن سے ہر طبقہ و ذات کے لوگ فرار واقعی استفادہ کرتے ہوئے ہم دیکھ رہے ہیں۔ بحث کوکن کے ترویج و توسیع اردو کی ذریعہ اردو مدارس سے ہے۔ جس کو عنوان بنا کر ودربھ کے شہر ناگپور سے بہ حیثیت معلم وارد محترم جناب عبدالرحیم نشتر صاحب نے ایک تلاش کی سنگلاخ وادیوں سے گزر کر اور دیگر قابل و تنوعہ تصانیف کے حوالہ سے ایک ایسی تصنیف منظرِ عام پر لائی ہے جو کہ اہالیانِ کوکن کو ان کا گرویدہ و رہینِ منت بنالینے کا سبب ہو سکتی ہے۔ تصنیف میں کوکن میں رائج اردو تعلیم سے متعلق ماسبق و مابعد ظہور تصنیف انہوں نے کئی پہلوؤں پر اظہارِ خیال فرمایا ہے۔ کوکن میں آج جو تعلیمی ادبی انقلابی فضا و جدانی صورت اختیار کر گئی ہے اس میں کون کون آلات محرک ہیں یہ بات جو زاویۂ فکر چاہتی ہے وہ ہنوز زیر غور نہیں لایا گیا ہے جس کی اشد ضرورت ہے وہ الگ موضوعِ بحث ہوگا اور جس کی تفصیلات کے تانے بانے کوکن سے گزر کر دیگر نواحی علاقوں ریاستوں تک پہنچے ہوئے نظر آسکتے ہیں۔ ملکی و علمی سطوح پر غور و فکر کی راہیں بناتے ہوئے بھی نظر آسکتے ہیں۔ خداوند عالم جناب عبدالرحیم نشتر صاحب کو اپنا مشن جاری رکھنے میں کامرانی عطا فرمائے۔

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج وزیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے۔ عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لیے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہر اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے

سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۱۴ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۳۲۲۳۴/۸۵۵۵۸۵۸

طنز و مزاح

روبرو

از:- جاوید درویش

"فلمی گیت"

تم تو بڑے کامیاب اور اچھے فلمی گیت کار ہو۔ تم نے ہمیشہ بہت پیارے، خوبصورت اور سلجھے ہوئے گیت لکھے ہیں۔ مگر اب تم نے یہ ذو معنی اوٹ پٹانگ اور واہیات بول والے گیت کیونکر لکھنا شروع کر دیئے ہیں؟

دیکھو بھائی! آدمی وقت کے ساتھ چلنا سیکھے تو وہ مہذب کہلائے گا۔ یہ ترقی پسندی کا زمانہ ہے۔ ہم وہ لکھتے ہیں جو عوام چاہتے ہیں، پسند کرتے ہیں۔

تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ عوام تمہارے پاس مانگ کرتے ہیں کہ تم ایسے بے ہودہ گیت لکھو۔

میرے دوست! تم جذباتی نہ بنو، پیشہ کوئی بھی ہو، وہ اس آدمی کی روٹی روزی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اخلاقی تعلیم کا مدرسہ نہیں۔ گیت لکھنا میرا پیشہ ہے۔ آج کا زمانہ چٹ پٹے گیت پسند کرتا ہے اور وہ میں لکھتا ہوں۔ یہ گیت دھوم مچاتے ہیں۔ پروڈیوسر مالا مال ہو جاتا ہے اور ہمیں بھاری معاوضے سے نوازتا ہے۔

مگر اس کا ہمارے سماج اور ہمارے بچوں پر کس قدر برا اثر پڑتا ہے یہ کبھی سوچا تم نے۔ سماج کی فکر نہیں یا مجھے نہیں حکومت کو کرنی ہے اور اپنے بچوں کی فکر تم کرو۔ اگر ان ساری فکروں کو میں اپنے گلے میں باندھ لوں تو میرے بچوں کی فکر کون کرے گا۔

"رابطہ رشوت کا"

ارے دوست! پچھلے کئی برسوں سے تم بڑی مالی پریشانیوں میں الجھے رہے۔ کیسے کیسے پیشے، ملازمتیں اور کاروبار کئے مگر ہر بار ناکام اور گھاٹے میں رہے۔ اب بتاؤ تمہارے حالات کیسے ہیں۔

اب حالات بہت اطمینان بخش ہیں۔ بدقسمتی سے صحیح پیشے کا صحیح طریقہ کار میں بہت دیر بعد سمجھا۔ اب بڑے مزے میں ہوں۔

اب میں سیاسی دنیا میں داخل ہو گیا ہوں۔ میرا اکثر وقت سچوالیہ اور سرکاری دفتروں میں گزرتا ہے۔ میں عوام کے لئے کام کرتا ہوں۔ ان کے اور حکمران متعلقین کے درمیان رابطے کا کام اس میں اپنا کمال اور اپنی صلاحیت دکھانے کا کام یہ ہوتا ہے کہ بڑی مہارت سے افسران، سکریٹری اور وزراء کے پیر چاٹنے پڑتے ہیں۔ مختلف انداز سے ان کی آؤ بھگت کرنا پڑتی ہے۔ پھر لوگوں کا کام ہو یا نہ ہو، دو سمتوں سے اپنا کمیشن البتہ یقینی ہوتا ہے۔ وہ کیسے؟

وہ ایسے کہ کام ہوا تو اپنا کرتب۔ اور کام نہیں ہوا تو یہ بہانا کہ کام کا نتیجہ نکلنے میں کچھ دن صبر کرنا ہوگا۔ قانونی افتاد پیدا ہو گئی ہے اور قانونی افتاد کا تعین ہی نہیں ہوتا۔

"تھالی کا بیگن"

کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم اپنے قانون کا نام بدل کر تھالی کا بیگن رکھ دیں۔ وجہ کہ یہ کبھی سیدھی طور رہ نہیں پاتا نہ ہی اس کا صحیح استعمال ہو پاتا ہے۔ ہمارے شہرۂ آفاق، ماہر قانون، دانشور اور خود وزیر جب کسی قانون کے اپاہج

ہونے اور اس کے ناجائز استعمال ہونے کا اعتراف کرتے رہتے ہیں تو وہ اس قانون کو منسوخ کیوں نہیں کرا دیتے۔

بھیا یہی تو راج نیتی ہے۔ عوام کو بہلائے رکھنے اور اپنی حکمرانی کی کرسی اور اقتدار کو قائم کرنے اور مضبوط بنانے کے لئے ایسی فضول دھاندلیاں کام نہیں آتیں۔ اگر حکومت ہر غلط قانون کو منسوخ کرتی رہے تو ملک میں قانون نام کی کوئی چیز نہیں رہ پائے گی۔

مطلب! ...... مطلب یہ کہ قانون کا دوسرا نام حکمرانی ہے۔ اور جب یہ آلۂ حکمرانی ہی نہیں رہے گا تو نیتا اور حاکم کہاں جا کر گھاس کاٹیں گے۔

"معاوضہ گھر گرہستی کا"

میاں بیوی فلم دیکھ کر باہر نکلے۔ بیوی نے اپنے میاں سے کہا۔ دیکھا نا، فلم کا ہیرو اپنی بیوی بچوں سے کتنا پیار کرتا ہے۔ کس طرح اپنے گھر بار اور گرہستی کی فکر کرتا ہے۔ ورنہ ایک تم ہو کہ کسی کی بات کی پرواہ ہی نہیں ہے۔

میاں نے کہا۔ ۔ ۔ ہاں وہ سب تو تم نے دیکھ لیا مگر یہ کیوں نہیں سوچا کہ گھر گرہستی کا یہ ذرا سا ناٹک کرنے کے لئے اس ہیرو کو کتنے لاکھ روپے معاوضہ ملتا ہے ●●

"تمام دنیا کی تقریباً سبھی اقلیت کہلائی جانے والی قوموں کا موازنہ کرنے پر ایک بات بہت زیادہ دلچسپ اور منفرد پائی گئی کہ ہر ملک کی اقلیت اس ملک کے لوگوں پر سبقت رکھتی ہے۔ صرف بھارتیہ اقلیت اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ جس اقلیت خاص طور سے مسلمان نے بھارت ورش میں تقریباً آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے آج بیچارگی اور مظلومیت کے سائے میں زندگی بسر کر رہی ہے"

جناب غلام محمد پیش امام کے صاحبزادے صامت مرحوم کے سانحۂ ارتحال پر منظوم اظہارِ تعزیت

از: غلام محی الدین خان شہزاد آسد ناگپوری

قضا و قدر کا ہر فیصلہ اٹل ہی سہی
یہ جان کر بھی تو غم سے مفر نہیں ہوتی
حدیثِ غم کہ جسے دو گھڑی کی بات کہیں
پدر کے سامنے مرگِ پسر نہیں ہوتی
جو باپ اپنی انا کے بلند جذبوں کو
پسر کے جذبۂ الفت کے زیرِ دام رہے
جو باپ اپنی ہر اک سانس اپنا ہر ارماں
خود اپنے نام نہ رکھ کر پسر کے نام کرے

اسی پسر کی المناک موت کا صدمہ
وہ بن کے آہنی چٹان سہہ گیا ــــ کیوں کہ
وہ اپنی قوم کے افراد میں مثالی ہے
ہزاروں بیٹوں کا مشفق ہے اور والی ہے

منجانب: انجمن اسلام جنجیرہ۔

[حاصل مطالعہ]

تراشے فراشے

قاضی فراز احمد (دوحہ، قطر)

مدد بالواسطہ: ایک فقیر نے ایک بخیل امیر کے در پر صدا لگائی۔ امیر نے اپنے غلام کو آواز دی۔ اے عنبر! تم مبارک سے کہہ دو، وہ یاقوت سے کہے، یاقوت جوہر سے، جوہر الماس سے، الماس مرجان سے، مرجان اس فقیر سے کہہ دے "جاؤ یا بامعاف کردو کوئی اور گھر دیکھو"۔

سائل جملہ پورا ہونے تک پُرامید انداز میں یہ سب کچھ سُن رہا تھا۔ جل کر ہاتھ اٹھائے تو بخیل امیر نے سوچا، فقیر دُعا دیکر ہی جائے گا۔ فقیر بولا

اے رب العرش العظیم! آپ جبرئیل سے کہیں، جبرئیل میکائیل سے، میکائیل دردائیل سے دردائیل کیائیل سے کیائیل اسرافیل سے اور اسرافیل عزرائیل کہیں کہ "اس کنجوس مکھی چوس کا گلا دبا دے"۔۔

معتزلہ: خلیفہ مامون الرشید معتزلہ فرقہ کے زیرِ اثر تھا اور وہ قرآن کو مخلوق سمجھتا تھا، جو عالم اس سے منکر ہوتا تھا سزا پاتا تھا۔ حضرت امام حنبلؒ نے مدتوں سختیاں جھیلیں اور انکار کرتے رہے تھے۔

ایکبار "عبادہ" نامی شخص جو طبعاً مسخرہ تھا۔ عباسی خلیفہ واثق کی بارگاہ میں حاضر تھا، کہنے لگا۔ امیرالمومنین! قرآن کے سلسلے میں خداوند عالم حضور کو اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ خلیفہ نے پوچھا کیا مطلب؟ واثق نے کہا: آپ نے اسے زندہ جو کر رکھا ہے۔ واثق نے کہا۔ کیا بکتا ہے بدبخت قرآن بھی کوئی مرنا ہونیوالی چیز ہے؟

عبادہ نے کہا اگر قرآن مخلوق ہے تو موت تو اسے آنی ہی ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ط
واثق ہنسنے لگا اور اس نے اپنے عہد میں اس عقیدہ کے مخالفین پر ظلم کرنا بند کر دیا۔۔

جین مت: یہ ایک مسلک ہے جس کے بانی وردھمان مہاویر تھے۔ ان کے پیروکار ۲۴ چوبیس جنّوں یا سنتوں کو مانتے ہیں۔ یہ لوگ خدا کے قائل نہیں۔ ذات پات اور دیدوں کو نہیں مانتے۔ ہندوستان میں پانچویں صدی قبل مسیح میں جنم لیا۔ ان آدرش "نروان" حاصل کرنا ہوتا ہے۔ ان کے مسلک میں 'جیو ہتھیا' سے گریز اور سماجی اصلاح ہے۔ "آہنسا" ان کا کارِ خیر ہے۔ جین ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً ۴۰ تا ۵۰ لاکھ کی تعداد میں ہیں۔ جنہیں (جین مندر) عمارت سازی کا شاہکار ہوتے ہیں۔ یہ گوشت نہیں کھاتے۔ چھنا ہوا پانی پیتے ہیں۔ جراثیم کے قتل سے بچنے کے لئے منہ ناک کو کپڑے کے غلاف میں رکھتے ہیں۔ چلتے وقت کسی جھاڑن سے کسی نادیدہ حشرات اور جاندار سے صاف کرتے ہوئے چلتے ہیں۔۔۔

علاج قدرت: مامون الرشید کے مسیحی طبیب "بخت یشوع" نے ایک دن ایک عالم دینا

سے پوچھا "کیا قرآن میں طب کا بیان ہے۔ انہوں نے کہا۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کھاؤ پیو مگر اسراف نہیں کرو۔ طبیب نے کہا۔ یہی نظریہ طب کی اساس ہے۔

طبیب نے پوچھا۔ تمہارے نبیؐ نے کوئی طبی ہدایت نہیں دی۔ عالم نے جواب دیا۔ ہمارے نبیؐ نے فرمایا ہے "معدہ تمام بیماریوں کی جڑ ہے اور پرہیز تمام دواؤں کی دوا ہے۔ طبیب نے بے اختیار ہو کر کہا "اللہ اور اس کے رسولؐ نے "جالینوس" کے لئے کچھ باقی نہیں چھوڑا۔

روشن ضمیر: شیخ ابوالحسن حنبلیؒ اپنی کتاب "الکواکب" میں کہتے ہیں کہ "حضرت کعبؓ بن مالکؓ کو اللہ تعالیٰ نے بے حد ایمانی فراست عطا کی تھی۔ نابینا ہونے کے باوجود جب کوئی دوران گفتگو جھوٹ بولتا تو فرماتے تھے "خاموش رہ! میں تیرے منہ سے جھوٹ کی بدبو محسوس کر رہا ہوں"۔

دیوارِ خوف: چین کی تاریخ میں خلفشار کا دور تقریباً ۴۰۳ سے ۲۲۲ قبل مسیح تک پھیلا ہوا ہے۔ چین چھوٹی موٹی ریاستوں میں بٹا ہوا تھا اور ہر وقت ایک دوسرے سے برسرِپیکار رہتے تھے۔ اس دوران ایک طاقتور چینی سلطنت ابھری جس کا نام "چی اِن" تھا۔ ۲۲۱ قبل مسیح تک تقریباً تمام چھوٹی موٹی ریاستوں پر قبضہ کر لیا۔ ایک تیرہ سالہ شہزادہ "نام چنگ" نے ایک مضبوط حکومت کی بنیاد رکھی اور تمام چین کا حکمراں بن گیا۔ اور اپنا لقب "چی اِن شیہ ہوانگ تائی" اختیار کیا۔

چونکہ وہ اپنے دشمنوں سے بھی خوفزدہ تھا اور اس پر کئی بار قاتلانہ حملے ہو چکے تھے۔ شاہی محلات کو مختلف سرنگوں سے اور خفیہ راستوں سے ملایا ان محلات کی تعداد دو سو ستر تھی۔ جہاں وہ بغیر اطلاع کسی بھی محل میں قیام کر لیتا تھا۔ اسی خوف اور بیرونی حملوں کے خوف نے اس سے "دیوار چین" بھی تعمیر کروائی۔ اس دیوار کی بنیاد میں چار لاکھ انسانوں کے خون اور ہڈیوں کے علاوہ سنگ خارا کی بڑی بڑی چٹانیں بھی شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے اس کے ملبے سے ساری دنیا کے گرد پچیس ہزار میل لمبی آٹھ فٹ اونچی اور تین فٹ چوڑی دیوار تعمیر ہو سکتی ہے۔

نبی اور رسول: عام روایت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ تعداد زیادہ بھی ہو ابتدائے آفرینش سے (حضرت آدمؑ کا شمار بھی اولین پیغمبر میں ہے۔ نبیٔ اکرمؐ تک بے شمار نبی رسول دنیا کے ہر ملک میں ہر قوم میں مبعوث ہو چکے ہیں۔

قرآن حکیم میں چند مشہور پیغمبروں کے نام موجود ہیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے نام جمع کرنا مشکل ہیں۔ بعض محققین بتاتے ہیں کہ مہاتما بدھ اور چین سے کیفوشش اور لاوزے نیز زرتشت پیغمبر ہو سکتے ہیں۔ "برہما" ممکن ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بگڑا ہوا نام ہو۔ اور "منو" شاید حضرت نوح علیہ السلام کو کہا گیا ہو۔

نقش کوکن

ڈونیشن DONATION

از: مشتاق عبدالرؤف بغدادی گونڈگھر

مانگنے کے کئی طریقے ہیں جن میں مہذب بھی ہیں اور غیر مہذب بھی، جائز بھی ہیں اور ناجائز بھی، بھیک، نوکری، ملازمت، قرض، رشوت، بل، چندہ (ڈونیشن) اور نہ جانے کیا کیا۔ بہرحال ڈونیشن کی وبا تعلیمی، سیاسی، سماجی اور سرکاری سبھی اداروں میں متعدی مرض کی طرح پھیلتی جا رہی ہے۔ ڈونیشن دیکھا جائے تو چندہ کی ہی ایک شکل ہے گھر یا آفس میں بیٹھے بیٹھے ٹیلیفون کا نمبر ملائیے اور عاجزی و انکساری، وسیلہ بازی، قربت اور قرابت چلا کر کام، آسامی (سیٹ) نوکری وغیرہ کے لئے رسوخ حاصل کر لیجئے اس کے بالکل برعکس، چندہ گھر گھر، گلی گلی بذات خود جا جا کر حاصل کرنا پڑتا ہے۔ گلی و کوچوں میں گالیاں، طعنے، جھڑک، پھٹکار سن سن کر حاصل کیا جاتا ہے۔ چندہ آخرت کی کمائی کے لئے دیا جاتا ہے اور ڈونیشن اپنی بھلائی کے لئے۔ ڈونیشن کے بعد کام ہو یا نہ ہو آپ اگر ڈونیشن واپس لینا چاہیں تو بے وقوف گردانے جائیں گے اب تو ڈونیشن رشوت کا لباس بن گیا ہے یعنی یہ بھی رشوت ہی ہے مگر مہذب ڈھنگ سے وصول کی جاتی ہے۔ رشوت لینے والا خطرہ محسوس کرتا ہے مگر ڈونیشن فخر اور شان سے کھلے عام لیا جاتا ہے اور چندہ تو کچھ لوگوں کا دھندا بن گیا ہے اور یہ دامے، درمے، قدمے اور سخنے جمع کیا جاتا ہے۔ ڈونیشن سیکڑوں، ہزاروں اور لاکھوں میں یکمشت اور بعض اوقات قسطوں میں لیا جاتا ہے۔ مختلف اداروں کے فنکشن اور پروگراموں کے لئے ڈونیشن پاس ہوا کرتے ہیں۔ اور اسی کے ذریعہ امیروں، رئیسوں اور کثیر تعداد میں ملازمت پیشہ لوگوں کی جیب کاٹی جاتی ہے۔ ہاں اگر پروگرام کا مقصد نیک ہو اور منتظمین پرخلوص ہوں تو اس طرح ڈونیشن کا حاصل کرنا کوئی مضائقہ نہیں مگر نہ اکثر عوام کے سامنے حساب و کتاب ہی نہیں پیش ہوتا اور ہر سال فنکشن اور پروگرام کو دھندا بنا کر کچھ لوگ اپنا الّو سیدھا کرتے ہیں۔

بھئی یہ ڈونیشن تو امیروں، تاجروں اور نیتاؤں کے لئے بڑا سود مند ہے لیکن غریب، ضرورتمند، ذہین مگر نادار لوگوں کا حق مارا جاتا ہے۔ آج لائق و فائق میرٹ کے اعتبار سے بہت آگے ہونے کے باوجود اکثر بے یار و مددگار دل مسوس کر رہ جاتے ہیں اور کچھ ناکارہ اور تھرڈ کلاس کے لوگ ڈونیشن (رشوت) کے سہارے موج اڑاتے ہیں۔

ڈگریاں میرٹ کے نہیں ڈونیشن کے اعتبار سے ملنے لگیں۔ ملازمت سرکاری آسامیاں، تجارت میں چھوٹ، تعلیمی اداروں میں داخلہ، مریض ہیں تو ڈاکٹر تک رسائی اور اسپتال میں داخلہ یہ سب "رشوت کم ڈونیشن" کی مرہون منت ہیں۔ سیاسی پارٹیاں ساہوکاروں، تاجروں، صنعتکاروں اور سرمایہ داروں سے ڈونیشن حاصل کرتی ہیں اور انہیں

من مانی کرنے کی اجازت دیتی ہیں اس لئے اگر بغایت نظر ملکی، تعلیمی، سماجی، سیاسی و اقتصادی نظام کو دیکھیں تو ہر جگہ بے چینی اور افراتفری دکھائی دے گی۔

ڈونیشن نے ایجوکیشن، ایڈمیشن، پرمیشن، سپوزیشن، پروموشن اور امیگریشن جیسے ہم وزن الفاظ کو اپنے تابع و فرمانبردار بنالیا ہے اب اگر "شن" لگے ہوئے کسی بھی لفظ سے آپ کا سابقہ پڑے تو حضرت ڈونیشن کھڑے آپ کا استقبال کریں گے مگر یہ بھی خیال رہے کہ ڈونیشن پر کام کرنے والا ایڈمنسٹریشن کھوکھلا ہے۔ ڈونیشن میرٹ، کوالٹی، معیار، اوصاف اور قابلیت کے لئے زہر ہے۔ جب یہ باتیں معاشرہ سے ختم ہو جائیں گی تو سمجھ لیجئے کہ ہمارا وقار ہماری عزت اور معاشی اور تعلیمی امیج ابھر یگا۔ اب بھی وقت ہے کہ حکومت ڈونیشن کے تخریبی پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے اُسے ختم کرنے کی کوشش کرے ورنہ یہ ڈونیشن پوری قوم کو تباہ کر دیگا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈونیشن کی بلا سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین۔ ⁂ ⁂

گوشۂ آواز

قارئین کے خطوط سے اقتباس

★

سبز دستار قلندرانہ پہنے ہوئے باعث انداز میں مئی ۹۷ء کا تازہ شمارہ باعثِ تسکین نظر ہوا۔ سرورق کی سادگی کے باوجود اس کی معنی خیز گل کاری نے ہمدرد لائبریری کے تمام اراکین کو اپنی طرف نہ صرف متوجہ کر لیا بلکہ ایسی حیرت میں مبتلا کر دیا جیسے کسی رند بلانوشوں کی محفل میں کوئی عارف باللہ شاہ صاحب بے نیازانہ مگر اپنے پورے جاہ و جلال کے ساتھ تشریف لے آئے ہوں۔

ماہنامے کے سرورق کی یہ صوری تبدیلی آئندہ کی کسی عظیم معنوی انقلاب کا پیش خیمہ ہونے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اس کے لئے میری جانب سے پیشگی مبارکباد عرض ہے۔ اسی شمارے میں راقم کے خط کی اشاعت سے کم از کم اس بات کا تو اطمینان ضرور ہوا کہ آپ میرے اس مضمون کے خلاصے کو کسی قریبی اشاعت میں شائع فرما رہے ہیں جو بدقسمتی سے باسہواً مخزم سعید علی ٹولکر صاحب کی غلط فہمیوں کا شکار ہو گیا ہے۔۔

منظور الحسن کرنالکر (پونہ)

★

مجھے جولائی ۹۷ء کا شمارہ بے حد پسند آیا۔ بالخصوص حمد اور نعتوں کی شمولیت مدینہ میں حضور ﷺ کی آمد اور مہمان نوازی جیسے مضامین نے اسے دلکش نقش کوکن بنا دیا ہے۔ آئندہ بھی ایسے مضامین شامل ہوں تو قارئین بے حد پسند کریں گے۔۔

فریدہ شیخ مجگاؤں ممبئی نمبر ۱۰

★

مضمون: زمانہ کو برا مت کہو۔ نقش کوکن جون ۱۹۹۷ء صفحہ نمبر ۱۰ [1] اگر آپ صحیح بخاری شریف کی جلد ۳ صفحہ نمبر ۴۰۳ ۔ باب ۶۵۲ پڑھئے تو مندرجہ ذیل بات ملتی ہے۔

" زمانہ کو برا مت کہو" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جب کہ زمانہ میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں"۔

اس حدیث کے مدنظر صفحہ ۱۰ جون ۱۹۹۷ء نقش کوکن کا اشتعار اگر تبدیل کرو تو بہتر ہوگا۔

مخلص پروفیسر جلیل احمد جلال ممبئی

---

[1] درج بالا عنوان سے کوئی مضمون اس شمارہ میں شائع نہیں ہوا ہے بہر طور آپ نے توجہ دلائی ہم اس کا خیال رکھیں گے۔

معلومات

★ شتر مرغ واحد پرندہ ہے جس سے چمڑا حاصل کیا جاتا ہے۔

★ چیل سو سال تک زندہ رہتی ہے۔

★ ریشم کے کیڑے کی عمر ۲۸ دن ہوتی ہے۔

★ مکھی کی اڑان ۸۸ میل فی گھنٹہ ہے۔

(فرزانہ کوثر فواد نادر حسام (وصور)

اخبار و افکار

مرتبہ: ــــــ فے بن صاد

اسمٰعیل یوسف کالج میں اسپورٹس کامپلیکس

ممبئی جوگیشوری مشرق میں کسی زمانے میں مسلمانوں کی ملکیت کہلائے جانے والے اسمٰعیل یوسف کالج کمپاؤنڈ میں جلد ہی اسپورٹس کمپلیکس کی تعمیر کے پہلے مرحلے کا کام شروع ہو جائے گا۔ یہ اطلاع وزیر مملکت اطلاعات و رابطہ عامہ گجانن کرتیکر کی صدارت میں منترالیہ میں منعقدہ بیٹھک میں دی گئی۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ مذکورہ کالج کی ۵۵ ایکڑ زمین پر یہ کمپلیکس تعمیر کیا جائے گا جس کے لیے کالج کے مینجمنٹ نے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی لاگت پر مبنی ایک تعمیراتی منصوبہ پیش کیا ہے نیز یہ تجویز حکومت کے محکمۂ تعلیم کے زیرِ غور ہے

مذکورہ کمپلیکس میں جمنازیم سوئمنگ پول، بیڈمنٹن کورٹ، لائبریری وغیرہ سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

ممبئی کے اردو میڈیم اسکولوں کا نتیجہ

مدنی ہائی اسکول، جوگیشوری ۹۶٫۹۶
انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ناگپاڑہ ۹۵٫۸۵
اسمٰعیل بیگ محمد ہائی اسکول ۹۳٫۳۳
کموجعفری سلیمان گرلز ہائی اسکول ۸۹٫۶۸
احمد سیلہ ہائی اسکول ناگپاڑہ ۸۱٫۵۷
انجمن اسلام ہائی اسکول۔ وی۔ ٹی ۶۸٫۸۰
محمدیہ ہائی اسکول، بھنڈی بازار ۷۳٫۰۰
محمد حاجی صابو صدیق ٹیکنیکل اسکول ۷۰٫۲۴
ممبئی گرلز ہائی اسکول کرافورڈ مارکیٹ ۸۳٫۳۳
جے آر میونسپل اردو اسکول ۶۱٫۱۱
انجمن اسلام انگلش ہائی اسکول وی ٹی ۵۰٫۰۰
انجمن اسلام کرلا ہائی اسکول ۷۵٫۴۱
انجمن تقویت الاسلام، گوونڈی ۶۴٫۵۱
انجمن اسلام بوائز کرلا ۸۱٫۰۹
انجمن تبلیغ الاسلام گھاٹکوپر ۵۶٫۰۰
انجمن خیر الاسلام دکھرولی ۴۳٫۱۸
الیس اے الیس اردو اسکول کرلا ۴۷٫۶۱
انجمن ریاض الاسلام گوونڈی ۴۳٫۲۹
انجمن خیر الاسلام گھاٹکوپر ۵۲٫۰۰
انجمن بہار الاسلام گوونڈی ۴۴٫۴۴
گرین باہبے اردو اسکول کرلا ۲۵٫۰۰
شبلی نعمانی اردو اسکول جوہولین ۳۵٫۷۱
انجمن نور الاسلام ساکی ناکہ ۶۱٫۲۹
نور الاسلام اسکول۔ گوونڈی ۶۳٫۰۴
مفتی العلوم جیرانی روڈ ۶۰٫۰۰
فاروق ہائی اسکول (بوائز) جوگیشوری ۷۴٫۲۸
فاروق ہائی اسکول (گرلز) جوگیشوری ۶۱٫۴۴
گلشن اسلام، ساکی ناکہ ۴۳٫۴۷
مرول اردو ہائی اسکول ۵۱٫۹۴
انجمن اسلام گرلز، اندھیری ۶۰٫۳۴
ملت ہائی اسکول۔ ملاڈ ۷۴٫۱۹
مولانا آزاد سانتا کروز ۵۸٫۶۲
انجمن جان محمد قاسم دوٹانکی ۲۵٫۰۰
مولانا آزاد مومن پورہ ۳۹٫۰۷
ہاشمیہ ہائی اسکول ۳۵٫۰۸
انجمن خیر الاسلام گرلز مدنپورہ ۳۱٫۵۷
انجمن خیر الاسلام بوائز مدنپورہ ۳۵٫۵۲

رتناگری، سندھودرگ اضلاع کے مسلم طلباء کو وظیفے

کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی رتناگری کی ممبئی کی سب کمیٹی نے ۹۸-۱۹۹۷ء تعلیمی سال کے لیے صرف رتناگری اور سندھودرگ اضلاع کے

مندرجہ ذیل طلبہ کو حسب قابلیت وظیفے
دینا طے کیا ہے۔ چنانچہ خواہش مند
طلبہ ذیل کے پتے پر خود آکر یا پتہ
لکھا ہوا لفافہ (جس پر دو روپے کا
ڈاک ٹکٹ لگا ہوا ہو) بھیج کر درخواست
نامہ حاصل کریں۔ درخواست نامے
ہمیں موصول ہونے کی آخری تاریخ
۳۰ اگست ۱۹۹۷ء ہوگی۔

(۱) بمبئی عظمیٰ کے ہائی اسکولوں میں
درجہ ہشتم سے دسویں تک

(۲) بمبئی عظمیٰ کے صنعتی و حرفتی اور کیشنل
ٹیکنیکل اداروں میں تعلیم پانے والے۔

(۳) ریاست مہاراشٹر کے کسی بھی
انجینئرنگ یا میڈیکل کالج میں تعلیم
پانے والے۔

(۴) بمبئی عظمیٰ کے اور رتناگری
سندھودرگ ضلع کے جونیئر اور
ڈگری کالجوں میں تعلیم پانے
والے۔

ضروری نوٹ:۔

(۱) ہائی اسکولوں کے جن طلباء
نے ۵۰ فیصد یا اس سے زیادہ
نمبر حاصل کیے ہوں وہی اپنی
درخواست (عریضہ) پیش کریں۔

(۲) بارہویں تک کے لڑکیوں
کو عام طور سے مفت تعلیم دی
جاتی ہے۔ لہٰذا جن لڑکیوں کو
نقش کو کہ

فیس ادا کرنی پڑتی ایسی لڑکیاں ہی اپنا
عریضہ داخل کریں۔

مندرجہ بالا وظیفوں کے علاوہ
المرحوم پروفیسر دادرکر صاحب کی یاد
میں پانچ سو روپے اس طلب علم کو
دیے جائیں گے جو عربی یا اردو یا حساب
یا سائنس میں سب سے زیادہ نمبر حاصل
کر چکا ہو۔

ایم ڈی مستری (سکریٹری)
۴۷، گرگاؤں روڈ جگناتھ شنکر سیٹھ
اوپیرا ہاؤس بمبئی ۴۰۰۰۰۴

کلیان میں مدرسہ تعلیم النساء کا قیام

ہر مسلمان کو چاہیے مرد ہو
یا عورت دین کا اتنا علم حاصل کرنا
فرض ہے کہ حرام و حلال کی پہچان
ہو جائے اسی مقصد کو مد نظر رکھ کر
کلیان کی مستورات نے اپنے ہی
خرچ سے مقامی عورتوں کے لیے
ایک دو سالہ آسان دینی کورس شروع
کیا ہے تاکہ صنف نازک بھی اللہ کی
بے شمار نعمتوں سے دونوں جہان میں
سرفراز ہو جائیں اور دونوں جہان
کے عذابات سے بچ جائیں۔

اس مدرسہ تعلیم النساء
میں فضائل اعمال کی تعلیم کے ساتھ
قرآن پاک کو تجوید و ترتیل سے سیکھنا
دینی مسائل کی ضروری معلومات
عربی زبان اور امور خانہ داری کا

سکھانا بھی شامل ہے۔ ماشاء اللہ مالیگاؤں سے فارغ شدہ کئی معلمات نے رضاکارانہ اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

امید ہے کہ دیگر مقامات کے ذمہ دار حضرات بھی اپنے مقام پر عورتوں اور لڑکیوں کو دنیا و آخرت میں سرخرو اور کامیاب کرنے کے لیے اس آسان نصاب سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مرسلہ:۔ احقر محی الدین شیخ کملانی

فرحانہ جھاری

دیرینہ نقش نواز اور ممبئی پورٹ ٹرسٹ کے ریٹائرڈ انسپکٹر (ڈاکس) جناب ابراہیم باستے متوطن دابھول کی نواسی فرحانہ سراج جھاری (متوطن رتناگری بازارپیٹھ) مقیم کوسہ ممبرا جو عبداللہ پٹیل گرلز ہائی اسکول کوسہ میں زیر تعلیم رہی حالیہ ایس ایس سی امتحان میں ۷۵.۳۶ فیصد نمبرات کے ساتھ کامیاب ہوئیں اور کلاس کے ۶۶ طالبات میں اول نمبر حاصل کیا یہ ذکر بھی باعث فخر ہے کہ اس ہائی اسکول کا امسال کا نتیجہ صد فیصد رہا۔

نقش کوکن

اورن شہر میں دینی مدرسہ کا قیام

الحمدللہ اورن شہر میں دینی مدرسہ کا قیام عمل میں آیا ہے جس کا نام مدرسہ محمدیہ اورن ہے مرحوم جناب عبدالحمید محمد سعید ملا صاحب کے فرزندان نے اپنے والد مرحوم کے منشا کے مطابق اورن بازارپیٹھ شہر کے قلب میں اپنی ملکیت میں سے تقریباً ۳۷۰۰ مربع فٹ زمین مدرسہ کے تعمیر کے لیے وقف کی ہے جس پر مدرسہ کی تعمیر کا پلان بنا کر اورن میونسپل کونسل سے منظوری حاصل کرنے کے بعد تعمیر کی گئی۔ مدرسہ کے انتظام کی ذمہ داری کے لیے محمدیہ ریلیجیس ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) قائم کیا جس کے ٹرسٹیان درج ذیل ہیں۔

جناب عبدالقادر محمد حسین بخشی — چیئرمین
" نثار احمد محمد سعید سلوتری — اعزازی سکریٹری
" عبداللطیف ایوب خان دیشمکھ — ممبر
" عبدالملک محمد یوسف بھاجی — ممبر
" محمد شفیع محمد اسمٰعیل نورنگے — ممبر

ٹرسٹیان حضرات کی کوششوں اور دیگر اہل خیر حضرات و اداروں کے تعاون سے مدرسہ کی دو منزلہ عمارت کی تعمیر مکمل ہو گئی اب پہلی منزل پر مقامی بچوں کو قرآن ناظرہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اسی طرح نچلی منزل پر نماز پنجگانہ باجماعت تراویح و عیدین کی نماز کا اہتمام بھی ہو رہا ہے اسی طرح دوسری منزل پر انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی شعبۂ حفظ القرآن بھی شروع کیا جائے گا جس کے لیے بچوں کے قیام و طعام کا معقول انتظام بھی ہو گا۔ دینی تعلیمی ذمہ داری کے لیے فی الحال ایک عالم مولانا زین العابدین محمد حنیف بخے صاحب و حافظ سہیل احمد عبدالرؤف گنگلے صاحب کا تقرر کیا گیا ہے

مدرسہ محمدیہ اورن ضلع رائے گڈھ میں ہے جبکہ شہر اورن کا شمار نئی ممبئی میں بھی ہوتا ہے۔ اورن شہر ممبئی شہر کے بالکل قریب یعنی ممبئی کے مشرق کی طرف سمندری راستے سے صرف نو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے جس کی مسافت ممبئی کے بھاؤ کے دھکہ سے بذریعے لانچ تقریباً ایک گھنٹے میں طے ہوتی ہے اور خشکی کے راستے سے واشی نئی ممبئی سے ہوتے ہوئے تقریباً ۵۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اسی طرح پنویل سے تقریباً

۴۲ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔
لہٰذا اہل کوکن سے گذارش ہے کہ اپنے بچوں کو شعبہ حفظ القرآن میں داخلے کے لیے ذمہ داران سے رابطہ قائم کریں۔

ملت کی بے نظور جو تکریم مسلماں
دے قوم کو قرآن کی تعلیم مسلماں

پتہ۔ مدرسہ محمدیہ ۔ ۹ وڈی / ۵
ملا کپا ڈنڈا اورن ۲۰۷ ، ۴۰۰
ضلع رائے گڑھ

(اس شمارہ کے سرورق پر تصویر اس مدرسہ کی ہے)

آم سے متعلق عام معلومات

آم کا شمار پھلوں میں ہوتا ہے اور اسے پھلوں کا بادشاہ بھی کہتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ آم ہر شخص کا پسندیدہ پھل ہے۔ ذیل میں آم کے بارے میں چند دلچسپ معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔

★ آم کا وطن جنوب مشرقی ایشیا ہے جہاں ... ۴۰ سال سے زائد عرصے سے اسے اگایا جا رہا ہے

★ آم میں ۴۰ فیصد وٹامن 'اے'، اور ۱۵ فیصد وٹامن 'سی'، ہوتا ہے۔ آم کی کاشت ۸۳ میں ہوتی ہے

پیش کوکس

۶۳ ممالک میں یہ سالانہ ... ا میٹرک ٹن سے زیادہ پیدا ہوتا ہے۔

★ ایک اندازے کے مطابق ساری دنیا میں آم کی پیداوار کا ۵۵ فیصد حصہ صرف ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے

★ ہندوستان کے علاوہ آم فلپائن کا بھی قومی پھل ہے۔

★ آم کا رنگ اس کی قسموں کے لحاظ سے ہرا، زرد، نارنگی، گلابی اور لال ہوتا ہے۔

★ لفظ آم اردو کے علاوہ ہندی بنگالی اور کوکنی میں بھی مستعمل ہے پنجابی اور سندھی زبان میں اسے 'امب'، اور مراٹھی میں 'امبا'، کہتے ہیں جبکہ تمل زبان میں اسے 'مانگئی'، اور ملیالم میں 'مانگا'، ہندی اور مراٹھی میں کچے آم کو 'کیری'، کہتے ہیں جس کا شربت بہت لذیذ اور گرمی میں بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔

★ ٹکساس (امریکہ) میں آم کی مختلف قسموں کو بہت دلچسپ نام دیئے گئے ہیں۔ جون میں پکنے والے سرخ رنگ کے آم کو 'ادرن'، کہا جاتا ہے اسی طرح سرخ اور زرد رنگ کے آم کو 'ہاڈن' اور ٹومی اٹکن، سبز سرخ اور زرد رنگ کے آم کو 'کینٹ'، اور گلابی رنگ والے آم کو 'کیٹ'، اور شوخ رنگ کے آموں کو 'جولی'، اور 'منیلا'، کہتے ہیں۔

دار العلوم عزیزیہ نیا نگر میرا روڈ

بمبئی شہر بڑا شہر ہے اور گوناگوں مسائل و حوادث کا مرکز۔ یہاں روزانہ معاشرے میں نت نئے ایسے مسائل ابھرتے ہیں جن میں شرعی و دینی رہنمائی کی ضرورت ہے اس کے لیے قابل اعتماد، صاحب علم اور صاحب تقویٰ، فقیہ و مفتی کی ضرورت ہے مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مولانا قاری مظہر عالم صاحب دامت برکاتہم نے اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دار العلوم عزیزیہ میں دار الافتاء کے قیام کا سلسلہ کیا گیا ہے انشاء اللہ حدود و آداب افتاء کی رعایت کرتے ہوئے دار الافتاء اہم دینی خدمات انجام دیتا رہے گا اس عظیم خدمت کیلئے اللہ تعالیٰ اجر عطا فرمائے اور ہم سب کو راہ مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین

مرسلہ: مجاہد الاسلام قاسمی

گجرال کمیٹی کی رپورٹ کا نفاذ

نیشنل اردو کانفرنس کی
آل انڈیا اردو کانفرنس کی مجلس

عاملہ کی ایک اہم میٹنگ نیشنل اردو کانفرنس کے قومی صدر بی پی دیش بھگت کی صدارت میں منعقد ہوئی اس میٹنگ میں مختلف سماجی شعبوں سے کی گئی مانگوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اردو کے فروغ کے لیے قومی معیار پر تیزی سے کام کرنے کے لیے عہد کیا گیا۔ اسی روشنی میں تجاویز اور خاص فیصلے کے لیے نیشنل اردو کانفرنس کے آل انڈیا جنرل سکریٹری جناب ڈاکٹر محمد اسلم خان نے بتایا کہ وزیر اعظم جناب آئی کے گجرال اور ملک کے سبھی ریاستوں کے وزراء اعلیٰ کو بذریعہ خط اور فیکس پر زور لفظوں میں کہا گیا کہ وہ اپنے صوبوں میں کم از کم دوسری سرکاری زبان دلائیں۔ آندھرا پردیش، اتر پردیش بہار، جموں وکشمیر، مہاراشٹر، کرناٹک مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ کو خاص طور سے لکھا گیا کہ اردو بولنے والوں کی تعداد ان صوبوں میں سب سے زیادہ ہے۔ اس لیے ان صوبوں میں اردو کو اول درجہ کی سرکاری زبان تسلیم کی جائے۔ اس معاملے کو ایک بہت جلد ایک اعلیٰ سطحی قومی ڈیپوٹیشن وزیر اعظم جناب آئی کے گجرال صاحب سے ملاقات کرے گا۔

نقش کوکن

ایک اور ریزولیشن یہ طے کیا گیا کہ گجرال کمیٹی کی رپورٹ کو بلا تاخیر عملی جامہ پہنایا جائے۔

روبینہ عبدالقادر قاضی

روبینہ عبدالقادر قاضی نے سینٹ فرانسس ہائی اسکول بھائیندر سے مارچ ۹۷ء کے ایس ایس سی امتحان میں ۶۰۸ یعنی ۸۱ فیصد مارکس حاصل کر کے شاندار کامیابی حاصل کی روبینہ ذہین اور محنتی طالبہ ہے اور اپنے والدین کی توجہ اور نگرانی سے ہمیشہ اول یا دوم نمبر سے اپنی جماعت میں کامیاب ہوتی رہی۔ اس وقت بھی وہ اپنے اسکول میں دوسرے نمبر پر رہی اب گیارہویں سائنس میں رائل کالج میرا روڈ میں داخلہ لیا ہے

روبینہ نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم احمد سندیلکر کی نواسی ہیں۔

اردو ہائی اسکول تلا رائیگڑھ

مسلم ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹیز اردو ہائی اسکول تلا تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڈھ جس کی بنیاد پانچ سال پہلے رکھی گئی تھی لیکن لاپرواہی کی وجہ سے یہ اسکول پنپ نہیں سکا۔ جس کی وجہ سے باشندگان تلا اور اطراف کے گاؤں ماندار، رھاتاڑ، کوڑا کے باشندگان کو بے حد پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ حال ہی میں اس سوسائٹی کی نئی مینیجنگ کمیٹی کی تشکیل ہوئی اور اس کمیٹی نے کوکن بائیر ایجوکیشنل یونٹ کی مکمل سرپرستی میں ۲۲ جون ۹۷ء کو صبح ۱۱ بجے اسکول کے گراؤنڈ پر اسی اسکول کا ایک تجدیدی جلسہ منعقد کیا جسکی صدارت کمیٹی کے چیئرمین جناب داؤد خان پٹھان نے کی۔ اس جلسہ میں باشندگان تلا اور اطراف کے گاؤں کے باشندگان نے بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا اور جو نئی کمیٹی تشکیل پائی وہ یوں ہے۔

۱) جناب داؤد خان پٹھان (چیئرمین)
۲) جناب عبدالحمید کھاچے وائس چیئرمین)

۳) جناب محمد پردیسی (سکریٹری)
۴) جناب ابراہیم کھاچے (خازن)
۵) جناب عباس گولنداز (ممبر)
۶) جناب شریف گوٹھیکر "
۷) " ابراہیم فقاکرے "
۸) اسمٰعیل کھوپٹکر "
۹) عبدالستار گولنداز "
۱۰) " حاجی میاں کھاچے "
۱۱) " قادر میاں کرڈو "
۱۲) " عثمان تیسکر "
۱۳) " عبداللہ خاندیشی "

اس تقریب میں "کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ" کے والس چیرمین جناب محمد سعید جلگاؤنکر نے طلباء وطالبات، سرپرستوں اور اساتذہ کی رہنمائی کی۔ اس اسکول کے نومنتخب ہیڈ ماسٹر جناب عبدالرزاق لوکھنڈے صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ بھی اس کمیٹی کا اسکول کو چار چاند لگانے میں پورا پورا ساتھ دیں گے۔

"کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ" کا یہ پہلا کامیاب قدم ہے کہ اس چھوٹی سی اسکول کو ایڈاپٹ کرنے کی ذمہ داری سنبھالی ہے اور اس اسکول کی ترقی کے لیے سال بھر یونٹ کے منتظمین، بہترین تجربہ کار اساتذہ نقش کوکن کے ذریعہ بالخصوص ایس ایس سی کے طلباء کی رہنمائی کریں گے۔ یونٹ کی جانب سے اسکول کا نومنتخب اسٹاف مندرجہ ذیل ہے۔

۱) جناب عبدالرزاق لوکھنڈے (ہیڈ ماسٹر۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ) نظام پور۔ رائے گڈھ
۲) محترمہ رضوانہ راؤت (معاون ٹیچر) بی۔ ایس سی۔ بی۔ ایڈ مور بہ رائے گڈھ
۳) محترمہ سیدہ مظہر تسنیم (معاون ٹیچر) بی۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ایڈ مور بہ رائے گڈھ
۴) محترمہ ناظمہ ساونیت (معاون ٹیچر) بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ۔ راجواڑی رائے گڈھ

اسکول کے اس مقامی اسٹاف کا انتخاب "کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ" کے "ایمپلائمنٹ ایکسچینج" کے ذریعے کیا گیا ہے۔ یونٹ آپ سبھی باشندگانِ کوکن سے تعاون کی درخواست کرتا ہے۔ شکریہ

عبدالوہاب دھنسے
جنرل سکریٹری "کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ"

رشید انور کے افسانوی مجموعہ "روپیوں کا پیڑ" کی رسم اجراء

ہند اردو سوسائٹی اورنگ آباد کی جانب سے بتاریخ ۲۵ رمئی ۱۹۹۷ء بروز اتوار اورنگ آباد کالج فاروقیہ۔ نوکھنڈہ محل، اورنگ آباد دکن کے احاطے میں جناب رشید انور کے افسانوں کے مجموعے "روپیوں کا پیڑ" کی رسم اجراء کی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ رسم اجراء بدست ڈاکٹر عصمت جاوید صاحب انجام پائی۔ اس تقریب کے صدر ڈاکٹر مظہر محی الدین صاحب تھے مہمانان خصوصی تھے جناب قاضی سلیم اور جناب ایم۔ ایم شیخ صاحب (ممبر مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکاڈمی) اس تقریب میں شاعروں افسانہ نگاروں اور دیگر اہل قلم حضرات کے علاوہ باذوق اور ادب دوست سامعین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ہند اردو سوسائٹی کے سکریٹری جناب وجاہت قریشی کے شکریے پر اس یادگار تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔

اسکالرشپ کی درخواستیں مطلوب

امسال ۹۸-۱۹۹۷ء میں بھی عباسی میموریل ٹرسٹ کی جانب سے ذہین اور مستحق اسٹوڈنٹس کو آرٹس، کامرس، سائنس اور پروفیشنل تعلیم کی اسکالرشپ دینے کے سلسلے میں درخواستیں مطلوب ہیں۔ ٹرسٹ کی آفس واقع ممبئی سٹی ڈیولپرس کوآپریٹیو سوسائٹی لمیٹڈ ۲۴۰ انقلاب منزل مولانا آزاد روڈ ممبئی ۸ میں شام ۵ تا ۷ بجے کے

واشی میں N.K.T.F کا کامیاب پروگرام:

۱۳ جولائی ۹۷ء اتوار کی صبح نو بجے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم، ایف ایم مستری ٹرسٹ (جس کے سربراہ جناب علی ایم شمسی صاحب ہیں) اور نیشنل ایجوکیشن موومنٹ (جس کے چیرمین جناب مبارک کاپڑی صاحب ہیں) ان تین اداروں کی مشترکہ کوشش سے واشی اور قرب و جوار کے ۲۰ ہائی اسکولوں (بلا امتیاز ذریعۂ تعلیم) کے ایس ایس سی میں امتیازی شان کے ساتھ کامیاب طلباء کے اعزاز میں ایک تہنیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ انجمن اسلام بمبئی کے صدر جناب اسحاق جمخانہ والا صاحب نے اس پروگرام کی صدارت فرمائی اور واشی کی معروف اور علم دوست ہستیاں جناب ہربنس سنگھ (چیرمین سائی ناتھ ایجوکیشن ٹرسٹ) نیز جناب پی سی پاٹل (ادھیکش گیان وکاس ٹیکنکل سنستھا) بطور مہمانان خصوصی شریک تھے۔ کارپوریٹر انل کوشک، جناب عبدالرحمٰن پٹیل (منیجر ڈیولپمنٹ کریڈٹ بنک) ڈاکٹر آدم شیخ، نقش کوکن ڈاکٹر کھوپکر بھی رونق افروز محفل تھے۔

ہر ہائی اسکول میں اول اور دوم نمبر پانے والے یعنی اعزاز کے مستحق ۴۰ طلباء و طالبات اپنے والدین کے ساتھ شریک محفل ہوئے اور ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ معزز مہمانوں کے ہاتھوں صاحبانِ اعزاز (طلباء و طالبات) کو توصیفی اسناد اور تمغے پیش کئے گئے۔ جنہیں پاکر نہ صرف طلباء بلکہ ان کے والدین نے بھی مسرت کا اظہار کیا۔ اسی طرح واشی کے کامیاب طلباء میں کثیر ترین نمبرات ۹۰٫۶۸ فیصد حاصل کرنیوالی طالبہ سادھنا چوگلے سرِفہرست آئی۔ لہٰذا شال پیش کرکے اس کا استقبال کیا گیا۔ اسی طرح ۸۸٫۶۸ فیصد نمبر حاصل کرنیوالے اپیندر شیوڈے کو کل نئی ممبئی میں دوم پوزیشن حاصل کرنے کے اعزاز میں اسے بھی شال دی گئی یہ دونوں بچے بابے ہائی اسکول واشی میں زیرِ تعلیم تھے۔

اس پروگرام چند منٹوں کا وقفہ دیا گیا جس میں ڈیولپمنٹ کریڈٹ بنک کی جانب سے حاضرین کی خاطر مدارات ہوئی اس کے فوراً بعد تین گھنٹوں تک جناب مبارک کاپڑی نے کیریئر گائیڈنس میں طلباء کی رہنمائی کی۔ واشی میں اسی قسم کا پہلا پروگرام تھا اور لوگ مبارک کاپڑی کے اس سرگرمی سے واقف ہو گئے تھے لہٰذا بچوں کے والدین کثیر تعداد میں حاضر ہوئے۔ ساہتیہ مندر کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور لوگ گوش برآواز تھے۔ رہنما تقریر کے بعد لوگوں نے مبارک کاپڑی کو تعلیمی رہنمائی کے تعلق سے سینکڑوں سوالات کئے جن کے مبارک صاحب نے اطمینان بخش جوابات سے نوازا۔

مولانا اکبر سلیمان مقدم کی تلاوت سے شروع ہونیوالے اس پروگرام میں مستری ٹرسٹ کے جناب علی ایم شمسی نے پروگرام کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی تو جناب اقبال کوارے نے جو پروگرام کی نظامت فرما رہے تھے معززین مجلس کا تعارف پیش کیا۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب نے انہیں گلدستے پیش کئے۔ حاضرین کا استقبال کیپٹن نفیس محمد مستری نے فرمایا تو اظہار تشکر فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم سندیلکر صاحب نے ادا فرمایا اور اس طرح ان تین اداروں نے واشی کے علم دوست عوام میں ایک خوشگوار تاثر چھوڑا۔ ٭٭

> نقش کوکن آج مقبول ہے اسے مقبول تر بنائیے۔ ..

عُمرہ
حج
زیارت
حج کی بکنگ شروع ہو چکی ہے لہٰذا جلد از جلد اپنی نشست محفوظ کرالیں
عازمین حج ۱۹۹۸ء کے لیے اعلیٰ خدمات اور بہترین سہولیات سے آراستہ
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے
المقدس ٹورز اینڈ ٹراولز
ہیڈ آفس: ۵۱-۵۷، دونتار اسٹریٹ، میزنین فلور، روم نمبر ۱۹ زکریا مسجد کے پیچھے، ڈامر گلی، ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۳
منتظم: فقیہ عبدالرشید حاجتی
فون آفس: 3772047
فون رہائش: 3412153
گرمیوں کی اور دیوالی کی چھٹیوں میں عمرہ کے لیے فوراً رابطہ قائم کریں
A کلاس
حج کے لیے
۷۲ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
پورے رمضان سے عید تک ۴۲ ہزار روپے
B کلاس
حج کے لیے
۶۵ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱۱ روزے سے عید تک ۳۸ ہزار روپے
C کلاس
حج کے لیے
۵۸ ہزار روپے - ۳۵ روز
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱ روزے سے ۱۵ روزے تک ۳۵ ہزار
معزز مہمان حرم —— السلام علیکم
ضلع کوکن، شہر ممبئی اور مہاراشٹرا کا قابل اعتماد ادارہ "المقدس ٹورز اینڈ ٹراولز" منظم کردہ پروگرام کے تحت پچھلے کئی سالوں سے شائستہ اور تجربہ کار رہنمائی کے ساتھ زائرین کی تشفی بخش خدمت کرتا آرہا ہے۔ امسال بھی مزید سہولتوں کے ساتھ اور مناسب اخراجات پر ہم اپنے تجربہ کار ساتھیوں کے ساتھ آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جس میں شامل ہو کر آپ بہتر طریقے سے حج، عمرہ، بیت المقدس، نیز مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کی زیارتوں سے بھی فیضیاب ہو سکتے ہیں۔
زیر سرپرستی: پیرزادہ سید عمر فیض اللہ شاہ بابا قادری الرفاعی، کرلا جری مری، عبدالرشید بابا قادری نقشبندی ماہم
زیر قیادت: محمد ابراہیم مرچنٹ خلیفہ قادری الرفاعی۔ فون ۔ ۴۴۵۸۱۱۶ ۔ عبدالعزیز بابو (کرلا)
زیر اہتمام: عبدالقادر مجاور فون: ۴۶۴۴۴۶ ۴ محمد اقبال ناتیکر۔ مولا علی عبدالغفور مٹھائی والے (ماہم) عبدالطیف ادھیکاری
حج میں رہائش مکہ میں الراجی ملیک بلڈنگ، صرف دس قدم پر باب عمرہ کے سامنے۔ مدینہ میں بھی مسجد نبوی سے قریب تر
ہمارے نمائندے
ممبئی | مولا علی، مہاراشٹرا کیس فرنیچر | ۴۱۱۵ ۱۲ | تنڈیل رائے گڈھ | علی خان عمر خان دیشمکھ | ۷۶۴۸۸
کالشی بیدا تھانہ | حاجی علاؤ الدین | ۸۱۱۴۷۴۳ | مان گاؤں | نثار فرفرے مان روڈ رائگڈھ | ۶۷۱۵۵
کرلا جری مری | مرم علی برزان علی پلاسٹک والے | ۸۵۱۱۷۹۱ | تبسلہ رائے گڈھ | سید عبداللہ عبدالرحمٰن قادری | ۳۲۱۱۹
دھاراوی | عباس علی پٹی والے۔ ۳ ممبر بلاک ایکتا سوسائٹی | | کرنالک گلبرگہ | اے جی عبدالستار | ۲۶۸۴۹
منور | شکیل سکندر پٹھان | ۶۲۳۳۷۱۳ | کرنانک گوکاک | ایم۔ جی مجاور | ۲۶۳۴۳
پونہ | محمد نور کھوت | ۶۵۶۲۷۱ | دھلی | جمیل بھائی دریا گنج | ۳۲۶۳۰۱۴
پونہ | محمد اقبال حاجی احمد | ۶۴۰۳۷۸ | جے پور | حاجی محمد احمد (محلہ نیلگراں) | ۶۰۳۳۴۸
پنویل | عبدالستار کھوت | ۷۴۵۲۱۵۸ | میرٹھ | حاجی محمد متین ۵۱۸، کوٹلہ اشرف میرٹھ | ۲۷۳۶۲
گورنگاؤں | (رائے گڈھ) وحید الدین شہاب الدین | ۳۴۵ | سہارنپور | حاجی ایم ایچ کاظمی (ایڈوکیٹ) | ۲۶۱۳۹۴
دھلی | ایم اے مرچنٹ ۵۲۰۳۰۳ | ۵۲۰۳۰۱ | دھولیہ | آصف علیسی شیخ، محمد آگرہ روڈ | ۲۳۷۹۷
باندرہ | محمد یوسف، یوسف بلڈنگ، نوپاڑہ | | اجمیر شریف | محمد نعیم ظہور میاں مجاور |
ناسک | سلیم شیخ، باغبان پورہ ۷۵۱۵۲ | ۷۹۶۵۲ | ممبرا | محمد شفیع میمن، مہاراشٹرا ٹوبیکو، ممبرا |
سیوڑی | عبدالقادر علی مانکیکر | ۴۱۸۲۶۳۸ | ملاڈ، مالونی | جاوید بھائی، اکبور یہ سک، کپٹیل لانڈری | ۸۶۴۱۸۴۷ ۸۸۱۹۵۳۳

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات وخواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درونِ ہند خریدار

جناب وسیم پٹیل	پنویل
محترمہ لطیفہ شمس الدین پرکار	فلسونڈا
محترمہ کلثوم عمر پرکار	ماہم
جناب توصیف علی میاں بنگالی	تنرگاؤں
ڈاکٹر خلیل پالنکر	نور باغ
حاجی داؤد خان جمال	گورگاؤں
جناب مشتاق ہرزک	ہرکول
جناب عاصم غلام حسین پڈتے	کرلا۔ رتناگری
محترمہ سکینہ حبیب کردمے	نالاسوپارہ
جناب الیس خلیل	کرلا۔ ممبئی
" جمیل احمد حمدارے	مجگاؤں ممبئی
" ایم اے قاضی	کرلا ممبئی
" افتخار بی قاضی	باندرہ
" محمد صالح بورودٹ	باندرہ
نیشنل اردو ہائی اسکول	تلوجہ
محترمہ زبیدہ غنی پرکار	کرجی
مسز زینب جمال پرکار	فردس(؟)

بیرونِ ہند خریدار

محترمہ زینت بیگم واگلے	لندن
جناب مظفر محمود	منامہ بحرین
محترمہ نورجہاں	یو ایس اے امریکہ
محترمہ مریم ابن بلڈی	برمنگھم

سوپارہ میں سیرت النبیؐ کا انعامی تقریری مقابلہ

بچوں کو ہزاروں روپیوں کے نقد انعامات

جامع مسجد ٹرسٹ

نوائط محلہ سوپارہ کا عربی مدرسہ کی جانب سے سیرت النبیؐ کا انعامی تقریری مقابلہ الحاج رضوان حارث نائب چیرمین حج کمیٹی انڈیا کی صدارت میں جامع مسجد سوپارہ میں منعقد ہوا مہمان خصوصی الحاج سلیم زکریا سابق وزیر مہاراشٹر اور جناب آفاق احمد قریشی پرنسپل انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول سوپارہ تھے۔

شاکر سوپاروی نے نظامت کے فرائض انجام دیئے ۳۲ طلباء وطالبات نے اس تقریری مقابلہ میں حصہ لیا جج محمد اقبال بوٹکے معین الدین ملا اور عبدالمجید کلیمی نے ان طلباء کو اول، دوم سوم، چہارم، پنجم انعام کے لیے حقدار قرار دیا (۱) معین الدین فرید احمد (۲) محمد مصباح النس انجم (۳) زین الدین نذیر ملا (۴) ایجاب عباس قوذی (۵) غنچہ محمد آصف شیخ۔

ان انعام یافتہ بچوں کو سہیل کراری اور پرویز ملا وخالد کراری کی جانب سے گھڑیوں کا انعام دیا گیا اور ہر طالب علم کو نقد سو سو روپئے کا انعام دیا گیا۔ بچوں میں نقد ۲۳۰۰ روپئے تقسیم کیے گئے خالد کراری چیف ٹرسٹی نے سبھوں کا شکریہ ادا کیا۔ نالاسوپارہ کے عربی مدارس کے ۳۲ بچوں نے اس تقریری مقابلہ میں حصہ لیا تھا۔ ش س

سوپارہ جامع مسجد چوک کا افتتاح

۱۸ جولائی ۲۰۰۹ کی شب میں نوائط نگر اور زلیخا بیگم زکریا [illegible] کے روبرو جامع مسجد چوک کا افتتاح [illegible] سوپارہ کے چیف [illegible] حاجی خالد عبدالرزاق کراری [illegible] ٹرسٹ کے [illegible] کے ہاتھوں عمل میں آیا اس موقع پر [illegible] کے علاوہ معزز [illegible] شہر نے کثیر تعداد [illegible] شرکت فرمائی۔ مہمانوں [illegible] سے تواضع کی گئی۔

ایس ایس سی امتحان میں تنویر منیار مہاراشٹر میں اول

نائٹ اسکولوں کے طلباء میں ارشاد احمد انصاری کو اعزاز

مارچ ۱۹۹۷ء ایس ایس سی کے امتحان میں شولاپور اردو ہائی اسکول کے ہونہار طالب علم تنویر عثمان منیار نے مہاراشٹر میں اول آنے کا ریکارڈ قائم کیا ہے ایس ایس سی امتحان کی تاریخ میں یہ اردو کا پہلا مسلم طالب علم ہے جس نے سب سے زیادہ یعنی ۷۵۰ میں سے ۷۲۳ مارکس لیے ہیں یعنی ۹۶٫۴۰ فیصد مارکس ملے جو اپنے آپ میں ایک ریکارڈ ہے نائٹ اسکولوں کے طلباء میں انصاری ارشاد احمد نصیر احمد امتیازی نمبر سے کامیاب ہوئے انہوں نے ۷۹٫۲ فیصد مارکس حاصل کیے یہ طالب علم مدنپورہ نائٹ اسکول میں پڑھتا ہے ملازمت و روزگار سنبھال کر تعلیم حاصل کر کے اپنا مستقبل سنوارنے والے اس محنتی طالب علم نے مسلم طلباء و طالبات کے سامنے نمونہ پیش کیا ہے کہ وہ بھی محنت کر کے ناموری حاصل کر سکتے ہیں. اردو مضمون میں سب سے زیادہ مارکس حاصل کرنے والے طالب علم کا نام مرزا اشارق بیگ ہے انہوں نے ۹۱ فیصد مارکس حاصل کیے یہ طالب علم انجمن بہار الاسلام ہائی اسکول گوونڈی (ممبئی) میں پڑھتا ہے. عربی زبان میں اول آنے کا اعزاز اقصیٰ گرلز ہائی اسکول بھیونڈی کی طالبہ مومن فردوس خورشید نے حاصل کیا اسے ۸۶ فیصد مارکس ملے ہیں۔

امسال ایس ایس سی امتحان میں اردو میں امتحان دینے والے امیدواروں کی تعداد ۹۶۰۰ تھی جس میں سے ۸۸۹۱ پاس ہوئے نتیجہ ۹۲٫۶۱ فیصد رہا۔

ساوتری امبیت ۵۳ فیصد

امسال ساوتری مادھیامک ودھیا مندر امبیت سے ایس ایس سی امتحان میں صرف پندرہ طالب علم شریک ہوئے جن میں سے آٹھ کو کامیابی حاصل ہوئی ۵۳۳ نمبرات لے کر غوثیہ نشاط بنت عبدالرحیم نشتر نے اسکول اول پوزیشن حاصل کی دوسرے نمبر عادل عبدالشکور حجام نے ۵۳۰ نمبرات حاصل کیے۔

عبداللہ پٹیل گرلس ہائی اسکول کوسہ

امسال ایس ایس سی امتحان میں عبداللہ پٹیل گرلس ہائی اسکول کوسہ ممبرا کا نتیجہ صد فیصد رہا امتحان میں کل ۶۶ طالبات شریک ہوئی تھیں جو سب کے سب پاس ہو گئیں درجہ اول میں ۲۵ سکنڈ میں ۳۶ اور پاس کلاس میں ۵ طالبات کامیاب ہوئی ہیں جبکہ زرین فرحانہ سراج ۷۵٫۴۶، شیخ نائلہ عبدالرزاق ۷۴ اور خان نصرت بلال نے ۷۳ فیصد مارکس حاصل کیے اس شاندار کامیابی پر چیرمین حاجی عبدالسلام راول، اسکول کی ہیڈ مسٹریس نسرین شیخ سپروائزر ساجدہ چوگلہ مبارکباد کے مستحق ہیں اس اسکول کا گذشتہ سال کا نتیجہ ۹۸ فیصد اور اس سے پہلے سو فیصد تھا۔

عبداللہ پٹیل گرلس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج برائے آرٹس سائنس اور کامرس دارالرحمت ٹرسٹ کوسہ کی نگرانی میں جاری ہے جس کا قیام ۱۹۸۶ء میں عمل میں آیا تھا۔ اس وقت کے جی سے لے کر ہائی اسکول کی سطح تک ساڑھے پانچ ہزار طالبات زیر تعلیم ہیں جبکہ جونیئر کالج میں تین سو طالبات کو داخلہ دیا ہے۔

نیشنل ہائی اسکول داپولی

مارچ ۹۷ء کے ایس ایس سی امتحان میں نیشنل ہائی اسکول داپولی سے ۳۴ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے تھے ۳۱ کامیاب ہوئے اس طرح اسکول کا نتیجہ ۹۱،۱۷ فیصد رہا کامیاب ہونے والوں میں ۷ فرسٹ کلاس اور ۱۷ سیکنڈ کلاس میں کامیاب ہوئے۔ دلشاد حمزہ مہمطولے نازیہ غلام محمد رکھانگے اور رضوانے ابراہیم بانگی یہ طلبہ بالترتیب ۷۰،۹۳، ۶۶،۵۳ اور ۶۵،۷۳ نمبر حاصل کرکے اسکول میں سرفہرست رہے گزشتہ سال اس اسکول کا نتیجہ ۹۵ فیصد تھا۔

تلوجہ نیشنل اردو ہائی اسکول کا نتیجہ

سابقہ روایات کے مطابق نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ کا امسال نتیجہ نوے فیصد رہا۔ یہ نتیجہ پورے رائے گڑھ ضلع میں سرفہرست ہے۔ ادارۂ ہذا کے کامیاب طلباء ہیں خان شمع پروین ابرار اول اور فضل اسمٰعیل پٹیل دوسرے نمبر پہ رہے ہیں۔

نائیک گرلز ہائی اسکول کی ایس ایس سی امتحان میں شاندار کامیابی

رتناگری کے بیگم عزیزہ داؤد نائیک گرلز ہائی اسکول کا نتیجہ ۸۹،۲۳ رہا یہ اسکول نتیجے کے اعتبار سے شہر رتناگری کے کل ۹ ہائی اسکولوں میں دوسرے نمبر پہ رہا ۶۵ طلبہ شریک امتحان رہے اور ۵۸ کامیابی سے ہمکنار ہوئے جن میں سے ۱۳ طلبہ اول درجے میں ۴ دوم ۵ طلبہ سوم درجے میں کامیاب ہوئے کامیاب ہونے والوں میں پہلے تین نمبر حاصل کرنے والی طالبات ہیں

(۱) ماجدہ صادق وستا ۷۰،۱۳

(۲) تحسین شوکت ہوڑیکر ۶۷،۶۰

(۳) شائستہ لیاقت علی ناخدا ۶۶،۸۰

نکہت بانو

مستری ہائی اسکول کی کامیابی

امسال ایس ایس سی امتحان میں مستری ہائی اسکول رتناگری کا نتیجہ ۶۱،۶۷ فیصد رہا۔ کل ۱۰۲ طلبہ امتحان میں شریک ہوئے جن میں سے ۶۲ کامیابی سے ہمکنار ہوئے مس نکہت بانو انوار احمد نے ۸۴،۴۰ فیصد مارکس حاصل کرکے اسکول میں اول مقام حاصل کیا۔ اسکول کے تعلیمی دور میں مس نکہت بانو انوار احمد مختلف مقابلوں میں خاص طور سے تقریری مقابلوں اسی طرح تصویر کشی تحریری ہینڈ رائٹنگ اور جنرل نالج مقابلوں میں شریک ہوکر امتیازی پوزیشن حاصل کرتی رہیں۔ اسکول کے سالانہ

امتحانات میں ہمیشہ اول مقام حاصل
کرتی رہیں۔ ایس ایس سی امتحان
میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے پر
انتظامیہ اور اسٹاف ممبران نکہت بانو
اور اس کے والدین کو مبارکباد پیش
کرتے ہیں۔

(سراج احمد خان۔ اسٹاف رپورٹر)
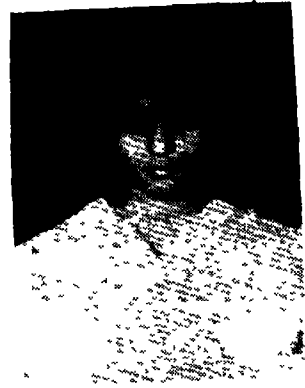
حنا لطیف

سنٹرل اردو ہائی اسکول ساونت واڑی کی شاندار کامیابی

ساونت واڑی ضلع
سندھو درگ کے اس قدیم ہائی
اسکول نے اپنی پچھلی روایات کو برقرار
رکھا اور نتیجہ ۹۵،۴۵ فیصد تھا۔ کل
۲۲ طلبہ میں سے اکیس کامیاب ہوئے
حنا لطیف بیگ نے ۸۰٫۰۰
فیصد مارکس حاصل کر کے اول نمبر
پر رہیں۔ نازیہ عباس پٹیل نے
نقش کردہ

۷۴٫۰۰ مارکس لے کر دوسرے نمبر پر
رہیں۔ یاسمین محمد حنیف خان نے
۶۲٪ مارکس لے کر تیسرے نمبر پر رہیں

کروٹی کا شاندار نتیجہ

مہاراشٹرا اردو ہائی اسکول کروٹی
ضلع رتناگری کا امسال بھی ایس ایس سی
کا نتیجہ ۹۴٫۸۷ فیصد رہا۔ کل
۳۹ طلبہ شامل ہوئے جن میں سے
ایک امتیازی ۸ اول درجہ ۲۶ دوم
اور ۴ سوم درجے میں کامیاب ہوئے
ادارے کے ذہین طالب علم
مبشر شمس القمر ہاشمی نے ۷۹،۳۳
فیصد امتیازی نمبرات حاصل کر کے
جماعت میں اول مقام حاصل کیا۔
محمد حنیف عبدالحمید چلکے ۷۴،۹۳
نمبرات کے ساتھ دوسرا مقام حاصل
کیا جبکہ ۴۰،۶۶ فیصد نمبرات حاصل
کر کے جابر احمد ڈانگے تیسرے نمبر
پہ رہے۔

ضلع رتناگری کے کل ثانوی
مدارس کے نتائج میں ادارے کا
دوسرا مقام ہے جبکہ اردو ذریعہ
تعلیم کے اداروں میں اول مقام
پایا ہے۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے
والے طلبہ کو ڈاکٹر نارکر اور ڈاکٹر
یالگکر نے نقد انعامات دیئے۔

نالاسوپارہ کا شاندار نتیجہ

الحمدللہ امسال انجمن
خیرالاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ
ضلع تھانہ کا ایس ایس سی مارچ ۹۷ء
کا نتیجہ صد فیصد رہا کل ۴۳ طلبہ
وطالبات شریک امتحان تھے سبھی
کامیاب ہو گئے تین طالبات نے تو
امتیازی نمبرات حاصل کئے ان میں
پہلی طالبہ نیلوفر مختار شیخ ہے جس نے
۷۸،۶۶ فیصد نمبرات دوسری طالبہ
تحسین رضی اللہ بیگ ہے جس نے
۷۶،۹۳ فیصد نمبرات، تیسری طالبہ
آمنہ محمد سلیم شیخ ہے جس نے
۷۵،۹۱ نمبرات حاصل کیے۔

نوجیون ہائی اسکول راجپور

نوجیون ہائی اسکول راجپور
ضلع رتناگری کا نتیجہ امسال ۸۰٪ فیصد
رہا ہے۔ نذرین فضل مہسکر یہ اول
نمبر سے کامیاب ہوئی ہیں انہیں ۷۰٪
فیصد نمبر حاصل ہیں دوسرے
نمبر پہ مبین شریف قاضی کو ۶۰،۳۷
فیصدی نمبر حاصل ہوئے ہیں۔ اور
تیسرے نمبر پہ محسن عبدالستار سید
نے ۳۶،۰۶ فیصد نمبر حاصل کیے
ہیں حالانکہ یہ لڑکا بادو کا باپاچ ہے

کچھ مضامین میں بچوں نے اچھے نمبر لیے ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) ہندی مراٹھی میں نذرین فضل مہسکر نے ۷۴٪ فیصدی نمبر حاصل کیے ہیں (۲) علم الحساب میں محسن عبدالستار سید نے ۷۷٪ فیصد نمبر (۳) انگریزی میں آمنہ اسمٰعیل رکھانگی نے ۷۷ فیصد نمبر۔

انجمن شریوردھن پھر سرفہرست

حسب سابق امسال بھی انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول کا شریوردھن ضلع رائے گڈھ کا ایس ایس سی کا رزلٹ نہ صرف شریوردھن سینٹر پر سب سے اچھا رہا بلکہ انجمن اسلام جنجیرہ کے تمام اسکولوں میں بھی سب سے برتر ہے انجمن اسلام جنجیرہ کے ماتحت ہائی اسکولوں کے رزلٹ اس طرح ہے

* انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول گونڈگھر ۱۳ فیصد
* مروڈ جنجیرہ ۱۸ فیصد
* مہسلہ ۲۰ فیصد
* روہا ۳۳ فیصد
* بورلی مانڈلہ ۳۳ فیصد
* اور انجمن اسلام جنجیرہ ہائی اسکول شریوردھن کا نتیجہ ۶، ۵ ۴ فیصد رہا

نقش کوکن

اسکول ہذا کی طالبہ مہ جبیں سلیم سرکوت ۷۳ فیصدی نمبرات لے کر اول رہیں کل ۲۱ طلباء وطالبات کامیاب ہوئے سائنس کا نتیجہ صد فیصد رہا۔ اساتذہ ایم۔ اے علوی اور جرار بشیر کردمے کو مبارکباد۔ مراٹھی کا نتیجہ بھی لگاتار دوسرے سال سو فیصد رہا مراٹھی ٹیچر جناب افضل خان پٹھان قابل مبارکباد ہیں اسکول ہذا کو اپنے سلور جوبلی سال میں انجمن کے تمام اسکول میں سرفہرست ہونے کا اعزاز ملا۔ اس کامیابی پر پرنسپل ایم۔ اے علوی کو خصوصی مبارکباد۔ مراسلہ نگار

محمد علی ٹھانگے شریوردھن

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی کا شاندار نتیجہ

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی تعلقہ داپولی سے امسال ۲۲ طلباء شریک امتحان ہوئے جس میں سے ۲۰ کامیاب ہوئے دو فرسٹ کلاس اور بقیہ ۱۸ سکنڈ کلاس میں کامیاب ہوئے ہوڑیکر صغیر عبدالرحمٰن نے ۶۴ فیصد تسنیم حسن میاں ساکھرکر نے ۶۰ فیصد جبکہ بشیر باغکر نے ۵۹ فیصد مارکس لے کر علی الترتیب پہلا، دوسرا، اور تیسرا مقام حاصل کیا۔ عربی مضمون میں نسیم قیوم خان نے ۹۲ فیصد اور ظہور ابوبکر مروڈکر نے ۹۰ فیصد مارکس حاصل کیے۔ ہائی اسکول کا یہ گیارہواں سال ہے۔

مہاراشٹر ہائی اسکول چپلون

امسال بھی اس ہائی اسکول کا ایس ایس سی کا نتیجہ حسب ذیل ہے کل ۵۷ طلباء وطالبات میں سے ۴۵ کامیاب ہوئے مجموعی نتیجہ ۷۸،۹۴ فیصد رہا کامیاب شدہ طلباء وطالبات میں دو امتیازی درجہ میں، اول درجہ میں ۱۰، دوم درجہ میں بیس اور سوم درجہ میں تیرہ نے کامیابی حاصل کی۔ امتیازی شان کے حاصل طلباء کے نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) مبین انور میمن حاصل کردہ نمبر ۹۳، ۷۸ فیصد

(۲) قیوم رفیق پٹیل حاصل کردہ نمبر ۳۳، ۷۱ فیصد

پی ایس اینڈ ای ایس ہائی اسکول

پیوپلز سوشل اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے زیر اہتمام چلنے والے پی ایس اینڈ ای ایس اردو ہائی اسکول کا ایس ایس سی کا نتیجہ امسال ۷۱ فیصد رہا۔ امسال اس ادارہ کا یہ تیسرا بیچ شریک امتحان تھا۔ گذشتہ دو بیچ کا نتیجہ ۶۷ فیصد رہا

اس اعتبار سے اسکول ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ البتہ اسکول کو معاشی مشکلات کا سامنا ہے اسکول نے پانچ تعلیمی سال مکمل کر لیے ہیں لیکن حکومت کی گرانٹ سے ابھی محروم ہے تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تنخواہیں اور دیگر امور کے لیے ہر ماہ تقریباً تیس ہزار روپیہ سوسائٹی خرچ کرتی ہے۔ اسکول کے پاس اپنی عمارت نہ ہونے کے باعث مسجد کے کمروں میں کلاسیں چلائی جارہی ہیں۔ لہٰذا اس وقت اسکول کو ایک عمارت کی بھی اشد ضرورت ہے۔

اس وقت آٹھویں نویں اور دسویں میں تقریباً ۸۰ طلباء اور طالبات زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں ان میں ۲۱ طلباء ایسے ہیں جو غریب اور بے سہارا ہیں۔ سوسائٹی ان کے قیام وطعام اور دیگر تعلیمی ضروریات کو زکوٰۃ وصدقات کی مد سے پورا کرتی ہے۔

یہ علاقہ عالمی شہرت یافتہ انیرون پاور پروجیکٹ (تحصیل گھاگر) کے پڑوس میں ہونے کے باعث اقتصادی اہمیت کا حامل ہو گیا ہے۔ موجودہ کارکردگی کے پیشِ نظر ادارہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے اہلِ خیر اور علم دوست حضرات کے تعاون کا مستحق ہے اور استدعا کرتا ہے۔

جناب اے جی ایف سرگروہ
اعزازی جوائنٹ سکریٹری
۳۰۴ سعیدہ ولا، بی ونگ، ممبرا دیوی روڈ
ممبرا۔ ضلع تھانہ ۴۰۰۶۱۲

سوپارہ اردو اسکول کے جلسہ میں ایک لاکھ پچیس ہزار کا عطیہ

سوپارہ انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول نالا سوپارہ ضلع تھانے کا ایس ایس سی نتیجہ اس سال صد فیصد رہا ۴۳ طلباء نے امتحان دیا ان میں ۲۸ اول درجے میں اور ۱۵ دوم درجے میں کامیاب ہوئے شیخ نیلوفر مختار اول ۸۲،۶۶ فیصد دوم بیگ تحسین رضی اللہ ۷۹،۹۳ فیصد اور سوم شیخ آمنہ محمد سلیم ۷۶،۶۰ فیصد مارکس لے کر کامیاب ہوئیں۔ اس خوشی میں ایک جلسہ ہوا۔ صدر مدرس آفاق احمد قریشی اور اسٹاف کے علاوہ طلباء وطالبات کو مہمانان اور حاضرین جلسہ نے مبارکباد پیش کی اور ان کے روشن مستقبل کے لیے دعا فرمائی۔ صدارت الحاج رضوان حارث نے فرمائی زبیر احمد بوٹکے نے نظامت کی۔ حاجی شیخ معین الدین نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اس جلسہ میں حاجی صغیر احمد ڈانگے، حاجی سہیل کراری عبدالمعید گھنسار کونسلر حاجی خالد کراری چیف ٹرسٹی جامع مسجد سوپارہ اور سوپارہ شہر کے کئی معزز حضرات نے خصوصی شرکت فرمائی۔

اس انعامی جلسہ کا اہتمام سابق طلباء نے کیا تھا۔ سہیل کراری نے ایس ایس سی پاس طلباء کو اور تمام ٹیچروں کو وال گھڑی تحفہ دی۔ کراری ایجوکیشنل ٹرسٹ نے سیفی انگلش اردو لغات اور سدھار کمیٹی سوپارہ نے تمام طلباء اور ٹیچروں کو قیمتی بال پین سیٹ کا تحفہ دیا۔ یہی مسلم فلاحی تنظیم وسئی زون نے ایس ایس سی پاس طلباء اور ہشتم تا نہم کلاس کے طلباء کو نقد انعامات سو روپئے اور پچاس روپئے مدن پورہ نائٹ ہائی اسکول کے طالب علم انصاری ارشاد احمد کو ۵۰۰ روپئے ۲۵۱ روپے سو روپئے اور ۵۰ روپیوں کے کثیر انعامات دیے گیے رضوان حارث نے کہا کہ ہم اس طالب علم کیلئے تعلیمی امداد مہیا کرینگے کراری ایجوکیشنل ٹرسٹ نے اسکول کیلئے ایک لاکھ روپیوں کا عطیہ اور رضوان حارث نے ۲۵ ہزار روپیوں کا عطیہ دینے کا اعلان کیا شہر یار کے ایجوکیشنل اینڈ میڈیکل ٹرسٹ کی جانب سے اسکول کو ۱۱۱۱ روپیوں کا عطیہ دیا گیا سرسید ادبی سنگم نے انصاری ارشاد احمد کو ۵۰۰ روپیوں کا چیک دیا اور چار سالوں سے اول نمبر سے کامیاب ہونے پر تنزئین نفیس ملا کو انعامات دیئے گیے کوکن اسپورٹس کلب اور ایوارگرین سوشل گروپ نے بھی انعامات پیش کیے۔

اگست ۲۰۰۷ء

رتناگری ضلع کے اُردو میڈیم اسکولوں کا نتیجہ

اسکول کا نام	نتیجہ	گاؤں	فی صد	اسکول کا نام	نتیجہ	گاؤں	فی صد
مہاراشٹر اردو ہائی اسکول	37/39	کرڈوئی	95 فی صد	بی ایس اینڈ ای ایس اردو ہائی اسکول	10/16	بیوسے	71 فی صد
انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول	28/30	دابھول	93 〃	دی رائزنگ ہائی اسکول	16/24	زانگے	67 〃
ایم ایس نائیک ہائی اسکول	14/15	رتناگری	93 〃	نیشنل ہائی اسکول	14/22	لاٹون	64 〃
نیشنل ہائی اسکول	31/35	داپولی	91 〃	میستری ہائی اسکول	63/102	رتناگری	62 〃
نیشنل ہائی اسکول	20/22	ہرنئی	91 〃	موڈرن اردو ہائی اسکول	7/12	کونڈیورے	58 〃
اے ڈی نائیک گرلز ہائی اسکول	58/65	رتناگری	89 〃	جرمن پکار ہائی اسکول	12/23	بانکوٹ	55 〃
ایس ایچ بی ڈی نائیک ہائی اسکول	17/21	ساکھرترہ	81 〃	دلوائی ہائی اسکول	27/50	مرجولی	54 〃
زلیخا داؤد قاضی ہائی اسکول	17/21	پاؤس	81 〃	حاجی ایس محمد مقادم ہائی اسکول	42/60	کھیڈ	53 〃
حاجی داؤد امین ہائی اسکول	31/39	کالستہ	79 〃	آدرش ہائی اسکول	27/53	کرجے	51 〃
مہاراشٹر ہائی اسکول	45/57	چپلون	79 〃	واگھیوسے اردو ہائی اسکول	7/14	واگھیوسے	50 〃
انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول	10/14	پنہالجہ	77 〃	ایس آئی سکنڈری ہائی اسکول	19/67	فردس	28 〃
نیشنل ہائی اسکول	17/23	سونس	74	اردو مہاد جمک ودھیالیہ	2/15	پندری	13 〃
نوجیون ہائی اسکول	18/25	شیو	72				

★ رتناگری ضلع سے کل 13702 طلبا شریک امتحان ہوئے تھے جس میں اردو میڈیم سے 775 لڑکے اور 886 لڑکیاں تھیں۔ اردو میڈیم کے کامیابی کا اوسط 62 فی صد رہا۔

★ ضلع رتناگری سے صرف کلستہ کی کریسنٹ جیوتی کنویٹ کا نتیجہ سو فی صد جب کہ سات اسکولوں کا رزلٹ دس فی صد سے کم رہا۔

★ ضلع رتناگری سے چھ طلبا میرٹ لسٹ میں آئے ★ نیشنل ہائی اسکول لاٹون کی طالبہ عائشہ حشمت مقادم نے اردو میں 99 فی صد حاصل کیے اور کولہاپور ڈویژن میں اول رہی۔

★ اردو مضمون کا نتیجہ 92 فی صد جبکہ عربی کا سو فی صد رہا۔ مراٹھی عربی کمپوزٹ کا نتیجہ سو فی صد رہا۔

(مرسلہ: عبدالغنی عثمان پاؤسکر)

پونے کالج میں عربی زبان کی تعلیم:

پونے میں پونے کالج ہی واحد ادارہ ہے جہاں گیارہویں اور بارہویں جماعت کے علاوہ گریجویشن میں بھی عربی زبان کی مزید ترویج و اشاعت کے لئے مختصر مدتی کورس کا اہتمام کیا ہے۔

جس میں عربی لکھنا، پڑھنا اور بولنا سکھایا جاتا ہے اس کورس کی مدت تین ماہ ہے اگر آپ مزید عربی میں صلاحیت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ششماہی کورس کا بھی انتظام ہے اسمیں مدارس کے فارغین بھی داخلہ لے سکتے ہیں مزید معلومات کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔••

ڈاکٹر شاہد اسلم قاسمی
پونے کالج، پونے، فون: ۶۵۴۲۴۰

محمود قاضی کو مبارکباد

واشی نئی ممبئی کے قدیم سماجی کارکن جناب محمود حسن قاضی کی دختر پروین نے ماڈرن کالج واشی نئی ممبئی سے بی اے کا امتحان درجۂ اوّل میں کامیاب کیا۔ پروین محمود قاضی کالج کی کامیاب طالبات کی فہرست میں اوّلین تین طالبات میں شامل ہیں۔

★ قاضی صاحب موصوف کے بھتیجی انجم عثمان قاضی امسال ایس ایس سی امتحان میں تقریباً ۷۳ فیصد نمبر حاصل کرکے کامیاب ہوئی ہیں۔ N.K.T.F کی جانب سے واشی میں کامیاب طلبہ کے اعزازی جلسہ میں اس طالبہ کو بھی مبارکباد دی گئی۔

★ قاضی صاحب کو ایک اور بھی مبارکباد کہ ان کی دختر کوثر پچھلے دنوں جناب جاوید داؤد قاضی کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوگئیں۔••

ممبئی پورٹ ٹرسٹ کے سوا سو سال ہوگئے (۱۲۵)

انگریزوں نے کلکتہ میں پہلا پورٹ (بندرگاہ) بنایا اور اس کے فوراً بعد ۱۸۷۳ء میں ممبئی کی بندرگاہ بنی اس کی پہلی میٹنگ ۲ جولائی ۱۸۷۳ء کو کرنل جے اے بیلارڈ کی صدارت میں ممبئی کے ٹاؤن ہال میں منعقد ہوئی تھی۔ اب ممبئی پورٹ ٹرسٹ ۱۲۵ سالہ جشن کی تیاری میں ہے اس ضمن میں پورٹ ٹرسٹ کے ملازمین کے بچوں کو تکنیکی تعلیم دینے کیلئے پورٹ ٹرسٹ نے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو اس ذیل میں کارروائی کرے گا۔

فی الوقت پورٹ ٹرسٹ کا ٹرن اوور ۷۰۰ کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ یہاں تقریباً پانچ ہزار جہازوں کی آمد و رفت ہر سال ہوتی ہے۔ بندرگاہ ستر میل کے رقبہ میں پھیلی ہوئی ہے۔••

ابراہیم پرکار مرحوم:

کالسہ تعلقہ چپلون کے باشندہ ابراہیم عبدالقادر پرکار، بارباش، گل گلزار شخصیت کے حامل، سروٹی (یوگانڈا) کے کامیاب تاجر، عیدی امین کے دور حکومت میں بحران کی وجہ سے بحالت مجبوری انگلینڈ ہجرت کرگئے اور اسی سرزمین پر عین جوانی میں بمقام لیسسٹر رحلت فرماگئے۔ ان کی یاد میں انکی زوجہ محترمہ فاطمہ ابراہیم پرکار نے پندرہ ہزار روپئے کی رقم سوشیل ایجوکیشنل سوسائٹی کالسہ کو مرحمت فرمائی۔ ادارہ کے تحت جاری فاطمہ آرکی دلوائی ٹریننگ کالج کے امتیازی نمبروں سے کامیاب ہونے والے طلباء و طالبات کے لئے اس رقم سے وظیفہ مقرر کیا گیا ہے۔ ادارہ محترمہ فاطمہ کا

تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے دیرینہ کرم فرما مرحوم ابراہیم پرکار کی مغفرت کے لئے دعا گو ہے

(مراسلہ: محمود علی امین پرکار)

ایک سُہانی شام
ڈاکٹر مظفّر حنفی کے نام

کے عنوان سے ۵ جولائی ۹۷ء کو زیر اہتمام جناب ساحر شیوی اور ابراہیم ذوق فردوسی، جامعہ اسلامیہ کمیٹی سنٹرل لوٹن انگلینڈ میں مشاعرہ کا پروگرام منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض لندن میں آباد ہندو پاک کے مشہور شاعر بخش لائلپوری نے انجام دئے اور مہمان خصوصی بھارت کے معروف شاعر و ادیب جناب ڈاکٹر مظفر حنفی اور پاکستان کے شاعر منشا یاد کی شرکت نے محفل کو رونق بخشی، مقامی اور اندرون ملک کے شعرائے کرام نے بڑی تعداد میں شرکت فرمائی ان میں قابل ذکر جناب ساحر شیوی، اطہر راز، سید محمود دیوان، محترمہ سیما جبار، محترمہ بانو ارشد، جناب ارتقا شیخ اور مقامی شعرا میں جناب محمود خان انور اور ابراہیم ذوق فردوسی شامل تھے۔ آخر میں ڈاکٹر صاحب کو بطور اعزاز "اقبالیات" شیلڈ سے نوازا گیا۔ حاضرین کی ڈنر سے تواضع فرمائی گئی...

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی۔ یوکے)
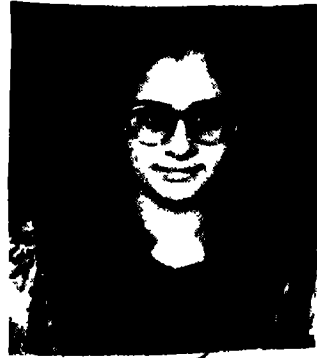
انبسام پرکار کی نمایاں کامیابی

فردوس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کی دوشیزہ انبسام فضل الدین پرکار جو کرلا کپاڈیہ نگر میں رہتی ہیں۔ حالیہ ایس۔ ایس۔ سی امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی انہیں ۸۵ء۲۳ فیصد مارکس ملے۔ موصوفہ کو کالینہ سانتا کروز کے میری اماکولیٹ گرلز ہائی اسکول دوسرا نمبر پانے کا شرف حاصل ہوا۔۔

شگفتہ پرکار کی نمایاں کامیابی

فردوس گاؤں کی دوشیزہ شگفتہ فضل الحق پرکار نے ۱۲ ویں سائنس (H.S.C) امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ انہیں ۹۷ فی صدی مارکس ملے۔ اور وہ کھیڈ سینٹر میں اوّل آئیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ دو سال قبل دسویں (S.S.C) کی امتحان میں انہیں ریاضی (MATHS) مضمون میں سو فی صدی مارکس ملنے کا اعزاز حاصل رہا۔ شگفتہ پرکار فردوس گاؤں کے سراج الاسلام ہائی اسکول اور جونیئر کالج کی طالبہ رہی ہیں۔ انکی دونوں کامیابیوں کی وجہ سے فردوس گاؤں کے ہائی اسکول کا نام روشن ہوا جس کیلئے سبھی اسے مبارکباد کے پھول پیش کر رہے ہیں۔۔

جناب آدم ابراہیم دھنسے وڑولی کا سرپنچ منتخب

: حال ہی میں وڑولی تعلقہ مانگاؤں (رائیگڈھ) کے گرام پنچایت کے سرپنچ کا انتخاب ہوا۔ اتفاق رائے سے آدم ابراہیم دھنسے (مینجر فراغ تھیٹر مانگاؤں) کو سرپنچ منتخب کیا گیا۔ دلی مبارکباد۔ وقت کا اہم تقاضہ ہے کہ مختلف کاموں میں چاہے تعلیمی ہو یا سیاسی ایسے نوجوانوں کو ترجیح دینا چاہئے۔ اس گاؤں میں پچھلے ۲۵ سال سے جو مونوپولی چل رہی تھی آج وہ ٹوٹ گئی ہے۔ میں انہیں دعائیں دوں گا اور التماس کروں گا کہ وہ اس عہدہ کا فائدہ وڑولی پنچایت کے ہر گاؤں کو پہنچائیں اور سب کو ساتھ لے کر کام کریں۔۔۔

عبدالوہاب دھنسے
رکن مسجد محلہ وڑولی جماعت مانگاؤں
(رائے گڈھ)

جناب سلیم عثمان ہوڑیکر (پوسٹ ماسٹر تری بندر راڑ کھل) کے بھائی صغیر عبدالرحمٰن ہوڑیکر امسال ایس ایس سی امتحان میں نیشنل ہائی اسکول ہرنئی میں اول پوزیشن حاصل کر کے کامیاب ہوئے انہیں ۹۴ فیصد نمبر ملے ہیں۔ نیشنل ہائی اسکول کا نتیجہ تقریباً صد فیصد رہا۔

بلقیس واحد خان ایس ای او نامزد

حکومت مہاراشٹر نے شریمتی بلقیس واحد خان سرگروہ کو ۳ جولائی ۹۷ء سے ۲ جولائی ۹۸ء تک اسپیشل ایکزیکیٹو افسر مقرر کیا ہے۔ شریمتی بلقیس واحد خان نے الیکٹرونک میں بی ای کی سند حاصل کی ہے علاوہ ازیں انہوں نے ایل ایل بی کی ڈگری بھی حاصل کی ہے محترمہ ہارڈویئر اور سوفٹ ویئر کی انجینئر بھی ہیں۔ شریمتی بلقیس خان ایکمیوز کے جناب غوث خان صاحب کی ہمشیرہ ہیں۔

محترمہ کا پتہ درج ذیل ہے

پرائم میکروسسٹم پرائیویٹ لمیٹڈ ۲۴/۲۲، سیموئل اسٹریٹ رمضان بلڈنگ ماپلا گلی۔ ممبئی ۴۰۰۰۰۹

نقش کوکن

نارائنن صدر جمہوریہ منتخب

مسٹر کے آر نارائنن ہندوستان کے دسویں صدر منتخب ہو گئے ہیں انہیں گیارہویں صدارتی انتخابات میں ریکارڈ ۹۵۶۲۹ ووٹ ملے۔

ان کے واحد حریف سابق چیف الیکشن کمشنر ٹی این سیشن کو محض ۵۶۳۱ ووٹ ملے اور ان کی ضمانت ضبط ہو گئی۔ مسٹر سیشن کو شیوسینا اور بعض آزاد ممبران اسمبلی کی حمایت حاصل تھی۔

نقش کوکن آپ کا پرچہ ہے

کوکن بینک شاہراہ ترقی پر سال رواں میں ۷ لاکھ منافع

کوکن مرکنٹائیل کوآپریٹیو بینک لمیٹڈ نے ۳۱ مارچ ۱۹۹۷ء کو ختم ہونے والے سال کے دوران اطمینان بخش طور پر ترقی کی ہے۔ ڈپازٹ اور ایڈوانس بالترتیب ۸۷،۹۶۹۰۔۱ لاکھ روپئے اور ۵۵۴۷،۶۷۹ لاکھ روپئے ہے۔ سال کے دوران بینک نے ۷۰،۱۵ لاکھ روپئے کا منافع کمایا ہے۔ بورڈ آف ڈائرکٹرز نے شیئر ہولڈروں کے لیے ۱۴ فیصد ڈیویڈنڈ منظور کیا ہے۔ جنرل باڈی اسپر فیصلہ کرے گی۔ بینک کے ملازمین کو ۱۶،۶۶ فیصد بونس ادا کیا گیا ہے۔

تحریری مقابلہ

ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلم مجاہدین کا حصہ

آزادی کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر ضلع جلگاؤں اردو رائٹرز فورم کی جانب سے "ہندوستان کی جنگ آزادی میں مسلم مجاہدین کا حصہ" عنوان کے تحت ریاستی سطح پر تحریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔ مقابلے میں مہاراشٹر کے اردو میڈیم جونیئر

وینیر کالج کے طلباء وطالبات حصہ لے سکتے ہیں۔

آزادی کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر رائٹرز فورم کی جانب سے تقریب "جشن آزادی" کا اہتمام کیا جائے گا جس میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے طلباء وطالبات کو بالترتیب ۵۵۱/- ۳۵۱/- ۲۵۱/- روپئے نقد انعامات سے نوازا جائے گا۔

شرکاء کے لیے درج ذیل قوانین کی پابندی ضروری ہے۔

(۱) مضمون صاف، خوشخط اور حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔

(۲) مضمون پانچ تا چھ فل اسکیپ پیپر سے زیادہ نہ ہو۔

(۳) حوالوں کے ساتھ کتاب، رسالہ اخبار کا نام دینا ضروری ہے

(۴) مضمون پشت پر نہ لکھیں

(۵) ججوں کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا

(۶) مضمون کے ساتھ کالج کے پرنسپل کا تصدیق نامہ منسلک کرنا لازمی ہے۔

(۷) مضامین ۲۰ اگست ۹۷ء شام ۶ بجے تک درج ذیل پتے پر روانہ فرمائیں۔

صغیر احمد۔ سکریٹری
ضلع جلگاؤں اردو رائٹرز فورم شاہونگر
نیر واٹر ٹینک، جلگاؤں ۴۲۵۰۰۱
نقش کوکن

پاکستان آرٹس سرکل کے زیر اہتمام محفل مشاعرہ اور عشائیہ

گذشتہ مہینہ پاکستان آرٹس سرکل کے زیر اہتمام ایک خوبصورت محفل مشاعرہ اور عشائیہ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ محفل ڈاکٹر سرجیت سنگھ کے اعزاز میں کویت میں پاکستان آرٹس سرکل کے سینئر نائب صدر پروفیسر سید تسلیم اکبر کی رہائش گاہ پر منعقد کی گئی۔

پروفیسر سرجیت سنگھ کویت یونیورسٹی میں ریاضی کے پروفیسر اور ریسرچ اسکالر کی حیثیت سے گذشتہ ۱۸ سال سے خدمات انجام دینے کے بعد مستقل طور پر اپنے آبائی وطن چندی گڈھ جا رہے ہیں۔

محفل کا آغاز عشائیہ سے ہوا۔ عشائیے کے بعد صاحب خانہ نے محفل مشاعرہ کی غرض وغایت بیان کی اور محترم پروفیسر سرجیت کا تعارف کرواتے ہوئے جناب نور پرکار صاحب کو مشاعرے کی نظامت کی دعوت دی۔ اور پاکستان آرٹس سرکل کے صدر جناب کمال اظہر کو صدارت کے لیے بلایا۔ جناب نور پرکار ایک سینئر ادیب اور شاعر ہیں گذشتہ ۲۰ سالوں سے کویت کی ادبی محفلوں کی رونق سمجھے جاتے ہیں نظامت میں ان کا اپنا ایک مقام ہے اور وہ اس فیلڈ پر ایک منفرد اسلوب کے مالک ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان کے تمام اہل دانش ان سے واقف ہیں لہٰذا انہوں نے اپنے خاص انداز میں محفل کا آغاز کیا اور سامعین سے خوب داد پائی۔

جن شعراء نے اپنے کلام بلاغت سے حاضرین کو محظوظ فرمایا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

★ پروفیسر سید تسلیم اکبر ★ جناب عبدالمجید نجم ★ جناب محمد ایوب راز ★ جناب عمر حیات رضوی ★ جناب سعید روشن ★ جناب رشید میواتی ★ جناب حسیب سنگھ دیمان ★ جناب محمد کمال اظہر ★ محترمہ مسرت جبیں زیبا اور جناب نور پرکار صاحب

نامہ نگار حضرات سے

گذارش ہے کہ کاغذ کے ایک طرف، صاف خوشخط اور دو سطروں کے درمیان فاصلہ رکھ کر مضمون تحریر فرمائیں۔

انتقال پُرملال

جلگاؤنکر خاندان کو صدمہ

مختلف تعلیمی، سماجی اور فلاحی اداروں کے روح رواں اور معروف بلڈر جناب محمد اسلم جلگاؤنکر کے والد بزرگوار جناب ادریس حسن جلگاؤنکر کا دوشنبہ ۱۴ر جولائی کو مختصر سی علالت کے بعد انتقال ہو گیا انہیں سنی مسلم قبرستان ممبرا میں سپرد خاک کیا گیا۔

محمد سعید ٹولکر کو صدمہ

یونائیٹڈ عرب امارات میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی اور قلمکار جناب محمد سعید ٹولکر کے بہنوئی جناب علی میاں کردیکر جو بابا میاں کے نام سے معروف تھے متوطن گورے گاؤں ضلع رائے گڈھ طویل علالت کے بعد ۲۷ر جون ۹۷ کو راہیٔ عدم ہو گئے۔

رفیق بیری کو صدمہ

کوکن بنک کے برانچ منیجر جناب رفیق بیری کی والدہ کا طویل

نقش کوکن

علالت کے بعد ۱۷ر جولائی کو ممبئی میں انتقال ہو گیا۔

جناب قطب الدین خطیب (شریوردھن) کا انتقال

شریوردھن ضلع رائیگڈھ کی معروف شخصیت جناب قطب الدین (شہاب) خطیب ۲۹ر جون ۹۷ء کو ساؤتھ افریقہ میں جہاں وہ اپنے فرزند ڈاکٹر فاروق سے ملنے گئے تھے انتقال کر گئے۔ ساؤتھ افریقہ سے وہ اپنے دوسرے بیٹے فواد سے ملنے کے لیے امریکہ جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔

ڈاکٹر عزیز مہاتے کو صدمہ

واشی نئی ممبئی کے معروف ڈاکٹر مہاتے متوطن تعلقہ سنگمیشور ضلع رتناگری کی دادی اجانی عائشہ بابا مہاتے کا ضعیف العمری (۹۸ سال) میں ۲۵ر جون ۹۷ء کو انتقال ہو گیا

محمد حسین چندے کا انتقال

سوپارہ کی بزرگ ہستی اور دیہی تنظیم سوپارہ کے صدر نوید چندے کے بزرگوار جناب محمد حسین چندے کا ۸۶ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ مرسلہ: شاکر سوپاروی

رابعہ میمن کا انتقال

بازار محلہ ہرنئی کی رابعہ احمد میمن جو کئی سال سے دمہ کی مریضہ تھیں ۹ر جولائی کے دن انتقال کر گئیں۔

عبدالرحمن پرکار کا انتقال

فروس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کی خیر شخصیت جناب عبدالرحمن عبدالغفور پرکار کا ۲ر مئی ۹۷ء کو ۷۰ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔

فروس گاؤں کو ترقی یافتہ اور تعلیم یافتہ گاؤں بنانے میں جن چندہ لوگوں کا ہاتھ رہا ان میں عبدالرحمن پرکار کا نام خاص کر لیا جاتا ہے۔ اپنے بھائیوں کو اونچی تعلیم دلانا انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد بنا اسی وجہ سے ان کے بھائی ڈاکٹر انجنیر

اور پروفیسر بن سکے۔ اس زمانے
میں لڑکیوں کو ہائی اسکول بھیجنے کا
گاؤں میں رواج نہیں تھا۔ لیکن
عبدالرحمٰن صاحب نے اپنی بہنوں
کو ہائی اسکول بھیج کر عورتوں کی تعلیم
میں فروس گاؤں کو آگے لایا۔

فروس گاؤں میں پانی کی
اسکیم لانے میں انہوں نے بہت
محنت کی۔ فروس گاؤں میں آج سہکاری
دودھ ڈیری چل رہی ہے جو انہی کی
کوششوں کی وجہ سے وجود میں آئی
ایک زمانے میں فروس میں ادبی انجمن
نام کی لائبریری شروع کرنے میں
ان کا بڑا ہاتھ رہا۔ حال ہی میں فروس
کے حسن میاں داؤد پرکار لائبریری
کے لیے ایک شاندار عمارت باندھ
کر دینے میں انہوں نے اپنے دن
رات کیے۔

پچھلے چار پانچ سالوں سے
فروس گاؤں میں ایک صنعتی ادارہ
بنانے کے لیے عبدالرحمٰن صاحب
بہت کوشاں تھے یہ کام پایۂ تکمیل
تک پہنچنے آیا تھا کہ ان کی زندگی کی
ڈور ٹوٹ گئی۔ کاش یہ کام ان کے
ہاتھوں پورا ہو جاتا۔

فروس گاؤں کے اس
سپوت کی اچانک موت سے ایک
خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ امید کہ اس گاؤں
کے تعلیم یافتہ نوجوان آگے آئیں گے
اور فروس گاؤں کو ایک مثالی گاؤں
بنانے میں کامیاب ہوں گے۔

مرحوم عبدالرحمٰن صاحب
بہاؤالدین عبداللہ پرکار لندن کے
بہنوئی تھے۔۔

شریف قادری کو صدمہ

سید محمد شریف قادری کی صاحبزادی
مبشرہ عمر ۱۶ سال پچھلے مہینہ ناگہانی
طور پر ٹھانہ رابوڑی میں انتقال ہو گیا۔
مرحومہ نے حال ہی میں ایس ایس سی
کا امتحان دیا تھا۔

کرمولے کو صدمہ: محمد ابراہیم

کرمولے مہاگر کی ٹھانہ کے فرزند ندیم
کا ۱۹ جولائی ۹۷ء کو کلوا میں انتقال
ہو گیا۔ (مرسلہ: شاکر سوپاروی)

مظہر دلاور ممکیکر ہرنئی میں اول

مارچ ۹۷ء کے ایس ایس سی
امتحان میں ہرنئی کی مراٹھی میڈیم این
ڈی گوکلے اسکول میں بازار محلہ کے طالبعلم
نے ۸۲ فی صد مارکس لے کر پہلا نمبر حاصل
کیا اور ہرنئی کے سبھی کامیاب طلباء میں بھی
اوّل رہا۔

ساحر لدھیانوی چوک کا افتتاح

۱۳ جولائی ۹۷ء ہندوستان کے
مایۂ ناز شاعر ساحر لدھیانوی مرحوم کی یاد میں
میونسپل کارپوریشن نے جناب بابا صدیقی و دیگر
مقامی کاؤنسلر کے تعاون سے سانتاکروز
لنک روڈ۔ مین ایونیو علاقہ میں ساحر
لدھیانوی چوک کا افتتاح فلم اداکار
سنیل دت کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

تقریب کا افتتاح مرحوم ساحر
کے دولت خانہ جوہو پر ایک جلسہ کی شکل
میں ہوا جس کی صدارت سنیل دت نے کی
اور مشہور شاعر ندا فاضلی۔ جاوید اختر،
یوسف ناظم، عبدالاحد ساز، جگجیت سنگھ،
اور موسیقار خیام نے اپنے اپنے خیالات کا
اظہار کیا۔ (مرسلہ: مبین عبداللطیف حاجی)

دارالمطالعہ کا افتتاح:

۱۸ جولائی ۹۷ء کی شب میں ینگ
سوشیل گروپ سوپارہ نے ایک فری دارالمطالعہ
کی بنیاد ڈالی۔ دارالمطالعہ کا افتتاح
ایڈوکیٹ پرشانت ملکرنی کے ہاتھوں
عمل میں آیا۔

اردو ادب اور اخبارات کا مطالعہ
کرنیوالے سینکڑوں لوگوں نے شرکت فرمائی۔
اس دارالمطالعہ میں اردو، ہندی، مراٹھی، گجراتی
اور انگریزی اخبارات مہیا کیے جاتے ہیں۔۔

نقش کوکن کے ایک بیش بہا شمارہ کی جانب سے
آپ کو پیش کیا گیا ہے

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ۳۵ ...... شمارہ ۹ ...... ماہ ستمبر ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: نقیب محمد مستری

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے | دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۴ اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۱۰ ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۔۶۵۶

مقام طباعت: اپورو اپرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۲۷ ۴۰۰۰

اس ماہ کے

نقوش

تاریخ اشاعت: یکم ستمبر ۹۷ء . . . .
کتابت: عبادو ندیم، حافظ زبیر . . .

اداریہ

QUIT INDIA

۹ اگست 1942 کی بھارت چھوڑو تحریک

۹ اگست 1942 کی ممبئی سے شروع ہونیوالی "انگریزو بھارت چھوڑو" تحریک جنگ آزادی کے لئے کی جانے والی جدوجہد اہم اور کامیاب تحریک سمجھی جاتی ہے کیونکہ اسی تحریک کی شدت اور تپش سے انگریزوں کا فولادی دل پگھلا اور اس تحریک کے بعد ہی انگریزوں کو بھارت سے اپنا بوریا بستر گول کرنے پر مجبور ہونا پڑا 7 اور 8 اگست 1942 کو ممبئی کے گوالیا ٹینک میدان میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا دو روزہ اجلاس ہوا جس میں انگریزو بھارت چھوڑو تحریک چلانے کی تجویز منظور کی گئی اور پروگرام کے مطابق ۹ اگست 1942 کی صبح سے اس تحریک کو لے کر سڑکوں پر نکلنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن اسی روز صبح انگریز پولس نے مہاتما گاندھی اور کانگریس مجلس عاملہ کے ارکان کو گرفتار کر لیا ان کی گرفتاری کے بعد اس تحریک کی شدت اور بڑھ گئی ریڈ شرٹ گروپ کے نوجوان میدان میں کود پڑے۔ کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے ارکان میں معین الدین حارث ارونا آصف علی، اوشا بین مہتہ سمیت ہزاروں جنگ آزادی کے پروانے انگریزو بھارت چھوڑو کا نعرہ لگاتے ہوئے میدان میں آگئے۔ مجلس احرار کے حافظ علی بہادر خان ساتھ سعد اللہ عبدالشکور عرف سعد اللہ مقادم اور بشیر احمد عرف پینٹر بھی سرگرم ہوئے۔ 1942ء کی بھارت چھوڑو تحریک میں ۳۱ مسلمان ممبئی میں شہید ہوئے۔

اسی بھارت چھوڑو تحریک میں حصہ لے کر چھ ہزار خدائی خدمتگاروں نے بھی جیل کی سزائیں بھگتیں۔ مدنپورہ، مومن پورہ، بھائیکلہ، بھنڈی بازار کے مسلمانوں نے بدیشی مالوں کا بائیکاٹ کرنے میں بڑی گرم جوشی سے حصہ لیا گو کہ پولس نے گھر گھر سے گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کیا لیکن ملک کی تمام ریاستوں اور شہروں کو ممبئی کے مسلمانوں نے بہادری شجاعت اور ہمت و جوانمردی کی وہ تحریک دی جس کے عوض ملک بھر میں چلے جاؤ چلے جاؤ کے نعروں کی گونج سنائی دینے لگی۔ بھنڈی بازار کا وہ جنکشن آج بھی اپنا نقش چھوڑے ہوئے ہے جہاں سے شاعروں نے اپنی انقلابی شاعری سے آزادی کے متوالوں کو جوش دلایا تھا — ❖ (ماخوذ)

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۷۱۴۳۷۵۸۹۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲ بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم) .K.D.M کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں :-

ڈاکٹر محبوب راہی (آکولہ)

تیرا جمال ہر طرف تیرا ظہور جا بجا
ہو جو نگاہِ موسویؑ تو کوہِ طور جا بجا
ہر کوئی سجدہ ریز ہے تیرے حضور جا بجا
جھکتے ہیں تیرے روبرو اہلِ غرور جا بجا
حور و ملائک انس و جاں سارے ہیں تیرے حمد خواں
تیری ثنا میں ہیں مگن حیواں، طیور جا بجا
یہ مہر و ماہ و کہکشاں یہ روشنی کے کارواں
ہر سو زمیں تا آسماں ہے تیرا نور جا بجا
کہسار و دشت، بحر و بر تو ہر طرف اِدھر اُدھر
تیری تجلّیات ہیں پاس اور دور جا بجا
لاریب تو ہے نگہباں، ہم پر ہے تو ہی مہرباں
تو کیوں ذلیل و خوار ہیں ہم بے قصور جا بجا
کرتا ہوں جو تری ثنا اے میرے مہرباں خدا
جھلکے ہر ایک شعر سے تیرا ہی نور جا بجا

ساحر شیوی (انگلینڈ)

ارض بھی تو ہے اور سما تو ہی
ابتدا تو ہی انتہا تو ہی
پھول جو آگ میں کھلا تو ہی
طور پر چمکی جو ضیاء تو ہی
تو ہی معبود تو ہی ہے مسجود
الصّمد تو ہی الہُدا تو ہی
سب ثنا خواں تیرے برگ و بشر
ہے فقط لائقِ ثنا تو ہی
آزمائش میں تو ہی ڈالتا ہے
دور کرتا ہے ہر بلا تو ہی
ہے امیروں کا قہقہہ بھی تو
اور غریبوں کی بھی نوا تو ہی
کیوں نہ ساحرؔ جھکے تیرے در پر
اس کے ہر درد کی دوا تو ہی

نعیم الدین نعیم (مرڈ جنجیرہ):

جاہ و منصب کی مجھ کو تمنا نہیں اور نہ اپنے لئے سرخوشی چاہیے
جس میں شامل ہو آقا کا اذنِ کرم بس وہی چاہیے بس وہی چاہیے
موت کے سامنے پست ہے زندگی دہر کی تیرگی پی گئی روشنی
آدمیت اندھیروں میں کھونے لگی اب چراغِ ضیائے نبی چاہیے
ہم کو شاہانِ دنیا سے کیا واسطہ اپنے آگے تو ہے بس یہی راستہ
جو گدائی سے ان کی کرے آشنا ہم کو دنیا میں وہ خسروی چاہیے
بھول جاؤں میں تحریکِ شام و سحر اتنی پابند ہو جائے میری نظر
جب بھی دیکھوں تو ہر سو ہوں وہ جلوہ گر مجھ کو وہ عالمِ بیخودی چاہیے
گنگنائے اگر حق کے پیغام کو ہر صدا چوم لے عرش کے بام کو
عندلیبِ گلستانِ اسلام کو بس زباں پر نوائے نبی چاہیے
حیثیت ہی کچھ تو ارادہ کریں کیا ہے دنیا میں جو ہم رشکِ دنیا کریں
اہلِ جنّت بھی جس کی تمنا کریں وہ مدینے کی مجھ کو گلی چاہیے
اے نعیمِ حزیں کس کا ڈر کیا غم صرف اک بار کر دیں وہ چشمِ کرم
خود ہی منزل میرے آگے لے گی قدم میرے آقا کی بس رہبری چاہیے

عُمرہ
حج کی بکنگ شروع ہو چکی ہے لہٰذا جلد از جلد اپنی نشست محفوظ کرالیں
زیارت
حج
عازمین حج ۱۹۹۸ء کے لیے اعلیٰ خدمات اور بہترین سہولیات سے آراستہ
حاجیوں کی خدمت
ہمارا نصب العین
اَلمُقدّس ٹُورز اینڈ ٹراولز
ہیڈ آفس: ۵۱-۵۷، دوتاڑ اسٹریٹ، میزنین فلور، روم نمبر ۱۹ ذکریا مسجد کے پیچھے، ڈامر گلی، ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۳
منتظم: فقیہ عبدالرشید حاجتی
فون آفس: 3772047
فون رہائش: 3412153
گرمیوں کی اور دیوالی کی چھٹیوں میں عمرہ کے لیے فوراً رابطہ قائم کریں
A کلاس
حج کے لیے
۷۲ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
پورے رمضان سے عید تک ۴۲ ہزار روپے
B کلاس
حج کے لیے
۶۵ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱۱ روزے سے عید تک ۳۸ ہزار روپے
C کلاس
حج کے لیے
۵۸ ہزار روپے - ۳۵ روز
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱ روزے سے ۱۵ روزے تک ۳۵ ہزار
معزز مہمان حرم ______ السّلام علیکم
ضلع کوکن، شہر ممبئی اور مہاراشٹرا کا قابل اعتماد ادارہ "المقدس ٹورز اینڈ ٹراولز" منظم کردہ پروگرام کے تحت پچھلے کئی سالوں سے شائستہ اور تجربہ کار رہنمائی کے ساتھ زائرین کی تشفی بخش خدمت کرتا آرہا ہے، امسال بھی مزید سہولتوں کے ساتھ اور مناسب اخراجات پر ہم اپنے تجربہ کار ساتھیوں کے ساتھ آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جس میں شامل ہو کر آپ بہتر طریقے سے حج، عمرہ، بیت المقدس، نیز مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کی زیارتوں سے بھی فیضیاب ہو سکتے ہیں۔
زیر سرپرستی: پیرزادہ سید عمر فیض اللہ شاہ بابا قادری الرفاعی، کرلا جری مری، عبدالرشید بابا قادری نقشبندی ماہم
زیر قیادت: محمد ابراہیم مرچنٹ خلیفہ قادری الرفاعی۔ فون - ۴۴۵۸۱۱۶ - عبدالعزیز بابو (کرلا)
ہمارے خادمین
زیر اہتمام: عبدالقادر مجاور فون: ۴۶۴۴۴۶ ۳۴ محمد اقبال ناتیکر، مولاعلی عبدالغفور مٹھائی والے (ماہم) عبداللطیف ادھیکاری
حج میں رہائش مکہ میں الراجی میک بلڈنگ، صرف دس قدم پر باب عمرہ کے سامنے۔ مدینہ میں بھی مسجد نبوی سے قریب تر
ممبئی | مولا علی، مہاراشٹرا کیس ڈیپو | ۴۱۱۵۰۱۲ | تدڑیل رائے گڈھ | علی خان عمر خان دیشمکھ | ۷۶۴۸۸
کالشی بیلا تھانہ | حاجی علاؤالدین | ۸۱۱۳۷۳۳ | مان گاؤں | نثار فرفرے مان زروسے رائیگڈھ | ۶۷۱۵۵
کرلا جری مری | مراعلی بہرزان علی پلاسٹک والے | ۸۵۱۱۷۹۱ | مہسلہ رائے گڈھ | سید عبداللہ عبدالرحمٰن قادری | ۳۲۱۱۹
دھاراوی | عباس علی پٹی والے، ۴ نمبر بلاک ایکتا سوسائٹی | | کرناٹک گلبرگہ | اے۔جی عبدالستار | ۲۶۸۴۹
منور | شکیل سکندر پٹھان | ۶۲۲۳۷۱۳ | کرناٹک گوکاک | ایم۔جی مجاور | ۲۶۳۴۳
پونہ | محمد نور کھوت | ۶۵۶۲۷۱ | دھلی | جمیل بھائی دریا گنج | ۳۲۶۳۰۱۴
پونہ | محمد اقبال حاجی احمد | ۶۴۰۳۷۸ | بجے پور | حاجی محمد احمد (محلہ نیلگراں) | ۶۰۳۳۳۸
پنویل | عبدالستار کھوت | ۷۴۵۲۱۵۸ | میرٹھ | حاجی محمد متین ۵۱۸، کرلا اسٹریٹ میرٹھ | ۲۷۳۹۲
گورے گاؤں | (رائے گڈھ) وحید الدین شہاب الدین | ۴۴۵ | سہارنپور | حاجی ایم ایچ کاظمی (ایڈوکیٹ) | ۲۶۳۹۴ ۲۴۱۰۵
دھلی | ایم اے مرچنٹ ۵۲۰۳۰۳ | ۵۲۰۳۰۱ | دھولیہ | آصف علیمی شیخ، ممتدر آگرہ روڈ | ۲۳۷۹۷
باندرہ | محمد یوسف، یونس بلڈنگ، نوپاڑہ | ۶۴۲۴۲۶۶ | اجمیر شریف | محمد نعیم ظہور میاں مجاور |
ناسک | سلیم شیخ، باغبان پورہ ۷۵۱۵۲ | ۷۹۶۵۲ | ممبرا | محمد شفیع میمن، مہاراشٹرا ڈپو |
سیوڑی | عبدالقادر علی مانکیکر | ۴۱۸۲۶۳۸ | ملاڈ، مالونی | جاوید بھائی، اکھوریہ نک اکیشل لانڈری | ۸۶۴۱۸۴۷ ۸۸۱۹۵۴۳

اسلام کی مایۂ ناز خواتین

محمد عبداللہ عبد علی ٹولکر (دبئی)

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا :-

آپ دنیا کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اللہ کی نزول کردہ وحی پر ایمان لایا۔ جیسے ہی اللہ کا رسول حرا کی گود سے لرزہ براندام گھر لوٹے اور اس واقعہ کا ذکر حضرت خدیجہ رضہ سے کیا۔ تو اسی آن آپ کو یقین ہوا کہ دنیا کے صادق اور امین انسان کے قلب اطہر کو اللہ نے وحی کے نزول کیلئے چن لیا ہے۔ آپ جب اس راز کو جان گئیں تو فوراً اللہ وحدہٗ لاشریک کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کیا اور حضورؐ کو رسول اللہ تسلیم کیا۔ بعض مغربی مفکر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضہ سب سے پہلے ایمان نہیں لائیں بلکہ سب سے پہلے ایک عیسائی عالم ورقہ بن نوفل ایمان لائے۔ یہ اعتراض بظاہر یہود و نصاریٰ کی سازش کا نتیجہ ہے جو عیسائیت کو اسلام سے بالاتر ظاہر کرنے میں کوشاں ہیں۔

حضرت خدیجہ رضہ یہ تسلیم کرتی تھیں کہ آپؐ پورے جزیرۂ عرب میں صادق تھے، امین تھے، زندگی میں ایک پل کے لئے بھی جھوٹ نہیں بولا۔ یہی وجہ تھی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی نگاہ میں محمدؐ رسول کے درجے کے لئے بھی موزوں اور قابل تھے۔ ایک بیوی کی نظر میں اس کا خاوند پورے جزیرۂ عرب میں ہی نہیں پوری دھرتی پر ہیرو تھا، اور اسی لئے حضورؐ کی زبان سے اللہ کا پیغام سنتے ہی آپ رضہ بلا تامل ایمان لائیں۔ بعد میں اس کی تصدیق کرنے کے لئے ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ اس طرح دنیا میں بھی اور خواتین میں بھی سب سے پہلے نقش کر گئیں ایمان لانے کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا۔ اس سے خواتین کی عظمت اللہ کی نگاہ میں کتنی ہے یہ ہماری بہنوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔

حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا :

اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضہ مکہ کے سردار ابوسفیان کی بیٹی تھی۔ آپ رضہ کی ماں ہندہ تھی جس نے حضرت حمزہ رضہ کا کلیجہ چیر کر چبایا تھا۔ اسلام کے لئے قربان جانے کا جذبہ آپ رضہ میں بہت تھا۔ عبیداللہ بن جحش آپ رضہ کے خاوند تھے۔ اپنے خاوند کے ہمراہ حبش کو آپ رضہ نے ہجرت کی۔ حبش میں آپ کا خاوند مرتد ہو کر عیسائی بن گیا لیکن آپ اسلام پر ڈٹی رہیں۔ باپ (ابوسفیان) مسلمانوں کا سخت دشمن، خویش و اقارب تمام غیر مسلم، ایک خاوند کا سہارا تھا وہ بھی مرتد ہو گیا۔ پردیس کا معاملہ، بکسر کسمپرسی کا عالم، بے حد پریشان تھیں اور اللہ سے ہمیشہ دعائیں کرتی تھیں کہ یا اللہ رحم فرما۔ رسول اللہ کو آپ کی حفاظت کا اتنا خیال ہوا کہ ایک پیغام بر کی زبانی شاہ حبش کی وساطت سے شادی کا پیغام بھیجا۔ حضرت اُمّ حبیبہ رضہ اس پیغام سے اتنی خوش ہوئیں کہ بادشاہ کی جس لونڈی نے جا کر یہ مژدہ سنایا تھا اسے اپنا زیور اتار کر انعام میں دے دیئے۔ آپ رضہ کو اُمّ المومنین کا درجہ ملنے کے بعد ایک بار آپ رضہ کا باپ ابوسفیان آپ سے ملنے آیا۔ ابھی ابوسفیان گھر کے دہلیز پہ ہی کھڑا تھا کہ آپ رضہ نے بستر فوراً لپیٹ کر ایک طرف رکھ دیا۔ ابوسفیان یہ دیکھ کر کھسیانے

اندازمیں بولا "بیٹی باپ کو دیکھ کر بستر لپیٹ دیا تم نے ؟"
آپ نے فوراً جواب دیا کہ یہ بستر وہ ہے جس پر اللہ کے رسول استراحت فرماتے ہیں اس پر کوئی مومن مہمان ہی بیٹھ سکتا ہے۔ ایک مشرک، منافق اور حاسد اسے چھو نہیں سکتا۔ ابوسفیان فطرتِ ابلیسی کا مجسمہ ہی تھا، بیٹی کو برگ نیم کی طرح کڑوے کسیلے اور زخم آور بول بولتے ہوئے کالے ناگ کی طرح پھنکاریں مارتے واپس ہوا۔ اس طرح اللہ کی اس سچی اور دلبر خاتون نے ثابت کر دیا کہ یقیں محکم رکھنے والی خواتین کی رگوں میں دوڑنے والے صالح خون کو ان کا پختہ ایمان برقی تپاں میں ایسا تبدیل کر دیتا ہے کہ باطل، منافق، کاذب اور حاسد کے جس انبار پر بھی شعلہ ریز ہوا سے راکھ کا ڈھیر بنا دیتا ہے۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا :

آپ حضرت حمزہؓ کی بہن تھیں۔ اپنے بھائی کو دل و جان سے چاہتی تھیں۔ قریش کی خواتین صفیہؓ کے بہنا پا پر رشک کرتی تھیں۔ ہر کوئی کہتا تھا کہ بھائی بہن میں محبت ہو تو ایسی بے مثال ہو۔ جنگِ اُحد میں جب حضرت حمزہؓ شہید ہوئے تو ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے آپ کا سینۂ مبارک چیر کر کلیجہ نکالا اور چبا گئی۔ حضرت صفیہ کو معلوم ہوا تو میدانِ اُحد گئیں۔ رسول اللہؐ کو معلوم ہوا تو انہیں اس خیال سے لاش کا دیدار کرنے سے روک لیا کہ مبادا بھائی کی لاش کو اس حالت میں دیکھ کر ضبط نہ کر سکیں۔ حضرت صفیہؓ نے کہا کہ کوئی بات نہیں۔ میں اپنے لاڈلے بھائی کے متعلق سب کچھ سن چکی ہوں۔ اللہ کی راہ میں یہ کوئی بڑی قربانی نہیں ہے۔ آپؐ مجھے لاش کے دیدار کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے اجازت دے دی اور صفیہؓ لاش پر گئیں۔ جان سے پیارے بھائی کے متعلق جو سنا تھا وہی منظر سامنے تھا۔

لاڈلے بھائی کے ٹکڑے خاک و خون میں آغشتہ سامنے پڑے دیکھ کر کیلجہ کا شانہ چشم سے نہ تھمنے والی دو نہریں پھوٹ پڑیں۔ آسمان کی جانب دونوں ہاتھ اٹھائے۔ مغفرت کی دعائیں مانگیں اور ضبط کی ایک دنیا اپنے وجود میں سمیٹ کر واپس ہوئیں۔ ہماری بہنوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت صفیہؓ کا صبر و تحمل، شرفِ انسانیت کے مدارج پر ایسا فائز ہوا کہ وہ انسانی زندگی کا معراجِ کبریٰ ثابت ہوا۔ حضرت صفیہ جانتی تھیں کہ "خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا" " ذرۂ خاک کی تمام کو کنی بہنوں سے گزارش ہے کہ وہ اس بات کو ہمیشہ دھیان میں رکھیں کہ کسی انقلابی تحریک کیلئے حضرت صفیہؓ کا یہ "واقعۂ تحمل" کم باعثِ فخر و مباہات نہیں ہے۔"

حضرت لبینہؓ اور حضرت زنیرہؓ :

آپؓ دونوں سردارانِ قریش کی کنیزیں تھیں۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپؓ دونوں پر بے حد مظالم ڈھائے گئے۔ ان مظالم کی شدت جتنی زیادہ ہوتی، اتنی ہی زیادہ ان دونوں کے ایمان میں پختگی، حوصلوں میں بلندی، عزم میں ثبات اور ارادوں میں استحکام پیدا ہوتا۔ ہر آنیوالی مصیبت ان دونوں کے لئے ان کی نگاہوں میں چمک اور روح میں بالیدگی پیدا کرنیکا سبب بنتی۔ اس طرح صبر و تحمل برداشت و سکون کے ساتھ کافروں، مشرکوں، منافقوں اور کذابوں اور جلادوں کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی کے صبر آزما اور ہوش رُبا حربے سہ کر ان دونوں مایۂ ناز خواتین اسلام نے اسلام کے لئے اپنی جانیں قربان کر کے قیامت تک آنے والی اپنی تمام مسلم بہنوں کے لئے عبرتِ دوام چھوڑ گئیں۔ ٭٭٭

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ

وطن

جوشؔ ملیح آبادی

آزادیٔ ہند کی پچاسویں سالگرہ کے موقعہ پر حب الوطنی سے سرشار انقلابی شاعر جوشؔ ملیح آبادی کی یہ معروف نظم ہدیۂ قارئین ہے۔ (ادارہ)

اے وطن! پاک وطن! روحِ روانِ احرار
اے کہ ذرّوں میں تیرے بوئے چمن رنگِ بہار
اے کہ خوابیدہ تیری خاک میں شاہانہ وقار
اے کہ ہر خار تیرا روکش صد روئے نگار
ریزے الماس کے تیرے خس و خاشاک میں ہیں
ہڈیاں اپنے بزرگوں کی تیری خاک میں ہیں

پائی غنچوں میں تیرے رنگ کی دنیا ہم نے
تیرے کانٹوں سے لیا درسِ تمنا ہم نے
تیرے قطروں سے سنی قرأتِ دریا ہم نے
تیرے ذرّوں میں پڑھی آیتِ صحرا ہم نے
کیا بتائیں کہ تیری بزم میں کیا کیا دیکھا
ایک آئینہ میں دُنیا کا تماشہ دیکھا

تیرے ہی گردنِ رنگیں میں ہیں باہیں اپنی
تیرے ہی عشق میں ہیں صبح کی آہیں اپنی
تیرے ہی حُسن سے روشن ہیں نگاہیں اپنی
کج ہوئیں تیری ہی محفل میں کُلاہیں اپنی
بانکپن سیکھ لیا عشق کے استادوں سے
دل لگایا تو تیرے ہی پریزادوں سے

پہلے جو کان میں آئی وہ صدا تیری تھی
پہلے جس چیز کو دیکھا وہ فضا تیری تھی

پالنا جس نے ہلایا وہ ہوا تیری تھی
جس نے گہوارہ میں چوما وہ صبا تیری تھی
اوّلیں رقص ہوا مست گھٹا میں تیری
بھیگی ہیں اپنی مسیں آب و ہوا میں تیری

اے وطن ! آج سے کیا ہم تیرے شیدائی ہیں
آنکھ جس دن سے کھلی تیرے تمنائی ہیں
مدتوں سے تیرے جلووں کے تماشائی ہیں
ہم تو بچپن سے تیرے عاشق و سودائی ہیں

بھائی طفلی سے ہر ایک آن جہاں میں تیری
بات تتلا کے جو کی بھی تو زباں میں تیری

حسن تیرے ہی مناظر نے دکھایا ہم کو
تیرے ہی صبح کے نغموں نے جگایا ہم کو
تیرے ہی ابر نے جھولوں میں جھلایا ہم کو
تیرے ہی پھولوں نے نوشاہ بنایا ہم کو

خندۂ گل کی خبر تیری زباں میں آئی
تیرے باغوں میں ہوا کھا کے جوانی آئی

تجھ سے منہ موڑ کے منہ اپنا دکھائیں گے کہاں
گھر جو چھوڑیں گے تو یہ چھاؤنی چھائیں گے کہاں
بزمِ اغیار میں آرام یہ پائیں گے کہاں
تجھ سے ہم روٹھ کے جائیں بھی تو جائیں گے کہاں

تیرے ہاتھوں میں ہے قسمت کا نوشتہ اپنا
کس قدر تجھ سے ہے مضبوط یہ رشتہ اپنا

ہم زمیں تو تیری ناپاک نہ ہونے دیں گے
تیرے ارمانوں کو بے باک نہ ہونے دیں گے
تجھ کو، جیتے ہیں تو غمناک نہ ہونے دیں گے
ایسی اکسیر کو ہم خاک نہ ہونے دیں گے

جی میں ٹھانی ہے یہی جی سے گزر جائیں گے
کم سے کم وعدہ یہ کرتے ہیں کہ مر جائیں گے

مسلم اقلیت

قاضی فراز احمد

دُنیا کی ایک چوتھائی آبادی مُسلمانوں پر مُشتمل ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی اور غریب آبادی مُسلمانوں کی ہے۔ دنیا میں ایک ہی دین کے ماننے والے کثیر مُقلّدین مُسلمان ہیں۔ دنیا میں امیر ملکوں میں زیادہ تعداد میں مُسلم حکومتیں ہیں۔ یہ ساری خصوصیت مسلمانوں میں ہیں مزید یہ کہ مسلمان ملکوں کے درمیان کوئی متحدہ پروگرام نہیں ہے۔ کوئی بین الاقوامی فنڈ نہیں ہے کوئی بین المِلل عملی تنظیم نہیں ہے۔

مُسلمانوں کی ایک تہائی آبادی مشرق، مغرب، شمال، جنوب کے مختلف ملکوں میں بطور اقلیتوں کے صعوبتیں اٹھا رہی ہیں۔ مگر عالمِ اسلام میں ان کی کوئی مُؤثر آواز اسرائیلیوں کی طرح نہیں ہے۔

چین، ہندوستان، روس، امریکہ، فرانس، برطانیہ اور افریقہ کے کئی ممالک میں مسلم اقلیتیں اپنی شناخت و ثقافت کھو کر زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔

۱۹۵۴ء میں بنڈونگ کانفرنس کے موقع پر وزیر اعظم چو این لائی نے تسلیم کیا تھا کہ چینی آبادی کا بارہ فیصد حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اس شرح سے چینی کی آبادی میں مسلمان اس زمانے میں آٹھ کروڑ کے لگ بھگ ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں گزشتہ بیس سال سے مسلمانوں کی تعداد پندرہ سے اٹھارہ فیصد تک لگائی جاتی رہی ہے۔ یہ اعداد و شمار کی بازیاں کھیلنے والے اپنا کھیل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چین میں مردم شماری کے خانہ میں مذہب کا خانہ نہیں ہے۔

دنیا کی تیسری بڑی مسلم اقلیت کا گھر روس سمجھا جاتا ہے اب جب اس گھر کے حصے بخرے ہو گئے تو چھ ریاستیں مسلمانوں کی نکل آئیں۔ تھائی لینڈ میں ایک محتاط اندازہ کے مطابق ۵ تا ۶ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ فلپائن جہاں حکومتِ وقت کا ہدف مسلمان بنے ہوئے ہیں۔ تقریباً ۵ تا ۶ کروڑ سے زیادہ لوگ ابھی مسلمان ہیں جہاں ہسپانوی دور میں مسلم راج تھا۔

افریقی ملکوں میں مسلم حکومتوں کی اکھاڑ پچھاڑ کا سلسلہ جاری ہے دعیدی امین، کو کس طرح بین الاقوامی غنڈہ بنا کر پیش کیا گیا تھا وہ ایک لمبا سیاسی اور دینی پس منظر لئے ہوئے ہیں۔ اریٹیریا کے مسلمانوں کی آبادی تقریباً چار ساڑھے چار کروڑ ہے کبھی یہ آزاد اور خود مختار تھے۔ آج یہ اقلیت میں آچکے ہیں اور یہ سر بکف عدوئے اسلام کے سامنے کھڑے ہیں۔ حبشہ کا حاکم عیسائی ہے وہ مسلم کُش کا بین الاقوامی پروگرام چلائے ہوئے تھا اور مغرب اس کی پیٹھ تھپتھپا رہا تھا۔

یورپ میں یوگوسلاویہ میں پانچ ساڑھے پانچ کروڑ مسلمان آزادی کی جنگ میں سب کچھ لٹا چکے ہیں۔ تین کروڑ بلغاری مسلمان مجاہدوں کی صف بنائے ہوئے تھے اب گھیرے میں آچکے ہیں۔ فرانس، جرمنی، آسٹریا،

ناروے، سویڈن، ڈنمارک، ہالینڈ، اٹلی میں نقل مکان
کرکے ایشیائی مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد تقسیم ہو چکی
ہے مگر مقامی تنظیم کے تحت اپنی پہچان اور شناخت
رکھنے کی کوشش یا جنگ میں حکومتِ وقت سے
نباہ رہی ہیں۔ شمالی اور جنوبی امریکہ میں چھوٹی موٹی
مسلم اقلیتیں برصغیر، افریقہ، چین سے پہنچی تھیں۔ ان
کی ممکنہ مجموعی تعداد ڈیڑھ سے دو کروڑ ہو سکتی ہے۔
کینیڈا میں بھی ہزاروں مسلمان پہنچے۔ تقریباً ڈیڑھ کروڑ
مسلمان وسطی امریکہ اور لاطینی امریکہ میں آباد ہیں۔

۱۲ مارچ ۱۹۷۲ء میں اسلامی وزرائے
خارجہ نے اپنی چوتھی کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی
تھی کہ دنیا میں مسلم اقلیتوں کے مسائل حل کرنے اور
انہیں ضروری امداد بہم پہنچانے کے لئے مختلف مقامات
پر اسلامی مراکز قائم کئے جائیں۔ اسلامک سنٹر کے
علاوہ ہر اسلامی سفارت خانہ کے ساتھ "مسلم ویلفیئر سیکشن
یا مسلم کلچرل آفس کھولا جائے، اور ان کی فلاح و بہبودی
کا خیال رکھا جائے۔ یہ پروگرام گزشتہ ربع صدی سے آج
تک کتنا سودمند ثابت ہوا ہے۔ یہ آپ بہتر جانتے ہیں
وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ۔

نامحرم

عورتوں سے ہاتھ ملانا جائز نہیں
جب کہ ہمارے ہاں یہ عام رواج ہے۔
اس گناہ سے بچیئے اور دوسروں کو بھی ملوث
ہونے سے بچائیے۔۔۔

مولانا قاری عباس علی کھوت، جدّہ (سعودی عربیہ)

نقش کوکن

بقیہ: آزادی کی گولڈن جوبلی"

مان لیا ہے۔ بچے بھی آزادی کے خواہاں ہوتے ہیں لیکن تمیز
کا دامن چھوڑنا مناسب نہیں۔ ورنہ بدتمیز بن جائیں گے۔
وہی بات وطن کی بھی ہے۔ بے لگام آزادی دینا غلط
ہے اس بے راہ روی کو پابندی لگانا ضروری ہے مختصراً
یہ کہ جمہوریت کو تمیز کے ساتھ رہنا ضروری ہے۔ تبھی
جمہوریت کا مقصد سبھی معنوں میں کامیاب ہوگا۔

جمہوریت کی سوچ بہت عظیم ہے۔
انسانی تہذیب کا وہ نچوڑ ہے، Zenith ہے۔
اس جمہوریت کو مضبوط اور پائیدار بنانے کی ہر ممکن
کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ جمہوریت کے پیڑ کو
گھیر کر رکھی ہوئی جنگلی جھاڑیاں اکھاڑ کر پھینک
دیں۔ اس پیڑ پر اگے مفت خور بیلوں کو
(PARASITES) الگ کر دیں۔ اطراف کی جگہ
کو صاف کریں۔ بڑھنے دو یہ پیڑ جمہوریت کا خوشی
سے اور زوروں سے۔

آزادی کی گولڈن جوبلی مناتے ہوئے
گاندھی جی اور شہید بھگت سنگھ جیسے لوگوں کے
خیالات یاد کرنا، وطن کے لوگوں کا فرض ہے۔ ان شہیدوں
کا سبق یاد کرنا ضروری ہے۔ ان کے سپنے پورے کرنے
کے ارادے کرنا لازمی ہے۔ وطن کو سبھی معنوں میں
خوشحال بنانے کا ارادہ کرنا ضروری ہے۔ یہ سب
ہوا تو ہی آزادی کی گولڈن جوبلی پوری ہوگی ۔۔ اور
کامیاب ہوگی۔

ورنہ وہ ایک بے مطلب غیر ضروری
دکھاوا (FARCE) ثابت ہوگا۔ ایسا افسوس
کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔۔۔

تبصرہ

مبصر: ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر

"ماہنامہ نرالی دنیا" (بچوں کا رسالہ)

ایڈیٹر: تنویر احمد قیمت فی شمارہ چھ روپے

زرسالانہ: ۷۰ روپے۔ پتہ: ۳۵۸۔ اے بازار دہلی گیٹ دریاگنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

بچوں میں ذوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے، ان میں علمی و ادبی ذوق پیدا کرنے اور تعلیمی فائدہ پہنچانے کیلئے بچوں کے رسالے اور جرائد بیحد مفید کردار ادا کرتے ہیں۔ مراٹھی اور ہندی کا مشہور رسالہ "چاندوبا" ایک لمبی مدت سے کئی زبانوں میں شائع ہو رہا ہے۔ ماضی کے ننھے منے قاری جو آج خود والدین ہیں اپنے بچوں کے لئے بہترین تحفہ اور کھلونا اسی رسالے کو قرار دیتے ہیں۔ ماہنامہ "چاندوبا" نے کئی نسلوں کی ذہنی تربیت اور تعلیمی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے۔ کسی زمانے میں ماہنامہ "شمع" کے ادارے سے شائع ہونیوالا بچوں کا ماہنامہ "کھلونا" بھی اردو طبقے کی یہی خدمت انجام دے رہا تھا مگر "کھلونا" کے بند ہو جانے سے بچوں کے لئے کسی اچھے رسالے کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی اس کمی کو حالیہ چند برسوں سے ماہنامہ "نور" ماہنامہ "ہلال" رامپور، ماہنامہ "امنگ" دہلی اور ماہنامہ "بچوں کی نرالی دنیا" نئی دہلی نے بڑی حد تک دور کر دیا ہے۔ یہ سبھی رسالے بچوں اور بڑوں میں یکساں مقبول ہیں اور اب اس فہرست میں بمبئی سے ماہنامہ "گل بوٹے" کا نام بھی شامل ہو گیا ہے۔

ماہنامہ "بچوں کی نرالی دنیا" اشاعت کا پانچواں سال مکمل کر رہا ہے۔ اپنی باقاعدہ اشاعت اور خوبصورت اندازِ پیشکش کی وجہ سے "نرالی دنیا" بچوں کے رسائل میں سب سے زیادہ ممتاز رسالہ ہے۔ فوٹو آفسیٹ پر بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ سفید چکنے کاغذ پر نہایت دیدہ زیب اور پرکشش چار رنگوں والے ٹائٹل کے ساتھ چھپنے والا یہ رسالہ اس قابل ہے کہ اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے۔

اسکول اور کالجوں کی نصابی کتابوں کی تھکن دور کرنے کے لئے "نرالی دنیا" کا مطالعہ بیحد مفید ہے۔ اس میں ہر ماہ بچوں کے مقبول و معروف ادیبوں اور شاعروں کی عمدہ عمدہ تخلیقات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ظفر گورکھپوری، محمد خلیل، ڈاکٹر اعظم شاہ خان، انور شمیم انور، بانو سرتاج، مشتاق مومن، ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی، سلام بن رزاق، حیدر بیابانی، مہدی پرتاپگڈھی، طارق منظور، رفیع احمد، محمد رفیع انصاری، امین حزیں، ناوک حمزہ پوری، محبوب راہی، اور بچوں کے دوسرے بڑے قلمکاروں کی تخلیقات تواتر سے شائع ہوتی رہتی ہے۔ دلچسپ کہانیاں، پیاری پیاری نظمیں، شگفتگی جگانے والے لطیفے، بہترین و زرین اقوال اور نہایت عمدہ سائنسی، تعلیمی اور اسپورٹس مضامین، کے علاوہ روحِ اسلام، تم پوچھو ہم بتائیں، دستی ورزش اور دیگر مستقل کالموں کے علاوہ انعامی مقابلے، ننھی نگارشات، قلمی دوستی اور ڈاک ایکسپریس لایا چند ایسی چیزیں ہیں جن سے یہ رسالہ ننھے چھوٹے کا نام ہی نہیں لیتا

اگست ۱۹۷ء کا شمارہ "آزادی کی پچاسویں سالگرہ نمبر" ہوگا جس میں جنگِ آزادی کے سورماؤں کا تعارف، آزادی کے بعد ملک کی تیز رفتار ترقی کا جائزہ، معروف شخصیتوں اور ادیبوں کے افکار و مضامین کے علاوہ ننھے قلمکاروں کی تخلیقات بھی شامل ہوں گی۔ ۱۲۰ سے زائد صفحات پر شائع ہونیوالے اس خاص نمبر کی قیمت دس روپے ہوگی۔ چوتھی جماعت سے لیکر جونیئر کالج تک زیرِ تعلیم آپکے بچوں اور چہیتوں کے لئے ماہنامہ "بچوں کی نرالی دنیا" ایک بےحد کارآمد مفید رسالہ ہے۔ ستر روپے منی آرڈر سے بھیج کر رسالہ جاری فرمائیں۔۔

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔ شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں سان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لیے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آیئے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمایئے۔

جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

٣١ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ٣...٠٠٠٤

فون: ٨٥٥٥٨٥٨١/٨٥٠٣٢٣٣

فیشن

لفظ "فیشن" شاید آج ہماری روز مرّہ کی زندگی میں سب سے زیادہ استعمال ہونیوالا لفظ ہے۔ فیشن کا پہلا تعارف یہ ہے کہ اس کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔

یوں تو فیشن کے لغوی معنی رسم، ریت، رواج، ڈھنگ اور طریقے کے ہیں لیکن دراصل اس لفظ کی ہر شخص کے پاس اپنی تعریف الگ ہے۔ عموماً اس لفظ کا استعمال بڑے سطحی ڈھنگ جیسے لباس، بال، جوتے اور رہن سہن کے دوسرے طریقوں کے معنی میں کیا جاتا ہے۔

اس لفظ فیشن نے ہماری موجودہ زندگی میں ایک طرح کے تناؤ اور کشمکش کو بھی جنم دیا ہے۔ یوں تو آج کے جدید معاشرے میں ہر شخص کسی نہ کسی تناؤ کے تحت جیتا ہے لیکن ان تمام تناؤ میں فیشن کا تناؤ شدید ہے۔ بزرگ لوگ فیشن کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور نئی نسل اس کو مقصدِ حیات سمجھتی ہے۔ شدت دونوں طرف ہے اور اضافی طور پر اس کو کوئی قبول نہیں کرتا۔

فیشن ایک جانب یکسانیت لاتا ہے، افتراق مٹاتا ہے تو دوسری طرف ماضی سے مستقبل کی طرف مراجعت اور ترقی کی علامت بھی ہے اس کے علاوہ فیشن ایک عام انداز میں فکر اور عمومی ذہن کی نمائندگی کرتا ہے۔ جس سے معاشرے کے موڈ کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

موجودہ دور میں طبقاتی نقطۂ نظر سے فیشن کا جائزہ لیا جائے تو فیشن کے پرستاروں کو تین حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلا طبقہ ملک کا وہ اعلیٰ طبقہ ہے جو مالی طور پر بہت مستحکم ہے بلکہ اس میں دولت کی ریل پیل ہے یہ طبقہ مغرب زدہ ہے اس طبقہ کی خواتین اور مرد دونوں مغربی چیزیں پسند کرتے ہیں۔ مغربی طرزِ زندگی اپناتے ہیں امریکہ اور یورپ کے رسالے اور کتابیں پڑھتے ہیں اور ان سے متاثر ہوتے ہیں یہ لوگ اپنے فیشن بھی انگریزی رسائل سے اخذ کرتے ہیں ـــــ دوسرا طبقہ ملک کا متوسط طبقہ ہے اس کے پاس پیسے کی کمی ہے لیکن یہ کسی نہ کسی طرح اعلیٰ طبقہ کی برابری کرنا چاہتا ہے اس میں زیادہ تر شہروں میں رہنے والے ملازم پیشہ لوگ یا معمولی درجے کے تاجر ہیں۔ اس طبقے کے لوگ فلمی اداکاروں اور اداکاراؤں کی نقل میں فیشن اختیار کرتے ہیں۔

تیسرا طبقہ دیہات میں بسنے والوں کا ہے۔ یہاں خبر ذرا دیر سے پھیلتی ہے اس لئے ہاتھ میں ٹرانسسٹر لئے پھرنا شہر کے لوگوں کو دیکھ کر متاثر ہو کر کپڑے سلوانا اور پہننا وغیرہ ان لوگوں کے محبوب فیشن ہے۔

ہمارے ملک میں طبقہ وار تقسیم اتنی واضح اور شدید ہے کہ یہاں کسی ایک فیشن کا پھیلنا ممکن ہی نہیں۔ فیشن کے سلسلے میں ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ایشیا میں مغربی لباس، مغربی انداز، رہائش اور دوسری چیزیں بے پناہ مقبول ہوئی ہیں جب کہ مغربی ملکوں کے فیشن زدہ نوجوان کرتا پاجامہ معمولی چپّل کھڑاؤں پہننا گلے میں مالا ڈالنا فیشن سمجھتے ہیں دیگر لباسوں میں ساڑھی تو پوری دنیا میں مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ ❖

اتر جائے ...... میری بات

اس عنوان کے تحت ہر ماہ صفحہ / دو صفحات کا مضمون آپ کی توجہ کا طلب گار ہوگا ـــــــــــــ (ادارہ)

صفائی:۔ مومن اپنی نماز کے لئے روزانہ کم از کم پانچ وقت ہاتھ، پاؤں اور چہرہ کو دھو کر وضو کرتا ہے۔ وہ روزانہ ایک بار نہا کر اپنے پورے جسم کو پاک کرتا ہے۔ اس کا کپڑا خواہ سادہ ہو، مگر وہ ہمیشہ دھلا ہوا صاف ستھرا کپڑا پہننا پسند کرتا ہے۔

عام لوگوں کے لئے صفائی صرف صفائی ہے مگر مومن کے لئے صفائی صفائی بھی ہے اور ایک عبادت بھی، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا صاف ستھرے لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

مومن کا ایمان اس بات کی ضمانت ہے کہ جب وہ اپنے جسم کو پاک صاف کرے تو اس کی روح بھی پاک صاف ہو جائے۔ اس لئے کہ جب وہ جسمانی پاکی کا عمل کرتا ہے تو اس کی یہ دعا کہ خدایا تو میرے ظاہر کے ساتھ میرے باطن کو بھی پاک کر دے اس کی روح کی پاکی کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔

وعدہ:۔ باہمی معاملات کرتے ہوئے ایک شخص دوسرے شخص سے کوئی وعدہ کرتا ہے۔ ایسا وعدہ بظاہر دو انسانوں یا دو گروہوں کے درمیان ہوتا ہے۔ مگر اس میں تیسرا فریق اللہ تعالیٰ ہوتا ہے جو گواہ کی حیثیت سے ہے۔ اسی لئے مومن وعدہ کے بارے میں نہایت حساس ہوتا ہے اس کا یہ یقین کہ ہر وعدہ کے لئے خدا کے یہاں اس کا حساب ہوگا۔ اس کا طلب پورا کرے۔

جس سماج میں لوگ وعدہ پورا کرنیوالے بن گئے ہوں اس سماج میں اپنے آپ بہت سی دوسری خوبیاں پرورش پانے لگتی ہیں۔ مثلاً ایسے سماج میں لین دین کے جھگڑے نہیں ہوتے۔ ایسے سماج میں ایکدوسرے پر اعتماد کی فضا قائم ہو جاتی ہے ایسے سماج میں ہر آدمی سکون کی حالت میں ہوتا ہے کیوں کہ اس کو یہ اندیشہ نہیں ہوتا ہے کہ اس کو دوسروں کے ساتھ وعدہ خلافی کا معاملہ پیش آئے۔

وعدہ پورا کرنا اعلیٰ ترین اخلاقی صفت ہے۔ اور ایمان آدمی کو اسی اعلیٰ ترین اخلاقی صفت کا حامل بناتا ہے۔

معیار:۔ آدمی کا معیار پسند ہونا اچھا ہے۔ مگر یہ اچھا نہیں کہ آدمی معیار سے کم پر راضی ہونے کے لئے تیار ہی نہ ہو۔ (الرسالہ)

اللہ کے نزدیک سب سے بزرگ و برتر وہ شخص جو سب سے زیادہ تقویٰ والا (اللہ سے ڈرنیوالا) ہے ... (القرآن)

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔
مکہ حج کارپوریشن ممبئی
گذشتہ برسوں کی پُرخلوص وقابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کیساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔ ہماری وہ خصوصیات جنکی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاجِ کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں۔
○ حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج و عمرہ اور عبادت کرسکیں ○ تجربہ کار مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کیلئے کمربستہ رہتے ہیں ○ ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُرکیف سفر ○ گھریلو ماحول جسمیں آپ بالکل اجنبیت محسوس نہیں کریں گے ○ بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ○ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئر کنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی سہولیات حاصل ہوتی ہیں ○ مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے۔ ○ طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں ○ جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا ○ حج و عمرہ کے ارکان و مسائل سکھانے کیلئے علماء دین ساتھ ہوتے ہیں ○ مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ○ حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کرسکتے ہیں۔ خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں ○ بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کے لئے فوراً اپنی سیٹ بُک کرائیں۔ ○○
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، مسلم فیس یا فارین ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونے کی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور اکانومی کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
63,000/=
حج ٹور سوپر ڈیلکس کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
72,000/=
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (ماہ نومبر میں)
33,000/=
رمضان عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (آخری عشرہ)
40,000/=
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری، مکہ حج کارپوریشن
۹/۷۹ کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 376 5969/371 92 31
373 8449 FAX
خالد پرکار، پرکار ایجنسی ۲۱، ارشریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
فون: 343 63 79/3446051
3442344/3428271 Fax
شکیل، شفیق، فرید
۵۶ تمبیر نظام پور، بھیونڈی، ضلع تھانہ۔
فون: (02522) 30693/36551

عظیم مجاہدین آزادی

از: مومن عبدالسلام۔ کلیان، تھانے

★ ۲۹ رمارچ ۱۸۵۷ء میں کلکتہ کے نزدیک بیرک پور چھاؤنی میں سپاہی منگل پانڈے نے نئے کارتوس استعمال کرنے سے انکار کیا۔ نئے کارتوس استعمال کرنے کی سختی کرنیوالے انگریز افسر کو گولی مار کر ہلاک کیا۔ سپاہی منگل پانڈے کو گرفتار کیا گیا۔

★ ۸ اپریل ۱۸۵۷ء کو پھانسی دیدی گئی۔

★ ۲۴ اپریل ۱۸۵۷ء میں میرٹھ کے گھوڑسوار فوجی سپاہیوں نے بھی نئے کارتوس کو استعمال کرنے سے انکار کیا۔

★ ۱۰ رمئی ۱۸۵۷ء میں میرٹھ چھاؤنی کے باغی سپاہیوں نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کردی۔ اس جدوجہد کو انگریزوں نے غدر کا نام دیا۔

★ ۱۱ رمئی ۱۸۵۷ء میرٹھ کے باغی سپاہیوں نے دہلی پہنچتے ہی وہاں کے ہندوستانی سپاہی بھی باغیوں کے ساتھ مل گئے بہادر شاہ ظفر ہندوستان کے آزاد مغل بادشاہ قرار دیئے گئے۔

★ ۳۰ رجولائی ۱۸۵۷ء میں قوم پرست باغیوں نے ریذیڈنسی علاقے کو چھوڑ کر پورے لکھنؤ کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا۔

★ ۵ رستمبر ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے پنجابی فوجیوں کی امداد سے جنرل نکلسن کی قیادت میں دہلی پر قبضہ کیا۔ بہادر شاہ ظفر کو قید کر لینے کے بعد ان کے تینوں شہزادوں مرزا مغل، مرزا خضر سلطان اور مرزا ابوبکر کو میجر ہڈسن نے شہید کر دیا۔

★ ۱۸۵۷ء کو کانپور میں باغیوں کی باگ دوڑ آخری پیشوا متبنہ ذنک دھونڈو پنتھ المعروف نانا صاحب کی قیادت میں کچھ دن تک انگریزوں کا نظام معطل رہا۔

★ ۱۸۵۷ء میں روہیل کھنڈ میں مولوی احمد شاہ اللہ نے عوام کو انگریزوں کے خلاف بغاوت کرنے کی ترغیب دی، جنگ میں نمایاں حصہ لیا تھا۔

★ ۲۷ جنوری ۱۸۵۸ء میں آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر نے بغاوت میں حصہ لیا تھا۔ امیر سلطانی کو بندی بنا کر رنگون بھیجدیا گیا۔

★ ۱۳ رفروری ۱۸۵۸ء میں جنرل اوٹرام اور جنرل ہیوک لاک نے اچانک فوج کشی کر کے اودھ پر قبضہ کر لیا۔

★ ۲۰ رمارچ ۱۸۵۸ء میں بغاوت میں حصہ لینے والے ۲۰۰ قیدیوں کو انگریز جے پی واکر نے لے کر کلکتہ سے انڈومان کیلئے روانہ ہوا۔

★ ۲۴ راپریل ۱۸۵۸ء میں مغربی بہار کے جگدیش پور کا زمیندار مشہور باغی کنور سنگھ کا انتقال ہوا۔

★ ۱۸ رجون ۱۸۵۸ء میں وسط ہند اور بندیل کھنڈ میں باغیوں کی لیڈر جھانسی کی رانی لکشمی بائی، اور نانا صاحب کی فوجیوں میں سپہ سالار رگھوناتھ ٹوپے عرف تاتیا ٹوپے کی سرپرستی میں سرہیوروز کے خلاف بڑا رانی لکشمی بائی نے مردانہ وار مقابلہ کیا۔ آخر کار لڑتی ہوئی ماری گئی۔ تاتیا ٹوپے کو شکست ہوئی، پکڑا گیا ۱۸ اپریل ۱۸۵۹ء میں پھانسی دیدی گئی۔

★ ۳۰ ردسمبر ۱۸۵۸ء بیگم حضرت محل اور نانا صاحب نے نیپال میں ندی کے کنارے انگریزوں کا مقابلہ کیا تھا اور بیگم فوت ہوگئی۔ انگریزوں نے ان کے بعد لکھنؤ کو تباہ و تاراج کرڈالا تھا مگر بیگم تاریخ میں آج بھی امر ہے ۔ ⁂

ڈاکٹر کپور کی فیملی میڈیکل گائیڈ

ممبئی میں امراضِ قلب کے ماہر معالج ڈاکٹر
او پی کپور میں علمی ذوق و شوق اور انشا پردازی کی
صلاحیت کالج کے زمانہ سے رہی ہے اور اسی لئے ایک
کامیاب فزیشین کی حیثیت سے مقبولیت حاصل کی تو
عوام الناس کی خدمت میں یہ گائیڈ پیش کیا تاکہ عام آدمی
بھی روزمرّہ کی زندگی میں صحت کے تمام پہلوؤں پر مفید
اور رہنما ہدایات حاصل کر سکے۔

انگریزی میں لکھے اس گائڈ کو ڈاکٹر ایچ
اے رضوی صاحب نے اردو قالب میں ڈھالا ہے اسی
طرح دیگر زبانوں میں بھی اس کے ترجمے ہوئے ہیں۔
اس گائڈ کو پیش کرتے میں ڈاکٹر کپور کا مطلب یہ
نہیں کہ اسے پڑھ کر قاری ڈاکٹر بن جائے بلکہ اس میں
یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کن معمولی شکایتوں
کو ان ہدایات پر عمل کرکے دور کر سکتے ہیں۔ اس کتاب
میں ۴۴ ایسی عام شکایتیں منتخب کی گئی ہیں۔ جو ہندوستانی
خاندان کے کسی بھی فرد کو روزمرّہ کی زندگی میں لاحق
ہوسکتی ہیں لہٰذا ان کا تدارک اور علاج میں رہنمائی
کے لئے اس کتابچہ میں نوٹس بھی ہیں اور چارٹس بھی۔

دیدہ زیب کتابت، عمدہ طباعت نے اس
کتاب کو خوبصورت بنا دیا ہے جو بہت معمولی قیمت میں دستیاب
ہوسکتی ہے۔ ہم شکر گزار ہیں جناب یوسف دلوی صاحب
کے (فون نمبر: ۳۷۱ ۲۰۶۲) کہ آپ اپنے حلقۂ
احباب میں یہ کتاب پہنچانے کا نیک کام انجام دے
رہے ہیں۔ جزاک اللہ

۸۸

نقش کوکن

آزادی کی گولڈن جوبلی

(فضل الدین عبدالرحمٰن برکار، فردس۔)

۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان آزاد ہو گیا۔ تاریخ کے اس عظیم واقعہ کو اب ۵۰ سال پورے ہو رہے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ آزادی کی گولڈن جوبلی منائی جائے۔

۵۰ سال کے اس طویل عرصہ میں ہمارے جمہوریت کی جڑیں بہت گہرائی میں اُتر گئی ہیں اس بات سے کوئی انکار نہیں۔ لیکن اس جمہوریت کے پیڑ نے جیسے اُمید تھی ویسی شکل اختیار نہیں کی۔ اس پیڑ پر مفت خور بیلوں کا (PARASITES) جنگل بڑھا ہے۔ اور کانٹے دار جھاڑیوں نے گھیر لیا ہے۔ ان جھاڑیوں میں خود غرضی کے سانپ پلتے ہیں لہٰذا عام لوگوں کو اس پیڑ کے پھل نظر تو آتے ہیں لیکن ان بیچاروں کے ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔ اس پیڑ کے نزدیک تک پہنچنے کے سبھی راستے مسدود کر کے رکھ دیئے ہیں۔ جمہوریت کے ٹھیکیداروں نے جمہوریت کے یہ ٹھیکیدار سبھی جگہ نظر آتے ہیں۔ کالی سفید ٹوپیاں اور دنیا سے نرالے کپڑے پہن کر مالو اپنی من مانی کرنے کا لائسنس مل گیا ہے انہیں۔ ان بے اثر لوگوں کو یہ خیال نہیں رہتا ہے کہ کالا کونسا ہے سفید کونسا ہے۔ وطن کی تجوری مالو لوٹنے کے لئے ہوتی ہے شاید وہ ایسا سوچتے ہوں گے۔ آزادی کے متوالے شہیدوں نے کیسے کیسے عظیم خواب دیکھے ہوں گے۔

بھگت سنگھ، راج گرو جیسے بہادر جوان ہنستے ہنستے پھانسی پر چڑھ گئے۔ آخری وقت میں بھی آزاد ہندوستان کے حسین تصویر ان کی آنکھوں میں تھی۔ لیکن آجکل کا خود غرضی اور کمینے پن کا ننگا ناچ دیکھ کر ان کی روحیں تڑپتی ہوں گی۔ ایسا سوچے بنا رہا نہیں جاتا۔

ہندوستان کو آزادی ملنے کی وجہ سے لوگوں کو ووٹ دینے کا اختیار ملا ہے۔ لیکن ووٹ دینے کے سسٹم کو جمہوریت کے ٹھیکے داروں نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے اتنا استعمال کیا ہے کہ جمہوریت کے معنی بدل گئے ہیں۔ لوگوں کی حکومت، لوگوں کے ذریعے، لوگوں کے لئے کا خوب صورت تصور ختم ہوا ہے بلکہ ووٹ خریدنے کا فن پیدا ہوا ہے۔ نہیں! بلکہ یہ ٹھیکیدار اس فن میں اتنے ماہر ہو گئے ہیں کہ سچی جمہوریت کا جذبہ رکھنے والے چُنندہ اشخاص اپنے آپ کو مجبور سمجھنے لگیں تو تعجب کی بات نہیں ہے۔

ووٹ خریدنے کا بھروسے مند راستہ انہیں مل گیا ہے لوگوں کو مذہب اور ذات کے نام پر غصّہ دلانے کا، لڑانے کا اور آخر کار اپنے حق میں استعمال کرنے کا تجربہ ایک سیاسی کھیل بن کر رہ گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انگریزوں نے پھوٹ ڈالو اور راج کرو DIVIDE & RULE پالیسی ایجاد کی تھی لیکن یہ تو ان کے بھی اُستاد نکلے۔

وطن کو آزادی ملی ہے یہ سچ ہے مگر آزادی کا مطلب ہم نے غلط سمجھ لیا ہے۔ آزادی یعنی بغیر پابندی کی بے حساب آزادی ایسا ہم نے

بجلی کے ہر قسم کے اعلیٰ معیاری سامان کے لئے عماد الیکٹریکلس میں تشریف لائیے

EMAD ELECTRICALS

& TRADING EST.

DOHA - QATAR

Leading stockists of wide range of electrical materials from all around the world

Also the most economic, efficient and qualitative electrical contractors

TEL. 428953/67 - P. O. BOX 5910 - FAX : 434324

HASAN A. CHOUGULE

MANAGING PARTNER

شخصیات

جناب عبدالسّلام چوگلے

(ابراھیم بغدادی، یو، کے)

انگلینڈ میں آباد کوکنی برادری میں بہت کم لوگ ملیں گے جو موصوف کے نام سے واقف نہ ہوں۔ پُرخلوص شخصیت بلاتفریق مذہب و ملّت سبھوں سے ملنساری کا جیتا جاگتا نمونہ عبدالسلام صاحب کی پیدائش ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء کو نیروبی کینیا مشرقی افریقہ میں ہوئی۔ آپ متوطن مہسلہ ضلع رائے گڑھ کے چوگلے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ اس خاندان میں کئی ذہین مشاہرین مہسلہ شہر کے لئے سرمایۂ صد ناز رہے ہیں۔ ان میں مولوی عبدالعزیز جیسے نامور عالم! اور موصوف کے چچا المرحوم ہنو میاں چوگلے اس دور کے جانے مانے سوشیل ورکر تھے۔ جو جامع مسجد مہسلہ کے ٹرسٹی، اور جماعت المسلمین مہسلہ کے صدر بھی رہ چکے تھے اور مقامی بلدیہ (میونسپلٹی) میں انہیں فعال رکن ہونے کا شرف حاصل تھا۔ موصوف کے والد مرحوم اسماعیل عرف دادا چوگلے بھی مشرقی افریقہ کی نامور شخصیتوں میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نیروبی کوکنی مسلم کمیونٹی اور رفری لائبریری کے فونڈر تھے اور سنہ 1951ء میں تعمیر شدہ مذکورہ ادارہ کی عمارت بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا تھا۔

عبدالسلام نے نیروبی پوسٹ آفس میں ۸ سال سروس انجام دی اور شادی کے مقدس بندھن کے بعد سنہ 1967ء میں مع فیملی لندن آکر آباد ہوئے۔ سابقہ تجربات کی بنیاد پر انہیں جنرل پوسٹ آفس لندن میں ملازمت حاصل ہوئی اور ۲۴ سال سروس مکمل کرکے 96ء میں ریٹائر ہوچکے ہیں۔ آپ کو کوکنی مسلم کلچرل لیگ، آرگنائزیشن اور کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کے علاوہ ہنڈن (HENDON) اسلامک سینٹر کے فاؤنڈر رکن ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ جب سے ہنڈن اسلامک سینٹر کی بنیاد پڑی۔ اب تک ہر سال کثرتِ رائے سے خازن کے عہدے پر منتخب ہوتے رہے۔ جو انکی ایمانداری کا واضح ثبوت ہے۔

موصوف ہنڈن اسلامک سینٹر کی نئی مسجد کیلئے کافی جد و جہد کر رہے تھے۔ سماجی کاموں میں انکی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ کوکنی مسلم ورلڈ فاؤنڈیشن کا جلسہ ہو، یا یونین مسلم آرگنائزیشن یو، کے کا پروگرام حلال کمیٹی کی میٹنگ ہو، یا ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ٹرسٹ کا اجلاس لندن میں میّت کی تجہیز و تکفین کا مسئلہ ہو، یا شادی بیاہ کی کارروائی، جناب قاسم پرکار اور عنایت اللّٰہ گیتے کو ساتھ لے کر سرگرمِ عمل رہنا ان کا وطیرہ بنا ہوا ہے۔ مگر فی الحال چونکہ موصوف کی طبیعت ناساز گار رہنے کے سبب انہیں کچھ کمی آئی ہے۔ مگر انکی بے شمار نیکوکاری اور خدمتِ انسانی کی وجہ خدمتِ خلقِ خدا کی بے شمار دعائیں ان کے ساتھ ہیں اور ہم سبھوں کی بھی دعا ہے کہ اللّٰہ پاک موصوف کو شفائے کامل عطا کرے اور عمرِ خضر سے نوازے۔ آمین ...

> نقش کوکن آپ اپنے دوست و احباب کو بطور تحفہ بھیجیں۔ یہ بہترین ادبی خدمت اور نقش نوازی ہوگی..

TRAVEL AGENTS
(Recognised by Govt of India)
Ministry of Labour
REGD No BOM/PART/100/3/560/86

31, SHARIF DEVJI STREET, BOMBAY-400 003

پتہ :- ۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

تبصرہ

مبصر: ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر

"ماہنامہ نرالی دُنیا" (بچوں کا رسالہ)

ایڈیٹر: تنویر احمد قیمت فی شمارہ چھ/- روپے
زرِ سالانہ: ۷۰ روپے۔ پتہ: ۳۵۸- اے بازار دہلی گیٹ
دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲

بچوں میں ذوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے، ان میں علمی و ادبی ذوق پیدا کرنے اور تعلیمی فائدہ پہنچانے کیلئے بچوں کے رسالے اور جرائد بیحد مفید کردار ادا کرتے ہیں۔ مراٹھی اور ہندی کا مشہور رسالہ "چاندوبا" ایک لمبی مدت سے کئی زبانوں میں شائع ہو رہا ہے۔ ماضی کے ننھے منے قاری جو آج خود والدین ہیں اپنے بچوں کے لئے بہترین تحفہ اور کھلونا اسی رسالے کو قرار دیتے ہیں۔ ماہنامہ "چاندوبا" نے کئی نسلوں کی ذہنی تربیت اور تعلیمی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا ہے۔ کسی زمانے میں ماہنامہ "شمع" کے ادارے سے شائع ہونیوالا بچوں کا ماہنامہ "کھلونا" بھی اردو طبقے کی یہی خدمت انجام دے رہا تھا مگر "کھلونا" کے بند ہو جانے سے بچوں کے لئے کسی اچھے رسالے کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی اس کمی کو حالیہ چند برسوں سے ماہنامہ "نور" ماہنامہ "ہلال" رامپور، ماہنامہ "امنگ" دہلی اور ماہنامہ "بچوں کی نرالی دنیا" نئی دہلی نے بڑی حد تک دور کر دیا ہے۔ یہ سبھی رسالے بچوں اور بڑوں میں یکساں مقبول ہیں اور اب اس فہرست میں ممبئی سے ماہنامہ "گل بوٹے" کا نام بھی شامل ہو گیا ہے۔

ماہنامہ "بچوں کی نرالی دنیا" اشاعت کا پانچواں سال مکمل کر رہا ہے۔ اپنی باقاعدہ اشاعت اور خوبصورت اندازِ پیش کش کی وجہ سے "نرالی دنیا" بچوں کے رسائل میں سب سے زیادہ ممتاز رسالہ ہے۔ فوٹو آفسیٹ پر بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ سفید چکنے کاغذ پر نہایت دیدہ زیب اور پُرکشش چار رنگوں والے ٹائٹل کے ساتھ چھپنے والا یہ رسالہ اس قابل ہے کہ اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے۔

اسکول اور کالجوں کی نصابی کتابوں کی تھکن دور کرنے کے لئے "نرالی دنیا" کا مطالعہ بیحد مفید ہے۔ اس میں ہر ماہ بچوں کے مقبول و معروف ادیبوں اور شاعروں کی عمدہ عمدہ تخلیقات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ظفر گورکھپوری، محمد خلیل، ڈاکٹر اعظم شاہ خان، انور شمیم انور، بانو سرتاج، مشتاق مومن، ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی، سلام بن رزاق، حیدر بیابانی، مہدی پرتاپگڈھی، طارق منظور، رفیع احمد، محمد رفیع انصاری، امین حزیں، ناوک حمزہ پوری، محبوب راہی، اور بچوں کے دوسرے بڑے قلمکاروں کی تخلیقات تواتر سے شائع ہوتی رہتی ہے۔ دل چسپ کہانیاں، پیاری پیاری نظمیں، شگفتگی جگانے والے لطیفے، بہترین و زریں اقوال اور نہایت عمدہ سائنسی، تعلیمی اور اسپورٹس مضامین، کے علاوہ روحِ اسلام، تم پوچھو ہم بتائیں، ذہنی ورزش اور دیگر مستقل کالموں کے علاوہ انعامی مقابلے، ننھی نگارشات، قلمی دوستی اور ڈاک کے ڈاک لایا چند ایسی چیزیں ہیں جن سے یہ رسالہ ہاتھ سے چھوٹنے کا نام ہی نہیں لیتا۔

اگست ۹۷ء کا شمارہ "آزادی کی پچاسویں سالگرہ نمبر" ہوگا جس میں جنگِ آزادی کے سورماؤں کا تعارف، آزادی کے بعد ملک کی تیز رفتار ترقی کا جائزہ، معروف شخصیتوں اور ادیبوں کے افکار و مضامین کے علاوہ ننھے قلمکاروں کی تخلیقات بھی شامل ہوں گی۔ ۱۲۰ سے زائد صفحات پر شائع ہونیوالے اس خاص نمبر کی قیمت دس روپے ہوگی۔ چوتھی جماعت سے لیکر جونیئر کالج تک زیرِ تعلیم آپ کے بچوں اور چہیتوں کے لئے ماہنامہ "بچوں کی نرالی دنیا" ایک بے حد کارآمد مفید رسالہ ہے۔ ستر روپے منی آرڈر سے بھیج کر رسالہ جاری فرمائیں۔ ••

انسان کی زندگی میں ہر
طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی
کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے
موقع پر تقریبات ہوتی ہیں۔
شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ،
بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان
میں کامیابی، بیرون ملک
روانگی، وطن میں آمد،
حج وزیارت ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔
اور ہر یاد کے ساتھ کسی
مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی
ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ
ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ،
قرآن خوانی ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور
ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
ایک موسم آتا ہے، دوسرا
جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں،
سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں
جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے
ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ
ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور
مدام چلتا ہے: عید، بقرعید
محرم، شب برات، میلاد النبی،
ماہِ رمضان ... ان سب سے
یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور
ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی
کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔
بھائی کی شادی میں تو
تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔
دوست کے ہنی مون پر
افلاطون۔ قرآن خوانی میں
نان خطائی۔ باراں میں برفی،
سرما میں گاجر کا حلوہ۔
رمضان میں مالپوہ۔ عید
میں شیر خُرما۔
اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز
ہونے کے بعد سوال پُوچھا
جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی
کہاں سے خریدی؟" تو
سلیمان مٹھائی والے کا نام
بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے
یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان
مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی
ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی
کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان
مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے
سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام،
ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ
اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ
مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں
کوئی مٹھائی نوشِ جان
فرمائیے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۴۰۰۰۰۳

فون: ۸۵۵۵۸۵۸/۸۵۰۳۲۲۳

فیشن

لفظ "فیشن" شاید آج ہماری روز مرّہ کی زندگی میں سب سے زیادہ استعمال ہونیوالا لفظ ہے۔ فیشن کا پہلا تعارف یہ ہے کہ اس کی عمر بہت کم ہوتی ہے۔

یوں تو فیشن کے لغوی معنی رسم، ریت، رواج، ڈھنگ اور طریقے کے ہیں لیکن دراصل اس لفظ کی ہر شخص کے پاس اپنی تعریف الگ ہے۔ عموماً اس لفظ کا استعمال بڑے سطحی ڈھنگ جیسے لباس، بال، جوتے اور رہن سہن کے دوسرے طریقوں کے معنی میں کیا جاتا ہے۔

اس لفظ فیشن نے ہماری موجودہ زندگی میں ایک طرح کے تناؤ اور کشمکش کو بھی جنم دیا ہے۔ یوں تو آج کے جدید معاشرے میں ہر شخص کسی نہ کسی تناؤ کے تحت جیتا ہے لیکن ان تمام تناؤ میں فیشن کا تناؤ شدید ہے۔ بزرگ لوگ فیشن کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور نئی نسل اس کو مقصد حیات سمجھتی ہے۔ شدت دونوں طرف ہے اور اضافی طور پر اس کو کوئی قبول نہیں کرتا۔

فیشن ایک جانب یکسانیت لاتا ہے، افتراق مٹاتا ہے تو دوسری طرف ماضی سے مستقبل کی طرف مراجعت اور ترقی کی علامت بھی ہے اس کے علاوہ فیشن ایک عام انداز میں فکر اور عمومی ذہن کی نمائندگی کرتا ہے۔ جس سے معاشرے کے موڈ کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

موجودہ دور میں طبقاتی نقطۂ نظر سے فیشن کا جائزہ لیا جائے تو فیشن کے پرستاروں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ پہلا طبقہ ملک کا وہ اعلیٰ طبقہ ہے جو نقش کرکتے

مالی طور پر بہت مستحکم ہے بلکہ اس میں دولت کی ریل پیل ہے یہ طبقہ مغرب زدہ ہے اس طبقہ کی خواتین اور مرد دونوں مغربی چیزیں پسند کرتے ہیں۔ مغربی طرز زندگی اپناتے ہیں امریکہ اور یورپ کے رسالے اور کتابیں پڑھتے ہیں اور ان سے متاثر ہوتے ہیں یہ لوگ اپنے فیشن بھی انگریزی رسائل سے اخذ کرتے ہیں ــــــ دوسرا طبقہ ملک کا متوسط طبقہ ہے اس کے پاس پیسے کی کمی ہے لیکن یہ کسی نہ کسی طرح اعلیٰ طبقہ کی برابری کرنا چاہتا ہے اس میں زیادہ تر شہروں میں رہنے والے ملازم پیشہ لوگ یا معمولی درجے کے تاجر ہیں۔ اس طبقے کے لوگ فلمی اداکاروں اور اداکاراؤں کی نقل میں فیشن اختیار کرتے ہیں۔

تیسرا طبقہ دیہات میں بسنے والوں کا ہے۔ یہاں خبر ذرا دیر سے پھیلتی ہے اس لئے ہاتھ میں ٹرانسسٹر لئے پھرنا شہر کے لوگوں کو دیکھ کر متاثر ہو کر کپڑے سلوانا اور پہننا وغیرہ ان لوگوں کے محبوب فیشن ہے۔

ہمارے ملک میں طبقہ وار تقسیم اتنی واضح اور شدید ہے کہ یہاں کسی ایک فیشن کا پھیلنا ممکن ہی نہیں۔ فیشن کے سلسلے میں ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ایشیا میں مغربی لباس، مغربی انداز، پالش اور دوسری چیزیں بے پناہ مقبول ہوئی ہیں جب کہ مغربی ملکوں کے فیشن زدہ نوجوان کرتا پاجامہ معمولی چپل کھڑاؤں پہننا گلے میں مالا ڈالنا فیشن سمجھتے ہیں دیگر لباسوں میں ساڑھی تو پوری دنیا میں مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ ❊❊❊

گوش بر آواز

قارئین کے خطوط سے اقتباسات

★ جون ۷۹ء کا شمارہ نظر سے گزرا۔ ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کی کتاب "کوکن میں اردو تعلیم" پر خوب رائے زنی ہوئی ہے۔ البتہ محترم نظام الدین گوریکر اور جناب انجم عباسی کی تحریریں قاری کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔

نشتر صاحب میرے وطن امبیت میں ہیں انہوں نے کتاب کی اشاعت پر مجھ سے آزادانہ رائے طلب کی ہے تو عرض ہے کہ کوکن کی سرزمین پر اس میدان میں کچھ ایسے سپوت بھی گزرے ہیں جن کی لگن و محنت کی بدولت تعلیمی پودے تناور ہو گئے مگر کتاب میں محض کچھ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے جگہ دی گئی ہے اور جو حقدار ہے ان کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے ہو سکتا ہے مطالعہ کی کمی یا مواد کی نامکمل فراہمی کی بنا پر ایسا ہو گیا ہو۔

آئندہ کے لئے نیک خواہشات

عبدالستار اسماعیل کینکے (امبیت)

★ اگست ۷۹ء کا شمارہ پسند آیا۔ میری نظر میں یہ کوکن علاقہ کا واحد رسالہ ہے جو باقاعدگی سے جاری ہے۔ رسالہ کی شادابی اور خوبصورتی کے لئے مبارکباد۔

پچھلے شمارہ میں "مسلم گورنروں" کی جو فہرست شائع کی گئی ہے ان میں تاملناڈو کی گورنر خاتون فاطمہ بی بی کا نام شامل نہیں ہے [1]

خیر اندیش: عبداللہ عبدالحکیم (مالیگاؤں)

---

[1] مسلم گورنروں کی فہرست میں فاطمہ بی بی کا نام سہواً لکھنے سے رہ گیا آپ نے توجہ دلائی اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ مدیر

★ نقش کوکن اگست ۷۹ء کا تازہ شمارہ موصول ہوا۔ سرورق کا تلقینی شعر پڑھ کر اور اذان کی درسگاہ مدرسہ محمدیہ کی تصویر دیکھ کر دل خوش ہوا۔ یہ بات قابل رشک ہے کہ نقش کوکن کی اردو تعلیم کے نقیب، اردو مدارس کے نمائندے کے طور پر پہچان بن گئی ہے۔ 'نقش کوکن' اپنے معیار ادب' اپنی طباعت اور عمدہ کاغذ کی وجہ سے بھی ایک معیاری رسالہ بن گیا ہے۔ یہ بات مجھ کو بہت بھائی کہ آپ شمارے کے سرورق پر مسجد یا مدرسہ کی تصویر شائع کرتے ہیں ان تمام باتوں کے پیش نظر نقش کوکن کا ایک منفرد مقام ہے۔ خدا کرے یہ بیرون مہاراشٹر بھی تمام مسلمانوں کا نمائندہ رسالہ بن جائے آمین۔

نقش کوکن کے ایک بہی خواہ کی جانب سے 'نقش کوکن' ہر ماہ میرے نام ارسال کیا جاتا ہے۔ میں 'نقش کوکن' ہی کے توسط سے اس بہی خواہ کی خلوص دلی اور فراخدلی کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیا میں آپ کے ذریعے اس بہی خواہ کے اسم گرامی سے متعارف ہو سکتا ہوں؟ [1] خدا ان صاحب کو جزائے خیر دے آمین۔ ان کی خدمت میں میرا اسلام مسنون۔ خیر اندیش

عبدالکریم مکاندار چشتی (سانگلی)

---

[1] خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادہ سے نقش کوکن کا بہی خواہ پرچہ کو تقویت پہنچانے اور اردو کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتا ہے اس کا عقیدہ ہے کہ "نام و نمود شیوۂ اہل کرم نہیں۔" اور ہم اس کے اس عقیدے کو ٹھیس پہنچانا نہیں چاہتے۔

(مدیر)

★ "نقش کوکن" ملنے میں اگر تاخیر ہوتی ہے تو بے چین ہو جاتا ہوں۔ ماشاءاللہ دن بدن رسالہ قارئین میں ہر دلعزیز ہوتا جا رہا ہے۔

جناب دوست محمد شاداب کی "آدابِ محبت پیدا کر" بے حد پسند آئی۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

محمود حسن قاضی (واشی)

★ جولائی کے سرورق پر جامع مسجد۔ دہلی نے دل موہ لیا۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ مکین جن کا پڑوسی اللہ کا گھر ہو، ان پر مجھے رشک آتا ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا گنبدِ خضریٰ کے چھت پر کھڑے ہو کر لوگوں کو فلاح کی طرف بلانے کی آواز کی یاد۔ قرآن کی تلاوت۔ عمل اور سوچ و فکر اور پیروی سنت رسولؐ مسجدوں سے ہی وابستہ ہیں۔

" اتر جائے تیرے دل میں میری بات" جاری رکھیے گا۔

جزاک اللہ دعاؤں کے ساتھ آپکا خیر اندیش

احمد ابراہیم ہروتکر (لندن)

★ رسالہ پینتیس [۳۵] برے چالیس کے بعد بڑھاپے میں آجائے گا۔ چار پانچ سال رہ گئے ہیں زور لگاؤ اور اسے نقشِ کائنات بنا دو۔ ویسے اعزازی نمائندوں کی فہرست، دیکھ کر یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ دنیائے ادب کے نقشے پر کوکن کا نقش بن کر اس کا وجود نمایاں تو ہو ہی گیا ہے لیکن ابھی بہت محنت کرنی ہوگی دنیا بڑی قد آور ہے اور ہم بنجوں پر کھڑے نظر آرہے ہیں۔

پہلے کبھی بر نمائی ہوا کرتی تھی آج ماحول بدلا ہے اور دلہن بھی دکھائی جانے لگی ہے لیکن رونمائی سے پہلے اسے سنوارا جاتا ہے۔ آپ کو اس دخترِ ادب کے

نقش کوکن

معیار کو سنوارنا ہوگا۔ کتابت پر توجہ دینی ہوگی۔ طرزِ تحریر بدلنے کی کوشش کریں۔ حروفِ تحریر ذرا چھوٹے ہوں اور سرخیاں جاذبِ نظر ایسا معلوم ہو کہ ہم رسالہ پڑھ رہے ہیں دو پہر نامہ نہیں۔ کام تو آپ کر ہی رہے ہیں بس ذرا سی توجہ اور نگہبانی کی ضرورت ہے۔ مضامین اپنوں کے ہوں یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن یہ چھپتے ہیں غیروں کے لئے دنیائے ادب کے لئے اس لئے جانچ ضروری ہے [۱]

لختِ نقشِ کوکن عارف احمد جی

شیخ مصری درگاہ بمبئی ۲۷۔

---

[۱] مشورہ کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں، کوشش کریں گے کہ آئندہ آپ کو شکایت کا موقعہ نہ ملے۔

عرض یہ ہے کہ نقش کوکن ادبی پرچہ نہیں بلکہ معلوماتی جریدہ ہے اور اس کے قارئین میں اکثریت، ایسے لوگوں کی ہے جو اردو میں متوسط تعلیم یافتہ ہیں۔ خواہ وہ گاؤں دیہات میں ہوں یا بیرونی ممالک۔ جیسے افریقہ، انگلینڈ، آسٹریلیا۔ لہٰذا ثقیل قلم سے لکھا گیا مضمون انہیں گراں گزریگا۔

(مدیر)

اخبار و اذکار

مرتبہ: — سفی بن صاد

شوکت خان سرگروہ کو اعزاز

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب ایس وائی خاں سرگروہ متوطن پنہالے ضلع رتناگری کو زونل ریلوے یوزرس کنسلیٹیو کمیٹی کا رکن منتخب کیا گیا ہے۔

پونہ یونیورسٹی کا اردو ڈپلوما کورس

پونہ یونیورسٹی نے ایک سال کا اردو ڈپلوما کورس جاری کرنے کے لیے دکن مسلم انسٹی ٹیوٹ پونہ کو اجازت دے دی ہے اس قدیم ادارے کے تحت گذشتہ ۸ دہائیوں سے ایک لائبریری جاری ہے انسٹی ٹیوٹ میں عوام کے لیے فری ریڈنگ روم اور طلبہ وطالبات اور خواتین کے لیے الگ الگ شعبے قائم ہیں ۱۹۸۴ء میں انسٹی ٹیوٹ کا الحاق پونہ یونیورسٹی سے بطور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہوا۔

یونیورسٹی میں اردو ریسرچ کے مسودے پی ایچ ڈی کے لیے اس ادارے کی معرفت پیش کیے جائیں گے گذشتہ دو برسوں سے انسٹی ٹیوٹ میں اردو سیکھنے کے لیے ایک سہ ماہی سرٹیفکٹ کورس جاری کیا گیا جس کی اب تک پانچ جماعتیں ہو چکی ہیں۔ پونہ یونیورسٹی کے مختلف کورسوں میں اردو ڈپلوما کورس شامل ہے۔ پونہ یونیورسٹی کے حلقہ میں دکن مسلم انسٹی ٹیوٹ پونہ پہلا ادارہ ہے جسے یونیورسٹی نے اس کورس کی تعلیم کی منظوری دی ہے محبان اردو اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

سکریٹری صالح محمد خان

نقش کوکن

ایس ٹی اور ٹینکر میں تصادم

۲۸ جون کی صبح تقریباً ۱۱ بجے وساوا ہوٹل مہاڈ کے قریب چپلون کی جانب جانیوالا ایک ٹینکر سامنے سے آنے والی مہاڈ ڈپو کی بس سے ٹکرا گیا جس میں ۲۴ افراد زخمی ہوئے زخمیوں میں ٹینکر ڈرائیور ارشاد علی ایوب علی خان اور بس ڈرائیور پانڈورنگ لکشمن ستار بھی شامل ہیں زخمیوں کو مہاڈ کے سرکاری اسپتال میں داخل کر دیا گیا فی زخمی ۲ ہزار ۳۰۰ روپے امداد کا اعلان کیا ہے۔

ضلع رتناگری کی ۲۳۳ گرام پنچایتوں کا چناؤ ۲۵ اکتوبر کو ہوگا

ضلع رتناگری کے ۲۳۳ گرام پنچایتوں کا چناؤ ۲۵ اکتوبر ۹۷ء کو ہو رہا ہے اس چناؤ میں حصہ لینے والے امیدوار ۱۰ اکتوبر تک پرچہ نامزدگی داخل کر سکتے ہیں۔ ان باتوں کا اعلان ریاست مہاراشٹر کے الیکشن کمیشن کے صدر مسٹر ڈی این چودھری نے کیا انہوں نے تفصیلی معلومات دیتے ہوئے کہا کہ ضلع رتناگری کی درج ذیل تحصیلوں میں واقع گرام پنچایتوں کے چناؤ ہونے جا رہے ہیں۔ تعلقہ منڈنگڈھ میں ۱۶ گرام پنچایت، داپولی میں ۳۲، کھیڈ میں ۱۰ گوہاگھر میں، ۳ چپلون میں ۲۳ سنگمیشور میں ۸ رتناگری میں ۲۹ لانجہ میں ۱۹ اور راجہ پور میں ۲۳ گرام پنچایتیں شامل ہیں۔

سانگ میں عید میلاد النبی

۱۸ جولائی ۹۷ء کو اردو اسکول

سانگ تعلقہ داپولی میں سیرت کا جلسہ ہوا جس کی صدارت الحاج عبدالرحمٰن محمود بھاروے صاحب نے فرمائی۔ بچوں نے نعت پاک اور تقاریر کے ذریعہ اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی صدر معلمہ رقیہ مقدم اور معاون مدرس عرفان قاضی نے بچوں کی رہبری فرمائی تھی بچوں کو انعامات دئے گئے۔

ینگ فرینڈ ویلفیر سوسائٹی شرگاؤں

۱۹۸۳ء میں گاؤں کے چند باشعور نوجوانوں نے ینگ فرینڈ ویلفیر سوسائٹی شرگاؤں کی بنیاد ڈالی بمبئی میں رجسٹرڈ شدہ یہ سوسائٹی گاؤں کی فلاح وبہبود کے لیے ہمہ وقت کوشاں ہے۔

بستی شرگاؤں رتناگری کے جو لوگ مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم سے محروم رکھتے ہیں۔ سوسائٹی ان بچوں کو ہر وہ سہولت دیتی ہے جو تعلیم کے لیے ضروری ہے، یونیفارم، کاپیاں رین کورٹ، چھتریاں، الیس ٹی پاس نیز ونگ پالک دو لڑکیوں کے لیے سالانہ وظیفہ ۲۰۰/- روپے عطا کرتی ہے نیز سالانہ امتحان میں اول، دوم، سوم نمبر سے کامیاب ہونے والے طلباء کو انعامات بھی دے رہی ہے امسال سوسائٹی نے شرگاؤں اردو اسکول کے لیے تعلیمی وسائل اور مالی امداد کے طور پر ۸۸۲۱/- روپے کا گرانقدر تعاون دیا ہے جس کے لیے اسکول ہذا کی صدر معلمہ اور تمام معاونین سوسائٹی کے تہہ دل سے شکر گذار ہیں۔

نقش کوکن

کرجی میں طلبہ کی کابینہ

امسال بھی آدرش ہائی اسکول کرجی میں "طلبہ کی کابینہ" کے تحت عام انتخاب بڑے ہی تزک واحتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے

دس عہدوں کے لیے کل ۲۰ طلبہ نے حصہ لیا۔ تین دن لگاتار طلبہ نے فرصت کے اوقات میں بچوں سے ووٹ مانگنے کے لیے تقاریر کیں۔ اسکول کے احاطے میں پوسٹر لگائے کلاس میں جاکر کیا نواسنگ کرتے رہے اس طرح بڑے ہی نظم وضبط کے ساتھ اسکول میں الیکشن کا ماحول پیدا کیا۔

۱۷ جولائی کی صبح ووٹنگ "خفیہ رائے" کے مطابق ہوئی اور شام ۵ بجے نتائج کا اعلان کیا گیا جسمیں دس عہدوں کے لیے مندرجہ ذیل دس طلبہ منتخب کر لیے گئے

وزیر اعظم — مظفر حسین تانبے (نہم الف)
بزم ادب — حسام الدین اقبال حمدولے (ہشتم الف)
کو آپریٹیو اسٹورس — الیاس اقبال پٹیل (ہشتم الف)
سائنس کلب — ترنم اقبال پٹیل (ہفتم)
مالیات — رابعہ علی چوگلے (ہشتم الف)
لائبریری — ترنم بشیر پرکار (نہم الف)
باغ سیر وتفریح — توصیف صلاح الدین حمدولے (ہشتم الف)
تنظیم: — وسیم اکبر دودوکے (ہفتم)
کھیل — ساجد ابراہیم تانبے (نہم الف)
وزیر خاتون — نادرہ شفیع ناڈکر (ہشتم الف)

۱۹ جولائی ۹۰ء کو تہنیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں اسکول

ارشد خان نے تاریخ مرتب کی

نیروبی مشرقی افریقہ میں جناب رؤف خانصاحب متوطن نگڑی تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے فرزند ارشد خان نے سند حاصل کرکے نیروبی میں اولین مسلم آرکیٹیک

ہونے کا شرف حاصل کیا
اپنی ابتدائی اور ثانوی تعلیم نیروبی میں مکمل کر کے جناب ارشد خان کارہ ترکستان چلے گئے اور زیر تعلیم رہ کر مڈل ایسٹ ٹیکنیکل یونیورسٹی سے ۸۷ء میں بیچلر آف آرکیٹکچر کی ڈگری حاصل کر کے کینیا لوٹے لوگوں نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا اور اب آپ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اسی یونیورسٹی سے ماسٹر کی ڈگری حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اللہ ان کے ارادہ کو کامیاب کرے۔

ممبئی میونسپل کارپوریشن کے زیر اہتمام جاری ٹیگور نگر میونسپل اردو اسکول نمبر ایک کے ہر دلعزیز صدر مدرس محمود الحسن ماہر ۳۹ سال درس و تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد ۳۱ جولائی ۹۷ء کو ملازمت سے سبکدوش ہوئے شری محمود الحسن ہاشمی علمی و ادبی حلقوں میں ماہر کے نام سے مشہور ہیں۔

ممبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک شیئر ہولڈرز ڈیپازیٹرز ایسوسی ایشن کی تشکیل

حال ہی میں مذکورہ بینک کے شیئر ہولڈرز ڈیپازیٹرز کی فلاح و بہبودی کی خاطر اور ان کی مشکلات کو حل کرنے کی خاطر ممبئی مرکنٹائل کوآپریٹیو بینک شیئر ہولڈرز ڈیپازیٹرز ایسوسی ایشن کی تشکیل ہوئی ہے۔
حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔
صدر: قاضی مہتاب احمد حسینی ایڈوکیٹ
نائب صدر: پروفیسر آئی. یو. خان۔
شاکر ایم مرزا
جنرل سکریٹری: سنجیو کنچن ایڈوکیٹ
جوائنٹ سکریٹری: سید عصمت نقوی

تضاد

سید شوکت علی
نوگل بھارتی

مہاراشٹر میں
ضلع رائے گڑھ
گودام کہلاتا ہے چاول کا
مگر یہ اور بات ہے
کہ عام لوگوں کو
آتی نہیں میّسر
چاول تو کیا جوار تک

سفینہ یوسف خان کی کامیابی

امسال ایم اے کے امتحان میں کامیاب طلباء و طالبات میں مہاراشٹر کالج کی ہونہار طالبہ مہاراشٹر کالج کے سابق پروفیسر اور وسنت راؤ نائیک کالج مروڈ ضلع رائے گڈھ کے سابق پرنسپل جناب یوسف خان کی صاحبزادی سفینہ یوسف خان متوطن زنگاری نے ممبئی یونیورسٹی میں اسلامک ہسٹری (تاریخ) میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کی ہے۔

نوجوان بیٹسمین وسیم جعفر ملیشیا میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے

کرکٹ میں ممبئی کے ابھرتے ہوئے نوجوان بیٹسمین وسیم جعفر ملیشیا میں منعقد ہونے والے سپر کرکٹ ٹورنامنٹ میں ہندوستان کی نمائندگی کریں گے۔ اس ٹورنامنٹ کی ٹیم میں صرف ۸ کھلاڑی ہی شامل ہوں گے سابق کرکٹر کرن مورے اس ٹیم کی زمام کار سنبھالیں گے

جسٹس شفیع پرکار داپولی میں

ممبئی ہائی کورٹ کے جسٹس شفیع سید پرکار نیشنل ہائی اسکول ہرنئی اور مسلم ایجوکیشن سوسائٹی داپولی کی دعوت پر داپولی پہنچے تو مقامی پولس کے ہتھیار بند دستہ نے انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ داپولی کورٹ کے جج ولا اور قمر الدین ملا، مسلم ایجوکیشن سوسائٹی داپولی کے نائب صدر جناب عبد الغنی پاوسکر اور جنرل سکریٹری جناب عثمان قاضی نے ان کا پر تپاک خیر مقدم کیا

ناراض نہ ہوں

آپ کے حلقہ کی کوئی خبر، رپورٹ، تذکرہ، رحلت یا اسی قبیل کی کوئی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی ہے تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ اس سے بے خبر ہے۔ عدم اشاعت پر ناراض نہ ہوں بلکہ آپ ہی اپنی خبر کارڈ یا انلینڈ لیٹر پر لکھ کر سپرد ڈاک کریں۔

ادارہ

نیشنل ہائی اسکول میں سرپرستوں کا اجلاس

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈنگڈہ ضلع رتناگری میں زیر تعلیم طلبہ کے سرپرستوں کا اجلاس ۱۵ جون ۹۰ء کو جناب عبد اللہ عبد القادر ویلیے کی صدارت میں منعقد کیا گیا سرپرستوں کی کثیر تعداد شریک اجلاس رہی۔ اسکول کے صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی صاحب نے سرکاری حکمنامے کی روشنی میں سرپرست اجلاس کی ضرورت، اہمیت اور عمل کا تعلق سے سرپرستوں کی رہنمائی کی۔ اس اجلاس میں اسکول کے "پالک شکشک سنگھ" کا قیام عمل میں آیا اور جناب خالد محمود ریشمکر صدر جناب اسلم علی جولے نائب صدر اور انصاری اشفاق احمد سکریٹری منتخب کیے گیے اور ہر گاؤں سے ایک ممبر کا انتخاب کیا گیا۔ اس موقعہ پر اسٹوڈنٹس ویلفیر کمیٹی کے نو تشکیل شدہ عہدادار ان کا استقبال اور مستحق طلبہ کو اسکول یونیفارم اور بیاضیں تقسیم کی گئیں دور دراز کے طلبہ کے لیے مفت ایس ٹی پاس کا اعلان کیا گیا اور اس میں دست تعاون دراز کرنے والے مخیر حضرات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ آئے ہوئے مہمان کے لیے ظہرانہ کا انتظام تھا۔

عدالت عالیہ کے جج کا داپولی میں ورود مسعود

۱۹ جولائی ۹۰ء کو نیشنل ہائی اسکول داپولی میں سیرت النبیؐ کے مبارک موقع پر ممبئی ہائی کورٹ کے جج اور اسکول کے سابق طالب علم جناب شفیع سید پرکار اپنی اہلیہ اور مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے نائب صدر جناب عبد الغنی پاوسکر کے ہمراہ تشریف لائے تھے چونکہ جج کے اعلیٰ منصب پر فائز ہونے کے بعد آپ کی اسکول میں پہلی ملاقات تھی اس لیے مسلم ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب آر۔ ایل۔ خان کے ہاتھوں شال اوڑھا کر آپ کا استقبال کیا گیا۔ اپنی تقریر میں آپ نے تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ امریکہ کی اسلامک اکادمی کے سکریٹری مولانا محمد علی قاضی صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں حضورؐ کی سیرت پر روشنی ڈالی اس تقریب میں اسکول کے طلبہ نے اپنی تقریروں اور نعت خوانی کے ذریعے عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔

جلسہ تقسیم یونیفارم بیاض و کتابیں

حال بزرگ گاؤں تعلقہ

ستمبر ۹۰ء

کھالہ پور ضلع رائے گڈھ کے علم دوست نوجوانوں کا امن سوشل کلب ایک ایسی تنظیم ہے جو توسیع علم کے لیے کوشاں رہتی ہے روایات کے مطابق ۸ جولائی ۹۷ء کو تحتانوی مدرسہ کے غریب ضرورتمند طلباء وطالبات کو مدرسہ کا یونیفارم، بیاض، کتابیں محترمہ نگرسیوک فاطمہ دودو کے ہاتھوں سے دے کر بچوں کا حوصلہ بلند کیا۔ اس موقع پر صدارتی خطاب پیش کرتے ہوئے محترمہ فاطمہ صاحبہ نے کہا کہ سرکار علم کو عام اور سختی سے حاصل کرنے کے پروگرام بنا رہی ایسے حالات میں کوئی غریب بھی اس نعمت سے محروم نہ رہے اس لیے امن سوشل کلب نے معاشرے کی جو امداد فرما کر عام و خاص کو علم کی طرف راغب کیا ہے ان کا یہ کام قابل صد آفریں ہے

سابق کونسلر جناب محمود دودو کے صاحب نے ہائی اسکول کے نتیجہ پر مسرت کا اظہار کیا
نظامت کے فرائض محترمہ بلقیس پٹھان صاحبہ نے انجام دیے۔

ہرنئی میں سیرت کا جلسہ

نیشنل ہائی اسکول ہرنئی
نقش گر کن

میں عید میلاد النبیؐ کا جلسہ ۱۸ جولائی ۹۷ء کو منعقد ہوا جلسہ کی صدارت کوکن کے مایۂ ناز سپوت جسٹس محمد شفیع پرکار صاحب نے کی۔ ہیڈ ماسٹر جناب عابدی نے تمام حاضرین مسلم وغیر مسلم حضرات کا استقبال کیا اسکول کے چیرمین عبدالغنی پاوسکر صاحب نے مہمانان خصوصی اور صدر مجلس کا تعارف پیش کیا اور گل پوشی کی طلباء وطالبات نے نعت حمد پیش کی نیز اردو، عربی۔ مراٹھی۔ انگریزی میں تقریریں کیں۔ صدر مجلس نے مسلمانوں کو تعلیم وتعلّم کی اہمیت کا احساس دلایا شیرینی تقسیم ہوئی اور دعا پر مجلس برخاست ہوئی اسی جلسہ میں طلباء کے لیے بطور انعام جناب داؤد گولنداز صاحب نے ۱۰۰۰ روپیہ کا عطیہ پیش کیا۔ اسکول کمیٹی کے چیرمین محترم عبدالغنی پاوسکر نے اس سال کے عمدہ رزلٹ کے پیش نظر بطور اعزاز تمام اسٹاف کو ان کی ایک ماہ کی زائد تنخواہ تحفتاً دینے کا اعلان کیا۔ جلسے میں داپولی کے جج عزت مآب ڈمی۔ کے۔ ملا صاحب بھی شرکت فرما کر رونق بخشی۔

نیشنل ہائی اسکول لاٹون کی شاندار کامیابی

نیشنل ہائی اسکول لاٹون

تعلقہ منڈن گڈھ ضلع رتناگری کے کا ایس ایس سی امتحان مارچ ۹۷ء کا نتیجہ ۶۳ء۳۱ فیصد رہا۔ مقادم عائشہ حشمت نے اردو مضمون میں ۹۵ مارکس حاصل کرکے بورڈ میں اول انعام کی مستحق قرار دی گئی۔ نازنین عبدالوہاب ساونت ۷۴ء۷۶ نمبرات حاصل کرکے اسکول میں اول رہی اور منڈن گڈھ تعلقہ میں تمام ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں اور سینٹر پر دوسرا مقام حاصل کرکے اسکول کا نام روشن کیا اسی طالبہ نے سوشل سائنس میں بھی ۸۵٪ سے زائد نمبرات حاصل کیے۔

اس سال ایس ایس سی میں ۲۲ طلبہ شریک تھے ۱۴ کامیاب ہوئے تین فرسٹ اور نو ۹ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کیا اسقدر ممتاز کامیابی اسکول کی ۲۵ سالہ تاریخ میں پہلی بار رونما ہوئی ہے۔

نکہت جہاں کی شاندار کامیابی

نیشنل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈن گڈھ۔ رتناگری کی جماعت ہفتم کی طالبہ قریشی نکہت جہاں قمر اعظم نے مڈل اسکول اسکالرشپ امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

سوپارہ میں جلسہ تقسیم انعامات

ایس ایس سی مارچ ۹۰ء امتحان میں انجمن خیر الاسلام نالاسوپارہ کے تمام طلبہ و طالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اسکول کا نتیجہ صد فیصد رہا۔ اسی خوشی میں انجمن کے سابق طلبہ نے ۱۳ جولائی کو اسکول کے ہال میں ایک شاندار جلسہ تقسیم انعامات کا اہتمام کیا۔ جلسہ کی صدارت جناب رضوان حارث صاحب نے فرمائی اور نظامت کے فرائض زبیر بوٹکے نے انجام دیئے۔ اس جلسے کی خصوصیت یہ تھی کہ کامیاب ۳۴ طلبہ و طالبات کے علاوہ اسکول کے جملہ اساتذہ اور غیر تدریسی اسٹاف کو قیمتی انعامات سے نوازا۔ اس تقریب کے لیے حاجی سہیل کراری (اسٹار بلڈرس) عبدالمعید گھنسار (کونسلر) اور جناب تنویر کراری (کراری ٹرسٹ) نے خصوصی تعاون دیا۔

کراری ایجوکیشن ٹرسٹ کی جانب سے اسکول کی ادھوری بلڈنگ کو مکمل کرنے کے لیے ایک لاکھ روپئے کا عطیہ دینے کا اعلان کیا گیا اور ضرورت پڑنے پر مالی مدد دینے کا وعدہ کیا۔

نقش کوکن

اشرف کاپڑی کو اعزاز

الامین کوآپریٹیو کریڈیٹ سوسائٹی لیمیٹڈ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اپنے ۲۶ جولائی ۹۰ء کو منعقدہ میٹنگ میں جناب اشرف کاپڑی کو ترقی دیکر سوسائٹی کا وائس چیرمین منتخب کیا ہے کاپڑی صاحب ایک سال سے سوسائٹی کے ڈائریکٹر تھے۔

الامین کوآپریٹیو کریڈیٹ سوسائٹی کے چیرمین جناب شیخ حسین قاضی اور مینجنگ ڈائریکٹر جناب غلام محمد پٹیل کی نگاہ انتخاب نے کاپڑی صاحب موصوف کو ترقی دی اور تمام ڈائریکٹرز اور اسٹاف نے کاپڑی صاحب کو مبارکباد پیش کی جناب زین الدین شیخ نے اشرف کاپڑی کی گلپوشی فرمائی۔

جناب اشرف کاپڑی راجواڈی (مہاڈ) کے باشندہ ہیں اور واشی نئی ممبئی میں ایک میڈیکل اسٹور کے مالک اور معروف سماجی خدمتگار ہیں۔

کلیان کے نئے ڈپٹی پولیس کمشنر

کلیان کے ڈپٹی پولیس کمشنر سبھاش آوٹے کی ترقی ہو جانے کے بعد ایک ماہ سے یہ عہدہ خالی تھا اب ان کی جگہ شری بھنورائے شندے ڈپٹی پولیس کمشنر کی حیثیت سے یہاں چارج سنبھال لیا ہے۔

شمیم طارق

اردو ٹائمز کے ایکزیکیٹو ایڈیٹر مقرر

مشہور صحافی، ادیب، شاعر اور نقاد نیز "القائد الرسول" جیسی کتاب کے مصنف جناب شمیم طارق صاحب نے اردو ٹائمز کے شعبہ ادارت میں بہ حیثیت ایکزیکیٹو ایڈیٹر اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

نیشنل ہائی اسکول سونس کی کامیابی

انجمن ترقی سونس کے زیر اہتمام چلائی جانے والے نیشنل ہائی اسکول سونس نے مارچ ۹۰ء میں لیے گیے ایس ایس سی امتحانات میں کامیابی حاصل کی اس کا نتیجہ ۹۴ فیصد رہا۔ اس میں دو طلباء اول درجہ میں نو دوسرے درجے میں اور سات

اور ساتھ تیسرے درجے میں کامیاب ہوئے۔

پہلے نمبر پر الطاف محمد شفیع شروے۔ ۹۳ فیصد مارکس لیے۔

دوسرے نمبر پر حسینہ محمد شفیع شروے ۹۲ فیصد مارکس لیے

تیسرے نمبر پر اشفاق عبدالرحمن شرونے ۵۸ فیصد مارکس لیے۔

عبدالناصر ابراہیم شروے
جنرل سکریٹری وحیدین نیشنل ہائی اسکول

رتناگری لائنس کلب کی نئی مجلس منتظمہ برائے ۲۰۰۰-۹۹ء

صدر: لائن ایکناتھ عرف بھائی نلاوڑے نائب صدور: لائن لطیف مہسکر۔ سکریٹری: لائن ولاس راؤ پاٹل نائب سکریٹری لائن اشلو قاضی اور خازن: لائن بن راؤ بے نوچی آر او، لائن تاج الدین ہوڑیکر منتخب ہوئے ہیں۔

حلف برداری سے قبل رتناگری شہر میں ایس ایس سی اور بارہویں میں میرٹ لسٹ میں آنے والے طلباء وطالبات کو اسناد و انعامات دیکر ہمت افزائی کی گئی۔

اس موقع پر لائن باباصاحب پوار (نائب سکریٹری گورنر) ۳۲۳ ڈی ۱ حاضر تھے۔ مہمان خصوصی کے طور پر پرکاش وانی رتناگری کے ایکزیکٹیو افسر شری گوپال آوٹی اور انیرون (داہبول بجلی کمپنی) کے نائب صدر سنجیو کھانڈیکر بھی حاضر تھے۔

نقش کوکن

ایم. ایس. نائیک ہائی اسکول میں ووکیشنل گائیڈنس

پچھلے مہینہ محمد صدیق نائیک انگریزی میڈیم ہائی اسکول رتناگری میں لائنس کلب کی جانب سے دسویں جماعت کامیاب طلباء وطالبات کے لیے ووکیشنل گائیڈنس کا پروگرام منعقد کیا گیا تھا

اس موقع پر گورنمنٹ پالی ٹیکنیک کے پروفیسر وشوروپے نے پالی ٹیکنک ڈپلو و ڈگری کورسیز اور ان کے مراکز سے متعلق معلومات دی۔ آئی ٹی۔ آئی ٹریڈس کی معلومات انسٹرکٹر شری ٹولے، نشریہ کورسیز کی معلومات شری جانڈگے اور خواتین کے کورسیز کی تفصیلی معلومات مہرشی کروے انسٹی ٹیوٹ کے شری کولتے صاحب نے دی۔

مہاراشٹر زون اسلامک اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے جناب معظم نائیک نے کورسیز کے انتخاب سے متعلق مفصل تقریر کی۔

ایم. ایس نائیک ہائی اسکول کا سالانہ نتیجہ ایس ایس سی امتحان میں ۹۴ فیصد رہا۔ شہر میں اول آنے پر ہیڈ مسٹریس سعیدہ نائیک اور تمام اساتذہ نیز طلباء کے والدین کی محنت کو سراہا گیا۔

پروگرام کی نظامت پی. آر. او لائنس تاج الدین ہوڑیکر نے کی اس طرح کے ووکیشنل گائیڈنس کے پروگرام لائنس کلب رتناگری کی جانب سے پھیلاو دیا گیا، شہر کے ہائی اسکول ویسائی ہائی اسکول، پٹوردھن ہائی اسکول میں بھی منعقد کیے گئے۔

ہندوستانی بحریہ میں پہلی بار ۲ خاتون آفیسر شامل

وہ دن گذر گئے جب خواتین کو صرف میز پر بیٹھ کر کام کرنے کے لیے موزوں سمجھا جاتا تھا ہندوستانی بحریہ نے جنگی جہاز پر مستقل ڈیوٹی پر تعینات کرکے ایک سنگ میل قائم کیا ہے۔ سرجن سی ڈی آر ونیتا تومار اور سب لفٹننٹ راجیشوری کوری وہ پہلی خواتین ہیں جو ہندوستانی بحریہ کے جہاز (آئی این ایس) جیوتی پر تعینات کی گئی ہیں۔ خواتین میڈیکل افسران کے علاوہ خواتین افسران تعلیم

قانون اور ایئر ٹریفک کنٹرول میں جو جولائی ۱۹۲۰ء سے ہی شامل ہیں وہ ساحل پر واقع دفاتر میں تو کام کرتی رہیں مگر انہیں جنگی بحری جہازوں میں سمندر میں جانے کی سخت ڈیوٹی سے مستثنیٰ رکھا گیا تھا۔

گیٹ وے آف انڈیا سے الرجی

امسال ۱۵ اگست کو ملک بھر میں آزادی کی پچاسویں سالگرہ کا جشن تھا تو دوسری جانب ایک ایسا طبقہ بھی سامنے آیا ہے جو غیر ملکی حکمرانوں کے دور میں تعمیر یادگار عمارتوں کو اب دیکھ نہیں پاتے ممبئی میں گیٹ وے آف انڈیا ڈیمالیشن ایکشن کمیٹی کا قیام عمل میں آیا ہے جو تحریک آزادی میں پیش پیش تھے ایسے لوگ اس میں شامل ہیں۔

اطلاع کے مطابق ممبئی کے گھاٹکوپر میں واقع بھنسالی ہال میں مذکورہ کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جس میں متفقہ رائے سے گیٹ آف انڈیا کو ہٹانے کا مطالبہ منظور ہوا۔ ان کا کہنا ہے کہ وہاں چھترپتی شیواجی مہاراج کا رائے گڑھ قلعہ بنایا جائے جہاں نقش کو کن جاتا ہے کہ اس کام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے گیٹ وے آف انڈیا ڈیمالیشن ایکشن کمیٹی کے رکن بابو بھائی کانچ والا کی قیادت میں ایک وفد سینا پرمکھ بال ٹھاکرے سے بھی ملا اور بال ٹھاکرے نے انہیں یہ مشورہ دیا ہے کہ اس کو تبدیل کرنے کی اجازت صدر جمہوریہ ہی دیں گے سمجھا جاتا ہے کہ پہلے گورنر الیگزینڈر کو میمورنڈم دیا جائے گا اس کے بعد بات آگے بڑھے گی۔ شکیل شیخ

صابو صدیق کالج میں کانفرنس روم کا افتتاح

پچھلے مہینہ صدر انجمن اسلام ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا نے حاجی صابو صدیق پالی ٹکنک کالج میں ایک کانفرنس روم کا افتتاح کیا جو کالج کے سابق طلباء شمس رضوی، صلاح الدین خان عزیز الرحمٰن قریشی، قادری طارق، احمد کاسو، امتیاز پیرزادہ وغیرہ کے مالی تعاون سے بنایا گیا ہے اس موقع پر وائس چیئرمین رضوان حارث، چیئرمین غفار خان انجینئرنگ کالج پرنسپل عبدالمجید چارا پرنسپل پالی ٹکنک محمد ہارون اور ممبر اسمبلی حاجی بشیر موسیٰ پٹیل موجود تھے۔

خوب سے ہے خوب تر کہاں

آج دنیا کے زیادہ تر ممالک ترسیل پیغام کے جدید نظام سے جڑ چکے ہیں اور ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ

گوش بر آواز

قارئین کے خطوط سے اقتباس

★ جون ۹۷ء کا شمارہ نظر سے گزرا۔ ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کی کتاب "کوکن میں اردو تعلیم" پر خوب رائے زنی ہوئی ہے۔ البتہ محترم نظام الدین گوریکر اور جناب انجم عباسی کی تحریریں قاری کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں۔

نشتر صاحب میرے وطن امبیت میں ہیں انہوں نے کتاب کی اشاعت پر مجھ سے آزادانہ رائے طلب کی ہے تو عرض ہے کہ کوکن کی سرزمین پر اس میدان میں کچھ ایسے سپوت بھی گزرے ہیں جن کی لگن و محنت کی بدولت تعلیمی پودے تناور ہو گئے مگر کتاب میں محض کچھ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے جگہ دی گئی ہے اور جو حقدار ہے ان کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے ہو سکتا ہے مطالعہ کی کمی یا مواد کی نامکمل فراہمی کی بنا پر ایسا ہو گیا ہو۔

آئندہ کے لئے نیک خواہشات

عبدالستار اسماعیل کنکے (امبیت)

★ اگست ۹۷ء کا شمارہ پسند آیا۔ میری نظر میں یہ کوکن علاقہ کا واحد رسالہ ہے جو باقاعدگی سے جاری ہے۔ رسالہ کی شادابی اور خوبصورتی کے لئے مبارکباد۔

پچھلے شمارہ میں "مسلم گورنروں" کی جو فہرست شائع کی گئی ہے ان میں تاملناڈو کی گورنر خاتون فاطمہ بی بی کا نام شامل نہیں ہے۔ ؎

خیراندیش: عبداللہ عبدالحکیم (مالیگاؤں)

؎ مسلم گورنروں کی فہرست میں فاطمہ بی بی کا نام سہواً لکھنے سے رہ گیا آپ نے توجہ دلائی اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ مدیر۔

★ نقش کوکن اگست ۹۷ء کا تازہ شمارہ موصول ہوا سرورق کا تبلیغی شعر پڑھ کر اور اُڈرن کی درسگاہ مدرسہ محمدیہ کی تصویر دیکھ کر دل خوش ہوا۔ یہ بات قابل رشک ہے کہ نقش کوکن کی اردو تعلیم کے نقیب، اردو مدارس کے نمائندے کے طور پر پہچان بن گئی ہے۔ 'نقش کوکن' اپنے معیار ادب اپنی طباعت اور عمدہ کاغذ کی وجہ سے بھی ایک معیاری رسالہ بن گیا ہے۔ یہ بات مجھ کو بہت بھائی کہ آپ شمارے کے سرورق پر مسجد یا مدرسہ کی تصویر شائع کرتے ہیں ان تمام باتوں کے پیش نظر نقش کوکن کا ایک منفرد مقام ہے۔ خدا کرے یہ بیرون مہاراشٹر بھی تمام مسلمانوں کا نمائندہ رسالہ بن جائے آمین۔

نقش کوکن کے ایک بہی خواہ کی جانب سے 'نقش کوکن' ہر ماہ میرے نام ارسال کیا جاتا ہے۔ میں 'نقش کوکن' ہی کے توسط سے اس بہی خواہ کی خلوص دلی اور فراخدلی کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کیا میں آپ کے ذریعے اس بہی خواہ کے اسم گرامی سے متعارف ہو سکتا ہوں؟ ؎ خدا ان صاحب کو جزائے خیر دے آمین۔ ان کی خدمت میں میرا سلام مسنون۔ خیراندیش

عبدالکریم مکاندار چشتی (سانگلی)

؎ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادہ سے نقش کوکن کا بہی خواہ پرچہ کو تقویت پہنچانے اور اردو کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتا ہے اس کا عقیدہ ہے کہ "نام و نمود شیوۂ اہل کرم نہیں۔ اور ہم اس کے اس عقیدے کو ٹھیس پہنچانا نہیں چاہتے۔

(مدیر)

★ "نقشِ کوکن" ملنے میں اگر تاخیر ہوتی ہے تو بے چین ہوجاتا ہوں۔ ماشاء اللہ دن بدن رسالہ قارئین میں ہر دلعزیز ہوتا جارہا ہے۔

جناب دوست محمد شاداب کی "آدابِ محبت پیدا کر" بے حد پسند آئی۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

محمود حسن قاضی (واشی)

★ جولائی کے سرورق پر جامع مسجد دہلی نے دل موہ لیا۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ مکین جن کا پڑوسی اللہ کا گھر ہو، ان پر مجھے رشک آتا ہے۔

حضرت بلالؓ کا گنبدِ خضریٰ کے چوکھٹ پر کھڑے ہوکر لوگوں کو فلاح کی طرف بلانے کی آواز کی یاد۔ قرآن کی تلاوت۔ عمل اور سوچ و فکر اور پیروئ سنت رسولؐ مسجدوں سے ہی وابستہ ہیں۔

"اتر جائے تیرے دل میں میری بات" جاری رکھیے گا۔

جزاک اللہ دعاؤں کے ساتھ آپ کا خیر اندیش

احمد ابراہیم ہروتکر (لندن)

★ رسالہ بتیس ۳۵ برس ہے چالیس کے بعد بڑھاپے میں آجائے گا۔ چار پانچ سال رہ گئے ہیں زور لگاؤ اور اسے نقشِ کائنات بنادو۔ ویسے اعزازی نمائندوں کی فہرست دیکھ کر یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ دنیائے ادب کے نقشے پر کوکن کا نقش بن کر اس کا وجود نمایاں تو ہو ہی گیا ہے لیکن ابھی بہت محنت کرنی ہوگی دنیا بڑی قدآور ہے اور ہم پنجوں پر کھڑے نظر آرہے ہیں۔

پہلے کبھی رونمائی ہوا کرتی تھی آج ماحول بدلا ہے اور دلہن بھی دکھائی جانے لگی ہے لیکن رونمائی سے پہلے اسے سنوارا جاتا ہے۔ آپ کو اس دخترِ ادب کے

نقشِ کوکن

معیار کو سنوارنا ہوگا۔ کتابت پر توجہ دینی ہوگی۔ طرزِ تحریر بدلنے کی کوشش کریں۔ حروفِ تحریر ذرا چھوٹے ہوں اور سرخیاں جاذبِ نظر ایسا معلوم ہو کہ ہم رسالہ پڑھ رہے ہیں دوپہر نامہ نہیں۔ کام تو آپ کر ہی رہے ہیں بس ذرا سی توجہ اور نگہبانی کی ضرورت ہے۔ مضامین اپنوں کے ہوں یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن یہ چھپتے ہیں غیروں کے لئے دنیائے ادب کے لئے اس لئے جانچ ضروری ہے [1]

لختِ نقشِ کوکن عارف احمد جی

شیخ مصری ادارگاہ ممبئی ۲۷

---

[1] مشورہ کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں، کوشش کریں گے کہ آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہ ملے۔

عرض یہ ہے کہ نقشِ کوکن ادبی پرچہ نہیں بلکہ معلوماتی جریدہ ہے اور اس کے قارئین میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اردو میں متوسط تعلیم یافتہ ہیں۔ خواہ وہ گاؤں دیہات میں ہوں یا بیرونی ممالک۔ جیسے افریقہ، انگلینڈ، آسٹریلیا۔ لہٰذا خفی قلم سے لکھا گیا مضمون انہیں گراں گزرے گا۔

(مدیر)

اخبار و افکار

مرتبہ: ۔۔۔ فی بن صاد

شوکت خان سرگروہ کو اعزاز

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب ایس وائی خان سرگروہ متوطن پنہالے ضلع رتناگری کو زونل ریلوے یوزرس کنسلیٹیو کمیٹی کا رکن منتخب کیا گیا ہے۔

پونہ یونیورسٹی کا اردو ڈپلوما کورس

پونہ یونیورسٹی نے ایک سال کا اردو ڈپلوما کورس جاری کرنے کے لیے دکن مسلم انسٹی ٹیوٹ پونہ کو اجازت دے دی ہے اس قدیم ادارے کے تحت گذشتہ ۸ دہائیوں سے ایک لائبریری جاری ہے انسٹی ٹیوٹ میں عوام کے لیے فری ریڈنگ روم اور طلبہ وطالبات اور خواتین کے لیے الگ الگ شعبے قائم ہیں ۱۹۴۴ء میں انسٹی ٹیوٹ کا الحاق پونہ یونیورسٹی سے بطور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہوا۔ یونیورسٹی میں اردو ریسرچ کے مسودے پی ایچ ڈی کے لیے اس ادارے کی معرفت پیش کیے جائیں گے گذشتہ دو برسوں سے انسٹی ٹیوٹ میں اردو سیکھنے کے لیے ایک سہ ماہی سرٹیفکٹ کورس جاری کیا گیا جس کی اب تک پانچ جماعتیں ہو چکی ہیں۔ پونہ یونیورسٹی کے مختلف کورسوں میں اردو ڈپلوما کورس شامل ہے۔ پونہ یونیورسٹی کے حلقہ میں دکن مسلم انسٹی ٹیوٹ پونہ پہلا ادارہ ہے جسے یونیورسٹی نے اس کورس کی تعلیم کی منظوری دی ہے محبان اردو اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

سکریٹری صالح محمد خان

ایس ٹی اور ٹینکر میں تصادم

۲۸ جون کی صبح تقریباً پانے ۱۱ بجے وساوا ہوٹل مہاڈ کے قریب چپلون کی جانب جانیوالا ایک ٹینکر سامنے سے آنے والی مہاڈ ڈپو کی بس سے ٹکرا گیا جس میں ۴۲ افراد زخمی ہوئے زخمیوں میں ٹینکر ڈرائیور ارشاد علی ایوب علی خان اور بس ڈرائیور پانڈورنگ لکشمن ستار بھی شامل ہیں زخمیوں کو مہاڈ کے سرکاری اسپتال میں داخل کر دیا گیا فی زخمی ۶ ہزار ۳۰۰ روپے امداد کا اعلان کیا ہے۔

ضلع رتناگری کی ۲۲۳ گرام پنچایتوں کا چناؤ ۲۵ اکتوبر کو ہوگا

ضلع رتناگری کے ۲۲۳ گرام پنچایتوں کا چناؤ ۲۵ اکتوبر ۹۷ء کو ہو رہا ہے اس چناؤ میں حصہ لینے والے امیدوار ۱۰ اکتوبر تک پرچہ نامزدگی داخل کر سکتے ہیں۔ ان باتوں کا اعلان ریاست مہاراشٹر کے الیکشن کمیشن کے صدر مسٹر ڈی این چودھری نے کیا انہوں نے تفصیلی معلومات دیتے ہوئے کہا کہ ضلع رتناگری کی درج ذیل تحصیلوں میں واقع گرام پنچایتوں کے چناؤ ہونے جا رہے ہیں۔ تعلقہ منڈنگڈھ میں ۱۶ گرام پنچایت، داپولی میں ۳۲، کھیڈ میں ۱۰ گوہاگھر میں ۳ چپلون میں ۲۴ سنگمیشور میں ۴ رتناگری میں ۲۹ لانجہ میں ۱۹ اور راجہ پور میں ۲۳ گرام پنچایتیں شامل ہیں۔

سارنگ میں عید میلاد النبی

۱۸ جولائی ۹۷ء کو اردو اسکول

نقش کوکن

سارنگ تعلقہ داپولی میں سیرت کا جلسہ ہوا جس کی صدارت الحاج عبدالرحمٰن محمود بھاروے صاحب نے فرمائی۔ بچوں نے نعت پاک اور تقاریر کے ذریعہ اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی صدر معلمہ رقیہ مقدم اور معاون مدرس عرفان قاضی نے بچوں کی رہبری فرمائی تھی بچوں کو انعامات دئے گیے۔ کرتی ہے نیز سالانہ امتحان میں اول، دوم، سوم نمبر سے کامیاب ہونے والے طلباء کو انعامات بھی دے رہی ہے امسال سوسائٹی نے شرگاؤں اردو اسکول کے لیے تعلیمی وسائل اور مالی امداد کے طور پر ۸۸۲۱/- روپے کا گرانقدر تعاون دیا ہے جس کے لیے اسکول ہذا کی صدر معلمہ اور تمام معاونین سوسائٹی کے تہہ دل سے شکرگذار ہیں۔

ینگ فرینڈ ویلفیر سوسائٹی شرگاؤں

۱۹۸۳ء میں گاؤں کے چند باشعور نوجوانوں نے ینگ فرینڈ ویلفیر سوسائٹی شرگاؤں کی بنیاد ڈالی بمبئی میں رجسٹرڈ شدہ یہ سوسائٹی گاؤں کی فلاح وبہبود کے لیے ہمہ وقت کوشاں ہے۔

بستی شرگاؤں رتناگری کے جو لوگ مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم سے محروم رکھتے ہیں۔ سوسائٹی ان بچوں کو ہر وہ سہولت دیتی ہے جو تعلیم کے لیے ضروری ہے، یونیفارم، کاپیاں رین کورٹ، چھتریاں، ایس ٹی پاس نیز دتک پالک دو لڑکیوں کے لیے سالانہ وظیفہ ۲۰۷ روپئے عطا

کرجی میں طلبہ کی کابینہ

امسال بھی آدرش ہائی اسکول کرجی میں "طلبہ کی کابینہ" کے تحت عام انتخاب بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے

دس عہدوں کے لیے کل ۲۲ طلبہ نے حصہ لیا۔ تین دن لگاتار طلبہ نے فرصت کے اوقات میں بچوں سے ووٹ مانگنے کے لیے تقاریر کیں۔ اسکول کے احاطے میں پوسٹر لگائے کلاس میں جاکر کیا نواسنگ کرتے رہے اس طرح بڑے ہی نظم وضبط کے ساتھ اسکول میں الیکشن کا ماحول پیدا کیا۔

۱۷ جولائی کی صبح ووٹنگ "خفیہ رائے" کے مطابق ہوئی اور شام ۵ بجے نتائج کا اعلان کیا گیا جسمیں دس عہدوں کے لیے مندرجہ ذیل دس طلبہ منتخب کر لیے گئے

وزیر اعظم منظفر حسین تانبے (نہم الف)
بزم ادب حسام الدین اقبال حمدولے (ہشتم الف)
کوآپریٹیو اسٹورس الیاس اقبال ٹپل (ہشتم الف)
سائنس کلب ترنم اقبال ٹپیل (ہفتم)
مالیات رابعہ علی چوگلے (ہشتم الف)
لائبریری ترنم بشیر پرکار (نہم الف)
باغ سیر و تفریح
توصیف صلاح الدین حمدولے (ہشتم الف)
تنظیم: وسیم اکبر ددوکے (ہفتم
کھیل ساجد ابراہیم تانبے (نہم الف)
وزیر خاتون نادرہ شفیع ناڈکر (ہشتم الف)

۱۹ جولائی ۹۷ء کو تہنیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں اسکول

ارشد خان نے تاریخ مرتب کی

نیروبی مشرقی افریقہ میں جناب رؤف خانصاحب متوطن نگڈی تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے فرزند ارشد خان نے سند حاصل کر کے نیروبی میں اولین مسلم آرکٹیک نقش کو کن

اس شاندار کامیابی کی وجہ سے اسے
اسکالرشپ بھی حاصل ہوئی اور اسے
وویکانند کالج کولہاپور میں ہائر سکنڈری
کے لیے داخلہ بھی مل گیا ہے اس کا ارادہ
ہے کہ وہ کمپیوٹر انجینئر بنے۔
اللہ اس کے ارادوں کو کامیاب
کرے۔ مرسلہ : نذیر پھوبنل

کیریئر کورسس کی رہنما

کتابوں کیلئے داپولی میں لائبریری کا افتتاح

یوتھ ویلفیئر الیوسی
ایشن سعودی عربیہ کی سرپرستی اور
نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نیشنل
ایجوکیشن مومنٹ کے اشتراک و
تعاون سے نیشنل ہائی اسکول داپولی
جو رتناگری ضلع کا اولین اردو ہائی
اسکول ہے کے مطالبہ پر ہر شعبہ میں
پیشہ وارانہ تعلیم و تربیت پر رہنمائی
کرنے والی تقریباً پچیس کتابوں کی
ایک لائبریری کا افتتاح ۲۰ اگست
۹۰ کی سہ پہر میں مدیر نقش کوکن
کیپٹن فقیر محمد مستری کے ہاتھوں انجام
پایا۔ کیپٹن مستری اسی ہائی اسکول
کے سابق طالب علم اور فورم کے
روح رواں ہیں۔
حلقہ کی معروف شخصیت
اور مسلم ایجوکیشن سوسائٹی داپولی کے
صدر (جس کے زیر اہتمام ہائی اسکول
جاری ہے) جناب روشن خان صاحب
وکیل نے پروگرام کی صدارت کی ور ڈاکٹر
کالج داپولی میں شعبۂ اردو کے ہیڈ پروفیسر
خالد آرائی صاحب جو نیشنل ہائی
اسکول داپولی کی اسکول کمیٹی کے
چیرمین ہیں نے آئے ہوئے مہمانوں کا
استقبال کیا۔ اپنی پر مغز تقریر میں
پروفیسر خالد صاحب نے لائبریری
کے افتتاح کا مقصد اس کی ضرورت
اور افادیت پر روشنی ڈالی گورننگ
کونسل کے صدر جناب عمر دلوی (متوطن
ساکھرولی۔ جو کبھی ڈپٹی کلکٹر بھی رہ
چکے ہیں) نے زمانۂ ماضی کا ذکر کرتے
ہوئے کہا کہ موجودہ نسل خوش نصیب
ہے کہ انہیں طرح سے اعلیٰ تعلیم کے
لیے رہنمائی کی جارہی ہے اگر ہمارے
زمانے میں یہ سہولت حاصل ہوتی تو
نہ صرف میں بلکہ میرے دیگر ساتھی جو
اس ادارہ سے فارغ التحصیل ہوئے
زندگی کے میدان میں کچھ اور بلند مقام
حاصل کر لیے ہوتے۔ یوتھ ویلفیئر الیوسی
ایشن کے صدر جناب محمد علی مقدم، جناب
عبدالغنی پاوسکر اور ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر
جو یہ مفید کتابیں لے کر ممبئی سے تشریف
لائے تھے آپ صاحبان نے بچوں سے
ان کے اساتذہ اور والدین سے التماس کی کہ
وہ نئی نسل کی تعمیر و ترقی کے لیے ان
کتابوں سے استفادہ کرتے رہیں۔
ہائی اسکول کے پرنسپل جناب
ایم اے دیشمکھ نے بھی اس قدر مفید
لائبریری کے حاصل ہونے پر اپنی خوشی کا
اظہار فرمایا اساتذہ کی نمائندگی کرتے
ہوئے جناب ایوب ناڈکر صاحب اور
اسٹوڈنٹس کی جانب سے مس ٹھاکور نے
اظہار خیال فرمایا۔ اخیر میں روشن خان صاحب
کے بلیغ خطبۂ صدارت اور سکریٹری جناب
عثمان قاضی کے اظہار تشکر کے بعد یہ افتتاحی
تقریب اختتام پذیر ہوئی

کامیابی

(۱) تبسم بابا صاحب رکھانگے
ایس این ڈی ٹی یونیورسٹی جوہو سے بی فارم
کے امتحان میں درجہ اول (فرسٹ کلاس)
کامیاب ہوئیں۔
(۲) نبیلہ فقیر محمد بندرکر ہندوجا کالج
بمبئی یونیورسٹی سے بی کام کے امتحان میں فرسٹ
کلاس میں کامیاب ہوئی۔ مرسلہ مبین عبداللطیف جاجی

شادی خانہ آبادی

انگلستان میں نقش کوکن کے نمائندہ خصوصی
جناب ابراہیم بغدادی کے فرزند الطاف کی
شادی ثمینہ یاسمین علی میاں نائیک کے ساتھ
۲۷ جولائی، ۹۰ کو بلیک برن انگلینڈ میں انجام پائی۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے۔

درونِ ہند خریدار

جناب اسمعیل احمد ولے	جالنہ
مسنر فریدہ انور گاؤنکر	کرلا۔ رتناگری
جناب ایم ایم ملاّ	کرلا ممبئی
ر احمد انصاری	جونپور
محترمہ ترنم عبدالصمد صیقولے	شریوردھن
اقراء ایجوکیشن سوسائٹی	جلگاؤں
جناب احمد علی پرکار	فروس
ر حنیف داؤد پرکار	ر
ر داؤد زین الدین پرکار	ر
ر جلیل عبدالقادر پرکار	ر
مسنر شمشاد بی جمال پرکار	ر
جناب عادل بی ایس پرکار	ر
محترمہ شہنوت شریف پرکار	دہیسر
جناب فرید احمد پرکار	ملاڈ
جناب اعظم ابراہیم پرکار	ر
مسنر انیسہ غالب پرکار	جوگیشوری
جناب اسمٰعیل علی پرکار	فروس
ر سمیر سعد اللہ کھمکر	پنویل

جناب الطاف یوسف نائیک	پنویل
محترمہ جناکوثر محمد حنیف شیخ	ر
جناب آصف حسن کریل	ر
ر شبیر علی میاں کلیانکر	وڈگھر
ر عبدالرشید عبدالقادر پٹیل	پنویل
محترمہ شاہانہ فضل ساسکر	ر
اردو ہائی اسکول	تلا
انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول	داپھول
محترمہ ثمینہ نظام الدین نجلے	کرلا ممبئی
جناب فقیہ اسمٰعیل محمد	اگرواڑہ
ر اعجاز احمد حوا	جامگہ
ر ابراہیم شیخ حسین چلوان	راجیواڑی
ر داؤد یونس قاضی	ممبئی ۸
ر یونس اے راول	تھانہ
ر ابراہیم اے کریم قاضی	اندھیری
ر نثار حسن راجپورکر	رتناگری

بیرونِ ہند خریدار

جناب حسن عبداللہ میرکر	منامہ بحرین
ر مظہر وزیر پلوکر	منامہ بحرین
محترمہ زیدوانی گیگا	لندن
جناب اقبال کاپڑی	ڈیرہ دبئی

ڈاکٹر نائیک کو اعزاز

مدیر نقش کوکن اور ذہنی امراض کے ماہر معالج ڈاکٹر عبدالکریم نائیک کو حکومتِ ہند کی مرکزی وزارتِ صحت' نے نیشنل ہیلتھ کمیٹی (ستہ رکنی کمیٹی) میں شامل کیا ہے جو سائیکیاٹری کے علاج معالجہ کی مشاورت کے لئے قائم کی گئی ہے اس کمیٹی میں ایک ڈاکٹر بنگلور اور ایک دہلی سے شامل کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالکریم نائیک بمبئی سائکیاٹری ایسوسی ایشن کے صدر رہ چکے ہیں اور ایک سینئر اور ماہر معالج کی حیثیت سے آپ کا نام ملک میں مشہور ہے۔

شراب حرام ہے کہ وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اس گناہ سے بچیے اگر کوئی بھائی پیتا ہو تو اس سے ہمدردی کے ساتھ یہ بری عادت چھڑادیں۔

(مولانا قاری عباس علی کھوت حلقہ کوکن ہونا)

ڈاکٹر ارشد محمد اسحٰق برمارے

ماہم میں مقیم ڈاکٹر محمد اسحٰق برمارے (ساکن ساٹولی، تعلقہ لانجہ) کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر ارشد اسال ماہر آرتھوپیڈکس (ORTHOPEADIC) سرجن بن گئے ہیں۔ فی الحال وہ جے جے اسپتال اور جی ٹی اسپتال میں مریضوں کو فیض پہنچا رہے ہیں۔

ڈاکٹر ارشد نے انڈیا میں آرتھوپیڈکس کی سب سے اعلیٰ ڈگری D.N.B ڈپلومیٹ نیشنل بورڈ) اپنی پہلی کوشش میں حاصل کی۔ یہاں قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اس ڈگری کا امتحان آل انڈیا سطح پر ہوتا ہے اور یہ ڈگری بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ہے۔ ڈاکٹر ارشد خطۂ کوکن میں اس ڈگری کے حاصل کرنے والے پہلے مسلم ڈاکٹر ہیں۔

ڈاکٹر ارشد نے ایم بی بی ایس، ڈی آرتھو اور ایف سی پی ایس (آرتھوپیڈکس) کی ڈگریاں بھی اپنی پہلی کوششوں میں حاصل کی ہیں۔

ہم ڈاکٹر ارشد کو ان کی نمایاں کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں کو شفا کی تاثیر بخشے جس سے مریض شفایاب ہوتے رہیں۔ آمین ۰۰

تھانے ضلع کے مسلم ایس ای او

مہاراشٹر حکومت نے اسپیشل ایکزیکیٹیو افسروں میں تھانے کے لئے دوسری فہرست شائع ہوئی ہے جس میں اردو ٹائمز کے نمائندے کبیر الدین شیخ کو بھی یہ اعزاز ملا ہے۔ دیگر افراد میں کلیان سے شیخ نیاز احمد، مسز نادرہ مسعود پیش امام، سید پرویز علی، شریمتی عظمہ سعد قاضی، عباس گھڑیالی، خان مختار اسحاق۔ شیخ محمد قاسم یوسف۔ عبدالرزاق ابراہیم پٹھان۔ عبدالستار فقیہ۔ شیخ بشیر احمد شمس الدین۔ شیخ عبدالغنی حسن۔ تھانے سے سلمان ماہمی (فوزان)۔ داؤد مقری۔ بشیر باپے۔ اصغر مقادم۔ شیخ اعجاز الدین۔ ایڈوکیٹ عبدالرؤف قادری۔ نثار قاسم۔ انور میمن۔ سید عبدالوہاب۔ شیخ مہربان علی۔ آصف گلاب (بھائندر) اشفاق سوسے (تنگھا بوریولی) بھیونڈی سے شیخ الطاف حنیف۔ کھیرنا سے حنیف شریف پٹیل، نئی ممبئی سے خان ابوبکر عثمان وسئی سے شیخ ہاشم ابراہیم پالکھر سے اعجاز نورالدین ملا اور اصغر بھائی دکھنڈولا۔ جوہار سے عبداللطیف پنجاری، میمن عبدالستار شامل ہیں۔

علی قاضی جوائنٹ سکریٹری منتخب

منتخب: گزشتہ دس سالوں سے ہندوستان کی مشہور اشاعتی کمپنی پاپولر پرکاشن میں مارکٹنگ منیجر کی خدمت انجام دینے والے جناب علی اسماعیل قاضی، متوطن مجگاؤں رتناگری کو ۲۵ جولائی ۱۹۹۷ء کے روز ممبئی پبلشرز ایسوسی ایشن کی سالانہ عام میٹنگ میں ایسوسی ایشن کا جوائنٹ سکریٹری چن لیا گیا ہے۔ اس انتخاب پر ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔۔

(مرسلہ: محمود حسن قاضی)

دوحہ قطر [خلیج العرب کی خبریں]

یہ فقط چاہنے والے ہیں میرا کوئی نہیں
میں بھی اِس مُلک میں اُردو کی طرح زندہ ہوں

درج بالا شعر کی حقیقت پر بحث کرتے ہوئے نقش کوکن کے دوحہ قطر (خلیج العرب) میں مقیم نمائندۂ خصوصی جناب حسن چوگلے نے کہا کہ اُردو اس ملک کی زبان ہے اور سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے۔ اگر آپ (نقش کوکن والے) ہم سے تعاون فرمائیں تو ہم اُردو کے اس پرچہ کو جسے آپ نے خونِ دل پلا پلا کر پچھلے ۳۵ پینتیس سالوں سے زندہ رکھا ہے ہم اسے نہ صرف گاؤں گاؤں میں پھیلائیں گے بلکہ بیرونِ ہند بالخصوص خلیج العرب میں اُردو کے چاہنے والوں کو بھی اس طرف متوجہ کریں گے۔ ہمارے استفسار پر آپ نے فرمایا کہ ہم نقش کوکن کے درج ذیل سات ہمدردان سو خریداروں کی کفالت قبول کرتے ہیں تاکہ ہمارے دیئے ہوئے پتوں پر آپ سال بھر پرچہ ان کے نام جاری رکھیں۔ اس طرح وہ گاؤں گاؤں پہنچ جائے گا اور وہاں کے لوگ اس سے مستفیض ہوں گے۔ اگر آپ ایک صفحہ دوحہ۔ قطر کے لئے مختص کریں تو ہم اس علاقہ کی خبریں آپ کو ہم پہنچائیں گے۔ اس طرح اس علاقہ میں اردو پڑھنے والے اس پرچہ کی طرف متوجہ ہوں گے۔ ادارہ پر اس صفحہ کا بوجھ نہ پڑے اس لئے صفحہ کی کفالت کے لئے ایک صفحہ کا اشتہار بھی ہم بہم پہنچائیں گے۔

جناب حسن چوگلے کی اس تجویز نے ہمارے حوصلوں کو جلا بخشی اور ہم نے نہایت شکر گزاری کے ساتھ اس تجویز کا خیر مقدم اب دوحہ قطر اور اس کے قریب و جوار میں رہنے والے حضرات اپنے علاقہ کی کوئی خبر بغرضِ اشاعت (براہ راست) دفتر نقش کوکن میں نہ بھیجیں بلکہ جناب حسن چوگلے کے نام ارسال فرمائیں ان کا پتہ ہے:

حسن چوگلے، پوسٹ بکس ۵۹۱۰۔ دوحہ قطر۔ ٹیلیفون ۲۸۹۵۳/۴۱۷ فیکس ۴۳۴۳۲۴

ان ہمدردوں کے اسمائے گرامی جنہوں نے ۱۰۰ درونِ ہند خریداروں کی کفالت فرمائی ہے۔

جناب حسن عبدالکریم چوگلے۔ ۲۰ خریدار جناب ثناء اللہ اے آر گھر ٹکر ۲۰ خریدار
جناب شبیر ایچ پالوجی۔ ۲۰ خریدار جناب انور علی خان مہاڈک ۱۰ خریدار
جناب عبدالصمد ایم دلوی ۱۰ خریدار جناب نیاز عبدالکریم قاضی ۱۰ خریدار جناب محمد اخلاص فرید ۱۰ خریدار

N.K.T.F کے پروگرام

حسب سابق کوکن کے جملہ اردو ہائی اسکولوں کو نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کی جانب سے سرکولرز بھیج دیئے گیے ہیں اس درخواست کے ساتھ کہ وہ مرسلہ فارم کی خانہ پُری کرکے ۲۰ ستمبر ۹۷ء تک ہمیں لوٹائیں تاکہ ان کے ہائی اسکولوں میں ایس ایس سی میں کامیابی کی بنیاد پر ہر مضمون کا بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈنٹ کا انتخاب کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی سے مقابلوں کے سرکیولرز بھی ارسال کئے گیے ہیں جن میں تقریری مقابلو کے لیے عنوانات دئے گئے ہیں یہ مقابلے انشاء اللہ نومبر ۹۷ء کے تیسرے ہفتے میں انعقاد پذیر ہونگے جن کی صحیح تاریخ اور مقابلہ کے مرکز کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔

امسال ماہ رمضان المبارک جنوری ۹۸ء میں ہوگا لہذا فائنل مقابلے اور تقسیم انعامات واعزازات کا جشن ماہ دسمبر ۹۷ء میں منعقد ہوگا اردو ہائی اسکولوں کے ذمہ داران حضرات اس کا خیال رکھیں۔

نقش کوکن

ڈاکٹر اشتیاق شیخانی

ڈاکٹر اشتیاق محمود میاں شیخانی پچھلے دس سالوں سے ایک کامیاب سرجن کے طور پر اپنی خدمات جاری رکھے ہوئے ہیں ان کا دائرہ عمل پرنس علی خان ہسپتال، انجمن خیرالاسلام چیریٹیبل ہاسپٹل اور باندرہ میں شانتی پالی کلینک ہے۔ جنجیرہ مروڈ ضلع رائیگڈھ کے ڈاکٹر شیخانی نے گرانٹ میڈیکل کالج بمبئی سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس وایم۔ ایس کی سندیں حاصل کیں۔

اپنی مصروف پریکٹس کے باوجود ڈاکٹر اشتیاق شیخانی اپنے دیگر ساتھیوں کے ساتھ دیہی و شہری علاقوں میں فلاحی و میڈیکل کیمپ میں شامل رہتے ہیں وہ کوکن میڈیکل سوشل فورم کے سکریٹری ہیں۔ یہ فورم نہ صرف میڈیکل اور تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے بلکہ بیواؤں، یتیموں اور سماجی طور پر کمزور طبقات کے لیے مالی مدد بھی مہیا کرتا ہے۔ اسی طرح اپنے علاقے مروڈ، جنجیرہ ضلع رائے گڈھ کے کھیل جنجیرہ اینگلرش منڈل کے سرگرم رکن بھی ہیں اس منڈل نے رائے گڈھ کے دیہی لوگوں کے لیے کرسیاں، وہیل چیرز، کانوں کے سننے کے لیے آلہ مہیا کیے ان کے اس کام میں علی یاور انسٹی ٹیوٹ و دیگر ادارے بھی ساتھ تھے۔ نیشنل ایڈز کمیٹی کے تحت عوام میں ایڈز جیسے خطرناک مرض سے متعلق عوامی بیداری کے لیے لکچرز وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔

۹۳-۱۹۹۲ء کے خوفناک فسادات کے موقع پر ڈاکٹر شیخانی نے ملت نگر اندھیری سے نوجوانوں کی ایک جماعت بنائی اور بلا تفریق مذہب و ملت ریلیف کا انتظام کیا۔ مالی مدد کی اور عطیۂ خون کا انتظام کیا۔

ان خدمات کی ستائش میں دہلی کے انسٹی ٹیوٹ آف اکنامک اسٹڈیز نے انہیں جولائی ۹۷ء میں دہلی میں منعقدہ ایک سیمینار میں ماؤسیوا پُرسکار کے ایوارڈ سے نوازا

آزادی کا پچاس سالہ سفر
جمعہ سے جمعہ تک

۵۰ سال قبل ۱۵ اگست ۴۷ء کو جب برطانوی راج کا خاتمہ ہوا تھا اور ہندوستان کے باشندوں نے آزادی کی ہوا میں پہلی سانس لی وہ دن جمعہ تھا اور آزادی کی پچاسویں سالگرہ کا جشن ہم ہندوستانیوں نے جس دن منایا وہ ۱۵ اگست ۹۷ء بھی جمعہ کا دن تھا۔

کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے سربراہوں سے گـــذارش

کامیابی کا فیصد کم ہے ؟ تو کیا ہوا ! گھبرائیے نہیں !!

امسال S.S.C امتحان میں آپ کے ہائی اسکول کا کامیابی کا نتیجہ کمزور ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ N.K.T.F کے بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈنٹ کے مقابلے کے لئے اپنی تفصیلات بھیجنے سے گریز کریں۔

اگر آپ نے اپنی تفصیلات نہیں بھیجیں تو ممکن ہے کسی مضمون میں آپ کے ہائی اسکول کی کارکردگی قابلِ قدر ہے تو آپ کی عدم شرکت کے باعث اس مضمون کا معلم انعام پانے سے محروم رہ جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی مضمون میں آپ کے ہائی اسکول کا طالب العلم کوکن کے جملہ ہائی اسکولوں کے بچوں سے زیادہ نمبر پا چکا ہے تو وہ انعام پانے سے رہ جائے گا۔ لہٰذا اپنے کمزور نتیجہ پر شرمندہ ہو کر مقابلہ میں شریک ہونے سے نہ گھبرائیں۔ اپنی تفصیلات کے فارم مقررہ تاریخ کے اندر ہی بھر کر لوٹا دیں۔ انصاف کا یہی تقاضہ ہے اور اس تقاضہ کو پورا کرنے کے لئے ہم آپ سے تعاون کے خواستگار ہیں۔ ⁂

سکریٹری

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم

انتقال پر ملال

زین الدین باغکری کو صدمہ

مجگاؤں (ممبئی) حلقہ کی معروف شخصیت تاجر اور سماجی کارکن جناب زین الدین باغکری متوطن کولتھرا کے بھائی حمزہ میاں باغکری کا ۲ راگست ۹۷ء کو ناگہانی طور پر ممبئی میں انتقال ہوگیا۔ تدفین ناریل واڑی عمل میں آئی۔

حاجی قاسم ونو چل بسے

دارو خانہ ریے روڈ کے مشہور تاجر اور ایڈوکیٹ اے۔ وائی قاضی صاحب کے بہنوئی حاجی قاسم ابراہیم ونو صاحب کا ۸ رجولائی ۱۹۹۷ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال ہوگیا۔ دارو خانہ کا پورا علاقہ مرحوم کے غم میں بند رکھا گیا تھا۔

نامہ نگار :۔ سعید کنول

مریم مہاتے کا انتقال

کوکرہ کونڈیورہ تعلقہ سنگمیشور کی خاتون مریم بی مہاتے جو واشی نئی ممبئی میں زیر علاج تھیں ۱۳ راگست ۹۷ء کو نقش کوکن شب میں انتقال کر گئیں۔ ۱۴ر کی صبح واشی میں ہی ان کی تدفین عمل میں آئی۔

کریم بودلاجی کا انتقال

نیروبی مشرقی افریقہ میں جناب عبدالکریم عثمان بودلاجی اپنی عمر کے ۹۶ ویں سال ۱۱ر جولائی ۹۷ء کو راہیٔ عدم ہوگیے۔ مرسلہ: شیخ اسمٰعیل

امریکہ میں جعفر سنگے کو صدمہ

نقش کوکن کے دیرینہ کرمفرما کیپٹن محمد اسحاق بھارو سے جو ابوظہبی میں بحری پائلیٹ ہیں ان کے بہنوئی جناب جعفر سنگے کے پدر بزرگوار جناب سنگے وکیل صاحب کا مختصر سی علالت کے بعد ۱۴ راگست ۹۷ء کی شب میں گرین ویل امریکہ میں انتقال ہوگیا۔

پرنسپل دلفروز مختشر کو صدمہ

باندرہ اردو ہائی اسکول ممبئی کے پرنسپل جناب دلفروز مختشر کی والدہ کا ۱۱ راگست ۹۷ء کو دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔

غفور مُلّا رحلت فرما گیے

واشی نئی ممبئی کے کاروباری حلقہ کی معروف شخصیت جناب غفور مُلّا متوطن بھوین ضلع رتناگری جو کوپر کھیرنا میں سکونت پذیر تھے دل کا شدید دورہ پڑنے سے جولائی ۹۷ء کو رحلت فرما گیے۔ تدفین واشی قبرستان میں ہوئی۔

ڈاکٹر سگلات والا کو صدمہ

ممبئی میں زنانہ امراض کی ماہر معالج ڈاکٹر رابعہ سگلات والا اور جناب محمد سگلات والا چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کے جواں سال فرزند (عمر ۲۰ سال) طلحہ جو انجینئرنگ کے آخری سال میں طالب علم تھے ۱۴ راگست ۹۷ء کو روڈ حادثہ میں گذر گئے۔ مرحوم نے بارہویں کا امتحان پاس کیا تھا تو انہیں ۹۲ فیصد نمبر ملے تھے۔

حاجی میاں جی کا انتقال

دارالعلوم امدادیہ کے ٹرسٹی حاجی میاں جی محمد یوسف چودھری کا ۴ر اگست ۹۷ء کو لبستان اپارٹمنٹ بلاسس روڈ میں انتقال ہوگیا۔ مرحوم نے ممبئی کے معروف درسگاہ دارالعلوم امدادیہ کی داغ بیل ڈالنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور آخر تک اس کے ٹرسٹی رہے۔

نصرت فتح علی خان کا انتقال

پاکستان کا عالمی

شہرت یافتہ گلوکار اور موسیقار استاد نصرت فتح علی خان کا لندن میں ۱۶ر اگست ۹۷ء کو انتقال ہو گیا وہ ۴۹ برس کے تھے

زین الدین معروف کا انتقال

فروس تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے زین الدین حسین معروف جو پوسٹ ماسٹر کی سروس سے سبکدوش ہو کر ممبئی دہیسر میں رہائش پذیر تھے یکم اگست ۹۷ء کو بعمر ۸۰ سال انتقال کر گئے۔ پسماندگان میں تین بیٹے ہیں ایک ڈاکٹر جو ساؤتھ افریقہ میں ہے اور دو امریکہ میں ہیں جن میں ایک ڈاکٹر اور دوسرا آرکیٹکٹ NASA میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہے۔
مرسلہ: فضل الدین اے آر پرکار

واڈکر خاندان کو صدمہ

وادن بلڈنگ (بمقابل دفتر نقش کوکن) میں رہائش پذیر حاجی عبدالستار واڈکر ۳ر اگست ۹۷ء کو ناگہانی طور پر بعمر ۷۵ سال انتقال کر گئے۔

عبدالرشید بوٹکے کا انتقال

سوپارہ۔ واڑہ محلہ جمعہ مسجد ٹرسٹ کے سابق ٹرسٹی جو باندرہ میونسپلٹی میں واٹر ڈپارٹمنٹ میں افسر تھے جناب عبدالرشید محمد یوسف بوٹکے ۵ر جولائی ۹۷ء کو بعمر ۶۵ سال انتقال کر گئے۔

حاجی سلیمان ہرگے کو صدمہ

ڈرولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ کی مخیر ہستی حاجی سلیمان حاجی یوسف ہرگے کی والدہ رقیہ صاحبہ کا طویل علالت کے بعد ۶ر اگست ۹۷ء کو ضعیف العمری میں انتقال ہو گیا مرحومہ بزم نسواں ڈرولی کی سرگرم سربراہ تھیں۔ مرسلہ: نوگل بھارتی

محترمہ شمیم راہی کو صدمہ

جناب یعقوب راہی کے خوشدامن اور محترمہ شمیم راہی اور آرکیٹکٹ ظفر منشی کی والدہ راشدہ بیگم کا بعمر ۷۲ سال مختصر سی علالت کے بعد ۲۵ر جولائی ۹۷ء کو جوہو ممبئی میں انتقال ہو گیا۔

مرسلہ: مبین حاجی

خدیجہ مٹھاگرے کا انتقال

مہسلہ ضلع رائے گڈھ کے جناب حسن محمد سعید مٹھاگرے کی اہلیہ اور ناگوٹھنہ اردو ہائی اسکول کے پرنسپل جناب ارشاد کنکے کی ممانی خدیجہ بی کا ۲۲ر جولائی ۹۷ء کو مہسلہ میں انتقال ہو گیا۔

محمود ماپاری کا انتقال

مشہور سماجی کارکن محمود ابراہیم ماپاری متوطن راجہ پور رتناگری کا ۷ر اگست ۹۷ء کو بعمر ۵۱ سال کرلا ممبئی میں انتقال ہو گیا۔

مرحوم جرمن ریمیڈیز (دواساز کمپنی) میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے اور حجرہ مسجد راجہ پور کے سرگرم ٹرسٹی تھے۔ مرسلہ: علی میاں عباس کرنیکر

علی سردار جعفری کی بہن کا انتقال

مشہور دانشور اور نامور شاعر علی سردار جعفری کی بہن رباب جعفری کا ۲۹ر جولائی ۹۷ء کو بعمر ۷۹ سال انتقال ہو گیا۔

محمد عباس جھمام کا انتقال

موضع تیلنگہ تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے جناب الحاج محمد عباس عبدالغنی جھمام (عرف جھمام نانا) کا ۲ر اگست ۹۷ء کو ۸۸ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ مرسلہ: محمد سعید کنکے دہور

قادر وستا کا انتقال

مرکر واڑہ رتناگری کے

سابق صدر بلدیہ اور معروف سماجی کارکن حاجی عبدالقادر اسمٰعیل وستا کا ۲۰ جولائی ۷۹ء کو بعمر ۶۸ سال انتقال ہوگیا

تانبے جناب کو صدمہ

وادے تعلقہ پولادپور کے ریٹائرڈ مدرس جناب یوسف تانبے کی اہلیہ جمیلہ کا ۲ اگست ۷۹ء کو انتقال ہوگیا۔ مرسلہ: محمد سعید کنکے وہور

شیخ اسمٰعیل کو صدمہ

مشرقی افریقہ میں نقش کوکن کے اعزازی نمائندے جناب شیخ اسمٰعیل کی بہن اور رکھیڈ ضلع رتناگری کے سماجی اور کارکن جناب احمد عبدالغفور تانبے کی رفیقۂ حیات کلثوم بی ۲۴ جولائی ۷۹ء کو راہی عدم ہوگئیں۔ مرسلہ عبدالقادر ابراہیم تانبے

ابراہیم دابھلکر کا انتقال

تامانے مُگاؤں، تعلقہ مانگاؤں، ضلع رائے گڑھ کے جناب ابراہیم دابھلکر کا ۱۱ اگست ۷۹ء کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے انتقال ہوگیا۔

اے سی پدمسی کا انتقال

اینگل فلاسک کے منیجنگ ڈائرکٹر اور اسماعیلی جماعت کے رہنما نقش کوکن جناب اے سی پدمسی کا ۱۶ اگست ۷۹ء کو انتقال ہوگیا۔۔۔

عبدالمجید سومار کا انتقال

بمبئی کے معروف بزنس مین اور کچھی میمن جماعت کے لیڈر جناب عبدالمجید سومار کا ۹ اگست ۷۹ء کو انتقال ہوگیا۔ مرحوم دوماہی رابطہ کے چیف ایڈیٹر اور کچھی میمن جماعت کے صدر ڈاکٹر عبدالرؤف سومار کے چچازاد بھائی تھے۔۔۔

پی اے النعامدار کو صدمہ

پونہ کی معروف شخصیت اور نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب پی اے النعامدار کا بھتیجہ جس نے حال ہی میں S.S.C. میں شاندار کامیابی حاصل کی تھی پچھلے دنوں داغِ مفارقت دے گیا۔۔۔

جناب احمد باباموڑک (مقیم لہاپور) کو صدمہ

جناب احمد باباموڑک متوطن قصبہ سنگمیشور کی سگی بہن محترمہ فاطمہ حسین غیبی کا جوان سال نواسہ ندیم ہدایت خانجے جن کی شادی جناب عبدالحمید علی قاضی متوطن کرودی کی دختر نیلوفر سے عنقریب ہونا طے پائی تھی۔ ۲۹ جولائی کو کولہاپور سے کراڈ جاتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوگیا۔ مرحوم کا جسدِ خاکی دفنایا گیا۔ (مرسلہ: شفیق موڑک، بالک پاپن (انڈونیشیا))۔۔۔

ریحانہ اندرے

کوکن بنک کی چیئرپرسن منتخب

مشہور سرجن ڈاکٹر اے آر اندرے کی بیگم ریحانہ اندرے کو کوکن بنک کے بورڈ آف ڈائرکٹرس نے اتفاق رائے سے وائس چیئرپرسن منتخب کیا ہے۔

محترمہ ریحانہ اندرے بنک کے علاوہ دیگر کئی سماجی اداروں سے وابستہ ہیں۔ آپ رائل ایجوکیشنل سوسائٹی کی روحِ رواں ہیں جس کے زیرِ اہتمام ایک انگلش میڈیم ہائی اسکول و جونیئر کالج بورلی پنچتن (ضلع رائے گڑھ) میں پچھلے پندرہ سالوں سے قائم ہے۔

معیار کے لحاظ سے بھی یہ ہائی اسکول و جونیئر کالج کافی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ امسال اس ہائی اسکول کا ایس ایس سی کا نتیجہ ۹۰ فی صد اور بارہویں کا نتیجہ ۷۰ فیصد رہا۔ اب آپ نے خواتین کے پہلے ڈگری کالج کا اجراء بھی کیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ اس ادارے کے تحت کئی دیگر تعلیمی ادارے قائم کرکے بورلی کو ایک تعلیمی مرکز بنانے کا ارادہ کئے ہوئے ہیں۔ اللہ انہیں ان مقاصد میں کامیاب کرے (آمین)۔۔۔

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ **نقش کوکن** بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ در رجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۵ ... | شمارہ ۱۰ ... | ماہ اکتوبر ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: فقیر محمد مستری ۔ انیس انور

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک: چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۲، اے نواگر کمپاؤنڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰۔ فون: ۳۷۱۔۶۵۶

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے

نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم ... ۹۷ء ...
کتابت: جاوید ندیم، حافظ زبیر ...

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۷۱، ۳۷۶۵۸۹۷
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

پہلا صفحہ

ایک طویل عرصے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا اس سے بہتر موقع اور کیا ہو سکتا ہے
کہ امسال ہمارا ملک آزادی کی پچاسویں سالگرہ منا رہا ہے

اس موقع پر ہم اس لیے خوش ہیں کہ باوجود ہزار رکیموں کے ہمارے ملک میں جمہوریت قائم ہے
اور اگر اس کا قتل کرنے کی ایمرجنسی کے کالے دور میں کوشش ہوئی
مگر سارا کریڈٹ اس ملک کی عوام کو جاتا ہے کہ اس نے ڈٹ کر مقابلہ کیا
اور فوری طور پر جو الیکشن ہوئے اس میں ایمرجنسی نافذ کرنے والوں کو دھول چاٹنے پر مجبور کیا
البتہ ہمارے لیڈران اسلئے خوش ہیں
کہ ہمارے سائنس دانوں، ہمارے دانشوروں، ہمارے ماہرین تعلیم اور ہمارے فنکاروں کے
سارے کارہائے نمایاں کو اپنے کارنامے قرار دیں
اور اس پچاسویں سالگرہ کے سال میں عوام کی توجہ اہم مسائل سے ہٹائے رکھیں
حقیقت یہ ہے کہ گذشتہ پانچ دہائیوں میں ہمارے دانشوروں، سائنس دانوں اور عام انسانوں نے بھی
اس ملک میں ساری دنیا میں سرخرو کیا
اور ہمارے لیڈران نے اسے دونوں ہاتھوں سے صرف لوٹا
نیتا بن کر، کسی نیتا کا بھائی، بیٹا اور بھتیجہ بن کر
کسی توپ کے سودے میں، کسی پلانٹ کے بیچنے میں
گھروں کے الاٹمنٹ میں یا پٹرول پمپ کی تقسیم میں
کبھی تیل دلالوں سے کمیشن لے کر اور کبھی بلڈروں سے رشوت لے کر
ہاں، اپنے سوئز کھاتوں سے انھوں نے خرچ بھی کیا..... مگر ایم. پی اور ایم ایل اے کی خرید و فروخت میں
نیز پہلے دبے الفاظ میں مسلمانوں کے خلاف بات کی جاتی تھی
آزادی کی پانچویں دہائی کی ابتداء سے تو مسلمانوں کو گالی دیئے بغیر پوجا پاٹ نہیں ہوتی

جب انسان کی حس اور اس کا ضمیر مر جاتا ہے تو اس میں تجزیہ آرائی کا وصف ختم ہو جاتا ہے
ہمارے لیڈروں کا بھی یہی حال ہے جو آج آزادی کی پچاسویں سالگرہ منانے میں پیش پیش ہیں
وہ غیر حقیقت پسند بن گیے ہیں اس لیے سمجھ نہیں سکتے
کہ اس ملک کو لوٹنے کھسوٹنے میں بھلے ہی وہ کامیاب ہوئے ہیں
مگر آنے والی تاریخ انھیں کبھی معاف نہیں کرے گی

مبارک کاپڑی

گاندھی جی کی امر کہانی

از:- مومن عبدالسلام - کلیان، ضلع تھانے

۲ر اکتوبر ۱۸۶۹ء میں گجرات کے پور بندر نامی گاؤں میں موہن داس کرمچند گاندھی کا جنم ہوا۔ آپ نے بیرسٹری حاصل کی۔

۲۶ر اپریل ۱۹۰۳ء سے جنوبی افریقہ کی ٹرانسول ہائی کورٹ میں وکالت شروع کی۔

جون ۱۹۰۴ء میں آپ نے انڈین اوپینین نامی اخبار کا اجرا کیا۔

۱۰ر جنوری ۱۹۰۸ء میں آپ سول مزاحمت پر پہلی مرتبہ گرفتار ہوئے۔

۳۰ر مئی ۱۹۱۰ء میں آپ نے ٹالسٹائی فارم کی بنیاد رکھی۔

۱۰ر جنوری ۱۹۱۵ء میں جنوبی افریقہ سے مادرِ وطن واپسی پر انہیں قیصرِ ہند کا خطاب حاصل ہوا اور اسی دوران سے رویندر ناتھ ٹیگور سے شانتی نکیتن میں پہلی ملاقات ہوئی۔

۹ر اپریل ۱۹۱۹ء میں کل ہند ستیہ گرہ کا منی بھون میں افتتاح اور رولٹ بل واپسی لینے کے لئے جدوجہد۔

یکم اگست ۱۹۲۰ء میں آپ نے قیصرِ ہند کا خطاب لوٹا کر عدم تعاون کی تحریک جاری کی اور بدیسی کپڑوں کو جلایا۔

۵ر فروری ۱۹۲۲ء میں چوری چورا طریقہ سے عوامی تشدّد کے سبب پانچ دن کا برت اور ستیہ گرہ۔

۱۰ر مارچ ۱۹۲۲ء میں آپ کو سابرمتی بغاوت کے جرم میں پہلی مرتبہ سال کی سزائے قید — قید سے رہائی کے بعد کانگریس اور خلافت کانفرنس میں آپ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔

۱۱ر فروری ۱۹۳۳ء میں آپ نے ہفتہ روزہ رسالہ ہریجن کا پہلا شمارہ جاری کیا۔

۱۹۲۴ء میں کانگریس کا اجلاس بیلگام میں آپ ہی کی صدارت میں ہوا۔

۱۹۲۹ء میں آپ نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے برت رکھا اور اسی دوران لاہور کانگریس اجلاس میں ملک کی آزادی حاصل کرنے کا عہد کیا گیا۔

۱۹۳۰ء نمک سازی قانون کے خلاف تحریک جس میں ہزاروں لوگ گرفتار کئے گئے۔

۱۹ر اگست ۱۹۳۱ء میں سمندری جہاز سے آپ انگلستان روانہ وہاں دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت۔

۴ر جنوری ۱۹۳۲ء میں منی بھون کے مقام پر گرفتاری۔

۱۹۳۳ء میں آپ نے ہفتہ روزہ ہریجن کا انگریزی اور ہندی میں اشاعت۔

۲۰ر ستمبر ۱۹۳۲ء مرن برت کی جیل ابتدا ہریجنوں کیلئے علیحدہ انتخابات کی منسوخی کے لئے تحریک۔

۸ر اگست ۱۹۴۲ء میں کانگریس کمیٹی کا ممبئی اجلاس میں بھارت چھوڑدو کا انگریزوں کے خلاف نعرہ بلند کیا۔ جس وجہ سے آپ کو پونے کے آغا خان محل میں نظر بند کیا گیا۔

۱۰ر فروری ۱۹۴۳ء میں آپ نے دورانِ نظر بندی تین ہفتوں کا برت مکمل کیا۔

۹ر مئی ۱۹۴۴ء میں نظر بندی سے رہائی۔

۳ر جنوری ۱۹۴۸ء ہندو مسلم اتحاد کے لئے برت رکھا۔

۳۰ر جنوری ۱۹۴۸ء میں جنونی ناتھو رام گوڈسے کے ہاتھوں گاندھی جی کا قتل —

"پچاس برسوں میں"

ساحر شیوی

ہم بے قرار رہے ہیں پچاس برسوں میں
نصیب دکھ ہی ہوئے ہیں پچاس برسوں میں

قدم قدم پہ گرے ہیں پچاس برسوں میں
گرے تو پھر نہ اُٹھے ہیں پچاس برسوں میں

ہمیں اس نام کی آزادی نے دیا کیا ہے
اسی جگہ پہ کھڑے ہیں پچاس برسوں میں

خیال و خواب میں بھی تھا نہ ہوگا کچھ ایسا
جلے چراغ بجھے ہیں پچاس برسوں میں

جو ہم نے دیکھے تھے پہلے سے خوابِ آزادی
وہ خواب ٹوٹ چکے ہیں پچاس برسوں میں

دلوں میں صرف تعصب کے لاوے ابلے ہیں
ہم نامِ دیں پہ لٹے ہیں پچاس برسوں میں

کہیں زبان کے جھگڑے کہیں ہیں مذہب کے
ہم راہِ شر پہ چلے ہیں پچاس برسوں میں

فضائے امن و اماں مستقل کبھی نہ رہی
ڈرے ہوئے سے رہے ہیں پچاس برسوں میں

ہمارے اپنے بھی بیگانے ہو گئے ہیں سب
دلوں پہ چرکے لگے ہیں پچاس برسوں میں

دیارِ غیر میں بھرتے ہیں جا کے پیٹ اپنا
وطن سے دور رہے ہیں پچاس برسوں میں

نہ زندگی نے ہمیں سکھ دیا ہے جینے کا
نہ آنسو خشک ہوئے ہیں پچاس برسوں میں

کسی کے حصے میں خشک برگ بھی نہیں آئے
کسی کو گل ہی ملے ہیں پچاس برسوں میں

کیا بلیک کا دھندا کبھی ہیروئن کا
یوں ہم امیر بنے ہیں پچاس برسوں میں

یہ مانو یا نہ مانو مگر حقیقت ہے !!
ہم قبل وقت مرے ہیں پچاس برسوں میں

ہمارے کل کی خبر ہو خدا کو ہی ساحر
اسیرِ یاس رہے ہیں پچاس برسوں میں

نقش کرتے

اُتر جائے تیرے دِل میں .....

اس عنوان کے تحت ہر ماہ صفحہ / دو صفحات کا مضمون قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے (ادارہ)

خدمت میں عزت:

ایک باپ کے دو لڑکے تھے۔ ایک لڑکے نے تعلیم کی طرف رُخ کیا۔ محنت کرتے کرتے وہ ڈاکٹر بن گیا۔ اس کے بعد اس نے پریکٹس کر لی اور الگ گھر لے کر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہنے لگا۔ دوسرا لڑکا تعلیم حاصل نہ کر سکا۔ وہ جاہل رہ گیا۔ آخر کار لوگوں کے مشورہ سے اس نے بستی کے اندر حجامت کی دکان کر لی۔

ڈاکٹر بیٹے کو آبادی کے اندر معزز حیثیت حاصل ہو گئی۔ اس کے مقابلہ میں حجام بیٹا لوگوں کے درمیان ایک غیر معزز فرد بن کر رہ گیا۔ کچھ لوگوں نے ان کے والد سے کہا کہ حجام بیٹے کو آپ اپنے ساتھ رکھتے ہیں اس بنا پر آپ کو اکثر لوگ "حجام کا والد" کہنے لگے ہیں۔ آپ اپنے اس بیٹے کو گھر سے نکال دیجئے۔ اس کے بعد لوگ خود ہی آپ کو "ڈاکٹر صاحب کے والد" کہنا شروع کر دیں گے۔ مذکورہ شخص نے جواب دیا۔ میں خود اس کو پسند نہیں کرتا کہ مجھ کو حجام کا والد کہا جائے مگر سچ یہ ہے کہ گھر کا خرچ وہی چلاتا ہے ڈاکٹر نہیں اگر میں اس کو گھر سے نکال دوں تو گھر کا کام چلنا ہی مشکل ہو جائے گا۔

یہ خدمت کا کرشمہ ہے خدمت (SERVICE) اپنے اندر معجزاتی تاثیر رکھتی ہے۔ آپ خواہ کچھ بھی ہوں، اگر آپ لوگوں کی خدمت کرنے لگیں، لوگوں کے کام آئیں، آپ سے لوگوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں تو آپ کسی مزید کوشش کے بغیر خود لوگوں کے درمیان عزت اور برتری کا مقام حاصل کر لیں گے۔

خدمت کرنا لوگوں کا دل جیتنا ہے اور جو آدمی لوگوں کا دل جیت لے وہ سب کچھ پا لیتا ہے، اس کے بعد کوئی اور چیز پانے کیلئے باقی نہیں رہتی۔

با اصول زندگی

مومن ایک با اصول انسان ہوتا ہے وہ جو کچھ کہتا ہے وہی کرتا ہے اس کی زندگی اس کمزوری سے مکمل طور پر پاک ہوتی ہے جس کو قول و عمل کا تضاد کہا جاتا ہے۔

عام لوگ اپنے ذاتی فائدوں کی خاطر جیتے ہیں اس کے برعکس مومن محکم اصولوں کے تحت جیتا ہے۔ ایک عام انسان اگر مسٹر انٹرسٹ ہوتا ہے تو مومن اس کے بجائے مسٹر پرنسپل۔ انسان تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ اشرف مخلوق ہے۔ جو شخص بے اصولی کی زندگی گزارے وہ دراصل انسان

ہی نہیں، اگرچہ وہ بظاہر انسان کی صورت میں دکھائی دیتا ہو۔

اصول پسند انسان حقیقی معنوں میں انسان ہے اور حقیقی انسان کا دوسرا نام مومن ہے ۔۔ ٭٭٭

صبر کی تعلیم

:- موجودہ دنیا اس ڈھنگ سے بنی ہے کہ یہاں بار بار آدمی کو ناخوشگوار تجربات سے سابقہ پیش آتا ہے گھر کے اندر بھی اور گھر کے باہر بھی۔ اب اگر آدمی ہر ایسے موقعہ پر لوگوں سے الجھ جائے تو انسانی ترقی کی طرف زیادہ آگے نہیں بڑھ سکتے اس لئے اسلام میں صبر کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے تاکہ آدمی ناخوشگواریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اعلیٰ مقصد کی طرف اپنے سفر کو جاری رکھ سکے۔۔۔

(الرسالہ سے ماخوذ)

صبا شیخانی

قطعات

٭

ہماری قبر پہ آئے ہیں جی جلانے کو
عدو کو لائے ہیں جو فاتحہ پڑھانے کو
کباب سینکتے ہیں دل جلا جلا کے میرا
جگہ کہیں نہ ملی پکنکیں منانے کو

٭

رات میں ان کو چوروں سے بھی کھٹکا کھٹکا کھٹکا تھا
دل بھی ان کی آمد پر کچھ اٹکا اٹکا اٹکا تھا
بلی کودی اچھلا کتا جاگی پڑوسن کھلی کھڑکی
حال ہمارا کھڑکی ہی میں لٹکا لٹکا لٹکا تھا

"زندگی شمع لئے در پہ کھڑی ہے یارو"

موجودہ دور سائنس اور ٹیکنولوجی کا دور ہے اور یہ وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اسکولی تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ کورسیس سے بھی باخبر رکھیں تاکہ جب وہ ایس ایس سی کامیاب ہوکر اعلیٰ تعلیم کی طرف قدم بڑھائیں تو ان کے قدم صحیح سمت میں اٹھیں۔ اس ضرورت کے پیش نظر یونٹڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن جدہ سعودی عربیہ نے نقش کوکن ٹیلنٹ فورم اور نیشنل ایجوکیشنل موومنٹ کا ساتھ لے کر کوکن کے مختلف مقامات پر کیریئر گائیڈنس سے متعلق قیمتی کتابوں کی لائبریریاں قائم کی ہیں کہ جہاں سے طلباء، اساتذہ اور والدین بھی اپنے بچوں کا مستقبل تابناک بنانے کے لئے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

مہاڈ: ضلع رائیگڈھ کا اہم شہر ہے بیشتر لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اس شہر کے S.T. ڈپو کے پاس انجمن حمایت الاسلام اردو ہائی اسکول میں یہ لائبریری قائم ہے اسی طرح **چپلون** شہر رتناگری ضلع کا مرکزی مقام ہے یہاں بھی یہ لائبریری قائم کی گئی ہے جو مہاراشٹر ہائی اسکول میں ہے اور **داپولی** جو تعلقہ کا صدر مقام ہے اور نیشنل ہائی اسکول داپولی ضلع کا قدیم ترین ادارہ ہے اگر ان مقامات سے لوگ گزریں تو لائبریری ضرور دیکھ لیں اور اس سے استفادہ کریں۔۔۔۔ پچھلے چند سالوں سے N.K.T.F کے اراکین اسی خطہ میں سرگرم عمل ہیں اور ہم اپنے مشاہدہ کی بنا پر یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ کوکن کے طلباء میں ذہانت ہے، صلاحیت ہے اگر انکی بروقت رہنمائی کی جائے تو قوم کی تقدیر بدلنے میں زیادہ دیر نہیں لگیگی۔ ذرا آپ کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔۔ ٭٭

یہ گاندھی کا مسکن، یہ گوتم کی دھرتی

از:
ایس نظام الدین سعد، لوئر تو ڑیل، ضلع رائے گڈھ۔

یہ ظلم و ستم کے جو ادبار چھائے
دلوں کی کدورت نے یہ دن دکھائے
یہ آہ و فغاں، یہ ستم اور یہ نالے
زباں پہ ہیں مظلوم کی پھر بھی تالے
سکوں ہے میسّر نہ ہے امن و راحت
ہر اک گام پر ہے نئی اک مصیبت
فسادات سے تلخ ہے زندگانی
ہے انساں کو انساں سے بدگمانی
یہ گاندھی کا مسکن، یہ گوتم کی دھرتی
محبت کے بدلے ہے کیوں خوں اُگلتی
عداوت محبت کا نعم البدل ہے
عجب ذہن میں آدمی کے خلل ہے
تعصّب یہاں شیوۂ زندگی ہے
اور انساں پہ انسانیت رو رہی ہے
یہاں لوگ الفت کے ہیں گیت گاتے
گلے مل کے لیکن ہیں خنجر چلاتے

کدورت ہے دل میں بنامِ محبّت
سرِ عام نیلام ہے آج عزّت
عجب رہنما ہیں، عجب رہنمائی
قیامت ہے دے کون کس کی دہائی
یہاں نسل اور ذات کی ہے لڑائی
سیاست کے پردے میں ہے ہاتھا پائی
کہاں دھرم سکھلاتا ہے خون کرنا
نہ مذہب کی تعلیم ہے بیر رکھنا
غریبوں کے گھر کو جلاؤ گے کب تک
ستم کے یہ آنسو بہاؤ گے کب تک
اگر تم میں دم ہے تو نفرت مٹادو
زمانے سے طوفانِ ظلمت مٹادو
دلوں سے کدورت، عداوت مٹادو
سرِ راہ شمعِ محبت جلادو
مگر حیف، تم میں وہ جذبہ کہاں ہے
تمہیں زندگی کا سلیقہ کہاں ہے

ذرا ہوش میں آؤ اے ہوش والو
نہ اب خونِ ناحق کبھی تم بہاؤ
یہ اشکِ ستم خونِ ناحق کے نالے
ہے ڈر ساتھ تم کو نہ اپنے بہالے

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔
مکہ حج کارپوریشن ممبئی
گذشتہ برسوں کی پُرخلوص وقابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کیساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔ ہماری وہ خصوصیات جنکی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاجِ کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں۔
○ حجاج کرام کی تمام انتظامی اُمور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کرسکیں ○ تجربہ کار مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کیلئے کمربستہ رہتے ہیں ○ ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُرکیف سفر ○ گھریلو ماحول جسمیں آپ بالکل اجنبیت محسوس نہیں کریں گے ○ بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ○ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئرکنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی سہولیات حاصل ہوتی ہیں ○ مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے ○ طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں ○ جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا ○ حج و عمرہ کے ارکان و مسائل سکھانے کیلئے علماء دین ساتھ ہوتے ہیں ○ مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ○ حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کرسکتے ہیں۔ خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں ○ بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کے لئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔ ○○
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام واطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، معلم فیس یا فارین ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور اکانومی کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
63,000/=
حج ٹور سوپر ڈیلکس کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
72,000/=
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (ماہ نومبر میں)
33,000/=
رمضان عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (آخری عشرہ)
40,000/=
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری، مکہ حج کارپوریشن
۷۹، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 376 5969/37 192 31
373 8449 FAX
خالد پرکار، پرکار ایجنسی ۲۱، شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
فون: 343 63 79/3446051
3442344/3428271 Fax
شکیل، شفیق، فرید
۵۶، تیسرا نظام پورہ، بھیونڈی، ضلع تھانہ۔
فون: (02522) 30693/36551

"یہ بھی حق ہے"

از: حنیفہ پرکار

لفظ 'آزادی' کا استعمال آج کل
اخبارات و رسائل میں اس قدر کثرت سے ہو رہا ہے
کہ کبھی کبھی ہم اپنے آپ کو سچ مچ آزاد سمجھنے لگتے ہیں
ہم نے بھی موقع غنیمت جان کر سوچا کہ ایک عَلَم ہم
بھی اٹھالیں، حقوق کی آزادی کا۔

آزادیٔ وطن سے قطع نظر ہم اپنے
آگے پیچھے، دائیں بائیں نظریں دوڑاتے ہیں تو اپنے
آپ کو زد در زد پاتے ہیں۔ پتھر کی رگڑ سے چنگاری
دریافت کرنے سے لے کر کلوننگ تک حضرتِ انسان
سب کچھ کر سکنے کے دعوے کی تکمیل میں مصروف
ہے۔ مگر انسان کے ہاتھوں انسان کے حقوق کی پامالی
کا مرض اب تک لاعلاج ہے خواہ وہ ایشیائی ممالک کا
بچہ مزدور طبقہ ہو یا مغرب والوں کی بے راہ روی کا
معتوب طبقۂ نسواں۔ انہیں اپنے مسائل سے نجات
ملنے کے امکانات نظر نہیں آتے۔ آخر الذکر لادینیت
کے بطن سے پیدا ہونیوالا وہ مرض ہے جس کا علاج
صرف دینِ واحد (اسلام) میں مضمر ہے۔ ہم کتنے خوش
نصیب ہیں کہ ہم اس مذہب کے پیرو ہیں جسے خدائے
وحدہ لاشریک نے ایک مکمل ضابطۂ حیات بنا کر قرآن
پاک پیش کیا جس میں اِس مظلوم طبقے کی بھلائی کیلئے
بے شمار احکامات نازل فرمائے۔ اسی بے کس ذات
خاتم الانبیاءؐ ابرِ رحمت بن کر آئے۔ اس کے باوجود
یہ طبقہ آج بھی لاتعداد مصیبتوں اور ناانصافیوں
کا اسیر ہے تو اس کے قصوروار ہمارے علاوہ کون
ہو سکتا ہے۔

ہم گوناگوں ناانصافیوں کا احاطہ
نہ کرتے ہوئے یہاں صرف ایک معاملے کا تذکرہ کریں گے
وہ ہے بیٹیوں کی مرضی و منشاء کے خلاف جبراً شادیاں
کرنا۔ خیال رہے یہاں ہم نے 'بے جوڑ' شادیاں
نہیں لکھا ہے۔ ہم ایسا لکھ بھی نہیں سکتے کہ اس کا
مطلب گویا ہمارا اپنے بزرگوں کی قوتِ فیصلہ کو چیلنج
کرنا ہے۔ ہمیں یہ اعتراف کر لینے دیجئے کہ اس تعلق
کے واقعات بالعموم دیہاتوں میں اور بالخصوص خطۂ
کوکن میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ پرانے وقتوں
میں بیٹی اپنی ناپسندیدگی کا اظہار بھی نہیں کر پاتی تھی۔
کہ ہمارے دیہاتوں میں بسبب ناخواندگی بیٹیوں
سے اس کی مرضی پوچھنے کا رواج بھی کم کم ہی تھا۔
کیا یہ افسوس کا مقام نہیں کہ یہ واقعات ایسے دور میں
بھی ہو رہے ہیں جب تعلیم عام ہو گئی ہے اور علم و
شعور کی جڑیں بھی چشم بد دور مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔

بے شک والدین اپنی اولاد کے لئے ہاں ہاں
اپنی لاڈلی بیٹیوں کے لئے جوڑ کے رشتے ہی ڈھونڈ
لاتے ہیں لیکن ـــــ والدین کے برسہا برس کے
تجربے کا احساس ہونے کے باوجود والدین کی
ناموس کا خیال ہونے کے باوجود اور والدین کی دلی
خواہشات کا پاس ہونے کے باوجود اگر ہماری بیٹی
ہمارے طے کئے ہوئے رشتے سے انکار کرتی ہے یا
ناخوش نظر آتی ہے تو اس کی کچھ وجہ بھی ہو گی۔ ہمیں

چاہیئے کہ ہم اس انکار کی وجہ دریافت کریں۔ اگر بچی کی ناپسندیدگی کسی غلط فہمی کی بنا پر ہے تو اسے دور کریں، اگر بچکانہ ہے تو اسے سمجھانے کی کوشش کریں اور اگر خدالگتی ہے تو مان لیں۔ اولاد کی خوشیوں کا خیال والدین نہ رکھیں تو کون رکھے؟؟ یہ تو ہوئیں وہ باتیں جو ہونی چاہئیں مگر ہوتا یہ ہے کہ جیسے ہی پدر بزرگوار کے کانوں تک خبر پہنچتی ہے کہ دختر نیک اختر نے آنجناب کے طے کردہ رشتے کو شرف قبولیت بخشنے سے انکار کیا ہے یعنی حکم عدولی کی ہے تو وہ خم ٹھونک کر میدان میں اُتر آتے ہیں۔ میدان کے دوسرے سرے پر دختر بد ز خیمہ زن ہوتی ہے۔ اس رسہ کشی کے نتیجے میں تین اقسام کے رد عمل کا مظاہرہ سامنے آتا ہے: (۱) بیشتر اوقات بیٹی جلد ہتھیار ڈال دیتی ہے اور شادی کے بعد قسمت کا لکھا سوچ کر حالات سے سمجھوتہ کر لیتی ہے۔ ۲۔ بعض اوقات تھوڑی بہت مزاحمت کرتی ہے۔ سمجھوتہ یہاں بھی ہو جاتا ہے مگر ایک خلش دل میں ہمیشہ کے لئے رہ جاتی ہے۔ یہ بیٹی اس ناانصافی کے تئیں کڑھتی رہتی ہے جب جب اسے خیال آتا ہے۔

۳۔ کبھی کبھار بغاوت پر اتر آتی ہے۔ یہ سب سے خطرناک رد عمل ہے جس کی تمام تر ذمہ داری ہم والدین پر عائد ہوتی ہے۔ نہ ہم ضد سے کام لیں نہ ہماری بیٹیاں خودکشی، خود سوزی، گھر سے بھاگ نکلنے اور کورٹ میرج جیسے سخت ترین اقدامات پر آمادہ ہوں ـــ یہ بغاوت ایک اور طرح سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ بیٹی والدین کی ضد سے مجبور ہو کر شادی تو کر لیتی ہے مگر سسرال میں اسے ازدواجی خوشیاں نصیب نہیں ہوتیں۔ یا تو وہ شوہر سے روٹھے رہنا پسند کرتی ہے یا گھر کے دیگر افراد سے کھنچی کھنچی رہتی ہے۔ اس عمل میں گو نقصان اسی کا ہوتا ہے مگر اذیت پسندی کا شوق اسے کیونکہ ہوا یہ جاننے کی فرصت کسی کے پاس نہیں ہوتی۔

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ بیٹیوں کی ضدیں مان لی جائیں؟ یہ ضد کہ مجھے فلاں جگہ شادی ہرگز نہیں کرنی ہے یا یہ کہ میرا رشتہ فلاں سے طے کیا جائے۔ جواب یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، پہلے انکار کی وجہ معلوم کی جائے۔ سمجھایا جائے۔ اگر رشتہ والدین کے خیال میں معقول ہے اور بچی کی ضد یا انکار بلاوجہ ہے۔ وہ لاکھ سمجھانے کے باوجود بھی ضد پر اڑ گئی ہے تو اس کی ضد مان لی جائے ـــ کیونکہ یہ بات بہرحال یاد رکھنے کی ہے کہ اسلام نے لڑکی کو یہ حق عنایت کر رکھا ہے کہ وہ اپنی مرضی کا اظہار کرے۔ اگر اس کی مرضی نہیں ہے تو اس پر جبر نہ کیا جائے۔ یہ ایسی بات ہے جو بعض والدین کے گلے سے نہیں اترتی۔ وہ اولاد پر اپنی مرضی ٹھونس کر انہیں پالنے پوسنے کا خراج وصول کرتے ہیں۔ بعض والدین کے پاس بیٹیوں کو رام کروانے کا ایک اور حربہ ہوتا ہے۔ اپنی نام نہاد عزت کو نیلامی سے بچانے کی استدعا۔

اس معاملے کا ستم ظریف پہلو یہ ہے کہ ہمارے یہاں ایسی آفت کبھی کبھی اولاد نرینہ پر بھی آتی ہے۔ جب والدہ محترمہ یا قبلہ والد اپنے بھائی / بہن کی بچی کو بہو بنانے کی ٹھان لیں، برخوردار پر

اس قدر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ "تمہیں کرنی ہی ہوگی اس سے شادی" بے چارا وقتی طور پر سعادتمندی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کچھ عرصے بعد ہی سعادتمندی کا خول اتر جاتا ہے۔ باغی خیالات یلغار کرتے ہیں اور نتیجہ طلاق کی صورت برآمد ہوتا ہے یا دوسری شادی کی شکل میں ایسی کئی مثالیں ہمیں اطراف میں نظر آئیں گی۔

ایک بات سمجھنے کی اور ہے کہ بچی کا کسی رشتے سے انکار اتنا سنگین نہیں ہوتا جتنے سنگین نتائج بچی کی اس ضد کے ہوسکتے ہیں کہ میری شادی فلاں جگہ ہی کی جائے۔ یہیں پر یہ سوال شدت سے سامنے آتا ہے کہ اس صورت میں کیا کیا جائے۔ اور اس کا جواب بھی یہی ہے کہ معاملے کو انا کا مسئلہ نہ بناتے ہوئے بچی کی شادی کردی جائے اور اس تنبیہ کے ساتھ کہ نتائج کے ذمہ دار ہم نہیں ہوں گے (دل میں دعا ضرور کیجئے کہ ہمیشہ خوش و خرم رہو، آخر وہ آپ کی بچی ہے) بصورتِ دیگر ہمیں مذکورہ بالا تین میں سے ایک قسم کے ردِّ عمل کے لئے تیار رہنا ہوگا۔

اگر ہماری اولاد گمراہ نہیں ہے۔ ہمیشہ سعادتمندی کا مظاہرہ کرتی آئی ہے مگر اس مرحلے پر وہ انکار یا پس و پیش کرتی ہے تو اس کی وجوہات معلوم کرنا ہمارا فرض ہے اور انکار معقول ہے تو اس کو مان لینا فرض اولین ہے۔

ساتھ ہی نئی نسل سے استدعا ہے کہ والدین کے طے کردہ رشتوں کو بلا وجہ رد کرنے کا چلن / فیشن نہ اپنائیں۔ یہ ڈائیلاگ کہتے ہوئے کہ "ڈیڈی / ممی اب آپکا زمانہ لد گیا۔ زندگی ہم کو گزارنا ہے ہماری شادی کے فیصلے ہم خود کریں گے"۔

"نئی تہذیب اور ہم"

رفیعہ نائیک

مغرب سے آئے ہیں اڑ کے فرارے، ہم نے یہ سمجھا ہیں لالہ پارے

نئی تہذیب سے مراد جدید طرز فکر موجودہ مادہ پرست سماج مراد ہے۔ یہ تہذیب سائنسی اور علمی ترقی کی دین ہے۔ موجودہ سائنسی ترقی کچھ اس تیز رفتاری سے ظہور پذیر ہوئی ہے کہ اس کی زد میں ہمارا پورا اخلاقی نظام اور پرانی اقدار آگئیں، ہر لمحے نئی ایجادات نے انسان کو بدحواس کر دیا۔ ہم اپنے اخلاقی معیار اور نظام کو تباہی سے بچا نہ سکے۔ شب و روز ترقی کرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنے میں اخلاقی نظام بے حد متاثر ہوا ہے۔ آج ایک چیز ایجاد ہوتی ہے تو کل out dated ہو جاتی ہے گھریلو استعمال کی چیزیں ہوں یا مشینریز آج وہ استعمال میں ہیں تو کل ان چیزوں کا کوئی پرسان حال نہیں۔ اس تیز رفتاری نے ہمارے اعتدال سے پڑتے قدموں کو لڑکھڑا دیا ہے۔ ایمانداری اور قناعت، صبر و اطمینان اس یاجوجی دور میں بے معنی الفاظ ہیں

موجودہ تہذیب مغربی تہذیب جس نے ہمارے قدیم معاشرے اور سماج کو ہر سطح پر بری طرح متاثر کیا ہے۔ ہندوستانی اور مشرقی تہذیب جس کی جڑیں بڑی گہری ہیں اس پر نئی تہذیب گلیشیر کی پتلی پرت ہے جس کے نیچے گہری کھائی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ نئی تہذیب کی نہ بنیادیں ہیں نہ جڑیں۔ یہ تہذیب یا طرز زندگی سطحی ہے یہ جھوٹے نگوں کی خیرگی ہے یہ شاخ نازک پہ بنا آشیانہ ہے۔ اسے بہر حال ٹوٹنا ہے۔ اس نظام نے سوائے بے اطمینانی اور بے سکونی کے ہمیں کچھ نہیں دیا۔ انسان کو انسانیت کے منصب سے اتار کر حیوان کی سطح پر جینے پر مجبور کر دیا۔ اسے کسی اخلاقی / دینی اور سماجی نظام کے ماتحت نہیں کیا بلکہ اس کی اپنی مرضی خود غرضی اپنی نفس پرستی سکھا دی۔

"میں چاہے یہ کروں چاہے وہ کروں میری مرضی"

وہی انسان جسے سرتاج مخلوقات ہونا تھا
وہی اب سہار رہا ہے اپنی عظمت کا کفن

آج آزادی نسواں کے عنوان کے تحت عورتوں کو تجارتی شئے بنا دیا گیا ہے۔ آزادی اور ترقی کے نام پر تعلیم سے لے کر معاشی تک کے ہر میدان میں انہیں مردوں کی ہوس کا نشانہ بنا دیا۔ آج ہی اخبار کی ایک خبر ہے کہ امریکی فوجی افسران خواتین افواج کے استحصال میں ملوث پائے گئے۔

یورپ کا صنعتی انقلاب جس نے کم اجرت پر ملنے والے مزدور یعنی عورت کو گھر سے بازار اور کارخانے کا منہ دکھایا۔ کیا اس سے عورت کے وقار اور اس کے مرتبے میں کوئی فرق آیا۔ عورت کل بھی مظلوم تھی آج بھی مظلوم ہے۔ اسے انسانیت اور بحیثیت انسان کے مساوی حقوق ملنے چاہیئے تھے، لیکن اسے فریب دے کر اور ذلیل کیا گیا۔ گھر سے نکال کر اسے ہر جگہ عریاں اور اپنی جنسی تسکین کا ذریعہ ہی سمجھا گیا۔ عورت کے وجود سے اپنے ظرف کے مطابق ہر کوئی فائدہ اٹھانے میں لگ گئے۔ ہر تجارت کا اشتہار عورت بن گئی ہے ۔۔۔ ❊❊

غزلیں

عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)

فاصلے بڑھتے گئے ان کے ہمارے درمیاں
چل دئے وہ اُس طرف ہم اس طرف کو ہیں رواں
وہ ہمارے واسطے تو اک معمّہ ہیں سبنے
کیا پتہ سینوں میں ان کے راز کتنے ہیں نہاں
وسوسے دل میں ہزاروں کس کو کس پہ اعتبار
دوستی کی آڑ میں دشمن کا ہوتا ہے گماں
ہم نے دیکھے ہیں بدلتے رنگ گرگٹ کی طرح
دل میں ہے کچھ اور پر کہتی ہے کچھ ان کی زباں
دور منزل سے ہیں دونوں گرچہ منزل پاس ہے
اس طرف کہرا ہے چھایا اس طرف چھایا دھواں
خون کے پیاسے سبھی ہیں ہوش میں کوئی نہیں
نفرتوں کے دور میں وہ پیار اب ڈھونڈیں کہاں
دشمنی فرقوں میں دیکھو کس قدر بڑھتی گئی
ہم یہاں تیار تو باندھے کمر وہ ہیں وہاں
راستے تاریکیوں سے ہیں گھرے اپنے ظہور
ہر قدم پر راہزن کا ہوتا ہے ہم کو گماں

سیف اللہ سیف (بورلی مانڈلہ)

شمع ترے جلنے کا کیا خوب بہانا ہے
تنویر کے سائے میں پروانہ جلانا ہے
ضم ہو کے اندھیروں میں محفل کو کیا روشن
حالات پہ قابو میں ٹھوکریں زمانہ ہے
اے صاحبِ جلوہ تو نظروں میں سما جانا
دل کو ترے جلووں کا آئینہ بنانا ہے
حسرت کا لہو پی کر زندہ ہے تبسّم اب
کہہ دوں تو میرے غم کا ہر حرف فسانہ ہے
میں فطرتِ میکش ہوں مے نوش مری مستی
ماحول بناتا ہوں ساغر کا بہانہ ہے
اشکوں کی روانی میں زندہ ہوں میں ہر پل پل
ہر درد کے ماروں کا یہ حال پرانا ہے
اس نارِ جہنّم کو اشکوں سے بجھا دوں گا
اے سیف ترے لب پر وحدت کا ترانہ ہے

وفا راجواڑی (مہاڑ)

ہیں اَنا کے غرور میں سارے
اپنے اپنے سرور میں سارے
جتنے منظر تھے پیش گوئی کے
آ گئے، ہیں ظہور میں سارے
حورِ جنت کی کِس کو رغبت ہے
مرتے ہیں فِلمی حوریں سارے
ہو گئے ہیں خاک اور پتہ ہی نہیں
جل گئے مفت طور میں سارے۔
بخش دو یا کہ پھر سزائیں دو
آ چکے ہیں حضور میں سارے
علم کو کن میں عام ہوگا وفا
گھل گئے ہیں شعور میں سارے

رفیق دستا (کھیڈ)

تھوڑا سفر ہے اب تو سنبھل بیسویں صدی
بے طرح لڑکھڑا کے نہ چل بیسویں صدی
ظاہر کا یہ دباؤ یہ باطن کی کشمکش
ان الجھنوں کا کوئی تو حل بیسویں صدی
دنیا ہے، ہم ہیں اور کھلونوں کا کھیل ہے
تو بھی ہمارے ساتھ مچل بیسویں صدی
اک عمر کھٹّی میٹھی سُنا کر حکایتیں
بہلا رہا ہوں تجھ کو بہل بیسویں صدی
ہم تیرے نغمہ گر بھی ہیں تیرے ہی نوحہ خواں
سُن لے ہماری تازہ غزل بیسویں صدی

ذہانت کی تلاش میں

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے طلبہ ذہین ہیں
مگر اس کے باوجود وہ مقابلہ جاتی امتحانات سے لے کر زندگی کے تمام امتحانات میں
آخر ناکام کیوں ہوتے ہیں ؟
وجہ صرف ایک ہی ہے = خود اعتمادی کا فقدان !
اور یہ خود اعتمادی کی کمی ہے مناسب رہنمائی نہ ہونے کی بناء پر !
اس اندھیرے میں پہلی شمع روشن کی : نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے ۔
جس نے عہدِ حاضر کی ضروریات کے پیشِ نظر روایتی سرگرمیوں سے ہٹ کر ،
اُن سرگرمیوں کا آغاز کیا جن کی قوم کو شدت سے ضرورت تھی۔
اُردو میں پہلی مرتبہ جنرل نالج کے مقابلے ، انگریزی زبان دانی کا مقابلہ اور ریاضی کا مقابلہ !
مقصد تھا : ذہانت کی تلاش اور صرف تلاش نہیں ، نشو و نما بھی۔
ہمارا کوئی دعویٰ نہیں ،
البتّہ گزشتہ ایک دہائی سے ہم نے تعلیمی محاذ پر ایک نئی فکر ، نئی سوچ اور نئی سمت دینے کی کوشش ضرور کی ہے۔
ہماری اِن ہی کوششوں میں جن انجمنوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے
ان میں نمایاں ہے ، جدہ کی ایک انجمن " یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن " ۔
جس نے ہمارے باہمی اشتراک سے گزشتہ دنوں مہاڑ (ضلع : رائے گڈھ) میں
ایک ٹیلنٹ سرچ سمینار منعقد کیا۔
مقصد تھا : ہمارے سماج میں پوشیدہ ذہانت کی تلاش اور اس کی نشو و نما
کے لیے راستوں کا تعین ۔
اس میں پروفیسر خالد آرائی ، جناب شاہد لطیف ، ڈاکٹر اے ای دیشمکھ ، جناب محمد علی مقدم ، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ،
جناب فقیر محمد مستری ، جناب اقبال کوارے ، ڈاکٹر امتیاز کونڈکری ، پرنسپل این اے واحد ، جناب اسحٰق خان ،
جناب غلام محمد پٹیل وغیرہ صاحبان نے حصّہ لیا ، اظہارِ خیال فرمایا اور بحث کی ۔
اور نتیجے میں اس سمت میں پیش قدمی کے لئے ایک ابتدائی کمیٹی وجود میں آئی
جس کے رابطہ کار جناب فقیر محمد مستری ہیں اور ممبران میں ڈاکٹر دیشمکھ ، لائن اقبال کوارے ،
جناب عبدالغنی ملّاجی ، جناب غلام محمد پٹیل اور جناب ناصر سروے ہیں ۔

ہم ہمارے تمام قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے طلبہ و اساتذہ کے لیے ٹیلنٹ یا ذہانت کی نشو و نما کے لیے کیا کیا اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔
اس ضمن میں اپنے خیالات ہمیں لکھ کر بھیجیں تاکہ ہمیں اس ضمن میں آئندہ منصوبہ بندی میں آسانی ہو۔ ☆☆

(م، ک)

نامہ نگار حضرات سے

گزارش ہے کہ کاغذ کے ایک طرف، صاف، خوشخط اور دو سطروں کے درمیان فاصلہ رکھ کر مضمون تحریر فرمائیں۔

کوکن کی نئی آواز

ساغر ملک

سہ ماہی "ترسیل" ڈاکٹر یونس اگاسکر اور انجم عباسی کی ادارت میں شائع ہونے والا ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دیکھتے ہی دیکھتے تین سال کی مدت نہایت شاندار طریقے سے پوری کرلی ہے۔ اپنی بارہ اشاعتوں میں ہی یہ رسالہ ملک کے اہم ترین رسائل میں شمار ہونے لگا ہے۔

سہ ماہی "ترسیل" کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس نے کوکنی فنکاروں کو اجاگر کرنے کا بیڑا بھی اٹھا رکھا ہے۔ "ترسیل" کے ہر شمارے میں قدیم و جدید یا نئے پرانے چند فنکار بھی شریکِ اشاعت کئے جاتے ہیں جو اپنی تخلیقات اور فن کے ذریعہ اُردو دنیا میں اپنا مقام بھی بنا رہے ہیں۔

علاقۂ کوکن کی نئی آوازوں میں ساغر ملک کا نام بھی شامل ہے وہ شہری فضا میں سانس لیتے ہیں لیکن دیہات کی مٹی اپنی سوندھی مہک کے ساتھ جابجا ان کے اشعار سے ابھرتی ہے۔ یعنی اپنی دھرتی سے ان کا رشتہ استوار ہے۔ گاؤں کا سکون، کیف و نشاط، خلوص و محبت بے ریا اور بے غرض زندگی کے نشاں انکی شاعری میں خاصے روشن ہیں۔ شہری ماحول نے جو مشینی انداز اختیار کیا ہے اس کے اثرات و ثمرات سے بھی ساغر ملک کی شاعری غیر محفوظ نہیں۔

ساغر ملک پیشے کے لحاظ سے مدرس ہیں، اس طرح علم و ادب ان کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ وہ علم کا اجالا بانٹتے تو ہیں لیکن علم کی روشنی سمیٹنے سے اعراض بھی نہیں کرتے اور میں سمجھتا ہوں جس فنکار میں سیکھتے رہنے کی خو ہوگی اس کی تخلیقی جوت کبھی ماند نہیں پڑ سکتی۔ "کچے گھر کی دھوپ" ساغر ملک کی غزلوں اور نظموں کا اوّلین انتخاب ہے۔ قیصر الجعفری صاحب جیسے معتبر شاعر نے ساغر ملک کی صلاحیتوں اور اچھی شاعری کے امکانات کی نشاندہی کی ہے۔ ساغر ملک ابھی تک بچوں کے قلمکار کی حیثیت سے معروف تھے لیکن اس مجموعے کے بعد عصری شاعری میں ان کی ایک نئی پہچان بن رہی ہے۔

انسانی وجود ایک کچا گھر ہے جسے زندگی کی دھوپ میں جھلستے رہنا پڑتا ہے۔ یہ دھوپ کیسے کیسے رنگ بدلتی ہے کیسے کیسے درد جگاتی ہے اس کے بیشتر آثار اس مجموعۂ کلام میں جابجا درخشاں ہیں۔

بدیع الزماں خاور اور ساحر شیوی کے خطۂ کوکن سے قاضی فراز احمد، مغل اقبال اختر، پرویز باغی، جاوید ندیم، خطیب شہابی، واحد حسن، تسنیم انصاری، اسماعیل منصور، نوگل بھارتی، عبدالمجید شاغل اور نوشاد مونس اعظمی کے بعد ساغر ملک بھی شاعری کی نئی آواز بن کر ابھر رہے ہیں۔

ان کے یہاں فکر کی تازگی ہے۔ جذبے کی حدت ہے۔ عصری آگہی اور سماجی احساس ہے اور ساتھ ہی بات کہنے کا ڈھنگ بھی ـــــ ان اوصاف کی بنا پر اُمید کی جاتی ہے کہ ساغر ملک کی شاعری قارئین کو متاثر کرے گی اور وہ خطۂ کوکن کے جواں سال سخنور کا خیر مقدم کریں گے۔

ساغر ملک کا نمونۂ کلام پیشِ خدمت ہے:

رشتوں کی آبرو سرِ بازار لٹ گئی
ساغر خلوص و مہر کا مطلب بدل گیا

ہوگئی ہے فصل رشتوں کی تباہ
ہیں بھیانک کس قدر یہ ماہ و سال
ہر طرف اڑتی ہے خود غرضی کی دھول
سر سے پا تک اٹ رہا ہے آدمی
علم بردار بننے کا جنوں تو سب کو ہے لیکن
علم کی آبرو کا پاس کتنے لوگ رکھتے ہیں
ایک لمحے کی خوشی بھی دے نہیں سکتی ہمیں
کتنی مفلس، کسقدر نادار ہے یہ زندگی
قائل نہیں تھے آنکھوں کی جادوگری کے ہم
کیا ہوگیا ہے ہم کو غزالوں کے شہر میں
جان لے اپنی حقیقت بابا
آج اتنی کسے فرصت بابا
رات کچھ اپنے نشاں چھوڑ کے گزری ہوگی
آئینہ لاؤ کہ دیکھوں ذرا چہرے کی تھکن
جیا جاتا ہے کیسے پھر کبھی سوچیں گے اے ساغر
ابھی تو مصلحت اندیشیوں سے اپنی ان بن ہے
دیکھتے ہی دیکھتے لہروں کے منظر اڑ گئے
ریت باقی رہ گئی، پیاسے سمندر اڑ گئے
برف کی چادر میں لپٹی رات، تنہائی کا بوجھ
آرزوئیں رہ گئیں خوابوں کے پیکر اڑ گئے

معجزہ "شق القمر" کا ہے مدینہ سے عیاں
مہ نے شق ہو کر لیا ہے دین کو آغوش میں

بعض اوقات شعراء بھی بڑی دور کی کوڑی لاتے ہیں۔ مہ یعنی چاند نے شق ہو کر یعنی ایک طرف حرف م اور دوسری طرف حرف ہ اور درمیان میں دین اس طرح لفظ مدینہ تحریر کرنے کا خیال اس شاعر کے دماغ میں آسکتا ہے جو دیندار ہو اور ہر شئے میں، دین کی جلوہ گری دیکھ رہا ہو۔

نقش کوکن کے ایک ہمدرد قاری نے سمجھ داری کا مظاہرہ کر کے اپنے آپ کو دیندار شاعر کی صف میں لا کھڑا کیا ہے جس نے جناب مبارک کاپڑی کو اس بات پر رضامند کر لیا ہے کہ وہ پہلا صفحہ اور آخری صفحہ اپنے زورِ قلم سے تحریر فرما کر درمیان کے سارے صفحات کو تحفظ عطا فرمائیں۔

قارئین نقش کوکن کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ جناب مبارک کاپڑی نے پہلا اور آخری صفحہ جو قارئین میں بے حد مقبول تھا اپنی مصروفیات کی بنا پر لکھنا منقطع کر دیا تھا مگر اب جناب محمد علی ایچ بی مقدم کی درخواست اور اصرار کو ملحوظ خاطر رکھ کر اسی ماہ سے لکھنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔

نقش کوکن کے ادارۂ تحریر کے اراکین اس بات پر خوش ہیں اور اطمینان کا سانس لے رہے ہیں کہ مدیر اعلیٰ اور معاون مدیر کی ضعیف العمری میں اب پرچہ نقش کوکن جوان ہاتھوں کے (پہلا اور آخری صفحہ) درمیان محفوظ ہونے جا رہا ہے۔

نامہ نگار حضرات سے

گزارش ہے کہ کاغذ کے ایک طرف، صاف، خوشخط اور دو سطروں کے درمیان فاصلہ رکھ کر مضمون تحریر فرمائیں

(ادارہ)

شخصیات

اے ۔ ڈی ۔ حمدولے

از : اقبال احمد اقبال ۔ کرجی

جناب عبداللہ داؤد حمدولے ۱۹۴۲ء میں موضع راجویل، تعلقہ کھیڈ، ضلع رتناگری میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم راجویل اور کرجی میں مکمل کی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے ممبئی کا رخ کیا۔ ممبئی یونیورسٹی کے ہر امتحان میں انعامات حاصل کرتے گئے اردو ذریعۂ تعلیم سے ایس ایس سی پاس کرنے کے باوجود اسمٰعیل یوسف کالج ممبئی میں انگریزی میڈیم کے طلبہ کا مقابلہ کیا اور ۶۲+۶۳ ۔ ۶۷+۶۸ کے ششماہی امتحانات سے ہی اپنے کلاس میں اول آتے رہے۔ انٹر آرٹس کے سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی پر ممبئی یونیورسٹی نے آپ کو سرفرینک ساوترا اسکالرشپ سے سرفراز کیا۔

بی۔اے کے امتحان میں آپ مضمون عربی میں یونیورسٹی میں اول رہے جس کی بدولت یوپیا کے انعام کے مستحق قرار دئے گئے ۱۹۶۸ء میں ممبئی یونیورسٹی سے اکنامکس میں نہ صرف M.A کامیاب کیا بلکہ یونیورسٹی کا اکنامکس پرائز بھی حاصل کیا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اوروں کی طرح گلف (خلیج) کا رخ کرنے کے بجائے درس وتدریس سے منسلک رہ کر اپنی قوم کی خدمت کو ترجیح دی۔

۱۹۷۱ء سے آدرش ہائی اسکول کرجی میں تدریسی فرائض انجام دینے لگے ۱۹۹۱ء میں اسکول ہذا میں صدر مدرس کے عہدے پر فائز ہوئے۔ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو ناپ تول کر پورا کرتے جیسے "صراط مستقیم" پر چل رہے ہوں ان کی محنت کا ثبوت ایس ایس سی کے گذشتہ اردو انگریزی کے عمدہ نتائج ہیں ۱۹۹۱ء میں نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے آپ کو اردو مضمون کا بیسٹ ٹیچر کا ایوارڈ عطا کیا ۱۹۹۶ء میں ۲۵ سالہ تدریسی خدمات کو سراہتے ہوئے ٹیلنٹ فورم نے مومنٹو اور تحائف سے نواز کر حوصلہ افزائی کی۔

ادھر کچھ عرصہ سے جناب حمدولے صاحب نے محسوس کیا کہ طبیعت پہلے کی طرح ساتھ نہیں دے رہی اگر وہ چاہتے تو جیسے تیسے بقیہ تین سال ملازمت بھی پوری کر سکتے تھے مگر زندہ ضمیر نے گوارا نہیں کیا اور ۲۶ سالہ بے داغ ملازمت کے بعد امسال ۹ جون ۱۹۹۷ء سے موصوف رضاکارانہ طور پر اپنے عہدے سے سبکدوش ہوگیے ان کی خدمات اور ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اسکول کی انتظامیہ نے انہیں C.E.O کا عہدہ سونپ دیا اسطرح سبکدوشی کے باوجود ادارہ سے منسلک ہیں۔

قوم کا ہمدرد اور مجسم خیر کا پیکر بڑی مشکل سے نظر آتا ہے شاید ایسے ہی لوگوں کیلئے علامہ اقبال نے فرمایا ہے ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

عُمرَہ
حج کی بکنگ شروع ہوچکی ہے لہٰذا جلد از جلد اپنی نشست محفوظ کرالیں
حج
زیارات
عازمین حج ۱۹۹۸ء کے لیے اعلیٰ خدمات اور بہترین سہولیات سے آراستہ
المقدس ٹورز اینڈ ٹراولز
ہیڈ آفس: ۵۱-۵۷، دوتاڑ اسٹریٹ، میزنین فلور، روم نمبر ۱۹ زکریا مسجد کے پیچھے، ڈامر گلی، ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۳
منتظم: فقیہ عبد الرشید حاجتی
فون آفس: 3772047
فون رہائش: 3412153
گرمیوں کی اور دیوالی کی چھٹیوں میں عمرہ کے لیے فوراً رابطہ قائم کریں
A کلاس
حج کے لیے
۷۲ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
پورے رمضان سے عید تک ۴۲ ہزار روپے
B کلاس
حج کے لیے
۶۵ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱۱ روزے سے عید تک ۳۸ ہزار روپے
C کلاس
حج کے لیے
۵۸ ہزار روپے - ۳۵ روز
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱ روزے سے ۱۵ روزے تک ۳۵ ہزار
معزز مہمان حرم ـــــــ السلام علیکم
ضلع کوکن، شہر ممبئی اور مہاراشٹرا کا قابل اعتماد ادارہ "المقدس ٹورز اینڈ ٹراولز" منظم کردہ پروگرام کے تحت پچھلے کئی سالوں سے شائستہ اور تجربہ کار رہنمائی کے ساتھ زائرین کی تشفی بخش خدمت کرتا آرہا ہے، امسال بھی مزید سہولتوں کے ساتھ اور مناسب اخراجات پر ہم اپنے تجربہ کار ساتھیوں کے ساتھ آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جس میں شامل ہوکر آپ بہتر طریقے سے حج، عمرہ، بیت المقدس، نیز مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کی زیارتوں سے بھی فیضیاب ہوسکتے ہیں۔
زیر سرپرستی: پیرزادہ سید عمر فیض اللہ شاہ بابا قادری الرفاعی، کرلا جری مری، عبد الرشید بابا قادری نقشبندی ماہم
زیر قیادت: محمد ابراہیم مرچنٹ خلیفہ قادری الرفاعی۔ فون - ۴۴۵۸۱۱۶ - عبد العزیز بابو (کرلا)
زیر اہتمام: عبد القادر مجاور فون: ۶۴۴۴۶-۳۴ محمد اقبال ناتیکر۔ مولا علی۔ عبد الغفور مٹھائی والے (ماہم) عبد اللطیف دھیکاری
حج میں رہائش مکہ میں الراجحی بینک بلڈنگ، صرف دس قدم پر باب عمرہ کے سامنے۔ مدینہ میں بھی مسجد نبوی سے قریب تر
ہمارے نمائندے
ممبئی | مولا علی، مہاراشٹرا کیپ فریسچر | ۴۱۱۵۰۱۲
کاشی میرا تھانہ | حاجی علاؤ الدین | ۸۱۱۴۷۳۳
کرلا جری مری | مرام علی برادران علی پلاسٹک والے | ۸۵۱۱۷۹۱
دھاراوی | عباس علی پٹی والے، ۴ نمبر بلاک ایکتا سوسائٹی
منور | شکیل سکندر پٹھان | ۶۲۳۳۷۱۳
پونہ | محمد نور کھوت | ۶۵۶۲۷۱
پونہ | محمد اقبال حاجی احمد | ۶۴۰۳۷۸
پنویل | عبد الستار کھوت | ۷۴۵۲۱۵۸
گورےگاؤں | (رائے گڑھ) وحید الدین شہاب الدین | ۳۴۵
دھولیہ | ایم۔ اے مرچنٹ ۵۲۰۳۰۳ | ۵۲۰۳۰۱
باندرہ | محمد یوسف، یونس بلڈنگ، لوہارہ
ناسک | سلیم شیخ، باغبان پورہ ۷۵۱۵۲ | ۷۹۶۵۲
سیوڑی | عبد القادر علی مانکیکر | ۴۱۸۲۶۳۸
تندل رائے گڑھ | علی خان عمر خان دیشمکھ | ۷۶۴۸۸
مان گاؤں | نثار فرفرے مان روے رائےگڑھ | ۶۷۱۵۵
مہسلہ رائے گڑھ | سید عبد اللہ عبد الرحمٰن قادری | ۳۲۱۱۹
کرناٹک گلبرگہ | اے۔ جی عبد الستار | ۲۶۸۴۹
کرناٹک گوکاک | ایم۔ جی مجاور | ۲۶۳۴۳
دہلی | جمیل بھائی دریا گنج | ۳۲۶۳۰۱۴
جے پور | حاجی محمد احمد (محلہ نیلگراں) | ۶۰۳۳۳۸
میرٹھ | حاجی محمد متین ۵۱۸، کوٹلا اسٹریٹ میرٹھ | ۷۴۳۶۲
سہارنپور | حاجی ایم ایچ کاظمی (ایڈوکیٹ) | ۲۶۲۹۴ / ۲۲۱۵۹
دھولیہ | آصف علیمی شیخ، مندرا آگرہ روڈ
اجمیر شریف | محمد نعیم ظہور میاں مجاور
ممبرا | محمد شفیع میمن، مہاراشٹرا اسکول، کمبراپاڑہ روڈ
ملاڈ، مالونی | جاوید بھائی، اکھوڑ دیہ بک، کپٹیل لانڈری | ۸۶۲۱۸۴۷ / ۸۸۱۹۵۳۴

مجندار — ایک مقبول و معروف درسگاہ

عبدالرحیم نشتر

امسال مجندار ہائی اسکول وہورکا ایس ایس سی کا رزلٹ بہت ہی خراب رہا یعنی تقریباً ۳۳ فی صد طالب علموں کو ہی کامیابی حاصل ہو سکی۔ یہ نتیجہ سابقہ نتائج کی روشنی میں بڑا ہی مایوس کن ہے۔ اس کے باوجود مجندار کی شہرت و مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی بلکہ جونیئر کالج کے سائنس، آرٹس اور کامرس کے شعبوں میں داخلے کے خواہش مند طالبعلموں کی ایک بڑی تعداد یہاں امنڈ آئی تھی۔

شعبۂ سائنس میں ۷۷ طالبعلموں کے داخلے ہوئے جبکہ آرٹس اور کامرس کے طلباء کو ملا کر یہ تعداد سو سے بھی زائد ہو گئی ہے۔ ان میں تقریباً ۴۰ فی صد طالبات شامل ہیں۔ ہائی اسکول کے طلباء و طالبات کی تعداد کو بھی جوڑ لیا جائے تو رواں تعلیمی سال میں کم از کم ایک ہزار بچے یہاں زیر تعلیم ہیں۔ جن کے وجود سے پورے وہورگاؤں کی رونق اور شان دوبالا ہو گئی ہے۔

صبح اور شام کے اوقات۔ خوبصورت اور سرسبز و شاداب پہاڑیوں کے دامن میں دور تک پھیلی ہوئی صاف ستھری اور پرکشش تعلیم گاہ اور قومی شاہراہ نمبر ۷ کے اطراف سیکڑوں شیدایانِ تعلیم کا ہجوم قابلِ دید ہوتا ہے۔ مخصوص یونیفارم میں ملبوس نقش کو کس

مجندار تعلیمی احاطے میں تعلیم نسواں کے فروغ کے لیے لڑکیوں کا ہوسٹل تعمیر کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے اور ثواب جاریہ کا ذریعہ بھی!

لڑکے اور لڑکیاں وہورگاؤں کے اعزاز و افتخار میں اضافہ کرتی ہیں۔ جونیئر کالج میں کتنی ہی غیر مسلم لڑکیاں بھی شامل ہیں جو اپنی ہم جماعت مسلم لڑکیوں سے ذرا بھی الگ محسوس نہیں ہوتیں۔ گویا مجندار تعلیم گاہ قومی ایک جہتی کا ایک پلیٹ فارم بن گئی ہے۔

کسی بھی تعلیم گاہ کی مقبولیت و شہرت یقیناً اساتذۂ کرام کی محنت و مشقت اور ان کے خلوص و سعیٔ مستحسن کی رہین منت ہوتی ہے۔ اگر اساتذہ اپنی خدمات کو پوری لگن اور خلوص کے ساتھ نہ انجام دیں اور اپنے فرائض کو صدق دل سے ایمانداری اور دیانت کے ساتھ پورا نہ کریں تو کوئی تعلیم گاہ اور اپنے فرائض کو صدق دل سے / ایمانداری اور دیانت کے ساتھ پورا نہ کریں تو کوئی تعلیم گاہ اتنی عزت، شہرت اور مقبولیت کے مقام کو نہیں چھو سکتی۔ اگر اساتذہ خلوص و محبت کے ساتھ اور اپنے علم و عرفان نیز اپنی کارکردگی سے طالبعلموں کو متاثر نہ کر سکیں تو طلبا کا ہجوم انہیں کا شاگرد بننے کے لئے کیسے بے چین ہو سکتا ہے۔ یقیناً اساتذہ کی شخصیت و کردار ہی کسی تعلیم گاہ کو عزت و ذی وقار بناتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اربابِ مدارس اور خداوندانِ نظم و ضبط۔ ان کے مسائل

کا حل ڈھونڈے۔

دور دراز علاقوں سے اپنے بال بچوں سمیت آئے ہوئے ٹیچروں کی باعزت اور پرسکون رہائش کی ذمہ داری نہ صرف انتظامیہ بلکہ پوری بستی پر عائد ہوتی ہے۔ ٹیچروں کو ان کی ضرورت کے مطابق مکانات مہیا کئے جائیں۔ ان سے مناسب کرایہ طے کیا جائے۔ یہ نہ ہو کہ چھوٹے چھوٹے دیہاتوں میں شہروں اور بازاروں سے دور رہنے والے ان اساتذہ سے ممبئی یا دوسرے بڑے شہروں کی طرح "چھوٹی کھولی اور بڑا کرایہ" جیسا برتاؤ ہو۔ ضروریات زندگی کی ہوش ربا گرانی، ایندھن کی کمیابی اور ڈاکٹروں کی بھاری فیس کے ساتھ اپنے بچوں کے تعلیمی اخراجات اور گھر گرہستی کے نظام کو خوش اسلوبی اور سکون سے نمٹائے بغیر کوئی ٹیچر فرائض کی دیانتدارانہ ادائیگی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ فجندار میں برسرِ روزگار زیادہ اساتذہ گاؤں سے الگ تھلگ ایک کالونی میں ہیں یا نہیں؟ فجندار ٹرسٹ کے ذمہ داروں کو اس بات کی خبر بھی رکھنی چاہیے۔

اگر انتظامیہ ٹیچروں کے مسائل اور ضروریات کی خبرگیر ہو جائے تو یہ ہائی اسکول اور جونیئر کالج دس گنا زیادہ شہرت، عزت اور مقبولیت کا حامل ہو جائے۔

فجندار ہائی اسکول میں طالبعلموں کی کشش اور تسکین کے بہت سے سامان ہیں۔ یہاں بچوں کو تعلیم اور کھیل کود کی مکمل آزادی ہے۔ انکی اپنی ایک منتخب پارلیمنٹ ہے۔ آزادانہ انتخاب ہوتے ہیں۔ پوری تعلیم گاہ میں الیکشن کا ماحول گرم رہتا ہے۔ مختلف ادبی اور تعلیمی مقابلے بھی منعقد ہوتے ہیں جن میں طلباء کو اپنی صلاحیتوں کے مظاہرے کا پورا پورا موقع دیا جاتا ہے۔ کامیاب طالبعلموں کو انعامات اور دادِ تحسین سے نوازا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جونیئر کالج کے طالبعلموں کو فی کس آٹھ سو اور طالبات کو فی کس ہزار روپے سالانہ اسکالرشپ بھی عطا کی جاتی ہے۔ رواں تعلیمی سال میں تقریباً ۶۲ ہزار روپے تقسیم کئے گئے۔ وہ طلباء جو اطراف کے دیگر کالجوں میں جا چکے ہیں جب یہ خبر سنتے ہیں تو انہیں اپنے محروم ہو جانے کا دکھ ہوتا ہے اور ہائی اسکولوں میں دسویں جماعتوں میں زیرِ تعلیم طلباء یہ طے کرتے ہیں کہ وہ کامیاب ہونے کے بعد فجندار ہی میں داخلہ لیں گے۔ اس طرح یہاں داخلے کے وقت بڑا رش ہو جاتا ہے۔

امسال بیرون سے آئے ہوئے طلباء و طالبات کی ایک کثیر تعداد فجندار میں زیرِ تعلیم ہے۔ غیر مقامی طلباء کے لئے قیام و طعام کا معقول بندوبست بھی کیا گیا ہے لیکن سردست یہ انتظام ناکافی ہے چنانچہ مزید نئے کمرے تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس طرح ایک خاصے بورڈنگ ہاؤس کے سبب طلباء کے قیام کا مسئلہ تو حل ہو گیا ہے لیکن غیر مقامی طالبات کے رہائشی مسائل ناقابلِ بیان ہیں۔

ان لڑکیوں کو اپنے رشتہ داروں اور جان پہچان کے گھروں کا بوجھ بننا پڑتا ہے یا پھر مختلف گھروں میں "پے اِنگ گیسٹ" کی حیثیت سے رہنا پڑتا ہے۔ جونیئر کالج کی ان بچیوں کے اپنے الگ مسائل ہوتے ہیں۔ کھانے پینے، سونے بیٹھنے،

نہانے دھونے اور پڑھنے لکھنے کے یہ متعدد مسائل اجنبی گھروں اور اجنبی لوگوں میں تعلیمی تنزل یا ڈراپ آؤٹ کا سبب بن جاتے ہیں۔

مجندار ہائی اسکول میں لڑکیوں کی تعداد میں جس کثرت سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے اسے دیکھتے ہوئے علاحدہ گرلز ہوسٹل کی تعمیر مجندار ایجوکیشن ٹرسٹ کی اولین اور فوری ترجیح کی متقاضی ہے۔ الحاج عبدالغنی مجندار صاحب نے ایک عظیم الشان اور وسیع و عریض نیز مقبول و معروف درس گاہ قائم کرکے نہایت زبردست کارنامہ انجام دیا ہے۔ خدا انہیں دنیا و آخرت میں جزائے خیر سے نوازے (آمین) عبدالغنی سیٹھ صاحب اس وقت گرلز ہوسٹل کے قیام و تعمیر کا بیڑا بھی اٹھالیں تو یہ ملت کی بیٹیوں کے حق میں ایک زبردست کارِ خیر ہوگا۔ وہ بچیاں جو "لیڈیز بورڈنگ ہاؤس" نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہو رہی ہیں، وہ بھی اس سہولت کا فائدہ اٹھا کر اپنے تعلیمی سلسلے کو جاری رکھ سکیں گی۔ گویا وہور میں "لیڈیز بورڈنگ ہاؤس" کی تعمیر مجندار گھرانے اور اہلیانِ وہور کے لئے ثوابِ جاریہ کا ایک ذریعہ بنی رہے گی۔

شاید کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات!

کیا شانتی ون اور شانتی نکیتن الگ الگ ہیں

پنڈت جواہر لعل نہرو کی سمادھی جس جگہ ہے اسے شانتی ون کہتے ہیں اور کلکتہ سے قریب ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی قائم کردہ یونیورسٹی شانتی نکیتن کہلاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اخبار و اذکار

مرتّبہ: — ف بن صاد

ڈاکٹر یونس اگاسکر

ممبئی یونیورسٹی میں

پروفیسر عبدالستار دلوی صاحب کی سبکدوشی کے بعد اردو، مراٹھی کے ممتاز اسکالر پروفیسر ڈاکٹر یونس اگاسکر کی صدر شعبہ اردو کے عہدہ پہ تقرری عمل میں آئی ہے اس ترقی کے لیے ہم ڈاکٹر اگاسکر کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بزم نوجوان کا اعزازی جلسہ

بزم نوجوان چرفرے

محلہ وہور کا سالانہ اعزازی جلسہ ۵ ستمبر ۹۷ء کو ابراہیم جھٹام (اباجناب) کے گھر پہ امسال کے بارہویں پاس ہونے والے جواد غلام حسین کنکے اور دسویں پاس ہونے والے سہیل خلیل چرفرے کے اعزاز میں ڈاکٹر شفیق پٹیل کی صدارت میں منعقد ہوا۔ سکریٹری جناب امتیاز چرفرے نے حاضرین کا استقبال کرکے جلسے کی غرض وغایت بیان کی۔ حاضرین نے اپنے خیالات کا اظہار کرکے کامیاب طلباء کو مبارکباد دی۔ صدر ڈاکٹر شفیق پٹیل نے اپنے ہاتھوں جواد کنکے کی گلپوشی کی اور ایک قلم بزم کی جانب سے انعام دیا۔ بزم کے نائب صدر آصف جھٹام نے سہیل چرفرے کی گلپوشی کی اور ایک قلم انعام دیا۔ پروگرام کی نظامت جناب محمد سعید کنکے نے کی۔

نقش کوکن

لیوٹن میں مقیم کوکنیوں کا دورہ کینیا

لیوٹن (یو. کے) میں مقیم کوکنی مسلم کمیونٹی کے ۲۴ ممبران کینیا (افریقہ) کے تین ہفتہ کے کامیاب دورہ کے بعد ۱۵ اگست ۹۷ء کو انگلینڈ واپس لوٹے اس ٹیم میں آل راونڈر ارشد دلوی کی کپتانی میں ۱۵ کرکٹ کھلاڑی شامل تھے۔

کرکٹ کھلاڑیوں نے کل چھ میچ کھیلے۔ چار نیروبی میں اور دو ممباسا میں جن میں سب سے اہم میچ نیروبی کے خلاف کھیلا گیا جس میں گذشتہ سال جیتی ہوئی حسین دلوی میموریل ٹرافی جیتنے میں وہ ناکام رہے۔ ۹ اگست ۹۷ء کے اس مقابلے میں مہمان ٹیم نے کل ۲۲۰ رن بنائے جس میں داؤد پرکار کی اس دورہ کی واحد سنچری شامل تھی کوکنی مسلم کلب (نیروبی) نے اس کے مقابلہ میں ۷ وکٹ کھو کر ۲۲۱ رن کا نشانہ پورا کر لیا۔ کپتان محی الدین حوا نے ٹاپ اسکور ۷۹ رن بنائے اس طرح نیروبی ٹیم نے ٹرافی پہ قبضہ کیا۔

کوکنی مسلم ایسوسی ایشن کے ۱۳ اگست کے الوداعیہ عشائیے میں مہمان ٹیم کے درج ذیل کھلاڑیوں کو انعامات سے نوازا۔

بہترین بیٹسمین: ارشد دلوی۔ بہترین بالر: صمد پارکر۔
بہترین آل راونڈر: ارشد دلوی۔ بہترین نوخیز کھلاڑی اعظم پارکر۔

مرسلہ: شیخ اسمٰعیل۔

ابتدائی اردو مدرسہ کرونی میں

محترم کیپٹن جعفر حسین بھونبل کی صدارت نیز جناب ابراہیم یوسف جولے (چیرمین) حاجی ابراہیم حسین بھونبل، محترم داؤد قاضی۔ (سابق چیرمین) محترم لیاقت ناخدا (مرکزی معلم) جناب مظفر قاضی، محترم شمس القمر (پرنسپل) محترمہ آمنہ مولوک (سابق صدر معلمہ) مہمانان خصوصی کی حاضری میں سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا۔

جناب نظیر منجیکر نے مہمانان و تمام شرکاء کا استقبال کرتے ہوئے جلسے کی اہمیت بیان کی جشن طلائی کے موقع پر طلباء و طالبات (۲۳) کے حرکاتی گیت و نغمات کے نقش کرکن

مقابلے کے لیے گیے جیتنے والے طلبہ

گروپ اول (جماعت اول، دوم)

(۱) سلمان حمید راجوڑکر

(۲) فردوس سراج پٹکر

(۳) ثمرین سفر مقدم

(۳) انشاء نور محمد جوئے

گروپ دوم (جماعت سوم و چہارم)

(۱) معین عزیز بھونبل (۲)

(۲) ثانیہ مظفر کاپڑی

(۳) صباء سراج مومن کو خصوصی انعامات سے نوازا گیا۔ بطور ہمت افزائی مقابلے میں شریک تمام طلبہ کو بھی انعامات دیئے گیے۔ شری ایوائے سر دگھو سالکر ہائی اسکول (شری سہاس پادھیے سر (کرونی نمبر ۴) اور محترم سراج مومن نے جج کے فرائض انجام دیئے

سالانہ امتحان میں جماعت۔ اول تا چہارم کے اول، دوم اور سوم نمبر حاصل کرنے والے طلبہ کو مقابلہ مصتوری میں کامیاب کل ۱۳۰ طلبہ اور مرکزی سطح پر ۱۳ مدارس (اردو مراٹھی) کے درمیان لیے گیے تقریری مقابلے میں پہلا نمبر حاصل کرنے والے طلبہ

(۱) قیس منور خان (جماعت دوم)

(۱) ساحل مختار ملاّ (جماعت سوم)

کو بھی خوبصورت انعامات سے نوازا گیا۔ انعامات کی کفالت نوجوان علم دوست شاہنواز اسماعیل موڈک نے کی تو اشرف موڈک نے جماعت چہارم کے اول دوم سوم نمبر حاصل کرتے والے طلبہ کو انفرادی انعامات سے نوازا۔

اسی موقع پر کیپٹن جعفر بھونبل نے مدرسہ میں زیر تعلیم کل ۹ ضرورتمند طلبہ کو اپنی طرف سے مفت یونیفارم تقسیم کیے تو جناب یوسف محمد امین موڈک نے اپنی طرف سے کاپیاں دے دیں۔ جناب موسیٰ بھیکو ملاّ نے ایک لاؤڈ سپیکر کا مائک اسکول کے لیے وقف کیا۔ آزاد اسپورٹس کلب نے ویڈیو شوٹنگ کا اہتمام کیا اس خوبصورت پروگرام نے سامعین کو اس قدر حیت لیا کہ چاروں طرف سے انعامات دے کر بچوں کی ہمت افزائی کی گئی۔

ڈی این کالج مہسلہ کا شاندار نتیجہ

کوکن انتی متر منڈل وسنت راؤ نائک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ کا امسال ٹی. وائی. بی. اے کا نتیجہ ۹۴ فیصد رہا اس سال بھی شعبۂ اردو کا نتیجہ صد فی صد رہا شعبۂ اردو کی طالبہ شبانہ جھومر کر ۶۴ فیصد مارکس حاصل کر کے کالج میں اول پوزیشن پر رہی۔ شکیل شاہجہاں مہسلہ

آئیڈیل ہائی اسکول تھانہ کو مسلسل پانچویں بار میئر ایوارڈ

تھانہ کارپوریشن اپنی حدود میں واقع ان تمام مدارس کے طلباء وطالبات کو میئر ایوارڈ سے نوازتی ہے جو ایس ایس سی امتحان میں زباندانی کے پرچے میں سب سے زیادہ نمبرات حاصل کرتے ہیں مدرسہ ہذا یہ انعام گذشتہ پانچ برسوں سے مسلسل حاصل کر رہا ہے امسال اس انعام سے دو خوش نصیب طالبات پروین چاندی والا اور فرزانہ محمد علی کو نوازا گیا اسکول کے پرنسپل محترم سید عثمان سر اردو ٹیچر محترمہ نعیمہ اور تمام اساتذہ کی خدمت میں دلی مبارکباد۔

نقش کوکن

میئر ایوارڈ یافتہ اساتذہ میں مسلمان

بی ایم سی ایجوکیشن کمیٹی کی چیرمین نیتا نائک نے ایک پریس کانفرنس میں اساتذہ کے لیے میئر ایوارڈ کا اعلان کیا جن ۴۴ اساتذہ کے نام کا اعلان کیا گیا ہے ان میں نہرو نگر مراٹھی اسکول کے سید قادر اکبر، مدنپورہ اردو اسکول کی نائب مدرس زرینہ عبدالسلام انصاری، ٹیگور نگر اردو اسکول کے ارشداللہ خان، بازار روڈ باندرہ اسکول کی مدرس زہرہ حاجی یوسف مسالا والا، ماہم موری روڈ اسکول کی طاہرہ حاجی حبیب مل والا اور آرسی ماہم کے پرنسپل راجے حسن صاحب شامل ہیں انہوں نے راجے حسن صاحب کے تجربے اور پراعتماد لہجے میں جواب دینے کی ستائش کی ان اساتذہ کا انتخاب نیتا نائک کی قیادت میں ایک ۴ رکنی کمیٹی نے کیا۔ ۵ ستمبر کو ٹیچرڈے پر صبح ۱۱ بجے برلا کریڈا کیندر چوپاٹی میں تقریب منعقد ہوئی۔

یونانی میڈیکل کالج اکل کوا کو حکومتِ مہاراشٹر کی منظوری

اے جی یونانی میڈیکل اکل کوا ضلع دھولیہ کو حکومت مہاراشٹر نے منظوری دے دی ہے رئیس الجامعہ مولانا غلام محمد وستانوی اور پروفیسر محمد تنویر یوسفی پرنسپل ہیں۔ واضح ہے کہ جامعہ اردو علی گڑھ کے امتحانات کا مرکز بھی اس جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا میں قائم ہو گیا ہے۔

وسائل تعلیم کی اعانت

۱۴ اگست ۹۷ء کو الفا کمیٹی دامت تعلقہ کرجت ضلع رائے گڑھ کے صدر جناب محمد ایوب محمد حسن ٹوالے نے فل پرائمری اردو اسکول دامت کے نادار طلبہ کو کتابیں، تختیاں، بال پین فٹ پٹیاں اور پنسلیں مفت عنایت کیں نیز موقر ماہنامہ نقش کوکن ممبئی ہفت روزہ فوزان تھانہ کا زر سالانہ دینے کا یقین دلایا۔ جزاک اللہ

اسکول کے صدر مدرس عبدالجبار بوبیرے اور معاون مدرسین نے ٹوالے کا شکریہ ادا کیا۔ مرسلہ نگار

نوگل بھارتی ضلع وستار ادھیکاری۔

نوازش، شکریہ، مہربانی

مورخہ ۲۴ اگست ۹۷ء کو رفیق احمد اور غزالہ بمقام لوٹن رشتہ ازدواج میں بندھ گئے۔

اس تقریب سعید کے موقع پر فروس کیڈ کاستہ داپولی

مہاڈ، بھیونڈی، ممبئی، عرب ممالک
نیروبی، کسمو، کیپ ٹاون اور
انگلینڈ سے ہمارے بہی خواہ اور
خویش واقارب نے ہمیں اپنے
پیغام مسرت سے نوازا ہم ان
کے ممنون ومشکور ہیں نیز ان تمام
حضرات کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں
جنہوں نے اس پُرمسرت تقریب میں
شرکت فرمائی۔ شکرگزار
ابراہیم اور جمیلہ بہ کار، وحید اور نسرین

ڈاکٹر دلوی کی سبکدوشی پر تہنیتی جلسہ

ممبئی یونیورسٹی شعبۂ
اردو نے سابق صدر ڈاکٹر عبدالستار
دلوی یکم ستمبر کو سبکدوش ہونے
پر ایک الوداعی اور تہنیتی جلسہ
منعقد کیا جس کی صدارت مشہور اسکالر
رشید حسن خان نے کی اور پروفیسر
دلوی کے شعبۂ اردو کے صدر کے
دور میں زبان کے فروغ کے لیے ٹھوس
نقش کوکن

اقدامات کرنے کی ستائش کی انہوں نے
امید ظاہر کی کہ مستقبل میں یہ سلسلہ جاری
رہے گا۔ اس موقع پر ڈاکٹر عبدالستار
دلوی نے اپنے صدارتی دور کے آثار چڑھاو
کو پیش کرکے طلباء کو مشورہ دیا کہ وہ
علم حاصل کرنے میں لاپرواہی نہ کریں۔

کوکن ریلوے کا افتتاح

ممبئی سے منگلور تک ۷۶۰ کلومیٹر
طویل کوکن ریلوے کے گوا اسکیم کا افتتاح
اتوار ۲۴ اگست کو اولڈ گوا اسٹیشن
پر وزیر ریل رام ولاس پاسوان نے
کیا۔ اس موقع پر پیدنیم اور ساونت واڑی
پر ٹرین سروس شروع ہوگئی۔ اس موقع
پر کاروار ٹرین کو جھنڈی دکھائی گئی اس
تقریب میں گوا کے وزیر اعلیٰ پرتاب سنگھ
رانے اور دیگر معززین موجود تھے۔

نیشنل ہائی اسکول لاٹون کی کامیابی

اقبال میموریل ٹرسٹ ممبئی
کی جانب سے بمقام آدرش ہائی
اسکول کرجی۔ سیرۃ النبی کے تقریری مقابلے
اردو ہائی اسکولوں کے مابین مختلف
عنوانات کے تحت منعقد ہوئے۔ ان مقابلے
میں دوم گروپ (پنجم تا ہفتم) میں
تسنیم جہاں قمر اعظم قریشی نے جہاں
سوم مقام حاصل کیا وہیں سوم گروپ
(ہشتم تا دہم) میں ناہید جہاں قمر اعظم
قریشی نے دوم مقام حاصل کرکے اسکول
کا نام روشن کیا۔

انجمن حمایت الاسلام مہاڈ رائیگڈھ کا جلسہ تقسیم انعامات

۳۰ اگست ۹۷ء کو انجمن حمایت
الاسلام مہاڈ رائے گڈھ کی چھٹی سالگرہ
کی تقریب اور جلسہ تقسیم انعامات
ڈاکٹر وی آر دیشپانڈے وائس
چانسلر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ٹیکنولوجیکل
یونیورسٹی لونیرے رائے گڈھ کے
زیر صدارت منعقد کی گئی۔
زبیر پالنساری کی تلاوت
اور دہم جماعت کی طالبہ شازیہ نظیر
شیخ نے نعت پیش کرنے کے بعد
اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب اے۔ اے
مایکر صاحب نے جلسہ کے اغراض و
مقاصد بیان کیے۔ جلسہ کے مقاصد
پر مشتمل اسکول کی طالبہ میناز پاشا
اور نغمہ قبلے نے بالترتیب اردو اور
مراٹھی میں تقاریر کیں آزادی کے جشن
طلائی کے مقصد سے نازیہ کونڈیوکر
نے مراٹھی میں تقریر اور دہم کی طالبہ
نفیسہ قبلے نے دیش بھگتی گیت۔
"اے میرے وطن کے لوگو" گاکر سامعین کرام

کو محفوظ کیا۔ انجمن کے رکن جناب حسن علی جھمانے نے شاعرانہ انداز میں جلسہ کی نظامت کو سنبھالا۔ دیشپانڈے صاحب کا انجمن کے صدر ڈاکٹر اے۔ اے دیشمکھ نے گلدستہ پیش کر کے خیر مقدم کیا۔ جلسہ کے مہمانان خصوصی شریمتی اوشاتائی کڈالکر، صدر نگر پریشد مہاڈ، راجندر ٹپینس پروفیسر مجندار جونیئر کالج وہور، جناب محمد علی مقادم لائبریری انچارج سودی عربیہ (جبیتہ)، جناب لیاقت پالیکر مینیجر ویل کم ہوٹل مہاڈ، جناب معین الدین احسانے تاہذوی اور جناب حسین محمد کا قران مہاڈ کا گلدستہ دے کر استقبال کیا گیا۔ تمام مہمانوں نے فرداً فرداً بچوں کی ہمت افزائی کی۔ جناب محمد علی مقادم نے بچوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مختلف شعبوں میں آگے آنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے اسی ہائی اسکول میں یوتھ مسلم ویلفیئر اسیوسی ایشن (جبیتہ) لائبریری کے قیام کی اطلاع دیتے ہوئے مہاڈ و اطراف کے تمام طلبہ کو مختلف مقابلاتی امتحان کی تیاری کے لیے کتابوں کا پوری طرح فائدہ حاصل کرنے کی اپیل کی۔ انجمن کے سکریٹری جناب ایوب جولے نے انجمن کے مستقبل کے لیے نقش کوکن منصوبوں کو کامیاب کرنے کے لیے سامعین سے تعاون کی درخواست کی صدر انجمن ڈاکٹر اے۔ اے دیشمکھ نے اسکول میں اردو میڈیم کی پانچویں جماعت اور انگریزی میڈیم K.G. کلاس کی شروعات کرنے کی اطلاع دی جلسہ کے صدر پروفیسر دیشپانڈے نے طلبہ کی ڈسپلن اور اسکول کے نظم و ضبط کو سراہا اور باباصاحب امبیڈکر یونیورسٹی میں خود رائے گڈھ ضلع کے طلباء کا تناسب کم ہوتے پر افسوس ظاہر کیا۔ مہمان خصوصی کے ہاتھوں انعامات تقسیم کیے گیے اسکول میں تصاویر کشیدہ کاری، سائنسی پروجیکٹ و قدرتی مناظر پر مبنی نمائش رکھی گئی تھی جس کا افتتاح مہمان خصوصی کڈالکر میڈم کے ہاتھوں ہوا جس کو دیکھنے کیلئے لوگوں کا ہجوم تھا۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لیے اسکول کے تمام اسٹاف اور انجمن کے جوائنٹ سکریٹری پلوکر صاحب نے خوب محنت کی آخر میں پرنسپل مناف سر نے تماموں کا شکریہ ادا کیا۔

تھانہ ضلع میں K.T.F پروگرام

پچھلے چودہ سالوں سے K.T.F. یعنی نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام جو تعلیمی مقابلے ہوتے ہیں وہ سبھی SPONSORED پروگرام ہیں کوئی صاحب خیر علم دوست شخصیت کسی ضلع میں یا ممبئی میں فائنل پروگرام کی کفالت اپنے ذمہ لیتی ہے۔

ہم شکرگذار ہیں اور ان کے لیے خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں کہ ضلع رتناگری اور ضلع رائے گڈھ میں لوگ خود ہو کر اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ پروگرام ان کے یہاں رکھا جائے اس کی کفالت کرنے کے لیے وہ تیار ہیں یقین جانیے کہ اس سال ان دو اضلاع میں اگلے سال کے لیے بھی کفالت منظور ہو گئی ہے

ہمیں افسوس ہے

تو اس بات کا کہ ضلع تھانہ میں پروگرام تو ہوتے ہیں مگر اس کی کفالت کو بہ اصرار کسی کو راضی کرنا پڑتا ہے امسال بھی یہی صورت حال ہے۔ کیا ضلع تھانہ میں مخیر علم دوست حضرات نہیں ہیں؟ یا کیا تھانہ ضلع میں لوگ نہیں چاہتے کہ یہ تعلیمی مقابلے ان کے یہاں منعقد کیے جائیں۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ لوگ ہماری مروت کی خاطر گذارش قبول کرتے ہیں۔ اور چونکہ معاملہ خلوص دل سے طے نہیں ہوتا اس لیے اسکولوں کی طرف سے حصہ لینے میں وہ گرمجوشی

نہیں ہوتی جو دیگر اضلاع میں دیکھنے میں آتی ہے اب ہم یہ سوچنے پر مجبور ہوگیے ہیں کہ کیا ضلع تھانہ میں یہ سلسلہ منقطع کیا جائے۔

اگر ماہ اکتوبر کے آخر تک اس کا جواب مل جائے تو ہم شکر گذار ہوں گے۔ (ادارہ)

لاٹون میں تقسیم انعامات

نینسل ہائی اسکول لاٹون تعلقہ منڈنگڈھ ضلع رتناگری میں سے اسٹوڈنٹس ویلفیر کمیٹی کی جانب سے ایس ایس سی امتیازی نمبرات حاصل کرنے والے طلبہ کے اعزاز میں ۱۶ اگست ۱۹۹۷ء کو جلسہ کا انعقاد اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب وییلے ابراہیم فقیر محمد صاحب کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ تقسیم انعامات اسکول کمیٹی کے چیرمین صاحب اور اسٹوڈنٹس ویلفیر کمیٹی کے چیرمین وییلے عبداللہ عبدالقادر صاحب کے بدست دیے گیے

اس پروگرام میں قرب و جوار سے آئے ہوئے مہمانان نیز اسکول انتظامیہ کمیٹی۔ اسکول کمیٹی شکشک پالک کمیٹی، اسٹوڈنٹس ویلفیر کمیٹی کے اراکین نے متعدد انعامات کا اعلان کیا۔ صدر مدرس جناب قمر اعظم قریشی نقش کوکن صاحب نے آئے ہوئے مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض انصاری محمد رفیق سر نے انجام دیے۔ ظہرانہ کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تھانے ضلع کے اکہتر اساتذہ کو "مثالی مدرس" کا اعزاز

امسال یوم اساتذہ کے موقعہ پر ضلع پریشد تھانے کے زیر اہتمام پرائمری اور سیکنڈری کے اکہتر اساتذہ کو مثالی مدرس کے اعزاز سے نوازا گیا۔ اطلاع کے مطابق ضلع پریشد تھانے کے زیر اہتمام جاری پرائمری مدارس کے پچاس اور سیکنڈری کے اکیس اساتذہ کو مثالی مدرس کے اعزاز سے نوازا گیا جس میں پندرہ معلمات اور چھبیس معلمین شامل ہیں۔ اس طرح ثانوی مدارس کے آٹھ ہیڈ ماسٹروں کو بھی یہ اعزاز دیا گیا ہے پرائمری مدرسین میں تلولی ضلع پریشد اردو اسکول تعلقہ بھیونڈی کے خلیل احمد چاند شاہ اور سیکنڈری مدرسین میں کرم دیہ بھاؤ راؤ پاٹل مراٹھی اسکول کھاڑا کے معاون مدرس قاسم کریم شیخ کو آدرش شکشک کا ایوارڈ دیا گیا۔

ابراہیم قاضی کی بحیثیت سکریٹری تقرری

اینڈ ویلفیر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک چھوٹی مگر پر وقار تقریب جناب ابراہیم قاضی ڈپٹی سکریٹری کی تقرری بحیثیت جوائنٹ سکریٹری حکومت مہاراشٹر کے سلسلے میں منعقد ہوئی جس کی صدارت جناب سلیم زکریا سابق وزیر نے کی ابراہیم قاضی انجرا کے پہلے فرزند ہیں جنہیں آئی اے ایس جگہ پر تقرر کیا گیا ہے۔

ادارے کے روح رواں جناب پروفیسر اے اے قاضی سابق ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ سنت زویر کالج نے اپنی خیر مقدمی تقریر میں قاضی صاحب کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔

جلسے کے اخیر میں قاضی مظفر حسین ڈائریکٹر کوکن بینک نے شکریہ ادا کیا۔

کوکن ریلوے۔ اوقات تبدیل

شیواجی ٹرمنس (وی ٹی) سے ساونت واڑی جانے والی کوکن ریلوے کی ٹرین ممبئی سے نکل کر ساونت واڑی صبح ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر پہنچے گی اور ساونت واڑی سے شام ٦ بجکر ۵ منٹ پر روانہ ہوگی البتہ وی ٹی اسٹیشن پر اس ٹرین کے پہنچنے اور روانہ ہونے کے اوقات میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

آزادی کی گولڈن جوبلی تقریبات

مہاراشٹر کالج ممبئی میں

کالج نے ۹ اگست سے ۱۵ اگست تک تقریبات کا ہفتہ منایا جس میں مختلف قسم کے پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ ۱۵ اگست، ۹۷ء کو پرچم کشائی پرنسپل آئی. اے. حولدار کے ہاتھوں کی گئی اس کے بعد این سی سی کے سابق کیڈیٹ نے ریلنگ ڈیمونسٹریشن دیا۔ کل چھ کیڈیٹس کالج عمارت کے بالائی سرے سے گراؤنڈ فلور تک اترے۔ ریلنگ کی کل اونچائی ۱۲۰ فٹ تھی جن کیڈیٹس نے ڈیمونسٹریشن دیا ان کے نام اس طرح ہیں۔ (۱) چوگلے عابدین عثمان (۲) شیخ سلطان (۳) حکیم ساجد (۴) خان لیئیق (۵) قاضی محفوظ (۶) صدیقی اسرار ڈیمونسٹریشن کیڈیٹس کو میرٹ سرٹیفکٹ سے نوازا گیا۔ پرنسپل حولدار نے اپنے ہاتھوں سے سرٹیفکٹ عطا کیے اسطرح کا ڈیمونسٹریشن کا انعقاد کالج میں پہلی مرتبہ کیا گیا۔

نقش کوکن

یہ پروگرام نہایت کامیابی سے اختتام کو پہونچا۔ اندھیری کے نثر کلب کے نمائندوں نے سامان مہیا کر کے این سی سی کیڈیٹ کی مدد کی۔

ڈرولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں

پرچم کشائی اور پربھات پھیری کے بعد تقریری انعامی مقابلہ منعقد ہوا جس میں اول تا سوم نمبر سے کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو انعامات سے سرفراز کیا گیا نیز رائے گڈھ ضلع پریشد کے ضلع وستار ادھیکاری نوگل بھارتی کی جانب سے اور اسکول کے صدر مدرس یوسف ابراہیم وھنگے کے ہاتھوں جماعت اول تا ہفتم کے تمام طلبہ کو فی کس طلائی سکے تقسیم کیا گیا۔ ابراہیم جلگاؤنکر صاحب نے شکریہ ادا کیا

سانگ اردو اسکول میں

صبح ۷۔۴۵ کو سرپنچ عبدالجبار بھاردے نے پرچم کشائی کی پھر پربھات پھیری اس کے بعد ٹھیک نو بجے اسکول کے بچوں کے پروگرام شروع ہوئے۔ بچوں نے اردو، مراٹھی، انگریزی میں تقاریر کیے تحریری مقابلے میں جماعت ہفتم کے طلباء، قاسم مقدم، طالب گھنسار خدیجہ مقدم نے بالترتیب اول دوم، سوم نمبر لیے۔ سابق طلباء کے گانے کے مقابلے میں تعبیر لیاقت مقدم نے اول، عبداللہ مقدم نے دوم اور اختر بھاروے نے سوم نمبر لیے۔ تقریری مقابلے میں منور خان نے اول نمبر لیا۔ خصوصی مہمان کی حیثیت سے بشیر مقدم تھے انہوں نے بچوں کو انعامات سے نوازا۔ سرپنچ صاحب نے بھی بچوں کو انعامات عطا کیے گرام پنچایت سبھاپتی عبدالرحمٰن بھاروے نے بچوں کی اور اسکول کے اساتذہ کی ہمت افزائی کی۔ بچوں کو مٹھائیاں تقسیم کی گئی رات میں بھی اسکول کے طلباء اور سابق طلباء کے چھوٹے موٹے پروگرام ہوئے لہٰذا جشن طلائی کے پرخلوص موقعے پر گاؤں والے بھی کافی تعداد میں موجود تھے

تاڑیل تعلقہ داپولی اردو اسکول میں

طلباء وطالبات اور اسٹاف کے علاوہ تاڑیل اور تعلقہ کی نامور سیاسی، سماجی اور تعلیمی شخصیتیں شریک تقریب رہیں۔ پرچم کشائی کے بعد طلباء وطالبات نے تقریریں کی۔ ہندوستانی تہذیب و تمدن ایکتا، وطن پر اجتماعی گیت پیش کیے جبکہ بچوں کی عمر، ذہنی سطح اور دلچسپی پر محیط ڈرامہ "ننھا سوال" بھی طالبات نے پیش کیا جسے تقی حیدر رمالیگاؤں نے قلمبند کیا اس رنگارنگ پروگرام کی تیاری اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے اسکول کے انچارج جناب قاسم چڈّچانکر اور معاون معلمہ سیدہ بانو نے انتھک محنت کی۔

پروگرام کی صدارت جناب ابراہیم محمود آرائی صاحب نے فرمائی مہمان خصوصی شری شانتا رام پوار دممبر پنچایت سمیتی و سرپنچ گرام پنچایت تاڑیل شریک محفل تھے جناب محمد عظیم عمر منشی صاحب نے پرمغز تقریر میں سچائی کی راہ پر چلنے کی تلقین کی۔ کیندر پرمکھ شری بیٹر یکر صاحب نے بھی تعلیم، نقشہ کو کم معیار تعلیم حصول تعلیم کے مسائل اور اس کے سدباب پر اظہار خیال کیا۔

آخر میں گرام پنچایت تاڑیل کے نائب سرپنچ سلطان علی میاں آرائی اور رائیل فٹ کے اندرکار صاحب کی جانب سے پروگرام میں حصہ لینے والے تمام ہی طلباء وطالبات کو انعامات سے نوازا گیا

مالدولی اردو اسکول میں

جناب عبدالغنی فقیر محمد تانبے کی صدارت میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا صدر محترم کے ہاتھوں پرچم کشائی کے بعد پورے گاؤں میں پربھات پھیری نکالی گئی بعدازاں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جماعت اول تا ہفتم کے طلباء اور طالبات نے تقاریر، قومی ترانے اور ناچ گانوں اور نقلوں کا پروگرام پیش کیے محترم جناب حافظ عبدالرؤف تانبے، جناب عظیم تانبے سوشل ورکر جناب صمد بامنے اور اساتذہ کی تقاریر نے بچوں کے پروگرام کو سراہا۔ خوب داد دی۔ گاؤں کے ماڈرن ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی نے طلباء کو اعزازات سے نوازا۔

صدر مدرس جناب عباس ہوڑیکر نے مختلف مقابلوں میں اور امتحان میں حاصل کی ہوئی کامیابی کا احوال پیش کیا۔ محترم صدر صاحب نے حاضرین مہمانوں اور گاؤں والوں کا تعاون کرنے والے جوانوں کا شکریہ ادا کیا۔ نظامت کے فرائض جناب خلیل پرکار (معاون مدرس) نے انجام دیئے

یعقوب بیگ ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج پنویل میں

اسکول کی عمارت کو رنگین قمقموں سے سجایا گیا تھا، رسم پرچم کشائی پنویل ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر جناب خالد پٹو صاحب کے ہاتھوں انجام پائی۔ بعدازاں طلباء وطالبات نے قومی گیت وحب الوطنی کے گیت ساز کے ساتھ بہترین انداز میں پیش کیے اس موقع پر اسکول میں دسویں اور بارہویں جماعتوں میں اول و دوم آنیوالے طلباء وطالبات کو انعامات تقسیم کیے گیے۔ اس پروگرام میں پنویل شہر کی معزز شخصیتوں نے شرکت کی اور اسکول کی سرگرمیوں کو سراہا

(ایس۔ ایم شیخ)

شاندار کامیابی

آزادی کی گولڈن جوبلی سالگرہ کے

پر مسرت موقع پر پنویل تعلقہ کے مختلف اداروں روٹری کلب آف پنویل، لیو کلب آف پنویل اور پنویل میونسپل کونسل کی جانب سے منعقد قومی گیتوں، ڈرائنگ سلوگن، رانگولی، مقابلوں میں یعقوب بیگ ہائی اسکول پنویل کے طلباء و طالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور اول و دوم انعامات حاصل کر کے اسکول کا نام روشن کیا

تلوجہ میں یوم آزادی کی تقریبات

نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ ضلع رائے گڑھ میں ۱۳ راگست ۱۹۹۷ء کی صبح جونیئر و سینئر طلباء و طالبات کے مابین تقریری، حمد و نعت کے مقابلے ہوئے جس کا نتیجہ حسب ذیل رہا۔

مقابلے:۔ جونیئر گروپ میں اول

(۱) تقریری :۔ سید مدثر اشرف
(ii) حمد و نعت گوئی: پٹیل شبینہ عبدالعزیز
(iii) خوشخطی (اردو) دیوڑے سمیّہ محمد انور
(iv) مراٹھی ہندی پٹیل وسیم سمیع
(v) انگریزی (خوشخط) پٹیل ادیب محمد علی
(vi) تیراکی پٹیل شعیب حاجی میاں

سینئر گروپ میں اول

(۱) تقریری پٹیل ہارون محمد علی
(ii) حمد و نعت گوئی خان اسماء عبدالرحمٰن
(iii) خوشخط (اردو) پٹیل اسحاق عبدالرزاق
(iv) ،، مراٹھی، ہندی) پٹیل سرفراز یونس میاں
(v) ،، (انگریزی) پٹیل بلال محمد علی
(vi) تیراکی پٹیل شہباز محمد فاروق

اس کے علاوہ بچوں کی دیگر سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے انہیں انعامات سے نوازا گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) بیسٹ مونیٹر:۔ پٹیل اسماء عبداللطیف (ہفتم)
(۲) موسٹ ریگیولر بوائے:۔ پٹیل صادق عباس (ہشتم)
(۳) موسٹ ریگیولر گرل:۔ پٹیل تحسین عبدالرزاق (نہم)
(۴) موسٹ سلیقی بوائے:۔ پٹیل عارف اقبال (دہم)
(۵) بیسٹ اسکاوٹ:۔ پٹیل ہارون محمد علی (نہم)
(۶) بیسٹ بوائے:۔ پٹیل سرفراز یونس میاں
(۷) بیسٹ: خان شمع پروین ابرار احمد

۱۵ راگست کی صبح ۸½ بجے اسکول کمیٹی کے چیرمین عالی جناب عبدالحمید پٹیل نے پرچم کشائی کی اس کے بعد کھیلوں، دیگر مقابلوں میں اول دوم آنے والوں اور سال گذشتہ سالانہ امتحان میں اول آنے والے طلباء کو جناب عبدالحمید پٹیل اور جناب رفیق پٹیل کے ہاتھوں انعامات دئے گیے، جناب خورشید سیّد اور جناب تنویر چاند شیخ نے اناؤنسر کے فرائض انجام دیے۔ جناب خورشید احمد اعظمی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

مستری ہائی اسکول میں جشن طلائی

بھارت کی یوم آزادی کا پچاس سالہ "جشن طلائی"، مستری ہائی اسکول رتناگری میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ صبح ٹھیک سات بجکر ۵ منٹ پر ایک بزرگ مجاہد آزادی جناب عبدالرحمٰن محمد علی پرکار مقیم آمشیت (کرجی)، تعلقہ کھیڈ کے ہاتھوں پرچم کشائی کی گئی اس موقعہ پر جماعت پنجم کی طالبہ مس شاہینہ اسلم مالپیکر نے یوم آزادی سے متعلق موثر انداز میں تقریر کی۔ اسکول کے طلبہ و طالبات نے قومی ترانے اجتماعی طور سے پیش کیا تلک پونیہ تیتھی پر منعقدہ تقریری مقابلے میں انعام یافتہ طلبہ و طالبات کو اسناد پیش کیے گیے اس کے بعد تعلیم بالغان کے موقعہ پر، "ساکشرتا اندولن اور ضلع اڈلٹ ایجوکیشن آفسر، رتناگری" کے توسط سے ضلعی سطح پر منعقدہ پوسٹرس کے مقابلہ میں دوم نمبر کا انعام حاصل کرنے والے اسکول کے معلم جناب سراج احمد خان اور پنجم نمبر کے انعام یافتہ معلم جناب عبدالکریم محمد شریف منیار کو مہمان خصوصی کے ہاتھوں اسناد پیش کیے گئے۔

نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں جشن

رسم پرچم کشائی جناب عبدالقادر رویلیے کے بدست عمل میں آئی۔ اسکول ہذا کے صدر مدرس جناب قمراعظم قریشی صاحب نے طلبہ کو خطاب کیا۔ اس کے بعد مرادپور گرام پنچایت جاکر پرچم کشائی کی گئی۔ اس طرح اس موقعہ پر اسکول ویلفیر کمیٹی کی معرفت اسکول میں تقریری، حب الوطنی گیت اور خوشخطی مقابلوں کا انعقاد اسکول انتظامیہ کے صدر جناب عثمان علی مالگنڈکر صاحب کی صدارت میں عمل میں آیا یہ مقابلے جونیر اور سینئر گروپ میں لیے گئے جن کے نتائج درج ذیل ہیں

تقریری مقابلہ: جونیر گروپ

(۱) ساونت غزالہ عبدالمجید (ہفتم) اوّل
(۲) جوبے سیدہ موسیٰ (ششم) دوم
(۳) قریشی تنسیم جہاں قمراعظم (ششم) سوم
(۴) قریشی معظم اعظم اختراعظم (پنجم) حوصلہ افزائی

سینئر گروپ

(۱) قریشی نکہت جہاں قمراعظم (ہشتم) اول
(۲) خلفے ثمینہ احمد (ہشتم) دوم
(۳) قریشی ناہید جہاں قمراعظم (نہم) سوم
(۴) خلفے عقیل احمد علی (دہم) حوصلہ افزائی

نقش کوکن

حب الوطنی گیت

(۱) قریشی تنسیم جہاں قمراعظم (گروپ) اول
(۲) خلفے نذرانہ عبدالرزاق (گروپ) دوم
(۳) ساونت غزالہ عبدالمجید (گروپ) سوم

سینئر گروپ

(۱) مقادم شبانہ اسحاق (گروپ) اول
(۲) قریشی نکہت جہاں قمراعظم (گروپ) دوم
(۳) خلفے ناظمہ عبدالرزاق (گروپ) سوم

نظامت کے فرائض انصاری محمد رفیق نے انجام دیئے۔ ظہرانہ کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

انجمن خیرالاسلام ہائی اسکول نالاسوپارہ

سماج وادی پنچ ٹرسٹ نالاسوپارہ ضلع تھانہ کی طرف سے قومی یکجہتی کے عنوان پر مختلف اسکولوں کے بچوں کا تقریری اور تحریری مقابلہ رکھا گیا تھا جس میں انجمن خیرالاسلام اردو ہائی اسکول نالاسوپارہ کے بچوں نے فرسٹ وسکنڈ نمبرات حاصل کرکے اسکول کا نام روشن کیا ہے۔

تقریری مقابلے میں

جونیر گروپ کے طلباء وطالبات

(۱) زعیم النصر محمد سلیم عمرانی V
(۲) فاطمہ نشاط شیخ VI

سینئر گروپ کے طلباء وطالبات

(۱) سید رحمانی اختر VIII
(۲) تزئین نفیس احمد ملا VIII

تحریری مقابلے میں شرکت کرنیوالے سینئر گروپ

(۱) سید رحمانی اختر VIII
(۲) فرحین زبیر بوٹکے VIII

اردو اسکول اڑکھل تری بندر میں جشن

۹ اگست سے گاؤں میں روزانہ اسکول کے طلباء وطالبات نے جلوس نکالا پورا ہفتہ مقابلات سے پورے گراموں سے طلباء وطالبات کے حوصلے بلند ہونے گئے۔

۱۵ اگست کی صبح ٹھیک ۸.۳۰ بجے الہدیٰ ویلفیر سوسائٹی کے مالی تعاون سے نئے تعمیر کردہ مستول پر پرچم کشائی سرپنچ اڑکھل محترمہ فریدہ قاضی اور جناب صالح میاں جنیرے کے ہاتھوں ہوئی۔ اردو اسکول میں گاؤں والوں کے امدادی تعاون سے ایک نیا کمرہ تعمیر کیا گیا اس کا افتتاح جناب نور محمد حسن قاضی کے ہاتھوں ہوا۔ اس کے ساتھ اسی کمرہ میں رنگین شاہکار کی نمائش رکھی گئی تھی۔ اس کا افتتاح جناب شکور عبدالغفور قاضی نے فرمایا۔ اسکول کے طلباء وطالبات

کے گیت اور تقریری مقابلوں کا ثقافتی و تہذیبی پروگرام ہوا۔ صدارت زونیکر محلہ الہدیٰ سوشل ویلفیر سوسائٹی کے چیرمین جناب بدرالدین قاضی نے انجام دیئے نظامت کے فرائض اردو اسکول کے گریجویٹ مدرس جناب عصمت ٹپیل صاحب نے انجام دئے۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر جناب شرف الدین پرکار اور دیگر مدرسین جناب خلیل جولے، اشرف کوہارا، منیر اینیرکر، محترمہ فیروزہ جولے وغیرہ نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لیے شب و روز بڑی محنت سے کام لیا تھا اسی جلسہ میں گاؤں کی معزز ہستیاں بھی موجود تھیں جن میں سلیم ہوڑیکر، سمیر قاضی نے آزادی کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور منظور خان نے قومی ترانہ پیش کیا۔

جناب نور محمد قاضی نے ۵۵۵ روپئے اور جناب شکور عبدالغفور قاضی نے ۵۰۱ روپئے اسکول کو عطیہ پیش کیے۔

الہدیٰ سوسائٹی کی جانب سے بچوں میں انعامات تقسیم کیے گیے یہ انعامات جلسہ کے صدر کے ہاتھوں تقسیم کیے گیے۔

مراسلہ نگار: بدرالدین بدر قاضی۔ اڑکھل انجرلہ

المفتیح اسپورٹس انجرلہ تعلقہ داپولی

المفتیح اسپورٹس جوئی کر محلہ انجرلہ ضلع رتناگیری کی طرف سے تعلقہ سطح پر کیرم مقابلوں کا انعقاد کیا گیا اس سلسلے میں جناب عثمان سارنگ کی صدارت میں تقسیم انعامات کا ایک جلسہ ہوا جس میں شری نتن سروے اور جناب عظیم ہوڑیکر نے خصوصی مہمانوں کی حیثیت سے شرکت کی۔

فائنل مقابلے میں مہندر مرچنڈے نے داپولی کے رفیق پانجری کو شکست دے کر نتن سروے کی طرف سے ۱۰۵ روپیوں کا پہلا انعام جیتا۔ اس کے علاوہ ان کو داپولی کے ہوٹل چھایہ کی طرف سے سورگواسی سیلیش دریکر کی یاد میں دی جانے والی ٹرافی کا حقدار قرار دیا گیا۔ اسی طرح عظیم ہوڑیکر کی طرف سے ایک ٹرافی اور ۳۰۱ روپیہ کا دوسرا انعام رفیق پانجری کو دیا گیا۔ تیسرے نمبر کا انعام پرساد پوتدار کو دیا گیا۔ یہ انعامات اور سرٹیفکٹ جناب عثمان سارنگ اور اسماعیل قاضی کے ہاتھوں دے گیے۔ اس پروگرام کے آغاز میں ہونہار طلبہ کے اعزاز میں استقبالیہ بھی منعقد کیا تھا دسویں اور بارہویں جماعتوں میں کامیاب ہونے والے طلبہ دلاور مقدم، رضوان سارنگ، نذیر قاضی اور صغیر ہوڑیکر کو سرپنچ محترمہ فریدہ قاضی کے ہاتھوں انعامات دے گیے مقابلوں کو کامیاب بنانے کے لیے ساجد سارنگ، اسلم نداف، عرفان خان نیاز قاضی اور دلاور مقدم نے انتھک کوششیں کیں۔

ناگوٹھنہ میں انگلش اکیڈمی کا قیام

یوم آزادی کے جشن طلائی کے موقعہ پر این ای ایس اردو ہائی اسکول ناگوٹھنہ میں اردو انگلش واڑی کا افتتاح الحاج عبدالرحمن دیا یا سیٹھ کے ہاتھوں ہوا جبکہ انگلش اکیڈمی کا افتتاح جناب مبارک کاپڑی نے فرمایا۔

اردو ذریعہ تعلیم کے طلباء کی انگریزی مضمون میں نفسیاتی کمزوری کو محسوس کر کے جناب مبارک کاپڑی نے جب پچھلے دنوں اس ہائی اسکول کے پروگرام میں حاضر تھے، یہ تجویز رکھی تھی کہ اگر یہاں انگلش اکیڈمی قائم کی جائے تو بچے انگریزی میں بہتر رزلٹ لاسکتے ہیں البتہ اس کے لیے خصوصی فنڈ کی ضرورت ہے۔

مبارک صاحب کی اس تجویز پر عمل کرتے ہوئے چند مہینوں میں ناگوٹھنہ والوں نے نہ صرف فنڈ اکٹھا کر لیا بلکہ اکیڈمی کا قیام بھی عمل میں لایا یہ ایک مستحسن اقدام ہے

اکیڈمی کا افتتاح کرتے ہوئے جناب مبارک کاپڑی نے اس فنڈ میں ایک ہزار روپئے کا عطیہ دیا اسیطرح سوسائٹی کے چیرمین جناب الحاج عبدالصمد ادھیکاری اور انگلش اکیڈمی کے چیرمین جناب رفیق ادھیکاری نے بھی ایک ایک ہزار روپئے کا عطیہ دیا اس کے بعد شبیر پانسارے اور اسلم پانسارے نیز عبدالسلام ادھیکاری نے فی کس پانچسو روپئے مرحمت فرمائے۔

رزو صاحب عبدالوہاب ادھیکاری اور صغیر ادھیکاری نے بھی فی کس ڈھائی سو روپئے بطور عطیہ دیے۔

اردو آنگن واڑی کے لیے ڈیسک بنانے کے لیے رقم صاحب ادھیکاری اور نثار چودھری نے مرحمت فرمائی۔ اور آدم دفعدار صاحب نے بھی پانچسو روپئے مرحمت فرمائے

اس جلسہ میں جناب لیاقت کرڈیکر نے دو ہزار روپئے کی بیاضیں

تقسیم کیں

ہائی اسکول کے پرنسپل جناب ارشاد کنگے نے جلسہ کی غرض و غایت فرمائی تھی اور عوام کے تعاون کے بعد اس دن کو سنہرا دن قرار دیا۔

(مرسلہ:۔ شکیل احمد چیتاپورے)

نقش کوکن کے دیرینہ ہمدرد جناب سعد قاضی کی زوجہ محترمہ عظمیٰ سعد قاضی کو امسال حکومت مہاراشٹر نے اسپیشل ایکزیکیٹو افسر S.E.O کا اعزاز عطا کیا ہے۔ آپ تعلیم یافتہ خاتون ہیں جنہوں نے فلسفہ اور اردو میں بی اے کی سند آنرز کے ساتھ حاصل کی آپ کی درج ذیل سماجی خدمات کی قدر افزائی کے طور پر حکومت نے انہیں یہ اعزاز بخشا ہے۔

محمدیہ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کے زیر اہتمام چلنے والے نرسری پری پرائمری اسکول میں بچوں کی معیاری تعلیم کے لیے اعزازی طور پر سپروائزر کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔

۹۳-۱۹۹۲ء میں رونما ہونیوالے بمبئی کے فسادات کے نتیجہ میں کلیان میں فساد زدہ غریب اور نادار بچوں کی بازآبادکاری کے لیے ایک سینٹر بنام مرکز بازآبادکاری اطفال کا قیام عمل میں آیا تھا۔ پچھلے پانچ برسوں سے اس سینٹر میں ان بچوں کی تعلیم و تربیت، قیام، طعام نیز دیگر امور میں اعزازی طور پر عمل دخل دیتی آرہی ہیں۔ ضرورت مند طلباء کی تعلیم کو جاری رکھنے کی غرض سے ان کو لگنے والی تمام ضروریات کی فراہمی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتی ہیں

ماضی میں مسلم پرسنل لاء کے تحفظ کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور کلیان کے مقامی یونٹ کی سربراہی بھی کی۔

کرلا رتناگری میں یونیفارم کی تقسیم

رتناگری سے قریب ضلع پریشد اردو اسکول کرلا میں امدادیہ کمیٹی کرلا (دبئی) کی طرف سے اسکول کے پچھتر (۷۵) طلباء و طالبات کو اسکول یونیفارم تقسیم کیے گئے۔ جلسے کی صدارت رتناگری آکاش وانی کے پروگرام آفسر شری سداشو راؤ شرساٹھ

نے انجام دیے۔ مہمانِ خصوصی جناب
عبدالرشید مجگاؤنکر، جناب نظام
ڈونگرکر، جناب شوکت قاضی اور
جناب قاسم احمد مجگاؤنکر حاضر تھے
امدادیہ کمیٹی کرلا (دوبئی)
کمیٹی کے نمائندے اور کرلا اردو
اسکول کے سابق صدر مدرس
جناب عبدالمجید مجگاؤنکر نے جلسے کی
غرض وغایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ
یہ کمیٹی تین سال سے کارِ خیر انجام
دے رہی ہے اور ہر سال اسکول
کے غریب اور ضرورت مند بچوں کو
تقریباً پندرہ ہزار روپئے خرچ کر کے
کپڑے تقسیم کرتی ہے۔

دبئی کمیٹی کے صدر جناب
ریاض مغل، عبدالرشید مجگاؤنکر،
عبدالرحمن وستا، آئی۔ وائی سولکر
شوکت قاضی، عبداللطیف مرکر اور
عبداللطیف سولکر نے اپنے اپنے
خیالات کا اظہار کیا اور کمیٹی ہذا اور
گاؤں کے دیگر اداروں کی سرگرمیاں
پروگرام میں گاؤں کے
خیر خواہ حضرات، شکشک پالک
سنگھ کے ممبران، مدرسین اسکول
کے طلباء اور طالبات حاضر تھے۔
نظامت کے فرائض اور اظہار تشکر
جناب عبدالحمید موڈکر نے انجام دیئے
نقش کوکن

عمران ٹولکر

نقش کوکن کے محترم قلمکار
اور دیرینہ ہمدرد جناب محمد سعید ملی
ٹولکر کے فرزند عمران سعید ٹولکر متوطن
گورے گاؤں نے ۲ اگست ۹۷ء کو
مہسلہ ضلع رائے گڑھ میں منعقدہ ثقافتی
پروگرام میں حصہ لے کر مونوایکٹنگ
کا اول انعام حاصل کیا۔ یہ مقابلہ ممبئی
یونیورسٹی کے زیر اہتمام ضلعی سطح پر
منعقد تھا۔ ساتھ ہی ساتھ مانگاؤں
تعلقہ میں منعقدہ پروگرام میں بھی
عمران ٹولکر نے اول انعام حاصل کیا
اس طرح لگاتار دونوں پروگراموں
میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی۔ فی الحال
آپ کو کالج کے ثقافتی یونٹ کا سربراہ
(ہیڈ) مقرر کیا گیا ہے۔ موصوف
M.T.C کالج مانگاؤں میں بی کام
کے دوسرے سال میں زیر تعلیم ہیں
مرسلہ: ناظم حسین ادھیکاری
گورے گاؤں

ڈاکٹر ذاکر نائیک بحرین میں

بحرین (خلیج العرب)
کے دینی ادارہ ڈسکور اسلام
نے نوجوان مفکر اور عالم دین ڈاکٹر
ذاکر نائیک کے دورۂ بحرین کا اہتمام
کیا اور ان کے ورود مسعود کے بعد
متعدد مقامات پر مختلف عنوانات
سے ان کے لکچرز منعقد کیے جس میں
مسلم وغیر مسلم حضرات وخواتین نے
کثیر تعداد میں شرکت کی اور ان
کی تقاریر سے لوگ بے حد متاثر ہوئے
بالخصوص مختلف النوع سوالات کے
مدلل جواب دے کر ڈاکٹر موصوف نے
سبھوں کو مطمئن کیا۔
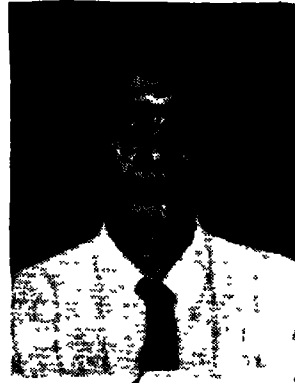
بروز جمعہ ۵ ستمبر ۹۷ء کو
جناب ایم اے شیخ صاحب کے دولتکدہ
پر کوکنی کمیونٹی کی جانب سے ڈاکٹر
ذاکر نائیک کو شاندار استقبالیہ دیا گیا
جس میں ظہرانہ (LUNCH) کا بھی خاص
اہتمام تھا۔ جناب حسن میرکر کے ہاتھوں ڈاکٹر
ذاکر کو ہدیہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر
موصوف نے حاضرین کے خصوصی سوالات
کے مدلل جواب دیئے۔ پروگرام کی نظامت
جناب اسمٰعیل حدادی نے انجام دی۔
(مرسلہ: کامل سیتوے)

مصطفےٰ ہائی اسکول واشی نئی ممبئی میں کمپیوٹر کلاس کا افتتاح

تربھے، واشی نئی ممبئی میں انجمن اسلام ممبئی کا قائم کردہ مصطفےٰ فقیہ ہائی اسکول میں کمپیوٹر کلاس اور واشی میں انگریزی میڈیم کے کلاسوں کا افتتاح ۳۰ر اگست، ۹۷ء کی شام نئی ممبئی کے میئر شری چندو رانے نے کیا۔ افتتاح کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے شری رانے نے کہا کہ اردو انگلش ذریعۂ تعلیم کے بعد اب انجمن اسلام ممبئی نئی ممبئی میں مراٹھی میڈیم کا اسکول بھی جاری کرے۔ (تصویر میں میئر (مہمان خصوصی) تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جبکہ دائیں سے بائیں ڈاکٹر سراج پرکار ڈاکٹر ابوذر عباسی، نظر آرہے ہیں)

پروگرام کی صدارت

نقشِ کوکن

علم دوستی میں ریاست گیر شہرت کے مالک انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا صاحب نے فرمائی قوم کا درد سے بھرپور جذباتی تقریر میں ڈاکٹر جمخانہ والا نے کہا کہ فرقہ پرستی کا اندھیرا تعلیم کے پھیلاؤ اور علم کی روشنی سے ہی دور ہوگا۔

اس سے قبل تعلیمی کمیٹی کے چیرمین ڈاکٹر سراج پرکار نے مہمانوں کا استقبال کیا ایڈوکیٹ عبدالعظیم کھٹکھے نے انجمن کے کارگزاریوں کی رپورٹ پیش کی۔

پروگرام کے آغاز میں اسکول کے ایک طالب العلم مسعود مقدم نے سورۂ رحمٰن کی تلاوت فرمائی۔

برہانی کالج کے سابق وائس پرنسپل ڈاکٹر آدم شیخ، انجمن کے جنرل سکریٹری عبدالمجید پاٹکا، عبدالستار زری والا، مدیر نقش کوکن ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، واشی کے معتبر سماجی کارکن اور انجمن واشی کی تعلیمی کمیٹی کے رکن جناب اقبال کوارے، پرنسپل منہاج صدیقی۔ انگلش میڈیم کی پرنسپل بھارتی چوہان وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ پروگرام میں انجمن کی گورننگ کونسل کے اراکین، اسٹاف اور بچوں کے والدین کثیر تعداد میں شریک تھے

اس موقعہ پر ایس ایس سی میں کامیاب طلبہ اور قابل قدر اساتذہ کو انعام و اکرام سے نوازا گیا۔

مشاعرہ

۵ر اگست، ۱۹۹۷ء کی شب میں مجگاؤں تعلقہ مروڈ جنجیرہ ضلع رائیگڈھ میں ارضِ کوکن کے ابھرتے ہوئے قلم کار جناب سیف اند سیف کے دولت کدے پر انجمن فروغ ادب جنجیرہ کے زیر اہتمام معروف شاعر نوگل بھارتی کے زیر صدارت آزادی ہند کی ۵۰ ویں سالگرہ کے سلسلے میں مشاعرہ انعقاد پذیر ہوا جس میں عبدالقادر رازؔ، نعیم الدین نعیمؔ، سیف اند سیفؔ، ریاض انجمؔ، خلیل ہاشمیؔ، صبا شیخانیؔ، یوسف امام اور نوگل بھارتی نے تحریک آزادی کے علمبرداروں کی خدمات میں منظوم

خراج عقیدت پیش کیا۔ دوسرا دور غزلیات کا ہوا وہ بھی کامیاب رہا مشاعرہ میں مقامی حضرات کے علاوہ قرب و جوار کے اردو دوستوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ریاض انجم نے نظامت کے فرائض انجام دیئے

کوکن میڈیکو سوشل فورم اسکالرشپ

کوکن میڈیکو سوشل فورم ایک فلاحی ادارہ ہے جو عوام کے طبی، تعلیمی اور سماجی مسائل کو پیش نظر رکھ کر قائم کیا گیا ہے۔ رواں سال ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران زکوٰۃ فنڈ کو گورنمنٹ کے منظور شدہ درج ذیل کورسیز کے لیے تعلیمی اسکالرشپ دینے و فلاحی کاموں کے لیے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

(۱) میڈیکل (۲) پیرا میڈیکل (۳) انجینئرنگ ڈگری (۴) انجینئرنگ ڈپلوما (۵) مینجمنٹ (۶) آرکیٹیک (۷) انٹیریئر ڈیکوریشن (۸) ہوٹل مینجمنٹ (۹) کیٹرنگ (۱۰) بی ایڈ (۱۱) ڈی ایڈ (۱۲) گریجویٹ (۱۳) پوسٹ گریجویٹ (۱۴) انتہائی ضرورتمند بیوہ کو سلائی مشین گذارے کے لیے (۱۴) طبی امداد۔

درخواست فارم ذیل کے پتوں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں اور وہیں جمع کیے جا سکتے ہیں۔

★ ڈاکٹر الیاس ٹیمریکر اور جناب عبداللہ ٹھاکر۔ کنانت بلڈنگ ۴۲ بلویڈر روڈ بمقابل سرایلی کدوری ہائی اسکول مجگاؤں ممبئی ۱۰ فون: ۳۷۱۵۲۱۱

★ ڈاکٹر اشتیاق شیخانی (شام ۵ سے ۷) پرنس علیخان اسپتال مجگاؤں ممبئی ۱۰ فون: ۳۷۵۴۳۴۳

★ ڈاکٹر ناصر دروے، ونو بھا بھاولے نگر پائپ روڈ کرلا ممبئی ۷۰ فون: ۵۱۵۵۹۱۱

★ ڈاکٹر قیوم مقادم، ٹیل بلڈنگ وانجرواڑی ماہم ممبئی ۱۶ فون: ۴۴۵۱۳۵۵

★ ڈاکٹر نثار مقری، ۱۸ اواجا محلہ بھیونڈی تھانہ فون: ۲۰۵۴۰

★ ڈاکٹر طارق قاضی نیشنل اسپتال آگرہ روڈ کلیان فون: ۲۵۳۵۵

★ ڈاکٹر مصباح چوگلے بیلاپور بلٹ نمبر سیکٹر ۹۸ واشی نیو ممبئی فون: ۷۶۶۰۱۷۹

احمدیہ ہائی اسکول جسولی

امسال احمدیہ ہائی اسکول جسولی تعلقہ شریوردھن ضلع رائے گڈھ کا ایس ایس سی کا نتیجہ چیرمین احمد عباس سونڈے صاحب کی بزرگانہ جناب اسمعیل زنجیر کر عرف پنڈیا سیٹھ کی کی مشفقانہ، جناب صدر مدرس راشد جلیل خانصاحب کی مخلصانہ اور جملہ اسٹاف کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ شریوردھن تعلقہ میں اسکول ہذا کا رزلٹ ۴۲ فیصد رہا اور رئیس احمد ڈاکھوے تنویر احمد سکری، نسیمہ مومن، جاوید سوگے، ریشماں مومن، مجاور امینہ بلقیس علی میاں و امتیاز خان نے بالترتیب ۸۶، ۷۵، ۷۴، ۷۲، ۷۰، ۶۹، ۶۹، ۶۳، ۶۲، ۶۱ فیصد نمبرات حاصل کر کے اسکول کا نام روشن کیا ہے۔ مرسلہ (اہالیان جسولی)

شکیل شاہجہاں کے دو ڈرامے یوتھ فیسٹول کیلئے منتخب

ممبئی یونیورسٹی کے اسٹوڈنٹ ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ضلع سطح پر انٹرکالجیٹ کلچرل پروگرام کا انعقاد وسنت راؤ نائیک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ میں ہوا۔ اس موقع پر ضلع رائے گڈھ کے آٹھ ڈگری کالجوں کے طلبہ و طالبات نے ڈرامے، اسکٹ مونو ایکٹنگ، گیت، رقص، موسیقی وغیرہ کے مقابلوں میں حصہ لیا اس مقابلے میں وسنت راؤ نائیک آرٹس اینڈ کامرس کالج مہسلہ کے طلبہ و طالبات نے پروفیسر شکیل شاہجہاں کے

نقش کوکن

دو ڈرامے "فٹ پاتھ" اور "بن بلائے مہمان" فرحت بیگم اور لبنیٰ آرائی کی ہدایت میں پیش کیے اس مقابلے میں دونوں ہی ڈرامے اول آئے اور آئندہ ۲۰ اگست کو منعقد ہونے والے بمبئی یونیورسٹی کے یوتھ فیسٹول کے لیے منتخب کئے گئے ڈراموں میں کام کرنے والے اداکاروں میں عتیق اللہ چکلکر لبنیٰ آرائی، گریشن ساگھرے جارجین چوہان، سنتوشس سالنکھے، سچن وچارے، پرکاش جوشی، تلسی داس تنگون، سمیر رلیشویکر وغیرہ شامل تھے اس کے علاوہ اس بار انٹر کالجیٹ تقریری مقابلے میں شعبہ اردو کی طالبہ لبنیٰ آرائی نے اول مقام حاصل کیا۔ مرسلہ، فرحت بیگم مہسلہ

کراچی میں ضلعی سطح پر تقریری مقابلے

اقبال حسین میموریل ٹرسٹ کراچی کے زیر اہتمام ۱۰ اگست ۹۲ء کو بمقام آدرش ہائی اسکول کراچی میں سیرت النبی کے تقریری مقابلے (بہ ضلعی سطح) کا انعقاد کیا گیا پروگرام کی صدارت نیشنل ہائی اسکول لاٹون کے ہیڈ ماسٹر قمر اعظم صاحب نے کی کراچی تعلیمی انجمن کے چیرمین جناب نقش کوکن حسین ملاجی صاحب نے پورے پروگرام کے اخراجات کا بار گراں اٹھایا۔

پروگرام کا آغاز حافظ آصف خانصاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ ہیڈ ماسٹر بی۔ ایم قاضی صاحب نے پروگرام کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں اسکول کے معاون مدرس عبدالمنان شیخ صاحب نے مقابلوں کے لیے مدعوئین جج حضرات کا تعارف پیش کیا۔ اس تقریب کے مقابلوں کا آغاز ہوا اور مندرجہ ذیل طلبہ انعامات کے حقدار قرار دیے گیے

اول گروپ (جماعت اول تا چہارم)
سند اور نقد انعامات بالترتیب
(۱۵۰، ۱۰۰، ۵۰ روپیے)
پہلا انعام: افروزہ داؤد پرکار (ضلع پریشد اردو اسکول کرجی۔ رحمت محلہ)
پہلا انعام: سمیرہ مقصود خان ضلع پریشد اردو اسکول کرجی۔ پنہالجے)
دوسرا انعام: عباس محمد علی تانبے (ضلع پریشد اردو اسکول کرجی)
تیسرا انعام: صائمہ محمد شفیع حمدولے (ضلع پریشد اردو اسکول کرجی۔ راجویل

دوم گروپ (جماعت پنجم تا ہفتم)
سند اور نقد انعامات بالترتیب
۲۵۰، ۱۵۰، ۱۰۰ روپیے
پہلا انعام: لیئق احمد بابو صاحب قاضی (آدرشس ہائی اسکول، کرجی)
پہلا انعام: اسماء رمضان مجاور (اے۔ کے۔ آئی۔ ہائی اسکول پنہالجے
دوسرا انعام: خالد اسلم سید (رائزنگ ہائی اسکول زامگے)
تیسرا انعام: نسیم جہاں قمر اعظم قریشی (نیشنل ہائی اسکول۔ لاٹون)

سوم گروپ (جماعت ہشتم تا دہم)
سند اور نقد انعامات بالترتیب
(۳۰۰، ۲۰۰، ۱۵۰ روپیے)
پہلا انعام: الیاس یوسف جولے (رائزنگ ہائی اسکول زامگے)
دوسرا انعام: ناہید جہاں قمر اعظم قریشی (نیشنل ہائی اسکول لاٹون)
تیسرا انعام: صبا محمد حنیف حمدولے (آدرش ہائی اسکول۔ کرجی)

جناب سراج احمد خان (رتناگری) جناب سراج مومن (کرڈونی) جناب تسنیم انصار کر (راجے واڑی) اور جناب جاوید اختر دوالکیور سے) نے ججوں کے فرائض انجام دیئے اسکول کمیٹی کے چیرمین جناب حسین ملاجی صاحب، چیف ایکزیکیٹو افسر ایس ڈی جمدڑے اور سوسائٹی کے سکریٹری جناب سعود چوگلے صاحب کے ہاتھوں انعامات واسناد تقسیم کیے گیے آخر میں جناب رفیق پرکار صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ جناب اقبال پرکار نے اپنے منفرد انداز میں نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

شولاپور میں پالی ٹیکنک کا افتتاح

شولاپور، مغربی مہاراشٹر کا ایک اہم شہر سمجھا جاتا ہے جس کی شان و شوکت میں تنویر منیار نے امسال ایس ایس سی امتحانات میں پوری ریاست میں اول آکر مزید اضافہ کر دیا ہے۔ شولاپور میں مسلمان کافی پسماندہ خیال کیا جاتا ہے لیکن تعلیمی میدان میں انہوں نے ایک حد تک کافی ترقی کی ہے پھر بھی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کی کمی یہاں محسوس کی جا رہی تھی جس کا احساس چراغ علی قبرستان ٹرسٹ اور بکر قصاب جماعت کو ہوا۔

شہر کے ریلوار پیٹھ علاقے میں چراغ علی ٹرسٹ کی کئی ایکڑ قطعۂ آراضی ہے۔

امسال اپریل میں چراغ علی ٹرسٹ اور انجمن اسلام ممبئی کی انتظامیہ میں بات چیت شروع ہوئی جس کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ انجمن اسلام صابو صدیق پالی ٹکنک کے تحت ایک ٹیکنیکل سنٹر قائم کرے گی جہاں ابتداء میں لڑکیوں کو سلائی اور کشیدہ کاری کے ساتھ ٹیوشن کورس سکھائے جائیں گے جبکہ لڑکوں کو وائرمین، ٹو اور تھری وہیلر میکانک اور ڈیزل میکانک جیسے کورس کی تربیت دی جائے گی۔

نقش کوکن

نوجیون ہائی اسکول اور جونیر کالج راجہ پور

ادارہ ہذا کا دسویں اور بارھویں کا رزلٹ بڑی تاخیر کے بعد ملا ہے جو ہدیۂ قارئین ہے۔

جماعت دسویں کا رزلٹ

(۱) نذرین فضل مہسکر ۷۹٫۰۲
(۲) مبین محمد شریف قاضی ۷۳٫۶۰
(۳) محسن عبدالستار سید ۷۳٫۰۶

رزلٹ بارھویں (سائنس)

(۱) ریدینز شری ولبھ شرد ۷۸٫۶۷
(۲) رہاٹے امول پربھاکر ۷۷٫۵۰
(۳) ملا وحید عبدالحمید ۷۶٫۵۰

مرسلہ: یوسف یونس قاضی

حمدولے صاحب کے اعزاز میں الوداعی جلسہ

آدرش ہائی اسکول کوجی کے صدر مدرس جناب اے ڈی حمدولے صاحب نے اپنے عہدے سے رضاکارانہ سبکدوشی اختیار کرنے پر اسکول کی انتظامیہ کمیٹی نے مورخہ ۹ اگست ۹۷ء کو اسکول میں ان کے اعزاز میں الوداعی جلسہ کا انعقاد کیا۔ اسکول کمیٹی کے چیئرمین جناب حسین ملاجی صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔

اسکول کے موجودہ ہیڈ ماسٹر جناب بی۔ ایم قاضی صاحب نے پروگرام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ بعد ازیں انتظامیہ کی طرف سے چیرمین حسین ملاجی صاحب سکہ بیڑی مسعود ہو گئے۔ اسکول کے تدریسی اسٹاف، غیر تدریسی اسٹاف مختلف محلوں کی طرف سے ان کے عہدیداران اور ذاتی طور سے گاؤں کے حضرات نے صاحب اعزاز کی خدمت میں تحائف پیش کیے۔ اس کے بعد شرکاء محفل میں سے کئی لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے حمدولے صاحب کی تعلیمی، سماجی اور اخلاقی خدمات کو سراہا۔ جلسے کے صدر جناب حسین عبدالغنی ملاجی نے حمدولے صاحب کی تعلیمی اور سماجی خدمات نیز ان کی ایمانداری حسن اخلاق اور اسکول کی ترقی کے لیے ان کی عرق ریزی کو بے حد سراہا اور آئندہ کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ آخر میں اسکول کے معاون مدرس جناب رفیق پرکار صاحب نے شکریہ ادا کیا۔ جناب اقبال پرکار نے بحسن و خوبی نظامت کے فرائض انجام دیے۔

مرسلہ: اقبال پرکار کوجی

رتناگری شہر میں بھیانک آگ

۱۸ اگست ۹۷ء کی صبح
شہر رتناگری کی بازار پیٹھ میں بھیانک
آگ سے ۷ دکانیں جل کر راکھ ہو گئیں
اور ۷ دکانوں کا جزوی نقصان
ہوا ایک اندازہ کے مطابق اس
آتشزدگی سے ایک کروڑ پاؤنے
چار لاکھ روپئے کا نقصان ہوا ہے
آگ شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی
ایسا کہا جاتا ہے۔

ایک شام سندیلکر کے نام

نقش کوکن "ٹیلنٹ فورم"
کے سکریٹری جناب ابراہیم احمد
سندیلکر عمر کی اس منزل میں ہیں
جسے لوگ ضعیف العمری کہتے ہیں مگر
زندگی کی ۸۰ دلکش بہاریں دیکھنے
والا یہ پیر مرد آج بھی چوق و چوبند ہے
اور فروغِ تعلیم کے لیے کی جانے والی
کوششوں میں جوانوں کو بھی شرمندہ
کرنے والی مستعدی سے سرگرم عمل ہے۔
سندیلکر صاحب کی خاموش
اور بے لوث خدمات کے اعتراف میں
نقش کوکن پبلیکشن ٹرسٹ ممبئی (رجسٹرڈ)
نے "ایک شام سندیلکر کے نام"
منعقد کرنے کا پروگرام بنایا ہے
۱۱ اکتوبر ۹۷ء کو سنیچر سہ پہر
میں واشی کے خوبصورت ہوٹل میں
منعقد ہونے والے پروگرام میں داخلہ
بذریعہ پاس ہوگا۔
پروگرام کی ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صدارت
فرمائیں گے اور ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا
صاحب اور جناب غلام محمد پیش امام
مہمانانِ خصوصی ہوں گے۔

امبیت میں ترنگ سحر!

سب سے پہلے گرام پنچایت
آفس میں امبیت کی اولین مسلم خاتون
سرپنچ محترمہ دلشاد معین الدین چرفرے
نے ترنگا لہرایا۔ تمام حاضرین نے
جھنڈے کو سلامی دی اور پرائمری
اسکول میں جناب فاروق ابارے
نے قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد
سینکڑوں طلباء اور نگر نواسیوں کا
یہ جلوس مہاراشٹر الیکٹریسٹی بورڈ
آفس، امبیت پوسٹ آفس اور اسٹیٹ
بینک آف انڈیا مقامی شاخ تک پہنچا
سبھی مقامات پر متعلقہ افسران نے
جھنڈا لہرایا اور سلامی دی اسی سال
سے امبیت پولس اسٹیشن پر بھی
پرچم کشائی کا سلسلہ شروع کیا گیا خبر
ہے کہ یوم جمہوریت ۲۶ جنوری ۹۸ء
سے تلاٹھی آفس بھی پرچم کشائی کرے گا۔

ہفتہ بھر میں کوکن بنک کی چار شاخیں قائم:

الحمدللہ کوکن مرکنٹائل کو آپریٹیو
بنک لمیٹیڈ ترقی کی راہ پر نہایت تیزی
سے قدم بڑھا رہی ہے۔ اس کی
کارکردگی سے تمام حصص دار بخوبی
واقف ہیں اور عوام کی اطلاع کیلئے
عرض ہے کہ پچھلے مہینہ صرف تین
دنوں میں اس کی چار نئی برانچیں
کھل گئی ہیں

۱۔ بروز اتوار بتاریخ ۲۸ ستمبر
۹۷ء کو خطیب محلہ سیطوڑہ تعلقہ
رتناگری میں۔

۲۔ ۲۹ ستمبر ۹۷ء بروز پیر کی
سہ پہر میں شکنتلا اپارٹمنٹ ایس
وی روڈ، جوگیشوری مغربی میں۔

۳۔ نئی ممبئی میں واشی کے سیکٹر ۱۴
کے لینڈ ویو بلڈنگ بمقام ایم جے
ہسپتال بروز منگل ۳۰ ستمبر ۹۷ء
کی صبح ۱۱ بجے۔ ۴۔ اور اسی روز
(۳۰ ستمبر ۹۷ء) کی سہ پہر میں بازار پیٹھ
کھوپولی میں۔

ان تمام شاخوں کا افتتاح بنک
کے چیئرمین الحاج قاسم محمد صاحب
ٹھاکور کے ہاتھوں عمل میں آیا۔۔

سلمیٰ حسوارے اور حمید مانونکہ کو اعزاز

رائے گڑھ ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول سندیری تعلقہ مہسلہ کی صدر معلمہ بیگم سلمیٰ کمال الدین حسوارے اور ضلع پریشد اردو پرائمری اسکول دابھول تعلقہ مہاڈ کے صدر مدرس عبدالحمید اسحاق مانونکہ کو ان کی تعلیمی، تہذیبی، معاشرتی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں "آدرش شکشک" ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ دونوں انعام یافتگان اپنے اپنے علاقے میں مقبول و معروف ہیں اور متعدد نمایاں خدمات کی وجہ سے سراہے جاتے ہیں۔

رفیق وستا کو ایوارڈ

۱۰ ستمبر ۹۰ء کی شب کھیڈ جونیر چیمبرس کی جانب سے انعقاد پذیر یہ گلوکاری کے مقابلے میں خطۂ کوکن کے نوجوان شاعر اور خوش گلو فنکار رفیق وستا کو "میلوڈی کنگ آف کھیڈ" کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ موصوف ایک اچھے شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ کمپوزر اور گلوکار بھی ہیں انہوں نے ہندوستانی کلاسیکل موسیقی نقش کوکن کی باقاعدہ تعلیم مشہور ہارمونیم نواز پنڈت منوہر چیوٹے سے حاصل کی ہے۔

نامہ نگار: عبدالمناف حسین بھالکہ

ضلع پریشد آدرش شکشک

امسال ۵ ستمبر ۹۰ء کے موقعہ پر رائے گڑھ ضلع پریشد کے شعبۂ تعلیم نے ابتدائی اور ثانوی مدارس کے تیس اساتذہ کو آدرش شکشک ایوارڈ سے نوازا ہے ان میں پرائمری اسکولوں سے ۲۳ اور ہائی اسکولوں سے سات نام شامل ہیں۔ پرائمری اسکول سے اردو میڈیم کی ایک استانی اور ایک استاد اس اعزاز کے مستحق قرار پائے جبکہ ہائی اسکولوں کی سطح پر ایک بھی اردو ٹیچر "آدرش شکشک" کے اعزاز یافتگان میں شامل نہیں ہے۔

مدرسہ تعلیم القرآن کا ۴۵ واں سالانہ جلسہ

مدرسہ تعلیم القرآن محلہ مجگاؤں کا ۴۵ واں سالانہ جلسہ ۱۳ ستمبر ۹۰ء شب میں مجگاؤں مسجد میں زیر صدارت قاری داؤد عمر مقادم کے انعقاد پذیر ہوا جلسہ کی روداد اور حساب کی تفصیل سکریٹری حکیم عبداللہ سارنگ نے پیش کی اور بعد میں سال رواں کے لیے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر: قاری داؤد عمر مقادم
نائب صدر: اسمٰعیل داؤد خان
سکریٹری: حکیم عبداللہ سارنگ
نائب سکریٹری: ابراہیم عبدالرحمٰن مقادم
خازن: علی میاں عباس کرنیکر
اراکین: فقیر محمد شہاب الدین مومن، عبداللطیف عزیز مالم، عبدالسبحان فقیر محمد دادن، اقبال عبدالسبحان خان، اسلم ابراہیم ونو، مراد نظام الدین بلمنے، تنویر محمد خان

(علی میاں عباس کرنیکر)

فیروز خان کو ایوارڈ

یہ خبر باعث مسرت ہے کہ نیشنل ایجوکیشن اکنامک ڈیولپمنٹ سوسائٹی (نیڈس) کے جنرل سکریٹری جناب فیروز خان صاحب کو آل انڈیا مسلم کونسل کی جانب سے سال رواں کا بہترین ٹیچر کا ایوارڈ ٹرافی کی شکل میں دیا گیا تعلیمی میدان میں ان کے بے لوث خدمات کے لیے پچھلے سال بھی ایک اور تعلیمی تنظیم مائناریٹیز ایجوکیشنل فیڈریشن کی جانب سے نوازا گیا تھا یاد رہے کہ آل انڈیا مسلم کونسل نے ممبئی کے آٹھ اساتذہ کو بہترین ٹیچر کے لیے منتخب کیا تھا جن میں خان صاحب ایک ہیں

حالانکہ یہ کسی اسکول میں مستقل نہیں ہیں. سرکاری ملازم ہیں کوچنگ کلاسس مفت چلاتے ہیں اس ادارے کا مقصد انگریزی زبان میں بات چیت سکھانا ہے اور سرکاری وغیر سرکاری دفتروں مین نکلنے والی نوکریوں سے متعلق درخواست گزاروں کی مفت رہنمائی کرتے ہیں ان کی اس بیش بہا خدمات سے متاثر ہوکر کاؤنسل نے انہیں "مرانی" کے لیے چنا ہے

جناب عبداللطیف شمس الدین ٹھاکور کا انتخاب

مہاراشٹر حکومت نے امسال جناب عبداللطیف شمس الدین ٹھاکور کو بحیثیت دے. پی. ٹھاکور واڑی تعلقہ دیوگڑھ ضلع سندھودرگ کا "اسپیشل ایگزیکیٹو آفیسر" بنایا ہے موصوف ابراہیم باباصاحب ٹھاکور ہائی اسکول ترلوٹ کے چیرمین بھی ہیں ان کی دیگر کئی سماجی خدمات کے علاوہ

نقش کرکر

بحیثیت چیرمین ان کی خدمات روشن اور نمایاں ہیں آپ نے تقریباً ۳۵ سال تک کویت میں سروس کی کویت کے قیام کے دوران بھی انہوں نے کبھی اس اس ادارے کو بھلایا نہیں۔ اس ادارے کے بانیوں میں انہیں ایک الگ اعلیٰ اور منفرد مقام حاصل ہے۔

اپنے چیرمین کے (ایس. ای. او) ہونے کی خوشی میں اسٹاف کے تمام افراد و طلباء نے ایک جلسہ منعقد کیا اور انہیں مبارکباد دی ہم ان کی کامرانی اور صحت و سلامتی کے لیے دعا کرتے ہیں۔ المرسل: سید غفران احمد صدر مدرس

لاٹون میں تعلیمی وسائل کی نمائش

نیشنل ہائی اسکول لاٹون میں یوم اساتذہ کے موقع پر طلبہ کی طرف سے بنائے گئے تعلیمی وسائل کی نمائش کا انعقاد ۵ ستمبر ۹۷ء کو عمل میں آیا. اس نمائش کا افتتاح اسکول ہذا کے صدر جناب قریشی قمر اعظم صاحب نے انجام دیا. اس نمائش میں پنجم تا دہم کے سو سے زاید طلبہ و طالبات نے تقریباً سبھی مضامین کے لیے وسائل تعلیم تیار کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے اندر پنہاں صلاحیتوں اور فن کا بھرپور مظاہرہ کیا. نمائش کا اہتمام جونیر گروپ پنجم تا ہفتم سینر گروپ ہشتم تا دہم اسطرح بنایا گیا تھا ہر گروپ میں چار چار انعامات مختص تھے نمائش میں شریک تمام طلبہ کی حوصلہ افزائی کیلئے توصیفی اسناد دیئے گئے

انتخابی فہرست میں نام درج کرانے کی اپیل

ممبئی شہر کے ضلع کلکٹر سنجے چاندرے نے تمام سیاسی جماعتوں اور شہریوں سے اپیل کی ہے کہ ۱۶ ستمبر سے انتخابی فہرست میں نام درج کرانے کی مہم میں حصہ لیں ۱۶ ستمبر ۹۷ء سے شروع ہونے والی مہم ۱۴ اکتوبر تک چلے گی۔ اس دوران فہرست میں درج غلط ناموں اور پتوں کو صحیح کیا جاسکتا ہے

اس دوران انتخابی فہرست میں ان افراد کے نام بھی درج کیے جائیں گے جنہیں یکم جنوری ۱۹۹۸ء کو ۱۸ سال ہوگیے ہیں انتظامیہ نے اس کے لیے ۲۰۰۶ مراکز میں انتخابی فہرست رکھ دی ہیں تمام رائے دہندگان اپنے نام درج کرا سکتے ہیں یا نام اور پتے صحیح کرا سکتے ہیں۔

واضح رہے کہ اقلیتی علاقوں میں الیکشن کے موقع پر انتخابی فہرست

سے نام غائب ہونے کی عام شکایتیں
ہوئی ہیں اس لیے اس مہم میں فوری
طور پر حصہ لینے کی ضرورت ہے ورنہ
پولنگ کے دن دشواری کا سامنا کرنا
پڑ سکتا ہے ۔

جسے سنبھالا ہو عزم راسخ نے وہ سفینہ کبھی نہ ڈوبا

یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن
جدہ سعودی عربیہ کی سرپرستی اور
نیشنل ایجوکیشنل مومنٹ و نقش کوکن
ٹیلنٹ فورم کے اشتراک و تعاون
سے انجمن حمایت الاسلام ہائی اسکول
مہاڈ ضلع رائے گڈھ میں ۲۴ اگست
کو ایک پروگرام منعقد ہونا طے پایا
تھا جس میں اعلیٰ تعلیم میں پیشہ ورانہ
رہنمائی کے لیے مفید کتابوں پر مشتمل
لائبریری کا قیام اور ٹیلنٹ سرچ
کے تعلق سے غور و خوض بنیادی
مقاصد تھے ۔

ماہرین تعلیم اور دور
دراز مقامات سے آنے والے مندوبین
کے قیام و طعام کا انتظام مکمل ہوگیا
تھا کہ اتنے میں باران رحمت زحمت
بن کر ٹوٹ پڑی ہر طرف پانی ہی پانی
ہوگیا ۔ موسلا دھار بارش نے راستہ
مسدود کر دیئے خود مہاڈ کا بہت
بڑا حصہ زیر آب تھا ۔ ماہرین تعلیم اور
کچھ مندوبین جو شرکت کے خواہشمند
تھے گھر سے نکلنے سے معذور ہوگئے
فون پر فون آنے لگے لوگوں نے سوچا کہ
اتنی بھری برسات میں بانیان جلسہ
کیونکر مہاڈ پہنچیں گے بس پروگرام
کینسل سمجھو ۔ مگر نہیں ! ممبئی میں رہنے
والے منتظمین جلسہ ان مساعد حالات
میں بھی سو کلو میٹر کا سفر طے کر کے مہاڈ
پہنچے پروگرام میں شریک (معدودے
ہی سہی) ماہرین تعلیم اور مندوبین
کا استقبال کیا ۔ پروگرام سیٹ کیا
اور لائبریری کا افتتاح کر کے اور ٹیلنٹ
سرچ کے تعلق سے ایک کمیٹی بنا کر کامیاب
اور بامراد واپس لوٹے ۔

اس پروگرام نے لوگوں
کے دلوں میں ٹیلنٹ فورم اور اس
کے ساتھی اداروں کے تعلق سے یہ
اعتماد مضبوط کر دیا ہے کہ N.K.T.F
کے اراکین اپنے ارادوں میں اٹل اور
ثابت قدم ہوتے ہیں وہ اس بات
پر یقین رکھتے ہیں کہ "رقص کرتا ہے تو پھر
پاؤں کی زنجیر نہ دیکھ"

نیشنل اردو ہائی اسکول تلوجہ میں بوائز ڈے

اسکول ہذا میں ۵ ستمبر ۹۶ء
بوائز ڈے کے طور پر منایا گیا ۔ دہم
جماعت کے طلبہ نے تدریسی کے فرائض
انجام دیئے ۔ بہترین اساتذہ کا انعام
مندرجہ ذیل طلباء کو حاصل ہوا ۔

مضمون	نام طالب علم
اردو	پٹیل زاہد منور
انگریزی	پٹیل عبدالمنان محمد حنیف
ہندی	پٹیل عمر میاں محمد حسین
ریاضی	پٹیل اسحاق عبدالرزاق
جسمانی تعلیم ر۔ م	پٹیل موسیٰ عبداللہ

اناؤنسر کے فرائض جناب
اختر شاہ نے انجام دیئے اور جناب
ابرار احمد خان اور خورشید احمد اعظمی
نے آج کے دن کی اہمیت پر اپنے
خیالات کا اظہار کیا اور محترمہ عزیزہ
قاضی (سپروائزر) نے شکریہ ادا کیا
اس کے بعد طلباء اور اساتذہ نے
ظہرانے میں شرکت کی جس کا انتظام
دہم جماعت کے طلبہ نے اساتذہ
کے اعزاز میں کیا تھا ۔

انچارج کلچرل پروگرام
خورشید احمد اعظمی

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول دابھول میں جشن آزادی

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی
اسکول دابھول میں یہ پروگرام ۱۴ اگست ۹۶ء

سے ۳۱ اگست تک اسکول کی
پڑھائی میں خلل نہ ڈالتے ہوئے
بڑی شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا
ہر روز صبح گاؤں کے مختلف حصوں
میں پربھات پھیریاں نکال کر
عوام میں اخلاقی تعلیم، حب الوطنی
اور قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کیا گیا
خواندگی اور شجرکاری کے تعلق
سے بیداری پیدا کی گئی اسی کے
ساتھ گاؤں میں مختلف جگہوں کی
صاف صفائی وغیرہ بھی کی گئی۔
پنجم تا دہم کے تین
گروپ بناکر مضمون نویسی کا مقابلہ
منعقد کیا گیا جس کا عنوان تھا "آزادی
کے پچاس سال" اس مقابلے
میں کل ۳۰ طلباء وطالبات نے
حصہ لیا تھا جنہوں نے مضمون کو
اردو، ہندی اور مراٹھی میں لکھا
ہر گروپ سے تین تین بچوں کا انتخاب
کیا گیا جو مندرجہ ذیل میں درج ہیں۔

★ پہلا گروپ پنجم تا ششم
اول نمبر نازیہ اسرار احمد شیخ
دوم نمبر نبانہ عثمان چاؤس
سوم نمبر عمران رشید سارنگ

★ دوسرا گروپ ہفتم یا ہشتم
اول نمبر تنا منواز شمس الدین خان
دوم نمبر جمیل احمد صلاح الدین مجاور
سوم نمبر کبیر احمد علی میاں منیار

★ تیسرا گروپ نہم تا دہم
اول نمبر مجاہد عبدالحمید مسوارنے
دوم نمبر (۱) غزالہ نازنین ہارون رشید
(۲) ذاکر حسین مجاور
سوم نمبر فاطمہ عبدالقادر مقادم

۳۰ اگست کو داپھول حلقے کے تمام
پرائمری اور ہائی اسکولس کے
درمیان تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا
جس میں انجمن خیر الاسلام اردو
ہائی اسکول کے دو طلبہ نے اول اور
دوم گروپ میں اول نمبر حاصل کیا
جن کے نام یہ ہیں
اول گروپ جمیل احمد صلاح الدین مجاور
دوم گروپ امان اختر بامنے

مرسلہ: ریاض ابن شیخ

کالسہ میں کمپیوٹر کلاس کا افتتاح

۸ ستمبر ۹۷ کو سوشل ایجوکیشن
سوسائٹی کالسہ کے زیر اہتمام آمدار
بھاسکر سیٹھ جادھو کے ہاتھوں
کمپیوٹر کلاس کا افتتاح ہوا۔ بعد
اعزازی وتقسیم انعامات کا جلسہ منعقد
ہوا جس میں کالسہ، گوکلکرٹی، کاشی
چپلون کے معززین نیز طلبہ وطالبات
کے والدین نے کثیر تعداد میں شرکت
فرمائی۔ کولہاپور سے شاعر کوکن
جناب شرف کمالی صاحب کو بطور خاص
مدعو کیا گیا تھا۔ صدر انتظامیہ جناب
ایم۔ اے امین صاحب نے سوسائٹی
سے متعلق کچھ معلومات مہیا کی انہوں
نے کہا سوسائٹی نے اس سال
۳۵۸۸۹/- کی رقم تقسیم کر رہی ہے
اگلے سال یہ رقم اندازاً ۴۰۰۰۰/- روپیہ
تک ہوگی اور ہر سال اس رقم میں
اضافہ ہوتا رہے گا تاہم اس کا مطلب
یہ ہرگز نہیں کہ سوسائٹی متمول و مالدار
ہے۔ انعامات کی یہ رقم محض اس وجہ
سے تقسیم کی جاتی ہے کہ اس کے
لیے داتا لوگوں نے بڑی بڑی رقومات
مختص کی ہوئی ہیں اور انہیں کے
اشارے پر اور انہوں نے متعین کیے
ہوئے طریقے پر کامیاب وکامران
طلبہ کو بحیثیت ان کے درجہ کے
ادا کی جاتی ہے۔ سوسائٹی محض اس
فن کی امانت دار ہے اور اس اجتماع
کو ہر سال منعقد کرنے کی ذمہ داری
سوسائٹی کی ہے تاکہ ہونہار طلباء کو
ان کے انعامات معززین ہاتھوں سے
ادا کیے جائیں جس سے دیگر طلبہ کی
ہمت افزائی ہو۔ انہوں نے بتایا کہ
فاطمہ آر۔ بی۔ دلوائی جونیر کالج بغیر
سرکاری گرانٹ کے گزشتہ دو سال
سے چلایا جارہا ہے اسی طرح گزشتہ

۱۲ سالوں سے ڈی۔ ایڈ کالج بغیر گرانٹ چلایا جا رہا ہے ان اداروں کو چلانے میں سالانہ ۴ لاکھ روپئے خسارہ سوسائٹی کو برداشت کرنا پڑتا ہے عوامی چندے سے چلنے والی تعلیمی انجمن کبھی مالدار نہیں ہو سکتی انہوں نے آمدار شری جادھو سے مخاطب ہو کر سوسائٹی کو درپیش مالی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ۳۱ مارچ ۹۷ء تک سرکار کی طرف کرایہ کی رقسم ۱۱۶۳۳۷ باقی نکلتی ہے علاوہ ۸ ویں کلاس میں ۵۷ سے زائد طلباء کے داخلہ لینے کی وجہ سے ایک علاحدہ ڈویژن بنانی پڑی ہے اور اس کے لیے ایک ٹرینڈ استاد کی تقرری عمل میں آئی ہے ڈویژن کو منظوری دلانے کا ذمہ آپ نے لیا ہے اگر یہ منظوری وقت پر نہ ہوئی تو سوسائٹی کو مزید ۵۰ ہزار روپیہ کا خسارہ سال بھر میں برداشت کرنا پڑے گا۔ علاوہ ازیں جونیئر کالج آرٹس کامرس کو منظوری مل چکی ہے مختصر کیوں نہ سہی اس کالج کو سرکاری گرانٹ ملے ایسا اہتمام آپ کریں۔

دختر کالستہ رضوانہ رفیق پھسکار جو ایس ایس سی میرٹ لسٹ میں چودھویں اور رامسال بارہویں کامرس کے میرٹ لسٹ میں تیسرے نمبر پر آئی اس کے علاوہ شبانہ جو گلے جو فاطمہ آر۔ بی دلوائی کالستہ سے بارہویں کامرس میں ۸۰ فیصد مارکس لے کر کامیاب ہوئیں دونوں طالبات کا صدر جلسہ کے ہاتھوں گل پوشی اور ایک ہزار کا پرس دے کر اعزاز کیا گیا آمدار شری جادھو نے اپنی جوابی تقریر میں فرمایا کہ کرایہ کی رقم میں بہت جلد ضلع پریشد سے منظور کراتا ہوں علاوہ ڈویژن کی منظوری دلانے کی ذمہ داری میں نے لی ہے۔ بعد میں صدر محترمہ نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ انعامات حاصل کرنے والوں میں ۵ فیصد طالبات تھیں ہائی اسکول کے پرنسپل جناب یوسف پرکار صاحب نے شکریہ ادا کیا اور جناب منا بیگ صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے

بزم نسواں کیلئے نقش کوکن کے صفحے مخصوص

قارئین کو اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ نقش کوکن میں بزم نسواں کے عنوان سے صفحے مخصوص کیے جارہے ہیں اس بزم میں خواتین اپنی تخلیقات (نثر و نظم) معاشرتی مسائل اور مذہبی موضوعات وغیرہ پر مضامین اشاعت کے لیے روانہ کر سکتی ہیں۔

امید ہے کہ خواتین اپنی شرکت سے اس بزم کی رونق بڑھائیں گی۔

اظہارِ تشکر

الحمد للہ کسگاؤں تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کی جامع مسجد کی تعمیر برادرانِ اسلام کے فی سبیل اللہ تعاون سے پایۂ تکمیل تک پہنچی ہے۔ اپریل ۹۳ء سے دو ڈھائی سال تک تعمیر کا سلسلہ جاری رہا۔ جس میں جناب ابراہیم احمد تلاج صاحب کی مساعی قابلِ قدر رہی۔

ہم ان تمام فرزندانِ توحید کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس نیک کام میں ہماری دامے، درمے، قدمے، سخنے مدد فرمائی ہے۔

جزاک اللہ

منجانب
جماعت المسلمین، کسگاؤں

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گذار ہے

درونِ ہند خریدار

جناب محمد آصف محمد عفان انصاری — دھولیہ
" حاجی خالد عبدالرزاق کراری — سوپارہ
" منصور عبدالرحمٰن ڈاورے — امبیت
" شوکت ڈاورے — "
" عبداللہ قاضی — "
محترمہ دلشاد چرفرے (سرپنچ) — "
توکل ا[illegible] — "
جناب عبدالمجید ملاّ — پنویل
" محمد اسمٰعیل یوسف پٹیل — "
اردو اسکول — ٹیپالا
جناب اودئے تلک — مہاڈ
" عبداللہ اُبارے — پڑار
" بی کے سرگروہ — ممبرا
" جاوید شیخ محمد دلوی — پنگاری
" علی میاں حسام الدین کلڈانے — کرلا ممبئی
محترمہ زینت عبدالصمد املکر — کوسہ
جناب عبداللہ مقادم — ڈول بنہ رگ
جناب وحید قاضی — گورگاؤں
اردو اسکول — وڑولی
جناب ابراہیم امبیرکر — سائی
" غنی خان سرگروہ (پرنسپل) — اندھیری
محترمہ زینت حسن گھنسار — واشی
جناب عباس علی قاضی — قصبہ

بیرون ہند خریدار

جناب معظم ہوڑیکر — دبئی
" خلیق چورگے — جدہ
" رفیق کھمکر — لندن

ناراض نہ ہوں

آپ کے علاقے کی کوئی خبر، رپورٹ، تذکرہ، رحلت یا اسی قبیل کی کوئی خبر نقش کوکن میں شائع نہیں ہوئی تو سمجھ لیجئے کہ ادارہ اس سے بے خبر ہے۔

عدم اشاعت پر ناراض نہ ہوں بلکہ آپ ہی ایک پوسٹ کارڈ یا انلانڈ لیٹر پر لکھ کر سپرد ڈاک کیجئے۔ ہم شکر گزار ہوں گے۔

(مدیر)

اپیل برائے تعمیر جامع مسجد

پانگلولی، تعلقہ مہسلہ (رائے گڑھ) میں مسلمانوں کی اچھی خاصی آبادی ہے۔ البتہ یہاں جو مسجد تھی وہ بڑھتی آبادی کے پیش نظر ناکافی تھی۔ اس لئے اب بڑی مسجد کی ضرورت آن پڑی ہے۔ لہٰذا اب پرانی مسجد کو شہید کرکے نئی دو منزلہ عمارت پر مشتمل جامع مسجد تعمیر ہونے جا رہی ہے۔ اس نئی مسجد میں پلان کے مطابق گراؤنڈ فلور پر مسجد کے علاوہ وضو خانہ ہوگا جبکہ پہلے منزلے پر خواتین کے لئے ایک ہال، مکتب اور وضو خانہ ہوگا۔ چونکہ ساری تعمیر آر سی سی ہوگی۔

نیز موجودہ ہوش ربا گرانی کے دور میں پوری تعمیرات کا تخمینہ ۲۲ لاکھ روپے ہے۔ لہٰذا ہم اپنے بھائیوں خصوصاً وہ صاحبان جو خلیجی ممالک میں قیام پذیر ہیں سے گزارش کرتے ہیں کہ تعمیر مسجد میں زیادہ سے زیادہ عطیات دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اپنے چیک یا ڈرافٹ "جماعت المسلمین مسجد اینڈ مومن محلہ پانگلولی" کے نام بنک آف انڈیا (پانگلولی برانچ) کے اکاونٹ نمبر 257 کی خاطر روانہ کریں۔ بھیجنے کا پتہ: جماعت المسلمین مسجد مومن محلہ، پانگلولی وائے: امبیت، تعلقہ: مہسلہ (ضلع رائے گڑھ)

شادی خانہ آبادی

روبینہ مہاتے ـ ساجد ملاّ

واشی نئی ممبئی کے
جواں عمر معروف ڈاکٹر عبدالعزیز
مہاتے متوطن ماکھزن تعلقہ سنگمیشور
ضلع رتناگری کی بہن روبینہ بنت
کیپٹن احمد مہاتے کی شادی انہیں
کے ہموطن عبدالرحمٰن محمد ملاّ کے
فرزند ساجد کے ساتھ ۱۴ ستمبر ۹۷ء
کو واشی میں انجام پائی۔

فرزانہ مقدم ـ عبدالصمد بیلکر

جناب زین الدین سراج الدین
مقدم متوطن کوتھرا کی بھتیجی فرزانہ بنت
حاجی عبدالغفار مقدم کی شادی
حاجی علاؤالدین بیلکر کے فرزند
عبدالصمد کے ساتھ ۱۴ ستمبر ۹۷ء کو
قیصر باغ ڈونگری ممبئی میں انجام پائی۔

شگفتہ شیخ ـ عرفان خان

ریحانہ خان ـــ سیّد ندیم

نقش نواز شیخ خلیل
کی دختر شگفتہ کی شادی ان کے بھتیجے
عرفان خان کے ساتھ اور بھتیجی ریحانہ
کی شادی سید ندیم ابن سید
عبدالرزاق (متوطن کلیان) کے ساتھ
۲۶ ستمبر ۹۷ء کی شام کو کچی کمیونٹی
ہال ممبئی ۸ میں انجام پائی۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ہندوستان اور دیگر ممالک میں تقریری پروگرام

بحرین (خلیج العرب) کے دورہ سے لوٹ آنے کے بعد نوجوان عالم دین اور اسلام و دیگر مذاہب کی تقابلی اسٹڈی کے ماہر مفکر ڈاکٹر ذاکر نائیک کے اس سال کے اخیر تک دیس بدیس میں جو پروگرام طئے ہوئے ہیں انکی تفصیل درج ذیل ہے۔

① ماہِ اکتوبر ۹۷ء کی ۲ تا ۴ تاریخوں تک پانڈیچری میں

② ۲۸ اکتوبر ۹۷ء کو ممبئی کے برلا ماتوشری سبھاگر (نزد دھوبی تالاؤ) میں صبح ۹ تا دوپہر ایک بجے عنوان ہے "دیگر بڑے مذاہب میں خدا کا تصور" (خیال رہے کہ ڈاکٹر موصوف کی سبھی تقاریر انگلش میں ہوتی ہیں)

③ ماہِ نومبر ۹۷ء کی ۲ تا ۸ تاریخوں میں کویت کے مختلف مقامات پر۔

④ ۱۲ نومبر ۹۷ء کو قطر میں

۵ ۲ دسمبر ۹۷ء کو ممبئی کے پاٹکر ہال میں۔

اطلاعاً عرض ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک کے نشر پیر اور جمعہ کے روز صبح چھ بجے سے ساڑھے چھ بجے تک T.V. پر ATN چینل سے نشر کئے جاتے ہیں۔ جنہیں اسپانسر کیا ہے "البرکہ" نے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر ذاکر نائیک کی تقاریر اور دیگر علمائے دین کی اردو/انگریزی تقاریر کے ویڈیو کیسیٹ، اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن IRF سدّی محلہ ڈونگری سے بنا کرایہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
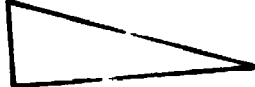
بصد خلوص

یو اے ای متحدہ عرب امارات میں نقش کوکن کے نمائندہ جناب محمد سعید علی ٹولکر کے مضامین سے کبھی کبھی اختلاف رائے کرتے ہوئے نقش کوکن کے دیگر قلم کار اپنی نگارشات سپرد قلم کرتے ہیں۔ پھر اس پر سعید صاحب کا جواب آتا ہے اور اس طرح سوال در سوال اور جواب در جواب کا سلسلہ طول پکڑتا جا رہا ہے۔

حال ہی میں سعید صاحب نے ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر کے تعلق سے (نقش کوکن میں مطبوعہ) جناب شرف کمالی اور جناب انجم عباسی کے مضامین پر اعتراض اٹھایا، اسی طرح سعید صاحب کے مضمون "اسلام میں عورت کا مقام" کے تعلق سے جناب ابراہیم خوط کے اظہار خیال کا جواب "گوش بر آواز" کے تحت اشاعت کے لئے ارسال فرمایا۔ اسی طرح جناب منظور الحسن کے جواب پر بھی سوال اٹھایا دیگر قلم کاروں ———— کا بھی یہی حال ہے۔ نقش کوکن کے قلیل صفحات اس سلسلہ کے متحمل نہیں ہو سکتے لہٰذا ہم ———— اپنے ہمدرد دانشوران و قلم کاروں سے استدعا کرتے ہیں کہ اختلافی مضامین سے پرہیز کریں

"اور بھی غم ہیں زمانہ میں محبت کے سوا"

نقش کوکن ایک معلوماتی جریدہ ہے اس کا مقصد اپنے قارئین کو کامیاب زندگی گزارنے کیلئے مفید معلومات فراہم کرنا ہے اور انہیں ایکدوسروں۔ سے متعارف کرانا اور قریب ترلانا ہے۔ ممبئی میں اور بھی کئی پرچے ہیں جہاں عالمانہ دینی مضامین شائع ہو سکتے ہیں۔ ہمارے ہمدرد قلم کار اس طرف رجوع فرمائیں۔

ہم آفاقی قدروں میں یقین رکھتے ہیں مگر اپنے محدود وسائل و ذرائع اور طریقۂ کار کے اعتبار سے پہلے اپنے گرد و پیش کو اپنا حلقۂ عمل بنالیا ہے۔

اللہ کرے اس میں ہم کامیاب ہوں ..

[مدیر]

انتقال پر ملال

مہاڈ کے دو نوجوان سیلاب میں بہہ گئے

۲۴ر اگست ۹۷ء کی طوفانی
اور قیامت خیز بارش میں ضلع
رائے گڈھ کا بیشتر نشیبی علاقہ زیرِ آب
تھا مہاڈ میں بھی ندی نالوں میں سے
سیلاب آگیا تھا اچانک سطحِ آب
بلند ہوجانے سے ندی پار کرنے
والے تین نوجوان اپنا توازن کھو بیٹھے
اور بہنے لگے۔ دن کا وقت تھا
پاس کھڑے لوگ اسی حادثہ کا منظر
دیکھ رہے تھے مگر ان کو بچانے کے
لیے پانی میں کود پڑنا اپنی جان کو
مصیبت میں ڈالنا تھا مگر واہ رے
مہاڈ کی پولس کہ وہ خاموش
تماشائی نہیں بنے بلکہ پولیس سب انسپکٹر
اکولکر اپنی وردی کے ساتھ ہی پانی
میں کود پڑے ان کی دیکھا دیکھی ان
کے ساتھی کانسٹبل مہاتے اور
پاٹل بھی کود پڑے اور کسی طرح تین
نوجوانوں میں سے مقبول بابو علی رفاعی
کو بچانے میں کامیاب ہوگیے دیگر دو
نوجوان عبدالستار حسن میاں تیسکر اور
نقش کوکن
عبدالقادر شاہ ان کی دسترس سے
دور تھے اور غرقاب ہوگیے۔

مرسلہ:۔ اشرف کاپڑی

انگلینڈ سے موت کی خبریں

(۱) جناب ضمیر بشیر احمد قاضی متوطن پابڑ
تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ ۲۸ جولائی
۹۷ء کو ۲۸ سال کی عمر میں مالٹا
میں ہالی ڈے کے لیے گیے تھے کہ
وہاں پانی میں ڈوب کر انتقال کرگیے
مرحوم نے ۹۴ء میں مڈل سیکس
یونیورسٹی لندن سے کمپیوٹر ٹیکنیکل
میں بی۔ اے کی سند حاصل کی تھی
اور انگلینڈ میں امرشہیم کالج میں کمپیوٹر
اسپورٹ کے جاب پر فائز تھے کرکٹ
کے آپ جانے مانے کھلاڑی تھے نیز
والدین کی واحد نرینہ اولاد تھے ابھی
شادی کی تیاری میں تھے کہ یہ حادثہ
پیش آیا۔ میت کو مذکورہ شہر میں
سپردِ خاک کیا گیا۔

(۲) جناب لالو کھوت متوطن فروس
ضلع رتناگری کی اہلیہ ۴ر اگست
۹۷ء کو ضعیف العمری میں لوٹن
یو۔کے میں رحلت فرماگئیں۔

حسن میاں خلفے کو صدمہ

جناب حسن علی خلفے متوطن
لاٹھون جو ان دنوں کیپ ٹاؤن ساؤتھ
افریقہ میں مقیم ہیں ۳۱ر اگست ۹۷ء
کو ان کی رفیقۂ حیات راہیٔ عدم ہوگئی

ڈاکٹر دیشمکھ کو صدمہ

مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے
معروف ڈاکٹر اے اے دیشمکھ اور
شاعر محمود الحسن ماہر کی خالہ فاطمہ بی نجابت
خان دیشمکھ متوطن لونر تو ڈیل کا
۳ر اگست ۹۷ء کو بعمر ۹۵ سال انتقال ہوگیا

شبیر شلوتری کو صدمہ

یعقوب بیگ ہائی اسکول
پنویل کے پرنسپل جناب شبیر شلوتری
کے والد جناب ملا حسن شلوتری متوطن
بارا پاڑہ کا ۲۴ر اگست ۹۷ء انتقال ہوگیا۔

امبیت کی معمر ترین ہستی کا انتقال

۲۸ر اگست ۱۹۹۷ء کو جناب
نور محمد چوفرے کے پدر بزرگوار
جناب عباس ابراہیم چوفرے صاحب
کا بہ سبب طوالت عمری انتقال ہوگیا
مرحوم عمر تقریباً چھیانوے سال تھی
وہ ایک عرصہ تک مہاراشٹر اسٹیٹ ٹرانسپورٹ
میں کنٹرولر کے عہدے پر فائز رہے
اور اس سے پہلے بعض پرائیویٹ ٹرانسپورٹ
کمپنیوں میں منیجر کی حیثیت سے فرائض ادا کیے۔

ڈاکٹر سالسکر چل بسے

۷ستمبر ۹۷ء کو سابق

ایم پی اور جانے مانے پیتھالوجسٹ ڈاکٹر وشوا ناتھ ایچ سالسکر کا جنوبی ممبئی میں واقع ان کی رہائش گاہ پر انتقال ہوگیا وہ ۸۰ سال کے تھے ڈاکٹر سالسکر کو پدم شری اور دھن ونتری اعزازات سے سرفراز کیا گیا تھا۔ ہافکن انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر سالسکر ممبئی کینسر سوسائٹی کے صدر بھی تھے۔

مدر ٹریسا کا انتقال

کلکتہ میں ۵ستمبر ۹۷ء کو

نوبل انعام یافتہ خدمت خلق کے لیے اپنی زندگی وقف کر دینے والی مدر ٹریسا فوت ہوگئیں ان کی عمر ۸۷ سال تھی گو کہ علالت طویل کے سبب وہ کافی کمزور ہوگئی تھیں لیکن آخری سانس تک وہ غریبوں، ناداروں اپاہجوں، یتیموں کی دیکھ بھال کرتی رہتیں۔ مدر ٹریسا کی چیریٹیز بلا تفریق مذہب و ملت خدمت انجام دے رہی تھیں۔ مدر ٹریسا گو کہ اسکاٹش تھیں لیکن ہندوستانی عوام سے محبت و عقیدت کے سبب انہوں نے ہندوستان کو اپنا وطن بنالیا تھا۔

امیر الدین کردیکر کو صدمہ

کوکن بنک کے جنرل منیجر

جناب امیر الدین عثمان کردیکر کے بھانجے شوکت جوگلیکر متوطن کھامگاؤں تعلقہ مہسلہ کا ۹ اگست ۹۷ء کو بعمر ۴۳ سال انتقال ہوگیا۔

عباس ہیٹاؤکر کو صدمہ

ایڈوکیٹ عباس ہیٹاؤکر

کے بھتیجے سراج عبدالرزاق ہیٹاؤکر (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) متوطن ڈونگر راجپور کا طویل علالت کے بعد ۹ستمبر ۱۹۹۷ء کو ممبئی میں انتقال ہوگیا۔

عبدالوہاب سید مرحوم

ہندوستان لیور کمپنی

سے سبکدوش جناب عبدالوہاب امیر سید (متوطن کھارے پٹن) طویل علالت کے بعد ۹ ستمبر ۹۷ء کو ممبئی میں راہی عدم ہوگئے۔

یونس نائیک کا انتقال

مجگاؤں ڈاک سے سبکدوش

یونس عثمان نائیک متوطن راجہ پور کا طویل علالت کے بعد ۱۰ستمبر ۹۷ء کو بعمر ۶۲ سال انتقال ہوگیا

مرسلہ: مبین حاجی

چندرکانت پٹوردھن کا انتقال

رتناگری کے معروف صنعتکار

اور آم کے بلند پایہ تاجر چندرکانت عرف چندو سیٹھ پٹوردھن ۲۰ اگست ۱۹۹۷ء کو ناگہانی طور پر راہی عدم ہوگئے وہ ۵۲ سال کے تھے۔

ابوخان کا انتقال

ماڈرن ایجوکیشن سوسائٹی گونڈیورہ

تعلقہ سنگمیشور کے روح رواں اور معروف سماجی خدمتگار ابراہیم ہارون خان المعروف ابوخان کا بعمر ۷۰ سال ممبئی میں انتقال ہوگیا۔

مس شمیم درویش کی رحلت

انجمن اسلام سیف طیب

جی گرلس ہائی اسکول بلاسس روڈ کی ہردلعزیز معلمہ مس شمیم درویش نے طویل علالت کے بعد ۷ ستمبر ۹۷ء کو داعئ اجل کو لبیک کہا۔ انہوں نے ۲۱ سال اسکول میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

حاجی سلیمان ہرگے کو صدمہ

وڑولی تعلقہ مانگاؤں

ضلع رائے گڈھ کے مخیر جوان حاجی سلیمان حاجی یوسف ہرگے صاحب کی والدہ کا ۱۹ اگست ۷۹ء کو انتقال ہوگیا۔ نوگل بھارتی

عزیز سولکر کو صدمہ

پُرن گڈھ تعلقہ رتناگری کے سماجی کارکن اور سی یوک انجینرنگ کمپنی کے مالک جناب عبد العزیز سولکر کے والد قاسم سولکر یکم ستمبر ۷۹ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ علی میاں عباس کرنیکر

تیلنگا میں موت

تیلنگا تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے غلام محمد عبد اللطیف انتولے کا گردے کی بیماری میں ۷ ستمبر ۷۹ء کو انتقال ہوگیا مرحوم کی عمر ۵۴ سال تھی۔ مرسلہ: عبد الرحیم نشتر

حلیمہ تانبے کا انتقال

کھیڈ ضلع رتناگری کے عبد المجید محمد تانبے کی اہلیہ حلیمہ بی کا انتقال ۲ ستمبر ۷۹ء کو شیوں بزرگ تعلقہ کھیڈ میں ہوا۔ مرسلہ: محمد سعید کنکے دہور

عبد السلام چوگلے رحلت فرما گئے

جناب عبد السلام چوگلے منوطن مہسلہ ضلع رائے گڈھ ۵۷ سال کی عمر میں ۳ ستمبر ۷۹ء کو لندن میں رحلت فرما گئے۔ مرحوم سرطان کے موذی مرض میں ایک عرصہ سے مبتلا تھے انکی بے لوث سماجی خدمات کی تفصیل ستمبر کے نقش کوکن میں شائع ہو چکی ہے۔ مرسلہ: ابراہیم بغدادی

علی صاحب چافیکر کا انتقال

نروں تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے جناب علی صاحب کھوت چافیکر جو جناب اشرف کاٹڑی (داشتی) کے پھوپھا ہوتے ہیں ۱۸ ستمبر ۷۹ء کو مختصر سی علالت کے بعد اپنے وطن میں بہ عمر ۵۸ سال انتقال کر گئے۔

ساحل نگر کے دو نوجوان غرقاب

بمبئی گوا روڈ پر مہاڈ سے متصل بستی ساحل نگر (تعلقہ مہاڈ) ہے۔ یہاں پر ۲۴ جون ۷۹ء کی طوفانی بارش کی وجہ سے ساوتری ندی میں سیلاب آیا تھا۔ اس میں بشیر اسحاق سنگیشوری (۱۹ سالہ) جو کہ اپنے باپ کا اکلوتا لڑکا تھا اور دوسرا اسماعیل محمود رفاعی (۱۴ سالہ) دونوں سیلاب کی زد میں آکر بہہ گئے۔ دوسرے دن صبح انکی لاشیں ملی۔ سہ پہر کے قریب لاشوں کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ماں باپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مرسلہ: محمد سعید کنکے (دہور)

آخری صفحہ

اور گذشتہ دنوں مدر ٹریسا اس دنیا سے رخصت ہوئیں

یہ وہ خاتون تھیں جو انسانوں میں خدا کو تلاش کرتی پھرتی
ان کے دکھ بانٹنا اس کا مقصد حیات تھا
اور انسان بھی کیسے انسان؟
جنہیں سماج نے عضوئے ناکارہ سمجھ کر نظر انداز کر دیا
زندگی کی گندی نالی میں پلنے والے یہ انسان زندگی کو ایک بارگراں سمجھتے ہیں
زندگی کا کوئی مقصد کوئی نصب العین ان کے سامنے نہیں
کوڑھ، ایڈز جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلا ان انسانوں کو
ان کے ڈاکٹر بھی کراہیت محسوس کرتے ہیں
اور زندگی و موت کی مسلسل کشمکش میں مبتلا ان انسانوں کے وارڈ میں
ڈاکٹروں کا بھی دم گھٹنے لگتا ہے
مدر ٹریسا ان کے زخموں پر مرہم لگاتیں پھرتیں
ان کے آنکھوں سے آنسو پونچھ کر انہیں روحانی تسکین ملتی
اپاہجوں، لاچاروں اور مجبوروں کا زندگی میں اعتماد بحال کرنا ان کی عبادت تھی
اور انسانیت کے لیے زندہ رہنا اور اس کی خاطر مرنا ان کا عقیدہ
بنی نوع انسانوں کے استحصال کے غم میں وہ نہ فائیو اسٹار ہوٹلوں میں ڈنر کھاتی
اور نہ پارٹیوں اور تقریبوں میں انسانی دکھ کا مداوا تلاش کرتی
کوئی ریلی منعقد کرتی اور نہ کوئی رتھ یاترا
حتیٰ کہ جب سیاسی بازیگروں کے بجائے اس بے لوث سماجی خدمت گار کو
نوبل انعام دے کر نوبل انعام کی عزت بڑھائی گئی
تو انہوں نے تہنیتی جلسوں میں یہ کہہ کر جانا ترک کر دیا کہ ان جلسوں سے انکے کام کی رفتار میں کمی آتی ہے

اسلام میں خدمت خلق کو اولیت ہے
کہ "جو زمیں والوں کی خدمت کرے گا، آسمان والا اس پر مہربان ہوگا"
مگر سماجی خدمت کی مدر ٹریسا نامی کسی انجمن کا وجود ابھی تک ہماری قوم میں نہیں
جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی مدر ٹریسا کی سب سے زیادہ ضرورت ہماری قوم کو ہے

مبارک کاپڑی

Jordan : Children's home fit for a king

King Hussein of Jordan, who has had sleepless nights since visiting an orphanage, has ordered that his royal guest palace be converted into a children's home He said the Hashemiyah Palace, a guest house for dignitaries, must be turned into a home for innocent children The royal decree was given in a letter to Prime Minister Abdul-Karim al-Kabariti, two days after the king visited a shelter for nearly 200 orphans "My mind has not been at rest and I have been deprived of sleep because of the popr conditions I saw," he said "What I saw has burdened my conscience and heart" The king said visiting dignitaries would be welcomed at his present residence, Nadwa Palace, once his new home, Gate of Peace had been completed

HEALTH FILE

What is diabetes ?

Diabetes (often called sugar diabetes) is a condition of the body where sugar is not used correctly to provide energy for living and growing insulin CARRIES SUGAR from the blood to the cell to provide energy for the body In Diabetes the PANCREAS FAILS to supply enough effective insulin

There are 2 forms of diabetes diabetes insipidus is a rare disease as compared to diabetes mellitus

- **Diabetes insipidus**

Is as result of problems with the production or functioning of a chemical messenger termed as an anti-diuretic gland and controls the amount of water via the kidneys Deficiency in ADH could be the results of disease/injury/tumor to the gland of congenital kidney problems

The symptoms of this disease are as follows
- Excessive urination
- Unquenchable thirst

- **Diabetes Mellitus**

Is a condition whereby the levels of glucose in the blood are abnormally high (since insulin production ceases or diminishes and glucose remains in the blood and expelled in the urine) The body is unable to convert carbohydrates (sugars) into energy and hence the body burns up the fat reserves instead The disease is termed diabetes mellitis because the urine has a characteristic strong sweet smell (mellitis means "honeyed') and hence the disease is commonly termed as sugar diabetes

Symtoms
- Excessive production of urine
- Excessive thirst
- fatigue
- muscle weekness
- numb and/or tingling sensation in hands or feet
- blurred vision
- increased appetite
- boils

Weddings :

Sayed Mehboob s/o Sayed Rafiuddin Kadri got married to Firdos d/o Haji Suleman Noor Mohd Gantara of Karachi, Pakistan at Nairobi, Kenya on August 10, 1997

Fahim s/o Abdul Latif Dadan got married to Irma d/o Hashmatulla Khan on September 21, 1997 at Mumbai
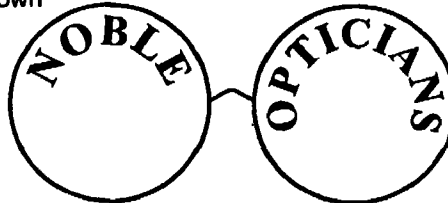
Anjuman-i-Islam, Mumbai

Computer Section & English Medium School inauguration

The inauguration of Computer Section of Mustafa Fakih Urdu High School and Jr College and English Medium School was held in Navi Mumbai on August 30, 1997 Shri Chandu Rane, Mayor of Navi Mumbai was the Chief Guest while Smt R R Dixit was the Guest of Honour Dr M Ishaq Jamkhanawala, President, Anjuman-i-Islam presided over the function

Inauguration of competition cum exhibition of teaching aids

Inter school competition cum exhibition of teaching aids of girls' schools was held on September 1, 1997 at Anjuman-i-Islam Girls high school & Jr college cf science and commerce, Bandra Dr M Ishaq Jamkhanawala presided over the function while Mrs Smita Khan, Education inspectoress, West Zone was the Chief guest

The Tamilnadu Development Foundation Trust

The Tamilnadu Development Foundation Trust, a registered organisation based at Chennai, has been, since nearly a decade, inviting non-Muslims, especially the Dalits to Islam It maintains a training centre for those who voluntarily embrace Islam It conducts Da'wah Orientation courses to acquaint the neo-Muslims with the technique of Da'wah, so that they may, in turn, do Da'wah work amongst those non-Muslims with whom they were associated, prior to their conversion, as friends or were related by blood The trust has also brought out several publications Since most of the converts are usually poor and unemployed, the trust has come out with a plan to open an Industrial Training Institute so that such neo-Muslims may stand on their own legs An essay competition is also held every year with a view to taking Islam to students Financial patronage and assistance may be addressed to Mr Haji S M Pasha, Director, Bureau of Islamic Publications, 22, Barracks Road, Periamet, Chennai - 600 003

Noor Hospital

Noor Hospital has embarked upon an ambitious plan of renovation and modernisation aimed at enhancing the standard of patient care. A newly renovated OPD block has been commissioned, a new Operation Theatre block and seven Consultants' Chambers will be commissioned shortly A function was organised on September 7, 1997 to share its joys and pride with the general public, well wishers and informed patrons

Luton Koknis Tour Kenya

Forty six members of the Kokni Muslim community living in Luton returned to England on 15th August following their 3 week successful tour of Kenya The party included 15 cricket players captained by all-rounder Arshad Dalvi Altogether, the cricketers played six matches during their tour, four in Nairobi and two in Mombasa The most important fixture was the match against their Nairobi counterparts on 9th August when the visitors made an unsuccessful bid to retain the Hussein Dalvi Memorial Trophy which they had won during their previous tour Batting first, Luton Koknis scored a defendable total of 220 runs, thanks to Daud Parkar for his fighting 100 runs, the only century of their entire tour Nairobi's Kokni Muslim Club reached the target for the loss of seven wickets to claim the trophy Moheddin Hawa, the Nairobi captain, top-scored with 79 runs Arshd Dalvi was selected as the best batsman, Samad Parkar as the best bowler, Arshad Dalvi as the best all-rounder and Azam Parkar as the best upcoming player

By Shaikh Ismail

Bearded cops reinstated in US

An American judge here has ruled in favour of two American police officers The officers were sacked from their jobs for wearing beards, but the judge ruled that the decision to sack them was illegal and ran counter to the US Constitution which protects religious rights Meanwhile in the Canadian city of Toronto, a Canadian, Mark Harding will be brought before the Court for distributing leaflets which incite people against Muslims He claimed he distributed the hate literature when a Canadian school allowed Muslim students to pray in the school meeting hall

Said our beloved Prophet (SAW), "Allah is pleased with His servant who eats and praises Him for it, and drinks water and praises Him for it".

Pre School Education

At the pre-school stage, children receive informal education either from their parents or their wardens Informal education is an important factor in shaping their ideas and movements For that matter, what a household, with healthy traditions of life and society, can do, a modern nursery or kindergarten class teacher cannot In Islam, the children, first got informal instruction from their father and mother At the outset they taught them Kalimah and the prominent names in early Islamic history Their character was moulded in a way that the children began praying at six Formal schooling was laid on memorising things and phrases such as Allah, La Ilaha Illallah and then the complete sentence of Shahadah (testimony) The influence of the parents on their children, when either of the two or both are enlighten and literate, will no doubt be constructive And if the couple be well-informed and have healthy views on life, they will put the future entrants into formal education on the right lines The Muslim parents realising the importance of that particular stage of the child, can do their utmost to save him from contracting social evils and moral falls It is incumbent on them to improve their linguistic expression by drawing out the best from them The net gain would be that they will go in for formal education with their particular ideas and thoughts The household atmosphere with its natural good and fineness would help mould the young ones according to desirable pattern The children represent the same soil with the difference that their is the one untilled and uncultivated, but certainly not arid or barren If not attended to in time, thorns and bushes will spread out, preventing their growth The chances of making heir future brilliant will be too scanty They will turn out to be what the parents would not have expected A saying of the Apostle of Allah is "Every newborn takes his birth with Islamic instinct or nature It is his parents who make of him a Jew, a Christian or a Magian" Finally, those who experiment today with the nursery and kindergarten classes and sincerely endeavour for bringing the children up to fit in the modern society, and do not deprive them of their socio-moral and religious identity will be doing a great good to humanity as a whole In any responsible school, which is run under private or public management, there should be no underlying motive of making converts from one creed to another However, only one conversion is permissible and justifiable at the stage and that is turning the remaining alloy in the wards can do it The teachers of the pre-school classes should send the buds to the new institutions in order that they bloom in the flower beds of a fragrant and colorful garden of super varieties

Dr. S.M. Iqbal

Collective responsibility in faith

Our Master the Holy Prophet led the Namaz After the Namaz was over, Holy Prophet told the faithfuls that some of you do not perform 'Wudhu' (ablution) perfectly, meaning thereby that 'Taharat' (cleanliness) and purity is not perfect when you pray Allah

The imperfection in Wudhu of one Namazee can cause the disgression, disturbance or imperfection in the prayer of other faithfuls in Jamat-e-Salat The lesson to be derived from this is simple, far reaching and forth right The act - good, bad or indifferent of one Muslim has relevance with another It is an inseparable act from other faithfuls

Wherever we are on the globe in commanding, majority or microscopic minority, as faithfuls it is the bounded duty of all of us to project an image of good Muslim, socially conscious spiritually escalated, enlighten, accommodative, understanding with openness of mind rather than narrow mindedness or hatred Mutual give and take speaks of self-sacrifice Understanding rather than confrontation, good will rather than getting into ones own cell closing eyes and minds inducing the distance, separateness and aloofness of socially beaten conscience We must remember that every faithful beside being accountable for his acts before Allah owes great duty towards brothers in faith to project the best possible image as faithful endowed with vivacity of heart, tenacity of understanding and as a true Muslim who desires for others nothing less than what he would wish for himself

This is the will of Allah The path of faithful and duty of collective responsibility Let us pray that none of us should fail in it

Haider Pathan

Dr. Zakir Naik's Bahrain Tour

Dr Zakir Naik, the President of Islamic Research Foundation was on Bahrain tour in the first week of September to deliver lectures on various topics of Islam He was there on the invitation of the Kokni Muslim Community of Bahrain The lectures were well attended hailed by the audience

Monetary Management in Islam

Islam does not find interest to be an appropriate mechanism for the management of money demand in an efficient or equitable manner Consequently, it tries to regulate money demand by a strategy that relies on a number of instruments, three of which are particularly important

Firstly, since values and institutions play a crucial role in practically all aspects of human life Islam does not have an anathema to value judgment It is rather positively oriented towards them and tries to create an enabling environment for making these effective in actualizing an allocation and distribution of resources that is in conformity with its maqasid It declares all resources to be a trust from God and makes their efficient and equitable use a major subject of human accountability on the day of Judgment While these values and institutions sanction money demand for need-fulfillment and productive investment they do not sanction it for unnecessary and unproductive spending This, Islam tries to do even before the demand gets expressed in the market place

Secondly, since values may be disregarded, it tries to reinforce them by a number of social, economic and political institutions One of these is the price mechanism, which it upholds for greater efficiency in the use of resources While the price mechanism may by itself not be able to bring about an allocation of resources that is in conformity with goal realization, it can undoubtedly make a positive contribution when reinforced by the value system

Thirdly, since interest-based financial inter mediation has the tendency to give an edge to conspicuous consumption, speculation, and unproductive investment, Islam prohibits interest and reorganizes financial intermediation on the basis of profit-and-loss sharing The linking of the return to the ultimate outcome of the business financed would help ensure that financing does not become available to satisfy money demand for any pur pose just because the borrower has an acceptable collateral to offer and sufficient income to service the debt It would rather be available if the money demand is for a worthwhile project and is accompanied by the necessary ability to manage the project efficiently Even a poor but competent entrepreneur may, thus, qualify if he has a worthwhile project This may not only help minimize demand for wasteful and unproductive purposes but also enable the society to harness the pool of entrepreneurial ability from among the poor and to tap the rich contribution that such entrepreneurs can make to output, employment and need-fulfillment

In addition to reducing the money demand for unproductive and speculative purposes, Islam tries to minimize the holding of idle cash balances by the levy of zakah This would tend to induce savers to get into productive investment to save their net wealth from being eroded by zakah

Since need-based consumption and productive investment tend to be more stable than conspicuous consumption and speculative investment, the demand for money may tend to be more stable in an Islamic economy What may further reinforce this is that profit-sharing ration between the entrepreneur and the financier may also not fluctuate from day to day or even month to month like the rate of interest, because it would tend to be determined by custom and considerations of justice, and remain contractually stable throughout the duration of the financing agreement Since the ultimate outcome of business depends on a number of factors which do not change erratically, expectations about the rates of profit would also not fluctuate erratically Therefore, equity-based financial intermediation is likely to be more conducive to economic stability than loan-based intermediation This has been recognised by a number of prominent Western economists, including Henry Simons, Hyman Minsky and Joan Robinson

Thus, the various elements of the Islamic economic system may not only help minimize the instability in the aggregate demand for money but also influence the different components of money demand in a way that would promote greater efficiency and equity in the use of money The relatively greater stability in the demand for money in an Islamic economy may also introduce greater stability in the velocity of circulation of money

Dr. M. Umar Chapara
The author is an Advisor to Saudi Monetary Agency.

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو / انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ درجسٹرڈ نمبر E 3006

جلد نمبر ۳۵ ...... | شمارہ ۱۱۰۰ ...... | ماہ نومبر ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک ۔

معاون مدیر: فقیر محمد مستری ۔ انیس انور

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک، چار سو روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۴۳ اے نوانگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰ ۔ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپوروا پرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت: یکم نومبر ۱۹۹۷ء ....
کتابت: جاوید ندیم، حافظ زبیر ...

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۶۸۱۷، ۳۷۵۸۹۷
۳۷۲۲۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم وجدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن —
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ:- شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئرکنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیشکش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں:-

پہلا صفحہ

آج جب ہم آزادی کی پچاسویں سالگرہ منا رہے ہیں، شہیدوں کی اور ان کی قربانیوں کی یاد تازہ کر رہے ہیں
ہمارے بے حس و ناعاقبت اندیش لیڈروں نے ملکۂ برطانیہ الزبیتھ کو ہندوستان بلایا
ہمارے لیڈران تاریخ سے نابلد ہیں مگر کیا ہماری بیوروکریسی بھی نہیں جانتی کہ ہم اسی ملکہ کے خاندان سے
نجات کا جشن منا رہے ہیں' اور اس کو ہم یوں خوش آمدید کہہ رہے ہوں گویا وہ ابھی ہمارے ملک کی ملکہ (بلکہ مالکہ ہو)؟
ہم بھلا اس شاہی خاندان کو کیسے معاف کریں جس کے زیرِ نگرانی ٹیپو سلطان شہید ہوئے۔؟
جس تاجِ برطانیہ نے بہادر شاہ ظفر کے لختِ جگر کے سر طشتری میں سجا کر بادشاہ کو پیش کئے ؟
جس نے نہ جانے کتنے لاکھ بے گناہ ہندوستانیوں کو اپنے ظلم و استبداد کا شکار بنایا۔
جس نے ہمارے انتہائی قابل لیڈران جیسے گاندھی، نہرو، آزاد، تلک جو صرف سیاسی لیڈر نہیں
بلکہ مفکرین بھی تھے، ملک کا اثاثہ تھے، انہیں برسہا برس جیل کی کال کوٹھری میں رکھا۔
غرض کہ جن کی ۲۵۰ سال کی تاریخ کا ایک ایک لفظ ہمارے شہیدوں کے خون میں ڈوبا ہے
اس خاندان کی سربراہ ملکہ کو ہم نے یہاں بلا کر بھی کیا ہوا وہ دیکھ لیجئے۔
جلیانوالا باغ جیسے تاریخ کے زبردست سانحے کے لئے اس مغرور ملکہ نے معافی مانگنے سے انکار کیا
اس کے شوہرِ نامدار جب وہاں گئے تو یہ بھی بک دیا کہ اس سانحے کے اعداد و شمار میں مبالغہ ہے۔
اور ان کی اس تحقیق کا ذریعہ تھا، قاتل جنرل ڈائر کے بیٹے کا بیان۔
جلیانوالا باغ کے در و دیوار پر لکھی ہوئی تاریخ کو پرنس فلپ پڑھ نہیں سکے
مگر جنرل ڈائر کے بیٹے کے بیان کو معتبر سمجھا۔
(ایک بات اور! ہندوستانی عوام کے سب سے بڑے مجرم جوڑے کی آمد پر اس سرسینا پتی نے بھی
کوئی آواز بلند نہیں کی جو پاکستانی ٹیم یا فنکاروں کی آمد پر واویلا مچایا کرتا ہے)

برطانوی ملکہ کا شمار دنیا کی امیر ترین شخصیات میں ہوتا ہے، نیز برطانیہ بھی ایک امیر ملک ہے
ملکہ کو اس طرح سرخ قالین بچھا کر ہمیں جو استقبال کرنا پڑا اس کی ایک وجہ یہ ہے
کہ آزادی کے پچاس سالوں بعد ہم آج معاشی طور پر آزاد نہیں ہوئے
اس لئے ہم اس ملکہ اور اس کے پورے خاندان کو ہمیشہ خوش آمدید کہنے کے لئے مجبور ہیں۔
کہ کبھی نہ کبھی ہماری کشکول میں بھیک کے چند ٹکڑے ملتے رہیں گے
یعنی ہم سیاسی طور پر بھلے آزاد ہوں، معاشی طور پر نہیں ہوئے اور ذہنی طور پر تو ہرگز نہیں ہوئے
البتہ یہ غلامی ہمارے نیتا قبول کریں مگر نئی نسل اسے ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں!

مبارک کاپڑی

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔
مکہ حج کارپوریشن ممبئی
گذشتہ برسوں کی پُرخلوص وقابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کیساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔ ہماری وہ خصوصیات جنکی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاجِ کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں۔
○ حجاج کرام کی تمام انتظامی اُمور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کرسکیں ○ تجربہ کار مخلص رہنما ہمہ وقت آپ کی خدمت ورہنمائی کیلئے کمربستہ رہتے ہیں ○ ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُرکیف سفر ○ گھریلو ماحول جسمیں آپ بالکل اجنبیت محسوس نہیں کریں گے ○ بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ○ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئرکنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی سہولیات حاصل ہوتی ہیں ○ مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے ○ طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں ○ جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئرکنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا ○ حج و عمرہ کے ارکان ومسائل سکھانے کیلئے علماءِ دین ساتھ ہوتے ہیں ○ مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ○ حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کرسکتے ہیں۔ خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں ○ بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کے لئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔ ○○
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام واطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B.T.Q.S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، معلم فیس یا فارین ایکس چینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور اکانومی کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
63,000/=
حج ٹور سوپر ڈیلکس کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
72,000/=
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (ماہ نومبر میں)
33,000/=
رمضان عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (آخری عشرہ)
40,000/=
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری، مکہ حج کارپوریشن
۸۹، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 376 5969/37192 31
373 84 49 FAX
خالد پرکار، پرکار ایجنسی ۲۱ شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
فون: 343 69 79/3446051
3442344/3428271 FAX
شکیل، شفیق، فرید
۵۶، تمبیر نظام پور، بھیونڈی، ضلع تھانہ۔
فون: (02522) 30693/36551

جب ایمان دِل میں اُترتا ہے

از: محمد سعید علی ٹولکر (دبئی)

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ایمان :

معمارِ حرم اور جلیل القدر نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منتوں اور دُعاؤں کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام نصیب ہوئے۔ بڑھاپے کی عمر کا بچہ اس لئے اسماعیل علیہ السلام باپ کے لئے زیادہ ہی پیارے تھے۔ ابھی اسماعیل چلنے پھرنے اور دوڑنے کی عمر کو پہنچے ہی تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے خواب میں اسماعیل کی قربانی کا اشارہ دیا۔ دوسرے ہی دن باپ نے اپنے لاڈلے بیٹے سے اس کا ذکر کیا کہ "اے فرزند میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اللہ کے لئے تمہیں ذبح کر رہا ہوں، کہو تمہارا کیا خیال ہے؟ (سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۰۲) حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک جلیل القدر نبی کے فرزند تھے۔ رگ رگ میں نبوت کا صالح خون موجزن تھا۔ باپ کی تعلیم سے قلب و ذہن میں ایمان اُتر گیا تھا۔ جواب میں کہا: یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○ (سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۰۲) "ابا جان! جس بات کا آپکو (اللہ کی جانب سے) حکم ملا ہے اسے بلا تامل کر گزریئے (اور ہاں! دفورِ محبت میں میرے گلے پر چھری چلاتے وقت بالکل نہ ہچکچایئے کیونکہ) انشاء اللہ آپ مجھے (ثابت قدم) صابر پائیں گے"

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا یہی وہ ایمان محکم تھا جس کے صلہ میں آپ کو نبی کا درجہ بھی ملا اور آپ کی شاخ میں دنیا کا عظیم انسان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول مبعوث ہوئے۔

ساحرین کا ایمان :

جب ساحرینِ دربارِ فرعون نے حضرت موسٰی علیہ السلام کی پیش کردہ حقائق کو نگہِ بصیرت سے بھانپ لیا تو بے اختیار پکار اٹھے "ہم موسٰی اور ہارون (علیہما السلام) کے رب پر ایمان لے آئے" (الاعراف آیت ۱۲۲) اس پر فرعون گرج اٹھا کہ "میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کٹواؤں گا اور پھر تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا" (سورہ اعراف آیت ۱۲۴)۔ ساحرین جن کے دل میں ایمان اتر گیا تھا فرعون کی جانب نگاہِ حقارت سے دیکھا اور بولے کہ " فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۖ (سورہ طٰہٰ آیت ۷۲) " (اے فرعون) تجھے جو بھی فیصلہ کرنا ہے کر ڈال۔ (ہم تیری دھمکیوں سے اب ڈرنے والے نہیں ہیں)"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایمان :

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب سے ایمان لایا تب سے اسلام کھُل کر

سامنے آیا۔ اب اسلام کی دعوت اعلانیہ دی جانے لگی۔ نیز مسلمان بے خوف کعبہ شریف میں صلوٰۃ (نماز) ادا کرنے لگے۔ دل میں ایمان اترنے کی ہی یہ تاثیر تھی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہجرت کرتے نکلے تو تلوار گلے میں لٹکائی۔ کمان کندھے پر رکھی، تیر مٹھی میں لئے نیزہ کمر سے باندھا اور کعبہ کی طرف چل پڑے۔ کعبہ اس وقت کفار قریش سے بھرا پڑا تھا۔ آپ نے سب سے پہلے نہایت اطمینان سے کعبہ کے سات طواف کئے۔ پھر صلوٰۃ (نماز) ادا کی۔ اس کے بعد وہاں موجود قریش کے ایک ایک قبیلے کے پاس جا کر دلیرانہ انداز میں کہنے لگے کہ "تمہیں روسیاہی نصیب ہو، تمہارے جیسوں کو مغلوب اور ذلیل کرتا ہے، تم میں سے جو کوئی اپنی ماں کو ماتم گسار، اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی بیوی کو بیوہ بنانا چاہتا ہے وہ مجھے ہجرت کرنے سے روکے اور مجھ سے دو دو ہاتھ کرے۔"

مجاہدین کا ایمان:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی سپہ سالاری میں مجاہدین ایران کے صوبے قادسیہ، بابل، کوثیٰ اور بہرہ شیر فتح کرتے ہوئے دریائے دجلہ تک پہنچ گئے، جو اپنی تند و تیز طغیانیوں کے ساتھ ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تمام گھوڑوں کو جن پر مجاہدین سوار تھے۔ دجلہ کے کنارے ایک صف میں کھڑا کر کے فرمایا "اے ایمان والو! ہم اللہ کے نام کا ڈنکا بجاتے ہوئے یہاں تک آن پہنچے ہیں۔ سامنے ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم سمندر سے بھی اللہ کا ڈنکا بجاتے ہوئے آگے بڑھیں گے۔ آپ تمام کی کیا رائے ہے؟ سب نے بہ یک آواز کہا "ہم سمندر کو بھی فتح کرکے آگے بڑھیں گے" اور "اللہ اکبر" کا نعرۂ تکبیر لگا کر سمندر میں گھوڑے جھونک دئے۔ ایمان والے سمندر سے ایسے ہنستے کھیلتے گزر رہے تھے جیسے یہ سب سیر گلستاں کے لئے نکلے ہوں۔ چشم زدن میں مجاہدین شاہنشاہِ ایران یزدگرد کے قصرِ ابیض میں داخل ہوئے۔ جہاں سے وہ اور اس کی رعایا پہلے ہی بھاگ چکے تھے۔" یہ تھا ان مسلمانوں کا حال جن کے دلوں میں ایمان اتر گیا تھا اور وہ صرف اللہ ہی سے عشق کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت" ———

حمد — وارث نوربلوی

تو ہی خالق تو ہی مالک میرے مولیٰ
تو ہی حاذق تو ہی رازق میرے مولیٰ
لاکھوں ہی ہیں تیرے جلوے یا اللہ
دیکھوں تجھ کو ایسی نظر دے یا اللہ
دُنیا کی ہر چیز ہے تیری بس تیری
میں نہ کچھ اک سانس بھی میری بس تیری
تجھ سے مانگوں یا رب جگ کو اُجیارا دے
اپنی دھرتی کو یا رب، کوئی روشن تارا دے

وارث تیرا بندہ یا رب بس تو ہی معبود
بندے کی تو حد ہی حد ہے تو ہے لامحدود

نعت شریف — عذرا صبا بالاپور آکولہ

شیوۂ عاشقاں نعت کہنا و لکھنا
ہے کارِ ثواب اس کا کہنا و لکھنا
کوئی "آپ" سے محترم لفظ ڈھونڈو
ہے سوءِ ادب "تم" بھی کہنا و لکھنا
ثنائے محمدؐ خدا نے بھی کی ہے
ہمیں بھی لازم ہے یہ کہنا و لکھنا
نہیں کوئی گستاخی اس سے بھی بڑھ کر
انہیں اپنے جیسا کہنا و لکھنا
وہ نورِ خدا ہے وہ شانِ خدا بھی
خطا ہے بشر ان کو کہنا و لکھنا
کبھی نام تھا ان کی بستی کا یثرب
اسے اب مدینہ ہی کہنا و لکھنا
شفاعت تمہاری وہ صبا کریں گے
بجا ہے یقیں رکھنا کہنا و لکھنا

تسنیم انصاری راجیواڑی

امیرِ شہر کا خدمت گزار مت کرنا
مرے خدا! مرے پروردگار مت کرنا
ہمارے گاؤں تمہاری شکار گاہ نہیں
دھوئیں کے تیر سے پانی پہ وار مت کرنا
میں چلتے چلتے کسی وقت اڑ بھی سکتا ہوں
تم اپنے غول میں میرا شمار مت کرنا
تمہارے ہاتھ کا کنکر تمہارا دشمن ہے
وہ سو رہا ہے اسے ہوشیار مت کرنا
جو دل کہے تو سمجھنا صدائے غیب اسے
نظر کہے تو کبھی اعتبار مت کرنا
کہیں تمہاری طرف انگلیاں نہ اٹھنے لگیں
مجھے خدا کے لئے بے قرار مت کرنا
ذرا سی بات جو تحریر میں نہیں آتی
خطا معاف مرا انتظار مت کرنا

نوگل بھارتی، علی باغ (رائیگڑھ)

میں دیکھتا ہوں سرِ شام آسماں کی طرف
طیور مائلِ پرواز آشیاں کی طرف
یہ کس مقام پہ ٹھہرا ہے کارواں آکر
لگی ہے سب کی نظر میرِ کارواں کی طرف
بہار آتے ہی گلشن میں دوستی کے لئے
بڑھایا گلچیں نے ہاتھ اپنا باغباں کی طرف
کسی نے پیار دیا ہے تو کوئی دے نفرت
یہ راستے سبھی جاتے ہیں امتحاں کی طرف
کرو نہ مجھ پہ شریعت کی تم حدیں قائم
مکاں سے دیکھتا رہتا ہوں لامکاں کی طرف
دیارِ دوست میں نوگل جو اپنا مسکن ہو
کبھی نہ بھول کے دیکھیں گے ہم جہاں کی طرف

اس عنوان کے تحت ہر ماہ صفحہ/دو صفحات کا مضمون آپ کی توجہ کا طلب گار ہوگا۔ (ادارہ)۔

ترتیب و تدریج :۔ صحیح البخاری (کتاب فضائل القرآن، باب تالیف القرآن) میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت ہے۔ وہ بتاتی ہیں کہ اسلام میں پہلے جنت وجہنم والی آیتیں اتریں۔ جب لوگوں کے اندر قبولیت کا مادہ پیدا ہوگیا تو اس کے بعد حرام و حلال کے احکام اترے۔ اگر شروع ہی میں یہ حکم اترتا کہ شراب چھوڑ دو اور زنا چھوڑ دو تو لوگ کہتے کہ ہم تو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔

مورخین اسلام نے خلیفہ عادل حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ خلیفہ ہوجانے کے باوجود انہوں نے سارے شرعی احکام یکبار نافذ نہیں کئے۔ ان کے نوجوان صاحبزادہ عبدالملک نے ایک دن کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ تمام شرعی احکام کو نافذ نہیں کررہے ہیں۔ اب آپ اس قوم کے خلیفہ ہیں، تمام شرعی احکام کو نافذ کرکے آپ موجودہ تمام ظلم وفساد کو ختم کردیجئے۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے جواب دیا:

"اے میرے بیٹے، جلدی نہ کرو، کیونکہ اللہ نے شراب کی دو بار مذمت کی اور پھر تیسری بار اس کو حرام کیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں حق کو بیک وقت لوگوں کے اوپر لاد دوں تو وہ اس کو بیک وقت اتار پھینکیں گے۔ اور پھر ایک نیا فتنہ پیدا ہوجائے گا۔

قناعت :۔ انسان کی ایک اہم اخلاقی صفت وہ ہے جس کو قناعت کہا جاتا ہے۔ بہتر سماج کی تعمیر کے لئے ضروری ہے کہ افراد کے اندر قناعت کا مزاج موجود ہو۔ جس سماج کے افراد میں قناعت کا مزاج پایا جائے اس سماج میں ایک دوسرے کے درمیان محبت کی فضا ہوگی۔ اور جس سماج کے افراد میں یہ مزاج نہ پایا جائے وہ یقینی طور پر باہمی محبت کی فضا سے خالی ہوگا۔

قناعت کی روش اختیار کرنے سے آدمی کو قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اور قناعت نہ کرنے سے حرص کا مزاج بنتا ہے اور جس آدمی کے اندر حرص کا مزاج آجائے وہ کبھی اور کسی حال میں مطمئن نہیں ہوسکتا۔ وہ ہر حال میں کمی کا شکوہ کرتا رہے گا۔

قناعت کا مزاج آدمی کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ ادنیٰ باتوں سے اوپر اٹھ کر اعلیٰ حقیقتوں میں جی سکے وہ سادہ زندگی اور اونچی سوچ والا انسان بن جائے۔

نرمی کا انداز :۔ اسلام کی تعلیمات کو اپنانے کے بعد آدمی کے اندر جو مزاج بنتا ہے وہ نرمی اور رفق کا مزاج ہے۔ اسلام میں وہ اس حقیقت کو دریافت کرتا ہے کہ خدا بڑا ہے (اللہ اکبر) یہ دریافت اس کو بتاتی ہے کہ بڑائی تو صرف خدا کے لئے ہے، میرے لئے

بڑائی نہیں۔ اس طرح اپنے آپ اس کے اندر انکسار اور فروتنی کا مزاج پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر آپ لوگوں سے معاملہ کرتے ہوئے اکڑ سے کام لیں تو آپ لوگوں کی انا کو جگائیں گے۔ اس طرح مسئلہ بڑھے گا۔ اگر آپ معاملات میں نرمی والا طریقہ اختیار کریں تو آپ کا یہ سلوک لوگوں کے ضمیر کو جگائے گا۔ پہلے اگر کوئی شخص آپ کا مخالف بنا ہوا تھا تو اب وہ مخالفت کو بھول کر آپ کا قریبی دوست بن جائے گا۔ نرمی کامیاب انسان کی صفت ہے اور اکڑ ناکامیاب انسان کی صفت۔

جامع اصول :- دین انسانیت کا نہایت سادہ اصول یہ ہے کہ ـــــ دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا یہ حال نہ ہو جائے کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو وہ خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

یہ ایک ایسا جامع اصول ہے جو عورت اور مرد، فرد اور قوم، ملکی اور غیر ملکی ہر ایک کے لئے کارآمد ہے۔ لوگ اگر اس اصول کو اختیار کرلیں تو خاندانی زندگی بھی بہتر ہو جائے اور سماجی زندگی بھی۔ قومی زندگی بھی خوش اسلوبی کے ساتھ چلنے لگے اور بین اقوامی زندگی بھی۔ یہ گویا انسانی اخلاقیات کے لئے ایک شاہ کلید ہے۔ یہ ایک ہی کنجی تمام تالوں کو کھول دینے کے لئے کافی ہے۔ جو آدمی اپنے اور غیر میں فرق نہ کرے وہ ایک بااصول انسان ہوگا۔ اس کے اندر ایک بے تضاد شخصیت پرورش پائے گی۔ اس کی یہ صفت اسکو کامل انسان بنا دیگی ••

غزلیں

مہرؔ سہسلائی

جینا ہمیں نصیب ہو زندہ دلی کے ساتھ
مرنا بھی ہو نصیب ہمیں لب پہ ہنسی کے ساتھ

سرمایۂ حیات ہیں اعمالِ صالحہ،
وابستہ ہے فلاحِ دو عالم انہی کے ساتھ

امر و نہی سے آگہی علم الیقین ہے
راہِ عمل میں یہ نہیں اب ہر کسی کے ساتھ

دنیا میں ہر عروج کے ہمراہ زوال ہے
وابستہ رنج و غم ہیں یہاں کی خوشی کے ساتھ

کل اک سیاسی دوست سے ملنے گئے تھے ہم
ایسے ملے کہ جیسے کسی اجنبی کے ساتھ

تکیہ سرہانے قبر میں دنیا نہ دے سکی
دنیا پہ ہم نے تکیہ کیا تن دہی کے ساتھ

اے مہرؔ اپنی اپنی جبلّت کی بات ہے
وہ زندگی کے ساتھ ہیں ہم بندگی کے ساتھ

نوشاد مونس

اس دورِ تعصب میں اکثر کیا کیا نہ تماشہ ہوتا ہے
اک فرد کی الفت میں اکثر افراد کا سودا ہوتا ہے

اٹھتا ہے جنازہ حق کا یہاں، بے لاگ زباں کھل جائے اگر
باطل کو سراہا جاتا ہے تلوار کا بوسہ ہوتا ہے

اتنا نہ چلیں اترا کے یہاں، یہ وقت کے شدّاد و فرعون
سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاتا ہے، مٹی کا بچھونا ہوتا ہے

کوتاہ نظر اک مفتی نے فرمان کیا ہے یہ جاری ہے
وہ مجرم میرا اپنا ہے، اپنوں پہ بھروسہ ہوتا ہے

جو خوشیوں میں بھی ساتھ رہے جو ساتھ نہ چھوڑے گردش میں
مونسؔ وہ پیارا ہوتا ہے، بیشک وہ ہمارا ہوتا ہے

کلیم ضیاءؔ

جب کبھی زیست مسکرائی ہے
غم کدے میں بہار آئی ہے

غمِ دوراں کی کیا شکایت ہو
دوستوں نے ہنسی اڑائی ہے

میں تو خاموش ہوں زمانے سے
بات تم نے مگر بڑھائی ہے

قتل و خوں کے نشاں ہیں آنگن میں
یوں بھی گھر میں بہار آئی ہے

چین ملتا نہیں کسی پہلو
آگ سینے میں وہ لگائی ہے

ان کی آنکھوں میں آ گئے آنسو
میں نے جب داستاں سنائی ہے

آج واعظ ہے مے کدے میں ضیاءؔ
پھر بھی دعوائے پارسائی ہے

عرفان پربھنوی

ہوش جس وقت بھی آئے گا گرفتاروں کو
خس کی مانند اڑا ڈالیں گے دیواروں کو

زندگی کرنی ہے تم کو تو تڑپنا سیکھو
زنگ لگ جاتا ہے رکھی ہوئی تلواروں کو

زخم سینے پہ کسی کے نہیں آیا اب تک
آزمایا ہے بہت قوم کے سرداروں کو

اتنے اونچے بھی نہ اٹھو کہ سنبھل بھی نہ سکو
ہم نے گرتے ہوئے دیکھا ہے کئی میناروں کو

بزدلی ہے کہ یہ نادانی ہے، آخر کیا ہے؟
لوگ اشکوں سے بجھانے لگے انگاروں کو

وہی رشوت وہی اغوا وہی خبریں عرفاںؔ
ہم تو بن دیکھے ہی پڑھ لیتے ہیں اخباروں کو

ماں کے دودھ کی اہمیت

اسلامی نکتۂ نظر سے

از ابراہیم، ب، سید (بحوالہ اسلامک وائس بنگلور، بابت ستمبر ۱۹۹۱ء)

اس مضمون میں مقالہ نگار نے قرآنی آیات کی روشنی میں ماں کے دودھ پلانے کی اہمیت کا اظہار کیا ہے (سورہ البقرہ آیت ۲۳۳) یہ ایک ایسا مقالہ ہے جس کا مطالعہ ہر مسلم خاتون کے لئے کار آمد ثابت ہوگا۔ ٭٭

دیکھا گیا ہے کہ صنعتی اور ترقی یافتہ ممالک میں پرورشِ اطفال کے دوران بچے ماں کے دودھ سے محروم ہوتے جا رہے ہیں اور ہندوستان، افریقہ اور جنوبی امریکہ میں بچوں کو ماں کا دودھ نصیب نہیں ہوتا۔ زیادہ تر شہروں اور مضافاتی علاقوں میں یہ رواج عام ہو گیا ہے۔ سن ۱۹۳۰ء سے مغربی ممالک میں بچوں کو ماں کے دودھ کے بجائے مصنوعی دودھ دیا جانے لگا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے کہ ماں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کو دو سال تک اپنی چھاتی کا دودھ پلاتی رہے۔

بوتل کا دودھ بچہ، ماں، سوسائٹی اور قوم کے لئے نقصان دہ ہے۔ آج کی ماڈرن خواتین یہ سمجھ بیٹھی ہیں کہ بچہ کے لئے بوتل کا دودھ ایک قدرتی نعم البدل ہے۔ خود اپنا دودھ پلانا ایک قدیم، فرسودہ اور حیوانی طریقہ ہے۔ بچہ کو خود اپنا دودھ پلانا ان کے خیال میں قدامت پرستی، کم مائگی، جہالت اور غربت کی نشانی ہے مگر حقیقت اس کے برخلاف ہے، ماں کا اپنے بچہ کو دودھ پلانا ایک قدرتی فعل ہے جو منشائے الٰہی بھی ہے۔ جن بچوں کی پرورش ماں کے دودھ سے کی جاتی ہے۔ ان میں ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں فروغ پاتی ہیں۔ اور بوتل کے دودھ پر پلنے والے بچوں کی بہ نسبت ان کی صحت ٹھیک رہتی ہے اور ان کے زندہ رہنے کے توقعات زیادہ ہوتے ہیں۔

بچوں کے لئے انسانی دودھ بہترین غذا ہوتی ہے تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ انسانی دودھ میں تقریباً ایک سو سے زائد اجزاء شامل ہیں جو گائے، بھینس اور بکری کے دودھ میں نہیں پائے جاتے۔ ماں کا دودھ بچوں کے لئے زود ہضم ہے اور اسی وجہ سے اس کو بہت جلد بھوک لگتی ہے۔ ماں کے دودھ میں جو قدرتی چینی ہوتی ہے وہ کیلشیم، پروٹین کو ہضم کرنے میں مدد دیتی ہے اور بچوں کی آنتوں میں تیزابی پیدا کرتی ہے اور ان میں جو عفونت خیز جراثیم پیدا ہوتے ہیں وہ دبا کر روکنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں کیوں کہ ان میں LYSOMES موجود رہتے ہیں۔ ماں کا دودھ کئی وباؤں کو روکتا ہے اور دیگر غذاؤں کے مضر اثرات سے بچہ کو بچائے

رکھتا ہے اور کئی متعدی امراض کو روکنے میں مفید ہوتا ہے۔
تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ بوتل کے دودھ پر پرورش پانے والے بچوں کو پیٹ کا درد گیس، سانس لینے میں تکلیف، کان کا درد، لاغر پن بہ نسبت ماں کے دودھ پر پلنے والے بچوں کی عام شکایت رہتی ہے۔

جوں جوں بچہ بڑھتا جاتا ہے تو اس میں ماں کا دودھ چوسنے کی سکت بڑھتی ہے اور اس کی وجہ سے ماں کی چھاتی میں زیادہ مقدار میں دودھ پیدا ہونے کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ بچہ کی پیدائش کے ۲۴ تا ۴۸ گھنٹوں تک بچہ جب ماں کا دودھ پیتا ہے تو ماں کی چھاتی سے COLOSTRUM نکل آتا ہے۔ کلاسٹرم اس دودھ کو کہتے ہیں جو بچہ کی پیدائش کے بعد ماں کی چھاتی سے نکلتا ہے اور اس میں بہت زیادہ تقویت ہوتی ہے، بہ نسبت اس دودھ کے جو بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ ماں کا یہ پہلا دودھ شیرخوار بچہ کی صحت کے لئے بہت ہی مفید ہے کیونکہ ان میں کلاسٹرم کے وہ اجزاء شامل ہیں جو جراثیم کو ہلاک کر دیتے ہیں اور بچہ کی پیدائش کے بعد چھاتی کے پہلے دودھ میں جو اجزاء پیدا ہوتے ہیں اور ان میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں اس کا کوئی نعم البدل دریافت نہ ہو سکا اور کلاسٹرم جو اجزاء ہوتے ہیں وہ چیچک، ہاتھ پیر کا سکڑ جانا (پولیو) گلپھڑوں کا سوج جانا اور کئی دیگر امراض کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جن جراثیم کی وجہ سے نوزائیدہ بچہ کے پہلے مہینہ میں امراض شکم اور گردن توڑ بخار ہوتا ہے، کلاسٹرم ان جراثیم کا خاتمہ کر دیتا ہے اور بچہ کو سانس لینے کی تکلیف، انفلوئنزا اور نمونیا بخار ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ ماں کا دودھ بچہ کو موٹاپا اور دیگر بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
کچھ بچوں کو گائے کا دودھ نہیں بھاتا اور اس کی وجہ سے بچوں کو خفیف سا دمہ، ایگزیما، یا مسلسل زکام ہو جاتا ہے۔ ماں کا دودھ پینے والے بچوں کی جلد پر کھردرا پن نہیں ہوتا اور ان کی دیکھ بھال پر زیادہ نگرانی کا بوجھ نہیں پڑتا۔

اللہ تعالیٰ نے ان ننھے معصوم چہروں کی ساخت اس طرح بنائی ہے کہ اس کی چپٹی ناک اور گالوں کے گڑھے ماں کا دودھ چوسنے کے لئے بہت موزوں ہیں ان ننھے منے بچہ کے مسوڑھوں کی ساخت ایسی ہے کہ وہ سر پستان منہ میں دبائے رکھنے اور دودھ چوسنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ مغربی ممالک میں دانت کے ڈاکٹر کہتے چلے آرہے ہیں کہ بوتل کے دودھ پر پلنے والے بچوں میں اکثر اوقات اپنے لب یا اپنی انگلی چوسنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور کبھی کبھی انکی زبان پر ٹیڑھی میڑھی ہو جاتی ہے ان میں دانتوں کی خرابی پائی جاتی ہے۔ ان کے کھانے کا ڈھنگ بے ڈھنگا ہو جاتا ہے اور ان کے کھانے پینے کا طریقہ غلط ہوتا ہے اور وہ منہ سے سانس لینے لگتے ہیں جو بچے پستان سے دودھ پیتے ہیں ان کی زبان اور جبڑوں کی بناوٹ ٹھیک رہتی ہے کیونکہ بچہ کو اپنے لب، زبان اور جبڑوں پر زور ڈال کر دودھ چوسنا پڑتا ہے۔

بچہ کے لئے پستان قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے وہ بچہ کو سکون دیتا ہے اور بچہ اپنی ماں کی آغوش میں آرام پاتا ہے۔

ماں کے لئے فائدے: چند ماہرین کا کہنا ہے کہ جو عورتیں جیسے راہبہ، کنواری عورتیں، بانجھ عورتیں،

اور وہ مائیں جو اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں ان کے چھاتی میں مرض کینسر بہ نسبت دودھ پلانے والی عورتوں کے پیدا ہونے کے توقعات زیادہ ہیں۔ بچہ پیدا ہوتے ہی ماں اگر اپنے بچہ کو دودھ پلانے لگے تو بچہ کے دودھ چوسنے سے مادرِ رحم سکڑنے لگتا ہے جس کی وجہ سے آنول نالی کے خارج ہونے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور زچگی کے بعد سیلانِ رحم کو روکتا ہے۔ اور جب ماں اپنے بچہ کو اپنا دودھ پلانا جاری رکھے تو بغیر کسی دوائی یا انجکشن رحم مادر پھر سے اپنی اصلی وضع قطع اختیار کر جاتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ زچگی کے بعد عضو رحم جو اکثر اوقات اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے اور اس کو ٹھیک کرنے کے لئے آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے لیکن ماں اپنے بچہ کو اپنا دودھ پلاتی رہے تو اس کو اس آپریشن کی زحمت اٹھانی نہیں پڑتی۔

اب تو یہ امر مسلّمہ ہے کہ جب تک ماں اپنے بچہ کو دودھ پلاتی رہے تب تک ایام حیض ٹھیک رہتے ہیں اور وہ اس دوران پھر سے حاملہ نہیں ہوتی اور بچہ کی پیدائش میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ بچہ اگر اپنی ماں کا دودھ پیتا رہے تو اس دوران ماں کے بدن میں ایسے اندرونی افراز جو خون میں مل کر تحریک اعضار کا باعث ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ پھر سے حاملہ ہونے میں مانع ثابت ہوتے ہیں۔ اور اس دوران ماں کے بدن میں ایسے اجزا پیدا ہوتے ہیں جو بچہ دانی میں سرور پیدا کر کے خون کی رفتار کو بحال رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے ایام ماہواری میں تاخیر ہونے لگتی ہے اور اس تاخیر کی مدت آٹھ سے اٹھارہ ماہ تک ہو سکتی ہے۔ ماں کی صحت کے لئے یہ تاخیر مفید ہے کیونکہ اس کے بدن کی طاقت برقرار رہتی ہے۔ زچگی کے بعد حیض کی طویل مدت تک نہ آنا LACTATION PREGNANCY AMENORRHEA / AMENORRHEA کہلاتا ہے۔ بچہ کو دودھ پلانے کے دوران جب حیض بند ہو جاتا ہے تو اس سے ماں کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اگلے بچہ کی پیدائش میں قدرتی طور پر تاخیر ہو گی۔ دودھ پلانے والی عورتوں کو ایک عجیب و غریب لطف آتا ہے جو ماں اپنے بچہ کو اپنا دودھ پلاتی ہے اس سے اس کو ذہنی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس کو یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ اپنا دودھ نہیں بلکہ اپنا خون پلا رہی ہے۔ اور اس ممتا کے فرائض کی ادائیگی سے اس کا سر وقار بلند ہو جاتا ہے۔ یہ ذہنی سکون بوتل کا دودھ پلانے والی ماں کو نصیب نہیں ہوتا۔ ایک ماں کو سچی خوشی کچھ دینے سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ کچھ لینے میں۔

ماں کا اپنے بچہ کو دودھ پلانا، بچہ کے لئے ایک انسانی فعل ہے اور بوتل کا دودھ پلانا گویا ایک مشینی حرکت ہے اور بچہ میں مشینی صفت پیدا کر دیتا ہے۔ ماں کا دودھ پینے سے شیر خوار بچہ کی صحت برقرار رہتی ہے اور اس کے زندہ رہنے کے توقعات زیادہ ہوتے ہیں۔ بچہ کی پیدائش کے بعد پہلے چھ ماہ تک ماں کا دودھ اس کے لئے بہترین غذا ہوتی ہے وہ کئی امراض سے بچ رہتا ہے صحتمند رہتا ہے۔

ماں کے دودھ سے بچہ کی جسمانی اور دماغی نشو و نما فروغ پاتے ہیں اور والدین کے لئے یہ

طریقۂ کار کفایتی بھی ہے۔ جہاں تک کنبہ کا تعلق ہے اس سے ماں اور بچہ کی جسمانی اور جذباتی نشوونما صحیح رہتے ہیں۔ ان تمام فوائد کے مدنظر یہ توقع کی جاتی ہے کہ ماں ہر حالت میں بچہ کو اپنا دودھ پلاتی رہے۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائے اور ہمیں اس پر قائم رکھے آمین۔۔۔

اتحاد

اتحاد اختلاف کی حالت کو برداشت کرنے سے آتا ہے۔
نہ کہ اختلاف کی حالت کو ختم کرنے سے

سپاس نامہ

از
محمود الحسن ماہر
آزاد نگر، گھاٹکوپر ممبئی۔

۱۱ اکتوبر ۹۷ء کو منعقدہ پروگرام "ایک شام سندیلکر کے نام" کے مجلہ میں مطبوعہ سپاسنامہ ہدیۂ قارئین ہے۔

عزیزو بعد مدت اِک سہانی شام آئی ہے
مسرّت کی گھٹا چاروں طرف کیا خوب چھائی ہے

بھلا لفظوں میں ہو کیسے بیاں اس شام کی عظمت
کہ یہ تو گردشِ ایّام خود تحفے میں لائی ہے

بڑی ہی الجھنوں میں ہوں سمجھ میں کچھ نہیں آتا
کہاں سے بات میں چھیڑوں سمجھ میں کچھ نہیں آتا

یہ جس کے نام سے منسوب کی ہے شام یاروں نے
ہے اس کا ذہن پُر افسوں سمجھ میں کچھ نہیں آتا

سُنا ہے میں نے لوگوں کو یہی کہتے ہوئے اکثر
عوام الناس کی خدمات کا اخلاص کا پیکر

حقیقت ہے کہ ہے خورشیدِ تاباں چرخ کوکن پر
وہ جس کو لوگ سب کہتے ہیں ابراھیم سندیلکر

ہیں کتنے پہلو اس کی شخصیت کے کیا بتاؤں میں
ہزاروں خوبیاں اس کی بھلا کیسے گناؤں میں

طویل اس قدر ہے اس شخص کے اوصاف کی فہرست
کروں کوشش مگر ہرگز احاطہ کر نہ پاؤں میں

فروغِ علم کو کی وقف اس نے زندگی اپنی
نچھاور قوم کی خوشیوں پہ کردی ہر خوشی اپنی

کسی کے کام آنے میں خوشی محسوس کی اپنی
زمانہ ہوگیا لیکن روش رکھی یہی اپنی

نہ افسانہ ہے یہ کوئی نہ یہ کوئی کہانی ہے
حقیقت میں حقیقت ہے یہ میری حق بیانی ہے

ہوئے اَسّی برس لیکن خدا کی مہربانی ہے
عزائم ہیں بلند اور حوصلوں پر نوجوانی ہے

بَلا کی سادگی عجز و متانت نرم گفتاری
بڑی ہی قابلِ تحسین ہے اس کی ملنساری

گوارا ہی نہیں ہوتی کسی کی بھی دل آزاری
بنا یا زندگی کا ایک ہی مقصد نکوکاری

بڑی ہی خامشی سے سب کی خدمت کرتا رہتا ہے
جبیں پر بل نہیں پڑتے ہمیشہ مُسکراتا ہے

زمانے کی ہوا سے اپنے دامن کو بچاتا ہے
وہ اپنے رنج و غم سارے تبسّم میں چھپاتا ہے

سلامت سرپرستی اس کی رکھ قائم سدا یارب
حیاتِ خضر دے اس کو طفیلِ مصطفٰےؐ یارب

مجاہد ہے اسے کر صحتِ کامل عطا یارب
یہی ہے ماہرِ ناچیز کی تجھ سے دعا یارب

ممبئی	مولا علی، مہاراشٹرا کین فرنیچر	۳۱۱۵۰۱۲	تدڈیل رائے گڈھ	علی خان عمر خان دیشمکھ	۷۶۴۸۸
کاشی میرا تھانہ	حاجی علاؤالدین	۸۱۱۳۷۳۳	مان گاؤں	نثار فرفرے مال زروپے رائیگڈھ	۶۷۱۵۵
کرلا جری مری	محمد علی پرزان علی پلاسٹک والے	۸۵۱۱۷۹۱	تھلہ رائے گڈھ	سید عبداللہ عبدالرحمن قادری	۳۲۱۱۹
دھاراوی	عباس علی پٹی والے۔ ۳۰ نمبر بلاک ایکتا سوسائٹی		کرناٹک گلبرگہ	اے۔ جی عبدالستار	۲۶۸۴۹
منور	شکیل سکندر پٹھان	۶۲۳۳۷۱۳	کرناٹک گوکاک	ایم۔ جی مجاور	۲۶۳۴۳
پونہ	محمد نور کھوت	۶۵۶۲۷۱	دھلی	جمیل بھائی دریا گنج	۳۲۶۳۰۱۴
پونہ	محمد اقبال حاجی احمد	۶۴۰۳۷۸	بجے پور	حاجی محمد احمد (محلہ نیلگراں)	۶۰۳۳۳۸
پنویل	عبدالستار کھوت	۷۴۵۲۱۵۸	میرٹھ	حاجی محمد متین ۵۱۸، کوٹلا اسٹریٹ میرٹھ	۲۷۳۶۲
گوریگاؤں	(رائے گڈھ) وحیدالدین شہاب الدین	۳۴۵	سہارنپور	حاجی ایم ایچ کاکلی (ایڈوکیٹ)	[illegible]
دھلی	ایم اے مرچنٹ ۵۲۰۳۰۳	۵۲۰۳۰۱	دھولیہ	آصف علی شیخ، مندر آگرہ روڈ [illegible]	۲۳۷۹۷
باندرہ	محمد یوسف، یونس بلڈنگ، لوہاڑہ	[illegible]	اجمیر شریف	محمد نعیم ظہور میاں مجاور [illegible]	
ناسک	سلیم شیخ، باغبان پورہ ۷۵۱۵۲	۷۹۶۵۲	ممبرا	محمد شفیع میمن، مہاراشٹرا ایکو [illegible]	
سیوڈی	عبدالقادر علی مانکیکر	۳۱۸۲۶۳۸	ملاڈ، مالونی	جاوید بھائی، اکھوریہ بک، کپٹل لانڈری	[illegible]

اُستاد کا ادب

از: سید عبدالرحمٰن باطن۔ الخبر

اُستاد کو "معمارِ قوم" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے کیونکہ وہ افراد کے کردار کی تعمیر کرتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ پوری قوم کا محسن ہوتا ہے۔ علم کو پیغمبروں کی میراث کہا گیا ہے۔ استاد قیمتی ورثہ ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچاتا ہے وہ خود علم سیکھتا ہے اور اپنے علم کی روشنی سے دوسروں کے دل و دماغ کو منور کرتا ہے۔ اس طرح ایک چراغ سے بے شمار چراغ جلتے چلے جاتے ہیں۔

اُستاد کی حیثیت روحانی باپ کی سی ہے۔ وہ ان کے اخلاق و اطوار سنوارنے اور انہیں اچھا انسان بنانے کا مقدس فریضہ انجام دیتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو نسل انسانی نے آج تک تہذیب و تمدن میں جس قدر ترقی کی ہے، وہ سب استاد کی محنت کا نتیجہ ہے۔

استاد کا احترام ہماری قومی روایت ہے اور ہمارا دین بھی استاد کا ادب کی تعلیم دیتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھا دیا اس نے مجھے اپنا غلام بنا لیا" تاریخ کے اوراق میں کئی ایسے واقعات محفوظ ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ عام لوگ تو ایک طرف رہے وقت کے امراء و سلاطین بھی اپنے اساتذہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ آئیے چند واقعات آپ بھی سنئے۔

خلیفہ ہارون الرشید خاندانِ عباسیہ کا ایک نامور حکمراں ہو گزرا ہے۔ اس کے عہدِ خلافت میں علوم و فنون کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ ہارون کے دو بیٹے تھے ایک کا نام امین الرشید اور دوسرے کا نام مامون الرشید تھا۔ ہارون اپنے بیٹوں کی تعلیم و تربیت کا بڑا خیال رکھتا تھا۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک بہت ہی لائق اتالیق مقرر کر رکھا تھا۔ اس اتالیق کا نام اصمعی تھا جو اپنے وقت کا بہت بڑا عالم تھا۔ امین اور مامون اگرچہ خلیفۂ وقت کے بیٹے تھے مگر دونوں بڑے مؤدب تھے۔ جب ان کا استاد اصمعی پڑھانے کے لئے آتا تو وہ احتراماً کھڑے ہو جاتے، جب وہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے تو ادب سے بیٹھ جاتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ امین اور مامون دونوں بھائی اپنے والد خلیفہ ہارون الرشید کے ہمراہ بغداد کی جامع مسجد میں نماز ادا کرنے کیلئے گئے۔ ان کے استاد محترم نے بھی اسی مسجد میں نماز جمعہ پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی اور لوگ اپنے اپنے جوتے اٹھا کر مسجد سے باہر نکلنے لگے تو دونوں صاحبزادے اپنے استاد کے جوتوں کی طرف لپکے، ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ وہ استاد کے جوتے اٹھائے اور مسجد کے دروازے کے باہر لا کر رکھنے میں پہل کرے۔ اتفاق سے دونوں ایک ہی وقت پر جوتوں تک پہنچے۔ چنانچہ دونوں نے ایک ایک جوتا اٹھا لیا۔ اور دونوں جوتے باہر لا کر استاد کے قدموں میں رکھ دئے۔ ہارون الرشید کچھ دور کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنے سعادتمند بیٹوں کی یہ ادا بہت پسند آئی۔

اگلے روز جب دربار لگا اور تمام امراء

وزراء اور مصاحبین اپنی اپنی جگہوں پر آکر بیٹھ گئے تو
خلیفہ نے ان سے مخاطب ہو کر پوچھا "آپ لوگوں کے
نزدیک ہماری سلطنت میں اس وقت سب سے زیادہ
معزز کون شخص ہے" اہلِ دربار نے جواب دیا "وہ
شخص آپ کے سوا اور کون ہو سکتا ہے؟" اس پر خلیفہ
نے کہا "نہیں، وہ شخص اصمعی ہے جس کی جوتیاں
خلیفہ کے بیٹے بھی سیدھی کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں"
یہ کہہ کر ہارون الرشید نے سارا واقعہ انہیں سنایا
جسے سن کر تمام اہلِ دربار عش عش کر اٹھے۔

مشہور مغل بادشاہ اکبر، اپنے باپ
ہمایوں کی اچانک وفات کے بعد اسے تقریباً بارہ برس
کی عمر میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالنی پڑی۔ یہ
اس کے لڑکپن کا زمانہ تھا، ایک دن وہ گیروا لباس
پہن کر دربار میں گیا جو مسلمانوں کے عام لباس سے مختلف
اور ہندوؤں اور سادھوؤں کے لباس سے ملتا جلتا
تھا۔ اکبر کو اس ہندوانہ لباس میں دیکھ کر ایک بزرگ
استاد طیش میں آگئے اور بھرے دربار میں اس کی
خوب خبر لی۔ اکبر نے بادشاہ وقت ہونے کے باوجود
سب کچھ خاموشی سے برداشت کیا۔ اسی وقت
دربار سے سیدھا محل میں چلا آیا اور یہ سارا ماجرا
اپنی والدہ سے بیان کیا۔ والدہ نے اسے تسلی دی
اور کہا: "بیٹا استاد کی سختی کا برا نہیں ماننا چاہیئے۔
تمہارے لئے یہ فخر کیا کم ہے کہ تاریخ میں یہ بات لکھی
جائے گی کہ ایک بے نوا درویش نے سرِ دربار شہنشاہ
ہند کی توہین کی مگر شہنشاہ نے ازراہِ ادب اف تک
نہ کی۔"

سکندر اعظم ایک مشہور فاتح گزرا ہے
اس کا استاد ارسطو اپنے زمانے کا بہت بڑا فلسفی تھا۔
جس نے اپنے شاگرد کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہ
اٹھا رکھی تھی۔ ایک روز لوگوں نے سکندر سے پوچھا
"آپ باپ کو زیادہ قابلِ احترام سمجھتے ہیں یا استاد
کو؟" سکندر نے برجستہ جواب دیا "میں باپ
کی نسبت استاد کو زیادہ احترام کا مستحق سمجھتا ہوں
کیونکہ باپ مجھے آسمان سے زمین پر لایا اور استاد
نے مجھے زمین سے آسمان پر پہونچا دیا۔"

آخر میں آپ اپنے قومی شاعر علامہ
اقبال کا ایک واقعہ سنئے۔ شمس العلماء سید میر حسن
علامہ کے استاد تھے۔ حکومتِ برطانیہ پنجاب کے
کسی نامور عالم کو شمس العلماء کا خطاب دینا چاہتی
تھی۔ اس بارے میں پنجاب کے انگریز گورنر لارڈ میکلیگن
نے اقبال سے کوئی موزوں نام تجویز کرنے کی فرمائش
کی۔ علامہ نے کہا: "میں اس شرط پر نام تجویز
کروں گا کہ اس کے بعد کسی اور نام پر غور نہ کیا
جائے۔"

یہ شرط تسلیم کرلی گئی۔ چنانچہ علامہ نے
اس اعزاز کے لئے اپنے استاد سید میر حسن کا نام
پیش کیا۔ گورنر نے پوچھا: کیا ان کی کوئی تصنیف
بھی ہے؟ علامہ نے جواب دیا: انہوں نے کوئی
کتاب تو تصنیف نہیں کی، البتہ ان کی زندہ تصنیف
میں خود ہوں" گورنر یہ جواب سن کر بہت
خوش ہوا۔ اور حکومتِ برطانیہ کی طرف سے
علامہ کے استاد سید میر حسن کو شمس العلماء
کا خطاب مل گیا۔

ماہنامہ نقش کوکن

از:- مسعود اعظمی (جدّہ، سودی عربیہ)

◇

ماہنامہ نقش کوکن کی نہیں ملتی مثال
دیکھیے ہر ماہ دکھلاتا ہے یہ اپنا کمال

علم کی دولت سے کرتا ہے یہ سب کو مالا مال
اے خدا اس کی حفاظت کرنا تو ربّ جلال

ہر مہینہ وقتِ پابندی پہ جب آتا ہے یہ
راہِ حق سارے جہاں کو خوب دکھلاتا ہے یہ

زندگی کا وہ سلیقہ ہم کو سکھلاتا ہے یہ
جس سے ہم انجان ہیں وہ بات بتلاتا ہے یہ

اور دکھلاتا ہے سب کو یہ سدا راہِ وفا
سارے عالم کو یہ دیتا ہے صداقت کی صدا

ہر ورق اس کا تشفف اور کتابت بھی جدا
علم کا مخزن ہے یہ ٹوٹے نہ اس کا سلسلہ

مفلسوں سے پیار دھنوانوں سے نفرت بھی نہیں
قوم کی خدمت میں کرتا ہے یہ غفلت بھی نہیں

اس کی فطرت میں کبھی شامل سیاست بھی نہیں
ہاں مگر ہر ایک کی کرتا ندامت بھی نہیں

پیار کا پیغام دیتا ہے محبت کا پیام
قومِ مسلم کو ادب سے کرنا ہے سب کو سلام

کون کہتا ہے کہ یہ تہذیب کا مرکز مکمل اور تمام
وہ رسالا نقش کوکن ہی فقط ہے جس کا نام

ڈاکٹر ساقی ہیں ہاتھوں میں انہیں کے جام ہے
رند کو مستی میں لانا مستری کا کام ہے

کوئی ساغر کوئی مینا تو کوئی خیام ہے
علم کی مئے پی لے اے مسعود کیوں ناکام ہے

★ "نقش کوکن" پبلی کیشن ٹرسٹ" مہاراشٹر میں وہ واحد ادارہ ہے جس کے زیرِ اہتمام پچھلے پینتیس سالوں سے اردو کا ایک ماہنامہ جاری و ساری ہے۔

★ "نقش کوکن ٹیلنٹ فورم" مہاراشٹر میں پہلا ادارہ ہے جس نے اردو میں اوکیشنل گائیڈنس اور تعلیمی مقابلوں کا ایسا سلسلہ شروع کیا جس میں تقاریر، جنرل نالیج، انگریزی زباندانی اور ریاضی کے مقابلے بھی شامل ہیں۔

⁘ ⁘ ⁘

خطۂ کوکن میں بچوں کا ادب

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر

کوکن کے اردو مدارس میں ڈراپ آؤٹ اور طالبعلموں میں مطالعے کا فقدان دو ایسے مسائل ہیں جن کا سرا بچوں کے ادب سے بھی جڑتا ہے ان مسئلوں کے ظہور سے پتہ چلتا ہے کہ خطہ میں بچوں کے ادب کو فروغ حاصل نہیں ہے۔ بستیوں میں دارالمطالعے، ریڈنگ روم اور لائبریریاں مفقود ہیں۔ ہماری وہ نسل جو فی الحال ثانوی مدارس میں زیر تعلیم ہے ان کے ہاتھوں میں نصابی کتب کے علاوہ کچھ اور دکھائی نہیں دیتا۔ کتنی ہی درسگاہوں میں طالبعلموں کے ساتھ ساتھ اساتذہ کرام بھی بچوں کے رسائل اور بچوں کی کتابوں سے بے بہرہ ہیں۔ یوں تو ہر ایک اسکول میں ایک لائبریری ہوتی ہے جس کے لئے ہر سال کتابوں کا خریدا جانا بھی لازمی ہے لیکن ان اسکول لائبریریوں میں زیادہ تر نصابی کتابیں، کلیدیں اور درسی مطبوعات طلب کی جاتی ہیں۔

خطۂ کوکن کی متعدد اسکولوں کے اساتذہ نے خود بھی ابھی تک ماہنامہ امنگ دہلی، نرالی دنیا دہلی۔ نور رامپور۔ ہلال رامپور۔ خیر اندیش مالیگاؤں، بزم اطفال مالیگاؤں اور گل بوٹے بمبئی کی شکل تک نہیں دیکھی ہے جبکہ یہ سبھی رسالے اور جرائد طالب علموں کا ذہن کھولنے اور ذہن بنانے میں نہایت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ اردو زبان و ادب کی تدریس کا فریضہ انجام دینے والے اساتذہ کرام خود بھی بچوں کے رسائل کا پابندی سے مطالعہ کرتے رہیں تو انہیں اپنی تدریس کو مفید و موثر بنانے کے مواقع حاصل ہوں گے۔ ان رسائل میں چھپی ہوئی دلچسپ کہانیاں اور نظمیں، معلوماتی مضامین، تصویری فیچر اور کہانیاں، کارٹون اور لطیفے ساتھ ہی ذہنی ورزش کے طور پر شامل انعامی مقابلے طالب علموں میں پڑھنے اور پڑھتے رہنے کا ذوق و شوق پیدا کرتے ہیں۔ اس سے کم از کم بچوں میں خواندگی کی صلاحیت اور خواندگی سے دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ سائنس، تاریخ، شہریت، جغرافیہ، معاشیات، اسپورٹس اور عام معلومات پر مبنی تحریروں سے بچوں کو نصابی کتابوں کے اسباق کو سمجھنے میں سہولت ہوتی ہے۔

اردو زبان و ادب کی تدریس کو زیادہ بہتر مفید اور موثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ طالبعلموں میں کتب بینی اور اخبار خوانی کی عادت ڈالی جائے تاکہ وہ ترجیحات کے باعث کم از کم ریڈنگ اور رائٹنگ ایبی لیٹی میں ترقی کر سکیں۔

اس باب میں ہمارے صدر مدرسین صاحبان کا اشتراک بہت ضروری ہے یعنی وہ اپنی اسکولوں میں "چلڈرنس ریڈنگ روم" کا اہتمام کریں جہاں کم از کم انقلاب، اردو ٹائمز، ہندوستان، خیر اندیش اور بزم اطفال وغیرہ اخبارات بچوں کو آسانی سے دستیاب ہو سکیں یہ ہو سکتا ہے کہ بچے ان اخباروں میں اہم اور مفید مضامین کو چھوڑ کر فلمی صفحات اور اشتہارات خوانی پر زیادہ دھیان دیں لیکن

اس عمل سے بھی ان کی خواندگی تیز ہوگی۔ غور کیجئے کہ جس طالب علم کو مادری زبان پڑھنا بھی نہ آتا ہو وہ سائنس، تاریخ، جغرافیہ، معاشیات یا دوسرے مضامین کیسے پڑھے گا اور کس طرح اظہارِ خیال کرے گا۔

ہماری درس گاہوں میں لنگویجز کی تدریس کے لیے علم و ادب سے شغف رکھنے والے اور شاعر و ادیب اساتذہ کی معقول تعداد موجود ہے جن میں ڈاکٹر رشید آثار، نظام الدین سعد، نوشاد مونس اعظمی، تسنیم انصاری، سید اظہر حسین، مغل اقبال اختر، اعجاز احمد خاں، جمال یوسفی، اقبال احمد اقبال، نعیم الدین نعیم، این اے خان، سراج احمد خاں، لطیف مالیگانوی، عبدالحق صابر بیدریی، اور اسماعیل منصور صاحبان زیادہ معروف اہلِ قلم ہیں۔ ان کے علاوہ علاقائی ادیبوں اور شاعروں میں توکل بھارتی، ساقی توڑیلوی، خطیب شہابی، انجم عباسی، مہر مہسلائی، شرف کمالی، پرویز باغی، آدم نصرت، عارف سیمابی، شاکر بانکوٹی، جاوید دروے وفا راجپواڑی، تاج الدین تاج، عاصی وسوری۔ محمود منظر، محمود الحسن ماہر اور متعدد بزرگ و جواں سال اہلِ قلم موجود ہیں لیکن چند کو چھوڑ کر کسی نے بھی بچوں کے ادب کی تخلیق اور فروغ پر سنجیدگی اور مستقل مزاجی سے توجہ نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ علاقے میں بچوں کے ادب کی توانا روایت نہیں ملتی۔

توکل بھارتی، ساغر ملک اور غنی غازی کی چند ننھی منی کتابیں ضرور شائع ہوئی ہیں لیکن یہ ضرورت سے ناکافی ہیں اور انہیں پورے کوکن میں پھیلایا بھی نہیں جا سکا۔ پروفیسر شکیل شاہجہاں نے بچوں کی افادیت اور اسکول اسٹیج کی ضرورتوں کے مطابق "کبھی ایسا بھی ہوتا ہے" اور "قطار میں آیئے" کے نام سے ڈراموں کے دو مجموعے شائع کئے اور اب ان کی کتاب "چھوٹا سیج" بھی جلد ہی آنے والی ہے۔

مسرت بانو ابراہیم شیخ بھی ایک اچھی ڈرامہ نگار ہیں۔ ان کی کتاب "ہم ایک ہیں" مقبول ہو چکی ہیں۔ مسرت بانو ان دنوں اچھی اچھی کہانیاں بھی لکھ رہی ہیں جنہیں بچوں کے معروف رسالوں میں نمایاں مقام بھی مل رہا ہے۔ وہ بچوں کے ادب کی اہمیت و افادیت سے خوب واقف ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ عنقریب مسرت بانو کی کہانیوں کا خوبصورت مجموعہ بچوں کے ہاتھوں میں ہوگا۔

وقار قادری نے مراٹھی کہانیوں کو اردو میں پیش کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ان کے تراجم اردو دنیا میں بہت پسند کئے گئے ہیں۔ وقار قادری اردو اور مراٹھی ادب پر اچھی نگاہ رکھتے ہیں۔ ان میں کام کرنے کا جوش و خروش بھی ہے۔ وقار قادری کے ترجمے مختلف اخباروں اور رسالوں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ وقار صاحب مراٹھی ادبِ اطفال کی شاہکار کہانیوں کے ترجمے کتابی صورت میں جلد ہی پیش کریں گے۔

کوکن میں اچھے اور نامور اہلِ قلم کی کوئی کمی نہیں ہے اس کے باوجود جس معیار اور مقدار میں بچوں کا ادب موجود ہے وہ اطمینان بخش نہیں کہا جا سکتا۔ ہمارے ادیبوں اور شاعروں کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔ بچوں کے ادب کی تخلیق اور فروغ پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے ⁂

بحری تربیت کا اعلیٰ مرکز

از آر سی دھرن

غالباً کم ہی لوگ اس حقیقت سے واقف ہوں گے۔ کہ نئی ممبئی میں بحری تربیت کا ایک جہاز ایس ایس رحمان موجود ہے جو اپنے نوعیت کا ایشیا میں اول اور واحد تربیتی مرکز ہے۔ یہ تجارتی جہازوں (مرچنٹ مرین) کے لئے ملاحوں کو تربیت دینے والا قابلِ اعتماد مرکز ہے۔

"نہوہ" میں ۲۰ ایکڑ کے خطۂ ارضی میں پھیلا ہوا یہ خود کفیل ادارہ (CAMPUS) پنویل سے بری راستہ پر ایک گھنٹہ کے سفری فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ تربیتی جہاز حاجی اسماعیل یوسف صاحب (سوداگر) نے ۱۸۸۰ء میں قائم کیا تھا۔ یہ ادارہ مہاراشٹر کے چوتھے بڑے خیراتی ادارہ در سر محمد یوسف سی مین ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔

(ٹائمز آف انڈیا (نیو ممبئی) کی اشاعت یکم مارچ، ۹۷ء سے ماخوذ)

ایس ایس رحمان دراصل ایک بحری جہاز نہیں ہے بلکہ اس سے مشابہ ایک عمارت ہے جہاں بحریہ کے افسران اور ارکان کو تربیت دی جاتی ہے۔ ۱۹۸۱ء اور ۱۹۸۴ء میں علی الترتیب ایک بچاؤ راحت مرکز اور آگ بجھانے کا تعلیمی مرکز کے اضافہ نے اسے اور مقبولیت بخشی۔ اس اضافہ کے بعد ادارہ کی توسیعی پروگرام میں مختصر مدتی کورسیس مڈسی ریفریشرز کورس کو شامل کیا گیا جو کنونیشن آف انٹرنیشنل مریٹائم آرگنائزیشن سے منظور شدہ ہے۔ اس کے علاوہ کیٹرنگ سیکشن میں اسٹورڈ، باورچی / معاون باورچی کے تربیتی کورس کرائے جاتے ہیں۔ شعبہ GMDSS کے اضافہ کے بعد ایس ایس رحمان میں کمپیوٹر کی بنیاد پر الیکٹرونک کورسیس کا نیا دور شروع ہوا ہے۔

اس ادارہ کے کیپٹن سپرنٹنڈنٹ کے مطابق یہاں تین ماہ کی تربیت کے لئے آنیوالے طلباء بے سلیقہ اور بے ضابطہ ہوتے ہیں مگر ہم تربیت کا آغاز ہی کچھ اس طرح سے کرتے ہیں کہ روزِ اول سے ہی انہیں یہاں کے تمام اصولوں سے واقف کرایا جاتا ہے اور وہ سخت تربیت کے پابند ہو جاتے ہیں لہٰذا تین ماہ بعد وہ پوری طرح سمندری سفر اور وہاں پر قیام کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

ایس ایس رحمان میں ایک "مرین میوزیم" بھی ہے۔ یہ ہندوستان کا قدیم ترین بحری میوزیم ہے جسے ۱۹۱۲ء میں قائم کیا گیا۔

اس میوزیم میں ہندوستان کی بحری تاریخ،
بحری ماحول اور ہندوستان کی قدیم ترین شپنگ کمپنی
"سندھیا" پہ مستند معلومات کا ذخیرہ موجود ہے۔
چونکہ تمام تربیتی نصاب اقامتی ہیں اس لئے
سر محمد یوسف سی مین ویلفیئر فاؤنڈیشن طلبہ کی رہائش
کے اور خورد و نوش کا انتظام اپنے catering
سے اور ہاؤس کیپنگ کے محکموں کے ذریعہ انجام دیتا ہے۔
اس احاطہ میں فاطمہ بانو اسپتال اور بار نیس ناوک
ہائی اسکول بھی قائم ہیں۔ اس ادارہ کے ڈائننگ رومس،
کچنز، ڈار میٹریز، کیبنز، اسٹاف، کوارٹرس، لانڈریز،
بیکریز، فارم سیکشن اور ڈیری کے ذریعہ تمام سہولتیں اور
انتظامات مکمل ہیں۔

یہ ادارہ تربیتی ملاحوں کے لئے ایک نعمت ہے
اور "نہوہ" فوری تربیت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے ••

کھارے و میٹھے پانی کی جھیل

راجستھان کی سانبھر جھیل نمک کی
پیداوار کے لئے پوری دُنیا میں مشہور ہے۔
ہر سال اکتوبر سے مئی (۸ ر مئی تک) تقریباً
دو لاکھ ٹن نمک دینے کے بعد جون سے ستمبر تک
(۴ ماہ) اس کا کھارا پن اچانک غائب ہوجاتا ہے۔
یہ چاروں ماہ برسات کے ہوتے ہیں اور
ان دنوں اس جھیل کا پانی صاف و شفاف اور میٹھا
ہوجاتا ہے۔ گویا سال بھر میں میٹھا اور کھارا پانی
انسان کو ملے۔ یہ عطیۂ قدرتِ خداوندی
ہے — ❊ ❊

★ میں نقشِ کوکن کا پرانا قاری ہوں اور بڑے ذوق وشوق سے اسے پڑھتا ہوں بلکہ کسی مہینہ پرچہ ملنے میں تاخیر ہوجائے تو دل بے چین ہوجاتا ہے۔ میں آپ کو یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ نقشِ کوکن میں سوال وجواب کا سلسلہ بڑا دلچسپ تھا آپ نے اسے بند کرکے اچھا نہیں کیا۔ کیا اسے پھر سے جاری نہیں کیا جاسکتا؟ لہ

عبداللطیف احمد رکھانگی (ورلی، ممبئی)

لہ نقشِ کوکن میں سوال وجواب کے کالم کو مسٹر ناٹر توڑ اپنے جوابات سے معلومات افزا اور دلچسپ بنائے ہوئے تھے مگر جب قارئین نے بے تکے سوالات شروع کئے مثلاً اللہ میاں نے انڈا پہلے بنایا یا مرغی؟ تو بدظن ہوکر مسٹر ناٹر توڑ نے ہمارا ساتھ چھوڑ دیا۔ اب ہم سوال وجواب کے اس کالم کو دوسرے انداز میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اس طرح کہ قارئین اپنے نام و پتے بلکہ خریداری نمبر کے ساتھ (اگر وہ خریدار ہیں) اپنا سوال پوسٹ کارڈ یا انلانڈ لیٹر پر لکھ کر بھیجیں اسے ہم شائع کرکے قارئین سے جواب طلب کریں گے۔ اور موصولہ جوابات اگلے شمارہ میں شائع کریں گے اس طرح سوال وجواب کا سلسلہ بھی چلیگا اور دو قاری ایکدوسرے سے مربوط بھی ہوں گے۔۔۔ (مدیر)

★ کوکن میں ایسی کئی انجمنیں ہیں جو فروغِ تعلیم کے لئے سرگرم عمل ہیں مگر ان میں نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم نے جس کا حلقۂ عمل کسی ایک ضلع تک محدود نہیں بلکہ پورے خطۂ کوکن تک پھیلا ہوا ہے اور بلاشبہ اس ادارہ نے اپنی خدماتِ جلیلہ اور مساعیٔ جمیلہ کے ذریعہ عوام الناس کا دل جیت لیا ہے۔ اعتبار حاصل کیا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے لہ کہ وہ صرف یوتھ ویلفیئر ایسوسی ایشن، جدّہ اور نیشنل ایجوکیشنل ایسوسی ایشن ممبئی کو ہی ساتھ لیکر یا ساتھ دیکر پروگرام مرتب کرتا ہے؟

عبدالرؤف سمناکے (اندھیری ممبئی)

لہ یہ صحیح ہے کہ کوکن میں کئی ادارے فروغِ تعلیم کے لئے اپنی اپنی سمت میں بہتر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان میں کئی N.K.T.F سے بھی قدیم وعظیم ہیں تو ایسی حالت میں آپ کا یہ سوال کہ N.K.T.F متذکرہ بالا دو اداروں کو ہی ساتھ لے کر کیوں چلتا ہے؟ تو میرے بھائی یہ دو ادارے ایسے ہیں جن کے صدور (Presidents) N.K.T.F کے کوآرڈینیٹرز ہیں۔ یعنی ایک ادارہ میں ان کا دل (صدر) ہے تو دوسرے میں دماغ لہٰذا ہم بھی کبھی ان کو تنہائی میں

اپنا پروگرام کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ حکیم الامت علامہ اقبال صاحب نے بھی کہا تھا کہ

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

آپ کی اطلاع کے لئے ایک بات اور بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ N.K.T.F نے ہمیشہ مخلصانہ جذبہ کے ساتھ کی جانے والی اجتماعی کوششوں کی پشت پناہی کی ہے۔ کوکن ہائر ایجوکیشنل یونٹ جب قائم ہوا تو اس پودہ کی N.K.T.F نے آبیاری کی تھی۔ فورم کے تمام اراکین اس کے ڈونر ممبر بنے۔ سرپرست نے اس کی کفالت فرمائی اور آج جب یہ ادارہ سایہ دار درخت بن کر ضلع رائے گڈھ کی تعلیمی ادارہ کو اپنی چھتر چھایا میں لے کر کام کرنے کے قابل بنا تو N.K.T.F نے اسے یہ اختیار بخشا کہ وہ آزادانہ اپنے پروگرام جاری و ساری رکھے بلکہ اب ہماری کوشش ہے کہ "یونٹ" کوکن کے دیگر اضلاع میں بھی اپنی شاخیں پھیلائے۔ (مدیر)..

★ یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہو رہی ہے کہ پنویل جیسے شہر میں نقش کوکن کے قارئین کی تعداد بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ ہمیں خود بھی اس کا سالانہ خریدار ہونے کا شرف حاصل ہے۔

لیکن ہمیں آپ سے ایک شکایت یہ ہے کہ نقش کوکن میں پنویل کی خبریں بالکل نہیں ہوتی ہیں۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ پنویل میں اپنا ایک اعزازی نمائندہ مقرر کریں[1] تاکہ ہر مہینہ پنویل کی خبریں بھی نقش کوکن کے قیمتی صفحات کی زینت بن سکیں۔..

وسیم احمد پٹیل (زم زم ہاؤس، پنویل)

---

[1] ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے اگر آپ اس طرح کا تعاون دیں۔ نقش کوکن کے لئے نمائندہ ہم بناتے نہیں بلکہ لوگ ہم سے تعاون فرماتے ہیں تو ہم ان کا نام فہرست میں شامل کرتے ہیں۔ ہم بنانا چاہیں تو وہی مشاہرہ کا سوال سامنے آتا ہے اور سردست نقش کوکن اس پوزیشن میں نہیں ہے۔..

(ادارہ)

★ ماہ اگست میں "زبان اردو اور ہماری قوم" حسن علی جھلانے صاحب کا مضمون نقش کوکن میں نظر نواز ہوا۔ فاضل مصنف نے اردو کے تعلق سے رطب اللسانی کا مظاہرہ تو کیا ہے مگر جا بجا بے ربط اور غلط جملے اور غلط الفاظ کے استعمال نے سارا کچا چٹھا کھول دیا ہے۔ اس میں بے چارے کاتب کا کوئی قصور نہیں ہے۔..

عبدالرحمٰن محمد قاضی
مقام پوسٹ کرنڈوی۔ ضلع رتنا گری

★ اکتوبر کا شمارہ جو ایک بہی خواہ کی جانب سے ارسال کیا گیا ہے پاکر بیحد خوشی ہوئی۔ خاص طور پر محترم اے ٹی حمدولے صاحب سے متعلق معلومات نے تو جی خوش کر دیا۔ عرصہ ہوا شرف کمالی صاحب کا مضمون شائع نہیں ہوتا۔ جس کی کمی ہم شدت سے محسوس کرتے ہیں۔

راقم الحروف سعید حسن حمدولے
(ممبئی ۸)

تبصرہ

نام کتاب : پیارا قرآن
مرتب : رفیع احمد
قیمت : چار روپے
پتہ : واحد پبلی کیشنز، ۳۰۸۔ اسلام پورہ، مالیگاؤں (ناسک)
تبصرہ نگار : عبدالرحیم نشتر

اِن دنوں دہلی، رام پور، بمبئی اور مالیگاؤں میں بچوں کے ادب پر قابلِ قدر کام ہو رہا ہے جسے دیکھ کر لگتا ہے کہ بچوں کے ادب کا زمانہ لوٹ رہا ہے۔ اُردو ادب کی بعض معتدر ہستیاں سنجیدگی اور تسلسل کے ساتھ بچوں کا ادب تخلیق کر رہی ہیں۔ بچوں کے ادب کو زیادہ مفید، بہتر، دلچسپ، قابلِ مطالعہ اور مقبول بنانے میں بچوں کے سب سے قدیم رسالے "پیامِ تعلیم" دہلی کا زبردست حصّہ ہے۔ جناب شاہد علی خانصاحب نے "پیامِ تعلیم" کو صورت اور سیرت کے لحاظ سے اب اور زیادہ پرکشش بنا دیا ہے۔ اسی طرح "بچوں کی نرالی دنیا" نے بھی بچوں اور بڑوں میں یکساں مقبولیت حاصل کر لی ہے۔ اس رسالے سے بچوں کے لئے لکھنے والے نئے نئے اور اچھے قلم کار بھی سامنے آ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب "پیارا قرآن" کے مولف رفیع احمد صاحب بھی ہیں۔

یوں تو رفیع احمد بچوں کے ایک جانے مانے شاعر ہیں۔ ان کی نظموں کی کتابیں بچوں میں بے حد مقبول بھی ہوئی ہیں لیکن وہ بنیادی طور پر ایک کامیاب مُدرس ہیں۔ درس و تدریس کے ذریعہ کردار سازی ان کا محبوب مشغلہ ہے جسے ان کی قوتِ تخلیق نے اور بھی جلا بخش دی ہے۔ وہ اپنی شاعری سے بچوں میں بیک وقت اسلامی اور سائنسی شعور بیدار کرنے میں منہمک ہیں اسی لئے ان کی کتابیں نہایت مفید اور بچوں کی قوتِ خرید کے مطابق ہوتی ہیں۔

"پیارا قرآن" میں رفیع احمد صاحب نے قرآن مجید کا بھرپور تعارف نہایت آسان پیرائے میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ۲۴ صفحات کی یہ ننھی منی کتاب ہر ایک مُسلم بچے کو ضرور پڑھنی چاہیئے۔ کتابت اور طباعت صاف ستھری ہے اور کتاب کی قیمت بہت ہی کم یعنی صرف چار روپے ہے۔ اسے اطفال بکڈپو، محمد علی روڈ، مالیگاؤں ضلع ناسک سے طلب کیا جاسکتا ہے۔

نام کتاب : "اُردو الفابیٹ اِن ٹو دیوناگری لپی"
مصنف : پروفیسر نظام الدین گوریکر
قیمت : ۷۰ روپے مجلد، صفحات : ۷۴
پبلشر : عبدالمجید پاٹنکا، جنرل سکریٹری انجمن اسلام، ممبئی
مطبع : انجمن اسلام ادبی پرنٹنگ پریس، ۸ شیفرڈ روڈ، بائیکلہ۔ ممبئی ۸
تبصرہ نگار : انیس انور

پروفیسر نظام الدین گوریکر صاحب کی نئی تصنیف "اردو الفابیٹ اِن ٹو دیوناگری لپی" موجودہ وقت، ماحول اور لسانی و سیاسی فضا کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ یہ قابلِ قدر اردو خط اور دیوناگری لپی کے درمیان ایک مستحکم اور پائدار پل کا کام کرے گی

کتاب کا انتساب اردو کے ایک اہم محسن مرحوم سلطان ناکھاتی کے نام کیا گیا ہے جو ایک طرح سے اردو کے لیے ان کی بے لوث خدمات کا اعتراف ہے۔

ابتدا میں اردو زبان اور راشٹر بھاشا کے تعلق سے دو اہم اقوال نقل کیے گئے ہیں جن سے ملک کی لسانی وحدت آشکار ہوتی ہے۔

" اردو زبان ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک مقدس ورثہ کی حیثیت سے ملی ہے جو ناقابلِ تقسیم ہے " (سر تیج بہادر سپرو)

" بھارت کی راشٹر بھاشا نہ ہندی ہو نہ اردو بلکہ ہندوستانی ہو جو دیوناگری لیپی اور اردو خط دونوں میں لکھی جائے" (مہاتما گاندھی)

۱۹۶۸ء میں پروفیسر گوریکر اردو، مراٹھی شبد کوش کے Scrutiny Editor رہے اور اس وقت اردو حروف کا دیوناگری حروف میں Transliteration کیا جسے مہاراشٹرا اسٹیٹ بورڈ آف لٹریچر اور کلچر (ممبئی) نے استعمال کرنے کی اجازت دی۔

اس کتاب کا پیش لفظ ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا صدر انجمن اسلام ممبئی نے تحریر کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اردو خط ایشیا بالخصوص مشرقِ وسطیٰ میں عربی و فارسی کی تحریری مماثلت کی وجہ سے اہم رابطہ کی زبان بنی ہوئی ہے اور دیوناگری لیپی بطور متبادل خط کے ہندوستان و دیگر ایشیائی ممالک سے رابطہ استوار کرنے کا ذریعہ بنے گی۔ کتاب کا تعارف پروفیسر نسیم ازکیل نے تحریر کیا ہے (Nissim Ezekiel) اس کتاب کی پذیرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ تصنیف دو مختلف متضاد اور متقابل طاقتوں کے درمیان ایک سمجھوتے کی نمائندہ ہے۔

محترم مصنف نے دیوناگری کو ایک مکمل صوتیاتی اور سائنسی خط قرار دے کر ہندوستانی زبانوں کے لیے اسے اختیار کرنے کی موزونیت اور سہولت پر زور دیا ہے۔

عربی و فارسی حروف اور رومن اشکال کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

ث	th	स़	स़
ح	h.	ह़	ह़
خ	Kh	ख़	ख़
ذ	z	ज़ाल	ज़
ز	z	ज़	ज़
ژ	Jshe	झ़	झ़

اسی طرح ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ں (نون غنہ)، ہ، ء، ی، ے کی مثالیں اس کتاب میں موجود ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ قارئین کتاب خرید کر استفادہ کریں۔

آخر میں مصنف نے اعتراف کیا ہے کہ یہ تصنیف حرفِ آخر نہیں بلکہ ایک عملی اسکیم ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس بیش قیمت تصنیف کی قدر افزائی میں کمی نہیں ہوگی —— ⁂

N.K.T.F. کے تعلیمی مقابلے برائے ۱۹۹۷ء

حسب سابق امسال بھی نقش کوکن ٹیلنٹ فورم نے کوکن میں اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکولوں کے درجۂ ہشتم تا دہم کے طلباء کے لیے تعلیمی مقابلوں میں شرکت کی درخواستیں (تمام ہائی اسکولوں کے نام) ارسال کی ہیں جن میں اردو اور مراٹھی میں تقریری مقابلوں کے عنوانات بھی دئے گئے ہیں۔ اس بات کا بھی ذکر تھا کہ یہ مقابلے نومبر کے اواخر میں منعقد ہوں گے اور اب جبکہ مقابلہ کے لئے مراکز کا تعین ہو گیا ہے اطلاعاً عرض ہے کہ ضلع رتناگری کے طلباء اپنے محافظ اساتذہ کے ساتھ ڈاکٹر ایم کیو دلوی اردو ہائی اسکول واگھیورے میں ۲۲ نومبر ۹۷ء صبح دس بجے حاضر ہو جائیں۔ ان کے لئے رچیلون بس ڈپو کے باہر گاڑیاں جن پر نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے تعلیمی مقابلے کے بینرز لگے آپ کی سواری کے لئے حاضر ہونگی۔ اور اس میں کوئی کرایہ ادا نہیں کرنا ہوگا۔

ضلع رائے گڑھ کے طلباء کے لئے مرکز ناگوٹھنہ اردو ہائی اسکول میں مقرر کیا گیا جہاں ۲۳ نومبر ۹۷ء اتوار کی صبح دس بجے سے مقابلے شروع ہوں گے۔

ضلع تھانہ کے تمام ہائی اسکولوں کے طلبہ کے لئے مصطفٰے فقیہ ہائی اسکول واسنی (ترمبے) میں تعلیمی مقابلہ کا مرکز قائم کیا گیا ہے جہاں سنیچر ۲۹ نومبر ۹۷ء کی صبح دس بجے سے مقابلے شروع ہوں گے۔

کوکن کے اردو ہائی اسکولوں کے صدر مدرسین اور اسکول انتظامیہ کے سربراہوں سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو کثیر تعداد میں شریک مقابلہ کروا کر ان میں آئندہ مقابلہ جاتی امتحان کی تیاری کی بنیادیں مضبوط کریں۔۔

ایک شام سندیلکر کے نام

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے سکریٹری جناب ابراہیم احمد سندیلکر کی ۸۰ ویں سالگرہ کے موقعہ پر ان کی بے لوث خدمات کے اعتراف میں نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ نے ۱۱ اکتوبر ۹۷ء بروز سنیچر شام واشی نئی ممبئی کے خوبصورت ہوٹل ایبٹ میں ایک دلآویز پروگرام منعقد کیا۔ جس میں انجمن اسلام ممبئی کے صدر ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا اور انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے صدر جناب غلام محمد پیش امام بطور مہمانانِ خصوصی شریک تھے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے پروگرام کی صدارت فرمائی۔

مولانا اکبر سلیمان مقدم کی تلاوتِ قرآن پاک کے بعد نظامت کے فرائض انجام دیتے ہوئے کیپٹن فقیر محمد میتری نے جو ٹرسٹ کے سکریٹری بھی ہیں پروگرام کی غرض و

حکایت بیان کی۔ واشی کی معروف شخصیت لائیق اقبال گوارے جو فورم کے فعال رکن ہیں نے حاضرین کا استقبال کیا اور نئی ممبئی نیز ممبئی کی ممتاز شخصیتوں کا جو حاضرِ مجلس تھے تعارف کرایا۔ جناب مبارک کاپڑی نے پروگرام کے تعلق سے اظہارِ خیال فرمایا ابھی اس مجلہ کی جو خصوصی طور پر اس موقعہ کے لیے شائع کیا گیا ہے صاحبِ اعزاز نے نقاب کشائی کی تھی کہ مغرب کی اذان فضا میں گونجی، ہوٹل مینجمینٹ نے بطورِ خاص نماز مغرب کے لئے انتظام کر رکھا تھا۔ مولانا اکبر سلیمان نے جن کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا تھا مغرب کی نماز پڑھائی اس دوران غیر مسلم حضرات اور مستورات کی سموسوں اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔ نماز کے فوراً بعد تہنیتی پروگرام پھر شروع ہوا۔ ڈاکٹر عبدالکریم نائیک نے مومنٹو اور شال دے کر صاحبِ اعزاز کو نوازا۔ انجمن اسلام ممبئی کی جانب سے ڈاکٹر اسحاق جمخانہ والا نے سندیلکر صاحب کو ادبی شال پیش کی اور اس تقریب کیلئے تیار کردہ چاندی کی طشتری جس پر انگریزی میں سپاس نامہ کندہ ہے واشی میں انجمن اسلام ممبئی کے نمائندہ ایڈوکیٹ عظیم کھتکھٹے کے ہاتھوں صاحبِ اعزاز کو دی گئی۔ مہمانِ خصوصی جناب غلام محمد پیش امام کے ہاتھوں نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ کی طرف سے تیار کردہ کیری زر جس میں پچپن ہزار پانچسو پچپن ۵۵۵۵۵ روپئے کا چیک تھا جناب ابراہیم سندیلکر کو عنایت فرمایا گیا۔ کیپٹن فقیر محمد میستری نے سپاسنامہ کی فریم صاحبِ اعزاز کو مرحمت فرمائی ضلع رائے گڈھ بالخصوص مروڈ اور مہسلہ سے کئی لوگ اس پروگرام کیلئے تشریف لائے تھے۔ اس پروگرام کا خصوصی آئٹم محفل مشاعرہ کوکن کے جانے مانے شاعر شرف کمالی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا اور نظامت کے فرض جناب تسنیم انصاری نے انجام دیا۔ فورم کے رکن مبین حاجی نے شکریہ ادا کیا۔ عشائیہ کے بعد مجلس برخاست ہوئی۔ مشاعرہ میں اُردو، ہندی، مراٹھی اور شرف صاحب کے کوکنی کلام سے حاضرین بے حد محظوظ ہوئے۔ جن شعرائے کرام نے اپنا اپنا کلام بلاغت نظام سنایا۔ وہ ہیں جناب شرف کمالی، تسنیم انصاری، ایم اے کے شیخ، (مراٹھی) رضا نالا ملاوی، شاکر سورٹیا، سعدی، شاہد لطیف، پروفیسر قاسم امام، حباب شیمانی، محترمہ صفیہ انکولوی، ظہیر شیخ، عارف احمد حجی، محمود الحسن ماہر، عبدالرحیم نشتر، دیول لکھنوی، (ہندی) سیف اللہ سیف اور نعیم الدین نعیم ——— ..

ابراہیم احمد سندیلکر

گلِ جنجیرہ نہ صرف گلدستہ نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ میں اپنی بہار دکھا رہا ہے بلکہ اپنی مہک سے متعدد اداروں کو معطر کئے ہوئے ہے۔ صد آفریں اس دیدہ ور ٹرسٹ پر جس نے اس گل کو اپنے سینے سے لگائے رکھا ہے اور ہر دلعزیز ابراہیم احمد سندیلکر صاحب کی خدمات کو خراجِ تحسین ادا کرنے میں فوقیت حاصل کی اور اپنا حق ادا کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔

ابراہیم احمد سندیلکر صاحب کی شخصیت وہ شخصیت ہے جس میں عزم سرشار، کوششِ پیہم، خلوص، ایثار و جذبات کا حسین امتزاج بدرجہ اتم موجود ہے۔ اس منحنی جسم (قالب) میں بلا کی طاقت ہے۔ اس میں اقبال کی

وہ وقت رشتے کی الفت کا اور سید (سر سید) کی محنت رنج بس گئی ہے۔ یہ وہ مرد ہے جس کے دل میں قوم کا درد ہے کیونکہ یہ جانتا ہے کہ "دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو،" یہی درد انہیں نچلا بیٹھنے نہیں دیتا۔ حالانکہ اسی برس کے سن میں جینا بڑا کٹھن ہے۔ تاہم اس سن میں بھی آپ کا عمل نوجوانوں کو مات دیتا ہے۔ سندیلکر صاحب کو دیکھتے ہی شاعرِ مشرق اقبال کا یہ شعر ذہن سے ابھر آتا ہے۔

نہیں منت کش تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے بے زبانی ہے زباں میری

بظاہر خاموش طبع ہیں۔ کوکن میں علوم و فنون کو عام کرنے میں سرگرداں ہیں۔ ان کے ذہن کے دریچے کھلتے ہیں تو نقش کوکن کے قرطاس پر نہ صرف جنجیرہ بلکہ کوکن کی علمی و ادبی تاریخ مرتب ہوتی ہے جس پر قارئین فخر محسوس کرتے ہیں "اللہ کرے زورِ خدمت اور زیادہ"۔ اور ہمیں بھی آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عملی تعاون دینے کی توفیق ملے۔ آپ کا سایہ قائم و دائم رہے۔ آمین۔

تم سلامت رہو ہزاروں سال
ہر سال کے دن ہوں پچاس ہزار ..

کویت میں اُپکار کا سالانہ مشاعرہ

مشاعرہ:- کویت میں انڈین کمیونٹی کی فعال تنظیم اُپکار کے زیر اہتمام انڈیا کی پچاسویں سالگرہ کی مناسبت سے انڈین سکول سالمیہ کے آڈیٹوریم میں ایک مشاعرے کا انعقاد کیا گیا۔ جس کی صدارت کویت کے ہندوستانی سفارت خانے کے قونصلر عزیز الدین احمد عثمانی نے کی۔ مہمان خصوصی کویت میں ہندوستانی برادری کے معروف تاجر محمد ہوشدار خان تھے۔ اُپکار کے صدر امیش شرما نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مشاعرے کے صدر نے بڑے سلیقے سے قدیم شعری ادب اور زبان کے ارتقائی عوامل پر مدلل باتیں کیں۔

اس کامیاب مشاعرے کی نظامت اُردو کے معروف افسانہ نگار شاعر اور مراٹھی کے معتبر مترجم نور پیرکار نے کی۔ سامعین شعرا کے کلام کے علاوہ ان کی ادبی گفتار سے بھی محظوظ ہوتے رہے۔

جن شعرا نے اپنے کلام سے سامعین کو نوازا ان میں نور پیرکار، عبداللہ ساجد، اسلم عمادی، جسبیر سنگھ دھیان، سعید روشن، ڈاکٹر اروندھتی، منظر عالم، ظہیر قدوائی، ایوب قاسم کرجیکر، گوربخش سنگھ ڈوگرا، شاہین، محترمہ نشا گپتا، عبداللہ اظہر، ظہیر راشد، ابو شاہد، حسین عالم صدیقی، عتیق احمد عتیق، سید قمر منظور، محترمہ سنگیتا پریلا، اور جگدیش جوشی نے خوبصورت نظمیں سُنا کر سامعین سے داد حاصل کی۔

(رپورٹ :- ایوب قاسم کرجیکر)

ممبئی میں روزنامہ مہانگر کا افتتاح

۴ اکتوبر ۹۷ء کی شام میں کے سی کالج کے ہال میں اُردو روزنامہ مہانگر کا افتتاح سابق مرکزی وزیر شری راجیش پائلٹ نے کیا۔ جناب علی ایم شمسی صاحب نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ اس موقعہ پر مشہور شاعر جاوید اختر، ساگر سرحدی، راجیہ سبھا کے رکن فلمسٹار راج ببر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اسٹیج پر جناب ابو عاصم (صدر سماجوادی)، جناب غلام محمد پیش امام اور نثار قاضی بھی موجود تھے۔ اخیر میں جناب محمود ایوبی نے شکریہ ادا کیا۔

⁂

صابو صدیق پالی ٹیکنک میں خواتین کے لئے کورسیز:

خواتین کے لئے یہاں جو خصوصی کورسس شروع ہو چکے ہیں، ان کا دوسرا بیچ جلد ہی شروع ہو رہا ہے۔ جیسے ہوم سائنس، فیشن ڈیزائننگ وغیرہ اس کے علاوہ نئے کورسس فیبرک پینٹنگ، سرمک اور پرسنلٹی ڈیولپمنٹ کے کورسس بھی جاری کئے جا رہے ہیں۔ جو خواتین دلچسپی رکھتی ہیں۔ وہ فوراً رابطہ قائم کریں اور اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

۳۷۵۵۵۹۱ / ۳۴۶۳۸۶۳

۳۰۸۴۸۸۱

کوارڈینیٹر

ہیڈ آف لیڈیز ڈپارٹمنٹ ۸ صابو صدیق روڈ بائیکلہ ممبئی۔

ڈاکٹر علی محمد ناز روڈ

ممبئی کے سابق میئر اور ہر دلعزیز مسلم رہنما مرحوم ڈاکٹر علی محمد ناز کی عوامی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے اتوار ۱۲ اکتوبر کو میمن واڑہ ویلفیئر سوسائٹی کے زیرِ اہتمام میمن واڑہ روڈ کا نام ڈاکٹر علی محمد ناز روڈ رکھنے کی تقریب منعقد ہوئی۔ نام نقش کوکن تختی کی نقاب کشائی میئر شریمتی وشاکھا راوت نے کی۔ اور مقامی کونسلر محترمہ وقار النساء انصاری اس تقریب کی صدر تھیں۔ ڈپٹی میونسپل کمشنر شری ایس آر ڈانگے اور دیگر مشہور لیڈران شریک تھے۔

اگر سراج الدولہ ۱۷۵۷ء میں تلوار نہ اٹھاتے تو ۱۹۴۷ء میں ہمیں آزادی نہیں ملتی!:

" انگریزوں کے خلاف اگر ۱۷۵۷ء میں سراج الدولہ تلوار نہیں اٹھاتے، ٹیپو سلطان جام شہادت نہیں پیتے، بہادر شاہ ظفر برطانوی سامراج کے خلاف ہندوستان کی آزادی کے لئے اپنے مجاہدانہ عزائم پر قائم نہیں رہتے تو میں نہیں سمجھتا کہ ۱۹۴۷ء میں ہمیں آزادی مل پاتی۔"

آزادی کی ۵۰ ویں سالگرہ کے موقع پر آل انڈیا ملی کونسل کے زیر اہتمام "کاروانِ آزادی" کے استقبالیہ جلسۂ عام میں ڈاکٹر منظور عالم نے اپنی صدارتی تقریر میں ان خیالات کا اظہار اہالیان پونے سے مخاطب ہوتے ہوئے کیا۔

انہوں نے ماضی کی تاریخ سے موجودہ زمانے کی صورت حال کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم ترقی کے دعویدار ہیں لیکن ملک کا شہری تعصب کا شکار نظر آتا ہے ہمارے پاس لا اینڈ آرڈر کا نظام تو ہے لیکن اسے عمل میں لایا نہیں جاتا۔

روزنامہ ہندوستان (ممبئی) کے ایڈیٹر سرفراز آرزو نے کہا کہ " خون تو آج سے دوسو سال پہلے بھی بہا تھا، لیکن اس کا مقصد وطن کی آزادی تھا۔ آج ملک کی ۵۰ ویں سالگرہ منا رہے ہیں، مجاہدینِ آزادی کے تذکروں مسلم مجاہدین کا تذکرہ خال خال ہی ہمیں نظر آتا ہے۔"

اظہارِ تشکر:

میری والدہ کی رحلت پر میرے ہمدرد جلوس جنازہ میں شریک رہے۔ کچھ غمگساروں نے بعد میں آکر اظہارِ تعزیت کیا۔ ٹیلیگرام یا فون سے میری ڈھارس بندھائی۔ مرحومہ کیلئے دعا فرمائی ان سبھوں کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے میں میری قوم کے محبوب پرچہ کے ذریعے ان سبھوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاک اللہ۔

حسن میاں احمد مقدم متوطن زامباری مقیم منامہ، بحرین۔

آنکھوں کی تشخیص
علاج و عینک "مفت"

۲۸ ستمبر ۱۹۹۷ء صبح ۹ بجے [illegible] کی تشخیص کام الفا سوشل اینڈ ویلفیئر ایسوسی ایشن کلیان کی جانب سے کیمپ کی صورت میں منعقد کیا گیا۔ جس میں آنکھوں کے نامور و مشہور ڈاکٹر (۱) ڈاکٹر کرٹ شاہ (۲) ڈاکٹر یوسف ویرانی (۳) ڈاکٹر اشوک بھولے (۴) ڈاکٹر نیلم پوکر (۵) ڈاکٹر عرفان خطیب (۶) ڈاکٹر دنشا کھاپرلی کر (۷) ڈاکٹر سیما شرما وغیرہ صاحبان نے آنکھوں کے امراض کی تشخیص کی اور دوائیں اور عینک کیلئے مریضوں کی صحیح جانچ فرمائی۔

تقریباً ۱۳۰۰ مریضوں کی جانچ (معائنہ) کی گئی اور ان کو عینک تقسیم کئے۔ نیز آنکھوں کے آپریشن کے قابل مریضوں کے لئے بھی آگے کی رہنمائی کی ــــ۔

اس دوران از قبل جلسہ کی صدارت کلیان کارپوریشن ٹرانسپورٹ کے صدر شری کاکا ہرداس نے فرمائی۔ جس میں ایڈوکیٹ زبیر قاضی (پاپا قاضی) سابق کونسلر جناب کبیر الدین قاضی، شری مہتی اوشا وانیج نگر سیوک، سوشل ورکر جناب وحید الدین شیخ / جناب عبد السلام مومن، محترمی شیخ محمد حنیف (ڈبے والے) نے کمافی محنت کی اور سوسائٹی کے اراکین جناب ڈاکٹر نذیر شیخ، ڈاکٹر طارق قلعی، ڈاکٹر ارشد جورے اور ڈاکٹر اعجاز مجید وغیرہ نے اپنا بھرپور تعاون فرمایا ـــ سوسائٹی کی طرف سے شکریہ رومانہ ارشد جورے صاحبہ نے ادا کیا اور یقین دلایا کہ ایسے کاموں کے لئے جب ضرورت پڑے میں حاضر ہوں ــ ٭٭٭

کویت میں یوم آزادی ہند کی تقریب

کویت میں ہندوستان کی آزادی کی پچاسویں سالگرہ کے موقعہ پر سالمیہ میں انور قادری کی رہائش گاہ پر ایک رنگارنگ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی معروف تاجر قیصر علی مرچنٹ تھے جب کہ اردو کے معروف ادیب و شاعر اور مرہٹی کے مترجم نور پرکار گیسٹ آف آنر کہلائے۔ کویت ٹائمز (اردو) کے ایڈیٹر سعید صفدر نے بحیثیت جج شرکت کی۔ انور قادری نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ قیصر علی مرچنٹ نے آئندہ بھی بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

نور پرکار نے آزادی کے اہم موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اردو کے قدیم شعراء کا حوالہ دیا۔ اس پروگرام کی نظامت شگفتہ مرچنٹ نے کی۔

اس رنگارنگ تقریب میں ملی نغمے، اور قومی ترانے پیش کئے گئے۔ جب کہ بڑوں نے قومی گیت اور ایک ون ایکٹ پلے پیش کیا۔ بچوں میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ پرتکلف عشائیے سے اس خوبصورت تقریب کا اختتام کیا گیا (مرسلہ: ایوب قاسم کرجیکر) ..

عادل شاہ علی شاہ پٹیل کا اسٹیٹ بینک آف انڈیا کے برانچ نیویارک امریکہ میں تقرر:

عادل پٹیل جو کہ علی پٹیل (ریٹائرڈ پاس پورٹ آفیسر) کے سب سے جوان فرزند ہیں۔ ہماری ریاست کے واحد مسلم ہیں جن کو بینک نے منتخب کیا ہے اور دو سال کے لئے امریکہ روانہ کیا ہے۔

عادل پٹیل سات سال سے اسٹیٹ بینک آف انڈیا میں آفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ ہرکول بزرگ۔ ضلع سندھو درگ گاؤں کے باشندہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ انکو کامیابی عطا فرمائے آمین۔ ..

(مرسلہ: احمد علی قاضی۔ اندھیری)

کوکن کے پہلے ناول کی تقریب رونمائی

نبیلہ گل کا تحریر کردہ کوکن کا پہلا ناول "دکھ سکھ اپنے" کی رسم اجراء کی تقریب ۲۸ ستمبر بروز اتوار شام ۴ بجے یوسف ہاؤس مقابل ہوٹل ساحل بمبئی میں منعقد ہوئی جس میں شہر کی علمی ادبی و سماجی شخصیات کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے قاری زبیر عثمانی صاحب نے کیا جبکہ مہمانان کا تعارف نیز پروگرام کی غرض و غایت پروفیسر قاسم امام نے بیان کی۔ صدارت کے فرائض مشہور معلمہ ڈاکٹر صفیہ انکولوی نے فرمائی اور ناول کا اجراء مشہور محقق ڈاکٹر عبدالستار دلوی صاحب کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ نبیلہ گل کا تعارف جناب معین ڈدون نے خوبصورت انداز میں کیا۔ افتتاحی تقریر کرتے ہوئے سابق پرنسپل محترمہ رشیدہ قاضی نے نبیلہ گل کو رضیہ بٹ اور جین آسٹن سے مشابہ قرار دیا۔ مشہور شاعر و صحافی انجم رومانی نے کہا کہ خطۂ کوکن کی ادبی خدمات میں یہ ناول خوشگوار اضافہ ہے۔ مشہور سماجی کارکن جناب علی ایم شمسی سابق چیئرمین کوکن بنک نے مہمانان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ "دکھ سکھ اپنے" ناول لکھ کر کوکن کی اس جواں سال ادیبہ نے شاندار کارنامہ انجام دیا ہے۔ ہمیں اس ناول کا پرزور استقبال کرنا چاہیئے

زیر نظر تصویر میں (دائیں سے) ناول نگار نبیلہ گل، ڈاکٹر صفیہ انکولوی، ڈاکٹر عبدالستار دلوی، محترمہ رشیدہ قاضی اور جناب علی ایم شمسی نظر آرہے ہیں۔

ناول کے پبلشر جناب ایس ایم ظفر عاکف بکڈپو جو دلی سے خاص طور پر اس تقریب میں شرکت کرنے آئے تھے۔ اپنی تقریر میں ڈاکٹر مشکر اور نبیلہ گل کے حوصلوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ میں نے اس ناول کی اشاعت کو اس لئے بھی ضروری سمجھا کہ برسوں سے ہندوستان میں کوئی ایسا ناول نہیں لکھا گیا جو معاشرتی ادب کا آئینہ دار ہو۔ نبیلہ گل نے اپنی جذباتی تقریر میں حاضرین و محسنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا میں خاص طور پر ممنون ہوں اپنے شوہر ڈاکٹر نوشاد مشکر کی جنہوں نے نہ صرف مجھے اپنے خیالات کی اشاعت کی اجازت دی بلکہ قدم قدم پر میرا ساتھ بھی دیا۔ صدر جلسہ محترمہ صفیہ انکولوی نے دلچسپ انداز میں مصنفہ کی خوبیوں کا احاطہ کیا اور کہا "قوم کو زندہ رکھنے کے لئے زندہ تحریروں کی ضرورت ہے جس قوم کے شاعر و ادیب زندہ ادب کی تخلیق کرتے ہوں وہ قوم کبھی مٹ نہیں سکتی"۔ پروگرام کے آخر میں مشہور سیاسی و سماجی رہنما

رضوان حارث نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس پر وقار تقریب میں علمی ادبی و سماجی دنیا کی مقتدر ہستیاں بالخصوص ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، پرنسپل چاولا، عبدالستار زری والا، سعید حمید، ڈاکٹر میمونہ دلوی، شمیم نزول، فیاض احمد فیضی، عبدالاحد ساز، عنایت اختر، ڈاکٹر مقادم، قاضی مرکھے، ڈاکٹر بھونسلے اور ریٹائرڈ اسسٹنٹ کمشنر مہالگی شریک تھیں۔ ٭٭

رائیگڑھ کے آکاشوانی کا مرکز

۔ رائے گڈھ ضلع کانگریس سیوادل کے صدر نے مانگ کی ہے کہ رائے گڈھ ضلع ممبئی سے قریب ہونے کے باوجود آکاشوانی پروگرام کے لئے اسے رتناگری مرکز کے پروگرام رائے گڈھ کے پہاڑی علاقوں میں نہیں پہونچ پاتے ہیں۔ اس لئے وہاں ایک آزاد مرکز قائم کیا جائے۔ ممبر آف پارلیمنٹ عبدالرحمن انتولے کے پاس بھی انہوں نے درخواست بھیجی ہے۔ ٭

نورالاسلام جونیئر کالج

مضافات ممبئی کے انتہائی پسماندہ علاقے گوونڈی میں ایک اردو میڈیم کا تعلیمی ادارہ نورالاسلام اردو ہائی اسکول بے جواب ترقی کرکے جونیئر کالج کی سطح تک پہونچ چکا ہے۔ ۱۹۹۴ء میں جونیئر کالج آف آرٹس اینڈ کامرس کا قیام عمل میں آیا۔ اور اس سال سے اس کالج میں شعبۂ سائنس بھی شروع کیا جا چکا ہے۔

یہ منتظمین ادارہ، پرنسپل عبدالباری شیخ اور کالج کے اساتذہ کی سعئ مسلسل کا ثمرہ ہے کہ اس جونیئر کالج کے پہلے بارہویں بورڈ کے امتحان ۱۹۹۶ء میں یہاں کے طلباء کا نتیجہ ۴۶ فیصد رہا۔ اور دوسرے سال اس میں اضافہ ہوکر ۵۶ فیصد کا رزلٹ آیا۔ علاوہ ازیں بہت سے طلباء و طالبات فرسٹ کلاس پاس ہوئے یہاں تک کہ یہاں کی چار طالبات مہاراشٹر اسٹیٹ کی جنرل میرٹ لسٹ میں بھی آئیں۔ اور حکومت کی جانب سے دی جانے والی اسکالرشپ کی مستحق قرار پائیں۔

اس تعلیمی ادارہ کے عہدہ داران واراکین انتظامیہ اور پرنسپل عبدالباری شیخ تو اس جونیئر کالج کو ترقی دے کر ڈگری کالج بنانے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔

خدا کرے ان کا یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو۔ آمین۔ ٭٭

صبا عبدالکریم کوچالے

اینگلو اردو گرلز ہائی اسکول پونہ کی طالبہ صبا عبدالکریم کوچالے متوطن ٹمبالہ تعلقہ مانگاؤں ضلع رائے گڈھ نے امسال ایس ایس سی امتحان (مارچ ۹۷ء) میں ۸۴ فیصد نمبر حاصل کرکے اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکولوں کے طلباء میں اول مقام حاصل کیا۔ اور وائی بی قاضی میموریل کیش پرائز حاصل کیا۔ سلسلۂ تعلیم جاری رکھتے ہوئے اس ہونہار طالبہ نے پونا کی میڈیکل کالج پونہ میں داخلہ لیا ہے جہاں انشاءاللہ وہ سات سال بعد ڈاکٹر بن کر کامیاب ہوں گی۔ ہماری دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔ ٭٭

سندیلکر صاحب کو تحفۂ عظیم

۱۱؍اکتوبر ۹۷ء کی شام واشی نئی ممبئی کے خوبصورت ہوٹل ایلیبٹ میں نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ کے زیر اہتمام جناب ابراہیم احمد سندیلکر صاحب کے اعزاز میں "ایک شام سندیلکر کے نام" منائی گئی۔

سندیلکر صاحب کے تعارف میں اختصار سے کام لیتے ہوئے اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ ابراہیم صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے کہ ان کی زندگی انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ، انجمن خیرالاسلام ممبئی، انجمن مسلمانانِ مجگاؤں اور انجمن اسلام ممبئی کے ارد گرد ہی گھومتی رہی اور زندگی کا بیشتر حصہ طلبار کی تعلیمی ترقی اور ان میں اخلاق و آداب بنائے رکھنے میں صرف ہو رہا ہے۔ ان باتوں کو ملحوظِ خاطر رکھ کر انجمن اسلام ممبئی کے صدر ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا صاحب نے دور اندیشی اور فراخدلی کے ساتھ ایک شام سندیلکر کے نام میں جہاں سندیلکر صاحب کو اونی شال اور چاندی کی طشتری پیش کی وہیں ایک ایسا عظیم تحفہ بھی عنایت فرمایا جو ہمیشہ یاد رہیگا۔ جمخانہ والا صاحب نے اعلان کیا کہ انجمن اسلام جنجیرہ کے ہائی اسکولوں میں زیر تعلیم بچوں میں ہر سال ایس. ایس. سی امتحان میں جو طالبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریگی اسے "سندیلکر اسکالرشپ" کے طور پر ایک ہزار روپئے دیئے جائیں گے۔

یہ ایک ایسا تحفہ ہے جو نہ صرف دو انجمنوں کو جوڑتا ہے بلکہ ایک شخص جو اپنی ذات میں انجمن ہے اسے بھی یادگار بناتا ہے۔

ڈاکٹر جمخانہ والا صاحب کی یہ قدر افزائی، فراخدلی اور دور اندیشی قابلِ صد ستائش ہے۔ جزاک اللہ ••

نقش کوکن

ایم ایس نائیک انگلش اسکول رتناگری میں ایم سی سی کا افتتاح

افتتاح : گاندھی جینتی کے موقعہ پر ادارہ ہٰذا کی صدر معلمہ محترمہ سعیدہ نائیک نے اپنے اسکول میں مختلف النوع پروگرام کے ذریعہ خدمتِ خلق کا ریکارڈ قائم کیا۔ شہر رتناگری کی مانڈوی بندرگاہ سیاحوں کی نگاہوں کا مرکز بنتی جارہی ہے۔ لہٰذا اس علاقہ کو صاف ستھرا اور دیدہ زیب بنانے کے لئے اس اسکول کے بچوں نے یوگدان دیا۔ اسی طرح مہاتما گاندھی اور لال بہادر شاستری کی تصاویر پر کوفتر دھاگلی دی، معلومات آفریں تقاریر کے دوران میں رتناگری کے پولس آفیسر پدماکر جوشیکر نے ٹرافک کے اصولوں کی بہترین معلومات دی۔ ڈاکٹر منیر مہسکر نے فرسٹ ایڈ کی اہمیت اور کارگزاری سے سامعین کو باخبر کیا۔ ایڈوکیٹ نسیم پڈویکر نے بچوں میں بڑھتی ہوئی گنہگاری کی روک تھام سے متعلق معلومات بہم پہنچائی۔ اس موقعہ پر اسکول میں بلڈ ڈونیشن کا پروگرام بھی منعقد کیا گیا تھا جس میں ایم سی سی یونٹ کے طلبار اور اساتذہ نے بھرپور ساتھ دیا اور خون کی بوتلیں ریڈ کراس سوسائٹی کے حوالے کیں۔ ریڈ کراس سوسائٹی کے ڈاکٹر سامنت و محترمہ ساونت نیز جناب آئی وائی سولکر اس وقت موجود تھے۔

جماعت اول تا نویں کے بچوں کے لئے ڈرائنگ کا مقابلہ رکھا گیا تھا۔ جس میں تقریباً ۲۵۰ بچے شریک مقابلہ ہوئے۔ محترمہ سعیدہ نائیک کی اس کارگزاری پر سبھوں نے انہیں دلی مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔۔۔

تعارف

علم و ہنر میں سند یافتہ نوجوانوں کا تعارف پیش کرنا ان کی پبلسٹی نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد بچوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تاکہ اس کی تقلید میں دیگر نوجوان بھی آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں گے نیز ان کے تعارفات کی بدولت قوم کی بیداری اور جدوجہد کا اپنے دیگر بھائیوں کو پتہ بھی لگ جائے آخر یہی تو قوم کے درخشاں ستارے ہیں جو مستقبل میں قوم وملت کے کام آئیں گے۔ لہٰذا برطانیہ میں آباد کوکنی حضرات سے التماس ہے کہ وہ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے جناب ابراہیم بغدادی سے جو یوکے میں نقش کوکن کے نمائندۂ خصوصی ہیں رابطہ قائم کریں ان کا پتہ ہے۔۔۔

IBRAHIM BAGHDADI 40, BOLAND STREET BLACKBURN
B.B1 6LL Ph: 0254-56868

★ نمائندۂ نقش کوکن برائے انگلستان جناب ابراہیم بغدادی

کی بہو **ثریا الطاف بغدادی** متوطن گونڈگھر، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ، جناب علی میاں ناتھیکر متوطن پابرہ نگڑی، تعلقہ مہسلہ، ضلع رائے گڈھ کی صاحبزادی ہیں۔ موصوفہ کی پیدائش برمنگھم انگلینڈ میں ہوئی۔ ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے بعد موزلی سیکنڈ فارم کالج برمنگھم سے کیمسٹری، بائیلوجی، اردو اور جنرل اسٹڈیز میں اے لیول میں کامیابی حاصل کی اور بی ٹیک میں ہیلتھ اور سوشیل کیئر مضامین مکمل کرکے یونیورسٹی آف ولور ہیمٹن انگلینڈ میں داخلہ لیا۔ جہاں سے ۱۷ جون ۹۶ء کو صرف ۲۱ سال کی عمر میں بائیو میڈیکل سائنس میں بی ایس سی آنرس کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی ہیں۔ ڈگری سرمنی ۲۵ اکتوبر ۹۷ء کو مذکورہ یونیورسٹی ہال میں انجام پائی۔ بفضلِ خدا ۲۷ جولائی ۹۷ء کو آپ شادی کے مقدس رشتہ میں منسلک بھی ہوچکی ہیں۔ آپ کے خاوند یعنی جناب ابراہیم بغدادی کے فرزند الطاف ایسٹ ہام یونیورسٹی لندن کے گریجویٹ ہیں اور گزشتہ دو سال سے برسٹل بروکونسل میں انفارمیشن اینڈ اپیل آفیسر مع ویلفیئر بینیفیٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔ یہ امر بھی قابل مسرت ہے کہ محترمہ ثریا صاحبہ ۳ ستمبر ۹۷ء کو مسلم سیکنڈری گرل اسکول بکنیل بلیک برن میں ٹیچر کے عہدہ پر فائز ہوچکی ہیں۔ اور سائنس اور میتھس مضامین پر بحیثیت معلمہ اپنی خدمات انجام دے رہی ہیں اور سلسلہ تعلیم جاری رکھتے ہوئے مذکورہ مضمون میں ماسٹر M.Sc کی سند حاصل کرنے کا ارادہ

رکھتی ہیں۔ دعا ہے اللہ پاک اس
نو بیاہتا جوڑے میں پیار و محبت عطا
کرے۔ انہیں اپنے مقاصد میں کامیابی
و کامرانی نصیب کرے آمین۔
(مرسلہ: ابراہیم بغدادی یو کے)

مس زینت سو گئے

★ مس زینت المرحوم
داؤد صاحب سو گئے، متوطن پورلی
پنجتن، ضلع رائے گڈھ کی پیدائش
بلیک برن انگلینڈ میں ہوئی۔ اور
یہ فیملی ۷۲ء میں دارالسلام
تنزانیہ سے آکر آباد ہوئی تھی۔ موصوفہ
کی ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے بعد
آپ نے سینٹ میری سکس فارم
کالج بلیک برن سے انگلش زباندانی
، انگلش لٹریچر اور فائن آرٹ میں
اے لیول پاس کرکے سینٹ مارٹن
یونیورسٹی کالج لنکاسٹر انگلینڈ میں
داخلہ لیا۔ وہاں خصوصی طور سے بحیثیت
مضامین ریلیجیس (مذہبی) اسٹڈیز
اور سوشیل اتھیکس میں امسال صرف
۲۱ سال کی عمر میں بیچلر آف آرٹ
کی سند اعلیٰ گریڈ سے حاصل
کرچکی ہیں۔ ڈگری سرمنی جولائی
۹۷ء میں انجام پائی۔ سلسلۂ تعلیم
جاری رکھتے ہوئے ٹیچر ٹریننگ کا ایک
سالہ کورس مکمل کرنے میں مصروف
ہیں۔ موصوفہ کی دلی خواہش ہے کہ وہ
سند یافتہ استانی بن کر قوم اور وطن
کی خدمات انجام دے سکیں۔
اس کی کامیابی دیکھنے کے لئے
والد زندہ نہ رہ سکے جو چند ماہ پیشتر
ہی اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ موصوفہ
کے خاندان میں سند یافتہ ہونے والی
آپ پہلی دوشیزہ ہیں۔ اللہ پاک
اسے مزید زیور تعلیم سے آراستہ کرے آمین۔
(مرسلہ: ابراہیم بغدادی یو کے)

★ مسز ریحانہ صاحبہ کی شادی
خانہ آبادی کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ
کے معروف تاجر جناب اسماعیل
سنوارے کے اکلوتے برخوردار لئیق
متوطن توڑیل ضلع رائے گڈھ کے
ساتھ ۳ اگست ۹۷ء کو بلیک برن
آڈلی اسپورٹ سینٹرل میں نہایت
تزک اہتمام کے ساتھ انجام پائی۔
موصوفہ جناب داؤد علی سولکر
متوطن سائی تعلقہ مانگاؤں ضلع
رائے گڈھ کی صاحبزادی ہیں۔
ان کی پیدائش بلیک برن میں ہونے
کے سبب ابتدائی اور ثانوی تعلیم
کے بعد سینٹ میری کالج بلیک برن
سے برٹش لاء، انگلش، اور بزنس
اسٹڈیز میں بی گریڈ سے اے لیول
پاس کرکے لنکاسٹر یونیورسٹی انگلینڈ
میں داخلہ لیا۔ جہاں جون ۹۷ء
میں صرف ۲۳ سال کی عمر میں قانون
کی اعلیٰ ڈگری ایل ایل بی میں
کامیاب ہوچکی ہیں۔ ڈگری سرمنی
جولائی ۹۷ء میں انجام پائی تو ۳،
اگست ۹۷ء کو شادی کے مقدس
رشتہ میں منسلک ہوئی اور
۲۱ اگست ۹۷ء کو اپنے پیا کے
گھر کیپ ٹاؤن روانہ ہوچکی ہیں۔
وہاں اپنے شوہر کے آبائی کاروبار
کے ساتھ اپنے پیشۂ وکالت کی
پریکٹس شروع کرنے کا بھی ارادہ
رکھتی ہیں۔ اللہ پاک اس نو بیاہتا
جوڑے میں باہمی پیار و محبت عطا
کرے اور ان کے مقاصد میں کامیابی
نصیب کرے آمین۔
(مرسلہ: ابراہیم بغدادی یو کے)

★ دُنیا میں کئی صد ناز لوگ ہوتے ہیں۔ جو قوم اور ملک کے لئے عظمت و وقار کا درجہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہم ایسے ہی ایک مایۂ ناز شخصیت فیملی فزیشین ڈاکٹر عبدالوہاب برڈے کا تعارف پیش کرتے ہیں۔ جن کا آبائی وطن دھامنی، تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری ہے۔ آپ کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں آباد ہیں۔

موصوف پریسیڈنٹ آف میڈیکل ایسوسی ایشن ویسٹ کیپ ٹاؤن GROOTSCHLAR پر گزشتہ ۲۵ سال سے چیئرمین کے عہدے پر فائز ہیں اور آپ کو ڈسٹرکٹ سرجن ڈائرکٹر کا بھی گزشتہ ۱۸ سال سے عہدہ تفویض کیا گیا ہے۔ نیز طبی دنیا کی مشہور میگزین ”میڈیکل جرنل“ میں بھی آپ کے مضامین نہایت دلچسپی اور قدر کی نگاہ سے پڑھے جاتے ہیں۔

آپ کا پیغام ہے کہ قوم کے نوجوانوں کو حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی جدوجہد میں مصروف رہنا ہی بلند ہمتی اور حوصلہ مندی کہی جاتی ہے۔۔

نقش کرکر

★ مس تضمین بنت المرحوم منیر انڈرے، متوطن بورلی پنچتن، ضلع رائے گڈھ کی ذہین دختر کی پیدائش بلیک برن انگلینڈ میں ہوئی اور ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے بعد آپ نے سینٹ میری کالج بلیک برن سے انگلش اور فرینچ لٹریچر نیز برٹش گورنمنٹ اینڈ پولیٹیکل سائنس میں اے لیول کر کے ”یونیورسٹی آف اسٹافورڈ“ (STOKE ON-TRENT کاؤنٹی) سے اسال صرف ۲۲ سال کی عمر میں پولیٹکس اینڈ بزنس (فرینچ میں) بیچلر آف آرٹ (بی اے آنرس) کی اعلیٰ ڈگری حاصل کرچکی ہیں۔ ڈگری سرمینی مذکورہ یونیورسٹی میں ۲۵ر جولائی ۹۷ء کو انجام پائی۔ اس ڈگری کا تعلق براہِ راست تیسری دنیا کی سیاست کی جانکاری سے ہونا ہے۔ مزید تعلیمی سلسلہ جاری رکھتے ہوئے مستقبل میں ”ورک فورڈ یولیمینٹ اینڈ ایجنسی ان تھرڈ ورلڈ“ میں ماسٹر (M.A) کی اعلیٰ سند حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں تاکہ مذکورہ تیسری دنیا کی سیاست سے مزید واقفیت حاصل ہو۔ لطف کی بات موصوفہ کی والدہ بھی پوسٹ گریجویٹ ہیں۔ اور ان کی بڑی بہن گزشتہ دو سال پہلے بزنس لا کر چکی ہیں جن کے تعارفات اس موقر جریدہ میں شائع ہوا تھا۔ دُعا ہے اللہ رب العزت اس ابھرتی ہوئی دوشیزہ کو مزید تعلیم سے نوازے آمین۔۔ (مرسلہ: ابراہیم بغدادی یوکے)

★ مس دلشاد عمر شیخ عرف تیسیکر کا تعارف گزشتہ سال اس موقر جریدہ میں شائع ہو چکا ہے ان دنوں آپ صرف انٹرنیشنل بزنس مینجمینٹ اور فرینچ میں بی ایس سی آنرز کی ڈگری حاصل کرچکی تھیں۔ مگر اب کی بار بفضل خدا اس ہونہار طالبہ نے اپنی محنت وعزم واستقلال سے آسٹن بزنس اسکول برمنگھم انگلینڈ سے مارکٹنگ مینجمینٹ میں ماسٹر آف سائنس (MSc) کی مکمل ڈگری حاصل کرچکی ہیں اور فی الوقت برطانیہ کے مشہور اور صف اول میں شمار

ہونیوالے سوپر مارکیٹ "سنس بریز" میں ورلڈ وائیڈ پروڈکٹ برانڈ کی ہیڈ اور ورلڈ وائیڈ آف مارکٹنگ پروگرامس کے عہدے پر فائز ہیں۔ غالباً برطانیہ میں آباد کوکنی برادری خواتین میں اس اعلیٰ عہدے پر فائز ہونیوالی آپ پہلی دوشیزہ ہوں گی۔

موصوفہ کا آبائی وطن تیسیا ضلع رتناگری ہے۔ اور آپ کی پیدائش برمنگھم انگلینڈ میں ہونے کے سبب جملہ تعلیم حاصل کرنے کا شرف یہیں پر حاصل ہوا ہے اور قوم کی دیگر بہنوں اور بھائیوں کو بھی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم اور فنی تربیت حاصل کرنے کا پُر خلوص مشورہ دیتی ہیں۔

دعا ہے اللہ پاک اس ابھرتی ہوئی دوشیزہ کو ہر گام پر ترقی و کامرانی سے نوازے آمین۔۔۔

(مرسلہ: ابراھیم بغدادی۔ یو۔کے)

معیار

"معیار پسند ہونا اچھا ہے
مگر یہ اچھا نہیں کہ
آدمی معیار سے کم پر راضی ہونے
کے لئے تیار ہی نہ ہو۔۔"
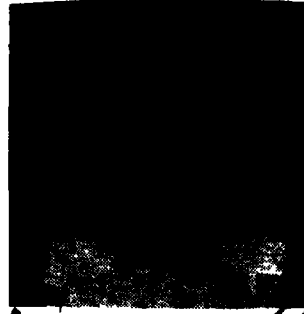
ڈرائنگ کے مقابلوں میں ارشاد کی کامیابی

کی کامیابی: داپولی کی سماجی تنظیم "فرینڈشپ" کی طرف سے تعلقے کی سطح پر ڈرائنگ (رنگ بھرنے) کا مقابلہ منعقد کیا گیا تھا۔ مذکورہ مقابلے میں بیس اسکولوں کے ۱۲۵۰ طلبہ شریک ہوئے تھے۔ پرائمری گروپ نمبر ۲ (جماعت تیسری اور چوتھی) کے آخری راؤنڈ میں ضلع پریشد اُردو اسکول داپولی کا طالب علم ارشاد سکندر نانگواڑے اول نمبر کے انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

ارشاد نانگواڑے کو اس نمایاں کامیابی پر تعلیمی حلقوں میں سراہا جا رہا ہے اس کامیابی کے لئے اُردو اسکول کے صدر مدرس جناب نور رکھانگے اور کلاس ٹیچر منیرہ اشرف کولہار کی رہنمائی حاصل ہوئی۔۔۔

انجمن اسلام آئی، ٹی، آئی، مروڈ کا شاندار نتیجہ

جولائی ۱۹۹۷ء میں ہونیوالے آل انڈیا ٹریڈ ٹسٹ میں جاری چاروں کورسس سے ۵۲ طلبہ نے امتحان میں شرکت کی اور ۴۴ نے حاصل کی۔ الیکٹریشن ٹریڈ کے طالبعلم "واحد عثمان مجاور" اور میکانک موٹر وہیکل کے طالب علم "مختار احمد شبیر مومن" نے فی کس (۶۰۵/۷۰۰) حاصل کرتے ہوئے پوری انسٹی ٹیوٹ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ ان کا فیصد ۸۶٫۴۲٪ رہا۔ میکانک ڈیزل ٹریڈ سے اول آنیوالے طالبعلم رہے "عمران ظہور قاضی" جنہوں نے ۵۵۳ نمبرات حاصل کئے جبکہ ویلڈر ٹریڈ سے "خیام اسماعیل گورمے" ۵۳٪ نمبرات کے ساتھ اپنے ٹریڈ میں اول رہے۔

میکانک وہیکل ٹریڈ سے ۱۱ ٹرینیوں نے امتحان میں شرکت کی اور سبھی کامیاب رہے۔ الیکٹریشن ٹریڈ سے ۱۷ میں سے ۱۶ نے کامیابی حاصل کی۔

اسی طرح میکانک ڈیزل کے ۱۵ ٹرینی کا نتیجہ ۸۸٫۳۰٪ رہا۔ کل ملا کر انسٹی ٹیوٹ کا نتیجہ ۸۳٫۶۳٪ رہا۔

(مرسلہ: شاھد حسن کلاب)

⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘

پٹیل ہائی اسکول ممبرا کے ہیڈ ماسٹر دلفروز محشر مقدمہ جیت گئے

پرنسپل دلفروز محشر کو پٹیل ہائی اسکول ممبرا کی پرنسپل شپ ہٹائے جانے کے بعد اسکول کے مینیجمنٹ بامبے میمنس ایجوکیشن سوسائٹی اور پرنسپل دلفروز محشر کے درمیان جاری قانونی لڑائی کا اختتام بالآخر ۷ر اکتوبر ۱۹۹۶ء کو جسٹس اے، جی، دیو کی عدالت میں ہو گیا۔ فاضل جج نے اپنے فیصلے و حکم نامے کے تحت مینیجمنٹ کو حکم دیا کہ وہ دلفروز محشر صاحب کو پرنسپل کے عہدے پر نہ صرف فوراً بحال کرے بلکہ ۸ روز کے اندر تمام بقایاجات ۶ فیصد سود کے ساتھ نیز ایک ہزار روپیہ بطور اپیل اخراجات بھی ادا کرے بصورت دیگر عدالتی حکم عدولی کے احکامات نافذ کئے جائیں گے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ چھ ماہ قبل محشر صاحب پرائمری اسکول کیس بھی جیت چکے ہیں۔ نیز انہوں نے مینیجمنٹ کو اٹھارہ لاکھ روپئے کا رکوری تھپلے کا کیس بھی دائر کر دیا ہے جو فی الحال زیر بحث ہے — ٭٭٭

جامع مسجد مینڈڑی کا افتتاح

تعلقہ مہسلہ رائے گڑھ کے گاؤں مینڈڑی میں گزشتہ دو سالوں سے جامع مسجد کی تعمیر کا کام جاری تھا جو پچھلے دنوں مکمل ہوا اور جمعہ ۱۰ر اکتوبر ۹۶ء کو جامع مسجد ممبئی کے پیش امام مولانا شوکت علی صاحب کے دستِ مبارک سے نہایت سادگی کے ساتھ افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر سبھی جماعتوں اور دینی و علمی مدارس سے وابستہ افراد کی بڑی تعداد موجود تھی۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ جامع مسجد مینڈڑی کی تعمیر میں لکڑی کا قطعی استعمال نہیں ہوا ہے۔ مسجد کے اندر کا سارا کام سفید پتھر (سنگ مرمر) سے کیا گیا ہے۔ یہ عالیشان مسجد ضلع رائے گڑھ میں نمایاں ہے۔۔ (مرسلہ: شکیل شاہجہاں)

انجمن اسلام جنجیرہ ڈی ایڈ کالج کا نتیجہ:

انجمن اسلام جنجیرہ اردو ڈی ایڈ کالج مہسلہ (رائے گڑھ) کا امسال ڈی ایڈ سالِ اوّل و دوم کا نتیجہ بالترتیب ۷۰ اور ۷۱ فیصد رہا۔ ڈی ایڈ سال اول میں بڈ نیرہ کے شیخ عقیل قادر اور سالِ دوم میں جلگاؤں کے شیخ قطب الدین نے کالج میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔۔۔

(مرسلہ: شکیل شاہجہاں)

سائنسی اور تعلیمی وسائل کی نمائش:۔

۲۴ر ستمبر ۹۶ء کے روز مراٹھی اسکول بھالے واڑی تعلقہ کرجت ضلع رائے گڑھ میں کیندر پرمکھ شری متی مستری کے زیرِ صدارت ویجناتھ مراٹھی کیندر کا ماہانہ گٹ سمیلن انعقاد پذیر ہوا جس میں ضلع وستار ادھیکاری لوکل بھارتی کے ہاتھوں وسائل تعلیم کی نمائش کا افتتاح عمل میں آتے ہی مراٹھی مدرسین کی رہنمائی کی گئی۔ مراٹھی ساہتیہ سنستھا رائے گڑھ کے سرگرم رکن شری واسودیو مہاترے نے شکریہ ادا کیا — ٭٭٭

اصول

اصول کی بنیاد پر چپ رہنا بہادری ہے۔
اور مصلحت کی بنا پر چپ رہنا بزدلی ہے۔۔۔

نقش کوکن

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن حضرات و خواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر گزار ہے ——— (ادارہ)..

درونِ ہند خریدار

محترمہ نغمہ خلیل تنبولی (پنویل)
جناب عبدالعزیز (نیو پنویل)
" عبدالباسط محمد کامل سبقولے (شریوردھن)
" ریاض احمد بی ڈڑگاؤنکر - (اندھیری)
" کفایت اللہ آکرے - (سیمول اسٹریٹ)
مس رشیدہ عبدالمجید سولکر (کاٹلی راجاپور)
" حسین یوسف قاضی (سوپارہ)
" حاجی عباس قمرالدین مجاور (امبیت)
اڈیڈوکیٹ ریاض اُبارے (")
محترمہ آمنہ فاروق اُبارے (")
جناب مصطفیٰ انتولے (")
" ساجد عبداللہ ٹول (")
محترمہ صالحہ امیر حسین (حیدرآباد)
جناب عبدالکریم کوبچاے (ڈھمپالے)
" اے کریم کوبچاے (پونہ)
" ہیڈ ماسٹر اردو اسکول (ہرکول)
" عبداللطیف عبدالرحمٰن قاضی (سلوا)
" عبدالحمید دھنشے (وڈولی)

جناب پرویز داؤد آغا ملاڈ
" شرف الدین عبدالرحمٰن قاضی ساکرے
" حسین ابراہیم قاضی کالاچوکی ممبئی
محترمہ نسرین احمد قاضی ممبئی ۸
جناب الفیاز عثمان قاضی ممبرا
محترمہ فریدہ محمود قاضی کوسہ ممبرا
" لبنیٰ سلویٰ مشتاق قاضی - بائیکلہ ممبئی

بیرونِ ہند خریدار

جناب ریاض احمد خطیب دبئی

حق بحقدار رسید

ستمبر ۹۷ء کے شمارہ میں ہم نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ جو لوگ نقش کوکن پڑھنا چاہتے ہیں مگر خرید نہیں سکتے وہ اپنے نام و پتے سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ نقش کوکن کے ایک بہی خواہ انہیں اپنی جانب سے پرچہ جاری کروائیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ اس اعلان نامے کے مطابق درج ذیل حضرات نے اپنے نام پرچہ جاری کروایا اور وہ نقش کوکن کے قارئین میں شامل ہو گئے ہیں۔ ہمارے ایک بہی خواہ کو ان کی خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ جزاک اللہ۔

جناب سلطان بھائی شیخ - بھوساری پونہ
" سہراب علی سید - مروڈ جنجیرہ -
" محمود خان عبداللہ خان - ماپاری محلہ چپلون
مدرسہ مفتاح العلوم بھیونڈی -
جناب رکن الدین عبدالمجید فقیر - ماپاری محلہ چپلون
" اکرام حسین - اعظم گڈھ -
" مشتاق احمد قاضی - دتاواڑی مروڈ جنجیرہ -
" عبدالرحمٰن عمر ویلاسکر - گوریگاؤں رائیگڈھ
" شیخ سلیم شیخ رحیم کاسودہ
مولانا منیر احمد اردو ہائی اسکول - کوپرگاؤں
حافظ ذوالفقار احمد مالیگاؤں
عثمان غنی انصاری "
فل پرائمری اردو اسکول پوچھلی تعلقہ چپلون
گولندازاحمد خان ادگیر (لاتور)
مختار احمد کوپرگاؤں
فضل الرحمٰن شیخ جلگاؤں
منیرہ مشتاق سروے سونس
مس فہمیدہ ماٹونکر نگڈی
سعید حسن احمد دولے ٹمکراسٹریٹ ممبئی
اشفاق احمد عبدالرشید امراوتی
فوزان محمد اسحاق چافیکر - نرون مہاڈ

> **"حوصلہ"**
> نہ پائے ہوئے کو یاد مت کیجئے مایوسی پیدا ہوگی۔ پائے ہوئے کو یاد کیجئے تو حوصلے بلند ہوں گے

ینگ فرینڈز ویلفیئر سوسائٹی کے انعامات

:- امسال جماعت ہفتم میں اردو اسکول شرگاؤں میں اول نمبر سے کامیابی حاصل کرنے پر سوسائٹی نے مجھے ۵۱ روپے کے انعام سے نوازا۔ اسی طرح جناب زبیر محمد علی قاضی نے ۱۰۱ روپے اور مرحومہ حوا بی عیسیٰ قاضی ایوارڈ برائے انگریزی (۹۸ فیصد) کے لئے ۵۱ روپے نیز مرحوم آصف محمد علی قاضی ایوارڈ برائے سائنس (۸۷ فیصد) کے ۵۱ روپئے عطا کرکے میری ہمت افزائی کی۔ میرے ماموں نقش کوکن کے نمائندۂ خصوصی جناب احمد علی قاضی نے ایک ہزار اکیاون اور ان کی والدۂ مرحومہ فاطمہ بی علی قاضی کی یاد میں ۵۱ روپئے کا عطیہ دیا اور میرے نام ایک سال کے لئے ماہنامہ نقش کوکن جاری کروایا۔ ان تمام عطیات کے لئے میں سبھوں کا شکر گزار ہوں۔۔۔

(شکر گزار: توصیف احمد علی میاں بنگالی)

> " بعض لوگوں کے پاس کہنے کیلئے کچھ نہیں رہتا لیکن یہ جاننے کے لئے ہمیں بہت دیر تک انہیں سننا پڑتا ہے "

شاندار کامیابی

انجمن خیر الاسلام اردو ہائی اسکول داپولی کی جانب سے مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کیا گیا تھا۔ جس کا عنوان تھا۔ " بھارت کی آزادی کے پچاس سال " اس عنوان پر شاندار مضمون لکھ کر غزالہ ناز نین (X) نے دوم مقام حاصل کیا۔ اسی طرح ہندوستانی پرچار سبھا ممبئی کے پرویش کے امتحان میں جو فروری ۱۹۹۷ء کو ہوا تھا۔ پاکیزہ خیر الدین بالا بھائی (VII) نے میرٹ لسٹ میں جگہ حاصل کی۔ اور امتیازی درجے میں کامیابی و کامرانی پائی۔ ان کی کامیابی پر مبارکباد۔

(المرسلہ: ہارون سید معاون مدرس)

رپورٹ

وطن عزیز بھارت کی آزادی کی پچاس ویں سالگرہ کے پر مسرت موقع پر ۲۷ ستمبر ۱۹۹۷ء کو مہاراشٹر ایسوسی ایشن / ایمڈا (EMDA) استھنک مائنارٹی ڈیولپمنٹ ایسوسی ایشن اور سٹی چالینج کے زیر اہتمام شاڈورتھ ہال بلیک برن انگلینڈ میں " والی بال " ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔ جس میں لندن، برمنگھم، لیسٹر اور مقامی کوکنی مسلم والی بال کی آٹھ ٹیموں نے حصہ لیا۔ مقامی ٹیمیں سیمی فائنل پر پہنچ کر شکست کھا گئیں۔ اور فائنل میں برمنگھم کی طوفان ٹیم اور ولتھم اسٹو لندن کی ٹیم میں زوردار مقابلہ ہوا۔ اور طوفان کو دو صفر سے شاندار فتح حاصل ہوئی۔ فاتح ٹیم کو بلیک برن کے لارڈ میئر کے ہاتھوں ٹرافی دی گئی۔ اسی طرح یہ دوستانہ گیدرنگ رات کے ۱۰½ بجے ڈنر کے بعد بحسن خوبی اختتام کو پہنچی۔

(مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یوکے)

ڈاکٹر طارق قاضی کا انتخاب

کلیان کے معروف میڈیکل پریکٹشنر ڈاکٹر طارق ابن قاضی ایم بی بی ایس کو انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کلیان برانچ کا نائب صدر منتخب کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کوکن میڈیکو سوشل فورم کے تھانہ ضلع کے انچارج ہیں۔ اور کلیان میں الفا سوشل ویلفیئر ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری بھی ہیں۔

موصوف کلیان میڈیکل کلب کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔۔۔

شادیِ خانہ آبادی

حنا احمد جی ۔ معین الدین ٹھاکور

معروف شاعر اور وڈالا
حلقہ کے سابق میونسپل کونسلر جناب
عارف احمد جی کی بھتیجی حنا بنت
یونس میاں میاں احمد جی کا عقد مسعود
جناب معین الدین ابن عبداللطیف ٹھاکور
کے ساتھ ۱۲ ر اکتوبر ۹۷ء کی شام کوکنی
کمیونٹی ہال ممبئی ۸ ر میں انجام پایا۔۔

فرحانہ صالح = انور ناخوا

ادارۂ نقش کوکن کے کارکن
ندیم صالح کی بہن فرحانہ بنت علی
وزیر صالح کا عقد جناب شہاب الدین
محمد حسین ناخوا کے فرزند انور کے ساتھ
۱۹ اکتوبر ۹۷ء بروز اتوار گیارہ بجے
واڑی بندر مسجد حسین پٹیل مارگ
ممبئی ۱۰ ر میں انجام پایا ۔۔۔ ٭٭

شبانہ صوبیدار = عشرت قادری

۲۲ جون ۹۷ء کو نیروبی
مشرقی افریقہ میں شبانہ بنت
المرحوم امان اللہ صوبیدار کی شادی
عشرت ابن فخر الدین قادری مقیم لندن
کے ساتھ انجام پائی ۔۔۔۔
(مرسلہ: شیخ اسماعیل)

غوث پرکار = انجم ٹھوکن

کوکن کے بزرگ شاعر
جناب اسماعیل محمد علی پرکار متوطن فردس
(پرکار رتناگری) کے فرزند غوث کی
شادی جناب عبدالقادر ٹھوکن کی دختر
انجم کے ساتھ ۶ ر نومبر ۹۷ء کو فردس
تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری میں انجام پائی۔

عظیم قاضی = شگفتہ قاضی

ٹیکنیکل ٹکس انٹرنیشنل کے
جناب علی قاضی کے خالو عبداللطیف
عبدالرحمٰن قاضی جو یونین بنک سے سبکدوش
ہیں ان کے فرزند عظیم کا عقد مسعود جناب
علی غلام رسول قاضی کی دختر شگفتہ
کے ساتھ ۱۶ ر نومبر ۹۷ء کو جامع مسجد
کلوا ضلع تھانہ میں انجام پائے گا۔۔

ڈاکٹر گوریکر کی پروفیسرشپ میں توسیع

سینٹ زیویرس کالج ممبئی کے انتظامیہ
کی سفارش
پر ممبئی یونیورسٹی
نے پروفیسر
نظام الدین
ایس گوریکر
کی تدریسی میعاد میں مزید تین سال
کا اضافہ کیا ہے۔ اب وہ سنہ ۲۰۰۰ء
تک اردو فارسی اور اسلامیات کے
ڈاکٹریٹ کی ڈگری کی رجسٹری کے لئے
طلبہ کی رہنمائی اور نگراں کی
حیثیت سے خدمات انجام دیتے
رہیں گے۔ ان کی رہنمائی میں آج تک
۲۵ سے زائد طلبا ر نے ڈاکٹریٹ
کی ڈگری حاصل ہے۔

پروفیسر گوریکر صاحب نے اردو
انگریزی اور مراٹھی میں شبد کوشش
انڈو ایران ریلیشن، طوطیان ہند گلیمز
آف اردو لٹریچر اور اردو کا مقام مہاراشٹر
میں قابلِ ذکر ہیں ان علمی و ادبی خدمات کے
پیش نظر صدر جمہوریہ نے توصیفی سند
میتھیلی دشو ودیا پیٹھ نے مہامہوپادھیائے
بلدیہ کلیان نے کلیان بھوشن اور میر
اکادمی نے افتخارِ میر جیسے اعزازات سے نوازا ہے۔

ڈاکٹر گوریکر کا ممبئی کے سوا سو سالہ قدیم
تعلیمی ادارہ سینٹ زیویرس کالج میں یہ
۵۵ واں سال ہے علاوہ ازیں وہ انجمن
اسلام ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ممبئی کے ۲۲ ر
سال سے اعزازی ناظم ہیں اور نوائے ادب کے
مدیر بھی ہیں ۱۹۷۵ء سے تاحال آپ کے
مضامین اردو اور انگریزی کے معیاری
رسالوں میں شائع ہوتے رہے ہیں اور
بین الاقوامی سیمیناروں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔۔

گوونڈی میں اقلیتی سیل کا جلسہ

شمال مشرق ضلع کے ٹرامبے تعلقہ کانگریس کمیٹی اقلیتی سیل کا جلسہ شیواجی نگر گوونڈی ممبئی میں تعلقہ صدر الطاف قاضی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے ممبئی پردیش اقلیتی سیل کے چیرمین مصباح عالم، سابق وزیر پروفیسر جاوید خان، سابق وزیر ایکناتھ گائیکواڑ، سابق میئر آر ٹی کدم، ایم آر سی سی کے جنرل سکریٹری ویریندر بخشی، وائس چیرمین اقلیتی سیل سید شمیم جعفری اور شمال مشرق ضلع کے صدر مبارک خان نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ دیگر مہمانان میں کارپوریٹر فلپ الیسو، ولایت علی، گوہر خان، شمیم صدیقی، بلقیس شیخ، غفور خان، ایوب خان اور علاؤ الدین خان کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

تلاوت مولانا محمد صدیق قاسمی نے کی۔ سید شمیم جعفری نے غرض وغایت سے عوام کو روشناس کرایا۔

ضلع صدر مبارک خان نے اقلیتی سیل کے آئندہ پروگراموں پر روشنی ڈالی۔ سابق میئر آر ٹی کدم نے عوام کی توجہ شیوسینا اور بھاجپا کی اقلیت دشمن پالیسی کی طرف دلائی۔ چیرمین اقلیتی سیل مصباح عالم نے اپنی موثر تقریر میں عوام کو آگاہی دی کہ ہمیں اپنے بل بوتے پر ہی اپنے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔

پچھلے کئی سالوں سے طارق الانور صاحب کی رہنمائی میں ہم نے اپنے حقوق کے حصول کیلئے جد وجہد کی ہے۔ ٹاڈا کے خلاف احتجاج، اقلیتی کمیشن اور سری کرشنا کمیشن کو ختم کرنے کے خلاف احتجاج، غرض کہ ہر تعمیری لڑائی کو ہم نے جاری رکھا ہے اور اب کل ہند صدر اقلیتی سیل شاہد صدیقی کی قیادت میں فرقہ پرست طاقتوں سے لوہا لینے اور اقلیتوں کے اتحاد کو مزید مستحکم بنانے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

سابق وزیر اور موجودہ جنرل سکریٹری ایم آر سی سی ایکناتھ گائیکواڑ نے کہا کہ بھاجپا نے ہمیں نفرت کے علاوہ اور کیا دیا۔ ہمیں کانگریس سے اپنی ناراضگی ختم کرکے فرقہ پرستوں کو سبق سکھانا ہے۔

جنرل سکریٹری ایم آر سی سی ویریندر بخشی نے کانگریس کی ہار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہار ہمارے بکھر جانے کے سبب ہوئی۔ لیکن اب ہم ہوش میں آچکے ہیں اور دوبارہ متحد ہو رہے ہیں۔

سابق وزیر پروفیسر جاوید خان نے اپنی تقریر کے دوران بتایا کہ فرقہ پرست طاقتوں سے منسلک لوگوں کی تعداد صرف ۳۰ فیصد ہے جبکہ ۵۰ فیصد سیکولر ذہن والے ہندو اور ۲۰ فیصد مسلمان ہیں لیکن جس شاطرانہ سیاسی سازش سے ہندو مسلم اتحاد میں ہم نے اپنے ہی ہاتھوں ہار قبول کی اب اس غلطی کو ہمیں نہیں دہرانا ہے اور متحد ہو کر اپنے آپ کو اور پارٹی کو مضبوط بنانا ہے۔

نقش کوکن

اس جلسہ میں ٹرانسپے تعلقہ اقلیتی سیل کے نامزد عہدیداران کو انتخابی لیٹرس مہمانانِ خصوصی کے ہاتھوں تقسیم کیے گئے۔ تعلقہ کے صدر الطاف قاضی نے تمام مہمانوں کی گلپوشی کی اور اس جلسہ کی شاندار کامیابی پر مہمانوں اور عوام کا شکریہ ادا کیا۔

تصویر میں پروفیسر جاوید خان صاحب حاضرین سے خطاب فرمارہے ہیں اور جناب مصباح عالم شری ورندر بخشی، مبارک خانصاحب تعلقہ صدر الطاف قاضی، سید شمیم جعفری، مولانا محمد صدیق قاسمی نظر آرہے ہیں...

بلڈ بینک رتناگری بلڈنگ کا سنگ بنیاد

سنگ بنیاد:۔ انڈین ریڈکراس سوسائٹی برانچ رتناگری کے زیر اہتمام بلڈ بینک کی نئی مجوزہ عمارت کا بھومی پوجن اور سنگ بنیاد کی رسم دسہرہ کے موقع پر ۱۱ر اکتوبر ۱۹۹۷ء کو رتناگری ضلع کے کلکٹر جناب مدھوسدن سالوی کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ اس کے بعد گنیا بھون میں منعقدہ جلسے کی صدارت رتناگری میونسپل کونسل کے صدر جناب امیش جی شیٹے نے انجام دی۔ سینئر نگر سیوک جناب راجن جی شیٹے اور میونسپل کونسل کے نائب صدر جناب بابا ڈھولے بطور مہمان خصوصی شریک تھے۔ ریڈکراس سوسائٹی کے سکریٹری ڈاکٹر شری دھر سامنت نے حاضرین کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور رشتہ نشینوں کی گلپوشی کی۔ اس کے بعد انڈین ریڈکراس سوسائٹی کے فاؤنڈر ایگزیکٹیو کمیٹی ممبر جناب آئی وائی سوکر صاحب نے سوسائٹی کی ۱۴ سالہ کارکردگی کی مختصر سی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ریاستی سطح پر دو میرٹ سرٹیفکٹ اور ایک خصوصی اہمیت کی حامل راجا مہاراجا ٹرافی عطا کی گئی اور اس طرح بلڈ بینک نے سماج میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ ڈاکٹر علی میاں پرکار، جناب کاکا شرکے اور رتناگری ضلع کے کرمچاری سنگھٹنا کے صدر جناب سدھاکر ساونت نے سوسائٹی کی کارکردگی کی سراہنا کی۔

آخر میں بلڈ بینک کے صدر اور رتناگری ضلع کے کلکٹر عالی جناب مدھوسدن سالوی نے لوگوں کو یقین دلایا کہ اگلے دسہرے تک عمارت کا افتتاح عمل میں لانے کی پوری کوشش کی جائے گی۔

اس پروگرام میں رتناگری اور مضافاتِ رتناگری کے مواضعات قصبات کے ملی اور سماجی کارکنان کافی تعداد میں شریک تھے۔ نظامت کے فرائض محترمہ شلپا دھندور (میونسپل کونسلر) نے انجام دیا... (نامہ نگار: عبدالمجید مجگاؤنکر)

میرج میں کینسر اسپتال کا افتتاح

ممبئی میں ٹاٹا اسپتال کے بعد میرج (سانگلی) میں "شری سدھی ونائک کینسر اسپتال" کا افتتاح ۳ر اکتوبر ۹۷ء کو وزیر اعلیٰ شری منوہر جوشی کے ہاتھوں ہوا۔ اس اسپتال پر کل دس کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ میرج میں اس اسپتال کی بنیاد سے رتناگری، سندھودرگ، سانگلی، ستارا، کولہاپور اور بیجاپور وغیرہ کے اضلاع کے مریض استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔ ممبئی کے شری سدھی ونائک دیوستان ٹرسٹ کے تعاون سے کینسر کے ماہر ڈاکٹر ڈی کے گوسادی (میرج) اور ان کے معاون ڈاکٹروں نے اس اسپتال کی بنیاد رکھی ہے۔ اسپتال کو جدید تکنیکی مشینوں سے آراستہ کیا ہے ڈاکٹر ڈی کے گوسادی نے اسپتال کی تعمیر کیلئے سات کروڑ روپے جمع کیے اور سدھی ونائک ٹرسٹ (ممبئی) نے تین کروڑ روپے کا تعاون دیا۔

جب سماج اور قوم کے بہی خواہ افراد خدمتِ خلق کے لیے کوئی ٹھوس کام انجام دیتے ہیں تو خیر خواہ حضرات بھی

مالی تعاون سے نوازتے ہیں۔ شری ستھی ونائک کینسر اسپتال (میرج) اسی جد و جہد اور خلوص کا نتیجہ ہے۔

(نامہ نگار: عبدالمجید مجگاؤنکر)

ڈاکٹر وقار شیخ کی میکسیکو روانگی

بمبئی اسپتال کے "الرجی اور استھما" کے ماہر ڈاکٹر وقار شیخ ۱۶ اکتوبر کو میکسیکو، امریکہ اور انگلینڈ کے دورے پر روانہ ہوئے تھے۔ میکسیکو کے کانکون شہر میں ہونیوالی "الرجی اور استھما" کی عالمی کانفرنس میں ڈاکٹر وقار کو "ہندوستان میں الرجی اور استھما" کے عنوان پر بولنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس کے اختتام پر امریکہ کے میامی شہر (فلوریڈا) میں گول میز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں "الرجی اور استھما بیسویں صدی کے بعد" کے عنوان پر بحث ہوئی جس میں ڈاکٹر وقار شیخ نے ہندوستان کی نمائندگی کی۔

اپنے تین ہفتے کے اس دورے کے اخیر میں ڈاکٹر وقار شیخ نے انگلینڈ کے چند اسپتالوں کے الرجی اور استھما کے شعبوں کا بھی دورہ کیا۔

ادارہ آپکی اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ ***

آدرش شکشک

تعلقہ مہاڈ ضلع رائے گڈھ کے اردو اسکول دابھول کے صدر مدرس جناب عبدالحمید اسحاق ماکھنکر کو ضلع پریشد رائے گڈھ نے برائے سال ۱۹۹۷ء "آدرش شکشک" کا اعزاز عطا فرمایا ہے۔

انگلینڈ سے موصولہ اموات کی خبریں

۱۔ جناب داؤد خان کی والدہ اماں روشن بی عمر خان متوطن توڑیل، ضلع رائیگڈھ، ۸۵ سال کی ضعیف العمری میں ۹ اکتوبر ۹۷ء کو لندن میں رحلت فرماگئیں۔۔۔

۲۔ محترمہ فاطمہ بی بی عنایت اللہ جبشام (وحید جبشام کی والدہ) متوطن وہور ضلع رائے گڈھ کا طویل علالت کے بعد ۱۱ اکتوبر ۹۷ء کو ضعیف العمری میں لندن میں انتقال ہوا۔۔

***

۳۔ جناب اسماعیل الیمدادی متوطن آگرواڑہ تعلقہ مہسلہ ضلع رائے گڈھ طویل علالت سے ۱۲ اکتوبر ۹۷ء کو لیسٹر انگلینڈ میں راہئی ملک عدم ہو گئے۔ (مرسلہ: ابراہیم بغدادی)

خبر انتقال

• تلوجہ کی عزیز ہستی الحاج محمود سلطان ابن عبدالرحمن سلطان (وسیم بلڈرس مہاڑ کے روح رواں) کا ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے تلوجہ میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم کو ہزاروں افراد کی موجودگی میں تلوجہ کے قدیم قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

(مرسلہ: شاکر سوپاروی)

• جناب محمود نواز محمد عباس حارث کا ۵۵ سال کی عمر میں ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہو گیا۔ مرحوم کے جنازے میں کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔ مرحوم کو سوپارہ شکر محلہ کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

(مرسلہ: شاکر سوپاروی)

گرین گولڈ کمپنی کی کامیابی

از: فضل الدین پرکار

ایک انگلش کہانی کے مطابق مڈاس (MIDAS) نام کا ایک شخص تھا۔ اس کے چھونے سے ہر چیز سونے میں تبدیل ہو جاتی تھی۔ انگریزی کے معروف ماہنامہ BUSINESS NEWS WEEK نے سبھی پلانٹیشن کمپنیوں کی معلومات اکٹھا کیں اور ان پر دو خصوصی مضامین اپنے ستمبر ۹۷ء کے شمارہ میں شائع کئے۔ ایک مضمون تو پورا ایک ہی کمپنی کی کامیابیوں کو اجاگر کرنے میں صرف کیا۔ یہی مضمون میگزین کی کور اسٹوری بنا۔ گرین گولڈ کمپنی کے مالک مہیندرا اگادھیا صاحب کی ان کے باغ میں لی گئی تصویر صفحۂ اول کی زینت بنی۔ مضمون کا عنوان تھا "THE MIDAS TOUCH OF GREEN GOLD" گرین گولڈ کمپنی کی حیرت انگیز کامیابیوں سے شاید وہ ادارہ اتنا متاثر تھا کہ گرین گولڈ کے مالک مہیندرا صاحب میں انہیں اس کہانی کا مڈاس نظر آیا۔ اور کیوں نہ آتا؟ مہیندرا صاحب نے جس کسی اسکیم کی شروعات کی وہ کامیابیوں کی منزلیں ہی چڑھتی گئی اور دولت سے مالا مال ہو گئی۔ اور دولت سے سونا خریدنا کوئی مشکل بات نہیں۔

گرین گولڈ نے لمبی عرصہ والی اسی طرح کم عرصہ والی اسکیمیں نکالیں۔ اپنی دور اندیشی سے سبھی اسکیموں میں کامیابی حاصل کی۔ نتیجہ میں سرمایہ لگانے والوں کو وقت پر منافع کی رقمیں ملتی رہیں۔ کم عرصہ والی اسکیمیں پوری ہو کر حیرت انگیز منافع بھی لوگوں کو وقت پر مل گیا۔ انگریزی کہاوت ہے کہ "The proof of pudding is in eating" بس لوگوں کے تسلی کا یہی راز ہے کہ انہیں پڈنگ کھانے کو بھی ملا اور لذت بھی حاصل ہوئی۔

گرین گولڈ نے پہلا نمبر بنایا اس کی وجہ تھی پھولوں کی پیداواری اسکیمیں۔ آج کل Floriculture میں بہت بزنس ہے جو کہ عالمی سطح پر ہے۔ گرین ہاؤس میں پھولوں کی پیداوار کرنے والی کمپنیاں تھیں لیکن سبھی پرائیویٹ تھیں۔ گرین گولڈ نے اس بے حد منافع والی لائن میں عام لوگوں کو حصے دار بنایا۔ یہی مہیندرا اگادھیا صاحب کی وسیع النظری کا ثبوت تھا۔ اب تک گلاب کے اعلیٰ درجہ کے پھولوں کی پیداوار پردیس بھیجی بھی گئی ہے۔ اور اس کا منافع کی پہلی قسط لوگوں کو مل بھی گئی۔ اب تو یہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے اس لیے مشکلات کی گنجائش ختم ہوئی ہے۔

گرین گولڈ کمپنی کے مستقبل کے بارے میں بزنس نیوز ویک نے جو پیشین گوئی کی ہے وہ انہی کے لفظوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

"In no uncertain terms, it can be Forehold that Green Gold will emerge as not only India's leading agro producer but also dominate the Asian markets and will emerge as the biggest Asian agro-based group in coming year."

امدادیہ کمیٹی، کرلا (دبئی) کے صدر جناب ریاض مغل غریب اور مستحق بچوں کو اسکول یونیفارم دے رہے ہیں۔
ساتھ میں جناب عبدالرحمٰن وستا، جناب آئی وائی سولکر اور کمیٹی کے نمائندے جناب عبدالمجید مجگاونکر نظر آرہے ہیں۔

کوکنی مسلم جماعت، نیروبی کی سالانہ میٹنگ :-

پچھلے مہینہ کوکنی مسلم جماعت نیروبی، مشرقی افریقہ کی سالانہ میٹنگ منعقد ہوئی جس میں نئے سال کے لئے مجلس انتظامیہ کے عہدیداران و اراکین منتخب ہوئے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چیئرمین: جناب سید مظہر الحداد۔
وائس چیئرمین: جناب یونس ایچ بھکبا۔
سکریٹری: جناب کیپٹن محمد جمیل پرکار
اسسٹنٹ سکریٹری: عبدالستار قادری
خازن: نوشاد اے کھامبے
نائب خازن: جناب حسن اے تیسیکر
محافظ: جناب محمد آدم قاسم

اراکین مجلس انتظامیہ:

جناب سید اختر الحداد
〃 منصور مقدم
〃 سید حسین نظری
〃 شبیر کھامبے
〃 داؤد پرکار
〃 نوشاد داتے
〃 عباس گیتے۔
〃 عبدالعزیز مقدم
〃 محمد ٹھاکور

⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘ ⁘

ایک شام سندیلکر کے نام

ادارہ نقش کوکن کی جانب سے انجمن اسلام جنجیرہ کے مربی نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے معتمد، انجمن اسلام ممبئی کے خادم نیز تعلیمی حلقوں میں انتہائی قدر و منزلت سے دیکھے جانیوالے جناب ابراہیم احمد سندیلکر کی خدمات کے اعتراف میں جو تہنیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ہم کوکن کے اس مایۂ ناز سپوت مفکر قوم اور اپنے ہر دلعزیز مربی کی ۸۰ ویں سالگرہ پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں

تو جیئے ہزاروں سال

خیراندیش: شبیر خطیب پرنسپل انجمن اسلام جنجیرہ جونیئر کالج شریوردھن ••

انتقال پر ملال

پی اے انعامدار کو صدمہ

پونہ کے مشہور سماجی کارکن اور مسلم بنک پونہ کے چیئرمن جناب پی اے انعامدار کی والدہ کا دل کا دورہ پڑنے سے ۴ر اکتوبر ۹۷ء کی صبح انتقال ہو گیا۔ ⁂

لیاقت کڑویکر کو صدمہ

ناگوٹھنہ ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری اور گرام پنچایت کے نائب سرپنچ جناب لیاقت کڑویکر کے والد شیخ علی کڑویکر کا ۱۱ر ستمبر ۹۷ء کو انتقال ہو گیا۔ ⁂

سعید ملا کو صدمہ:

سابق صدر پنویل نگر پالیکا جناب سعید ملا کی والدہ صفیہ بیگم کا ۲۶ ستمبر ۹۷ء کو انتقال ہو گیا۔ ⁂

عثمان فرفرے کو صدمہ

بنک آف انڈیا واشی میں افسر جناب عثمان فرفرے متوطن مریہ ذنڈا ضلع رائے گڈھ کے پدر بزرگوار جناب ابراہیم اسماعیل فرفرے کا ۹ر اکتوبر ۹۷ء کو بعمر ۸۲ سال واشی میں انتقال ہو گیا۔ ⁂

محمود لاسے کا انتقال

یکم اکتوبر ۹۷ء کو کھیڈ ضلع رتناگری سے قریب S.T ایکسیڈنٹ میں جناب محمود لاسے کا انتقال ہو گیا!

مولانا سید یوسف کا انتقال:

جماعت اسلامی ہند کے سکریٹری اور ریڈینس ویکلی کے ایڈیٹر مولانا سید یوسف مختصر علالت کے بعد ۳۰ ستمبر ۹۷ء کو حیدرآباد میں رحلت فرماگئے۔

کیپٹن بھوبل کا انتقال:

الحاج کیپٹن عبدالرحیم احمد بھوبل متوطن سیطوڑہ ضلع رتناگری کا یکم اکتوبر ۹۷ء کو ممبئی (مجگاؤں) میں انتقال ہو گیا!

(مرسلہ شاداب رتناگیری)

عبدالشکور اوکے کو صدمہ

پابراہ تعلقہ مہسلہ ضلع رائیگڈھ کے سماجی کارکن اور سابق ایم ایل اے جناب عبدالشکور اوکے کے جواں سال فرزند عبدالمجید کا گزشتہ مہینہ حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

سعید رضوانی صاحب رحلت فرما گئے:

معروف اور بزرگ سماجی خدمتگار حاجی محمد سعید رضوانی کا بعمر ۷۲ سال ۸ر اکتوبر ۹۷ء کو سینٹ جارج ہسپتال ممبئی میں انتقال ہو گیا۔ وہ دو ماہ سے مسلسل علیل تھے۔

مرحوم بدری محل کے شہزادہ شبیر بھائی کے پرسنل سکریٹری بھی تھے۔ کوکن انٹرنیشنل، کوکن ایمبولینس سوسائٹی۔ انجمن اسلام ممبئی میں جامع مسجد ٹرسٹ، نور اسپتال، باوٗلا یتیم خانہ جیسے اہم ترین سماجی، تعلیمی، رفاہی اور فلاحی اداروں میں ممتاز عہدوں پر فائز رہے۔ ماہنامہ نقش کوکن کے دیرینہ بہی خواہ اور قلم کار بھی تھے۔ ⁂

مبارک شیخ کا انتقال ہو گیا:

شیخ مبارک اللہ بخش کا مورخہ ۱۰ اکتوبر ۹۷ء ممبئی میں اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔ مرحوم حبلی کالج کے ڈائرکٹر اور جماعت سنگتراشاں کے اہم رکن اور سابق ٹرسٹی رہے۔ دکھن

کوآپریٹیو سوسائٹی کے سابق چیئرمین
اور کئی تعلیمی سماجی اور سیاسی
اداروں میں ہمیشہ پیش پیش رہے
اور نمایاں کردار ادا کرتے رہے۔۔

محترمہ نور جہاں نور کو صدمہ

مشہور شاعرہ اور انجمن
اسلام گرلز ہائی اسکول باندرہ سے
سبکدوش معلمہ محترمہ نور جہاں نور
کے بھائی صلاح الدین کا ۱۲ ربیع
الاول کو ان کے وطن باندرہ ساونت
واڑی میں انتقال ہوگیا۔
مرحوم R.T.O. میں اسسٹنٹ
کمشنر رہ چکے تھے۔۔۔

انگلینڈ سے ملی اموات کی خبریں

۱۔ محترمہ خیر النساء الومیاں قاضی
متوطن وارلی، تعلقہ مہسلہ، ضلع
رائے گڈھ کا فالج کے مرض میں بعمر
۶۰ سال لیسٹر انگلینڈ میں ۱۸
ستمبر ۹۷ء کو رحلت فرماگئیں۔۔

۲۔ نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست
اور سابقہ ریکو انجنیئرنگ لمیٹیڈ
دارالسلام تنزانیہ کے مالک جناب
محمد شریف (الوزی) متوطن دیگھی،
تعلقہ شریوردھن، ضلع رائیگڈھ
نقش کوکن

حال مقیم لندن جو اپنے فرزند کو نیویارک
امریکہ میں ملنے گئے تھے کہ وہاں،
وہ قضائے الٰہی سے ۱۴ اکتوبر ۹۷ء کو
۷۸ سال کی عمر میں انتقال کرگئے۔
(مرسلہ: ابراہیم بغدادی، یوکے)

عابدہ ڈاورے کا انتقال

۲۰ ستمبر ۱۹۹۷ء کو وڈولی تعلقہ
مانگاؤں ضلع رائے گڈھ میں احمد حسین
ڈاورے کی والدہ اور عبدالقادر عبدالغنی
دھنسے کی خوشدامن عابدہ حسین
ڈاورے کا عالم ضعیفی میں انتقال
ہوگیا۔ (مرسلہ: نوگل بھارتی) ۔۔

ابراہیم خطیب کی رحلت

جماعت المسلمین مہسلہ (رائیگڈھ)
کے سابق صدر قاضی ابراہیم قاضی عبدالصمد
خطیب کا گزشتہ دنوں جوہانسبرگ
ساؤتھ افریقہ میں ایک کار حادثے میں
انتقال ہوگیا۔ اس حادثے میں انکی
اہلیہ زیب النساء خطیب بھی جاں بحق
ہوگئیں۔ مرحوم ابراہیم خطیب کو مہسلہ
کے پہلے بی ایس سی بی ایڈ ہونے کا
شرف حاصل تھا۔ مختلف تعلیمی اداروں
میں درس و تدریس کے فرائض انجام
دیتے رہے اس کے علاوہ متعدد علمی و
ادبی اور سماجی اداروں سے وابستہ
رہے۔ پچھلے کئی سالوں سے ساؤتھ
افریقہ میں مع اپنے خاندان کے
مقیم تھے (مرسلہ: شکیل شاہجہاں)

میٹھاگرے برادران کو صدمہ

شریوردھن ضلع رائے گڈھ
کے محمد علی احمد صاحب میٹھاگرے
کی والدہ نیز بورلی پنچتن کی معروف
شخصیت الحاج عبدالحمید میٹھاگرے
کی خوشدامن فاطمہ بی کا ۱۷ اکتوبر
۹۷ء کو طویل علالت کے بعد بعمر
۷۵ سال بورلی پنچتن میں انتقال
ہوا۔۔ (مرسلہ: محمد سعید کنکے، ادہون)

آئی وائی سولکر کو صدمہ

مستری ہائی اسکول کے سابق
صدر مدرس جناب آئی وائی سولکر
کے دو چچازاد بھائی جناب حسن آدم
سولکر اور جناب محمد حسین سولکر
(کرلا۔ رتناگری) نے بالترتیب ۱۲
اور ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو داعی اجل
کو لبیک کہا۔ مرحومین مختصر سے عرصے
تک بستر مرگ پر پڑے رہے۔
مرحوم حسن آدم سولکر جناب آئی وائی
سولکر کے بہنوئی جناب قاسم آدم سولکر
کے سگے بھائی تھے۔۔
(مرسلہ: عبدالمجید مو بگاؤنکر)

ایڈوکیٹ مُلّا کو صدمہ

نئی ممبئی بیلاپور کے معروف وکیل اور نوٹری جناب عبدالستار مُلّا کی والدہ مریم بی کا ۱۷ر اکتوبر ۹۷ء کو ان کے وطن جیگڈھ، ضلع رتناگری میں ضعیف العمری سے انتقال ہوگیا۔۔

عبدالسلام پرکار کا انتقال

منڈنگڈھ تعلقہ ویلفیئر کمیٹی کے سکریٹری جناب عبدالسلام پرکار متوطن بانکوٹ کا پچھلے مہینہ ناگہانی طور پر انتقال ہوگیا۔۔

مقبول شیخ کو صدمہ

واشی میں انجمن اسلام اردو پرائمری اور سیکنڈری اسکول کی مقامی تعلیمی کمیٹی کے رکن جناب مقبول شیخ کے جواں سال بھائی (عمر تقریباً ۲۸ سال) کا جمعہ ۱۷ر اکتوبر ۹۷ء گزرکر شب میں بھیونڈی سے ممبئی کی طرف آتے وقت سڑک حادثہ میں انتقال ہوا۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ ان کے دو اور ساتھی بھی جائے حادثہ پر ہی فوت ہوگئے۔ تدفین سنیچر بعد نماز مغرب جوگیشوری قبرستان میں ہوئی۔۔

کردیکر کو صدمہ

کوکن بینک کے جنرل منیجر جناب امیرالدین کردیکر کے بھتیجے نسیم ابن عبدالرحمٰن کردیکر کا ریاض، (سعودی عربیہ) میں دل کا شدید دورہ پڑنے سے ۲۵ر اکتوبر ۹۷ء کو انتقال ہوگیا۔۔

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ؕ

آخری صفحہ

ایک تاریخی حقیقت ہے کہ کچھ حادثات کسی قوم کیلئے حیات کا نیا پیام لے کر آتے ہیں
۱۸۵۷ء کے غدر میں جب ہندوستانی قوم، خصوصاً مسلمانوں کو شکست فاش کا منہ دیکھنا پڑا
تب ایک شخص بے حد مضطرب ہوا اور اس نے بکھرے شیرازے کو سمیٹنا شروع کیا۔
ایک ایک اینٹ جمع کرنی شروع کی۔ مگر اس نے کوئی سیاسی محاذ نہیں بنایا
بلکہ ایک تعلیمی محاذ کا قیام کیا یک نفری محاذ!
اس شخص کا نام تھا، سرسید!

سرسید نے اس قوم کے انتشار کا سبب دریافت کیا۔
اس کی بکھری صفوں پر ماتم کرنے کے بجائے اس قوم کی تعمیر نو کا عمل شروع کیا
سرسید نے سوچا کہ اس قوم کو پھر سے سرخرو کرنے کا ایک ہی راستہ ہے
اور وہ ہے تعلیم کے میدان میں اس قوم کی پیش قدمی۔
اور آج ہر ذی ہوش شخص معترف ہے کہ ہمارا پورا وجود اس کی بنا پر ہے۔

۹۳-۱۹۹۲ء میں بھی ایک زبردست ٹریجڈی سے ہماری قوم گزری
بظاہر وہ ایک ویران مسجد کی شہادت تھی
مگر اس سانحے نے پوری قوم کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا
اور اس مرتبہ ہماری ساری سیاسی لیڈرشپ بے نقاب ہوئی۔
کہ یہ نام نہاد لیڈرشپ کتنی غیر موثر اور کتنی بے معنی ہے اس کا احساس پوری قوم کو ہوا
لہٰذا ۹۲ء کی تباہی کی راکھ میں جو دبی چنگاریاں تھیں، انہوں نے شعلوں کا روپ اپنالیا
ایک بار پھر قوم کو اس بات کا یقین ہوگیا کہ اس کی نجات سیاست میں نہیں
بلکہ حصول تعلیم اور اس کے ذریعے معاشی ترقی ہی واحد حل ہے ہمارے تمام مسائل کا!
اور جب ہم اپنے وجود کا احساس دلانے میں کامیاب ہوں گے
جب ہم اس ملک کی پالیسی بنانے میں برابر کے حصہ دار ہوں گے
جب ہمیں نہ کوئی نوٹ بنک خرید سکے گا اور نہ کوئی ووٹ بنک!
اس تبدیلی کے بعد اب سیاسی وجذباتی لیڈرشپ کا خاتمہ ہوا ہے۔
سیاسی جلسے ٹھنڈے پڑ گئے، اور تعلیمی اجتماع میں لوگوں کی تعداد بڑھتی گئی
اب سیاسی لیڈران تلملا رہے ہیں کہ ان کی دکانیں بند ہوتی آتی ہیں
لہٰذا اس قوم کو اب پھر چوکنا رہنے کی ضرورت ہے
کہ کہیں جذباتی و کسی اور ٹ پلاننگ موضوع کو اشو بنا کر کہیں کوئی سیاسی بازار گرم نہ ہو جائے
اور پھر نام نہاد سیاسی لیڈرشپ آپ کو ایک صدی پیچھے نہ دھکیل دے!

نقش کوکن / نومبر ۱۹۹۷ء ــــــــــــــــ مبارک کاپڑی

THE WAY TO LIVE.

Trying to be happy, When the day seems long,
Trying to be cheerful, when everything goes wrong,
Trying hard to do the very best you can,
Trying not to hinder, but to help your fellowman,
Trying to look pleasant, trying not to frown,
Trying to prepare to wear the starry crown,
Trying to be thoughtful, learning how to give,
trying to be perfect, that's the way to live

Wasim Sualeh

Naqshe Kokan welcomes suggestions, comments, articles and news from its' esteemed readers.

INTERNATIONAL ISTEMA

International Istema of Tabliq Jamat will be held at Bandra - Kurla Complex Maidan from 29th Nov to 1st Dec 1997 many foreigers are expected to attend and the congregation will be in lakhs many jamats from out of Mumbai are also expected and its praiseworthy that arrangements for so many lakhs of people are being made by individuals and societies in a very effective manner

ADVOCATE HAROON SOLKAR

Our respected Haroon Solkar from Dist Ratnagiri is a senior Advocate and social activist and a fighter for the injustice done to anyone especially to Muslims He fought tooth and nail with his advocacy for the victims of the Bhivandi riots and other communal riots He also took part and did his job in the Shree Krishna Commission a press report has appeared in a Mid-Day newspaper Wednesday 22nd October 1997 quoated that

"In his 222 pages submissions on the riots Advocate Haroon Solkar described Bal Thackery as the brain behind the conspiracy to teach Muslims a lesson for having protested against the Babri Masjid demolitions This conspiracy resulted in the January '93 riots" he concludes

KOKAN MULSIM JAMAT MUMBASA

The annual general body meeting of the Kokan Muslim Jamat Mumbasa was held recently and the following members were elected

Chairman - Mr Sayed Mazhar Al-Hadad
Vice Chairman - Mr Yunus H Bhiga
Asst. Secretary - Abdul Sattar Kadari
Treasurer - Naushad A Khambia
Asst. Treasurer - Hassan A Tisekar
Caretaker - Mohammed Adam Kassim
Managing Committee -

- Sayed Akhtar Al-Haddad • Mansoor Mukadam
- Sayed Hussain Naziri • Shabbir Khambia
- Dawood Parkar • Naushad Date
- Abbas Gote • Abdul Aziz Mukadam
- Mohammed Thakur

Wedding

Married in Nairobi Shabbana D/o Late Amanullah Subedar to Irshrat Hussain S/o Mr Sayed Fakhruddin Kaddri of London on 22 June 1997

Obituary

Died in Nairobi Mr Sheikh Amin Manager of New Flora Restaurant on 3rd June 1997 at the age of 72 yrs Reporter Shaikh Ismail by Nairobi

Mr Syed Yusuf, Secretary Jamaat-e-Islami Hind and Editor Radiance Views weekly breathed his last on September 30 in Hyderabad following a brief serious illness. Inna nillahi wa inna ilaihi rajeoon may Allah grant him forgiveness and the choicest place in the Paradise, and the members of his family patience and fortitude Ameen. He was 59 years old

He was associated with a number of social, educational and academic organisations Throughtout his life, he proved himself to be an asset to the Islamic movement and the country as well He was Secretary of All India Muslim Majlis-e-Mushawarat He was also Secretary of Forum for Democracy and Communal Amity (FDCA) which originated when the country was in the grip of communal tension following the demolition of babri Masjid He was also Secretary of Board Islamic Publications under which Radiance Viewsweekly is published He was member of various organisations including Idara-Tahqeeq-o-Tasneef of Aligarh

Eight days before his sudden death he was in Bombay for attending the meeting of FDCA on 22nd September after the function he visited Islamic Research Foundation with Dr Naik just hours before his departure to delhi we never expected that he will be no more with us May Allah grant him Jannat

PEARLS OF VICTIM

• Despair doubles our strength • Desire is the very essence of man • Prayer does not change God, it changes us Prayer in its simplest defination is merely a wish turned Godward • Ignorance and error are necessary to life, like bread and water • The pessimist sees difficulty in every opportunity, the optimist finds opportunity in every difficulty • A true student does not care, for fame, comfort or power He cares only for knowledge and truth He pursues truth by giving up everything, for he looks upon his pursuit as the noblest duty of man

Wasim Sualeh

Editorial...

Thought for the month
Those who consider it a lie that they will have to meet Allah are indeed the loosers, so much so that when that 'Hour' (Hour of Reserection) comes to them suddenly they will say 'Alas for us how negligent we have been in this behalf.' They will carry their burden (of sins) on their backs How evil is the burden they bear ! The worldly life is nothing but a sport and pastime and the life of the year After, is for better for those who ward off their ruin, Will you not then understand. Al-Quran 6:31/32

Ek Shaam Sandilkar Ke Naam

Naqshe Kokan Publication Trust (NKPT) had, had one more feather in its cap Janab Ebrahim Ahemed Sandilkar who was one of the very few people gifted by Allah with the qualities of honesty, kindness, intelligence and the will to do selfless good service to others And NKPT respected these qualities of Janab Sandilkar and decided to honour this great personality in a public function hosted at Hotel Abbot, Vashi on the 11th of October 1997

It was a red letter day in the history of NKPT EK SHAM SANDILKAR KE NAAM celebrated the 80th birthday of Janab Sandilkar one of our honest, sincere, unassumming, hardworking and painstaking workers

Many times usually and especially in these days honest, hardworking workers are not respected honoured and recognised Many functions are held these days to honour the polititions, the actors and the rich who may not posses these qualities That is why the NKPT held this function in honour of Janab Sandilkar to set an example and show to the world that such honest, hardworking selfless people who work quietly in a low profile still exits and should be honoured and respected And even when people after the function asked us that why did you select only Sandilkar for so much importance and even a purse of Rs 55,555 when there were so many other leaders and big personalities we told them that Sandilkar was a symbol and personification of Honesty Sinceriety and Devotion to the noble cause of education and the welfare of the community We know that there are similar personalities working with a missionary zeal under low profile without expecting any name or fame, And we had to work hard to get his concent to hold this function We did this so that others should follow NKPT has establised such examples in the past by recognising Teachers, Students, New Writers, New poets and the Social Activists sometimes many people are reluctant to report or inform us and we miss them and we are blamed

This inovative gesture and part activities of Naqshe Kokan were appreciated and encouraged in the thought provocating speeches of our both guests of honour Dr Ishaak Jimkhanawalla former minister and president of Anjuman Islam and Janab Gulam Peshimam a business maganet and president of the Anjuman Islam Zanjera The Sponteneous response from Dr Jimkhanawalla was the anouncement of a Scholarship of Rs 100/- p a for the best girl student among the Anjuman Islam School Zanjera in the name of Janab Sandilkar

Ek Sham Sandilkar Ke Naam was a successful fruitful function and we thank with Doas all those VIPs and guests who attended this function

اشاعت کا ۳۵ واں سال

ماہنامہ نقش کوکن بمبئی

اردو/انگلش

ملکیت: نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ نمبر E 3006)

جلد نمبر ۳۵ — شمارہ ۱۲۰ — ماہ دسمبر ۹۷ء

ایڈیٹر پرنٹر پبلشر: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔

معاون مدیر: فقیر محمد مستری

نقش کوکن ٹیلینٹ فورم
چیرمین: ڈاکٹر عبدالکریم نائیک۔ سکریٹری: ابراہیم سندیلکر۔
اراکین: محمد علی مقدم۔ فقیر محمد مستری۔ مبارک کاپڑی۔
اقبال کوارے — داؤد چوگلے۔ مبین حاجی

اعزازی نمائندے

محمد سعید علی (یو ایس اے)
ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)
سید حسن (ساؤتھ افریقہ)
قمرالدین قاضی (پاکستان)
محمد کامل سیقولے (بحرین)
محمد علی مقدم (جدہ)
آئی وائی سولکر عبدالمجید محمد گاؤنکر (رتناگری)
منیر نیلم فضل پاشا (رتناگری)
شیخ اسماعیل (ایسٹ افریقہ)
وانگڑے برادران (سعودی عربیہ)
حسن عبدالکریم چوگلے (دوحہ قطر)
مختار مروڈکر (دارالسلام)
ایم ایس پرکار (آسٹریلیا)
محمود حسن قاضی (نئی ممبئی)
منیر سلطان کردمے (ماہم)
احمد علی قاضی (اندھیری)
تاج الدین سوڑیکر (رتناگری)

اسٹاف: عبدالمطلب ابراہیم پیٹوی۔ ندیم صالح،

درون ہند سالانہ: سو روپے | خلیجی ممالک ساڑھے تین سو روپے
فی پرچہ دس روپئے دیگر ممالک چار سو روپے

خط وکتابت اور ترسیل زر کا پتہ: نقش کوکن ۲۲ اے نواگر کمپاونڈ نزد ڈاکیارڈ ریلوے اسٹیشن بمبئی نمبر ۴۰۰۰۱۰ فون: ۳۷۱۰۶۵۶

مقام طباعت: اپورو ایرنٹرز بائیکلہ بمبئی ۴۰۰۰۲۷

اس ماہ کے نقوش

تمام متنازعہ امور میں حق سماعت عدالتہائے بمبئی کو ہوگا۔
تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۹۷ء
کتابت: جاوید ندیم، حافظ زبیر

پہلا صفحہ

مسلمانوں کے عروج و زوال کا دکھڑا رونے کے لئے ہمارے اکابر جب بھی سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں اور دوبارہ سُرخرو ہونے کے خواب دیکھے جاتے ہیں
تب ان اکابر کو ہمارے زوال کی جو وجوہات نظر آتی ہیں
ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ ہم یہاں اقلیت میں ہیں
ہم یہاں برسرِ اقتدار نہیں ہیں / ہمارے منسٹروں کی تعداد کم ہے وغیرہ۔
عوام کو اس طرح ورغلا کر وہ اپنے نمائندوں کو الیکشن میں کھڑا کرتے ہیں
ایم پی / ایم ایل اے بناتے ہیں، منسٹر بناتے ہیں۔
اور یہ منسٹر پہلی فرصت میں قوم سے آنکھیں پھیر لیتے ہیں
اور پھر جُٹ جاتے ہیں گزشتہ الیکشن و آئندہ الیکشن کے اپنے اخراجات بٹورنے!
آزادی کے پچھلے پچاس سالوں سے یہی ہوتا آیا ہے
اور اگر ہم نے ہماری کمزوریوں کو نہیں سمجھا اور معاملے کی تہہ تک نہیں گئے
تو آنے والے پچاس سالوں میں بھی یہی ہوگا۔
اس لئے آئیے تاریخ پر نظر ڈالیں اور اس کی روشنی میں راہِ عمل طے کریں

ہندوستان میں مسلمان بادشاہ بھی آئے اور مسلمان صوفی بھی۔
مگر ہندوستان کی تمام غیر مسلم قوموں نے بادشاہوں کو اپنا دشمن سمجھا اور صوفیوں کو محترم۔
بادشاہوں و شہنشاہوں سے ٹکر لی اور انہیں یہاں سے باہر کرنے کی سوچی
مگر صوفیوں کے آگے وہ عزت و احترام و عقیدت سے جھک گئے
بادشاہوں کو نفرت بھرے الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے
مگر صوفیوں کے مزاروں پر حاضری دینے والوں کی اکثریت غیر مسلم ہے
آئیے اس فرق کا تفصیلی جائزہ لیں:
سب سے پہلی وجہ یہ ہے کہ مسلم بادشاہ ہاتھ میں تلوار لے کر آئے
اور مسلم صوفی کردار!
مسلم بادشاہ دولت کے حریص تھے۔
اور مسلم صوفی اپنی فقیری میں مگن تھے۔

(بقیہ: آخری صفحہ پر)

مُبارک کاپڑی

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از
احمد مصطفےٰ صدیقی

مسجدِ حرام سے مسجد اقصیٰ تک

چشم زدن میں جانے کا یہ واقعہ اپنی شکل و کیفیت کے لحاظ سے بجائے خود اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی۔ اس کائنات کے اندر جو عجیب و غریب دنیائیں نہاں ہیں اس نشانی سے انسان کے دل پر ان دنیاؤں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ پھر انسان کی ان پوشیدہ طاقتوں کا اندازہ ہوتا ہے جو اللہ نے اس کی میں ودیعت کی ہیں۔ مزید برآں اس سے ان کی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے نوعِ بشر کے برگزیدہ بندوں کو عنایت کی ہیں جن سے وہ فیضانِ قدرت کے استقبال کی تیاری کرتے ہیں

جدید تہذیب نے جس کی بنیاد مادیت پر ہے روحانی انحطاط کی رفتار کو نہایت تیز کر دیا ہے جس کے نتیجے میں نوعِ انسانی نظریاتی بحران سے دوچار ہو چکی ہے۔ اس عام روحانی انحطاط اور نظریاتی بحران سے نقش کو کس

مسلمان معاشرہ بھی محفوظ نہیں رہا اور پراگندگی عقائد اور اخلاقی تباہی کا شکار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج نہ تو ایک عام مسلمان کو یہ معلوم ہے اور نہ وہ جاننے کی کوشش ہی کرتا ہے کہ کسی خاص مذہبی عقیدے کے ساتھ کون سے اہم واقعات وابستہ ہیں اور ایک نظریاتی قوم کی حیثیت سے ان کی زندگی میں اس عقیدے کو کتنی زبردست اہمیت حاصل ہے۔ واقعۂ معراج اپنے دامن میں جو روحانی اور سیاسی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کی طرف ہماری نظر شاذ و نادر ہی جاتی ہے حالانکہ یہ ایک نہایت اہم واقعہ ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم اور انجیل دونوں میں ہوا ہے۔

مسجد اقصیٰ (یروشلم)

روحانی اہمیت، توحید کی تبلیغ ہر پیغمبر نے کی۔ توریت میں بھی اور قرآن میں بھی خدا کی وحدانیت پر زور دیا گیا ہے۔ معراج کا واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کا علم زمان و مکان سے ماوراء ہر شئے پر محیط ہے وہ ہر چیز

دیکھ اور ہر بات سُن سکتا ہے۔ معراج کا واقعہ خدا کے اسی علم کا مظہر ہے۔ اس واقعہ میں خدا کی وحدانیت کو ہمیشہ کے لئے ایک مسلمہ حقیقت قرار دیا گیا ہے۔

معراج کے بعد اسلام کو زبردست عروج حاصل ہونے والا تھا۔ چنانچہ سورہ بنی اسرائیل میں معراج کا ذکر اور بنو اسرائیل کی کہانی بیان کرنے کے بعد اسلام کے سیاسی منشور اور نئی اُمت کے زندگی کے معتقدات چودہ نکات کی صورت میں بیان کئے گئے ہیں اور مسلمانوں کو قانون سازی کے لئے معاشرتی اقتصادی اور دینی و سیاسی ہدایات دی گئی ہیں۔ معراج کے ایک سال بعد ہجرت عمل میں آئی اور مدینہ اسلام کی دینی و سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا۔ جہاں خدائی احکام و قوانین کو عملی زندگی پر منطبق کیا جانے لگا۔ پھر فتح مکہ کے بعد تاریخ کا دھارا مکمل طور پر مڑ گیا۔

قرآن کریم نے بنی اسرائیل" اور "النجم" دونوں سورتوں میں صاف صاف ذکر کیا ہے کہ معراج کی رات رسول اکرمؐ کو اللہ کی بعض نشانیاں دکھائی گئی ہیں دوسری بہت سی نشانیوں کی طرح ایک نشانی یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یروشلم پہنچے۔ تو پیغمبرانِ کرام نے آپ کا استقبال کیا اور جبرئیل نے حضور سے امامت کرنے کی درخواست کی۔ دوسرے الفاظ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امامت کرنا اس امر کی واضح شہادت تھی کہ اب حضورؐ کو آنے والے تمام زمانوں کے لئے دینی اور سیاسی قیادت سونپی جارہی ہے۔

سفرِ معراج پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک وہ مسجد اقصیٰ جس کے اطراف و جوانب میں ہم نے برکت دی ہے تاکہ دکھائیں ہم اس کی کچھ نشانیاں بیشک وہ اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

آیت مذکورہ بالا میں (قرآن حکیم) میں یہ چیز واضح ہے کہ آپ معراج جسمانی اور بحالتِ بیداری ہوئی ہے۔ اگر یہ واقعہ بحالتِ خواب ہوتا تو اس کی تصریح کر دی جاتی اور عبدہٗ کی بجائے روحہٗ ہوتا اور اسریٰ کا لفظ بھی استعمال نہ ہوتا۔ اس کے علاوہ عبدہ کا اطلاق جسم و روح دونوں کے مجموعہ پر آتا ہے۔ تنہا روح کو عبد نہیں کہا جاتا لہٰذا ضروری ہے کہ روح اور جسم دونوں کے مجموعہ کو معراج ہوئی۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعاتِ معراج کے متعلق ارشاد فرمایا ہے عروج بی لیلة اسریٰ بھی۔ جس شب میں مجھ کو معراج کرائی گئی ہیں براق پر سوار ہوا۔ جبرئیلؑ میرے ہمراہ تھے۔ میں نے دودھ کا پیالہ پیا یہ سب جسم کی خاصیتیں ہیں۔ نیز اسریٰ فعل ہے اور فعل میں اصل یہی ہے کہ وہ بیداری پر محمول ہوتی۔ جب تک خلافِ اصل پر کوئی دلیل قائم نہ ہو سوار ہونا، جبرئیل کا ساتھ ہونا یہ سب جسم و روح کے خواص ہیں۔ روح کے متعلق یہ کوئی نہیں کہتا کہ روح سوار ہوئی وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ اور بہت سی عقلی و نقلی دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن بخوفِ طوالت اسی پر اکتفا ہے۔ جس کے سامنے کسی شک و شبہ اور اعتراض کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور یہ چیز مسلمہ متفق علیہ ہے کہ آپؐ کو یہ معراج جسم اقدس اور روح مبارک کے ساتھ بحالت بیداری ہوئی۔

دِل کی باتیں

مسعود احمد برکاتی

کہیں آپ یہ نہ سمجھ لیں کہ میں اس وقت آپ کا تعارف کسی شاعر سے کروا رہا ہوں جن کا تخلص دل ہے۔ جی نہیں، میری مُراد اس دل سے ہے جو آپ کے سینے میں دھڑک رہا اور عمر بھر دھڑکتا رہے گا۔ دل کے اتنے قریب ہونے کے باوجود اور دل سے اتنی خدمت لینے کے بعد بھی بہت سے لوگ دل کے متعلق کم، بہت کم جانتے ہیں۔ اس لئے آیئے آج دل کے متعلق کچھ ضروری اور ابتدائی سوالات کر کے اپنی معلومات جانچیں۔

دل یا قلب ایک مکمل اور بہترین مشین ہے۔ ایک ایسی مشین جو خود بخود چلتی رہتی ہے اور مسلسل چلتی رہتی ہے۔ دل بہت مضبوط ہوتا ہے، اتنا مضبوط کہ پیدائش سے لے کر موت تک متواتر کام کرتا رہتا ہے، لیکن پھر بھی نہیں تھکتا۔ آیئے ان سوالات پر غور کریں۔

۱۔ ایک بالغ آدمی کے دل کا وزن کتنا ہوتا ہے؟

ایک بالغ آدمی کے دل کا وزن صرف گیارہ اونس (ساڑھے پانچ چھٹانک) ہوتا ہے۔

۲۔ اگر ایک آدمی کی عمر ستر سال ہو تو اس کا دل کتنی بار حرکت کر چکا ہوگا؟

ذرا سنبھل کر جواب سُنیئے۔ دو ارب پچاس کروڑ بار۔ جی ہاں، دل ایک دن میں ایک لاکھ بار قریب دھڑکتا یا حرکت کرتا ہے۔

۳۔ آپ کا دل ایک دن میں کتنے گیلن خون پمپ کرتا، یعنی جسم میں دوڑاتا ہے۔

دس بیس گیلن نہیں، سو دو سو ہزار گیلن بھی نہیں، بلکہ پورے دو ہزار گیلن خون آپ کا یہ ننھا سا دل پمپ کرتا ہے۔ کیسے ہے محنتی خادم؟ تو آپ بھی ذرا محنت کی عادت ڈالیں۔

۴۔ آپ کے جسم میں بہت سی رگیں ہیں۔ یہ رگیں جسم سے دل میں اور دل سے جسم میں خون لے جاتی ہیں۔ ان سب کو ملا کر اگر ان کی لمبائی ناپی جائے تو کتنی ہوگی؟

آپ کو یہ بتائے دیتے ہیں کہ یہ لمبائی گزوں میں نہیں ہے، تو پھر فرلانگوں میں ہوگی؟ جی نہیں میلوں میں ہے۔ ساٹھ ہزار میل! یقین نہیں آرہا ہے، مگر یہ حقیقت ہے آپ کو یقین کرنا پڑے گا۔ اچھا یہ بھی سمجھ لیجئے کہ جن رگوں کو سُرخ خون جاتا ہے وہ شریانیں یا شرائین کہلاتی ہیں۔ ایسی ایک رگ کو شریان کہیں گے۔ جن رگوں میں سیاہی مائل نیلے رنگ کا، یعنی ناصاف خون گردش کرتا ہے ان کو وریدیں یا اَورِدَہ کہتے ہیں۔ اَورِدہ جمع ہے ورید کی یعنی ایک رگ کو ورید کہتے ہیں۔ کچھ رگیں بال سے بھی زیادہ باریک ہوتی ہیں۔ ان کا جال گوشت کے اندر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ ان رگوں کو عروقِ شعریّہ کہتے ہیں۔ عروق جمع ہے عِرق کی۔ عِرق کے معنی رگ۔ شعر کے معنی بال۔ شعریہ کے معنی ہوئے بال، جیسی عروقِ شعریہ کا مطلب ہوا بال جیسی باریک رگیں۔

۵۔ ایک اوسط درجے کے آدمی کے جسم میں کتنا خون ہوتا ہے۔؟

بہت زیادہ نہیں صرف ساڑھے دس پائنٹ۔

۶۔ اگر ایک بالغ آدمی آرام کی حالت میں ہو تو

اس کی نبض ایک منٹ میں کتنی بار حرکت کرے گی ؟
اس کا جواب تو میرے خیال میں سبھی کو آتا ہوگا۔
کہ آدمی اگر بیمار نہ ہو یا تھکا ہوا نہ ہو تو اس کی نبض ایک
منٹ میں ۷۲ بار حرکت کرے گی۔

۷۔ دل عمر بھر آرام نہیں لیتا۔ صحیح یا غلط ؟
بہ ظاہر یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے، لیکن
غلط ہے۔ دل دو دھڑکنوں (حرکات یا ضربات)
کے درمیان آدھے سیکنڈ کے لئے آرام کرتا ہے۔

۸۔ دل سارے جسم میں خون کو دوڑاتا یا گردش
دیتا ہے۔ اس کا مقصد کیا ہے ؟ کیا اس کا مقصد
جسم کی ساختوں تک آکسیجن اور غذا کو پہنچانا ہے یا
ساختوں کے فضلات کو بہا کر لے جانا۔؟
جی ! اس گردش کے دونوں مقصد ہیں۔ آکسیجن
اور غذا کو پہنچانا بھی اور کاربن ڈائی آکسائڈ کو خارج
کرنا بھی۔

۹۔ اگر کوئی آدمی یکایک گر پڑے تو کیا آپ کو
کسی معالج کو بلانے کے لئے دوڑ جانا چاہیئے یا پہلے یہ
دیکھنا چاہیئے کہ وہ آدمی ہوش میں ہے یا بیہوش ہو گیا ہے؟
معالج کو بلانے سے پہلے آپ کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ
گرنے والا آدمی کہیں بے ہوش تو نہیں ہو گیا ہے اگر وہ
ہوش میں ہے تو ممکن ہے وہ قے کرنا شروع کردے اگر
ایسا ہو تو اس کو پہلو کے بل لٹا دیجئے اور اس کے سر کو
پیچھے کی طرف جھکا دیجئے۔ اگر وہ بیہوش ہو گیا ہو تو اس
کی سانس اور نبض کو دیکھتے رہیئے۔ اگر وہ سانس نہ لے
رہا ہو، لیکن اس کی نبض چل رہی ہو تو اس کے منہ سے
اپنا منہ ملا کر اس کے پھیپھڑوں میں سانس بھر دیجئے اگر
سانس اور نبض دونوں غائب ہوں تو پھیپھڑوں میں
نقش کوکن

سانس بھرنے کے ساتھ ساتھ اس کے دل پر بھی مالش
کیجئے اور کسی دوسرے آدمی کو معالج کو بلانے کے لئے
دوڑائیے۔

۱۰۔ اگر کسی آدمی کو دل کا دورہ پڑ جائے تو آپ
کو کیا کرنا چاہیئے ؟
دل کے دورے کے وقت ابتدائی طبی امداد
(فرسٹ ایڈ) کا طریقہ یہ ہے کہ آپ مریض کے پاس ٹھیرے
رہیں اور اس کی حالت کو غور سے دیکھتے رہیں۔ اگر وہ
بے ہوش ہونے لگے یا اس کے حواس جواب دے چکے ہیں
تو اس کو پہلو کے بل لٹا دیجئے۔ ممکن ہے وہ قے کرے اس
کے منہ سے منہ ملا کر اس کے سینے میں ہوا بھر دیجئے اور ضرورت
ہو تو اس کے دل پر مالش کریں۔ اسی کے ساتھ کسی معالج
کو لانے کیلئے بھیج دیجئے۔ جس شخص پر دل کا دورہ پڑا ہو
اس کو کوئی محنت کا کام نہ کرنے دیجئے۔ نہ زینہ چڑھنے دیجئے
اور نہ نہلانے دیجئے۔

اچھا اب دل کی حفاظت، یعنی دل کی مشین
کو صحیح سلامت رکھنے اور اس سے زیادہ دن تک کام لینے
کیلئے چند باتیں سن لیجئے۔ ۱۔ خوش رہئے۔ فکر اور
پریشانی کی عادت نہ ڈالیئے۔ کوئی بڑے سے بڑا نقصان ہو جائے
ہنسی خوشی برداشت کیجئے۔ اگر آپ صحتمند رہے تو ہر نقصان کی
تلافی کر لیں گے۔ ۲۔ متوازن غذا کھائیے۔ چکنائی زیادہ
نہ کھائیے۔ کھانا کم کھائیے۔ کچھ بھوک رکھ کر کھائیے۔ زیادہ
کھانے سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مٹاپا اور وزن
بہت نقصان دہ ہے۔ ۳۔ ورزش اور جسمانی محنت کو کسی
حالت میں نہ چھوڑیئے۔ ورزش سے بہتر صحت کا ٹانک کوئی
دوسرا نہیں۔ ۴۔ ضرورت سے زیادہ تھکن بھی اچھی نہیں کام اور
محنت کے بعد آرام بھی ضروری ہے۔ وقفے وقفے سے کام اور آرام
کیجئے ـــ ⁂

دسمبر ۹۷ء

رد و قبول

ہر آدمی کے سامنے رد و قبول کا ایک معیار ہوتا ہے۔ اسی کے مطابق کبھی وہ ایک چیز کو لیتا ہے، اور اسی کے مطابق وہ دوسری چیز کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً ایک تاجر کا معیار تجارتی فائدہ ہے وہ اس معاملہ کی طرف جھک جائے گا جس میں تجارتی فائدہ ہو، اور جس میں تجارتی فائدہ نظر نہ آئے، اس سے وہ دور ہو جائے گا۔ ایک وکیل کا معیار "کیس" ہے اگر وہ دیکھے کہ اس کا "کیس" قانونی اعتبار سے پورا ہے تو وہ مطمئن رہے گا، اور اگر "کیس" قانونی اعتبار سے پورا نہ ہو تو وہ بے چین ہو جائے گا۔ اسی طرح کچھ لوگوں کا معیار ان کا ذاتی وقار ہے۔ وہ ہر چیز کو اس معیار پر جانچتے ہیں کہ اس کا اثر ان کی ذات پر کیا پڑتا ہے۔ جو بات ان کے ذاتی وقار کو ٹھیس پہنچانے والی ہو، اس کو رد کر دیں گے۔ اور جس بات سے ان کا ذاتی وقار محفوظ رہے اس کو اختیار کر لیں گے۔

رد و قبول کے تمام معیار جاہلیت کے معیار ہیں۔ یہ ان لوگوں کے معیار ہیں جنہوں نے حقیقت کو نہیں جانا۔ جو ابھی تک اپنے ذہنی خول میں جی رہے ہیں۔ ان کے ذہنی خول سے باہر جو حقائق ہیں ان کی انھیں خبر نہیں۔ مومن وہ ہے جو اپنے ذہنی خول سے باہر آجائے۔ جو تمام چیزوں کو حقیقت واقعہ کی نسبت سے دیکھنے لگے نہ کہ اپنے ذاتی رجحان کی نسبت سے۔

مومن کی زندگی کا معیار رجوع الی اللہ ہوتا ہے وہ ہر چیز کو اس نسبت سے جانچتا ہے کہ اس سے اس کے اندر اللہ کی طرف رجوع پیدا ہوا یا اللہ کی طرف رجوع پیدا نہیں ہوا۔ اس کی کامیابی اگر اس کے اندر شکر خداوندی کا جذبہ ابھارے تو وہ کامیابی ہے ورنہ ناکامی۔ اس کا نقصان اگر اس کو خدا کے مقابلہ میں اپنے عجز کا احساس دلائے تو وہ فائدہ ہے ورنہ سراسر نقصان ہے۔ غلطی کر کے اگر اس کے اندر اعتراف خطا کا احساس ابھرے اور وہ اپنے رب کی طرف دوڑ پڑے تو ایسی غلطی اس سے بہتر ہے کہ وہ غلطی نہ کرے اور اسکے نتیجہ میں اسکے اندر جھوٹا پندار پیدا ہو جاتے۔

کچھ نفسانی غذا پر جیتے ہیں اور کچھ لوگ ربانی غذا پر۔ غیر مومن کی خوراک نفسانی غذا ہوتی ہے۔ مومن وہ ہے جو ربانی غذا پر جینے لگے جسکے لئے زندگی کا ہر تجربہ اسکو اپنے رب سے جوڑنے کا ذریعہ بن جائے۔

عمرہ
حج
زیارات
حج کی بکنگ شروع ہو چکی ہے لہذا جلد از جلد اپنی نشست محفوظ کرالیں
عازمین حج ۱۹۹۸ء کے لیے اعلیٰ خدمات اور بہترین سہولیات سے آراستہ
حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین
المقدس ٹورز اینڈ ٹراولز
ہیڈ آفس: ۵۱-۵۷، دونتار اسٹریٹ، میزنین فلور، روم نمبر ۱۹ زکریا مسجد کے پیچھے، ڈامر گلی، ممبئی نمبر ۴۰۰۰۰۳
منتظم: فقیہ عبد الرشید حاجتے
فون آفس: 3772047
فون رہائش: 341215З
گرمیوں کی اور دیوالی کی چھٹیوں میں عمرہ کے لیے فوراً رابطہ قائم کریں
A کلاس
حج کے لیے
۷۲ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
پورے رمضان سے عید تک ۴۲ ہزار روپے
B کلاس
حج کے لیے
۶۵ ہزار روپے ۳۵ روز کے لیے
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ اور ۲۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱۱ روزے سے عید تک ۳۸ ہزار روپے
C کلاس
حج کے لیے
۵۸ ہزار روپے - ۳۵ روز
روانگی پہلے گروپ ۱۵ مارچ
رمضان عمرہ
۱ روزے سے ۱۵ روزے تک ۲۵ ہزار
معزز مہمان حرم ۔۔۔۔۔ السلام علیکم
ضلع کوکن، شہر ممبئی اور مہاراشٹرا کا قابل اعتماد ادارہ "المقدس ٹورز اینڈ ٹراولز" منظم کردہ پروگرام کے تحت پچھلے کئی سالوں سے شائستہ اور تجربہ کار رہنمائی کے ساتھ زائرین کی تشفی بخش خدمت کرتا آرہا ہے۔ امسال بھی مزید سہولتوں کے ساتھ اور مناسب اخراجات پر ہم اپنے تجربہ کار ساتھیوں کے ساتھ آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ مندرجہ ذیل پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جس میں شامل ہو کر آپ بہتر طریقے سے حج، عمرہ، بیت المقدس، نیز مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کی زیارتوں سے بھی فیضیاب ہو سکتے ہیں۔
زیر سرپرستی: پیرزادہ سید عمر فیض اللہ شاہ بابا قادری الرفاعی، کرلا جری مری، عبد الرشید بابا قادری نقشبندی ماہم
زیر قیادت: محمد ابراہیم مرچنٹ خلیفہ قادری الرفاعی۔ فون ۔ ۴۴۵۸۱۱۶ ۔ عبد العزیز بابو (کرلا)
زیر اہتمام: عبد القادر مجاور فون: ۳۶۲۴۴۴۶ محمد اقبال نائیکر ۔ مولا علی عبد الغفور مٹھائی والے (ماہم) عبد اللطیف دھیکاری
حج میں رہائش مکہ میں الراجی بینک بلڈنگ، صرف دس قدم پر باب عمرہ کے سامنے۔ مدینہ میں بھی مسجد نبوی سے قریب تر
ہمارے نمائندے
ممبئی | مولا علی، مہاراشٹرا کیپ فرنیچر | ۳۱۱۵۰۱۲ | تدڑیل رائے گڈھ | علی خان عمر خان دلشنکر | ۷۶۴۸۸
کالسی بیلا تھا | حاجی علاؤالدین | ۸۱۱۳۷۳۳ | مان گاؤں | نثار فرزے ماں ررو سے رائیگڈھ | ۶۷۱۵۵
کرلا جری مری | عمر علی پیرزادہ علی پلاسٹک والے | ۸۵۱۱۷۹۱ | قبلہ رائے گڈھ | سید عبد اللہ عبد الرحمن قادری | ۳۲۱۱۹
دھاراوی | عباس علی پٹی والے ۔ ۴ نمبر بلاک ایکتا سوسائٹی | | کرناٹک گلبرگہ | اے جی عبد الستار | ۲۶۸۴۹
منور | شکیل سکندر پٹھان | ۶۲۲۳۷۱۳ | کرناٹک گوکاک | ایم جی مجاور | ۲۶۳۴۳
پونہ | محمد نور کھوت | ۶۵۶۲۷۱ | دہلی | جمیل بھائی دریا گنج | ۳۲۶۳۰۱۴
پونہ | محمد اقبال حاجی احمد | ۶۴۰۳۷۸ | جے پور | حاجی محمد احمد (محلہ نیلگراں) | ۶۰۳۳۳۸
پنویل | عبد الستار کھوت | ۷۴۵۲۱۵۸ | میرٹھ | حاجی محمد متین ۵۱۸، کوٹلا اسٹریٹ میرٹھ | ۲۷۳۶۲۰
گورے گاؤں | (رائے گڈھ) وحید الدین شہاب الدین | ۳۳۵ | سہارنپور | حاجی ایم ایچ کاظمی (ایڈوکیٹ) | ۷۴۶۳۹۳ ۷۴۱۰۵۹
دھولی | ایم اے مرچنٹ ۵۲۰۳۰۳ | ۵۲۰۳۰۱ | دھولیہ | آصف عیسیٰ شیخ، محمد آگرہ روڈ | ۲۳۷۹۷
باندرہ | محمد یوسف، یونس بلڈنگ، لوہارہ | | اجمیر شریف | محمد نعیم ظہور میاں مجاور |
ناسک | سلیم شیخ، باغبان پورہ ۷۵۱۵۲ | ۷۹۶۵۲ | ممبرا | محمد شفیع میمن، مہاراشٹرا اسکول کے پاس |
سیوڑی | عبد القادر علی مانکیکر | ۳۱۸۲۶۳۸ | ملاڈ، مالونی | جاوید بھائی، اکھورے سک کیمیکل لانڈری | ۸۶۴۱۸۴۷ ۸۸۱۹۵۳۴

"کوکن میں اُردو تعلیم"

از: ابراہیم احمد سندیلکر

ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر صاحب نے ۱۹۰۳ء سے ۱۹۹۵ء تک اُردو تعلیم کے تعلق سے کوکن میں جو تحریکیں اٹھیں اور تعلیمی ادارے قائم ہوئے نیز اردو تعلیم کی فروغ و ترقی کے لئے جو کوششیں ہوئیں اپنی کتاب میں ان کا احاطہ کیا ہے ـــــ نشتر صاحب کے الفاظ میں

"اس کتاب میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ خطۂ کوکن میں اُردو تعلیم و تہذیب کے بکھرے ہوئے تاریخی حقائق کو تحقیق و تنقید کی روشنی میں سمیٹ کر یکجا کر دیا جائے۔ چنانچہ ۱۹۰۳ء سے ۱۹۹۵ء تک کی تعلیمی صورت حال، پیش رفت اور رفتار ترقی کے احوال و کوائف کو تجزیاتی مطالعہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔"

ہندوستان کے مسلمانوں میں سر سید احمد خان پہلے مسلم رہنما تھے جنہوں نے علوم جدیدہ بہ الفاظ دیگر مغربی تعلیم کے لئے تحریک شروع کی جس کی ابتدا انہوں نے ۱۸۷۵ء میں علیگڈھ میں ایک ابتدائی مدرسہ کے اجرا اور ۱۸۷۷ء میں ایم اے او کالج کے قیام سے کی۔ اس کے ساتھ ہی اپنی تحریک کو تقویت دینے، مسلمانوں میں تعلیمی بیداری پیدا کرکے ان میں جدید تعلیم عام کرنے کے مقصد سے ۱۸۸۶ء میں انہوں نے آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ جس کے اجلاس مختلف شہروں میں ہوتے رہے۔

اس کانفرنس میں انیسواں سالانہ اجلاس ۱۹۰۳ء میں بمبئی میں ہوا تو کوکن سے اور خصوصاً سابق ریاست جنجیرہ کے مقامات سے علم دوست حضرات بطور مندوبین اس میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے نتیجہ میں کوکن کے عوام عام طور پر جدید تعلیم کی طرف راغب ہونے لگے۔ ظاہر ہے کہ ڈاکٹر نشتر صاحب نے ۱۹۰۳ء میں اس کانفرنس کو نقطۂ آغاز بنا کر اس کے زیر اثر اٹھنے والی تعلیمی تحریکوں کی کوششوں سے اجرا ہونیوالی درسگاہوں کے احوال کا احاطہ کیا ہے اور ان تحریکوں سے وابستہ افراد کے کارناموں کے ساتھ ان محبان اردو کا تذکرہ کیا جنہوں نے اردو تعلیم کے فروغ میں حصہ لیا۔

تھانہ، رائیگڈھ، رتناگیری اور سندھو درگ پر مشتمل کوکن کے اس سنگلاخ علاقہ میں پہاڑیوں، دشوار گزار گھاٹیوں، وادیوں اور کھاڑیوں کے درمیان بسے ہوئے اور ایکدوسرے سے کٹے اور بٹے ہوئے حصے ماضی قریب تک مواصلات کی سہولتوں کی عدم موجودگی کی بنا پر ایکدوسرے سے ایسے غیر مربوط تھے کہ ہر حصہ کو عملی طور پر اپنی مقامی انفرادیت اور مفاد مدنظر تھا۔

جس کی بنا پر تعلیمی اور فلاحی تحریکیں بھی اپنے اپنے علاقائی حصوں تک محدود رہیں اور وہ ایکدوسرے کے حالات اور واقعات سے بے خبر رہے۔

بمبئی شہر ہی ایسا تھا جو کوکن کے مسلمانوں کا شروع ہی سے مرکز بنا ہوا تھا۔ یہاں کوکن کے دور دراز کے مقامات سے آئے ہوئے اہلِ علم و فن ذریعۂ معاش کے لئے سکونت پذیر تھے۔ بمبئی ان کا اپنا شہر تھا اور یہیں کوکنی برادری میں باہم رشتے اور تعلقات استوار ہوتے تھے۔

ان حالات میں اردو تعلیم کی اشاعت کیلئے یا اردو ذریعۂ تعلیم کی درسگاہوں کے اجرا کے تعلق سے کوکن کے دیہی علاقوں میں جو کام ہوا اور جو پیش رفت ہوئی اس کی نسبت سے کوئی مستند اور سلسلہ وار حقائق منظرِ عام پر نہیں آئے۔ البتہ اس سمت میں گزشتہ نصف صدی کے دوران کچھ کوششیں ضروری ہوئیں۔ محترمہ ڈاکٹر میمونہ دلوی نے اپنی کتاب "بمبئی میں اردو" میں بمبئی کی اردو صحافت، اردو اخبار، مطابع، شعرا، کا دستوں کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اسی طرح جناب انجم عباسی صاحب نے "کوکن کے سپوت" (جلد اول اور دوم) میں کوکن کی نمایاں شخصیتوں کا انٹرویو، سوانح حیات، علمی شخصیتوں کے خیالات اور حالاتِ زندگی قلمبند کئے ہیں۔ ان سے کوکن کے علمی اور سماجی کارناموں اور خدمات کا ایک اجمالی خاکہ ذہن میں اترتا ہے۔ درحقیقت انجم صاحب نے اس طرف توجہ دے کر ایک قابلِ قدر اور یادگار کارنامہ انجام دیا ہے۔

کوکن کے منتشر اور دور افتادہ دیہی علاقہ میں اس وقت تقریباً ایک سو اردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکول ہیں جو مختلف انتظامیوں کے ماتحت چل رہے ہیں اور جن کا آج بھی ایک دوسرے سے رابطہ نہیں ہے ان حالات میں اردو تعلیم کی تحریکوں، درسگاہوں، اور ان سے وابستہ افراد کے احوال کو اکٹھا کر کے ضبطِ تحریر میں لانے کی جسارت کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ ڈاکٹر نشتر کی پہلی اور صبر آزما کوشش قابلِ داد ہے۔ اچھے کام کا آغاز ہوا ہے مگر ابھی نا تمام ہے۔ نشتر صاحب کو اس کا احساس ہے اور کام کے ادھورے ہونے کے احساس نے ان کو اس کتاب کی دوسری جلد شائع کرنے پر آمادہ کیا ہے اور انہوں نے اس کے موضوعات کی بھی نشاندہی کی ہے۔ نشتر صاحب نے بنجر زمین میں بیج بویا ہے اور اوروں کو آبیاری کی دعوت دی ہے۔

کوئی کتاب خواہ تصنیف ہو تالیف ہو، یا تحقیق، اس میں بہت ساری خوبیوں کے ساتھ کچھ کمیاں، کچھ کوتاہیاں بھی واقع ہو جاتی ہیں اور تنقیدی مطالعہ کرنیوالوں کے لئے حقائق کی تلخیاں، اظہار بیان، تحریر کا مزاج اور ذاتی احساسات کبھی کبھی اختلافی پہلو بن کر تنقید کے لئے مواد اور جواز کا ساماں پیدا کرتے ہیں۔ نشتر صاحب کی کتاب بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتی۔

نشتر صاحب نے اپنی کتاب کا آغاز ۱۹۰۳ء سے کیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ "کوکن میں اردو تعلیم" سے ان کی مراد اردو کی جدید تعلیمی نظام (انگریزی) کے ساتھ جس کو ۱۹۰۳ء کی تعلیمی کانفرنس سے کوکن میں ترغیب ملی تھی۔ ڈاکٹر نشتر نے اپنی کتاب کا آغاز یہیں سے کیوں کیا؟ یہ ان کی اپنی پسند اور اپنا انتخاب ہے لیکن عام قاری کو اس سے ایک تو یہ تاثر ہو سکتا ہے کہ کوکن میں بطور ایک زبان کے اردو کا آغاز ہی ۱۹۰۳ء سے ہوا ہے یا دوسرا تاثر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جدید تعلیم (انگریزی) کے نظام کے ساتھ اردو تعلیم ۱۹۰۳ء سے پہلے کوکن میں رائج نہیں ہوئی تھی۔ دونوں صورتوں

یں یہ بات صاف ذہن نشین ہونی چاہیے کہ کوکن میں اردو کی تعلیم بحیثیت زبان کے صدیوں سے رائج تھی اور مختلف مراکز میں اردو، فارسی، عربی اور دینی تعلیم خانگی مکاتب کے ذریعہ دی جاتی تھی۔ اسی طرح کوکن میں اردو کے ابتدائی مدارس اور اردو فارسی کے انتظام کے ساتھ انگریزی میں ہائی اسکول کی تعلیم کا آغاز بھی ۱۹۰۳ء سے کافی پہلے ہو چکا تھا۔

گزشتہ صدی میں جب شمالی ہند میں سرسید احمد خان نے مسلمانوں میں علوم جدید کی تعلیم کی تحریک شروع کی اسی زمانہ میں کوکن کے ایک حصہ میں ان کے ایک حصہ میں ان کے ایک ہمنام نواب جنجیرہ سرسیدی احمد خان نے بھی اپنی ریاست (جنجیرہ) میں ایک تعلیمی تحریک شروع کی تھی۔ ۱۸۷۳ء سے پہلے اس ریاست میں خانگی مکاتب کے ذریعہ اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس کے بعد ان خانگی مکاتب کی جگہ اردو اور مراٹھی کے سرکاری اسکولوں کے اجراء کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ نواب سرسیدی احمد خان نے ریاست کے ہر گاؤں میں اردو اور مراٹھی کے اسکول، بعض مقامات پر اینگلو ورناکیولر اور کچھ انگریزی کے اسکول قائم کئے۔ ۱۸۷۸ء میں مروڈ میں اردو اور فارسی کی تعلیم کے انتظام کے ساتھ ایک انگریزی اسکول قائم کیا گیا جو ۱۸۸۶ء میں ایک مکمل ہائی اسکول بن گیا اور اپنے بانی کے نام پر "سرسیدی احمد خان ہائی اسکول" کے نام سے مشہور رہا۔ کوکن کا یہ پہلا اسکول تھا جس میں اردو فارسی کا انتظام تھا۔ اس اسکول سے میٹرک کی پہلی جماعت (Batch) ۱۸۸۵ء میں بمبئی یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئی تھی۔

بیرون ریاست سے رتناگری اور قلابہ (رائیگڑھ) ضلعوں کے مقامات سے طلباء آکر اس ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا مگر کہتے ہیں کہ "سرسیدی احمد خان ہائی اسکول" مروڈ پورے مہاراشٹر میں پہلا ہائی اسکول ہے۔

نواب سیدی احمد خان تعلیم یافتہ، روشن خیال اور رعایا پرور حکمراں تھے۔ ریاست کی ہندو اکثریت کی زبان مراٹھی تھی، ریاست کی دفتری زبان مراٹھی تھی۔ ایک منصف مزاج اور رواداری حاکم کی حیثیت سے انہوں نے رعایا کی تعلیم کا ایسا انتظام بنایا تھا جس میں انگریزی کے ساتھ مسلمانوں کے لئے اردو اور فارسی کا اور مراٹھی داں طبقہ کے لئے مراٹھی اور سنسکرت کا انتظام تھا۔ جس سے دونوں طبقوں کی ضروریات پوری ہوتی تھیں۔

نواب کی مسلسل ترغیب کے باوجود مسلمان ایک عرصہ تک اس ہائی اسکول کا کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ ۱۹۰۳ء میں جب آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا انیسواں سالانہ اجلاس بمبئی میں منعقد ہوا تو انہیں کی ترغیب سے ریاست کے چند شیفتگان علوم اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے گہرے اثرات کے نتیجہ میں مہسلہ، شریوردھن اور قلعہ جنجیرہ میں یکے بعد دیگرے تین مختلف انجمنیں تعلیم کی اشاعت کے مقصد سے قائم ہوئیں۔ اور پھر نواب صاحب کی کوششوں سے یہ تینوں انجمنیں باہم ضم ہو کر ۱۹۰۷ء میں ایک مرکزی اور متحدہ انجمن بنام "انجمن اسلام ریاست جزیرہ حبشان" مروڈ میں نواب سیدی احمد خان کی سرپرستی میں قائم ہوئی جو اس وقت انجمن اسلام

جنجیرہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس انجمن کے تحت سب
سے پہلے ۱۹۰۱ء میں ایک دارالاقامہ قائم ہوا اور مسلمانوں
میں اشاعتِ تعلیم اس کا مشن رہا۔ اس انجمن نے کوکن
کے مسلمانوں میں علمی بیداری پیدا کرنے میں ویسا کام
انجام دیا جو سر سید احمد خان کی تعلیمی تحریک کے لئے
آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے انجام دیا۔

انجمن اسلام جنجیرہ شروع ہی سے طلبہ
کی رہائش و تعلیم و تربیت کے لئے دارالاقامجات کے قیام
کے ساتھ ساتھ دینی و دنیوی تعلیم کے لئے ضروری سہولتوں
کی فراہمی، تعلیمی امداد اور اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف کے اہتمام
کے ساتھ خطۂ کوکن کے مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق اور اصلاح
طرزِ معاشرت کے لئے کوشاں رہی۔ لیکن ریاستِ جنجیرہ کے
انضمام کے بعد جب سر سیدی احمد خان ہائی اسکول مروڈ
کے اس وقت کے انتظامیہ نے انجمن کی جانب سے مالی امداد
کی پیشکش کے باوجود اس اسکول میں اردو اور فارسی کی
تعلیم ختم کر کے اسکول کا ذریعہ تعلیم پوری طرح مراٹھی کر دیا
تو انجمن نے اردو میڈیم کے اپنے علیحدہ ہائی اسکول قائم
کرنا شروع کیا۔ آج اس انجمن کے زیرِ اہتمام مختلف مقامات
پر سات ہائی اسکول۔ چار جونیئر کالج، ایک ڈی ایڈ کالج،
ایک ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور دو دارالاقامجات جاری ہیں۔

انجمن اسلام جنجیرہ دراصل نواب سر سیدی
احمد خان کی علمی تحریک کا ایک حصہ ہے۔ نواب سیدی احمد
خان کی ایک صدی قبل کی تعلیمی تحریک اور اس کے اثرات
تعلیمی بیداری، جدید تعلیم کے ساتھ اردو کی ترویج و
فروغ، معاشرہ کی اصلاح، تہذیبی و ثقافتی ماحول اور
اس تحریک سے وابستہ بے شمار افرادِ قوم کی قربانیوں
اور کارناموں کے احوال و حقائق، کوکن کی اردو تعلیم کی
تاریخ کا ناقابلِ فراموش حصہ ہیں۔ درحقیقت یہ
بات بھی قابلِ غور ہے کہ نواب سیدی احمد خان
کی تعلیمی تحریک کا اس وقت آغاز ہوا تھا جب کہ سر سید
احمد خان کی تحریک شمالی ہند سے بمبئی اور کوکن میں
پہنچی بھی نہیں تھی ——— ٭٭٭

نذرِ سندیلکر

از: عبدالرحیم نشتر

زندگی کی شام ہوتی جارہی ہے
آپ ہی کے نام ہوتی جارہی ہے

ٹمٹماتی، لڑکھڑاتی، لو دیئے کی
صبح کا پیغام ہوتی جارہی ہے

ننھی کونپل[1] پھوٹتی ہے غم نہ کرنا
یہ زمیں[2] گلفام ہوتی جارہی ہے

پھوٹتی ہیں ان کے چہرے سے شعاعیں
روشنی اب عام ہوتی جارہی ہے

جو تمنا تھی لبوں پر اک دعا سی
وہ تمہارا نام ہوتی جارہی ہے

سب مجھے حیرت سے تکنے لگ گئے ہیں
آرزو، بدنام ہوتی جارہی ہے

۱۔ مبارک کاپڑی اور دوسرے نوجوان

۲۔ خطۂ کوکن

از: شرف کمالی

دلالی

املا حیرت جناب عالی ہے
دین دھرمات ین دلالی ہے

تم چو متولّی زر تشیکاس اسل
امچو ین مھور کیو شنیکالی ہے

ڈھاکٹو پورگو ہے تبلیغی
تھوڑلو پورگو موالی ہے

بولنا ہے مٹا النکارک
امچی آیا جماعت والی ہے

کوکنات ہانت پری نتراد کیتی
آپ چی وارتا نرالی ہے

مانگتے کیں تے نیا چے چیتیٹے کاں
تو فقیر ہے مھگن سوالی ہے

صرف مھانگے نی یا پلان املا
تیشی ایکندریت خوشحالی ہے

مولوی تھیں تھیں ناچتے کیسو
اُتھل پانیا چی ہی کھلالی ہے

چلا گھیا گھونٹ بیگی زاؤں چا ہے
درچیا عرسات لا قوالی ہے

صرف اک پاؤلی کمی ہوتی
بایکو بالیاچی پلالی ہے

افریقات ایک قدر دان امچی
دنی منڈیلا سرکھی کالی ہے

کوکنی شاعر اک ظریف ہوتے
تیا نچے نشتر شرف کمالی ہے

غزل

دیکھا اِدھر دیکھا اُدھر آدھا اِدھر آدھا اُدھر
عینک سے کم آیا نظر آدھا اِدھر آدھا اُدھر

راشن بٹا خیرات میں پیسے بٹے ہر ہاتھ میں
سسرال اور سالے کا گھر آدھا اِدھر آدھا اُدھر

دل نے نمازیں توڑ دیں تھا شور ڈسکو کان میں
سجدہ ادھورا منتظر آدھا اِدھر آدھا اُدھر

دعوت بہت اچھی رہی پیچھے اڑے سلر گرے
دھرتی پہ تھا شق القمر آدھا اِدھر آدھا اُدھر

زلفوں کا جنگل بٹ گیا اک مانگ نے کھینچی سڑک
جیسے کہ ظلمت کا ہے گھر آدھا اِدھر آدھا اُدھر

کچھ عید پہ ہنستے ملے کچھ لوگ تو روتے ملے
دن عید کا زیر و زبر آدھا اِدھر آدھا اُدھر

لگتا نہیں دل اپنا بھی دو گز کے کمرے میں صبا
ہے پارٹیشن کا نگر آدھا اِدھر آدھا اُدھر

صبا شیبانی
(مروڈ جنجیرہ)

حاجیوں کی خدمت ہمارا نصب العین ہے۔
مکہ حج کارپوریشن (ممبئی)
گذشتہ برسوں کی پُرخلوص وقابلِ اعتماد خدمات کی عوامی سند کیساتھ اس سال پھر ہم آپکی خدمت میں حاضر ہیں۔ ہماری وہ خصوصیات جنکی وجہ سے "مکہ حج کارپوریشن" کو طرّۂ امتیاز حاصل ہے اور حجاجِ کرام کا بے پناہ تعاون حاصل ہے وہ درج ذیل ہیں۔
○ حجاج کرام کی تمام انتظامی امور کی ذمہ داریاں ہم سنبھالتے ہیں تاکہ آپ یکسوئی سے حج، عمرہ اور عبادت کر سکیں ○ تجربہ کار مخلص رہنا ہمہ وقت آپ کی خدمت و رہنمائی کیلئے کمربستہ رہتے ہیں ○ ڈائرکٹ فلائٹ سے آرام دہ اور پُرکیف سفر ○ گھریلو ماحول جسمیں آپ بالکل اجنبیت محسوس نہیں کریں گے ○ بہترین لذیذ اور صحت بخش کھانے اور ناشتہ وقت پر دستیاب ہوتا ہے ○ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں حرم سے بالکل قریب رہائش مع ایئر کنڈیشن اور لفٹ کے جس میں فون اور فیکس کی سہولیات حاصل ہوتی ہیں ○ مکہ مکرمہ میں کپڑا دھونے کیلئے واشنگ مشین کی سہولت دستیاب ہوتی ہے ○ طبی مشوروں کے لئے ڈاکٹر ساتھ ہوتے ہیں ○ جدہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تمام سفر ایئر کنڈیشن بسوں کے ذریعہ ہوگا ○ حج و عمرہ کے ارکان و مسائل سکھانے کیلئے علماء دین ساتھ ہوتے ہیں ○ مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کی زیارتیں ہمارے خاص تجربہ کار گائیڈ کے ساتھ کرائی جاتی ہیں ○ حج کا سفر آپ کی سہولت کے لحاظ سے دو گروپ میں ہوگا۔ آپ اپنی مصروفیات کو مدنظر رکھتے ہوئے پہلے یا دوسرے گروپ میں سفر کرسکتے ہیں۔ خلیجی ممالک، افریقہ اور یورپ سے آنیوالے حاجیوں کیلئے مکہ مکرمہ میں ہمارا ٹور جوائنٹ کرنے کی خاص سہولت موجود ہیں ○ بہترین انتظامی سہولیات اور ہماری ذاتی خدمات مہیا کرنے کی غرض سے ہم محدود سیٹیں لے جاتے ہیں۔ اس لئے مایوسی سے بچنے کے لئے فوراً اپنی سیٹ بک کرائیں۔ ○○
ہمیں اپنی خدمت کا موقع دیں اور آرام و اطمینان سے حج کریں
نوٹ
یہ سفر انٹرنیشنل پاسپورٹ پر حکومت کے مہیا کردہ B T.Q S کے اسکیم کے تحت ہوگا ★ پاسپورٹ بنوانے کی سہولیات ہمارے یہاں موجود ہیں۔ جن حضرات کے پاسپورٹ تیار نہ ہوں وہ فوراً بنوالیں ★ ہوائی جہاز کے کرائے، معلم فیس یا فارین ایکسچینج کے شرح میں اضافہ ہونیکی صورت میں اسی مناسبت سے اضافہ کیا جائے گا۔
شرح ٹکٹ
حج ٹور اکانومی کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
63,000/=
حج ٹور سوپر ڈیلکس کلاس
۳۵ تا ۴۰ روزہ سفر
72,000/=
فیملی ویکیشن عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (ماہ نومبر میں)
33,000/=
رمضان عمرہ ٹور
۱۵ روزہ سفر (آخری عشرہ)
40,000/=
مزید معلومات اور بکنگ کیلئے ہم سے فوراً رابطہ قائم کریں
ضمیر احمد قادری، مکہ حج کارپوریشن
۶۹، کامبیکر اسٹریٹ ممبئی ۴۰۰۰۰۳
فون: 376 5969/37 92 31
373 84 49 FAX
خالد پرکار، پرکار ایجنسی ۳۱، شریف دیوجی اسٹریٹ ممبئی ۳
فون: 343 63 79/3446051
3442344/3428271 FAX
شکیل، شفیق، فرید
۵۶، تمبیر نظام پور، بھیونڈی، ضلع تھانہ۔
فون: (02522) 30693/36551

"گرتے کو تھام لے ساقی"

از: شیخ اسماعیل، نیروبی، کینیا (مشرقی افریقہ)

بہن جی کا وقت بے وقت ہمارے ہاں ٹپک پڑنا کوئی انوکھی بات نہیں تھی اور جب بھی وہ آتیں خالی ہاتھ نہ لوٹتیں۔ کبھی پیاز تو کبھی آٹا۔ کبھی مکھن تو کبھی بیگن اکثر نقدی بھی بیگم سے مانگ کر لے جاتیں۔ اس روز جب وہ پو پھٹتے ہی چلی آئیں تو میرا دل دھک دھک کرنے لگا۔ ہم دونوں کے گھروں کے درمیان کم از کم ڈیڑھ کلومیٹر کا فاصلہ تھا اور کڑاکے جاڑے میں وہ تنہا پیدل طے کر کے آئی تھیں۔

"خیر تو ہے؟" میں نے دروازہ کھولتے ہوئے پوچھا۔

"بھائی صاحب!" بہن جی نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ "دھرم کل صبح دفتر گئے ہیں وہ ابھی تک واپس نہیں لوٹے ہیں۔" وہ اپنے پتی دھرمیندر کو دھرم کہا کرتی تھیں۔

"دھرمیندر کو بھگوان نے سونے کا دل دیا تھا۔ حاتم طائی کا بیٹا تھا وہ وقت پڑنے پر اپنے دوستوں کی خاطر جان کی بازی بھی لگا سکتا تھا۔ بدقسمتی سے بری سنگت میں رہ کر شراب اس کے منہ کو کچھ ایسی لگی کہ چھوٹتی ہی نہیں تھی۔ ہم دونوں نے کینیا کی سول سروس میں تیرہ سال پہلے تقریباً ایک ہی ساتھ کلرک کی حیثیت سے ملازمت شروع کی تھی۔ اس عرصہ میں میں ترقی کی کئی سیڑھیاں چڑھ چکا تھا، مگر دھرمیندر اپنی قبیح عادات کے سبب ابھی تک اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔ شراب اس کی تمام مذموم خصلتوں کا سرچشمہ اور اس کے تنزل اور تباہی کا باعث ثابت ہوئی۔ اس کے باوجود میں نے ہر حالت میں اس کا ساتھ دیا۔

"آپ فکر مت کریں بہن جی۔ ہوگا کہیں۔ میں اسے کھوج کر شام تک گھر لے آؤں گا۔" میں نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ جب وہ واپس جانے لگیں تو بیگم نے روک کر کہا کہ اب ہمارے ساتھ ناشتہ کر کے ہی چلی جائیں۔ گھر میں کوئی بچے تو تھے نہیں جو ماں کا انتظار کر رہے ہوں گے۔

آفس جاتے وقت راستہ بھر میں یہی سوچ رہا تھا کہ دھرمیندر اگر اپنے اڈے پر نہیں ملا تو اسے کہاں کہاں تلاش کیا جا سکتا ہے۔ ابھی میں نے دفتر میں قدم رکھا ہی تھا کہ سکریٹری نے فون کا رسیور ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا "سر! کاموکنجی پولس سٹیشن کے سپرنٹنڈنٹ وارتی آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"

وارتی اس تھانے کے انچارج تھے۔

"وارتی آج تم نے کیسے یاد کیا۔ میری گرفتاری کے وارنٹ تو نہیں نکالے ہیں کہیں؟"

"نہیں گرفتار کرنے کا ارادہ تو نہیں ہے

البتہ تمہارے ایک یار کو رات حوالات میں بند کر دیا تھا۔ میرے کانسٹیبل شہر کے گشت پر نکلے تھے تو آدھی رات گئے کل اٹھارہ بندوں کو ریور روڈ پر شراب نوشی اور آوارہ گردی کے جرم میں راؤنڈ اپ کر لیا تھا۔ اکثریت مقامی افریقیوں کی تھی، پانچ سومالی نیشنل تھے۔ جن میں تین عورتیں بھی تھیں، اور ایک ایشیائی تھا۔" پھر ایک موٹی سی گالی دے کر وارڈی نے سلسلۂ سلام جاری رکھا "۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زادہ تمہارا نام لے کر کہنے لگا کہ تم اس کے یار ہو۔ لعنت ہے تم پر جو اس جیسے قمار خانوں میں پلے ہوئے شرابی، جواری اور زناکار اپنے مکروہ نام تمہارے نام کے ساتھ لینے کی جرأت کرتے ہیں۔"

"غصہ تھوک بھی دو اب۔ بھئی ہم تو کرتوں کو تھامنے کے قائل ہیں، تم پولس والوں کی طرح تھوڑے ہی ہیں جو بے گناہوں کو بھی سزا دلوا کر خوش ہو جاتے ہیں۔ اگر تمہارا اشارہ دھرمیندر کی طرف ہے تو اس موضوع پر پھر کبھی بحث کر لیں گے۔ فی الحال اس کی بیوی پر ترس کھا کر ایک کام کرو کہ اس کو اپنے حوالات سے نکال کر میرے حوالے کر دو۔"

"ہوش کی دوا کرو۔ جہاں ایک مشترکہ چارج شیٹ پر اٹھارہ ملزموں کے نام لکھے گئے ہوں وہاں اگر ایک ملزم کا نام، اور وہ بھی ہماری چمڑی والے کا ہو، نکال دوں تو مجھے ہی نوکری سے نہیں نکال دیں گے؟ ویسے بھی اٹ از ٹو لیٹ (IT IS TOO LATE) کیونکہ ان سبھوں کو کورٹ لیجایا جا چکا ہے۔"

"تو یار اسے چھڑانے کا کوئی راستہ ہی بتا دو، گھر میں اس کی بیوی رو رو کے ہلکان ہو رہی ہے"

"کان کھول کر سنو۔ ہزار بارہ سو شلنگ جیب میں ڈال کر اس وقت ہائی کورٹ کے کورٹ نمبر ۵ میں چلے جاؤ اور اپنے دوست سے مل کر اسے کہدو کہ وہ جرم کا اقبال کرے۔ جو بھی جرمانہ ہوگا تم بھر دو اور اس طرح اسے آزاد کر دو۔ یہی مشورہ میں نے اسے بھی دیا تھا مگر وہ لفنگا تمہاری قسم کھا کر اپنے آپ کو بے قصور چلا رہا تھا۔ بائی دی وے اس کی جیب سے صرف دو شلنگ نکلے تھے۔"

جب عدالت نے دھرمیندر کو چار سو شلنگ کا جرمانہ ادا کرنے پر رہا کیا تو میں نے اسے کہا کہ وہ سیدھا گھر چلا جائے اور نہا دھو کر و کپڑے بدل کر اپنی ڈیوٹی پر چلا جائے۔ لنچ کے بعد جب میں دفتر جانے کے لئے تیار ہوا تو معًا مجھے خیال آیا کہ جاتے جاتے راستے میں بہن جی کا حال پوچھتا جاؤں۔ بہن جی کی زبانی یہ سن کر تعجب ہوا کہ دھرمیندر ابھی تک گھر پہنچا ہی نہیں تھا۔ چنانچہ وہاں سے نکل کر میں سیدھا دھرمیندر کے باس کے پاس گیا اور دھرمیندر سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔

"سر، وہ تو ڈیڑھ دو ہفتوں سے سِک لیو (سِک لیو LEAVE) پر ہے۔" دھرمیندر کے باس مسٹر ورگیز کے اس انکشاف پر میں بھونچکا ہو گیا کیونکہ صبح بہن جی نے کہا تھا کہ کل دھرمیندر دفتر کیلئے گھر سے نکلا تھا۔"

"مسٹر ورگیز، آپ کا مطلب ہے جب سے اس نے سِک شیٹ لی ہے وہ مڑ کر واپس ہی نہیں آیا ہے؟ قاعدے کے مطابق اسے ہر تیسرے روز آ کر ڈاکٹر کی

سرٹیفائی (CERTIFY) کی ہوئی سک شیٹ آپ کو دکھانا چاہیئے تھی۔ کس ڈاکٹر کے پاس جاتا رہا ہے کچھ معلوم ہے آپ کو؟"

"وہ باقاعدگی سے آتا رہا ہے سر۔ اس کا علاج ڈاکٹر جی۔ ایس بیدی کر رہے ہیں۔"

میں نے اپنے آفس سے ڈاکٹر بیدی کو فون کر کے دھرمیندر کی تشخیص جاننا چاہی۔ پہلے تو انہوں نے کسی قسم کی معلومات بہم پہنچانے سے صاف انکار کیا۔ پھر یکایک پوچھ بیٹھے "آپ نے کیا نام بتایا تھا آپ کا؟" "مسٹر منشی" میں نے جواب دیا۔ "این۔ اے۔ منشی؟" "جی ہاں لیکن ڈاکٹر صاحب میرے INTIALS آپ کیسے جانتے ہیں؟"

"میرے ہر مریض کے کارڈ پر ایک کالم ہوتا ہے جہاں مریض اپنی مرضی سے اس شخص کا نام، پتہ اور فون نمبر لکھواتا ہے جسے ایمرجینسی میں کونٹیکٹ کیا جا سکے۔"

"اس صورت میں، میں حق بجانب ہوں گا جو چند ضروری باتیں آپ سے جاننا چاہوں، ڈاکٹر صاحب!"

"بے شک۔"

ڈاکٹر صاحب، پلیز مجھے یہ بتائیے کہ دھرمیندر کی پرابلم کیا ہے؟"

"ریکارڈز کے مطابق دھرمیندر کی کوئی لمبی ہسٹری نہیں ہے۔ وہ صرف ایک مرتبہ آج سے بارہ دن پہلے میری ڈسپنسری میں آیا تھا۔ میری ڈائیگنوسس یہ تھی کہ شراب نوشی کے سبب اس کے جگر اور گردے بری طرح اثر انداز ہوئے ہیں۔ اسے میرا مشورہ یہ تھا کہ وہ کسی اسپتال میں داخلہ لے اور پوری تحقیقات کے

نقشتو ہوکر

بعد صحیح طریقے سے علاج کروائے ورنہ کیس اور بگڑ جائے گا"

"شکریہ ڈاکٹر صاحب۔"

رات کو بیگم کے ہمراہ میں دھرمیندر کے گھر گیا مگر گھر میں بہن جی کو اکیلا پایا۔

ان کے دو کمرے کے سرکاری فلیٹ میں صرف ایک موم بتی جل رہی تھی حالانکہ اڑوس پڑوس میں ہر طرف بجلی کے بلب روشن تھے۔ ظاہر تھا کہ بجلی کا بل ادا نہیں ہوا تھا۔

"بہن جی، ایک بات بتائیں۔ پچھلے چند دنوں سے دھرمیندر ہر روز حسب معمول کام پر جاتا رہا ہے؟" میرے ذہن میں اس کی "سک لیو" ابھی تک کھٹک رہی تھی۔

"ہاں جی، باقاعدہ جاتے رہے ہیں بھائی صاحب۔"

شراب آدمی کو اتنا گرا دیتی ہے کہ دھرمیندر جیسا انسان بھی اپنی شریک حیات کے ساتھ بے دھڑک جھوٹ بولتا ہے، اس کو دھوکا دیتا ہے، میں نے سوچا۔

ابھی ہم باتیں کر ہی رہے تھے کہ دھرمیندر آ پہنچا۔ بہن جی کو چھیڑتے ہوئے میں نے کہا "لو جی یہ آ گئے آپ کے دھرم پتی۔ پاؤں چھو لیجئے ان کے۔"

موم بتی کی دھیمی روشنی میں دھرمیندر نے دزدیدہ نگاہوں سے میری طرف دیکھا، کچھ کہنا چاہا مگر دل کی بات زبان پر نہ لا سکا۔ میں نے بھی دن کو گزرے ہوئے واقعات کا بالکل ذکر نہیں کیا۔

دوسرے دن جب مسٹر ورگیز نے دھرمیندر کے کام پر واپس لوٹنے کی اطلاع مجھے دی تو میں نے ان سے کہا کہ دھرمیندر کی سک شیٹ لفافے میں بند کر کے اسی کے ہاتھ مجھے بھیج دیں۔ سک شیٹ پر سرسری نظر

نظر ڈالتے ہی پتہ چلا کہ ڈاکٹر بیدی کے پہلے دستخط کے علاوہ باقی کے سب دستخط جعلی تھے۔ طیش میں آکر میں نے دھرمیندر کے تمام کرتوت اس کے منہ پر تھوک دیئے۔

وہ رو پڑا۔ پھر اسی کے کہنے پر ڈاکٹر بیدی سے صلاح مشورہ کرکے اسے اسی وقت ایک مقامی ہسپتال میں ایڈمٹ کروا دیا گیا۔

پانی سر سے گزر چکا تھا۔ تین دن دھرمیندر اسپتال میں رہ کر پرلوک سدھار گیا ۔۔۔۔ ٭٭٭

آؤ سب مل کر سنواریں گے سجائیں گے اسے
نقش کوکن اہلِ کوکن ہی کی تو جاگیر ہے
(اسماعیل پرکار۔ فروس)
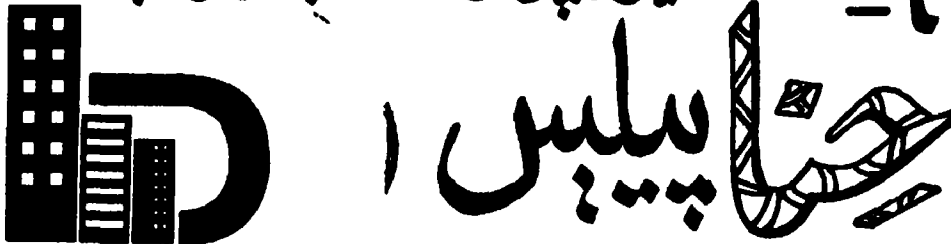
پلاٹ نمبر ۳/۲/۴ چپلون گوولکوٹ روڈ، چپلون، ضلع رتناگری۔ ۴۱۵۶۰۵ ۔۔۔

★ ایک روم کچن اور دو روم کچن کے فلیٹ نیز دکانوں کے لئے گالے بھی دستیاب ہیں ★ عمدہ آر سی سی کنسٹرکشن ★ ۲۴ گھنٹے پانی کی سہولت ★ کار پارکنگ اور گارڈن ★ ریلوے اسٹیشن اور S.T اسٹانڈ سے قریب ★ اردو اور انگریزی میڈیم اسکولز نہایت قریب ★ دیگر کئی سہولیات کے ساتھ زیرِ تعمیر پروجیکٹ کی بکنگ جاری ہے۔

سائٹ پر جناب مقصود مقدم سے رابطہ قائم کیا جائے۔

ممبئی کا پتہ: کیر آف گرین فیلڈ ریسٹورنٹ مقابل سیلز ٹیکس آفس مجگاؤں ممبئی ۴۰۰۰۱۰ فون ۳۷۲۹۶۸۱/۳۷۱۶۵۹۴

غزلیں

ڈاکٹر طاہرہ بنارسی

جب راستے میں کوئی نظر بے نوا پڑا
خود اپنے بارے میں بھی مجھے سوچنا پڑا

ہر غم سے ہر خوشی سے سدا بے نیاز ہوں
سمجھا ہے تم نے کیا مجھے کوئی گرا پڑا

پہونچا دیا ہے عشق نے اس اب اس مقام پر
کیا چاہتے ہیں وہ یہ مجھے سوچنا پڑا

اے جذبۂ شوق میں تیرے قربان آج تو
مڑ مڑ کے میری سمت انہیں دیکھنا پڑا

موسیٰ نہاد طاہرہ کوئی نئی نہیں
دیکھو چراغِ طور ہے کب سے بجھا پڑا

محمد عبدالغفور ساقی تونڈیلوی

گماں ہے جس کو محبت میں سرفرازی کا
اسیر اس کو کہو جلوۂ مجازی کا

طلب ہے ان کو بہت دن سے میرے سجدوں کی
بھرم کھلا تو سہی ان کی بے نیازی کا

سوال نورِ حقیقت پہ اٹھتے رہتے ہیں
مگر جواب نہیں جلوۂ مجازی کا

یہی ہے شعر کی معراج فکر کی میزان
ہر ایک فن میں کرشمہ ہے حرف سازی کا

جو گفتگو کرو ساقی سے جام کی کرنا
امینِ راز ہے وہ بادۂ حجازی کا

چندر سین قمر

درد و غم دہر اس کے دن تین چار کاٹ
پھر اس کے بعد شوق سے فصلِ بہار کاٹ

شاید یہ دو رخی ہی سیاست کا نام ہے
باہر ہیں باتیں امن کی اندر ہے مار کاٹ

وہ ولولہ وہ جوش وہ جذبہ نہیں رہا
جیسے کسی نے سانس کے ڈالے ہیں تار کاٹ

گر ہے خلوص دل میں تو یک سجدہ ہے بہت
اور بے خلوص کعبہ کے چکر ہزار کاٹ

کٹتی نہیں وہ رات قمر دوسری طرح
جل جل کے مثلِ شمع شبِ انتظار کاٹ

شمیم جوہر (ایم اے)

آگ خاموش ہے دھواں چپ ہے
باغ جلتا ہے باغباں چپ ہے

جس کے جینے سے شور برپا تھا
آج وہ بحرِ بیکراں چپ ہے

کوئی حسرت بھری نگاہوں سے
دیکھ کر سوئے آسماں چپ ہے

کوئی ناقوس کی صدا پہ اٹھے
اور سن کر کوئی اذاں چپ ہے

کچھ کہوں گا تو چرخ ٹوٹے گا
چپ ہی رہنے دو گر زباں چپ ہے

یک بیک نبضِ دل رکی جوہر
نین پتھرا گئے زباں چپ ہے

انسان کی زندگی میں ہر طرح کے دور آتے ہیں۔ خوشی کے بھی، رنج کے بھی۔ خوشی کے موقع پر تقریبات ہوتی ہیں شادی بیاہ، عقیقہ، ختنہ، بسم اللہ، ختم قرآن، امتحان میں کامیابی، بیرون ملک روانگی، وطن میں آمد، حج و زیارت ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں۔ اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ رنج کے موقع پر سوگ ہوتا ہے، وفات، چہلم، فاتحہ، قرآن خوانی ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

ایک موسم آتا ہے، دوسرا جاتا ہے: باراں، گرما، خزاں، سرما، بہار۔ ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔ تہواروں کا دور مدام چلتا ہے، عید، بقرعید، محرم، شب برات، میلاد النبی، ماہِ رمضان ... ان سب سے یادیں جُڑی ہوتی ہیں اور ہر یاد کے ساتھ کسی مٹھائی کی یاد وابستہ ہوتی ہے۔

بھائی کی شادی میں تو تمام طرح کی مٹھائیاں تھیں۔ دوست کے ہنی مون پر افلاطون۔ قرآن خوانی میں نان خطائی۔ باراں میں برفی، سرما میں گاجر کا حلوہ۔ رمضان میں مالپوہ۔ عید میں شیر خُرما۔

اور ہر مٹھائی سے لُطف اندوز ہونے کے بعد سوال پُوچھا جاتا ہے کہ "بھئی مٹھائی کہاں سے خریدی؟" تو

سلیمان مٹھائی والے کا نام بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔ یعنی ہر مٹھائی کے ساتھ سلیمان مٹھائی والے کی یاد جُڑی ہوتی ہے اسی لئے جب کبھی مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے، سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے۔ سلیمان مٹھائی والے ہمہ اقسام، ہمہ اصناف، ہمہ رنگ، ہمہ اشکال، ہمہ اجناس اور ہمہ مواقع مٹھائیاں بناتے ہیں۔

آئیے، اپنی یادوں کی یاد میں کوئی مٹھائی نوشِ جان فرمائیے۔

جب کبھی
مٹھائی کا ذکر چھڑتا ہے
سلیمان مٹھائی والے کی بات ہوتی ہے

سلیمان مٹھائی والے

شاہوں کے شایانِ شان مٹھائیاں بنانے والے

مینارہ مسجد

۳۱ ایف/جی محمد علی روڈ، بمبئی ۳ ۰۰۳

فون: ۸۵۰۳۲۳۳/۸۵۵۵۸۵۸

نظمیں

سوچتا ہوں میں یہ اکثر

عبدالحمید سولکر ظہور (مسقط)

میں نے دیکھے ہیں —
سڑک پہ کئی بھوکے ننگے
کوڑے کے ڈھیر میں
خارش زدہ کتوں کے ساتھ
ٹوٹ پڑتے ہیں جب —
روٹی کے کسی ٹکڑے پر
سوچتا ہوں میں یہ اکثر —
کیا یہ منظر کسی تہذیب کا مظہر ہوگا؟
میں نے دیکھے ہیں —
کئی لوگ سڑک پر سوتے
گرم لو ہو کہ پالا ہو —
سرد ہوا کا جھونکا
تیز اور تند ہواؤں کے تھپیڑے بھی ہیں
اور اس پر یہ ستم ہے کہ —
ہے بارش کا قہر
سوچتا ہوں میں یہ اکثر
کیا یہ منظر کسی تہذیب کا مظہر ہوگا؟
میں نے دیکھے ہیں —
کئی خون کے نالے بہتے
چند نوٹوں کے لئے —
لے کے سپاری قاتل
قتل و غارت کا اک کہرام مچا دیتے ہیں
سوچتا ہوں میں یہ اکثر
کیا یہ منظر کسی تہذیب کا مظہر ہوگا؟

میرے بھارت میں یہ ہوتا ہے
یہ کیوں ہوتا ہے ؟ ..

بچپن

رخسانہ دیوان (آرزو)

جب بھی تنہائی میں ہم
چل دیتے ہیں یادوں کے سفر پر
جہاں بچپن کے چند بیتے لمحے !
لڑکپن کے سنہری وہ پل
باہیں پھیلائے پکارتے ہیں ہمیں
یادوں کے سمندر میں کبھی ڈوب کر
کھول دیتے ہیں ماضی کے صدف
جن میں لپٹے پڑے ہیں
یادوں کے انمول گوہر !
بیت گئے وہ دن سارے
وہ شرارتیں وہ اٹکھیلیاں
کسی موسم کی طرح !!!
مگر پھر لوٹ کر نہ آنے والا موسم
ہائے ! وہ بھی کیا دن تھے اپنے
نہ کوئی فکر نہ دنیا داری
تھی کھانے کھلونے تک محدود زندگی
وہ پیاری سی راتیں وہ میٹھی سی نیندیں
آرزو چھین لی وقت نے ہم سے یہ دولتیں ساری

..

فاصلہ

محمد کامل سیقوے (بحرین)

ٹھنڈی سہانی
رات
عرب دیش کی
سرد بستر، گرم جسم
آنکھیں
ویراں ویراں
(پرنم۔)
کھردرے ہاتھ
جن میں دو خطوط
انھی کا تسلسل
اس پہ مشتمل حیات
دو سال کا عرصہ
دو صدیوں سا لگے ۔ ۔ ۔

شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، غلام محمد بلڈنگ، ڈونگری بمبئی ۴۰۰۰۰۹
فون: ۳۷۵۸۹۷، ۳۷۶۸۱۷
۳۷۲۳۰۹۲
خوش آمدید
خوش آمدید
۵۱ برس سے آپ کی سیوا کر رہا ہے۔ ایک بھروسے کا نام
شاہ بھورمل آئی دان مل جی اینڈ کمپنی جویلرس
تجربہ کار کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہوئے قدیم و جدید فیشن پر سونے کے
کے ڈی ایم کے زیورات —— عید ہو یا دیوالی، شادی ہو یا جنم دن ——
کسی بھی خوشی کے موقع پر سونے کی دنیا میں ایک ہی چمکتا ستارا
پتہ: شاہ بھورمل جویلرس
گورنمنٹ منظور شدہ
ایئر کنڈیشن شوروم
ڈونگری جیل روڈ، مرچنٹ بلڈنگ، دوکان نمبر ۲، بمبئی ۴۰۰۰۰۹
مزید پیش کش
سارے یہاں سے خریدے ہوئے (کے، ڈی، ایم،) K.D.M. کے زیورات آپ جب بھی
بیچنا چاہیں ہم بازار کی قیمت پر واپس لیتے ہیں: ۔

مسلم لڑکیاں اور ووکیشنل کورسیز

از: روبینہ سجاد

قرآن واسلامیات کے ساتھ موجودہ دور میں عورتوں کو ہر طرح کی مفید تعلیم سے جڑنا چاہیئے۔ خاص کر اس تعلیم سے جو اُن کو ہنر مند بھی بنائے اور گھر بیٹھے ان کے لئے روزگار کے مواقع فراہم بھی کرائے۔ آج عورتوں کے لئے مختلف قسم کے ووکیشنل کورسیز رائج ہیں۔ اس طرح کورسز کی مختصر تفصیلات پیش ہیں۔

• اندرونی ڈیزائین • فائن آرٹس۔
• میڈیا کمیونیکیشن • پارچہ بافی ڈیزائن • گارمنٹ ٹکنالوجی • ہوم سائنس • جیولری ڈیزائن۔ کمپیوٹر کورسیز۔

اندرونی ڈیزائن: عورتوں کو ووکیشنل ٹریننگ دینے کا مقصد یہ ہے کہ ان میں خود اعتمادی پیدا ہو اور خود روزگاری کے ذریعہ ان کے لئے باوقار مواقع فراہم ہوسکیں۔ اندرونی ڈیزائن کے تحت فرنیچر ڈیزائن، گھر کے اندر بہتر منصوبہ بندی کے ساتھ جگہ کا استعمال، گھر کی اندرونی سجاوٹ اور رکھ رکھاؤ، صفائی، ستھرائی، وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ لکڑی، پلاسٹک اور دوسری اشیاء کے ذریعہ مختلف قسم کے نئے نئے ڈیزائن کے فرنیچروں کو بنایا جاتا ہے۔

فائن آرٹس: فائن آرٹس دراصل وہ تخلیقی کورس ہے جس میں ایک شخص اپنی سوچ، فکر اور احساسات و جذبات کو تخلیقی شکل دے سکتا ہے۔ فائن آرٹس کے تحت مختلف طرح کے ڈیزائن، مٹی کی چیزیں بنانا، ڈرائنگ، پینٹنگ وغیرہ آتا ہے۔ اس کورس کے تحت مختلف چیزیں بنا کر اور اس میں رنگ و روغن لگا کر اس چیز کی خوبصورتی کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ یہ تمام چیزیں گھر کی خوبصورتی اور سجاوٹ میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ مسلم خواتین قرآنی آیات کو حسین انداز میں لکھنے کا ہنر بھی اس سے سیکھ سکتی ہیں۔

میڈیا کمیونیکیشن: صحافت (ماس کمیونکیشن) ایک ایسا میدان ہے جہاں خواتین نمایاں رول ادا کرسکتی ہیں۔ اس کے تحت تحریر، ادارت، فوٹو گرافی اور خبروں کی نشریات آتی ہے۔ مختلف موضوعات پر خواتین مختلف اخبارات کے لئے کالم لکھ سکتی ہیں۔ صحافت کے میدان میں مسلم خواتین بہت کم ہیں۔

پارچہ بافی ڈیزائن: پارچہ بافی کے میدان میں بھی عورتیں نمایاں رول ادا کرسکتی ہیں۔ اس کے تحت کپڑوں کی بُنائی اور چھپائی دونوں ہنر آتے ہیں۔ چھپائی ہاتھ کے ذریعہ یا بلاک اور اسکرین کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ اس کورس میں خواتین مختلف ڈیزائن کے کپڑے بُن سکتی ہیں جن کی مانگ ملک اور بیرونِ ملک میں کافی ہے۔ ان کپڑوں پر خوبصورت کڑھائی اور زری وغیرہ کا کام بھی بہت خوب ہوتا ہے۔ ان کاموں میں مسلم

خواتین بہت طاق ہوسکتی ہیں۔

گارمنٹ ٹکنالوجی:

گارمنٹ ٹکنالوجی ہندوستان میں بہت تیزی سے مقبول ہوتی جارہی ہے اس ہنر کو سیکھنے کے بعد خواتین گھر بیٹھے ایک سے ایک نئے ڈیزائن کے کپڑے اور ملبوسات تیار کرکے اندرون و بیرون ملک تجارت کی غرض سے بھیج سکتی ہیں۔ معمولی سلائی سے لے کر اعلیٰ قسم کی سلائی و کڑھائی کا ہنر اس میں آتا ہے۔

ہوم سائنس:

ہوم سائنس کا کورس لڑکیوں کے لئے خاص طور پر بڑی مناسبت رکھتا ہے کیونکہ اس کے ذریعہ لڑکیاں اپنے گھر کو بہتر انداز اور کم خرچ میں سلیقے سے چلا سکتی ہیں۔ اس کورس کے تحت لڑکیوں کو بتایا جاتا ہے کہ گھر میں بچوں سے لے کر بوڑھوں تک کو کس طرح کی غذا اور کتنی مقدار میں دی جائے۔ آج کے زمانے میں گھریلو عورت محض گھر کے کام دھندوں کو جیسے تیسے نپٹا لینے کے لئے نہیں بلکہ منصوبہ بند انداز میں پورے گھر کی فلاح و بہبود میں معاون ثابت ہونے کے لئے ہیں۔ ہوم سائنس کا کورس اس ضمن میں بہت معاون ہوتا ہے۔

جیولری ڈیزائن:

زیورات سے عورتوں کو ہمیشہ خاص دلچسپی رہی ہے۔ ہاتھ سے بنے ہوئے ہندوستانی زیورات کی باہر ملکوں میں بہت مانگ ہے۔ اس کورس کے بعد عورتیں فری لانس ڈیزائنر کی حیثیت سے کسی کمپنی کے لئے کام کرسکتی ہیں۔ گھر بیٹھے ہی وہ ایک سے ایک ہیرے جواہرات کی ڈیزائن بنا سکتی ہیں اور انہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

کمپیوٹر کورس:

اکیسویں صدی میں صرف دو ہی طرح کے لوگ پائے جائیں گے۔ ایک وہ جو کمپیوٹر خواندگی سے پوری طرح آراستہ ہوں گے اور دوسرے وہ جو کمپیوٹر سے پوری طرح ناواقف ہوں گے۔ یہ دوسری طرح کے لوگ نہ صرف روزگار بلکہ ترقی کے بہت سے میدانوں میں پچھڑ جائیں گے اس سیاست، معیشت، معاشرت اور انفرادی سطح کے تمام کام اور فیصلے کمپیوٹر کی مدد سے کئے جانے لگے ہیں حکومتیں اپنی تمام پالیسیاں کمپیوٹر کی مدد سے وضع کر رہی ہیں۔ سیاست دان اپنی الیکشن مہم کمپیوٹر کے ذریعہ تیار کرتے ہیں۔ طلباء اپنی تعلیم کمپیوٹر کے ذریعہ جاری و مکمل کرسکیں گے۔ بچے کمپیوٹر کے ذریعے کھیلیں گے اور گھر کی خواتین کمپیوٹر کے ذریعہ چلائے جانے والے الیکٹرونک اشیاء پر کھانا بنائیں گی۔ غرض اس طرح کمپیوٹر انسان کی پوری زندگی پر چھا جائے گا۔ ایسی صورت حال مسلم خواتین کو کمپیوٹر کورس اور کمپیوٹر کی افادیت سے محروم رکھنا ناعاقبت اندیشی ہوگی۔ گو کہ کمپیوٹر کورس کے ذریعہ پروگرامر سسٹم انالسٹ وغیرہ کی آسامیاں کافی مل سکتی ہیں۔ لیکن خواتین اپنے گھروں پر پرسنل کمپیوٹر کے ذریعہ بہت کچھ کرسکتی ہیں۔ انہیں گھر سے باہر جاکر ملازمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے گھر بیٹھے ہی کمپیوٹر کے ذریعہ ٹائپنگ، ڈرافٹنگ، ڈیزائننگ، رپورٹ کی تیاری، ڈیسک ٹاپ پبلشنگ وغیرہ بخوبی کیا جاسکتا ہے۔ تربیت یافتہ لڑکیاں اپنے گھروں میں باضابطہ کمپیوٹر کورس شروع کرسکتی ہیں۔

اسکولوں میں اخلاقی تعلیم

از:- ممتاز احمد سعد خان، ایم اے ایس سی، بی ایڈ (کریر ماسٹر) ابراہیم باباٹاٹا کوکن ہائی اسکول، سندھودرگ

آج ہمارا سٹرا سرکار کے تعلیمی نصاب میں اخلاقی تعلیم کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کی اشد ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا ہمارے اخلاق آج خراب ہو گئے ہیں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ اس کے لئے دو اشخاص ذمہ دار ہیں ایک والدین اور دوسرے اساتذہ۔ مدرسے میں بچے جب گرتے پڑتے روتے دھوتے بے دلی سے زبردستی پڑھنے آتے ہیں یا بھیجے جاتے ہیں وہ بالکل چکنی بے مقصد مٹی کی طرح ہوتے ہیں۔ جسے کمہار چھان پھٹک کر پانی میں گوندھتا ہے۔ نم کر کے اس کی لونڈی بناتا ہے پھر چاکی پر رکھ کر جس طرح کا برتن چاہے بنا لیتا ہے۔ جب مشقت کے بعد مٹی برتن کی شکل میں نمودار ہوتی ہے تو اس کی قیمت بڑھ جاتی ہے بالکل اسی طرح استاد بھی بچوں کو شفقت اور محنت سے گڑھ کر علم سے مرصع اور مسجع کر کے انسان بناتا ہے اور ایسے انسان سے قوم کی تعمیر ہوتی ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ ہر شخص دو افراد، ساس، سسر اور استاد کو اتنا ہی پیار، احترام، عزت اور خدمت کرے جتنا ماں باپ کی کرتا ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ ماں باپ اگر پیدا کر کے پال پوس کر بڑا کرتے ہیں تو استاد انہیں علم کے زیور سے آراستہ کر کے ان میں علم، سلیقہ، محبت، خلوص، قربانی، ہمدردی، زمانے کے نشیب و فراز سے پیراستہ کرتے ہیں لیکن افسوس آج اساتذۂ کرام کی قدر و منزلت گھٹتی جا رہی ہے۔ آج تعلیم ایک تجارت بن کر رہ گئی اور اس تجارت میں سماج ایک اہم رول ادا کر رہا ہے۔ آج ہم بڑے نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ آج کے جدید دور میں ٹیلیویژن اثر انداز ہو رہا ہے۔ آج ہمارا معاشرہ اتنا خراب ہو گیا ہے جس کو بیان کرنا مشکل ہے۔ ٹیلی ویژن نے چند ہی دنوں میں پورا ماحول بدل کر رکھ دیا ہے۔ مجھے رات کے دس بجے ایک قریبی دوست کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں کا منظر دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا ٹیلی ویژن کے پروگرام چل رہے تھے اور اس میں بچے اپنا ہوم ورک بھی کرتے جا رہے تھے اور پروگرام بھی دیکھتے جا رہے تھے۔ میں نے کہا بھائی میرے! تعلیم و تربیت کے لئے یہ ماحول ٹھیک نہیں ہے اس پر جو جواب ملا اس کو سن کر بڑی حیرت ہوئی۔ اگر گھر کا ٹی۔ وی [۲۰۷] بند کر دیا جائے تو بچے دوسرے گھروں میں جا کر دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا والدین کا بچوں پر کنٹرول ختم ہو گیا ہے؟

جس عمر میں بچوں کو اچھے سے اچھے انداز میں پرورش کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر اچھی بری باتیں اسی عمر میں نقش ہوتی ہیں۔ بچوں کا ذہن کورے کاغذ کی مانند ہوتا ہے۔ اسی عمر میں ماں باپ یا کوئی بزرگ جو نصیحتیں کرتے ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پائیدار ہوتی ہیں اور ان کے اثرات تمام عمر رہتے ہیں۔ اگر یہی کورا کاغذ

کسی ماہر کے پاس جائے گا وہ اس پر اچھی باتیں لکھ کر دے گا اگر بدقسمتی سے کسی جاہل کے پلّے پڑ گیا تو پھر اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔ آج کے زمانے میں بہت سے لوگ ٹی وی کے حمایتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ ٹی وی۔ بڑی کارآمد چیز ہے۔ ٹی۔وی۔ سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ سائنسی آلات کارآمد بھی ہوتے ہیں اور خطرناک بھی۔ یہ استعمال پر منحصر ہے۔ آپ اپنے دل سے پوچھیے کہ کیا ہم ٹی۔وی، کا صحیح استعمال کر رہے ہیں۔ اگر ہم اپنا ماحول اچھا بنانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ہمیں اپنے گھروں سے ٹی وی۔ کو دور کرنا ہوگا ورنہ سماج کے اندر بڑھتی ہوئی برائیاں دور کرنا مشکل ہو جائے گا۔ آج یہی وجہ ہے کہ بچے والدین اور استاد کے کنٹرول سے باہر ہیں۔ ان کا اخلاق اور کردار بگڑتا جا رہا ہے اس لئے آج اسکولوں میں اخلاقی تعلیم کی اشد ضرورت پیش آرہی ہے لیکن آدھا گھنٹہ کی اخلاقی تعلیم کیا گل کھلائے گی یہ وقت ہی بتائے گا۔ ∴ ∴

شریعت، طریقت، معرفت اور حقیقت

کسی بزرگ سے ایک صاحب نے دریافت کیا کہ "حضرت بتلائیے شریعت۔ طریقت۔ معرفت اور حقیقت کیا ہیں؟ بزرگ نے اچھوتی مثال پیش کی الشریعۃ کالتخم والطریقۃ کالشجر والمعرفۃ کالثمر و الحقیقۃ کالذائقۃ یعنی شریعت بیج کی مانند ہے اور طریقت اس بیج سے نکلنے والا درخت اور معرفت اس درخت کا پھل اور حقیقت اس پھل کی لذت ہے گویا شریعت نام ہے اتباعِ سنّت کا۔ سنّت کی پیروی جس قدر مستحکم ہوگی اس سے نکلنے والا درخت بھی اتنا ہی تناور ہوگا اور اس کے پھل بھی ماشاءاللہ بڑے لذّت دار ہوں گے۔"

"میرا بھائی"

از: ڈاکٹر جاوید حسین پارچی

میں ہوں۔ میرا سایہ ہے
یا میرا بھائی ہے
لگتا ہے میں تو نہیں ہوں
سایہ ہوں
بھائی کا
دھندلا سا گیا ہوں ! یا
آئینہ ہی دھوکہ باز ہے
پتہ نہیں کیوں ؟
کبھی میں !
کبھی میرا بھائی دکھائی دیتا ہے
بہت سوچتا ہوں
آخر کیوں
مجھ سے ہی فریب کرتا ہے
آئینہ مجھ ہی کو
بدگمان کرتا ہے
الگ الگ رُخ دکھلا کر
کبھی مجھ کو کبھی بھائی کو
میرے سامنے کرتا ہے
زمانے سے جلتا ہے
اک کو دوسرے میں ملاتا ہے
پتہ نہیں کیوں ؟
شاید
خون کا کرشمہ ہے
میرا بھائی میرا
میں بھائی کا
خون ہوں۔ خون کا رشتہ ہے ••

باسمتی چاول

مراٹھی سے ترجمہ : ـــــــــ ابراہیم بغدادی (یوکے)

ہمارے ملک میں خصوصاً دھان کی پیداوار
کا انحصار زیادہ تر موسمِ باراں پہ ہوتا ہے۔ گزشتہ
۱۹۸۳ سے لے کر ۱۹۹۶ء تک قدرتِ کاملہ کے فضل
وکرم اور آبِ باراں کی رحمت سے ہمارا ملک دھان
کی پیداوار میں خاصی ترقی کر چکا ہے۔ ۸۷-۱۹۸۶ء
میں کچھ کم وبیشی ضرور ہوئی تھی مگر گزشتہ آٹھ سال
کے عرصہ میں بقول فلمی شاعر ع "میرے دیش کی
دھرتی سونا اگلے اگلے ہیرے موتی" کے مصداق
چاول کی فصل کا اوسط اٹھارہ تا انیس کروڑ ٹن تک
جا پہنچا ہے جو کہ گزشتہ ۸۸-۱۹۸۶ء میں صرف چودہ
کروڑ ٹن تھا اور گیہوں کی پیداوار چار کروڑ ۶۲ لاکھ
ٹن سے بڑھ کر پانچ کروڑ ستر لاکھ ٹن تک پہنچ
چکی ہے۔ نیز بالکل صاف ستھرے پالش کئے ہوئے
چاول کی بوریوں کا اوسط ہر سال ۵۶ کروڑ سے بڑھ کر
۸۷ کروڑ بوریوں تک پہنچ گیا ہے۔ اس میں سے کچھ
فی صد بھارت سے باسمتی چاول دنیا کے مختلف ممالک
برآمد EXPORT کئے جاتے ہیں جس کے ذریعہ
۹۶-۱۹۹۵ء کے مالی سال کے دوران صرف ۹ ماہ
کی قلیل مدت میں اپنے قومی خزانہ میں بیرونی زرِ
مبادلہ کی شکل میں ٹھیک تین ہزار (3,000) کروڑ
روپے جمع ہوئے تھے۔ جبکہ ۹۴-۹۳ء میں یہ
صرف ایک ہزار دو سو اسی (۱۲۸۰) کروڑ روپے تھا۔

دھان کی پیداوار میں گزشتہ چالیس
سالوں میں تین گنا اضافہ ہوا ہے۔ جو ۱۹۵۰ء میں
اس کا تخمینہ فی ہیکٹر صرف ستر کیلو تھا۔ اب یہی تخمینہ
ایک ہزار نو سو اکیس (۱۹۲۱) کیلو تک پہنچ چکا ہے۔
برآمدات کے لحاظ سے دنیا بھر میں
تھائی لینڈ کے بعد چاول کی پیداوار میں بھارت کا دوسرا
نمبر شمار ہوتا ہے۔ اور گزشتہ چند سالوں سے کم وبیش
ہر سال ۳۵ لاکھ ٹن چاول بیرونی ممالک برآمد کئے جاتے
ہیں اس میں باسمتی چاول کے علاوہ دوسرے برانڈ کے
چاول بھی شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں بین الاقوامی نامور
کے چاول کا ذکر کرنا یہاں غیر مناسب نہ ہوگا۔ تھائی
لینڈ اب سیامتی قسم کے نام سے اپنی پیداوار کو فروغ
دے رہا ہے اور اس کے مقابلہ میں اس قسم کے چاول
امریکہ میں ٹیکس متی نام سے موسوم ہیں اور امریکہ
میں اُگنے والا بھارتی باسمتی اپنے آپ کو سرال
میں کاسمتی نام سے مخاطب کرتا ہے۔ اس کے علاوہ
دیگر باسمتی چاول مختلف نام سے موسوم ہیں جیسے
ٹلڈا باسمتی، ہیرا باسمتی، دہرادون باسمتی وغیرہ
جو خوشبودار چاول کے روپ میں دنیا بھر میں بڑی
رغبت اور خوش دلی سے تناول کئے جاتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

از: اعجاز حوّا، پانگلولی

- ہندوستان کی سب سے بڑی مسجد
  (جامع مسجد (دہلی)
- ہندوستان کا سب سے اونچا دروازہ
  (فتح پور سیکری (۱۷۶ فٹ)
- ہندوستان کی سب سے بڑی جھیل
  (وولر جھیل (کشمیر)
- ہندوستان کی سب سے بڑی صنعت
  (کپڑے کی صنعت)
- ہندوستان کا سب سے بڑا آبشار
  (گری سپّا آبشار (کرناٹک))
- ہندوستان کا سب سے بڑا دریا (دریائے گنگا)
- ہندوستان کی سب سے کم آبادی والی ریاست (سکم)
- ہندوستان کا سب سے اونچا باندھ (بھاکڑہ باندھ)
- ہندوستان کا سب سے لمبا روڈ (گرانٹ ٹرنک روڈ)
- ہندوستان کا سب سے بڑا چڑیا گھر (علی کورٹ (کلکتہ))
- ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست (مدھیہ پردیش)
- ہندوستان کی سب سے چھوٹی ریاست (گوا)
- ہندوستان کی سب سے زیادہ آبادی والی ریاست (اترپردیش)
- ہندوستان کا سب سے لمبا پُل (سون پل)
- ہندوستان کا سب سے بڑا قلعہ (آگرہ کا قلعہ)
- ہندوستان کا سب سے بڑا میوزیم (انڈین میوزیم (کلکتہ))
- ہندوستان کا سب سے زیادہ خواندہ ریاست (کیرالا)
- ہندوستان کا سب سے لمبا پلیٹ فارم (سون پور (مغربی بنگال)

از:- جاوید دروے

ڈگریاں: آجکل ڈگریوں کی جتنی بھرمار ہوتی سے جاری ہے اتنی ہی رفتار سے ان کی قدر و قیمت اور اور اہمیت معدوم ہوتی جارہی ہے۔ کچھ شہروں میں تو اصلی سے بھی زیادہ مصدقہ اور دلآویز، ہر قسم کی جعلی ڈگریاں فروخت ہوتی ہیں اور بڑی آسانی سے دستیاب ہوجاتی ہیں۔ اس تعلق سے ایک لطیفہ سنتے چلیے۔

" شہر دہلی کی ایک فٹ پاتھ پر ایک شخص ڈگریاں فروخت کر رہا تھا۔" اپنے گدھوں کے لئے کم قیمت میں ڈگریاں خرید لیجئے" ایک سیدھا سادا شخص اس کے پاس گیا اور کہا "بھائی میرے، میرا ایک بڑا لڑکا ہے۔ بڑی محنت اور کڑی مشکل سے اسے کالج تک تعلیم دلائی، مگر وہ لاپرواہ اور ناکارہ ثابت ہوا۔ وقت ضائع کیا مگر کوئی سی ڈگری حاصل نہیں کرسکا۔ نہ اب کوئی ملازمت ملتی ہے نہ کام کرتا ہے۔ آوارہ لڑکوں کے ساتھ ہیرو بنا پھرتا ہے۔ اس کے لئے ایک اچھی سی ڈگری دیدو۔ ڈگری بیچنے والے شخص نے کہا "معاف کرنا۔ یہ ڈگریاں ہماری کمپنی نے صرف گدھوں کے لئے بنوائی ہیں۔ یہ لڑکوں کے لئے بالکل نہیں ہیں۔ اب ہم نے اپنی توجہ اور ہمدردیاں، گدھوں کی طرف، مبذول کی ہیں، جو لڑکوں کے مقابلے میں کئی زیادہ کارآمد، مفید، ذمہ دار اور دیانتدار ثابت ہورہے ہیں۔ ڈگریوں سے ان کی اہمیت میں اور اضافہ ہوگا اور جس بیدردی سے انہیں نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، وہ رویہ ختم ہوگا۔ یہ ہماری تحریک ہے۔ بہتر ہے تم اپنے لڑکے کے بدلے میں کہیں سے گدھا حاصل کرلو اور ہماری ڈگریاں خریدلو۔ سارے جنجال سے بچ جاؤ گے اور بہت فائدے میں رہو گے۔"

عُلوّالعزم: کچھ لوگ اپنے فرض، اپنی دھن کے اتنے پابند اور "پکے" ہوتے ہیں کہ کیسی بھی مشکل آجائے، وہ بہرحال اپنا کام جاری ہی رکھیں گے۔

" ایک بار امریکہ کا ایک قصبہ، بہت بڑی طوفانی باڑھ کی زد میں آگیا۔ ایک ننھی سی بچی اپنے ایک پڑوسی ساتھی کے ساتھ اس کے مکان کی چھت پر کھڑی تھی۔ بچی نے دیکھا کہ پانی کے ریلے میں ایک ہیٹ تیرتا ہوا، بار بار گھر کے قریب آجاتا ہے، پھر واپس بہت دور چلا جاتا ہے۔ کئی مرتبہ جب ایسا ہوا تو ننھی سی بچی نے لڑکے سے پوچھا، یہ ہیٹ بار بار ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر کیوں آجارہا ہے۔ لڑکے نے جواب دیا۔ یہ میرے ڈیڈی ہیں "پکے" علوالعزم۔ ان کا اصول رہا ہے کہ آندھی آئے، طوفان آئے، بارش ہو یا باڑھ آئے، ان کے اپنے پروگرام اور کام میں کبھی بھی تبدیلی نہیں ہوگی۔ آج وہ ہمارے لان کی گھاس کاٹ رہے ہیں۔"

بھکاری: ایک پیشہ ور بھکاری نے بہت دنوں کے بعد اپنے ہم پیشہ دوست کو دیکھا جو شہر کے ایک

غیر معروف علاقے میں بھیک مانگ رہا تھا۔ حیرت سے پوچھا: "ارے تم یہاں کیوں بھیک مانگ رہے ہو، تم تو بڑے پُل کے پاس بھیک مانگا کرتے تھے۔ اور میرے خیال سے وہ جگہ اس جگہ سے زیادہ اچھی تھی" بھکاری نے کہا "تم درست کہتے ہو۔ مگر میں نے وہ جگہ اپنی بیٹی کو جہیز میں دے دی ہے۔ اور آجکل میرا داماد وہاں بھیک مانگا کرتا ہے"۔۔

لفظ یا تلفظ کا ہیر پھیر: "ایک بار ایک عورت اپنے شوہر سے روٹھ کر، اپنے میکے چلی گئی۔ جاتے وقت غصے کی حالت میں وہ اپنے اکلوتے چھوٹے بچے کو ساتھ لے جانا بھول گئی۔ کچھ دیر کے بعد اس عورت کو اس کی ساس کا مختصر مگر ارجنٹ خط ملا کہ "بہو! تم جلدی واپس آجاؤ، لڑکا بہت اداس رہنے لگا ہے"۔ عورت نے اپنی ساس کے نام فوراً جوابی خط لکھا" تفصیل سے لکھیں، کس کا لڑکا، آپ کا یا میرا۔"

ایک کم پڑھا لکھا آدمی، پہلی بار، ہوائی جہاز سے سفر کر رہا تھا۔ دروازے پر کھڑی ائیر ہوسٹس نے کہا، ویٹ پلیز۔ وہ آدمی اس کا دوسرا ہی مطلب سمجھا۔ فوراً کہہ دیا۔ ایک سو ساٹھ پونڈ"۔۔

جنت: "پولس اسٹیشن پر فون کی گھنٹی بجی۔ ہیڈ کانسٹبل نے فون اٹھایا۔ کسی نے کہا! "میری بیوی اچانک غائب ہوگئی ہے۔ کیا کروں"؟ ہیڈ کانسٹبل نے کہا۔ "سب سے پہلا کام یہ کرو کہ ہمیں اس کا حلیہ بتا دو۔ شکایت درج کرانے والے نے کہا" قد پانچ فٹ پانچ انچ، وزن ایک سو ساٹھ پونڈ، مکمل بھینگی، سامنے کے دو دانت باہر نکلے ہوئے، چہرہ خونخوار شیرنی کی طرح، بہت تیز اور غصہ ور، رنگ تقریباً کالا۔ ہیڈ کانسٹبل نے پوچھا تم نے شکایت کرانے میں دیر کیوں کردی؟ ان صاحب نے کہا" بات یہ ہوئی صاحب، دو ہفتے تک میں اس کی جدائی میں جنت کے مزے لے رہا تھا۔۔۔

کوثر جعفری

عبادت کی بہاریں ماہِ رمضاں لے کے آتا ہے
خدا کی رحمتوں کے پھول کثرت سے کھلاتا ہے
مگر اس فصلِ گل سے گلشنِ اسلام میں کوثر
جو اس کا قدرداں ہے وہ مسلماں فیض پاتا ہے

تندرستی ہزار نعمت

از : ——— وارث تونڑیلوی

؎ تنگدستی اگر نہ ہو غالب
تندرستی ہزار نعمت ہے

انسانی زندگی میں تنگدستی آنے کی وجہ

سے اسے پریشان ہونا پڑتا ہے مگر اس سے کہیں زیادہ پریشانی صحت کے کھو جانے یا کسی مرض کے شکار ہونے سے ہوتی ہے۔ انسان کا جسم تندرست و توانا ہو تو وہ ہر طرح کی مشکلات کا سامنا کر سکتا ہے۔ زندگی کے مسائل خواہ کچھ ہوں کیسی ہی الجھنیں ہوں وہ ان سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ جسمانی طور پر صحت مند ہو۔ تندرستی ایک ایسی نعمت ہے جس کے رہتے ہوئے انسان زندگی کے ہر محاذ پر ہاتھ پیر مار سکتا ہے اور اگر یہ حاصل نہ ہو تو بستر علالت پر پڑے رہنے سے زندگی کی ساری راہیں اس پر مسدود ہو جاتی ہیں چاہے انسان کتنا ہی حوصلہ مند کیوں نہ ہو حد درجہ دلیر ہی کیوں نہ ہو مگر صرف تندرستی کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس قدر مجبور اور بے بس ہو جاتا ہے کہ اسے اپنی زندگی بذاتِ خود ایک عذاب معلوم ہوتی ہے۔ زندگی کی ساری خوبی، خوبصورتی، خوشحالی اور خوش مزاجی صرف انہیں حالات میں ممکن ہے جب انسان صحت مند ہو، تندرست اور توانا ہو پھر اس تندرستی کو نعمت نہیں کہا جائے تو اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

ہماری روزمرّہ کی زندگی میں کئی مشکلات ہمارے سامنے آتی ہیں اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ وہ محض اقتصادی طور کی بنیاد پر ہو بلکہ اقتصادی بحالی کے باوجود بھی انسان کو مختلف مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ چیز اس کے لئے لازم ہو جاتی ہے کہ ان مسائل سے نپٹنے کے لئے کوشش کرتا رہے مگر تندرستی ساتھ نہ دے رہی ہو اور چاہے انسان کی اپنی مرضی اور عزم و استقلال کتنا ہی جواں اور راسخ کیوں نہ ہو وہ ان حالات میں ان مشکلات پر قابو پانے سے قاصر رہتا ہے بصورتِ دیگر انسان عارضی طور پر تنگدستی کا شکار ہے ان حالات میں اگر وہ بصحت ہو تو وہ اپنی عارضی تنگدستی پر غالب آنے کے لئے کچھ سوچ بھی سکتا ہے۔ اور اگر صحت ساتھ دے تو عملاً اس میدان میں اتر کر اقتصادی یا مالی کی بحالی کے لئے بہت کچھ کر سکتا ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں یہ بات نہایت ہی اچھی طرح سمجھ میں آتی ہے کہ تندرستی انسان کے لئے ہزار نعمت سے کم نہیں۔ از لبسکہ انسان کو تندرستی کی قدر لازم ہے۔ اسی میں اس کی اصل فلاح ہے ــ ⁂ ⁂

> **رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ آدمی ہے جو اپنے اہل و عیال اعزا و اقرباء اور خدام کے ساتھ بہترین سلوک کرے اور اخلاق سے پیش آئے۔ اور تم میں سے جب کوئی شخص مر جائے تو پھر اس کا ذکر برائی سے مت کرو۔
> (ترمذی دارمی ابن ماجہ)

باتیں یاد رکھنے کی

صادق زین الدین ماپاری (نورباغ، ممبئی)

• شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	۶۸۰ ء
• شہادت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۶۸۰ ء
• خلافت حضرت عمر بن عبد العزیزؒ } فرانس پر اسلامی فوجوں کا حملہ	۷۱۷ء
• شہادت حضرت عمر بن عبد العزیزؒ	۷۲۳ء
• وفات حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	۷۷۰ء
• اٹلی میں اسلامی	۹۲۳ء
• ہندوستان میں شہاب الدین غوری کی } حکومت کا قیام	۱۱۹۱ء
• ہندوستان پر قطب الدین ایبک کی حکومت	۱۲۱۰ء
• وفات حضرت مخدوم ماہمی	۱۳۱۳ء
• وفات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ - دہلی	۱۳۳۷ء
• ہندوستان میں مسلم لیگ کا قیام	۱۹۰۶ء
• بابر ہندوستان میں، مغلیہ حکومت کا قیام	۱۵۲۶ء
• ہمایوں نے دوبارہ ہندوستان فتح کیا	۱۵۵۵ء
• ہندوستان پر اکبر کی حکومت	۱۵۵۶ء
• شاہجہاں کی حکومت	۱۶۲۸ء
• تعمیر تاج محل (آگرہ)	۱۶۳۲ء
• حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی تخت نشینی	۱۶۶۶ء
• وفات حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۰۷ء
• شہادت سلطان ٹیپو	۱۷۹۹ء
• عرب اسرائیل جنگ	۱۹۴۸ء

نقش کوکن

ریل کی ترقی اب تک

از: مومن عبدالسلام۔ کلیان ضلع تھانے

تاریخ سال سن عیسوی ـــــ تاریخی لمحـــات

۱۶؍اپریل ۱۸۵۳ء ـــ ایشیا کی پہلی ریل بھارت کے ممبئی تا تھانے کے درمیان چلائی گئی۔

۱۵؍اگست ۱۸۵۴ء ـــ ایسٹ انڈیا ریلوے نے کلکتہ سے ہگلی تک پہلی ریل چلائی۔

۱۸۶۵ء ـــ بھارت کے جمال پور ورکشاپ میں ریل انجن بنانے کی ابتدا کی اور پہلا لوکو ۱۸۷۳ء میں انجن تیار کرنے کا موبیٹو میں جاری کیا گیا۔

۲۶؍جنوری ۱۸۷۶ء ـــ ممبئی تا کلکتہ کے درمیان پہلی ریل کی شروعات ہوئی۔

۴؍جولائی ۱۸۸۱ء ـــ سلی گوڑی اور دارجلنگ کے درمیان کھلوانا ریل سروس شروع ہوئی۔

۳؍فروری ۱۹۲۵ء ـــ بھارت کی پہلی برقی ریل ممبئی تا کُرلا کے درمیان جاری ہوئی۔

یکم ستمبر ۱۹۲۸ء ـــ ممبئی سے پشاور تک فرنٹیر میل چلایا گیا ۱۹۹۶ء میں اس کا نام بدل کر گولڈن ٹمپل ایکسپریس رکھا گیا۔

۲۶؍دسمبر ۱۹۲۹ء ـــ سے سرلیسلی نامی پہلا الیکٹرک لوکو انجن نے سنٹرل ریلوے میں اپنی سروس شروع کی تھی۔

۱۹۳۰ء ـــ چرچ گیٹ تا قلابہ ریلوے بند کردی گئی

۱۹۳۰ء ـــ سنٹرل ریلوے وکٹوریہ ٹرمینس ممبئی بنایا گیا۔ ۴؍مارچ ۱۹۹۶ء میں مرکزی حکومت نے چھترپتی شیواجی ٹرمینس کا نام دے دیا۔

یکم جون ۱۹۳۰ء ـــ بھارت کی پہلی ڈی لکس دکن کوئن (دکن کی رانی) کو ممبئی تا پونے جاری کیا گیا۔

یکم نومبر ۱۹۵۰ء ـــ آزادی کے بعد پہلی مرتبہ ریل کا انجن کلکتہ کے چترنجن کارخانے سے تیار کیا گیا۔

۴؍جنوری ۱۹۶۴ء ـــ وارانسی یوپی ڈیزل انجن کارخانے سے پہلا ڈیزل انجن بن کر باہر آیا۔

۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء ـــ کلکتہ میٹرو ریلوے کا کام شروع ہوا۔

۱۲؍اپریل ۱۹۷۸ء ـــ بھارت کی پہلی ڈبل ڈیکر ریل ممبئی تا پونے کے درمیان چلائی گئی۔

۱۹؍فروری ۱۹۸۶ء ـــ ریلوے میں کمپیوٹر سے بکنگ کا کام شروع ہوا۔ یکم جولائی ۱۹۸۶ء ممبئی سے کلیان تک بارہ ڈبوں کی خصوصی ریل شروع ہوئی۔ ۸؍ستمبر ۱۹۹۲ء خواتین کی خاص لوکل ٹرین کی شروعات ہوئی۔

اکتوبر ۱۹۹۳ء ـــ کوکن ریلوے لائن کی شروعات ہوئی۔ ● پہلی مسلم خاتون ممتاز کھاتہ والا سنٹرل ریلوے میں ڈرائیور ہے۔

● بھارت کا سب سے بڑا پلیٹ فارم صوبہ مغربی بنگال کے شہر کھڑک پور میں ہے اس کی لمبائی ۸۳۳ میٹر (۲۷۳۳ فٹ) ہے ●●

★ سندیلکر صاحب خطۂ کوکن کے ایک مخلص و بے لوث خادمِ قوم ہیں۔ جنجیرہ مروڈ سے وابستہ ایک تاریخ ساز ہستی جو عرصہ دراز سے خزینۂ ماضی کی حفاظت و سلامتی کا فریضہ بھی انجام دے رہی ہے ان کی خدمتِ خلق کے اعتراف میں نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ نے ۱۱ اکتوبر ۹۷ء کو ایبسٹ ہوٹل واشی (نئی ممبئی) میں "ایک شام سندیلکر کے نام" منعقد کر کے ایک شاندار اور لائق تقلید روایت کا آغاز کیا ہے۔ ہمیں ایسے افراد کی قدر و منزلت کی روایت کو بڑھانا چاہیئے تاکہ نئی نسل بزرگوں کے کارناموں، قربانیوں اور ان کے حالات سے واقف بھی ہو اور خود بھی خدمتِ خلق اور قوم و ملت کی فلاح کے لئے کوشاں ہونے کی اُمنگ پیدا کر سکے۔

مہر مہسلائی، شرف کمالی، عارف سیمابی، عبدالوہاب دلوی، علی ایم شمسی، حسن رومانی، ایم اے امین، عبدالغنی فجندار، ڈاکٹر اے آر اندرے، ڈاکٹر اے اے دیشمکھ اور دوسری متعدد ہستیاں ہیں جو مختلف جہتوں سے نمایاں اور قابلِ قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ضروری ہے کہ ایسی شخصیات کی خدمات نقش کوکن کے اعتراف میں مقامی سطح پر استقبال و تہنیت کی تقاریب کا انعقاد کیا جائے اور جوانوں کے سامنے بزرگوں کے احسانات اور ان کے کاموں کی روپ ریکھا کو درشایا جائے۔۔

عبدالرحیم نشتر (امبیت)

★

یوتھ ویلفیر ایسوسی ایشن اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم "ذہانت کی تلاش میں" جس آہنی عزم اور استقلال کے ساتھ کام کر رہے ہیں اس کے لئے آپ اور آپ کے ساتھی قابلِ صد تبریک و تحسین ہیں۔

آپ نے مہاڈ، چپلون، داپولی میں لائبریریاں قائم ہیں اللہ آپ کو اجرِ عظیم عطا فرمائے

علم و بصیرت کی فراوانی سے مالامال محترم مبارک کاپڑی صاحب نے نقش کوکن میں پہلا صفحہ اور آخری صفحہ لکھنا شروع کیا اب یہ مہر کوکن اپنی تابش و نور سے بے نور ماہ و نجوم کی تطہیرِ افکار کا سامان بنے گا اس کا مجھے یقین ہے۔

دوحہ قطر سے محترم حسن چوگلے، جناب شبیر پالوجی، جناب ثناء اللہ گھرٹکر اور دیگر کوکنی برادران کا خلوص بے پایاں قابلِ ستائش ہے۔

محمد سعید علی ٹولکر (دوبئی)

★

اکتوبر کے شمارہ میں یہ اطلاع پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ خواتین کے لئے بزمِ نسواں کے نام سے صفحہ مخصوص کر دیا جا رہا ہے۔ اگر اسی طرح بچوں کے لئے بھی کوئی کالم مختص کر دیا جائے۔ جس میں لطیفے، دینی باتیں، نظمیں اور مختصر کہانیاں ہوں تو نقش کوکن کی

شادابی پر نکھار آئے گا۔

اکتوبر کے شمارہ میں جامع مسجد کس گاؤں
کی تصویر بہت دلکش اور پیاری لگی۔

عبداللہ عبدالحکیم (ہزار کھولی مالیگاؤں)

لہ آپ کی تجویز کا بہت بہت شکریہ۔ مگر افسوس
اس بات کا ہے کہ قلمکار مہینہ دو مہینہ بعد اپنا قلم روک
لیتے ہیں اور ہمیں معذرت کے ساتھ وہ سلسلہ بند کر دینا پڑتا ہے

—: مدیر :—

★ عرصہ سے جناب شرف کمالی کی نقش کوکن
کی بزم سے عدم موجودگی بُری طرح محسوس ہو رہی ہے۔ ان
سے کہئے کہ وہ لہ اپنا قلمی تعاون جاری رکھیں۔

ابراہیم بغدادی (انگلینڈ)

لہ شرف صاحب ممبئی سے نقل مکانی کر کے
کولہاپور چلے گئے ہیں جہاں ان کے بچوں کا کاروبار ہے
اور اسی مصروفیت میں گھر کر وہ ___ پچھلے کچھ
مہینوں سے نقش کوکن کے لئے کچھ لکھ نہیں سکے ورنہ
کوئی اور وجہ نہیں ہے۔
"ایک شام سندیلکر کے نام" کی محفل
مشاعرہ کی صدارت کے لئے جب آپ ممبئی آئے تو گویا
بزم نقش کوکن میں بھی لوٹ کر آئے ہیں۔ اس شمارہ
میں ان کا تازہ کلام آپ ملاحظہ فرمائیں گے (مدیر)

★ بے شک آپ کا ادارہ قابل تحسین
ولائق ستائش و مبارکباد ہے کہ ایک مفکر قوم اور اپنی
عمر کا بیشتر حصہ خاموش ملی خدمات کرنے والے ہمارے
مربی جناب ابراہیم سندیلکر صاحب کی ۸۰ ویں سالگرہ
نقش کوکن

پر ان کے شایان شان ایک جلسہ تہنیت کا انعقاد کیا۔
مجھے انتہائی فخر و انبساط محسوس ہو رہا ہے۔ اللہ
رب العزت آپ تمام اراکین کو جزائے خیر سے نوازے
آمین۔ والسلام مع الاکرام

مخلص، شبیر خطیب (شریوردھن)

★

نقش کوکن کے لئے دوحہ قطر سے انشاءاللہ
ہمیشہ تعاون ملیگا۔ اسی انداز میں کویت، مسقط،
سعودی عربیہ، انگلینڈ سے بھی سلسلہ رہے تو کیا بات
تھی ___ ممکن ہو تو کم از کم شرق الوسط کے ایک
دورہ کا پروگرام بنا لیا جائے تو لوگ بہتر طور سے
نقش کوکن کی برادری میں شریک ہو سکتے ہیں۔
انعام یافتگان کی ہمت افزائی تو ہو رہی
ہے مگر اردو اسکولوں کے وہ بچے اور بچیاں جو
اردو اسکولوں کے وہ بچے اور بچیاں جو اردو مضامین
لکھ سکتے ہیں۔ کہانیاں لکھ سکتے ہیں ادبی خدمت
کی طرف مائل کئے جا سکتے ہیں ۲ھ آپ ایک انعامی
جامع تجویز اور پروگرام تیار کریں اس سے بھی نقش کوکن
کے ہمنوا بڑھائے جا سکتے ہیں۔

قاضی فراز احمد دوحہ قطر۔

لہ آپ کی ہمدردی اور نیک خواہشات کا شکریہ۔
اب طبیعت کا یہ حال ہے کہ دورہ کی بات تو دور رہی اگر
دفتر میں ہی بلا ناغہ حاضری لگ جائے تو اللہ کا شکر ہے۔
۲ھ تجویز بڑی اچھی ہے انشاءاللہ ہم اس
پر غور کریں گے ...

ایک شام سندیلکر کے نام

نقش کوکن پبلی کیشن ٹرسٹ اور نقش کوکن ٹیلنٹ فورم دو فعال ادارے ہیں جو ایک طویل مدت سے خطۂ کوکن میں ذہانت کی تلاش اور افراد کی قدر دانی و عزت افزائی میں پیش پیش ہیں۔ جوہر شناسی اور قدر افزائی ان اداروں کے بنیادی مقاصد ہیں۔ ۱۱ر اکتوبر ۹۷ء کو نقش کوکن پبلیکیشنز ٹرسٹ کی جانب سے ہوٹل ایبٹ واشی نئی ممبئی میں ایک خوبصورت اور باوقار استقبالیہ تقریب کا انعقاد ہوا۔ صاحبِ اعزاز جناب ابراہیم احمد سندیلکر تھے جنہوں نے عمر کے اسّی سال گزار لئے اور تقریباً ۶۰ برسوں سے خدمتِ خلق کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ انجمن اسلام جنجیرہ مروڈ کے آپ پچپن برسوں سے نہایت سرگرم کارکن ہیں اور مختلف تعلیمی و سماجی اداروں سے وابستہ رہ کر بے لوث اور قابلِ قدر خدمات کا ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ان کی انہی سب خدمات کے اعتراف میں "ایک شام، سندیلکر کے نام" کا خوبصورت اور لائقِ تقلید اہتمام کیا گیا۔

ماہرِ نفسیات ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، سابق وزیر اوقاف و شہری ترقیات ڈاکٹر محمد اسحاق جمخانہ والا، مشہور صنعت کار اور انجمن اسلام جنجیرہ کے صدر نشین جناب غلام محمد پیش امام، ماہنامہ نقش کوکن کے مدیر کیپٹن فقیر محمد مستری، روزنامہ انقلاب کے مشہور کالم نویس اور کیریر گائیڈنس کے ایکسپرٹ مبارک کاپڑی اور جواں سال سوشل ورکر لائق اقبال کوارے نے سندیلکر صاحب کی شخصیت اور کاموں کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے انہیں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر صاحبِ اعزاز کی خدمت میں 55555 روپے کا کیسۂ زر بھی پیش کیا گیا۔

بعد ازاں جناب شرف کمالی کی صاحب کی صدارت میں مشاعرہ منعقد ہوا۔ تسنیم انصاری نے نظامت کی۔

عبدالرحیم نشتر۔ عارف احمد جی۔ قاسم امام، شاہد لطیف۔ رضا مانڈوی۔ صفیہ انکولوی، شاکر سوپاروی، چندر سین قمر۔ محمود الحسن ماہر۔ ویل لکھنوی۔ اے کے شیخ۔ ظہیر شیخ۔ نعیم الدین نعیم۔ سیف اللہ سیف اور دیگر شعراء نے کلام خوانی کی۔

اس موقع پر ماہنامہ نقش کوکن نے ایک خوبصورت سوونیر بھی شائع کیا۔ جسے تقریب میں شریک ممتاز و منتخب ہستیوں میں تقسیم کیا گیا۔ ٭٭

کامیابیاں

نقش کوکن کے نئی ممبئی میں کے نمائندہ جناب محمود حسن قاضی کا بھتیجہ آصف صادق حسن قاضی نے امسال پروڈکشن انجینئرنگ (B.E.) کا امتحان درجۂ اول میں کامیاب کیا۔ موصوف کے چھوٹے بھائی وسیم نے الیکٹرانک انجینئرنگ کا ڈپلومہ حاصل کیا ہے اور مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

محمود حسن قاضی کے بھائی ابوبکر حسن قاضی کے فرزند اعجاز نے فادر اگنل انسٹی ٹیوٹ سے

ایئرکنڈیشننگ میکنک کا کورس ۷۲ فیصد نمبر حاصل کر کے کامیاب کیا۔ ٭٭

مسلم لڑکوں نے کمال کر دیا:

امروہہ کے چار مسلم کالجوں میں ہائی اسکول بورڈ امتحان کی سطح پر مسلم لڑکوں کی تعداد ترانشی (۸۱) سے بڑھ کر ایک سو چالیس (۱۴۰) ہو گئی۔ ستاون عدد کا یہ اضافہ ستر سٹھ فیصد ہے۔ اب مسلم لڑکوں کے سخت ترین ناقد بھی یہ ماننے پر مجبور ہوں گے کہ صرف ایک سال میں پاس ہونے والے مسلم لڑکوں کی تعداد میں ستر سٹھ فیصد اضافہ تو واقعی قابلِ تعریف ہے۔

مسلم لڑکیوں کا مجموعی نتیجہ پچھلے سال چھہتر فیصد پاس سے گر کر اس سال سرسٹھ فیصد پاس رہ گیا۔ مسلم لڑکوں کا مجموعی نتیجہ انچاس (۴۹) فیصد پاس سے بہتر ہو کر اکسٹھ (۶۱) فیصد پاس ہو گیا۔ امروہہ شریف کے مسلم لڑکے تو واقعی تعریف کے مستحق ہیں۔ ٭٭ (مرسلہ: نصرت اور احمد رشید شیروانی)

جن سیوا منڈل کا قابل تقلید

پروگرام: جوہو، علاقہ میں "جن سیوا منڈل" کے نام سے ایک ادارہ کئی برسوں سے تعلیمی اور سماجی کام کر رہا ہے اس کے مہتمم شری پشپکانت مہاترے جو پچھلے ۲۵ سال سے میونسپل کارپوریشن میں کام کرنے والے سابق کونسلر، سکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اس علاقہ میں دیگر بہت سارے کام کے علاوہ دو مڈل انگلش میڈیم اسکولس کا بھی اہتمام کیا ہے۔ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ اس علاقہ کے غریب اور مڈل کلاس کے بچوں کو انگلش میں تعلیم لینے کی دقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خاص طور پر اقلیت کے طبقہ کے بچوں کے لئے تعلیم کا انتظام کیا ہے۔

اس سال ہندوستان کے آزادی کو پچاس سال ہونے پر منڈل نے ۱۸ اکتوبر ۹۷ء کو ایک جلسہ منعقد کیا جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے جناب ماسٹر تارا سنگھ جو میونسپل Standing Commitee کے چیئرمن ہیں اور دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔ اس جلسہ میں منڈل نے جوہو علاقہ کے اسکولوں کے جو بچے اپنی اپنی اسکول میں ایس ایس سی کے امتحان میں اوّل نمبر سے کامیاب ہوئے تھے ان کا سنکار کیا۔ اور اسی جلسہ میں پہلی دفعہ مہاترے صاحب نے جوہو علاقہ کے ۶۵ سال سے زیادہ عمر کے لوگ جنہوں نے گوناگوں طریقہ سے اس علاقے میں تعلیمی اور معاشرتی کام انجام دئے ہیں۔ ایسے ۲۱ اشخاص کو سینئر سوشل ورکر یعنی جیشٹھ سماج سیوک کا خطاب دیکر ان کو چاندی کے تمغے دئے گئے۔ جس میں جناب حسن میاں خانزادہ کا نام بھی شامل کیا گیا اور سب کو گلدستہ سے نوازا گیا۔

جناب مہاترے صاحب ہمیشہ سے مسلم نواز ثابت ہوئے ہیں اور ذات پات کا بھید نہیں رکھتے وہ جانتے ہیں کہ حسن میاں خانزادہ محمدی مسلم جماعت کے نائب صدر۔ اِرا مسلم سوسائٹی کے سکریٹری اور جماعت المسلمین جوہو کے صدر ہیں۔ ٭٭

پِپلون میں پتھری کا جدید طریقۂ علاج:

پِپلون کے معروف ڈاکٹر پرکاش پاٹنکر جو عمل جراحی میں مہارت رکھتے ہیں۔ ان کے "پاٹنکر نرسنگ ہوم" نام کے اسپتال میں بغیر آپریشن کے پتھری نکالنے کی جدید آلات سے مزین مشنری دستیاب ہے۔ بھارت میں

نقش کوکن

صرف چند جگہوں پر ایسی سہولت مہیّا ہے۔ کوکن میں گو اسے لے کر ہنیزیل تک صرف چپلون میں ہی پاٹنکر نرسنگ ہوم میں جدید طرز کا طریقہ علاج ہے۔ اس طرح کے جدید طرز کا طریقہ علاج کے آلات سے مزین اسپتال کا ہونا چپلون والوں کے لئے ہی نہیں بلکہ کوکن واسیوں کے لئے بھی فخر کی بات ہے۔

آپریشن کے بغیر پتھری نکالنے کے آلے کا نام لیتھوٹریپسی (LITHO TREPSY) ہے۔ اس آلے کی خصوصیت یہ ہے کہ پتھری نکالنے کے لئے نہ آپریشن کی ضرورت پڑتی ہے نہ بے ہوش کرنے کی، نہ خون دینے کی ضرورت پڑتی ہے نہ اس سے مریض کو درد و تکلیف کا کچھ احساس ہوتا ہے بلکہ اسی آلے سے محفوظ طریقہ سے پتھری کو ریزہ ریزہ کیا جاتا ہے اس آلے سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ پتھری کس جسامت کی ہے اور کہاں واقع ہے۔ اس اسپتال میں دوربین کے ذریعہ پتھری نکالنے کا طریقۂ علاج بھی ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر پاٹنکر کو "دی ایسوسی ایشن آف سرجنز آف انڈیا" اس ادارہ نے آرتھر ڈبلیو ٹرولنگ فیلوشپ دیکر ان کا اعزاز کیا۔ یہ فیلوشپ ہر سال ایک ہی ماہر سرجن کو دی جاتی ہے۔ اسی فیلوشپ کے ذریعہ ڈاکٹر پاٹنکر نے نڈیاڈ (گجرات) کے کلچی بھائی پٹیل اسپتال میں مثانہ کا آپریشن کے مخصوص طریقۂ علاج کا مطالعہ کیا۔ مریض ڈاکٹر پاٹنکر کے اس جدید طریقۂ علاج کا فائدہ اٹھائیں۔ ⁂

(مرسلہ: عبدالرزاق پربھولکر)

اکھیل بھارتیہ مسلم مراٹھی ساہتیہ سمّیلن

۱۹۸۹ء سے صرف مہاراشٹر ہی نہیں بلکہ ہندوستان بھر کے مراٹھی میں مسلم ادیب، شاعر، دانشور، قلم کار وغیرہ کے لئے شولاپور کے اکھیل بھارتیہ مسلم ساہتیہ پریشد نے اپنا ایک پلیٹ فارم قائم کرنے کی جد و جہد شروع کی۔ جس کے مثبت اثر یہ ہوا کہ ادیبوں کے لئے پلیٹ فارم تو ملا مگر مسلم سماج بھی مراٹھی ادب سے قریب ہوتا گیا۔

ساہتیہ پریشد نے اپنا پانچواں سمّیلن ۳، ۴ اور ۵ نومبر ۹۷ء کو صابو صدیق ممبئی کے الما لطیفی ہال میں منعقد کیا اس سے قبل جو چار سمّیلن منعقد ہوئے تھے وہ اس طرح ہیں۔

۱۹۹۰ء میں شولاپور

۱۹۹۱ء میں ناگپور

۱۹۹۳ء میں رتناگری اور ۱۹۹۵ء میں پونہ میں مگر یہ پانچواں سمیلن نقش ثانی بہتراز نقشِ اوّل کے مصداق بہت خوب رہا۔ موجودہ دور کے صاحب اقتدار لوگ جو مراٹھی کے نام کا ڈھنڈورا تو پیٹتے ہیں مگر ان کی سوچ و فکر محدود ہے۔ ذات پات کی تفریق نے ان کے ذہنوں کو جکڑ رکھا ہے۔ ان حالات میں مسلم مراٹھی ساہتیہ سمیلن کا انعقاد مسلمانوں کا مراٹھی زبان کے تئیں خلوص و محبت کی گواہی دیتا ہے۔

۳ر نومبر ۹۷ء کو مہاراشٹر ٹائمز کے مدیر شری کمار کیتکر نے سمیلن کا افتتاح کیا۔ یہ سمیلن چونکہ ہفت روزہ شودھن اور انجمن اسلام ممبئی کی مشترکہ تعاون کے زیر اہتمام انعقاد ہوا۔ شودھن کے مدیر سید افتخار احمد نے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور انجمن اسلام ممبئی کے صدر ڈاکٹر محمد اسحٰق جمخانہ والا نے استقبالیہ تقریر فرمائی ڈاکٹر محترمہ زلفی شیخ، ڈاکٹری دیپد ڈکے، جناب عبدالقادر مقدم، ڈاکٹر عبدالکریم نائیک، محترمہ فیاض شیخ صاحبہ، ڈاکٹر عزیز نداف، پروفیسر بینور پروفیسر شمیع دلوائی، جناب سرفراز آرزو،

نقش کوکن

جناب ساجد رشید، پروفیسر جاوید قریشی، جناب حسین دلوائی، جناب علی ایم شمسی وغیرہ دانشوروں نے اس سہ روزہ سمیلن میں حاضرین سے خطاب کیا ــــــ ٭٭

ایم ایس نائیک ہائی اسکول ضلع رتناگری میں سرفہرست

رتناگری ضلع میں ایم سی سی کی تعلیم دینے والی اہم درسگاہیں ہیں جہاں ایم سی سی کے زیر اہتمام پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان تمام اسکولوں میں شہر رتناگری کا ایم ایس نائیک انگلش میڈیم اسکول نے سرفہرست ہونے کا اعزاز حاصل کیا ہے۔

۲۹ راکتوبر ۹۷ء کو شہر کے ہائی اسکول رتناگری میں ایجوکیشن افسر شری بھوسلے ایم سی سی کے تعلقہ افسر وی ای کدم شہر کے ہائی اسکول کے پرنسپل جناب قاضی و دیگر نامور ہستیوں و ایم سی سی کے اساتذہ کی موجودگی میں تقسیم انعامات کئے گئے جن میں پرنسپل محترمہ سعیدہ نائیک صاحبہ کو ان کے پروگرام بلڈ ڈونیشن، ساحلی علاقہ کی صفائی و دیگر سماجی خدمات کی قدر افزائی کرتے ہوئے بھوسلے صاحب کے ہاتھوں اول انعام عطا کیا گیا۔ سعیدہ صاحبہ کا اعزاز کیا گیا۔ اس موقعہ پر بھوسلے صاحب نے ایم سی سی کی ضرورت افادیت اور طریقۂ کار پر حاضرین کو سیر حاصل معلومات دی ــ ٭٭

اُردو مدارس کے مسائل

:: پچھلے مہینہ انجمن اسلام ہائی اسکول فور گرلز اینڈ جونیئر کالج، باندرہ بمبئی میں اُردو مدارس کے سابق اور موجودہ پرنسپلس کی ایک نشست اسکول کے مسائل پر غور و خوض کرنے کے لئے منعقد کی گئی۔

کنوینر پرنسپل مسز سلمٰی لوکھنڈ والا نے خیر مقدم کیا اور گلہائے عقیدت پیش کئے۔ ممبئی ہیڈ ماسٹرس ایسوسی ایشن کے سابق صدر جناب ابراہیم خان طالب نے حاضرین کے سامنے درج ذیل تجاویز پیش کیں اور کہا کہ ہم ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ اور حکومت مہاراشٹر سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ (۱) مینجمینٹ کو مہاراشٹر میں نئے

اُردو مدارس شروع کرنے کی اجازت دے۔

(۲) جو مدارس ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کی اجازت سے شروع کئے گئے ہیں انہیں نئے دستور کے مطابق گرانٹ دے۔ (۳) جن مدارس نے بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو مدنظر رکھ کر ایڈیشنل ڈویژن کھولے ہیں انہیں گرانٹ دے۔

(۴) اساتذہ کی تقرری کے لئے Approval وقت پر دے۔

(۵) ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ گریٹر بمبئی میں ایک بھی ایسا ایجوکیشن انسپکٹر نہیں ہے جو اُردو میڈیم اسکول سے تعلیم یافتہ ہو اور جو اُردو مدارس کے اساتذہ کی صحیح رہنمائی کر سکے اس لئے اُردو جاننے والے ایجوکیشن انسپکٹرس کا تقرر کرے۔

(۶) ٹرم فیس کی رقم بہت ہی قلیل ہونے کی وجہ سے امتحانات کے اخراجات کا بوجھ انتظامیہ کو اٹھانا پڑتا ہے اس لئے اس ٹرم فیس کی رقم میں اضافہ کرے۔

(۷) گرانٹ وقت پر دے تاکہ انتظامیہ کو مالی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(۸) اردو مدارس کے اساتذہ کے لئے اُردو میں ریفریشر کورس اور ٹریننگ کا انتظام کیا جائے۔

(۹) ایس ایس سی امتحان میں شریک ہونیوالے پرائیویٹ امیدوار اور نائٹ ہائی اسکول کے طلبہ کو فزیکل ایجوکیشن، سوشیل سروس اور ورک ایکسپیرینس مضامین سے مستثنیٰ کرے کیوں کہ ان مضامین کی تعلیم باقاعدہ نہیں ہو رہی ہے۔ (۱۰) ایس ایس سی بورڈ کے زیر اہتمام شائع ہونیوالا تعلیمی میگزین مراٹھی کے ساتھ ساتھ اُردو زبان میں شائع کیا جائے تاکہ اُردو مدارس کے اساتذہ اور ایس ایس سی کلاس کے طلبہ اس میگزین سے زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہوں۔

خانصاحب کی اہم تجاویز کے بعد تمام پرنسپل صاحبان نے گفت و شنید کا پرجوش سلسلہ شروع کیا۔

پرنسپل شرف الدین شیخ نے اردو مدارس کے معیار تعلیم کو بلند کرنے کے متعلق ایک مقالہ پیش کیا۔

ماہرین تعلیم سابق پرنسپل حضرات سید علی احمد زیدی، عبدالغنی خان سرگروہ، مسز نورالنساء احمد، مسز نورجہاں رضوی، مسز حامدہ دار نے اپنے زرّیں خیالات پیش کئے۔ موجودہ پرنسپل حضرات نے بحث میں اپنے خیالات کا بے باک اظہار کیا اور سابق پرنسپل صاحبان کو یقین دلایا کہ وہ ان کے مفید مشوروں پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور آئندہ نشست میں اپنی عملی کارکردگی کی روئداد پیش کریں گے۔

آخر میں پرنسپل مسز سروری ہاشمی نے شکریہ ادا کیا۔۔

غیر طرحی مشاعرہ :

یکم نومبر ۷۹ء کی شب میں ڈہیور تعلقہ مروڈ ضلع رائیگڈھ میں جناب وزیر حسن اسماعیل بنگار کرکے دولتکدہ پر انجمن فروغ ادب جنجیرہ کے شعراء کی کثیر تعداد پر مشتمل ایک غیر طرحی مشاعرہ کا انعقاد ہوا جس کی صدارت معروف شاعر نوگل بھارتی نے فرمائی۔ علی باغ کے نار ماسٹر جناب دولہا خان خالد نے مشاعرہ کا افتتاح فرمایا۔ جناب عبدالقادر راز نے نظامت فرمائی اور سکریٹری ساجد اللہ نے شکریہ ادا کیا ـــــ

رتنا گری گرام پنچایتوں کے چناؤ۔ کامیاب مسلم امیدواروں کے نام:

ضلع رتنا گری میں گرام پنچایتوں کے چناؤ ۲۵ اکتوبر کو ہوئے اس میں درج ذیل امیدواروں کو کامیابی ملی ہے۔

پورنگڈھ گرام پنچایت کے چناؤ میں (۱) رخسانہ سکندر دردیش (۲) عبدالمجید یوسف گاؤنکھڈکر اور (۳) اسماعیل حکیم کو کامیابی ملی ہے گرام پنچایت کے الیکشن میں (۱) زبیر شیخ حسین مجگاؤنکر کامیاب ہوئے ہیں۔

کاسار ویلی سے (۱) نسیمہ اسماعیل کوتوڑیکر (۲) نثار حسین راجپورکر (۳) حسن بابو سراج شیخ (۴) عائشہ زین الدین ساکھرکر۔ (۵) رابعہ محمود مقدم (۶) رزاق علی قاضی اور (۷) عبداللہ دادامیاں بارگیر چناؤ جیت گئے ہیں۔ دیورکھ گرام پنچایت سے رخسانہ بودے اور رشید خطیب کامیاب ہوئے ہیں۔ ساکھرے سے (۱) داؤد فقیر محمد قاضی اور ساکھری نائے سے منیر جعفر ولی بابا صاحب لطیف کوتوڑیکر نوربی گڈکری، لیاقت آدم شانداد، سلیم حسن سولکر کے کامیاب ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ پاچل گرام پنچایت سے بابالعل بزبھولکر اور موسیٰ سولکر کامیاب ہوئے ہیں جیتاپور سے غلام حسین قاضی چناؤ جیت گئے ہیں۔۔

زہریلی شراب کا سانحہ

تعلقہ کھالاپور رائے گڈھ ضلع میں زہریلی شراب پی کر ۱۸ افراد جن میں عورتیں بھی شامل ہیں ہلاک ہوئے۔ یہ واقعہ پہلی بار نہیں ہوا اس سے قبل بھی زہریلی شراب کے واقعات ہو چکے ہیں۔ جب تک ملک میں بدعنوانی اور رشوت خوری کا سلسلہ چلتا رہے گا۔ اس نوعیت کے حادثات ہوتے رہیں گے دیسی شراب بنانے والوں کو کس بنیاد پر لائسنس فراہم کئے جاتے ہیں اور جو غیر قانونی طریقے پر شراب کی بھٹیاں لگاتے ہیں۔ کیا واقعی پولس اور انتظامیہ کے علم میں نہیں ہیں۔ یا جان بوجھ کر انتظامیہ آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے سانحے کے ذمہ دار کون ہیں ہمارا نظام یا زہریلی شراب بنانے والے ؟؟۔۔
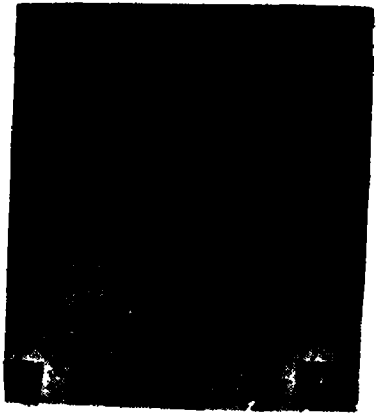
فیصل جمال پرکار

کرناٹک نیفرولوجی اینڈ ٹرانسپلینٹ انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام ۲۳ نومبر ۹۶ کو گردہ کی پیوندکاری سے متعلق چوتھا کل ہند sport. meet منعقد ہوا جسے سینڈوز SANDOZ انڈیا لمیٹیڈ جو ان دنوں Novart گروپ آف کمپنیز کا ایک حصّہ ہے اس نے پروگرام کی کفالت فرمائی۔ اسی Sport meet میں کئی ماہر نیفرولوجسٹ اور نامور سرجنوں کے ساتھ وہ حضرات جن کے گردہ کی پیوندکاری کی گئی ہے نہایت شوق اور دلچسپی کے ساتھ شریک تھے۔

فیصل جمال پرکار (عمر ۲۶ سال) متوطن فروس تعلقہ کھیڈ کو سینڈوز کمپنی نے اپنا نمائندہ بنا کر اس پروگرام

میں شرکت کے لئے بنگلور بھیجا تھا۔ چار سال ہوئے فیصل پرکار کے گردہ جراحی Transplant کی گئی تھی اور موصوف سینڈوز کے باندرہ ممبئی کے سیلز آفس میں برسرِ ملازمت ہیں۔

اسی اسپورٹ میٹ میں شریک ہونے والے حضرات وخواتین کے لئے کھیل کا ایسا انتظام تھا جس میں ۱۰۰ میٹر کی دوڑ، ۴۰۰ میٹر لمبی دوڑ، شاٹ پٹ، چمچہ لیموں دوڑ وغیرہ آئیٹم شامل تھے۔ ۴۰ سال سے زیادہ عمر والوں کے لئے فاصلہ آدھا رکھا گیا تھا — یہ پروگرام اپنی خصوصیت کے اعتبار سے بالکل انوکھا پروگرام تھا جس نے ان مریضوں کے دلوں میں اعتماد جگایا جو عمل جراحی کے بعد کچھ مایوس سے رہتے تھے مگر اب وہ پر اُمید ہیں کہ تندرست زندگی گزارنے میں بالکل چاق و چوبند ہیں۔

۱۹۹۸ء کی عام تعطیلات

حکومتِ مہاراشٹر نے ۱۹۹۸ء کے دوران تعطیلات کا اعلان کیا ہے۔ جس کے مطابق یومِ جمہوریہ (۲۶ جنوری) عید الفطر (۳۰ جنوری) مہا شیوراتری (۲۵ فروری) گڑی پاڑوا (۲۸ مارچ) عید الاضحیٰ (۸ اپریل) مہاویر جینتی (۹ اپریل) گڈ فرائی ڈے (۱۰ اپریل) ڈاکٹر امبیڈکر جینتی (۱۴ اپریل) شیو جینتی (۲۸ اپریل) مہاراشٹر ڈے (یکم مئی) عاشورہ (۷ مئی) بدھ پورنیما (۱۱ مئی) عید میلاد النبی (۷ جولائی) یوم آزادی (۱۵ اگست) پارسی نیا سال (۲۲ اگست) گنیش چترتھی (۲۶ اگست) دسہرہ (یکم اکتوبر) مہاتما گاندھی جینتی (۲ اکتوبر) لکشمی پوجا (۱۹ اکتوبر) بھائی دوج (۲۲ اکتوبر) گرونانک جینتی (۴ نومبر) کرسمس (۲۵ دسمبر) —

نقش کوکن

ہرنئی میں اتفاق کا دور دورہ اور انتخابِ نو : ہرنئی تعلقہ داپولی ضلع

رتناگری میں مسلمانوں کے درمیان دو گروپ ہوگئے۔ مسلم معاشرے کے لئے یہ نا اتفاقی نقصان دہ ہوسکتی ہے اس خیال سے ممبئی میں مقیم ہرنئی کی اہم ہستیاں جناب عبدالرحمٰن کمال الدین موٹلیکر، جناب عباس کمال الدین موٹلیکر جناب عبدالمجید سرنوبت، جناب فرید غلام پاؤسکر جناب ابراہیم قاسم محگاؤنکر اور جناب حسن میاں جمعدار ان کی کوششیں کامیاب ہوئیں اور ہرنئی میں آٹھ محلوں کے باشندگان کی عام نشست کا یکم نومبر ۹۷ء کو اہتمام کیا گیا۔ پرنسپل عبدالرحمٰن موٹلیکر صاحب نے دونوں نشستوں کی صدارت فرمائی۔

جناب قاسم میرکر جو آٹھ محلوں کے صدر تھے ان کی میعاد ختم ہوچکی تھی لہٰذا ان کی جگہ بالاتفاق رائے جناب عباس کمال الدین موٹلیکر کو صدر منتخب کیا گیا۔ صدرِ نشست نے تجویز پیش کی کہ صدر کا ہاتھ بٹانے کیلئے ایک انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی جائے جسے حاضرین نے منظور کیا اور اس طرح ایک کمیٹی کا انتخاب ہوا جو حسب ذیل ہے۔

صدر: جناب عباس کمال الدین موٹلیکر
نائب صدر: جناب علی خان لورے
سکریٹری: جناب زین الدین کروپکر
جوائنٹ سکریٹری: جناب حسن میاں شرف الدین جمعدار۔
خازن: جناب امان اللہ مہالدار

اراکین مجلس انتظامیہ:
۱۔ جناب حسن میاں ساکھرکر۔ ۲۔ جناب شہاب الدین جمعدار ۳۔ جناب اقبال محمود موٹلیکر۔ ۴۔ جناب محگاؤنکر زنجیر

بالاتفاق رائے یہ بھی طے پایا کہ آئندہ ہر حال میں اتفاق بحال رکھا جائے۔

(عبدالرحمٰن موٹلیکر)

دسمبر ۹۷ء

کچھ تو ہوتے ہیں محبّت میں جنوں کے آثار
اور کچھ لوگ بھی دیوانہ بنا دیتے ہیں

نقشِ کوکن ٹیلنٹ فورم کے اراکین کا تعلق درس وتدریس سے نہ سہی مگر تعلیمی اداروں سے وابستگی شروع ہی سے رہی ہے، برسوں پرانی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ کوکن میں فروغِ تعلیم اور معیارِ تعلیم کو بہتر بنانے کے جذبے نے انہیں اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ ایک ایسا فورم بنائیں جو کوکن کے اُردو ذریعۂ تعلیم کے ہائی اسکولوں میں بچوں کی اور ان کے اساتذہ کی کارکردگی پر نظر رکھے ان کی قدر افزائی کرے، ہمت افزائی اور عزّت افزائی کرے۔ اور اس طرح N.K.T.F عالمِ وجود میں آیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ ماہرینِ تعلیم نے قدم قدم پر فورم کا ساتھ دیا اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں نکلا ہوا یہ کارواں اپنی منزل کی طرف پچھلے چودہ سالوں سے رواں دواں ہے۔ بیسٹ ٹیچر کا انتخاب، بیسٹ اسٹوڈنٹس کا تعین، پچیس ۲۵ سالہ خدمت انجام دینے والے صدر مدرسین کا اعزاز فورم کی ایسی سرگرمیاں ہیں جو انہیں جنون کی حد تک سرگرمِ عمل رکھتے ہیں۔ فورم کے اراکین BEST کا انتخاب کرکے اس کے اعلان پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ دل وجان سے چاہتے ہیں کہ فورم کو ان کی خدمت کا موقعہ نصیب ہو۔ بنا بریں

فورم نے شروع شروع میں یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ صاحبانِ اعزاز کو آمد ورفت کا کرایہ دیا جائے کوکن میں S.T کی مسافر گاڑیوں کا ایسا جال پھیلا ہوا ہے کہ ہر قصبہ دیہات سے بمبئی آنے اور جانے کے لئے S.T کی سروس مہیا ہے۔ لہٰذا کرایہ S.T کے حساب سے دیا جانے لگا۔ مگر کبھی کسی صاحبِ اعزاز کا یہ اصرار رہا کہ ہم پرائیویٹ لکژری بس سے آئے ہیں لہٰذا وہی کرایہ ادا کیا جائے۔ ایک بار تو ایک صاحب پرائیویٹ ٹیکسی سے SHARING میں سفر کرکے آئے۔ اور اس بات پر مُصر رہے کہ انہیں وہی کرایہ ملنا چاہیئے۔ جلسہ اعزاز میں صاحبِ اعزاز کے ساتھ اس حیل وحجت کی نوبت نہ آئے اسی لئے فورم نے آمد ورفت کا کرایہ دینا بند کر دیا بدلہ میں ایک رقم مقرر کی جو بڑھتی ہوئی گرانی کے ساتھ ہر سال بڑھائی جانے لگی مطلب یہ تھا کہ صاحبانِ اعزاز جلسہ میں حاضر ہوں ان کے آنے سے جلسہ کی رونق بڑھے اور علم دوست حضرات (حاضرینِ مجلس) کی موجودگی میں ان کی عزّت افزائی کی جائے اور آنے جانے میں ان کی جیب پر بار بھی نہ پڑے لہٰذا انہیں لفافہ پیش کیا جائے۔ سال دو سال

اس میں گزر گئے اب تو یہ صورتحال ہے کہ لوگ آتے نہیں مگر وہ رقم انعام سمجھ کر بذریعہ منی آرڈر طلب کرتے ہیں۔ بند لفافوں میں دی جانے والی رقم انعام کیسے ہو سکتی ہے؟ وہ انعام ہو سکتی تھی اگر فورم مقابلہ کا انعقاد کرتا اور اس میں وہ جیت جاتے۔ یہ تو انہیں بطور اعزاز دی جانے والی رقم ہے۔ ایس.ایس.سی امتحان میں کامیابی کے نتائج کو بنیاد بنا کر کوکن کے تمام ہائی اسکولوں کے اساتذہ کی کارکردگی کا تین ماہرینِ تعلیم جائزہ لیتے ہیں اور نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ کس مضمون میں کس ہائی اسکول کے استاد نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اسی نتیجہ کی بنا پر فورم انہیں بیسٹ ٹیچر آف دی سبجیکٹ (SUBJECT) گردانتا ہے اور جلسے میں بلا کر ان کی عزت افزائی کرتا ہے اور زادِ راہ کی خاطر ایک رقم لفافہ میں ڈال کر نذر کرتا ہے مگر لوگ چاہتے ہیں کہ وہ آئیں یا نہ آئیں وہ رقم ان تک ضرور پہنچا دی جائے۔

ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ بھری محفل میں صاحبِ اعزاز کے زیب گلو کیا جانے والا پھولوں کا ایک ہار زیادہ قیمتی ہے سونے کی اس انگوٹھی سے جو چھپ چھپاتے صاحبِ اعزاز کے گھر جا کر اس کی انگلی میں پہنائی جائے ۔۔۔ لوگ کہتے ہیں کہ زمانہ بدل گیا ہے مگر زمانہ کی قدریں اس قدر بدل گئی ہیں کہ اس کا ہمیں اندازہ نہیں تھا۔

خیر! حسبِ سابق امسال بھی ہم نے بیسٹ ٹیچر، بیسٹ اسٹوڈنٹ اور پچیس سال یا اس سے زیادہ تدریسی خدمات انجام دینے والے صدر مدرسین/معلمات کو جلسۂ اعزاز میں شرکت کے لئے دعوتنامے نقش کوکن بھیجے ہیں۔ ہماری دلی استدعا ہے کہ وہ آئیں جلسہ کی رونق بڑھائیں، فورم کی عزت بڑھائیں اور کارکنان کی ہمت بڑھائیں۔

بیسٹ ٹیچر اور بیسٹ اسٹوڈنٹ کیلئے ایک سند امتیاز، یادگاری مومنٹو اور لفافے میں نقد رقم پیش کی جائیگی۔ ۲۵ سال یا اس سے زیادہ خدمت انجام دینے والے صدر مدرسین اور معلمین کے لئے سندِ امتیاز ایک شال اور لفافے میں نقد رقم پیش کی جائے گی۔ یہ سارا اثاثہ فورم کی جانب سے ہدیۂ خلوص ہے جو بطور اعزاز پیش کیا جاتا ہے۔

سکریٹری

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم

مسلم مجاہدین آزادی کو غیروں نے نہیں مسلمانوں نے فراموش کر دیا ہے

آل انڈیا ملی کونسل کے پرچم تلے کاروان آزادی کا آغاز ۲۱ ستمبر کو شہید حریت ٹیپو سلطان شہید مزار (سرنگا پٹنم ریاست کرناٹک) سے ہوا سرنگا پٹنم سے روانہ ہوئے کاروان کی قیادت مولنا مجاہد الاسلام قاسمی نے کی تو آسام سے نکلنے والا کاروان مولانا اسرار الحق قاسمی کی قیادت میں رواں دواں رہا۔ کاروان آزادی جس کا بنیادی مقصد مسلم مجاہدین آزادی کی قربانیوں سے برادران ملک وملت کو آگاہ کرنا ہے۔

سفر کے دوران کاروان آزادی کو خاص طور پر مسلمانوں کا تعاون اتنا رہا وہ نہ صرف مسلمانوں کی بیداری کا مظہر ہے بلکہ اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ عام مسلمان اپنے مجاہدین محبت اور جرأت کا قدر دان ہے۔

اکثر مجاہدین آزادی کی تحریک دینی مدارس اور خانقاہوں سے شروع ہوئی تھی جس طرح علماؤں نے لاپرواہی کا مظاہرہ کیا اسی طرح ہمارے مفکروں اور دانشوروں نے بھی مجاہدین آزادی کی خفیہ تحریکوں اور فوجی مہمات کے سلسلے میں تحقیقاتی اور معلوماتی کتابیں تصنیف کرنے میں کوتاہی کی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف ہماری آج کی نسل مسلم مجاہدین کے کارناموں سے ناواقف ہے بلکہ برادرانِ وطن بھی انکا نام تک نہیں جانتے۔

ڈاکٹر امام الدین اندرے کے کنسلٹنگ روم کا افتتاح

ممبئی کے نور اسپتال کے او پی ڈی سیکشن میں ڈاکٹر امام الدین اندرے کے کنسلٹنگ روم کا افتتاح ہوا۔ مختصر افتتاحیہ تقریب میں نور اسپتال کے ٹرسٹی عبدالمجید پانکا بابو موزہ والا کے علاوہ علمائے کرام، ڈاکٹرس، اور دوست واحباب نے شرکت کی۔ قاری ولی اللہ صاحب نے فاتحہ ودعا پڑھی۔

آزادی کی گولڈن جوبلی کے موقع پر "مسلم کنونشن" کی جانب سے نوجوان ڈاکٹر امام الدین اندرے کو بیسٹ سرجن آف ایریا کا ایوارڈ دیا گیا۔ نور اسپتال میں شام ساڑھے چار سے ساڑھے چھ بجے ملنے کے علاوہ "اعزازی سرجن کی حیثیت سے" پرنس علی خان اسپتال میں شام ۷ سے نو بجے تک وہ حاضر رہیں گے۔

سو برس کا ہو گیا "اکبر علیز"

شہر کے مشہور ڈپارٹمنٹل اسٹور اکبر علیز کو قائم ہوئے سو برس مکمل ہو چکے ہیں۔ کوئی دوسرا ڈپارٹمنٹل اسٹور ہوتا تو وہ اس موقع پر جشن کا اہتمام کرتا مگر اکبر علیز نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ صفائی مہم میں میونسپل کارپوریشن کی مدد کریگا۔

اکبر علیز نے اس کے علاوہ مختلف مقامات پر دو سو سے زائد سرخ اور نیلے رنگ کے (کچرا پیٹی) رکھوائے ہیں۔ ٹی شرٹ و ٹوپیاں پہنے فٹ پاتھی بچے اس مہم کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ جب کوئی راہ گیر راستے پر گندگی کرتا ہے تو یہ بچے انہیں آئندہ پھیلانا دینے اور کچرا ڈسٹبن میں پھینکنے کی تلقین کرتے ہیں۔

ممبئی یونیورسٹی میں اکبر علیز نے اکبر علیز انسٹی ٹیوٹ فار پروفیشنل ریٹیلنگ" کورس بھی شروع کرنے کی فیصلہ کیا ہے۔ پالن پور کے بیوپاری اکبر علی ابراہیم جی نے ۱۸۹۷ میں ممبئی آکر جس چھوٹی سی دکان کی بنیاد رکھی تھی آج اس کا شمارہ

نہ صرف ملک کے سب سے بڑے ڈپارٹمنٹ
اسٹورس میں ہوتا ہے بلکہ وہ ایک کمپنی
گروپ بھی بنا چکا ہے اس گروپ
کے موجودہ صدر فخرالدین نورانی والا
طاہر بھائی ابراہیم جی نے پانچ چھ
برس بعد اس کام کاج میں دلچسپی شروع
کردی تھی۔ آج یہ کاروبار گھرانے
کی تیسری پیڑھی ہیر جی کی نگرانی چل رہا ہے

جعفر گوٹھے پریس کلب کے نائب صدر منتخب

شہر رتناگیری اور کولہاپور
بیک وقت شائع ہونے والے
(مراٹھی) ہفت روزہ آکاش
گنگا کے نامہ نگار اور کالم نویس
جناب جعفر گوٹھے کو چپلون تعلقہ
پریس کلب کا نائب صدر منتخب
کیا گیا ہے۔

جناب لیاقت حسن خان کو اسپیشل ایگزیکیٹو آفیسر

جناب لیاقت حسن خان متوطن
مروڈ جنجیرہ کو حال ہی میں حکومت
نے اسپیشل ایگزیکیٹو آفیسر کے اعزاز سے
نوازا ہے۔ موصوف محنت کش رکشا ڈرائیور
ہیں۔ کافی عرصہ سے مروڈ میں کوئی اسپیشل
ایگزیکیٹو آفیسر نہیں تھا۔ برسوں کے بعد
اس اعزاز کیلئے حکومت کی نظر انتخاب
جناب موصوف پر پڑی۔ جماعت المسلمین
مروڈ محلہ بازار کے عہدیداران اور اراکین
مجلس منتظمہ جناب لیاقت حسن خان کو اس
اعزاز پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

(مراسلہ۔ راشد عمر فہیم)
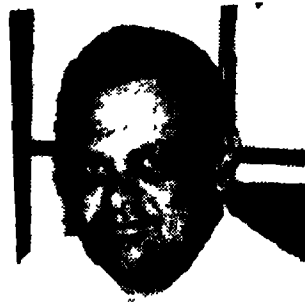
پی اے انعامدار کو "فخر ملک" ایوارڈ

متعدد تعلیمی، سماجی، تنظیموں
کے سربراہ اور مہاراشٹرا کاسموپالیٹن ایجوکیشن
ٹرسٹ کے چیرمین جناب پی اے انعامدار
کو ان کی تعلیمی و سماجی خدمت کے عوض۔
"دیویور" (سہارنپور۔ یوپی) نامی سماجی
تنظیم نے "فخر ملک" ایوارڈ سے نوازا۔
یہ ایوارڈ یہاں منعقدہ ایک تقریب میں صدر
جمہوریہ ہند کے ہاتھوں دیا جائیگا۔
جناب پی اے انعامدار کا شمار پونے کی
اہم سماجی شخصیتوں میں ہوتا ہے مسلم او بی سی
آرگنائزیشن کو سرکاری سطح پر اہمیت
دلانے میں آپ کا خصوصی تعاون رہا ہے۔

ڈاکٹر ملکہ مستری کو پی ایچ ڈی تفویض

پونہ و کولہاپور میں مراٹھی کے معروف
فلمساز جناب مستری بابا صاحب فتح لعل کی زوجہ
محترمہ ملکہ مستری پونہ یونیورسٹی نے ستمبر ۹۷ء
میں پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی ہے۔
محترمہ نے پونہ کے ڈاکٹر کے بالا صاحب منیم
کی رہنمائی میں اپنا مقالہ مکمل کیا۔

ایم ڈی نائیک اوڈان

جناب ایم ڈی نائیک (المرحوم)
کی تیسری برسی کے موقعہ پر شہر رتناگیری
کے کوکن نگر کے خوبصورت باغ کو
رتناگیری نگر پریشد نے ایم ڈی نائیک
اوڈان نام دیکر شہر کے تعلیمی و کھیل کود
کے حلقہ میں مرحوم نے جو سرپرستی فرمائی تھی
اسی کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے
مرحوم علم دوست اور مخیر شخص تھے اور
کوکن کے معروف تاجر اور صنعتکار
ہونے کے علاوہ سیاسی و سماجی حلقوں
میں یکساں طور پر مقبول تھے۔

کوکن مہیلا کوآپریٹیو بینک

۱۴ر اکتوبر بروز سنیچر کوکن مہیلا
کوآپریٹیو کریڈٹ سوسائٹی لمیٹیڈ کے
نویں سالانہ جنرل میٹنگ مراٹھا مندر
ہال ممبئی ۸ میں منعقد ہوئی جس میں
سوسائٹی کے شیئر ہولڈرز اور اسکے
خیر خواہوں کی ایک بڑی تعداد موجود
تھی یہ خواتین کیلئے، خواتین کی فلاح و
بہبودی کی خاطر خواتین کے ذریعے
چلایا جانیوالا ایک منفرد ادارہ ہے۔
بینکنگ سسٹم، اقتصادیات کی روح
اور موجودہ دور کی ایک اہم ضرورت ہے اسکے
باوجود آج بھی ہماری لاکھوں خواتین بینک کاری
سے نابلد ہیں قابل مبارکباد ہیں وہ لوگ جنہوں
نے اس سوسائٹی کی بنیاد رکھی جس کی وجہ سے
ہندوستانی خواتین خصوصیت سے کوکنی
طبقہ میں جدوجہد اور بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے
یہ سوسائٹی رعایتی قسطوں اور آسان سہولتوں
پر عورتوں کو قرضے فراہم کرکے انہیں خود
کفیل بنانے میں مدد دیتی ہے۔

میٹنگ کا آغاز محترمہ تبسم مستری
کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا سوسائٹی کی سکریٹری
مس زبیدہ سید نے ایجنڈا کے مطابق
حسابات کا گوشوارہ پیش کیا۔ وائس پرسن
مسز نیلم انتولے نے گذشتہ سال کی رپورٹ
پڑھ کر سنائی۔

مسز انیسہ سارنگ نے ادارہ
کے سالانہ منافع اور ممبرز کو دیئے جانے
والے ڈیویڈنڈ کے بارے میں شیئر ہولڈرز
کو جانکاری دی۔

کوکن مہیلا کوآپریٹیو بینک کریڈٹ
سوسائٹی کا قیام ۱۹۸۸ء میں ہوا اور اسکی
کرلا برانچ کا افتتاح ۱۹۹۱ء میں محترمہ
ڈاکٹر نجمہ ہیبت اللہ کے ہاتھوں ہوا تھا
پانچسو ممبرز سے شروع ہونے والی اس
سوسائٹی کے آج تقریباً چار ہزار ممبرز
ہیں اور لگ بھگ ۸۰ لاکھ کا سرمایہ موجود
ہے باشندگان ممبرا کوسہ زبردست
تقاضوں کو دیکھتے ہوئے سوسائٹی
کے ڈائرکٹرز اس کی ایک برانچ ممبرا
کوسہ میں قائم کرنے کی کوشش کر رہے
ہیں گذشتہ سال سب سے زیادہ ٹکس
ڈپازٹ جمع کرنیوالوں نے ڈیلی ڈپازٹ
جمع کرنے والے بچوں اور بچیوں کے
علاوہ ممبران کے ایس ایس سی میں
فرسٹ کلاس آنیوالے بچوں کو خصوصی
انعامات دے کر انکی حوصلہ افزائی
کی گئی یہ انعامات محترمہ غزالہ آزاد
محترمہ شکیلہ پٹیل اور محترمہ نجمہ انصاری
اور محترمہ سروج سوداگر کے ہاتھوں
دلوائے گئے۔

علاوہ ازیں وائس چیرپرسن
سعیدہ پٹیل نے اس سوسائٹی کے اسٹاف
ممبرز کی کارکردگی کو سراہا اور انہیں
چیرپرسن محترمہ شمیم نرویل نے
انعامات سے نوازا۔ امسال ڈائرکٹرز
کی سطح پر بہترین ذمہ داری نبھانے
کے لئے محترمہ تبسم مستری نے سعیدہ
پٹیل اور شمیم نرویل کو ذاتی طور پر تحائف
پیش کئے۔

سوسائٹی کی چیرپرسن شمیم نرویل
نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

آل کوکن تعلیمی مقابلے

نقش کوکن ٹیلنٹ فورم کے زیر اہتمام ضلع رتناگری اور ضلع رائے گڈھ کے ضلعی سطح (سیمی فائنل) مقابلے علی الترتیب ۲۲ نومبر اور ۲۳ نومبر کو واگھیورے تعلقہ چپلون اور ناگوٹھنہ تعلقہ روہا میں انعقاد پذیر ہوئے۔ واگھیورے میں کوکن بنک کے کرلا برانچ کے منیجر اور معروف ادیب جناب خالد اگاسکر نے صدارت فرمائی اور روزنامہ انقلاب کے کالم نویس جناب شاہد لطیف چیف گیسٹ تھے۔ نیز پونہ سے بطور خاص N.K.T.F کے پروگرام کے لئے آنیوالے جناب قاسم زبیری بھی معزز مہمان تھے۔

اس پروگرام کی کفالت الحاج حسن داؤد روماني صاحب نے کی اور چونکہ وہ ان دنوں بیرون ہند گئے ہوئے ہیں لہٰذا ان کے خلفِ اکبر جناب فاروق اور ان کے بھائیوں نے انتظام و انصرام کی ذمہ داری بحسن و خوبی نبھائی۔ رتناگری ضلع کے ۱۱ ہائی اسکولز اس مقابلوں میں شریک ہوئے جناب مبارک کاپڑی کی عرق ریزی نے ان مقابلوں میں جان ڈالدی ہے امسال وقت کی کمی کو ملحوظ رکھ کر تقریری مقابلوں کے لئے اردو یا مراٹھی کی دعوت دی گئی تھی اس طرح آٹھ ہائی اسکولوں نے اردو اور تین نے مراٹھی تقاریر میں حصہ لیا۔ اردو مقابلوں کے لئے جناب این اے واحد، جناب عبدالرحیم نشتر اور جناب محمود الحسن ماہر نے، تو مراٹھی کے لئے پروفیسر یوسف خان، محمود الحسن اور جناب اقبال کوارے نے جج کی خدمات انجام دیں۔

دیگر تعلیمی مقابلوں میں تو حاصل کردہ نمبرات پر فیصلہ ہوتا اس طرح جو طلباء و طالبات کامیاب ہوئے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اردو تقریر میں اول نمبر ثناء عباس علوی (واگھیورے) دوم نمبر جنید پرکار (کالستہ) اور سوم نمبر تزئین اشرف موڈک (کڑدلی) رہی۔ مراٹھی تقریر میں مجاہد ہوڑیکر (مستری ہائی اسکول، رتناگری) دوم نمبر فہیمہ عبداللہ کھانچے اور سوم نمبر مینا ز اقبال کاسو (ساکھرتر) رہے۔

جنرل نالج سیکنڈری میں اول نمبر عنبرین ناز وکیل احمد (کھیڈ) دوم نمبر نکہت پرکار (کالستہ) اور سوم نمبر اسد ایوب ناڈکر (دابھول) نے حاصل کیا۔ جنرل نالج پرائمری میں اوّل نمبر محمد اسد قاضی علی نے دوم نمبر فیصل نوشاد ٹپیل (چپلون) اور سوم نمبر رومی نثار ہوڑیکر (مستری ہائی اسکول) نے پایا۔

انگریزی زباندانی میں اول نمبر فرحان محمود پیکار (کالستہ) دوم نمبر شاکرہ رحمان خان مہاڈیک (کھیڈ) اور سوم نمبر حسیب داؤد حمدولے (کرجی) کو ملا۔

میتھمیٹکس (ریاضی) میں اول نمبر شاکرہ رحمان خان مہاڈیک (کھیڈ) دوم نمبر نکہت پرکار (کالستہ) اور سوم نمبر حسیب داؤد حمدولے (کرجی) کے حصہ میں آیا۔

بروز اتوار ۲۳ نومبر کو ناگوٹھنہ میں ضلع رائے گڈھ کے ۱۳ ہائی اسکولوں کے بچے شریک مقابلہ ہوئے جن میں ۱۰ نے اردو تقاریر میں اور ۲ نے مراٹھی تقریر میں حصہ لیا۔ اردو تقاریر کے لئے جناب شاہد لطیف، جناب این اے واحد اور ڈاکٹر عبدالرحیم نشتر نے جج

کے فرائض انجام دیئے۔ مراٹھی کے لئے وہی ججز تھے جنہوں نے ناگوٹھنے میں خدمات انجام دی تھیں۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق جو خوش نصیب کامیابی سے ہمکنار ہوئے وہ اس طرح ہیں۔

اردو تقریر میں اول نمبر فرزانہ امانت انصاری (راجیواڈی) دوم نمبر ثمینہ ابراہیم کچھی (پنویل) سوم اصغری محمد علی بندرکر مورپہ کو حاصل ہوا۔ مراٹھی تقریر میں منور عبدالحمید نوکھنڈے (دیوہ) اول تو صبیحہ ابراہیم قاضی (دادسے) نے دوسرے نمبر پر کامیابی حاصل کی۔

جنرل نالج سکنڈری میں فہمیدہ مدثر منگروسکر (ناگوٹھنے) نے اول نمبر حاصل کیا۔ دوسرے نمبر پر مینازا اے آر ماپکر (مہاڈ) آئی تو سوم نمبر نرگس حسن میاں گنگریکر (مورپہ) کو حاصل ہوا۔ جنرل نالج پرائمری میں نسیمہ ابوالکلام خان (مورپہ) کو اول نمبر شبنم عرفان ناڈکر (پنویل) کو دوم تو سلیم حسن تانبو (راجیواڈی) کو سوم نمبر ملا۔

انگریزی زبان دانی میں محمد یسٰی اسماعیل دفعدار (ناگوٹھنے) اول عبدالرشید پٹیل (پنویل) دوم اور ثاقب مختار احمد انصاری (مورپہ) سوم نمبر سے کامیاب ہوئے۔

ریاضی کے مقابلہ میں سعد یسٰی اسماعیل دفعدار (ناگوٹھنہ) اول یونس عبدالرزاق شیخ (دیوہ) دوم اور راحیلہ عبداللطیف شلوتری (پنویل) تیسرے نمبر سے کامیاب ہوئے۔

ناگوٹھنے میں بھیونڈی کے نامور وکیل محکم الدین قاضی صاحب نے صدارت فرمائی تو ڈاکٹر امام الدین اندرے (سرجن) بطور مہمان خصوصی شریک تھے ـــــ

٭٭٭

عبدالمجید خان دشمکھ کے اعزاز میں الوداعی تقریب:

بیگم اکتوبر ۹۷ء کو ای ایس انگلش اسکول، لوئر تروڈیل کے سینئر کلرک جناب عبدالمجید خان اسمٰعیل خان دشمکھ اپنی ۲۷ سالہ خدمات کے بعد سبکدوش ہوئے۔ ۲۷ ستمبر ۹۷ء کو پرنسپل جناب اسمٰعیل شینخاک صاحب کی زیر صدارت الوداعی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔

صاحب اعزاز کی گلپوشی پرنسپل صاحب نے کی۔ بعد میں تدریسی وغیر تدریسی اسٹاف کی جانب سے گرانقدر تحائف پیش کئے گئے۔ گلوں کا تحفہ فجندار ہائی اسکول، وہور ڈاکٹر اے آر اندرے انگلش اسکول اور مہاڈ اربن بنک کی جانب سے بھی تفویض کیا گیا۔

پرنسپل صاحب نے اپنی تقریر میں بتایا کہ صاحب اعزاز اس ادارے کے پہلے طالبعلم تھے جب ۱۹۵۵ء میں یہ ادارہ قائم کیا گیا۔ آپ کی ادارے کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے انتھک کوششیں یادگار رہیں گی۔۔

(مرسلہ: ایم اے اختر)

بزم اردو قطر کا ماہانہ طرحی مشاعرہ

قطر کی سب سے سینئر ادبی تنظیم "بزم اردو قطر" کا ماہانہ طرحی مشاعرہ ۲۵ ستمبر ۱۹۹۷ء کو منعقد ہوا۔ مصرع طرح تھا "آنکھیں زباں نہیں ہیں مگر بے زباں نہیں" صدارت بزرگ شاعر اور "زمزمہ" کے خالق قاضی فراز احمد نے کی۔ مہمان خصوصی ادارۂ خیال و فن قطر کے جنرل سکریٹری شوکت علی ناز تھے۔ نظامت کے فرائض مشتاق شاعر امجد علی سرور نے ادا کئے۔ تلاوت قرآن پاک کی سعادت لائق اخلاص کے حصے میں آئی۔ آغاز میں حیدر اعظمی کی ارسال کردہ طرحی غزل صدر بزم تسنیم حیدر نے اور بیگم دلنواز عارف کی غزل امجد علی سرور نے پیش کی۔ آخر میں صدر نشست اور مہمان خصوصی نے اظہار خیال بھی کیا۔ (مرسلہ: قاضی احمد)

شیخ مصری کا مشاعرہ:

انٹاپ ہل (وڈالا) ممبئی میں حضرت شیخ مصریؒ کا مزار پانچ صدی قبل دریافت ہوا۔ جہاں ماہی گیروں کی کثیر تعداد پائی جاتی تھی۔ شیخ مصری نے ساری عمر ان ماہی گیروں اور جہازیوں میں اسلام پھیلایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی غیر مسلم عقیدتمندوں کا ہجوم آپ کی مزار کے چاروں طرف ایک ہالہ بنائے ہوئے ہے۔ یہ الفاظ سجادہ نشیں جناب عارف احمد جی نے ۱۹ر نومبر ۹۷ء کے سالانہ مشاعرے میں اپنی تعارفی تقریر میں کہے۔ اس بار مشاعرہ کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلا دور نعتیہ اور دوسرا دور بہاریہ تھا۔ صدارت ادیب اور شاعر جناب انجم انصاری کے سپرد کی گئی اور نظامت کے فرائض جناب عارف احمد جی نے ادا کیے۔ ٭٭٭

ایک شام ڈاکٹر محبوب راہی کے نام:

مہاراشٹر کے مشہور و معروف شاعر و ادیب ڈاکٹر محبوب راہی، صدر شعبۂ اردو غلام نبی آزاد کالج بارسی ٹاکلی (آکولہ) کی احمد آباد تشریف آوری اور ان کے اعزاز میں نقش کوکن مسلم شولاپوری جماعت خانہ کالج کی مسجد جمالپور میں ۱۱ر نومبر شب ایک شام محبوب راہی کے نام" کے تحت ایک خوبصورت اور پُر وقار اعزازی شعری و ادبی محفل کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت نامور ادیب (مصنف "بارشِ سنگ" "گجرات کے مزدور شعراء) حضرت جاوید انصاری نے فرمائی جبکہ نوجوان شاعر (شعری مجموعہ "آنکھوں کی بستی") مظہر رحمٰن نے نہایت دل پذیر انداز میں نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ پروگرام کے کنوینر کئی نثری کتابوں کے اور شعری مجموعہ زندگی کے خالق اختر حسین اختر نے ڈاکٹر محبوب راہی کی ادبی خدمات پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں کہنہ مشق شاعر (رشتہ رگ کا لہو (شعری مجموعہ)) مخدوم علی شولاپوری کی نعت پاک سے شعری نشست کا آغاز ہوا۔ جن شعرائے کرام نے اپنے خوبصورت کلام سے اس محفل کو یادگار بنایا ان میں مہمانِ اعزازی ڈاکٹر محبوب راہی کے علاوہ حسین اختر، محشر شولاپوری، شمس سورتی، مظہر رحمٰن، انیس منیری اور مشہور مزاحیہ شاعر مصطفٰی احمد آبادی قابل ذکر ہیں۔ سامعین کی ایک کثیر تعداد نے رات گئے تک گرمیٔ محفل کو قائم رکھا۔

٭ ٭ ٭

سلمان ماہمی صاحب کی تقرری

ہفت وار فوزان کے مدیر سلمان ماہمی صاحب کو وزارت ریلوے نے ڈویژنل ریلوے کے ذریعہ سفر کرنے والوں کو سہولتیں فراہم کرنے کی سفارش کرنا ہے۔ حال ہی میں اے آئی سی سی مائناریٹی سیل کی نیشنل کونسل کا ممبر بھی مقرر کیا گیا ہے۔ وہ تھانہ شہر مائناریٹی سیل کے صدر اور اسپیشل ایگزیکیٹیو افیسر بھی ہیں۔ اس عہدہ پر وہ ۱۹۷۷ء سے فائز ہیں۔

حج ہاؤس کی تمام رکاوٹیں دور:

کرافورڈ مارکیٹ پر واقع ۲۱ منزلہ بیت الحجاج کی تمام اڑچن دور ہو جانے پر حج ہاؤس میں منعقدہ ایک سادہ سی تقریب میں علمائے کرام مولانا سید حامد اشرف، مولانا سید تقی میاں، مولانا ظہیر الدین خان کی خدمت میں ایم ایل اے حاجی بشیر پٹیل نے میونسپل کارپوریشن کی جانب سے ملنے والے

اجازت نامے کے تمام کاغذات پیش کئے اور کہا کہ حج ہاؤس کی تمام رکاوٹیں دور ہو چکی ہیں اس لئے مسلمانوں کو غور کرنے کی ضرورت ہے کہ حج ہاؤس کا استعمال کس طرح کیا جائے۔

علمائے کرام اور متعدد نمائندوں نے کہا کہ عازمین حج کے لئے صرف تین ماہ کے انتظامات حج ہاؤس میں ہوں گے۔ اور ۹ ماہ کے دوران مسلم سماج کے لئے مسلم معیشت، مسلم تعلیم اور مسلمانوں کو فروغ و استحکام حاصل ہو ایسے انتظامات کئے جائیں۔

تقریب میں حاجی بشیر پٹیل کے کاموں کی تعریف کرتے ہوئے ان تمام حضرات کا بھی شکریہ ادا کیا گیا جن لوگوں نے حج ہاؤس کی تکمیل کے لئے جدوجہد کی۔ ان میں بطور خاص محمد امین کھنڈوانی، احمد زکریا مرحوم کے علاوہ سابق پولس کمشنر رام دیو تیاگی بھی شامل ہیں۔۔

نامہ نگار حضرات سے:
گزارش ہے کہ کاغذ کے ایک طرف، صاف، خوشخط اور دو سطروں کے درمیان فاصلہ رکھ کر مضمون تحریر فرمائیں۔

مشتاق اوکے

معروف سوشل ورکر جناب مشتاق اوکے کو وزارت ریلوے نے ریلوے مشاورتی بورڈ کا ممبر نامزد کیا ہے اس نامزدگی پر ہم انہیں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ جناب مشتاق اوکے نئی ممبئی لائنز کلب کے صدر رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ رائے گڑھ گرام وکاس منڈل کے صدر ہیں اور کئی سماجی و فلاحی اداروں سے وابستہ ہیں۔۔

(منجانب: اعجاز عبداللہ راؤت)

ڈاکٹر سعیدہ پٹیل کو مبارکباد

کوکن مہیلا کوآپریٹیو کریڈیٹ سوسائٹی کی وائس چیئر پرسن محترمہ سعیدہ اختر پٹیل کو ممبئی یونیورسٹی نے ان کے مقالہ مہاراشٹر کی اردو مثنویوں کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ پر پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی ہے۔ ٭٭٭

تھانے کے نئے کلکٹر

ریاستی سرکار نے شری کانت سنگھ کو تھانہ ضلع کا نیا کلکٹر بنا کر موجودہ کلکٹر اجول اوکے کو امراوتی کا ڈویژنل کمشنر مقرر کر دیا گیا؛ اجول اوکے کی جگہ پر سنجے اوبالے کو مقرر کیا گیا تھا مگر ابالے نے یہاں آنے سے انکار کر دیا۔ ٭٭٭

ڈاکٹر نائیک کے فون نمبر میں تبدیلی: ڈونگری کلینک کے فون۔

3761672 بدل کر اب 3755572
3762102 بدل کر اب 3770102
3761104 بدل کر اب 3771104
ہو گئے ہیں
رہائش گاہ کا فون نمبر 3766601 بدل کر اب 3776601 ہو گیا ہے۔ ٭٭٭

شادیِ خانہ آبادی

شبانہ بھٹام ۔ عنایت خان

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست جناب میر محمد بھٹام کی دختر شبانہ کی شادی نقش کوکن کے قلم کار جناب حاجی عبدالحمید خان مقدم (حمید وہوری) کے فرزند عنایت خان کے ساتھ ۲ر نومبر ۹۷ء کو وہور ضلع رائے گڈھ میں انجام پائی ۔۔۔

شعیب صدیقی ۔ زرینہ چوگلے

ماہنامہ شاعر کے مالک و مدیر مرحوم اعجاز صدیقی کے فرزند شعیب الورکی شادی کرجی تعلقہ کھیڈ ضلع رتناگری کے جناب اسماعیل عثمان چوگلے کی دختر زرینہ کے ساتھ انجام پائی۔ استقبالیہ تقریب ۱۹ر نومبر ۹۷ء کو قیصر باغ ڈونگری میں منعقد ہوئی۔۔۔

ایم غالب ۔ ملکہ

رتناگری کے معروف شاعر جناب پرویز باغی کے فرزند ایم غالب کا عقد مسعود ملکہ بنت عباس ساکھر کر کے ساتھ ۹ر نومبر ۹۷ء کی صبح جامع مسجد ساکھر تر رتناگری میں انعقاد پذیر ہوا ۔ ٭٭

محمد ایاز کڈالکر ۔ اکبری قاضی

نقش کوکن کے قلم کار جناب محمد ایاز کڈالکر (جو پچھلے دنوں معمے ترتیب دیا کرتے تھے) کی شادی ۹ر نومبر ۹۷ء کی شام سینٹ جوسف چرچ ہال ڈونگری ممبئی میں اکبری بنت عبدالغنی قاضی کے ساتھ انجام پائی ۔۔۔

مزمّل ۔ راحیلہ

رائے گڈھ ضلع پریشد کے ریٹائرڈ مدرس جناب وزیر حسن پنگارکر متوطن وہور کے فرزند مزمل کی شادی جناب ریاض ابراھیم صدیقی متوطن راجپوری کی دختر راحیلہ کے ساتھ ۲ر نومبر ۹۷ء کو انجام پائی ۔ ٭٭

نعیمہ جلگاؤنکر ★ فاروق کونچالی

امبیت گاؤں کے جناب عمر جلگاؤنکر کی دختر نعیمہ کا عقد ۱۹ر اکتوبر ۹۷ء کو شیم پالا کے ساکن جناب حسین کونچالی کے فرزند فاروق کے ساتھ انجام پایا۔

نصرت مکاندار ★ حافظ شیخ

نقش کوکن کے منیجر عبدالمطلب پٹوی کی ہمشیرہ نسبتی نصرت اسماعیل مکاندار کا عقد جناب حافظ احمد محمد یعقوب شیخ کے ساتھ ۲ر نومبر ۹۷ء کو سوپارہ ضلع تھانہ میں انجام پایا۔

اشفاق ★ شمیم

جناب ریاض ابراہیم صدیقی متوطن راجپوری مرود جنجیرہ کے فرزند اشفاق کی شادی ہو ضلع سروال کے جناب محمود مقادم

کی دختر شمیم کے ساتھ یکم نومبر ۹۷ء
کو انجام پائی۔

عنایت مقادم
★
شاہین چاندلے

مہاپرل تعلقہ
منڈنگڑھ ضلع رتناگیری کے جناب
علی مقادم کے فرزند عنایت کا عقد
۱۲ اکتوبر ۹۷ء کو شاہین بنت
معین الدین چاندلے (قصبہ چپاؤں
تعلقہ مہاڈ) کے ساتھ انجام پایا۔

ثریا ہسوارے
★
شاہنواز پٹھان

امبیت تعلقہ
مہسلہ ضلع رائے گڑھ کے جناب
احمد صاحب ہسوارے کی دختر
ثریا کا عقد ۱۲ اکتوبر ۹۷ء کو
مہاڈ کے جناب سلیمان پٹھان کے
فرزند شاہنواز کے ساتھ انجام پایا۔

رضوان قاضی
★ شگفتہ نائیک

جناب علی قاضی کے فرزند
رضوان کی شادی شگفتہ اسمٰعیل
نائیک کے ساتھ ۲ نومبر ۹۷ء کو
نائیک انگلش اسکول رتناگری

میں بڑی دھوم سے انجام پائی۔۔

لبنیٰ چودھری ★ محمد سمیر
مبین الحق چودھری ★ صبا خان

نقش کوکن کے دیرینہ سرپرست
جناب معین الحق چودھری کے عزیزوں
میں لبنیٰ بنت محمود الحق چودھری کا
عقد مسعود محمد سمیر ابن محمد اشرف دستگیر
کے ساتھ اور مبین الحق ابن مظہر الحق چودھری
کا عقد مسعود صبا بنت شفیع علی خان
کے ساتھ ۸ نومبر ۹۷ء کو جوہو ممبئی
میں انعقاد پذیر ہوا۔۔

طاہرہ بانو ★ شہنواز خان

ڈونگری کلینک ممبئی ۹ میں
ڈاکٹر عبدالکریم نائیک صاحب کے معاون
ڈاکٹر محمد سعید بیگ کی دختر طاہرہ بانو
کا عقد شاہنواز ابن مرحوم جمیل احمد
خان کے ساتھ ۲۳ نومبر ۹۷ء ان کے
وطن ضلع بستی میں انعقاد پذیر ہوا۔۔

عطیہ:- شادی کی خبر کی اشاعت
کے لئے عطیہ دیکر ادارہ نقش کوکن
کو بھی اپنی خوشی میں شامل کیجئے۔ ہم
شکر گزار ہوں گے۔

نقش نواز

ماہنامہ نقش کوکن کے خریدار بن کر جن
حضرات وخواتین نے پچھلے ماہ نقش نوازی کا
ثبوت دیا ادارہ ان سبھوں کا شکر
گزار ہے ـــــ (ادارہ)

درون ہند خریدار:

ڈاکٹر آغا غیاث الرحمٰن ـ ناگپور
جناب عبدالمطلب شیخ بھکن ـ مرول
" عبدالجلیل مالگنڈکر ـ گونڈی
" فضل الدین تاج الدین پرکار ـ فروس
" عبدالحمید حسین مقادم ـ سرول
مس نازیہ ابراہیم مقادم ـ سرول
جناب شوکت علی عمر دھنسے ـ ممبئی ۹
" عبدالوہاب ادھیکاری ـ ناگوٹھنہ
" مشتاق ادھیکاری ـ ممبئی ۳
" محمد علی گھوبے ـ کوسہ
" محمد پالوبہ ـ کوسہ
" محمد حنیف ادھیکاری ـ ناگوٹھنہ

بیرون ہند خریدار

جناب ذوالفقار علی عمرانی ـ امریکہ
" شبیر حوا ـ ریاض
" ابراہیم مقادم ـ شارجہ
" حاجی عبداللہ اے آر ٹرے ـ کیپ ٹاؤن

انتقالِ پُرملال

علی میاں بنگالی کو صدمہ

مشیرگاؤں رتناگیری کے جناب علی میاں عبدالمجید بنگالی کی بہن خیرالنساء کا طویل علالت کے ۴ ار اکتوبر ۹۷ء کو انتقال ہوا۔

بشیر مقدم کو صدمہ

جناب عبدالبشیر عبدالرحمٰن مقدم متوطن سارنگ تعلقہ داپولی کے والد بزرگوار کا ۲ ر نومبر ۹۷ء کو اپنے وطن میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ مرحوم بمبئی پورٹ ٹرسٹ سے سبکدوش اور گاؤں میں مقیم تھے۔

تجوانے اور انتولے خاندان کو صدمہ

سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر بیرسٹر عبدالرحمٰن انتولے کی ہمشیرہ محترمہ میمونہ امیر صاحب تجوانے متوطن سندیری کا ۱۶ ر اکتوبر ۹۰ء کو ضعیف العمری میں طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

(عبدالرحیم نشتر)

جھٹام خاندان کو صدمہ

امبیت کے محمد سعید جھٹام جو عام طور پر "سیدو کاکا" کی عرفیت سے جانے جاتے ہیں ۵ سال قبل اپنے جواں سال بیٹے عمر جھٹام کی موت کے صدمہ سے دو چار ہوئے تھے اب ۱۶ ر اکتوبر ۹۷ء کی شب ان کی بیوی آمنہ جھٹام کا طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔

اے اے خان کو صدمہ

اردو ٹائمز کے کالم نویس جناب اے اے خان صاحب کے حقیقی چھوٹے بھائی شمشیر خان کا ۱۸ ر نومبر ۹۷ء کو حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہوگیا۔۔

ڈاورے خاندان کو صدمہ

امبیت ضلع رائیگڈھ کے جناب عبدالرحمٰن غلام محی الدین ڈاورے جو گزشتہ دس سالوں سے صاحبِ فراش تھے۔ ۴ ار اکتوبر ۹۷ء کو راہیٔ عدم ہوگئے۔ مرحوم پیشۂ تدریس سے وابستہ تھے۔ اور بڑا نام کمایا مگر اپنی علالت کی وجہ سے ۸۶ء میں اختیاری سبکدوشی حاصل کی۔

مرحوم اپنی نیک طبیعت کی وجہ سے بہت مقبول تھے اسی لئے جلوس جنازہ میں دور دور سے بڑی تعداد میں آکر لوگوں نے شرکت کی۔۔

(عبدالرحیم نشتر)

صلاح الدین شیخ کو صدمہ

جناب شاکر سوپاردی کے بہنوئی جناب صلاح الدین اسماعیل شیخ (چینی چینی تاراپور ضلع تھانہ) کی والدہ بتن بی بی کا کئی مہینوں کی علالت کے بعد ۱۶ ر اکتوبر ۹۷ء کو انتقال ہوگیا۔۔

شمس الدین گھاوٹے کا انتقال

تھانہ کے جناب شمس الدین گھاوٹے کا پچھلے دنوں رابوڑی میں اور محمد ایوب بانگی کا ۹ ر اکتوبر ۹۷ء کو دوسری رابوڑی (تھانہ) میں انتقال ہوگیا۔۔

(مرسلہ: شاکر سوپاردی)

قاضی عبدالغفور تلیائی کا انتقال

ممبئی میں علمی حلقہ کی معروف شخصیت جناب قاضی عبدالغفور قاضی غلام احمد تلیائی جو ایک عرصہ تک مکتبہ جامعہ ممبئی سے منسلک تھے ضعیف العمری میں ۹ نومبر ۹۷ء کو ممبئی میں انتقال کر گئے تجہیز و تکفین آگرڈ انڈا مروڈ جنجیرہ میں ہوئی۔

حسین بودلاجی کا انتقال

جناب حسین یوسف بودلاجی ستوطن کارلا بورلی پنچتن ضلع رائیگڈھ جو عرصہ سے قطر خلیج العرب میں تھے چند روز کی علالت کے بعد ۱۰ نومبر ۹۷ء کو قطر میں رحلت فرما گئے۔

حاجی محمد قاسم ہرگے کا انتقال

۲۰ اکتوبر ۹۷ء کو جماعت المسلمین وڈرولی تعلقہ مانگاؤں ضلع رائےگڑھ کے سابق صدر حاجی محمد قاسم احمد ہرگے ضعیف العمری میں رحلت کر گئے۔

مرسلہ: (لونگل بھالسنی)

باوا برو ڈو کو صدمہ

شری وردھن ضلع رائےگڑھ کے معروف تاجر جناب ابراہیم عرف باوا برو ڈو کی اہلیہ کا ۲ نومبر ۹۷ء کو ناگہانی طور پر انتقال ہو گیا۔

(مرسلہ: تاج الدین خطیب شہابی)

قاضی سعد اللہ مہسلائی کا انتقال

مہسلہ ضلع رائےگڈھ کی عزیز ہستی جناب قاضی محمود عرف سعد اللہ ابن قاضی اسماعیل مہسلائی کا کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں پچھلے ماہ ناگہانی طور پر انتقال ہو گیا۔

(المرسل: سید محمد اسلم)

یوسف قاضی کو صدمہ

نوجیون ہائی اسکول راجہ پور کے صدر اور مشہور تاجر جناب یوسف یونس قاضی کی اہلیہ عائشہ بی کا ۲۰ اکتوبر ۹۷ء کو مختصر علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ (مرسلہ: علی ایم عباسی)

انتقال کی غلط خبر پر اظہار معذرت:

پچھلے مہینہ (نومبر ۹۷ء کے شمارہ میں) انتقال پر ملال کے کالم میں جناب محمود لامبے کے انتقال کی خبر چھپی ہے جو غلط ہے اور اس کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ لامبے صاحب کی عمر دراز کرے۔ اصل خبر یہ ہے کہ یکم اکتوبر ۹۷ء کو کھیڈ ضلع رتناگری سے قریب ۳۰۷ کا حادثہ ہوا جس میں جناب محمود لامبے صاحب کی زوجہ محترمہ کا انتقال ہوا۔ خدا مرحومہ کی مغفرت فرمائے (آمین)۔

نجیب چاوڑے کو صدمہ

نالاسوپارہ کی معزز ہستی الحاج نجیب غلام مصطفےٰ چاوڑے کی والدہ (جناب نجم الدین قاضی کی بہن) کا بعمر ۸۰ سال ۱۸ نومبر ۹۷ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔

مسلم بادشاہوں نے اقتدار کیلئے بھائی، باپ، بیٹے کا قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کیا
اور مسلم صوفی اقتدار سے ہمیشہ دور دور رہے۔
انگریزی یا ہندو مورخین نہیں، ہمارے اپنے مورخین بتاتے ہیں کہ مسلم بادشاہ نفس کے پیروکار تھے
اور مسلم صوفی متقی تھے اور نفس ان کا غلام تھا۔
مسلم بادشاہوں نے سمجھا کہ وہ طاقت کے زور پر سبھوں کو جیت سکتے ہیں
مگر مسلم صوفیوں نے محض کردار کے زور پر بستیاں کی بستیاں دائرہ غلام میں لے آئے۔
غرض کہ ہمارے تقریباً تمام بادشاہ حکمراں ثابت ہوئے اور ان میں سے کوئی بھی مدبر ثابت نہیں ہوا
مگر ہمارے صوفی صاحبان اللہ کے پیغام محبت کا نمونہ بن کر ہی رہے۔
غرض کہ جو ہاتھ میں تلوار لے کر آئے وہ ناکام ہو گئے اور جو کردار لے کر آئے وہ چھا گئے۔

آج بھی، جی ہاں ۴۷ء کی خونیں تقسیم کے بعد بھی ہم پھر سے بستیاں کی بستیاں فتح کر سکتے ہیں
اگر ہم مسلم صوفیوں کو اپنا آئیڈیل بنائیں ، نہ کہ مسلم بادشاہوں کو!
اور ٹکراؤ کی پالیسی اپنانے کے بجائے، محض اپنے کردار سے لوگوں کو جیتیں،
یعنی جب ہر سو یہ بات عام ہو جائے،
کہ مسلمان سب سے اچھا امین ہے،
مسلمان سود کو حرام سمجھتا ہے،
مسلمان بیوپاری ایماندار ہوتے ہیں،
مسلمان کافی پروگریسیو ہے۔
مسلمانوں میں پونجی کی کمی کی بنا پر کسی طالب علم کی پڑھائی نہیں رکتی۔
مسلمان اپنی نالج برابر اپ ڈیٹ کرتا رہتا ہے۔
نفس پر قابو پانے کا سب سے بڑا ہتھیار نماز کی صورت میں صرف مسلمان کے پاس ہے
مسلمان وقت و وعدے کا بڑا پابند ہے۔
جب یہ باتیں عام ہو جائیں گی تب ہمیں اس ملک پر راج کرنے کیلئے کسی طاقت کی ضرورت نہیں۔
ہم محض اپنے حسن کردار و محنت سے بستیاں کی بستیاں جیت لیں گے۔
اور اس میں کسی شک و شبہے کی ضرورت نہیں، ہمارے صوفیوں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔۔

مبارک کاپڑی

PRINTER PUBLISHER & EDITOR DR A M NAIK PRINTED AT APURVA PRINTE
BYCULLA, BOMBAY DTP BY SUALEH COMPUTERS TEL. 373 32 74 / 378 20 28 A
PUBLISHED BY 43-A, NAVA NAGAR, NEAR DOCKYARD ROAD RLY STATI